

# تفسیر درود مستور مترجم

جلد اول

(ذالیف)

امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر اسلمی رحمہ اللہ

(زیر قلم)

ضیاء الہند پیر محمد کرم شاہ لاہوری رحمہ اللہ

(مترجمین)

سید محمد اقبال شاہ، محمد بوستان، محمد انور محالوی

اولوہ ضیاء المستنیرین پیرہ شریف

ضیاء الہند شران پبلی کیشنز

لاہور۔ کوئٹہ۔ پکٹان



## فہرست مضامین

90	8	وَأَقْبِلَ اللَّهُ	وَأَقْبِلَ اللَّهُ	موضع اثر
91	9	وَأَقْبِلَ اللَّهُ	وَأَقْبِلَ اللَّهُ	فہرست مضامین
92	10	وَأَقْبِلَ اللَّهُ	وَأَقْبِلَ اللَّهُ	حقیقت حال
94	11	أُولَئِكَ الَّذِينَ	أُولَئِكَ الَّذِينَ	مقدمہ صنف کے حالات زندگی
	15	فَلْيَقْضُوا كَلِمَتَ	فَلْيَقْضُوا كَلِمَتَ	ملاحضہ
94	19	عَمَّنْ شَرٌّ مِّنْهُ	عَمَّنْ شَرٌّ مِّنْهُ	تفسیر کی تمام
98	20	بِأَنفِهِمْ	بِأَنفِهِمْ	تفسیر انماؤ
99	24	الَّذِينَ جَعَلُوا	الَّذِينَ جَعَلُوا	تفسیر انماؤ کی تحریف و صواب کا اندازہ
103	25	وَأَن تَكُونَ	وَأَن تَكُونَ	نظم کتاب
105	27	وَيُشْرِكُونَ	وَيُشْرِكُونَ	المنذوب و لا الفاعلین
118	58	إِنَّمَا يَدْرُسُونَ	إِنَّمَا يَدْرُسُونَ	آین کا اثر
120	61	كَيْفَ تَعْلَمُونَ	كَيْفَ تَعْلَمُونَ	سورت البرہ (مفسر)
121	70	كَيْفَ تَعْلَمُونَ	كَيْفَ تَعْلَمُونَ	سورت البرہ (مفسر)
121	70	فَوَيْلٌ لَّكَ	فَوَيْلٌ لَّكَ	نتیجہ
125	74	إِنَّمَا تَعْلَمُونَ	إِنَّمَا تَعْلَمُونَ	وَاللَّكِبُ بِمَرِيَّتِ
	75	وَعَلَّمَ أَوْفَ	وَعَلَّمَ أَوْفَ	ہذا فی التفسیرین
136	78	عَلَّمَ تَعْلَمُونَ	عَلَّمَ تَعْلَمُونَ	الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْقَدَرِ
139	83	وَأَوْفَىٰ	وَأَوْفَىٰ	وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ
142	86	وَأَوْفَىٰ	وَأَوْفَىٰ	وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ
147	87	وَأَوْفَىٰ	وَأَوْفَىٰ	وَمِنْ النَّاسِ
160	88	تَعْلَمُونَ	تَعْلَمُونَ	يَعْلَمُونَ أَنَّ
171	89	فَلَمْ يَكُنْ	فَلَمْ يَكُنْ	فِي قُلُوبِهِمْ





375	سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ	280	وَقَالَتِ الْيَهُودُ كَانُوا يُزَيِّفُونَ
382	وَلَذُنُوبُكُمْ	291	وَمِنَ الْقَوْمِ مَنْ
387	فَتُكْفَى ثَلَاثُ وَجْهَاتٍ	292	فَبِمَا تَقُولُ وَالْقُرْآنِ
390	وَلَوْ أَنَّكَ	295	وَقَالُوا لَنُفَعِّلَنَّ
390	أَلَيْسَ لَكُمُ الْكِتَابُ	297	يَهْدِي إِلَى الْبُشْرَى وَلَا يَهْدِي
391	أَتَعْلَمُونَ مِنْ	298	وَقَالَ الَّذِينَ
391	وَالَّذِينَ	299	وَلَوْ أَنَّكُمْ
393	وَمِنْ خِزْفٍ	299	أَلَيْسَ لَكُمُ الْكِتَابُ
394	كَيْفَ أَنْزَلْنَاهُ	301	وَأَنزَلْنَاهُ
411	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ	318	وَأَنزَلْنَاهُ
413	وَلَيْسَ لَكُمُ	326	وَأَنزَلْنَاهُ
421	إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ	335	وَأَنزَلْنَاهُ
427	إِنَّا نَزَّلْنَاهُ	354	وَأَنزَلْنَاهُ
431	إِنَّا نَزَّلْنَاهُ	357	وَأَنزَلْنَاهُ
	وَأَنزَلْنَاهُ		وَأَنزَلْنَاهُ
432	وَأَنزَلْنَاهُ	368	وَأَنزَلْنَاهُ
	وَأَنزَلْنَاهُ	369	وَأَنزَلْنَاهُ
439	وَأَنزَلْنَاهُ	389	وَأَنزَلْنَاهُ
441	وَأَنزَلْنَاهُ	370	وَأَنزَلْنَاهُ
443	وَأَنزَلْنَاهُ	370	وَأَنزَلْنَاهُ
443	وَأَنزَلْنَاهُ	371	وَأَنزَلْنَاهُ
444	وَأَنزَلْنَاهُ	373	وَأَنزَلْنَاهُ
445	وَأَنزَلْنَاهُ	374	وَأَنزَلْنَاهُ
447	وَأَنزَلْنَاهُ		وَأَنزَلْنَاهُ
448	وَأَنزَلْنَاهُ	374	وَأَنزَلْنَاهُ

تفسيره وشوهره بول	6	فهرست مضامین
لَيْسَ الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا	448	وَرَدَّ قَوْلِي سَعْدِي إِلَى الْأَرْضِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	456	وَرَدَّ الْقَبِيلَ
وَلَكُمْ فِي الْخَنَازِ	459	وَمِنْ أَهْلِ عَمْرِو بْنِ قُصَيْرٍ
كَيْتَبَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَعَكُمْ خَدَّكُمْ لَمْ يَكُنْ	460	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا
لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا فَصِيحَةٌ	463	إِنَّ لَهُ عَقُوبَةً أَلَمْ يَكُنْ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا	465	لَكُمْ بَيْنَ رُسُلِ اللَّهِ
شَهْرًا مِنْ مَضَى الْأَمْرِ	482	رُبُّهُ لَمْ يَكُنْ
وَأَمَّا الْأَمْرُ بَيْنَهُمَا	508	كَانَ أَهْلُ الْأَمْرِ
أَجَابَ كَلِمَةً لِيُخْبِرَ	514	أَمْ خَوَّيْتُمْ أَنْ يَكُونَ
وَكَيْفَ تَكُونُ أَمْ لَمْ	529	يَكُونُوا مَا يَكُونُونَ
يَكُونُونَ عَنِ الْأَمْرِ	530	كَيْتَبَ عَلَيْكُمْ الْخَنَازِ
وَقَدْ كُنَّا نَسْتَعِزُّ بِهِ	534	يَكُونُ عَمِي أَهْلُ الْعَرَابِ
وَأَقْبَرُكُمْ خَيْبٌ لِقَوْلِهِمْ		لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَلَّمَهُ
رَجُلٌ	534	يَكُونُ عَمِي أَهْلُ الْعَرَابِ
وَقَدْ كُنْ فَيَكُونُ لَكُمْ	536	لَا يَكُونُ لَكُمْ
أَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ عَرَابٌ	536	لَا يَكُونُ لَكُمْ عَرَابٌ
وَأَلْفَقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ	539	وَيَكُونُونَ عَمِي
وَأَلْفَقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ		يَكُونُ عَمِي أَهْلُ الْعَرَابِ
أَلْفَقَابُ	542	لَا يَكُونُ لَكُمْ عَرَابٌ
أَلْفَقَابُ	566	لَا يَكُونُ لَكُمْ عَرَابٌ
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ	576	لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
مَنْ أَيْبَسَ مِنْ خَيْبٍ	587	وَأَنْ عَمِي أَهْلُ الْعَرَابِ
لَا وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ	599	وَأَنْ عَمِي أَهْلُ الْعَرَابِ
وَأَنْ عَمِي أَهْلُ الْعَرَابِ	604	أَلْفَقَابُ
وَأَنْ عَمِي أَهْلُ الْعَرَابِ	614	لَا يَكُونُ لَكُمْ عَرَابٌ

666	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	736	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
670	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	739	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
674	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	740	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
675	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	746	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
677	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	750	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
679	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	753	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
681	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	753	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
697	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	758	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
698	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	795	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
804	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	797	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
811	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	799	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
821	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	800	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
823	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	806	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
835	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	809	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
837	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	816	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
941	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	819	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
943	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	821	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
948	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	830	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
952	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	831	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
953	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	832	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
961	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	848	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
963	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	852	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	853	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
968	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ	855	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ
		851	وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ



## کلمات تحسین

حضرت شیخ الحدیث جی محمد ارمیٹہ دارالازہری رحمۃ اللہ علیہ نے 1957ء میں جسٹس تحریک کو آواز دی تھا اس کے  
مقاعد میں سے ایک مقعد یہ بھی تھا کہ تفسیر و تالیف کا ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جو امت مسلمہ کے تمام طبقات کو فکری اور  
ملکی رہنمائی دے۔ آپ کے اصرار کے بعد دار و ضیاء، المصلحین کی، قائدہ انقلاب کی، 2000ء میں ہوئی۔  
آستانہ عالیہ امیر الملیکین رحمۃ اللہ علیہ اور دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے خادم ہونے کی وجہ سے اس کے اگلے نی اور مشورتی  
شعبوں کی نگرانی فقیہ کو تفریح کی گئی۔

غصہ سے حرص میں متعلقہ شعبوں نے جس حسن و خوبی سے اپنے فرائض کو انجام دیا، یاد دہیری ذوات سے جدا کر ہیں۔  
اس وقت ا۔ م جمال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر (جمال الدین) سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 849-911ھ کا علمی  
کا جگہ اثر ان حکیم کی تفسیر ”در مشورہ“ کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے جس کی سعادت دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، شریاب کے جن  
نصاب مدد رسین کو نصیب ہوئی اور اس کی اشاعت کا شرف دار و ضیاء و مرقان و ملی ٹیوشن کو حاصل ہو رہا ہے۔  
اس علمی کام کو کارکنان کے سامنے پیش کرنے میں جن احباب نے بھی حصہ لیا ہے میں انہیں مدد یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔  
اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہر ذریعہ امت ہم سب کو حضور شافعؒ کی مشورہ کی سعادت نصیب فرمائے۔

محمد امین الحسنات شاہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ امیر الملیکین رحمۃ اللہ علیہ، بحیرہ شریف

پرنسپل مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بحیرہ شریف

## حقیقت حال

2001ء میں جب ہم تین سو سترہ چھ ماہ قیامی شہرہ نور کھٹا کوئی اور ناچیز کو جو عثمانیہ منہجی کے ترجمہ سے فارغ ہوئے تو اٹھانچھ فیصد اجوکات شہرہ صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ امام جہاں الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر (در منہج) کا دورہ کرنا چاہتے اور دیکھنا چاہتے تھے۔ ان کی منظوری میں ان پر غور و خوض ہوا اور وہ ان کے صدر رچرچر ڈائمن ڈکٹر، شہرہ صاحبہ مدظلہ لعلی نے اس کی منظوری دی۔ یوں اس کام کا وقت نہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے نہ ہم جہاں الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو جو کھوسا۔ ہم عطا فرمایا وہ دافعیہ منہج اقصیٰ ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ نے علمی میدان میں ان سے ایسے ایسے کام لئے جو مسلمان دنیاویان بن گئے آپ کی مختلف فتوئیں جو جامع سب موجود ہیں جن سے ہر مفسر و محققین اور مصلحین فائدہ اٹھاتے ہیں اور جن میں دیکھ و بصیرت عام کر رہے ہیں۔

آپ کی تصانیف کی تعداد پانچ سو سے زائد ہے آپ کا اپنا قول میں سزا دیتا ہے وہ کچھ علماء سے 4500 تعداد ذکر کی ہے۔ آپ کی تصانیف تفسیر، حدیث، فقہ، لغت، مصنفی، ایمان، اور طب و غیرہ ہیں۔

تفسیر در منہج حقیقت میں آپ کی مہسود تفسیر ترجمان القرآن کا خلاصہ ہے اس کی تفصیلی وجہ آپ نے یہ بیان کی کہ میں نے نہ وہوں کی ہمتوں کو اس لئے استفادہ سے دوسرا پایا ان لئے اس کے اضافہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔

یہ تفسیر علم کا ایک خزانہ ہے کہ بھی آیت کے بارے میں اسلاف سے جو مقبول ہے آپ نے اسے سجا کر اپنے اس وجہ منہج کو پہلے لکھی نہیں رہتا اور حق کہہ سکتی کہ اس کی اصل جو جانا ہے۔

اس کے ترجمہ کے ساتھ مصرہ کی تخریج کا بھی اہتمام کیا ہے۔ اور اس کو مجریہ غیر کے دورہ حدیث کے طلبہ کو گریہ فریضہ سونپ گیا۔ اس کو انہوں نے جاسن ہمایا۔

وہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت کے کئی مزایع ذکر کرتے ہیں تخریج میں صرف ایک مزایع کا ذکر کیا گیا ہے جو متن کے قریب ترین ہے۔

ہم شیروں رچھی ان تمام طلبہ خصوصاً ملازمہ فقہ رحمہما، ہفتہ ندیم اختر کا نظریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے تخریج والے مقالے جیکے لئے دریاں مرحلہ کو سامان بنایا اور ماسدہ مکتبہ شہرہ صاحب نے جو مہسود پہ نظر پائی تھی کی۔

وَاللّٰهُ الْخَفِي

مترجمین

—

مامہ جلیل الدین اسیوطی رحمہ اللہ کا زمانہ اور ان کی فتویٰ

امام عادل احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ انھیں نے کہا ہے کہ میں نے اپنے بھائی کو اپنے منہ سے یہ کلمہ نکلتا سنا کہ اللہ تعالیٰ نے میری قوم کو اپنی رحمت سے نوازا ہے۔ یہ کلمہ ہے: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انہیں اپنے زمانے کے حالات و اوضاع کا علم اور دورے کی لیے بہتر دیکھ بھال سمجھنے کی ضرورت تھی اور حاکمان کی حالت پر غماز ان کے قلم سے

[illegible]

یہ سیاسی اور معاشرتی حالات میں کئی مرتبہ ٹھوکر کھانے والی ترقی و دردمندی کی طرف پڑھنے اور ملنے والی اس کی ترقی کے منصوبہ ساز پریشان اسلوب تھے:

از عہد مشرق و مغرب سے ہجرت کر کے اٹھ اور ترم میں ٹھہر گئے۔ لاکھ مزدب و غریب میں کوچ کرتے رہے۔

۴۔ ان دنوں بھی مہنگائی ہے پھیلاؤ کا خوف، جہاں ملازمین کے دور سے پہلے کے بچے ہو گئے تھے۔۔۔ مایوس اور۔۔۔ دلی گواہی میر پر ایوان کے دور میں اور زیادہ آشوب و فساد ہوئی۔

سے بخیل لقمہ دار، تاکہ اور طلبِ چہ نبوت را یاد وصال اور دنیا داری اور فتنہ قیصر۔ اس کی خدمت میں اپنے ذہن کے لئے سرورِ اہل شریعت، علماء و تقاریر، پیشہ ور، ملک و قوم، اسی کی خاطر ہم نے سرواڑی نوام کی خدمت کرنے میں تکیہ اور کرب سے بھرت —







مہمک معرکہ میں لڑیں تھے۔ ان کی طرف دیکھ کر دشمن کی دہچکائی کے بعد اعلیٰ بادشاہ نے ان کی تہہ ناسات کا مجسمہ کھینچ کر ان کو تہہ ناسات سے محکوم کیا تھا۔ جو کھینچ چاہاں صوفی، کولہ حق ہوتے ہیں اور ان سے صادر ہوتے ہیں۔

### امام سیوطی رحمہ اللہ کے آثار

جب آپ کی عمر مہارت پر لیس سال ہوئی تو کوئٹہ سے اچھٹ تھلک ہو گئے اور تفسیر دہلیف میں مشغول ہو گئے۔ جس زندگی کے بقید باقی رہائی کے عرصہ میں مکتبہ اسلامیہ و متعدد تصانیف کی تہہ ناسات فرمائی۔ بعض مکتبہ فرماتے ہیں آپ کی تصانیف کی تعداد مختلف فہرستوں میں چھ سو تک پہنچتی ہے مگر تفسیر، علوم تفسیر، حدیث، انعم، تہذیب، اصول فقہ، معرکات، تاریخ اور عربی کی تمام فہرستیں۔ معاذ ربیعہ الدار فہرست نے آپ کی متعدد تصانیف ذکر کی ہیں، ان کی تعداد تقریباً چھ سو تک پہنچتی ہوئی ہے اور خود مصنف نے بھی تین سو تفصیل کی ہے۔

### امام سیوطی رحمہ اللہ کی وفات حسرت آیات

ہم موصوفی کی حیات مستور بحث دہلیف سے عبارت ہے۔ اپنے گھر میں راجعہ الجمشاس میں اپنے آپ کو پابند کیے رکھا اور اس سے باہر نہ نکلے۔ اس حال میں رہے حتیٰ کہ سات دن آخر گزارنے کے بعد دنیا سے رخصت ہو گئے۔ آپ کے باقیں بازو میں شہیدہ و رواد، درم تھا۔ اس کی وجہ سے 19 جمادی الاولیٰ 911ھ کو جمعرات کے روز وصال فرما گئے۔ آپ کو قوموں کے قریب فہم کیا گیا۔

## علم تفسیر

علامہ ابن عثیمہ رحمہ اللہ نے اپنے شہرہ مخفی مقدمہ میں لکھا ہے کہ قرآن حکیم عربوں کی لغت اور اس کے اسالیب بلاغت میں باطل سوا ہے۔ اس کے معانی کو مضمرات و تراکیب کے لحاظ سے سمجھتے تھے۔ نیز قرآن بھلوں اور آیات کی صورت میں توجیہ اور فرائض و ہدیہ کے بیان کے لیے حسب ضرورت ناز و تاراج۔ بعض آیات عقائد پر مشتمل ہیں، بعض غامضی و حکیم کو بیان کرتی ہیں، بعض مقدمہ اور بعض مؤخر ہیں۔ بعض مہموزہ مقدم کے لیے ناسخ ہوتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مجاہد کی تفسیر شروع بیان فرماتے تھے اور ناسخ و منسوخ میں خود ہی امتیاز فرماتے تھے و علیہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو جانتے تھے اور آیات کے اسباب نزول بھی وہ پہچانتے تھے اور اس کے منقول ہونے کے حال کا متعین بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معلوم تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے: **اِذَا جَاءَ ظُهُرُ الْيَوْمِ وَانْتَضَحَ**۔ اس آیت کو یہ سُننے کی کریم شیخ رحمہ اللہ کے دھان کی خبر دی۔

علامہ موصوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن ول سے قرآن مجید، سید عقلی ہوتا آیا ہے حتیٰ کہ اس کے معارف، علوم کی صورت اختیار کر گئے اور اب پر کتب کی تدوین ہونے لگی، علوم قرآنیہ کے متعلق آثار و اخبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے منقول ہیں۔ یہ سلسلہ طبری، راوندی، دارقطنی، رحمہم اللہ جیسے مفسرین تک پہنچا۔ پس انہوں نے اس کے متعلق آثار نقل فرمائے۔

پھر علوم مسلمان، حکام کی ایک صنعت بن گئے، شوافع، احناف، اہل حرام، اعراب اور تراکیب میں بلاغت وغیرہ۔ اس کے بعد کتب مدون کی گئیں اس سے بعد کہ دو تمام جزیرہ عربوں کے ملک میں تھیں جس میں کسی نقل اور کتاب کی طرف رجوع نہیں کیا جاسکتا تھا۔ پھر اہل زبان کی کتب سے یہ علوم حاصل کیے گئے۔ پھر قرآن حکیم کی تفسیر میں اس کی ضرورت محسوس کی گئی کیونکہ قرآن عربی لغت میں تھا جو ان کے منہاج بلاغت پر تھا۔

تفسیر کی اقسام اور اس کے سہ سچ کے متعلق رقمطراز ہیں: تفسیری دو قسمیں ہیں: ۱۔ تفسیر نقلی جو سلف صالحین سے منقول ہوتی ہے اور ناسخ و منسوخ اسباب نزول اور اس کے مقاصد کی پہچان ہے اور یہ قوام صرف اور صرف صحابہ اور تابعین کی نقل سے معلوم ہوتی ہے۔

۲۔ دومری تفسیری قسم وہ ہے جس میں لغت، اعراب اور لغت کی معرفت کے لیے لغت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے تاکہ مدد اسالیب کے مطابق معنی معلوم ہو جائے۔

## تفسیر کی ضرورت

امام بیہقی رحمہ اللہ اھل حق میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق و اسکا زبان کے ذریعے خطاب فرمایا جس کو وہ سمجھتے تھے۔ اس لیے اس نے ہر ذیل و اس کی قوم کی زبان کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اچھی کتاب و ان کی لغت پر نازل فرما۔ یہ تفسیر کی



## علم تفسیر کا شرف اور اس کی افضلیت

امام سیوطی، علامہ ابن جریر اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے بلند مرتبہ کام جو انسان کرتا ہے وہ قرآن کی تفسیر ہے۔ اس کی تحقیق یہ ہے کہ صنعت کا شرف اس کے موضوع کے شرف کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے صیافت (ساروں والا کام) و بافت (چمڑہ نکلنے کا کام) سے فضل ہے۔ کیونکہ صیافت کا موضوع سونا اور چمڑا ہے اور یہ دونوں ریاضت کے موضوع سے افضل ہیں جو مردار کی جلد سے۔ یہ قصود کے شرف کی وجہ سے اس کا رُکُشرف حاصل ہوتا ہے جیسے طب کی صنعت۔ یہ حکمت (حماؤ دین) کی صنعت سے اشرف ہے کیونکہ طب کا مقصد صحت کا اظہار ہے۔ اور حکمت کا مقصد آرام کی جگہ کی صفائی ہے۔ یا اس کام کا شرف اس کی شدت، جتنا جان کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے لحد۔ کیونکہ لحد کی ضرورت طب کی ضرورت سے زیادہ ہے۔ کیونکہ کائنات کا ہر اقدار لحد کا محتاج ہوتا ہے خواہ وہ کسی مخلوق کے فرد سے متعلق ہو۔ کیونکہ لحد کے ذریعے زمین و آسمان کے اجولنے کی اصلاح کا انتظام ہوتا ہے بلکہ جب کی ضرورت بعض افراد کو بعض اوقات میں پڑتی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ تفسیر کی صنعت تین جہات سے شرف رکھتی ہے: بہت موضوع کیونکہ اس کا موضوع اللہ کا کلام ہے، اور حکمت کا سرچشمہ ہے اور بر تعلیلت کا شیخ ہے۔ اس میں پہلے لوگوں کی، اخبار بھی ہیں اور تجارے بعد آنے والوں کے متعلق اخبار بھی ہیں۔ تمہارے متعلق احکام بھی ہیں، اور بار چڑھنے سے اس کی حکمت پر مسیدہ نہیں ہوتی، اور اس کے بارے میں قسم نہیں ہوتے۔ یا شرف قصود کی جہت سے ہوتا ہے۔ چونکہ اس کی غرض اور مقصد مضبوط ذخیرہ کا بکنا ہے اور حقیقی سعادت تک رسائی حاصل کرنا ہے جس کو قائل نہیں ہے۔ یہ شدت ضرورت کی وجہ سے شرف، تو ہر کمال خواہ وہ دینی ہو یا دنیاوی، جلد ہی نئے والا ہو یا تافیر سے یہ تمام مہم شریعہ اور معارف دینیہ کے محتاج ہیں اور یہ علوم و معارف کتاب اللہ کے علم پر موقوف ہیں۔ یہ تمام بحث علم تفسیر کی افضلیت اور اس کے شرف کے بیان کی جہت سے تھی۔ لیکن تفسیر اور تاویل کے درمیان فرق کی حیثیت سے اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ تفسیر کا لغوی معنی البیان اور تبیین ہے۔ اور منہج میں سورہ فرقان کی آیت سرید ہے۔ تَوَلَّا يَأْتُواكَ بِكَلِمَاتٍ لَّا تَحْصِيهَا وَاللَّهُ بَازِئٌ نَّبِيًّا

اور تفسیر کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ وہ علم جس میں قرآن حکیم کے متعلق بھری طاقت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی مژدہ پر رسالت کی حیثیت سے بحث کی جاتی ہے۔ اور علم تفسیر کی تعریف علماء نے اس طرح کی ہے: وہ علم جس میں کتاب عزیز کے احوال کے متعلق اس کی جہت نزول، سند، آراء، الفاظ اور معانی (جو احفاظ کے متعلق ہوتے ہیں) اور جو احکام کے متعلق دیتے ہیں، اس سے بحث کی جاتی ہے۔ یہ تعریف بہت ہی جزئیات پر مشتمل ہے جو علم تراویح، علم اصول، علم قواعد و بحث (مشائخ، صرف، نحو، معانی، بیان، بدیع) کے متعلق ہیں۔

تفسیر کی علماء نے ایک تیسری تعریف بھی کی ہے: وہ علم جس میں اظہار قرآن کے بونے کی کیفیت، ان کے معانی، ان کے احکامات، افراد و افراد کیسے کے متعلق بحث کی جاتی ہے اور ان معانی کے متعلق بحث ہوتی ہے جن پر تفسیر کی حالت میں



## تفسیر کی اقسام

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ابن کثیر میں اہل بیت علیہم السلام کے تفسیر کی اقسام بیان کی ہیں۔ ان میں کتب کا وہ حصہ ہے جو عام میں پڑھتے ہیں۔ ۱۔ اہل بیت کی حیات کی وجہ سے کوئی شخص مفسر ان کو سمجھ جاتا ہے اس میں علانی اور خام چیزیں آتی ہیں۔ ۲۔ وہ قسم جس کو صرف عام جانتے ہیں۔ ۳۔ وہ قسم جس سے صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو اس کے جاننے کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ تفسیر صحیح ہے۔ اور دوسری وہ قسم جس کو کتب جانتے ہیں اس سے مراد وہ قسم ہے جس میں مفسر کی زبان کی غرضتوں کو جاننا ہوتا ہے۔ چنانچہ اہل بیت کے اعتبار سے ہے۔ لغت کے معانی کی معرفت اور ان کے سبب سے کی معرفت مفسر کے لیے ضروری ہے کہ ان کی غرضتوں کے لیے یہ بات ضروری ہے۔ پھر اگر کوئی ایسی صورت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حق میں ہی ہوئے ہوں اور وہ اس کو ثابت کرتی ہو۔ تو اس میں ایک اور وہ مفسر کی خبر یا ایک ہوا اشعار سے متشباہ لفظی ہوتا ہے اور اگر ایسی صورت ہو کہ جس میں علم ہوتا ہو تو پھر ایک ہوا اشعار کی خبر کوئی نہیں ہے جس میں کلمہ فاشیہ ہوتا ہو اور اشعار میں غرضت سے اس کے فوائد کو جاننا ضروری ہے۔ رہا اعراب کا مسئلہ تو ان کا اختلاف عقلی کو ترجیح کر دینا ہوتا ہے اس کا مفسر اور قاری کے لیے چاہنا ضروری ہے تاکہ مفسر کو بھی معرفت تک پہنچ سکے اور قاری غلطی سے محفوظ رہے۔ اور اگر اعراب کی ایسی صورت ہو کہ اس کا عقلی تبادلہ نہ ہوتا ہو تو اس کا جاننا قاری کے لیے ضروری ہے تاکہ غلطی سے نہ ہون رہے اور مفسر پر اس کا جاننا واجب نہیں کیونکہ وہ مقصود تک اس کے بغیر بھی پہنچ جاتا ہے۔

تیسری قسم سے جہات مفسر و قاری پر ایک کے حق میں جہالت ہے۔ جب یہ بات مسلم ہے تو جو قسم اس قسم کی طرف راجع ہو مفسر کے لیے عرب زبان میں جو کچھ ہوتا ہے اس پر آگاہی ضروری ہے۔ ہر مفسر لغت کے حقائق اور اس سے تفہیمات سے آگاہ نہ ہو اس کے لیے کتاب غریبہ کی تفسیر کرنا پڑے گی۔ اس کا خود امانیہ لفظ کافی نہیں ہے کیونکہ کبھی لفظ متحرک ہوتا ہے اور کبھی ایک معنی جاتا ہے۔

چوتھی قسم جس سے واقف ہونا کسی کے لیے ضروری ہے۔ یہ تفسیر کی وہ قسم ہے جس میں مفسر کے معانی کی طرف ذہنی طور پر پہنچ جاتا ہے۔ ایسی قسم جو ایک مفسر لغت اور دیکھ تو دیکھ کو اپنے فہم میں ہے ہوتے ہوئی ہیں۔ اس میں مفسر جو کچھ واضح معنی اور مفہیم رکھتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کبھی اللہ کی مراد ہے تو اس قسم کا حکم مختلف نہیں۔ ۱۔ ان کی تائید میں مستند نہیں ہوتی کیونکہ ہر شخص آیت کو یہ فاعلکم لہذا (الہیہ) لہذا (۱۹) سے تو یہ کلامی سمجھتا ہے کہ وہ جیت میں اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے مگر چاہے یہ مفسر نہ ہو کہ ”لہذا“ کا کلمہ لغت میں نش کے لیے وضع کیا گیا ہے اور ”لہذا“ اثبات کے لیے موضح ہے اور اس کلمہ کا مقتضی صبر ہے اور ہر شخص بدینہ جانتا ہے کہ ”وَأَقْبِلُوا السُّلُوكَ وَالْأَوَّلُ الْكَلَامُ“ اور اس سے دوسرے اور امر کا مطلب۔ مفسر کی ماہریت کو ہوا ہے۔ اگرچہ وہ دیکھ جانتا کہ اَفْعَالُ صِيْرَةٍ كَالْمَصَادِقِ وَجَوَابُهَا بِمُتَرَجِّحٍ ہے۔ تو اس تفسیر کا مطلق اس قسم سے ہر کوئی قصص الفاظ کے معانی سے جہالت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہر شخص کے لیے یہ معانی بدینہ معلوم

ہوتے ہیں۔

۳۔ وہ تفسیر جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، جو غیب کے قائم مقام ہوتی ہے جیسے وہ آیات جو قیام قیامت، بارش کے نزول اور مانی الارحام کے عظم کو متشکل ہیں۔ اسی طرح روح کی تفسیر اور حروف مقطعات کی تفسیر۔ وہ آیات جو قرآن میں اہل حق کے نزدیک متناہیہ ہیں ان کی تفسیر میں اجتہاد کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی اور ان کے مراد تک پہنچنا صرف تین طریقوں سے ہو سکتا ہے۔ یا تو کوئی نص قرآنی اس کا مطلب ہو، دوسری متعین کرے یا نبی کریم ﷺ نے اس کی وضاحت فرمائی ہو یا اس کی تادیل پر امت کا اجماع ہو۔ پس ان تینوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نہ پائی جائے تو ہم جان لیں گے کہ یہ ان علوم میں سے ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

۴۔ لکی تفسیر جس کا مرجع علم کا اجتہاد ہوتا ہے۔ یہ وہ تفسیر ہے جس پر تادیل کا اطلاق ہوتا ہے اور تادیل کا مطلب لفظ کو اس کے معنی مراد کی طرف پھیرنا ہے۔ پس منسوخات اور متوہل معطل ہوتا ہے۔ اس میں احکام کا اشتباہ، محمل کا بیان اور عموم کی تخصیص وغیرہ شامل ہیں۔

برہنہ لفظ جو دریاو سے زائد سمائی کا اطلاق رکھتا ہے۔ اس میں علم کے علاوہ افراد کے لیے اجتہاد جائز نہیں ہے اور علماء پر لازم ہے کہ وہ مشاہد اور اولیٰ پر اعتماد کریں، صرف اپنی رائے پر اعتماد کریں جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

تفسیر کی ایک اور اعتبار سے تقسیم

بعض علماء نے تفسیر کی ایک دوسری جہت سے تین اقسام بیان کی ہیں:

۱۔ تفسیر بالمرأیت: اس کو تفسیر بالرائے بھی کہتے ہیں۔

۲۔ تفسیر بالاشارۃ: اس کو تفسیر اشاری کہتے ہیں۔

۳۔ تفسیر بالروایت: اس کو تفسیر بالناثر کہتے ہیں۔

تفسیر کی پہلی دونوں قسموں کا مقصور جان کرنے کے بعد ہم تفسیر بالناثر پر تفصیل سے گفتگو کریں گے۔

تفسیر بالرائے کا معنی تفسیر بالاجتہاد ہے۔ اگر اجتہاد اسکی مستند چیز پر موقوف ہو جس سے اشتباہ کیا جاتا ہو اور وہ اجتہاد جہالت اور کراہی سے پاک ہو تو وہ قابل تحریف ہوتا ہے اور جوا یا نہ ہو وہ قاتا یا مذمت ہوتا ہے۔

اور تفسیر اشاری سے مراد ظاہر قرآن سے ہند کر کسی اشارہ خفیہ کی وجہ سے قرآن کی تادیل کرنا ہے جہاں باب سلوک، تصوف پر ظاہر ہوتا ہے اور ظاہر معنی اور اس خفیہ اشارہ کو جمع کرنا ممکن ہوتا ہے۔

تفسیر بالناثر

وہ تفسیر ہے جس میں قرآن حکیم، سنت یا کلام صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعے مراد الہی جان کی جاتی ہے۔ مثلاً قرآن حکیم میں ہے وَ تَلَوْنَا الشُّرُوزَ اَحْقٰی یَنْتَقِلُ ثُمَّ یَنْتَقِلُ اِلَی الْیَمٰیْنِ وَنَ الْعَظِیْمَ الْاَسْوَدَ وَنَ الْعَظِیْمَ (البقرہ: ۱۸۶) اس آیت









کے اقوال ذکر کئے ہیں۔ غرض کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اس کا انہوں نے اس کا اعلا کیا ہے اگرچہ وہ ان کے نزدیک صحیح نہ تھی تھا۔ یہ بھی تفسیر کی ایک قسم ہے جس میں رائے کی مجال نہیں ہے۔

۲۔ تفسیر الدرد المستور للسیوطی، یہ وہ تفسیر ہے جس کو ام پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

تفسیر الدرد المستور کی تعریف اور مؤلف کا انداز تحریر

الامام السیوطی رحمہ اللہ خود اپنی کتاب الاقنن میں فرماتے ہیں میں نے ایک مسئلہ کتب صحیح کی ہے جس میں نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تفسیر کا بیان ہے۔ اس میں دس ہزار سے زائد احادیث موجود ہیں، کچھ مرفوعہ اور کچھ موقوف ہیں۔ یہ چار جلدات ہیں۔ الحمد للہ مکمل ہو چکی ہے اور میں نے اس کا نام ترجمان القرآن رکھا ہے۔ اس کی تصنیف کے دوران میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی، اس میں ایک طویل نص ہے جس میں ایک حسین بشارت ہے۔

اس تفسیر کے مقدمہ میں علامہ مذکور فرماتے ہیں: میں نے جب اپنی کتاب ترجمان القرآن مرتب کی اس میں میں نے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی تفسیر کا اسرئید کے ساتھ تذکرہ کیا۔ الحمد للہ۔ وہ ضخیم چار جلدوں میں مکمل ہوئی۔ اس میں میں نے تمام احادیث اور آثار کو ان کے مخارج سے اسرئید کے ساتھ ذکر کیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ غم کے حصول کا شوق اذوق مایہ پڑ گیا ہے اور احادیث کے متون پر بھی انھما میں رخصت ہونے لگی ہے اس لیے میں نے اس تطویل سے یہ مختصر تفسیر تلخیص کی اور صرف اثر کے متن پر اکتفا کیا اور ہر اثر کو مستتر مخرج سے منسوب کیا۔ اور میں نے اس کا نام ”اللہ راسم رونی التفسیر بالمأثور“ رکھا۔

اہم اب اس پست کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں تفسیر بالمأثور کے طریقہ کا کامل اثر کیا ہے اور انہوں نے اپنی نقل کردہ روایات میں رائے کے عمل کو غلط سمجھا جس کا جس طرح کہ دوسرے مفسرین نے کیا ہے۔ اسی چیز کو انہوں نے ہمارے لیے اس کتاب میں ایک واضح مثال کے طور پر پیش کیا ہے۔

خطبة الكتاب

نَحْمَدُكَ يَا مُصَلَّى وَسَلِّمٌ عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے تازہ دودھ یا دھنسنے مشہور برزخہ فرمایا جو ایک وقت میں صفحہ ہستی سے مٹ چکے تھے، جس نے انبیاء و ائمہ کے لیے اسنادِ حق کے ساتھ پہنچنے والے اقوال و افعال کے ساتھ تفسیر کیے کی توفیق بخشی اور میں اِنے اِنے اللہ و اَخُوہ لَاحِقَہ فَلَکَ ہَدَ کے گل کے ساتھ انکی شہادت دیتا ہوں جو شہادت دینے والے کے اجر میں اضافہ کا باعث ہوا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں اور اسی کے درمیان مقرب ہیں جنہوں نے ایمان کی فخر صادق کو ذوقِ طلاع بخشا اور جو ذوقِ طلاع و انوار کی سرچشموں میں بھٹکتے دلوں کی فکریات کو اپنے روشن پیغام سے کافور کر دیا۔ درود و آپ پر اور آپ کی آس و اصحاب پر جو علم فرخ اور تعریفیں مشہور کے حامل تھے جب تک یہ سرشارِ لیل و نہار قائم رہے ان پر کھینٹ و دست برداری اور درودِ مسلم ہو۔

تھوڑا سا اور دور و اسلام کے بعد مذہب میں سے کتاب قرآن القرآن عرب کی جو ایسی تفسیر تھی جس میں روح اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار و اقوال منقول تھے۔ مجموعہ دو چند جلدوں میں مکمل ہوئی۔ میں نے اس میں آٹھ سو ستر سو کے ساتھ نقل کیا اور میں کتب سے نقل کیا اس کا حوالہ بھی دیا لیکن میں نے دیکھ کر ہمتیں کوٹھا دو گئی ہیں اور زور قلم ان نقلوں کے پڑھنے سے قاصر ہو گیا ہے اور صرف متون احادیث میں درج ہونے والی ہے تو میں نے اس طبعی کتاب سے یہ عقلمند کتاب عرب کی ہے جس میں میں نے ذکر کر پراٹھا کر دیا ہے لیکن ہر اثر کے خارج کرنا بھی ساتھ ذکر کر دیا ہے میں نے اس کا نام امداد المظہر فی التفسیر بالمناثر رکھا ہے اللہ تعالیٰ متدہا ہے کہ وہ مؤلف کے عاجز میں امداد و نفع دے اور اسے اپنے کام اور احسان سے نوازا اور نفع دے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں سکتا تو تو سب سے والا اور اللطیف اور پرہیزگار والا ہے۔























الذی یحییہ (۱۰)۔

اس آیت میں نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۱۱)۔

امام ابو احمد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۱۲)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۱۳)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۱۴)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۱۵)۔

امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۱۶)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۱۷)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۱۸)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۱۹)۔

امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۲۰)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۲۱)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۲۲)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۲۳)۔

امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۲۴)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۲۵)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۲۶)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۲۷)۔

امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۲۸)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۲۹)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۳۰)۔  
امام ابو احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے (۳۱)۔

۱- صحیح البخاری، ج ۱، ص ۱۱، طبع ۱۹۸۱ء

۲- سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۳۰۵

۳- سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۳۰۵، طبع ۱۹۸۱ء

۴- سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۳۰۵، طبع ۱۹۸۱ء

۵- سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۳۰۵

۶- سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۳۰۵

۷- سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۳۰۵

۸- سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۳۰۵





بہ نماز شروع فرماتے تھے تو اَلْعَمَلُ میں بَسْمِ اللہ پڑھتے (۱) اور یہ قہر مانی جانے والی سورت میں بھی بَسْمِ اللہ پڑھتے ہیں اور یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ سورتیں بکثرت پڑھیں۔ اور ہر قحطی، حاکم اور نائی کے مفرت (۲)۔ یہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بَسْمِ اللہ کو ہر روز پڑھتے تھے (۳)۔

امام ابو نعیم الحافظی (۴) اور ابی نعیم رحمہ اللہ نے شعب الاذان میں حضرت ابو الفضل رحمہ اللہ کے طریقے سے اور ابو قحطی (۵) امام زکریا رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر روز بَسْمِ اللہ پڑھتے ہوئے سنا (۶)۔

امام ابو قحطی (۷) امام ابو نعیم نے حضرت نعیم بن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز میں نے بَسْمِ اللہ پڑھا اَلْعَمَلُ پڑھتے تھے کہ وَلَا تَقْرَأُ اِلَّا بِسْمِ اللہ کے پیچھے گئے پھر ہم آمین و گویں نے بھی کیا آمین اور آپ یہ بھی تہجد کرتے تو تکبیر کہتے اور بعد سے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب سلام پھیرا تو فرمایا میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں (۸)۔

امام ابو قحطی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سورتوں میں بَسْمِ اللہ پڑھتا رہتا تھا (۹)۔

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو بَسْمِ اللہ پڑھو کہتا ہے میں۔ لَا تَقْرَأُ اِلَّا بِسْمِ اللہ پڑھو نہ اَلْعَمَلُ نہ تو قرآن یا بَسْمِ اللہ بھی کہو (۱۰)۔

امام ابو نعیم ابو نعیم رحمہ اللہ نے شعب الاذان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھتے تو کیسے قرائت کرتا ہے میں نے کہا میں اَلْعَمَل سے شروع کرتا ہوں فرمایا بَسْمِ اللہ پڑھو (۱۱)۔

امام ابو قحطی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی وہ ہم بَسْمِ اللہ پڑھتے تھے (۱۲)۔

امام ابو قحطی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز میں

۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، جلد ۲، صفحہ ۳۰۷

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، جلد ۲، صفحہ ۳۰۷

۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، جلد ۲، صفحہ ۳۰۷

۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، جلد ۲، صفحہ ۳۰۷

۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، جلد ۲، صفحہ ۳۰۷

۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، جلد ۲، صفحہ ۳۰۷

۷۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، جلد ۲، صفحہ ۳۰۷

۸۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، جلد ۲، صفحہ ۳۰۷







یہ کہ وہ ان کے والدین کیلئے آگ سے برکت (کا پروانہ) نکلتا جاتا ہے۔ انہی انہی کے عیسویوں و اہل بیت میں اور بھی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرقعہ روایت کیا ہے کہ جب تو کسی شکل میں پڑے تو ہنسجو اقلہ النثر حسن النثر جیحدہ، یا خول ولا فؤادہ جملہ اقلی لفظیہ ہذا اللہ تعالیٰ میں اگر کسی برکت سے برکت سے مناسب سے جو چاہے گونا گوں۔

امام حافظ نے عبد القادر الجیلانی سے اور یحییٰ بن حسن سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو اس کا آغاز ہنسجو اقلہ سے ہو جو وہ ہے برکت ہوتا ہے۔

امام عبد الرزاق نے مصنف میر اور امام ابو نعیم نے انھیں میر معمار حرر اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب دست و کدمے و سکا شروع کروں تو کہو ہنسجو اقلہ النثر حسن النثر جیحدہ، یا خول ولا فؤادہ جملہ اقلی لفظیہ ہذا اللہ تعالیٰ (۶)۔

امام یوسفی نے اعلیٰ میں مسنون بن مسلم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں انہوں نے کے سامنے اور کپڑے کو استعمال کرتے ہیں میں ہر وقت میں سے تیرا اٹھائے یا رکھے تو کہے، ہم اللہ کو کہنا اللہ کا احسان ہے۔

امام یوسفی اور یحییٰ نے حضرت ہر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب ہم اللہ نازل ہوں تو پہناؤں نے شروع کیا حتیٰ کہ اہل مکہ نے ان کی آواز میں اعلان نے کہا محمد شہید علیہ السلام نے پہناؤں پر جادو کر دیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ایک رحمت بھیجی، باقی کس اس نے اہل مکہ پر سایہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم اللہ کا ہمے گا۔ یحییٰ بن مسلم نے اس کے ساتھ شہید جان کی ہے جو وہ پہناؤں کی آواز نہیں سنے گا۔ یحییٰ نے بن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ہم اللہ شریف پر بھی اس کے لیے ہر حرف کے بدلے پر دینا ارغین بھیجی جائیں گے اور جو ہر جملہ گننا ہٹانے پر نہیں گے اس کے چار ہزار اجر ہونگے جلد کے جائیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ، یحییٰ بن مبارک، حاکم اور یحییٰ نے ابی سلمہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا آپ صبح پڑھنے کی قرأت کے ساتھ ہوتی تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید تلاوت پر مدح کی۔ الرحمن پر مدح کی۔ رحیم پر مدح کی (۷)۔

امام حافظ ابو کریم ابو نعیم نے ابی مع میں حضرت ابو جعفر محمد بن علی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اللہ ہر کتاب کن چاہی ہے۔ انھیں نے الامام میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہر کتاب کی ابتدا میں ہم اللہ ہر کتاب دو اور اخبار کی کتاب دو۔

امام انھیں نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ نہت کا پیر ہو چکی ہے کہ شعر ان میں ہنسجو اقلہ نکلیں جائے۔ ابن ابی شیبہ ابو کریم ابن ابی ہریرہ اور انھیں نے الامام میں حضرت شعیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ ہر ہر نہت کے ساتھ سے پہلے ہنسجو اقلہ نکلیں انھیں نے انھیں سے روایت کیا ہے کہ علماء کا اجلاس ہے کہ شعر سے پہلے ہنسجو اقلہ نکلیں۔ ابو جہر اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں بیان کیا ہے کہ یہ دونوں حضرات ناپسند کرتے تھے کہ بھی آدمی ہنسجو اقلہ نکلیں (۸)۔

امام ابو حمزہ نے تاریخ سہیلان میں، ابن اثیر نے المسانف میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تعلیم الہی کی خاطر خوبصورت پتھر انگوٹھیں اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے گا۔ یعنی نے شعب الانحان میں حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے خوبصورت اور ترتیب کے ساتھ پتھر انگوٹھیں تھیں تو اسے بخش دیا گیا۔

امام اسحاقی نے اپنے جزم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا یوسف کی طرف ثبات کیا جائے غمی کہ میں ختم ہو جائے۔

خلیب نے الجامع میں الربیع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بسم اللہ کو لیا کرنے سے منع فرمایا۔ انصیب اور ابن اثیر نے المسانف میں حضرت محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ امام کو یوسف کی طرف لیا کرنے کو اپنا نہ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ میں لکھی جائے۔ یعنی نے مسند الفردوس میں ابو ذر غفاری سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو بسم اللہ لکھے تو میں کو داغ کر۔

الخلیب نے الجامع میں اور دہلی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میرے کوئی قسم اللہ لکھے تو اکر حصن کو لیا کرے۔

امام بیہقی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے معاویہ روایت کو رکھ دے، قلم کو لکھ کر، اب کو میری حالت کو پس کو ہوا کر اور قسم کو گھرا کر اور اللہ کو خوبصورت کر اور حصن کو لیا کر اور حصم کو کھد کر اور اپنا قلم اپنے دائیں کان میں رکھ کر کہو یہ تجھے یاد دلا دے گا۔

الخلیب نے مسند حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان جو رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے، انہیں رسول اللہ ﷺ نے قلم دیا کہ باوجود اس کے کہ حرف کو جمع کرو اور سین کو شکم کی طرف لیا کر اور حصن الر حصم کے حرف کو جمع کرو اور اللہ کے اسماء میں سے کسی اسم کو کتابت اور قرأت میں لیا نہ کرو۔

امام ابو سعید نے حضرت مسلم بن یار رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ پتھر انگوٹھیں کو اپنا نہ کرتے تھے کیونکہ اس طرح آغاز میں سین رو جاتی ہے (۱)۔

امام ابو سعید نے حضرت ابن عون رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابن یحییٰ کے بچے (بم) لکھا تو ان میں یحییٰ نے کہا کہ جاؤ میں لکھوں۔ اس بات سے چونکہ تم میں سے کوئی گناہ میں ملوث ہو اور اسے علم بھی نہ ہو (۲)۔

امام ابو سعید، عمر بن العلاء بن عون سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے کاتب کو، دائیں نے بسم اللہ میں سین سے پہلے ہم کو لکھا کہ تب سے پوچھا گیا کہ تجھے امیر المؤمنین نے کیوں مارا ہے تو اس نے کہا میں نہ لکھنے کے عدا سے مارا ہے (۳)۔

یہ وہی مصری جنہوں نے حضرت جبریل پر اسٹ ۱۰۱-۱۰۲ نمٹا کر دے دی تھی کہ حضرت محمد بن حنفیہؓ نے اپنے اس کا جبہ و مہر الیہ و یاقوت اس کے ہم لہجہ میں کوئی نسخہ قاری (یا کبھی تھا۔ ان معنی کے مصر کے کورانیہ میں سے) دے دیا ہے کہ وہاں اس طرح نسخہ لپیٹ کر لے گئے کہ اسے پہننے کی طرح نہ سمجھا جاسکے بلکہ اسے پہنے سے پہلے ہی (یا) لپٹنے میں یہ وقت فرما (یا) دے۔

انقلاب نے حضرت مولانا محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت مولانا کے پاس صحابہ کرام کی قبریں دیکھی تھیں۔ مولانا نے فرمایا کہ ان قبروں میں سے کسی ایک میں بھیڑ بھاڑ کر نہ آؤ، کیونکہ یہاں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

[illegible]

یہ غلامی نے بھی کسی مرتبہ سے جھٹکا۔ نہ کہ اس نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے دردت نہ ہو کہ۔  
 (ماتے ہیں کہ اگر یہ سچ ہے تو قرآن میں تو فرشتے کے لیے اللہ تعالیٰ سے استعجاب کا ذکر ہے۔

اللہ (جواب دے) : اپنی مداخلت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں پیسچر  
 لکھتے ہوا دیکھتا تھا۔ اہل کفر میں تو انہیں کہتے تھے : لوگ یہ کہہ کر کہتے تھے کہ محمد (ﷺ) نے اس کے گھڑی صرف ہاتھ  
 ہے۔ ہاں رسول اللہ ﷺ کے پیسچر لکھتی پڑھنے کا علم دیا۔ پھر آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کو بھی یہاں بھی۔ علم اللہ نے  
 معصومین جبر کے طریقے سے انہیں بتا دیا۔ روایت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب پیسچر لکھتے تھے تو مشرکین آپ سے  
 اعتراض کرتے : سو کہتے تھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے گھڑی لکھنے کا علم دیا۔ پھر آپ ﷺ نے قیامت کو رسول اللہ ﷺ کو  
 اللہ ﷻ کے گھڑی لکھنے کا علم دیا۔ اور حضرت علیؓ نے حضرت ابراہیمؑ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابراہیمؑ  
 اور ہریرہؑ کو بھی یہ علم دیا۔ پیسچر لکھتے تھے : اے

مہم کی اپنی شہرہ آفاق رہی، جنہوں نے اس کو پس منظر میں لکھا ہے۔ اس کی وجہ سے پہلی بار نے حضرت مہدی علیہ السلام کی تصویر











امام امین بن حمید (۱)۔ امام ابن جریر رحمہ اللہ نے بخاری سے بھی العالمین کا معنی میں دائرہ نقل کیا ہے (۱۶) ان غیر نے حمید بن اسیر سے بھی سنی شکل معلوم روایت یہ ہے۔

۲۔ امام ابن جریر و ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رب العالمین کا یہ معنی نقل یہ ہے کہ وہ ساری مخلوق کا معبود ہے۔ وہ تمام انسان اور جو کچھ ان میں گردش ہے۔ تمام زمین اور جو کچھ ان کے اندر ہے۔ جو کچھ ان کے دیوان ہے خواہ معلوم ہے یا نہ معلوم ہے۔ (۱۷)

علیم قرآنی نے نوادہ اصول میں، ابویں نے مسند میں ابن عربی نے اکامی میں ابوالفتح نے لعمریہ میں دہلوی نے شعب الایمان میں انکلب نے التوحید میں ضیف سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کر کے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بخاری کم ہو گئی آپ نے اس سے متعلق یہ چھ نوکریاں بنائی آپ ان کی وجہت پر بیان ہوئے آپ نے ایک شہداء ہر ایک طرف دوڑایا، ایک شام کی طرف اور ایک عروق کی طرف اور پانچ کراہیں کہ کسی نے کوئی کراہی نہ کہی ہے یا نہیں بخاری کی طرف جانے لائے۔ ان شہداء کو یوں کی ایک مٹھی لایا اور حضرت عمر کے منہ ڈال دیں جب آپ نے انہیں مروت دیکھ کر تعجب نہ کیا، پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہامت پیدا کی ہے اور وہ امت میں ہیں اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہلاک ہوئی وہ مزی ہوئی جب ایک لاک ہوئی تو سادہ حال بنے گا جیسے کسی رحمہ میں ہوئی ہوئی پیر کا دعا گو تھا ہے (۱۸) وہ سوا ذکر نہ کرتے تھے ہے (۱۹)۔

امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے رب العالمین کا معنی یہ نقل کیا ہے کہ ہر قسم کے جامع ہے۔

امام ابن ابی حاتم و ابوالفتح نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں عالمین ہزار امت ہیں چھوٹے اندر میں ہیں مچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

امام ابن جریر و ابن ابی حاتم نے ابو نعیم سے رب العالمین کی یہ تعبیر نقل کی ہے کہ اُنس ایک عالم ہے۔ جس ایک عالم ہے اور ان کے علاوہ فرشتوں نے عہد و ہزار عالم میں اور زمین کے چار عالم ہیں۔ یہ ہیں ہزارویہ میں تین ہزار عالم ہیں اور ان میں سے پانچ سو عالم اللہ تعالیٰ نے یہی عبادت کے لیے پیدا کئے ہیں (۲۰) اُنس نے شیعہ بنی حنیفہ کے والد سے اپنی کتاب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ زمین سے ہزاروشتے ہیں اور پانچ ہزار و پانچ فرشتے ہیں ان میں سے چار سو پانچ سو فرشتے مشرق میں ہیں۔ اتنے ہی فرشتے مغرب میں ہیں۔ اتنے ہی فرشتے تیسرے کھڑے ہیں۔ اتنے ہی فرشتے دنیا کے چوتھے کھڑے ہیں اور ہر فرشتے کے ہاتھ ان کے مساوی فرشتے ہیں جس کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور ابوالفتح نے اورام بن ابی نعیم نے علیہ میں حضرت دہب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے رسول نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے عہد و ہزار عالم ہیں ان میں سے ایک ہے۔

۱۔ فقیر بخاری، روایت، جلد ۱ صفحہ ۲۴ مجموعہ ادبیات عربیہ عربیہ۔

۲۔ ابن ابی حاتم، جلد ۱ صفحہ ۲۶

۳۔ فقیر بخاری، روایت، جلد ۱ صفحہ ۲۴

۴۔ اکامی، دائرہ، جلد ۱ صفحہ ۱۵۸ (۱۵۸) جلد ۱ صفحہ ۲۴

الترجیع: بہت سی چیزیں ہمیشہ واپس آتی ہیں۔

امام عبد بن عبد نے سطر اور ق کے واسطے سے قرآن سے سورہ قاف کی تفسیر روایت کی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ  
قَوْلُ الرَّحْمٰنِ لَوْ کُلُّوْا فِیْ شَیْءٍ مِّنْ شَیْءٍ اَمْسَیْ لَکُمْ کَافٍ وَصَفَ بِاَنَّ نَحْسَ کَیْءِ اَلرَّحْمٰنِ اَمْسَیْ لَکُمْ فَرَمَانِیْ ہ۔ خلیلِ یزید  
الہی نہیں۔ اہلِ دین سے مراد وہ ہیں ہے جس میں لوگوں کو جزا ملنی جائے گا۔ پھر فرمایا یعنی قرآن صریح کہو اِنَّا لَنَعْبُدُکَ اِنَّا لَنَسْتَعِیْذُ بِکَ اِنِّیْ ذَا نَفْسٍ کَافٍ تَکْفِیْ ہ۔ اِنْدَبَا اَلْاَصْحَابُ اَلْاَسْمَیْ تَقِیْمُ ہ۔ سراطِ مستقیم سے مراد صراطِ الہی ہے اَلْاَنْفُسُ اَعَادِیْہُمْ  
ہے اور اہل سے مراد انبیاء و کرام است ہے۔ غَیْرِ الْمُتَعَصِّیْنَ بِحُکْمِہُمْ سے مراد یہ ہیں وَلَا اِلَہَ اِلَّا اَنْتَ سے مراد انصار ہیں۔

[illegible]

امام ترمذی، ابن الاثیر، ابن کثیر اور ابن الجوزی نے کتاب المصاحف میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی تھے (2)۔

ابن الاثیر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر عمر طلحہ، زبیر و عبید الرحمن بن جوف اور حاذ بن بل غیلہؓ کو بغیر الف کے ملا کر پڑھتے تھے۔ امام احمد نے اس پر محمد بن قزحی، امام ابی داؤد اور ابی الاثیر نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر عمر و عثمان الف کے ساتھ غیلہؓ پڑھتے تھے (3)۔

امام سعید بن منصور اور ابن ابی داؤد نے مصنف خلف میں حضرت سالم بن ابیہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علیہ السلام علیہم السلام یزید النہدیؓ پڑھتے تھے (اور) کہتے تھے (اپنی تفسیر میں) ابوبکر، عمر اور داؤد ابن ابی داؤد نے زہری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر اور عمر علیہم السلام یزید النہدیؓ پڑھتے تھے۔ اور سب سے پہلے جس قرآن مجید کے پڑھا تھا وہ وہ ان تھا۔

امام ابن ابی داؤد اور الخطیب نے ابن شہاب کے طریق سے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر جڑتے تھے۔ ابن ابی داؤد نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ ابو بکر، عمر، عثمان، مصعب اور اس کا بیٹا یزید پر سب لعینین و اللہائن جڑتے ہیں۔ ابن شہاب کہتے ہیں مروان نے سب سے پہلے بغیر خلف کے لعینین جڑا تھا۔

ابن ابی وائزہ اور ابن الاثیر نے نہ جرق سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علیہ السلام کے دربار میں

١ شعب الويلان، هندو، 4 سبلي، 35ء (2318)

2۔ معترضہ کی جگہ 2، صفحہ 119 مطبوعہ وزارت خیم اسلام آباد۔

4. حسن معمران منصور، جلد 2، صفحہ 515، (359) (مطبوعہ دار الفکر)

3- تاریخ 7 ذی قعدة 1387ھ مطابق 11 مئی 1968ء (2928)

مسعود اور حاکم بن علی رضی اللہ عنہما صلیب یزید النہدینی پڑھتے تھے۔

امام ابن ابی کثیر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابی بنی احمد عن سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نہ دیکھی تھی کہ یہ قرآن حضرت صلیب یزید النہدینی پڑھتے تھے۔ ابن ابی کثیر اور ابن ابی شیبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت میں یہ روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلیب یزید النہدینی پڑھا۔

امام ابن ابی کثیر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابی بنی احمد عن سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلیب یزید النہدینی پڑھا۔

امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اسے صحیح بھی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلیب یزید النہدینی پڑھا۔ امام طبرانی نے اپنی معجم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلیب کو ان کے ساتھ پڑھا ہے اور غزوہ بدر کے راتوں پڑھا ہے۔

امام ابن ابی کثیر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلیب یزید النہدینی پڑھا۔

امام ابن ابی کثیر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلیب یزید النہدینی پڑھا۔

امام ابن ابی کثیر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلیب یزید النہدینی پڑھا۔

امام ابن ابی کثیر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلیب یزید النہدینی پڑھا۔

امام ابن ابی کثیر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلیب یزید النہدینی پڑھا۔

اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی ہے کہ یہ بات حق ہے اور اس کے خلاف کوئی دلیل نہیں ہے اور اس کے خلاف کوئی دلیل نہیں ہے۔  
 اللہ تعالیٰ نے جس میں حکم ہے کہ تم اسے پکارو اور اس کے حق میں شہادت کرو اور اس کے خلاف کوئی دلیل نہیں ہے اور اس کے خلاف کوئی دلیل نہیں ہے۔  
 واللہ اعلم بالصواب

[illegible][illegible]

ابو القاسم اشعری اور غار دینی نے معرکہ اقصیا میں اطمینان کے علاوہ میں اور انجیم نے دلائل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابو طہر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے قربان ہمارا ایک فرد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ دشمن سے ملا تھا وہاں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھتے ہوئے سنا جلیبیل بن بر الوہب بنی انانک شعبی و بنانک شعبی۔ لڑا میں نے انہوں کو دیکھا کہ جوڑے میں ملا تھا انہیں آگے اور پیچھے سے مار رہے تھے (۱)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْرَةِ الْكَبِيْرِهٖ وَاِلْتِمَاسِهَا وَبِمَنْعِكَ لَهَا مِنِّىْ

۱۔ مہاجراتھ نے روایت کیا ہے اور اسے صحیح بھی کہا ہے اور دینی نے انکا تعاقب کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے، الصرا کو کھانے کے ساتھ چڑھا لیا، سعید بن منصور و عبد بن حمید، بخاری نے القدرت میں اور ابن الاثیر نے المغزی میں روایت کیا ہے کہ وہ الصرا کو مسکن کے ساتھ چڑھتے تھے (۱۵)۔

ابن ماجہ نے الغراء سے نقل کیا ہے کہ حضرت حمزہ و مرثدہ نے الغراء کا زور کے ساتھ بڑھا۔ الغراء کہتے ہیں الغراء

۱- محمد سعید، جلد ۱، صفحہ 476 (1225)؛  
2- محمد نعیمی، ریاضت خواہ، صفحہ 80؛ مکتوبہ دارالاسلام، اترام گڑھ،

3- فصل نامه دانش زمین، جلد 2، شماره 56، ص 20 تا 27  
4- مرشد و سعادت، جلد 2، شماره 29، ص 253

چونکہ یہ سب سے پہلے 2 جنوری 1932ء کو ہوا۔



وہ کے اخلاص کے ساتھ قیصر ہزار و کھ اور بنی العین کی نسبت ہے، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
 (ابن جریر) تفسیر تفسیر کی ہے کہ میں اپنا دین حق الہام فرما۔ ابن جریر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ اس  
 کا معنی ہے کہ میں بدایت دے دوں اور اسے الہام فرما دوں اور اللہ تعالیٰ کا دین ہے جس میں کوئی کمی نہیں (1)۔

امام ابن جریر اور ابن اسعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسطرط کا معنی طریق (راستہ) نقل کیا ہے (2)۔  
 وکیع بن جریہ، ابن جریر، ابن اسعد، ابن ابی حاتم نے اسطرط کے معنی سے واپسی میں اور حکم حضرت نے جابر بن عبد اللہ رضی  
 اللہ عنہ سے اس کی تفسیر نقل کی ہے (3) ابن جریر نے ابن عباس سے اس کا معنی لاسما نقل کیا ہے۔ ابن جریر نے ابن عباس اور  
 کئی دوسرے صحابہ سے اس کا معنی لاسلام (راستہ) کیا ہے (4)۔

امام احمد، ترمذی (انہوں نے اسے حسن بھی کہا ہے) نسائی، ابن جریر، ابن اسعد، ابو داؤد، الشیخ، احمد (انہوں نے اسے صحیح کہا  
 ہے) ابن مردودہ اور ترمذی نے شعب الایمان میں حضرت نو اس دنا سعد بن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک سیدھا راستہ بنایا ہے اور وہی کن طرف پر وہ یواریں ہیں جن میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور  
 ان دروازوں پر نکلے ہوئے پر وہ ہیں اور راستہ کے دروازہ پر ایک بلائے ہوئے ہے جو یہ سیدہ بابے کے لوگوں کو اتمام کے تمام راستہ  
 پر چھوڑ دیا اور جدا جدا ہو جائے ایک بڑے دروازے کے اوپر سے دروازے جب کوئی انسان ان دروازوں میں سے کسی دروازہ کو  
 کھولنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہاں کوئی کھول کر آئے گا تو اس میں کھس جائے گا، اللہ تعالیٰ  
 سے مراد اسلام ہے دروازے اللہ کی حدود میں اور کھلے ہوئے دروازے اللہ کی تمام ہیں اور راستہ کے سرے پر بلائے والا  
 کتاب اللہ ہے اور اسے بلائے والا اللہ کی طرف سے وہو احاط ہے جو ہر مسلمان کے دل میں ہوتا ہے (5)۔

نام وکیع بن جریہ، ابن جریر، ابن اسعد، ابو داؤد، ابن ابی حاتم نے انصاف میں اور حکم انہوں نے اسے صحیح بھی کہا  
 ہے اور ترمذی نے شعب الایمان میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اللہ تعالیٰ کی تفسیر کتاب اللہ سے کہ ہے (6)۔

ابن ابی حاتم نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا یہ اسے حضرت ہے شیا میں اس کے لپاڑے جاتے ہیں۔  
 اللہ کے بندو یہ سیدھا راستہ ہے اس کی اتالیق کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اسے مضبوطی سے پکڑو۔

ابن ابی حاتم، ترمذی (انہوں نے اسے ضعیف کہا ہے) ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن ابی حاتم نے انصاف  
 میں ابن مردودہ اور ترمذی نے شعب الایمان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے فرمایا میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حقے ہیں گے۔ میں نے کہا ان سے نکلے گا راستہ لیا ہے، فرمایا کتاب اللہ اس میں تر سے پیسے  
 لوگوں کے واقعات بھی ہیں اور تمہارے بعد آنے والوں کی خبریں بھی ہیں، اس میں تمہارے درمیان، محفلوں کا فیصلہ بھی ہے۔







بہ آپ: **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** تو پھر کہے: **عَلَيْهِمْ سَلَامٌ** ۱۔

۱۔ سطر اللہ نے سطر اللہ بنی کہ جس اللہ من سے روایت کرے یا میں نے رسول اللہ کو کون کون کہ آپ نے نہ میں  
 ۲۔ اعلیٰ میں: **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** سے فارغ ہو کر آئیں مرتبہ آیت کی ۱۲۱ امام ابن۔ برائے حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 ۳۔ روایت کیا ہے کہ: جس میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ: **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰  
 ۴۔ ۱۰۰۰ سالہ مانی ہو کر: **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** سے روایت کیا ہے کہ: جس میں نے رسول اللہ ﷺ سے  
 ۵۔ فرمایا: **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰

۶۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰  
 ۷۔ روایت کیا ہے کہ: **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰  
 ۸۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰

۹۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰  
 ۱۰۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰  
 ۱۱۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰  
 ۱۲۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰

۱۳۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰  
 ۱۴۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰  
 ۱۵۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰  
 ۱۶۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰  
 ۱۷۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰  
 ۱۸۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰  
 ۱۹۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰  
 ۲۰۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہنے کے لئے **وَاللَّهُ تَعَالَى** کہا تو اس نے فرمایا: ۱۰

۱۔ صحیح بخاری، ج ۲، صفحہ ۲۸۹ (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶)

۲۔ صحیح بخاری، ج ۲، صفحہ ۲۸۹ (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶)

۳۔ صحیح بخاری، ج ۲، صفحہ ۲۸۹ (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶)

۴۔ صحیح بخاری، ج ۲، صفحہ ۲۸۹ (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶) (۲۸۶)

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث في جامعة القاهرة

[illegible]

اور چونکہ اس واقعہ میں خواب کے واسطے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ روایت میں میں  
 نے عرض کی کہ میں اللہ تعالیٰ کو کیا کہتی ہوں؟ ان کے جواب میں یہ آیا کہ انہیں نے ان کے طریق سے کتب صحاح میں  
 ابن عباس سے اس کی مثال روایت کی ہے۔ واقعہ ان اہل شیعہ کے اصحاب میں جلال ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا  
 ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے اس کے امیر بن ابی شیبہ سے سنا ہے کہ انہوں نے کتب میں بھیج دے کہ اس نے روایت کیا ہے۔  
 امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابراہیم الحنفی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں مستحب ہے کہ جب امام علیہ السلام  
 کے حضور میں خواب کے واسطے آئے تو انہیں کہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے واسطے دعا فرمائے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں جب اس غریب انفقہو پ علیہ السلام (ﷺ) کے لیے کہے تو اس طرح کہہ دیجئے اِنِّیْ نَسِیْتُکَ الْوَحْدَةَ وَاعُوْذُ بِکَ مِنْ الْکُذُوْبِ

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سہیل بن عثمان سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں جب اس غریب انفقہو پ علیہ السلام (ﷺ) کے لیے کہے تو خود کو تو یہی کہے اس سے مدد چاہیے کہ

[illegible]

## سورۃ بقرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امام ابن اثیر نے فضائل میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیان میں اس مرویہ درج کی ہے۔ اصل سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کی ہے فرمایا سورۃ بقرہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ ابن مسعود نے یہ اللہ ہی ذہیر سے روایت کیا ہے کہ سورۃ بقرہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ البزازی نے تابع و مسند میں مکرر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ پہلی سورت حمد مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی وہ سورۃ بقرہ ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابی داؤد، ابی یوسف، ابی داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور بخاری نے حضرت جامع بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم ایک نوحہ میں تھے جس میں امیر مہاجرین بن جابر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے لوگوں کے درمیان یہ بات پھیل گئی کہ لوگ سورۃ آل عمران کہنا پسند کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ کہتے ہیں وہ سورت جس میں قرہ کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں قل مرہون کا ذکر ہے۔ حضرت عبدالرحمن نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کتابا جب وہ ادنیٰ کے چلن میں جا رہے تھے اور قرہ ان کے دائیں طرف تھا مہاجرینوں نے سب کی طرف سر کیا، مہجرات ٹکرائیں چلیں گے اور ہر ٹکری کے ساتھ عجیب گری مہجرب فارغ ہونے پر فرمایا قسم ہے کسی شخصے سو کوئی مہجروں کی زبان سے ایسا بات نے ٹکریاں پھینکی تھیں جس پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی ۱۱۔ ابن ابی نعیم، الطبرانی نے الاوسط میں ابن مسعود اور بخاری نے اےبیب میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ بقرہ سورۃ ان عمران، سورۃ نساء، اسی طرح تمام قرآن میں سورۃ بقرہ کا ذکر نہ کرو بلکہ کہو وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے وہ سورت جس میں آن عمران کا ذکر ہے اس طرح پورے قرآن میں سورۃ بقرہ کا ذکر نہ کرو (2)۔ امام بخاری نے اےبیب میں صحیح سند کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا سورۃ بقرہ وہ کہو بلکہ اس طرح وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے (3)۔

امام ابن ابی شیبہ نے اےبیب میں احمد، اسم، ابی داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم (مؤیدوں نے اسے صحیح بھی کہا ہے) اور بخاری نے سنن میں حضرت عذافہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رمضان شریف میں رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ شیبا بن کعب سے سورۃ بقرہ پڑھی، میں نے خیال کیا کہ یہ رکعت اس کے ساتھ پڑھیں گے پھر آپ شیبا بن کعب سے سورۃ شروع فرمادی وہ یامان مہجرت آل عمران شروع فرمادی وہ بھی بہت آہستہ آہستہ پڑھی جب آپ شیبا بن کعب کی تسبیح الی الی آیت سے گزرنے کو تسبیح کرتے جب کہی اس دن آیت سے گزرتے تو منوں کرتے اور بکھی تمناؤں کی آیت سے گزرتے تو غصاؤں اٹھتے (4)۔

1۔ بحی ثلثی، کتاب الحج، جلد ۱، صفحہ 235-236، مطبوعہ دارالعلوم، اسلام آباد، 2۔ شعب، ج ۱، صفحہ 42، نو 519 (382)

3۔ ایضاً (583) 4۔ صحیح اسم، ج 1، صفحہ 204، مطبوعہ دارالعلوم، اسلام آباد









تقریباً سے پہلے ایک روایت میں سورہ بقرہ اور آسمانِ عمران پر ہوتا ہے، واللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے وہ عطا فرماتا ہے۔ امام محمد اسمہ درہ ذہبی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں کو قریب سے دعاؤں سے شیطاں اس گھر سے بھاگ جائے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے (۱) ترجمہ کی کتاب اللہ تعالیٰ میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس میں شیطاں داخل نہیں ہوگا۔

امام ابو سعید خدری، ابن القس، ابن جریر، ابن نعمر نے کتاب الصلوٰۃ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور اپنے گھروں کو توروں سے بناؤ اور اپنی آوازوں کو قرآن کے ساتھ پڑھیں کہ وہ شیطاں اس گھر سے بھاگ جائے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے (۲)۔

امام ابو سعید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطاں اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے (۳)۔

امام ابن عدی نے کتاب میں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قرآن یکھو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ قدرت میں میری جان ہے بے شک شیطاں اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے (۴)۔ طبرانی نے ضعیف سند کے ساتھ عبد اللہ بن مسفل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ گھر جس میں سورہ بقرہ تلاوت کی جاتی ہے اس رات اس گھر میں شیطاں داخل نہیں ہوگا۔ ابن العساکر، ابن ابی شیبہ، ابن ابی نعمر نے المصاحف میں، طبرانی نے الاساطیر اور البصیر میں، ابن مردودہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ضعیف سند کے ساتھ ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم جس سے تمہاری اقسام میں نہ پاؤں کہ وہاں ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ دے تو وہ بکھڑا ہو جاتا ہے اور سورہ بقرہ کا پڑھنا پھوڑ دے کیونکہ شیطاں اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے (۵)۔ دارمی و ترمذی، نصر، ابن العساکر، طبرانی، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ ہر چیز کی ایک کوبانی ہوتی ہے اور قرآن کی کوبان سورہ بقرہ ہے اور شیطاں جب سورہ بقرہ سنتا ہے تو اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں یہ پڑھی جاتی ہے اور صحابہ کرام، امام محمد اسمہ (۵)۔ ابو یعلیٰ، ابن ابی شیبہ، ابن ابی نعمر نے المصاحف میں صحابہ کرام سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر چیز کی کوبان ہوتی ہے اور قرآن کی کوبان سورہ بقرہ ہے جس نے ان کے وقت اپنے گھر اس کی تلاوت کی اس کے گھر میں شیطاں نہیں آتا (۶)۔

امام کبیر، ابن جریر، ابن ابی نعمر، ابن العساکر نے صحیح سند کے ساتھ حضرت حسن بصری سے روایت کیا ہے

۱۔ صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ 263 مطبوعہ دار الفکر بیروت  
2۔ تفسیر القرآن مجلد 228 مطبوعہ دار الفکر بیروت

3۔ بیہقی 4۔ ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 427 (1679) مطبوعہ بیروت 5۔ شعب الایمان جلد 2 صفحہ 453 (2779)

6۔ مسند رکناک جلد 1 صفحہ 748 (2060) مطبوعہ دار الفکر بیروت 7۔ شعب الایمان جلد 2 صفحہ 453 (2378)



امام ابن ماجہ، بطرینی، حاکم اور بیہقی نے انصاف میں حضرت امیر بن حفص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نماز میں رسول اللہ ﷺ کی رات کو سوز اور خوف و ہراس کا تجربہ تو شمس نے اپنے چچے سے سنا تھا کہ انہوں نے کہا کہ یہ انھیں ایسا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اباہمید یا سہو، دو تہ سوکے تو چرواہی کی مٹھی زمین اور آسمان کے درمیان لٹکے ہوئے ہیں۔ میں انھیں لٹکے کی حالت نہ ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ لڑتے تھے جو تھے سے سوز و ہراس کی حالت نہ کرتے تھے۔ وہ اسے لٹکے اور تو کیا تھا۔ اسے تو کچھ سب کا متہ یاد رکھو 14۔

امام بیہقی نے حضرت امیر بن حفص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں چاندن رات کو نماز پڑھنا یا نماز میں تہجد پڑھنا کسی کوئی بھی وہاں پہننے کو نہ تھی اور اسے ڈرنا بھی تو میں نے نہ فرمایا ایک بار کہ وہاں ہے جو مجھ پر چھو یا ہوا ہے وہ میرے اور چاند کے درمیان حائل ہو چکا ہے۔ میں ڈرنا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ سب سے پہلی تو میں نے یہ دعا کہی کہ اے اللہ! میری خدمت میں پیش کیا کہ سب پہنچنے والے نے فرمایا وہ دعا کہ تھے جو رات کے آخر میں تیری سوز و ہراس کی قرأت سننے آئے تھے 15۔ بڑھیدے حضرت امیر بن حفص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اہل مدینہ کے بڑے اصحاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز سے عیش کی قبیح کیا تھا سب نے کہا: کیا حکایت عن قیس بن غنم کے گھر میں کہ رات پر اٹھ روٹا ہے۔ فرمایا میں نے سوز و ہراس کی سورۃ فاتحہ کی سورۃ سے سب پڑھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے سوز و ہراس کی سورۃ (3)۔

امام ابن الدبی نے حکایہ الشیطان میں حضرت امیر بن حفص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں ایک صحابی ابو حریف نے تھے تو انہیں رات میں شیطان لگا رہا انہوں نے ایک دوسرے کو بچھاؤ مارا تو شیطان نے شیطان کو کچھ ڈیرا شیطان نے کہا مجھے چھوڑ۔ میں تجھے ایک بات بتاؤں کہ صحابی نے اسے چھوڑا۔ شیطان نے کہا نہیں (بتانا) اور میری مرتبہ انہوں نے اسے بڑھاؤ مارا ایک دوسرے کو گرانے لگے وہ صحابی نے اسے گرا دیا۔ میں نے کہا اب مجھے چھوڑے میری تمہیں ایک بات بتاؤں، بتاؤں گا کہ تمہیں کبھی صحابی نے اسے چھوڑ دیا اور مجھے وہ بات بتا اس شخص نے کہ نہیں۔ صحابی نے تیری سب کچھ کرنا پھر شیطان شراب ہوئی۔ صحابی نے پھر اس کے سینہ پر ہاتھ کر دیا کیا اور اس کا گھٹا کھڑکھڑاتے میں پہننے لگا۔ شیطان نے کہا مجھے چھوڑ دے۔ صحابی نے کہا میں تجھے نہیں چھوڑوں گا حتیٰ کہ تو مجھے ہاتھ تارے۔ اس نے کہا سوز و ہراس کی سورۃ کی آیت شیطانوں کے وہاں نہیں پڑھی جاتی تو شیطان عجز و ترس جاتا ہے۔ اس نے کہا میں پڑھی جاتی ہے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ لوگوں نے کہا کہ بڑا بہتر ہے کہ شیطان عجز و ترس جاتا ہے۔ اس نے کہا کہ اس نے جس کو میری خطاب کے علاوہ نہیں دیکھتے۔ امام ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) انسائی (ان کا ماں اور محمد بن نصر النخعی نے کتاب السنۃ میں) ابن ماجہ (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے شعب اللایم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک نظر بھیجا تو میری آمد میں تھا آپ

مشیت پر نے فکر والوں سے قرآن کے حلق پر چھ یعنی ایک سے چھ کا کہ اسے کتنا قرآن یاد ہے۔ پھر آپ ایک شخص کے پاس آئے جو جوان تھا آپ مشیت پر نے پوچھا اس غلام حیر سے پاس کتنا قرآن ہے؟ اس نے بتایا کہ میرے پاس سو ہے اور سورۃ بقرہ سے فرمایا کیا تیرے پاس سورۃ بقرہ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا جانتو اس لشکر کا امیر ہے۔ لشکر میں سے ایک ستر شخص نے کہا قسم بخدا مجھے سورۃ بقرہ سینکھنے سے کوئی چیز باقی نہ تھی مگر یہ کہ میں اس کے ہاتھ قیام نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن سیکھو اور اس کی تلاوت کرو۔ ہرگز قرآن کی مثال اس شخص سے پہلے نہ اس کو سیکھا ہے پھر اس کی تلاوت کرتا ہے اور اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اس کستوری سے بھرنا جیوی ہوئی کی طرح ہے۔ اسکی خوشبو ہر طرف پھلتی ہے اور جو اس کو سنکتا ہے اور سوا رہتا ہے جبکہ قرآن اس کے سین میں ہوتا ہے اس کی مثال اس کستوری کی ہوئی کی ہے جسکا منہ باندھ دیا گیا ہے (۱)۔

امام بیہقی نے دلائل میں حضرت عثمان بن ماس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے عامل بنایا حالانکہ میں اس چور اور اس سے عمر میں مجھ سے بڑھتا تھا جو ثقیف سے وفد کی شکل میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سورۃ بقرہ پڑھتا تھا (۲)۔

امام بیہقی نے شعب الایمان میں تصنیف سند کے ساتھ حضرت العاصی بن النعمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچے گھر والے میں سورۃ بقرہ پڑھو اور انہیں قبول نہ بناؤ فرمایا جو سورۃ بقرہ پڑھے اسے جنت میں ایک تاج پہنایا جائے گا (۳)۔ کتب و اداری بکری بکری بکری بکری نے حضرت محمد بن ابی اسود رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے رات کو سورۃ بقرہ تلاوت کی اسے اس کے چلے جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔ طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے سورۃ بقرہ پڑھی اس نے زیادہ کر لیا اور کم نہ کر لیا۔

امام کتب و اداری زہری نے فیما میں حضرت انس کی روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا قرآن میں کونسی سورت افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا سورۃ بقرہ، پھر میں نے پوچھا کون سی آیت افضل ہے؟ فرمایا آیۃ الکرسی۔

امام محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قرآن میں بلند حکمت سورۃ بقرہ ہے اور بلند حکمت آیت آیۃ الکرسی ہے۔ حاکم (انہوں نے اس کو صحیح بھی کہا ہے) ابوزہرہ زہری اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا سورۃ بقرہ اور سورۃ قلم اور سورۃ بقرہ میں سورۃ بقرہ کی کہ ان میں فرماؤں (۴)۔

امام دارقطنی اور بیہقی نے السنن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ! میری رائے وہ ہے جو آپ کی رائے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بغیر کو کہا کیا تو نے قرآن کا کوئی حصہ پڑھا ہوا ہے اس نے کہا سورۃ بقرہ اور الفصل میں سے ایک سورت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

۱۔ جامع ترمذی کی شرح جامعہ ۱۵ جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۷ (۲۸۷)

۲۔ دلائل الصلوٰۃ و التکلیب جلد ۵ صفحہ ۳۰۸ مطبوعہ بیروت

۳۔ ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۷ (۲۸۵۱)

۴۔ شعب الایمان جلد ۲ صفحہ ۴۵۵ (۲۳۸۴-۸۵) شیعہ چ ۱۰







[illegible]

امام محمد بن نصر اور مکتبی نے شعب الامان میں ہوا انجری نے حضرت کوف بن مالک سے روایت کیا ہے کہ اس نے  
سوال اللہ شہید نے فرمایا جس نے قرآن کو تیس حرف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے ایک نیکو کاروں میں سے ایک  
کو نام لگا دیتا ہے (تیس حرف ہے یا تین یا تین اور تیس محمد و یحییٰ و یوسف ہیں۔ اور اس اسم و حرف میں کتنا بڑا ثواب ہے ہم  
تو کہتے ہیں کہ وہ تیس حرف ہے محمد بن اسماعیل نے کتاب الوصیہ میں بیان کیا ہے کہ جو کلمہ پڑھے اس میں تیس حرف ہیں، اللہ سے روایت کیا ہے کہ  
تیس حرف پڑھنے والے کو قرآن میں جس نے قرآن کو تیس حرف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی جگہ پر ایک نیکو کاروں میں سے ایک لگا دیتا ہے (۱)

[illegible]

پروفیسر انیس نے انوکھے انداز میں اور اہم نتائج کی کئی حضرت قحیٰ بن خلنہ سے روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا قرآن مجید کی پانچ سو کے پرانی کتب کے بارے میں بتائیں انہیں جانتی ہیں اور ان کے بارے میں کہہ سکتے ہیں اور میری نہیں۔ اجماع طرف سے بتائیں میں کچھ نہیں کہہ سکتی (کی) اور (نیکیاں) ہیں اور ام (کی) اور (نیکیاں) ہیں اور میری (کی) اور (نیکیاں) ہیں۔

[illegible][illegible][illegible]

نے ان کی تفسیر کو اپنی ہی روایت کے ساتھ ہی کیا۔

۱۔ امام ابن جریر نے طبرستان سے روایت کیا ہے کہ آیت قسم ہے (۱)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود سے قسم کی تفسیر یہ نقل کی ہے کہ واللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔ امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حمات اور عباس سے آیت حم اور حص کے متعلق روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔

۲۔ ابن ابی شیبہ، ذہبی، تفسیر میں عبد بن حید اور ابن ابی رزین نے حضرت عامر سے روایت کیا ہے کہ ان سوروں کے آغاز میں حروف شغلات کے متعلق یہ چھ کلمات آتے ہیں انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اسم کے مجاہد کے زون ہیں۔ جب ان کو قرآن مجید اللہ کے اسم بھی ایک اسم بن جائے گا۔ عبد بن حید نے روایت ابن اسحاق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انتم میں اس کے اسم مجاہدات خدا کی کوئی ہے اور اسم ان کے سر صیغہ کی چابی ہے اور اسم ان کے اسم مجید کی پالی ہے۔

۳۔ ابن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سوروں کے آغاز میں سے ہیں۔ ابو شیبہ اور بخاری نے اسم و اصناف میں اس حدیث سے روایت کیا ہے کہ سوروں کے آغاز میں سے ہیں۔

۴۔ عبد البر بن ابی نعیم، عبد بن حید اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ آیت قرآن کے اسم ہیں اس آیت اسم ہے (۲)۔ ابن جریر نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ آیت قرآن کے اسم ہیں اس آیت اسم ہے (۳)۔ امام ابن جریر، ابن مسعود، ابن ابی حاتم، ابو شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ آیت حم، اصص، حص، آفہ ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو آغاز فرمایا ہے (۴)۔

۵۔ امام ابن ابی نعیم، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ آیت حم، طط، طوطا ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سوروں کو آغاز فرمایا ہے۔

۶۔ ابن مسعود نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ تمام سوروں کے آغاز میں آیت حم، طط، طوطا ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سوروں کو آغاز فرمایا ہے۔

۷۔ امام ابن جریر نے حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ آیت قرآن میں جسے سورے حروف سوروں کے اسم ہیں (۵)۔ ابن اسحاق اور بخاری نے تفسیر میں ابن جریر نے صیغہ سند کے ساتھ حمات ابن عباس رضی اللہ عنہما اور انہوں نے عبد اللہ بن باب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابو ہریرہ بن ابی سبیر نے انطب سے روایت کیا کہ اس سورہ کے آغاز میں آیت حم، طط، طوطا ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سوروں کو آغاز فرمایا ہے (۶)۔

۸۔ ابن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سوروں کے آغاز میں آیت حم، طط، طوطا ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سوروں کو آغاز فرمایا ہے (۷)۔

۱۔ حمات اور عباس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔

۲۔ ابن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سوروں کے آغاز میں سے ہیں۔

۳۔ امام ابن جریر، ابن مسعود، ابن ابی حاتم، ابو شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ آیت حم، اصص، حص، آفہ ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو آغاز فرمایا ہے (۴)۔

۴۔ امام ابن جریر، ابن مسعود، ابن ابی حاتم، ابو شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ آیت حم، اصص، حص، آفہ ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو آغاز فرمایا ہے (۴)۔

۵۔ ابن مسعود نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ تمام سوروں کے آغاز میں آیت حم، طط، طوطا ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سوروں کو آغاز فرمایا ہے۔

۶۔ ابن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سوروں کے آغاز میں آیت حم، طط، طوطا ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سوروں کو آغاز فرمایا ہے (۷)۔

۷۔ ابن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سوروں کے آغاز میں آیت حم، طط، طوطا ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سوروں کو آغاز فرمایا ہے (۷)۔

۸۔ ابن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سوروں کے آغاز میں آیت حم، طط، طوطا ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سوروں کو آغاز فرمایا ہے (۷)۔



ہیں اور یہاں تک کہ وہ مستحکم رہتی ہیں۔ ان حروف میں سے جو حرف متعاقبی سے عبارت ہے وہی چابی ہے اور ان میں کوئی حرف نہیں ہے جو دو آیت یا دو ان میں سے کوئی حرف نہیں ہے مگر وہ تو جہتی ہے اور ان کی حرکے متعلق ہے۔ اے اللہ تعالیٰ ہم دعا کرتے ہیں کہ یہ آیت کے اسم الحقیقہ کی چابی ہے، لفظ سے مراد اللہ کی نعمتیں، نام سے مراد اللہ کا لفظ، اور محمد سے مراد اللہ، الب ایک سال، اے انیس سال، اے چالیس سال (۱)۔

اور ان اسماء والا اثنا عشر زبان سے اپنی تفسیر میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے غصہ سے سورتوں کے آلاء کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا اے ابو ذر کتاب کا ایک وار دو بار سے اور اس قرآن کا وار سورتوں کے آلاء میں، ان کا چھوڑ کر درجہ چھوڑ چھو۔

حضرت ابوالفضل محمد بن ابی بنیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا اے ابی بنیہ جو ذر بن نے رسول اللہ ﷺ پر عرض کئے، وَاِنَّكَ تَشْذُلُ لَكَ الْكِتَابَ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُوَ الَّذِي يَنْشَقُّ الْقُلُوْبَ میں (۲)۔  
وَاِنَّكَ تَكْتُبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔  
یہاں یہاں کتاب وار لکھ سکے اس میں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن جریر، ابوالحسن لکھنے والے حضرت عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سورۃ القدر کی پہلی آیات مومنین کی قربت میں اور دو آیتیں کفار کی صفت ہیں اور 3- آیات منافقین کی صفت میں ہیں اور چالیس آیت سے ایک مومن تک بنی اسرائیل کے متعلق نازل ہوئیں۔ کہنے کے بعد یہ نقل کیا ہے فرمایا پہلی چار آیات اَلَّذِيْنَ يُؤْتِيْكَ مَوْجِنَ كِي صَفَاتِ مِي اَنْزَلُوْكَ مِي۔ اس کے بعد دو آیات اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا صَفَاتِ مِي اَنْزَلُوْكَ مِي اور یہ آیت تک آیات منافقین کے حق میں نازل ہوئیں (3)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابی بنیہ سے روایت کیا ہے کہ سورۃ القدر کی پہلی چار آیات ایمان، اللوں کے متعلق ہیں اور دو آیتیں کفار کے سرداروں کے متعلق ہیں (4)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اَللّٰمَ اللّٰهُ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحُرُوفِ اَلْکِتَابِ سے مراد قرآن۔ اے اللہ! کہ میں اس میں کوئی شک نہیں (5)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا صَفَاتِ مِي اَنْزَلُوْكَ مِي اور یہاں ال لکھنے والے اللہ کا اسم الحقیقہ ہے اس میں کوئی شک نہیں (6)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا صَفَاتِ مِي اَنْزَلُوْكَ مِي اور یہاں ال لکھنے والے اللہ کا اسم الحقیقہ ہے اس میں کوئی شک نہیں (7)۔

1۔ تفسیر طبری، ج ۱، صفحہ 102

2۔ جامعہ، ج 1، صفحہ 111

3۔ جامعہ، ج 1، صفحہ 111

4۔ جامعہ، ج 1، صفحہ 111

5۔ جامعہ، ج 1، صفحہ 111

6۔ جامعہ، ج 1، صفحہ 111

7۔ جامعہ، ج 1، صفحہ 111

نقل کیا ہے (1)۔

ابو احمد نے الزہد میں اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے لا زہدیت کا معنی اَلشُّكُّ بِسِ الْكُفْرِ (شک کا نقل کیا ہے۔ اَلشُّكُّ یعنی مساکل اس میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابی بن الدرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ کھٹوہ زہدیت عظیمہ کے مطلق بتائیے تو انہوں نے فرمایا: اَلشُّكُّ فِيهِ یعنی اس کا معنی یہ ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ ابن ابی حاتم نے جابر بن عبد ربیع کا یہ معنی جانتے ہیں؟ ان کا یہاں سے فرمایاں جانتے ہیں کیا تو نے ابن ابی حاتم کی کارِ نقل نہیں سنا۔

لَيْسَ فِي الْكُفْرِ يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ زَهْدٌ إِنَّ الزَّهْدَ مَهْجُورٌ مَقْبُوحٌ الْقَدْ دُوبُ

یعنی اسے اہل حق میں کوئی شک نہیں ہے۔ رب وہ تو گناہ ہے جو کوئی جھوٹا شخص بیان کرتا ہے۔

عبد بن حیدر نے قتادہ سے بھی اس کی یہی تفسیر نقل کی ہے۔

امام ابن جریر نے بخاری سے بھی یہی حق کیا ہے (2)۔

هُدًى يَدُلُّ عَلَى الْفَقْرِ

”یہ ہدایت ہے پر پیر چاروں کیسے“۔

ابو یوسف کج نے اور ابن جریر نے بھی درمیانہ سے هُدًى کا مطلب مگر ہی سے ہدایت پانا نقل کیا ہے (3)۔ ابن جریر نے حضرت ابن مسعود سے هُدًى کا معنی تو نقل کیا ہے اور فرمایا: اَللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ مِنْ بَنِي آدَمَ إِلَى سُبُلٍ مُبْتَلًى مِنْهَا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا فِتْنَةً وَلَهُ يَرْجِعُ إِلَيْكُمْ قَوْمًا فَتَعْلَمُونَ اس کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ جن کو ہدایت نصیب ہو چکی۔ بعد ازاں کو بھولانے پر عذاب آئی سے ڈرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیہ سے ہی کی تعمید حق کی وجہ سے اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں (4)۔ ابن جریر نے حضرت ابن عباس سے یہ ایک مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ ہدایت ان مومنوں کے لئے ہے جو ترک سے اجتناب کرتے ہیں اور اس کی امانت کے مطابق عمل کرتے ہیں (5)۔ عبد بن حیدر نے حضرت قتادہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو ہدایت و روشنی بنایا ہے ان کے لئے جو حق کی تعمید کرتے ہیں اور قرآن متین کے لئے نور ہے۔

ابن ابی حاتم نے حضرت سواد بن جعل سے روایت کیا ہے کہ قیامت کے روز لوگوں کو ایک کھلی زمین میں روک لیا جائے گا ایک عبادی کرنے والا نہ اسے کا متین کہاں ہیں۔ پس وہ زمین کی رحمت میں کھڑے ہوں گے۔ ہفتہ تعالیٰ ان سے قیاب نہیں فرمائے گا اور احسان سے وہ پوشیدہ ہوگا کہہ جائے گا: اَلْعَقْدُونَ کون ہیں؟ اور شہد ہوگا یہ اولاد ہیں۔ جنہوں نے شرک سے اجتناب کیا اور جس کی عبادت سے بچتے رہے اور خالص اللہ کی عبادت کرتے رہے۔ پس وہ جنت کی طرف چلے جائیں گے۔

ابو احمد و عبد بن حیدر بخاری نے التمارن لکھی۔ ترجمہ: (انہوں نے اس کو حسن کہا ہے) اور ابن ماجہ، ابن ابی حاتم، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے اشعوب میں حضرت عطاء بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (اور علیہ کو شرف

اسی طرح کہلاتے ہیں، مگر یہ خیال ہے کہ وہ یہاں سے کہیں ایک اور مقام پر تھے، جہاں ان کے تعلقہ کے لوگ رہتے تھے۔

[illegible]

امام احمد نے اگرچہ شمس اور ابن ابی النعمان نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں علی تقویٰ سے  
سے روایت ابن ابی النعمان سے ہے حتیٰ کہ روایت کے ساتھ ابو اسحاق سے بھی اس سے روایت کی کہ بعض علماء امر کو بھی مجبوراً اس  
اندیشہ سے کہہ سکتے ہیں کہ امام ابو یوسف سے کہہ کر امام احمد کے درمیان پرہیز جائے گی۔ ابن ابی النعمان نے حضرت افسس سے  
روایت کیا ہے کہ تقویٰ بیحدہ متقیوں سے ہاتھ رہا حتیٰ کہ انہوں نے اکثر علماء پرہیز کو حرام کے اندیشہ سے ترک کر دیا۔  
امام ابن ابی الدرداء نے سفینوں اشوریہ سے روایت کیا ہے کہ متقیوں کو اس سے اس نے یاد کیا جاتا ہے کہ کوئلہ وہ اس سے بھی  
بچے ہیں اس سے بچائیں جاتا۔

میں اتنی بے حد تپتے ہوئے ملک میں انصار کے لئے روایت کیا ہے کہ اگر ایک شخص سوچے اور اسے انتخاب کرے اور ایک چیز سے بے انتخاب نہ کرے تو اسے اتنی ہی شے سے نہیں ملے۔

نام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی الدنیائے حضرت حمن بن عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے یہ مکمل تھوکی ہوئے کو تھان چیزوں کا ٹھکانا جس سے کہنے کو تو جتنی طرحیں تھیں کو تو جتنی کو جان لے نام ابن ابی الدنیائے رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جسکو اپنا متعلق ہوا پسند ہے تو وہ وقت سے بچے سے بھی زیادہ اخروہ اور جے کو روگنی میں کے پاس آتا ہے اور اہل اہل حق ہے۔ انہی ابن ابی الدنیائے اللہ نام کہیں کہیں کہیں ان کے طریقے سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے ابو اللہ میں زہی کی طرف نصیحت کی تھی: جو وصلہ کے بعد بے شک اس توفیق کی حیثیت سے ہیں جن کی وجہ سے وہ پہچانے جاتے ہیں اور وہ اپنے عنوان سے توفیق کی پہچان کرتے ہیں مثلاً صحیحہ پر مبرور اور حقانے الہی پر مخلص ہوا۔ ہفتوں کا شکر اور دورہ آن کے عزم کی بعد اسی کو

امام ابن ابی اسد نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو جابر اسلام نے اپنے بچے سلیمانؓ سے السلام کو کہہ کر جواب دیا کہ میں تم سے دعا کرتا ہوں کہ تم کو اللہ تعالیٰ کا عطا فرمایا ہو جو مصیبت اس پر

اترے اس میں کہیں ذوقی اللہ پوئلک کرے جو اس پر غلیات ہوں ان پر راضی ہوں، جو لوٹ ہو جائے اس میں دلچسپی نہ کرے۔  
 ابن ابی الدینا سے کہیں کہ کتاب سے روایت کیا ہے کہ تقویٰ کا معنی یہ ہے کہ تیری زبان ہر وقت اللہ کے ذکر سے تر رہے، ہم  
 سے ان حدیث اور سنن ابی الدینا سے معجزہ ابنی سیدہ حضرت علی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک شخص ہمیں  
 علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی کہ تمہاری تعلیم دینے والے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا کہیے اس میں کہنا ہوں جیسا کہ اس سے  
 فرمایا جاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا آپ تجھ سے عمل کے ساتھ وہ یہ کہ تو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے دل کی گہرائیوں سے۔ اور اللہ تعالیٰ  
 تیری ہر غلطی سے اس کو چوری طرح سزا دے کر کے ٹھیک کرنا چاہیے جس کے بیٹوں پر ہم رحم کر جس طرح تو اپنے نفس پر رحم کرتا ہے اس  
 سے کہا میری جس کے بیٹوں سے کیا مراد ہے؟ اسے خبر کے معلم افریبا ترمز اولاد آدم۔ جو تکلیف تو پہنچا نہیں کرتا کہ تجھے پہنچے تو  
 کسی دوسرے کو وہ (تکلیف) نہ پہنچا (آخر تو ان چیز کے احکام پر عمل کرے گا) تو یقیناً تو اللہ سے ڈرنے والا ہے۔

امام ابن ابی الدینا نے حضرت ایسا بن معاذ پر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ تقویٰ کی اصل یہ ہے کہ تو اللہ کے سوا کسی کی  
 عبادت نہ کرے اور تقویٰ اور پرہیزگاری سے متعلقہ لوگوں کو فضیلت دے۔

ابن ابی الدینا نے حضرت حوین بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ تقویٰ کا آثار صحت نیت سے ہے اور اس کا خاتمہ  
 تقویٰ ہے۔ یعنی سے ہے، بندہ ان کے درمیان سے وہ بلاکات اور شہوات کے درمیان ہے۔ نفس اپنی آسائش و معاونت کرتا ہے  
 جبکہ دشمن بڑا کار، جبردار منکر اور چالاک ہوتا ہے۔

امام ابن ابی الدینا نے حضرت محمد بن عمار طحاوی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ تقویٰ کی چوبیس کی کیسے امید رکھتا ہے جو  
 آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتا ہے۔ ابن ابی الدینا نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے روایت کیا ہے کہ دن کو روزہ رکھنا اور رات کو  
 قیام رکھنا اور ان کے درمیان میں معاملات کو خلع نہ کرنا تقویٰ نہیں ہے بلکہ تقویٰ یہ ہے کہ اللہ نے جو کام کیا ہے اسے ترک نہ  
 دے، جو اللہ نے فرض کیا ہے وہ ادا کرے اور جسے اس کے بعد نیکی کی توفیق دی گئی ہے وہ نیچے ہی خیر ہے۔

امام ابن ابی الدینا نے حضرت محمد بن یوسف القزلبی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عقیان سے کہا کہ  
 میں دیکھتا ہوں کہ لوگ سفیان الثوری کا ہر وقت ذکر کرتے ہیں اور جناب تو ساری رات سوئے رہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے  
 فرمایا یا مومن! میں چیز کا دار اور اللہ تعالیٰ پر ہے۔

امام ابن ابی الدینا نے حضرت شعیب بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے ایک حکیم عبد المالک بن مروان کے دربار میں قحطی کا  
 وصف بیان کر رہا تھا کہ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کو تقویٰ پر ترجیح دے آخرت کو دنیا پر ترجیح دے، خواہشات نفس از کو غم میں مبتلا نہ  
 کریں، لاف نہیں کرے، لیے رکاوٹ نہ بنے اور ادھر کی بلند یوں کو اپنے دل کی نظر سے دیکھے اور بلند یوں کا مستلشی ہو اس کا  
 زہد و پرہیزگاری ہو جب لوگ سوجھ بوجھ کی توجہ میں رات گزارے، دین میں مغموم، سکون نہ ملے گی اگر لوگ اس کے ارادہ  
 سے راحت کا تصور ختم ہو جائے لیکن موت کا خیال دور نہ ہو اس کی شفا قرآن ہو اور اس کی دوا صحت کا کلام اور موعظہ صحت  
 ہو اس وعظہ نصیحت پر غور طلب نہ کرے، وعظہ نصیحت کے علاوہ اسے کسی چیز میں راحت و لذت نہ ملے۔ عبد الملک نے کہا

میں وہاں پہنچے ہوں کہ یہ نام سے ریاویں امید سے اور انجی نہ کی والہ ہے۔

اور اس کی شہرہ اور دھم نے اعلیٰ میں حضرت یحییٰ بن محمد بن احمد اللہ سے نقل کیا ہے کہ انسان متقین سے نہیں ہوتا  
نہی کہ اپنے شریک سے کسی نہایت خواہش زیادہ کرے حتیٰ کہ جان کے گھر نہ کھانا کھان سے آئے اس کا پاس  
کہوں سے کہتے اس کا چٹا کپڑا سے آیا ہے۔ یہ یہ حال اس طرح سے آیا ہے (۱۶)۔

اسی طرح حضرت عمر بن عبد العزیز سے روایت کیا ہے کہ جب انہوں نے زور حکومت مضبوط تو اللہ تعالیٰ کی شان  
جانی کی پھر فرمایا میں تمہیں تمہی کی اہمیت کہ تمہیوں کیونکہ اللہ کا ہر چیز کا صف ہے لیکن اللہ کے ذکر کا کوئی علف نہیں۔ اس کی  
بعد ان کے قیامت سے روایت کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو یہ فرمایا تو اسے کہ بات کہ اس نے کیا متقین کیلئے بہار ہے۔  
یہ اللہ تعالیٰ کا دینا ہے حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت متقین کی خوشی کا دن ہے۔ اس کی اہمیت  
نے محمد بن زیاد لکھی۔ یہ روایت یہ ہے کہ وہ کہیں کہ انہوں کوئی گھر یا نہیں جس میں شعر و شاعری نہ ہو لیکن  
آپ شعر و نواں نہیں کہتے۔ انہوں نے فرمایا میں نے اشعار کہے ہیں سنو:

عُرِفْتُ الْغُرَّةَ أَنِّي بَعْضُ مَنَاءٍ وَيَسْبِي لِّلَّهِ إِلَّا مَا أَرَادَا

يَكُنُّ الْغُرَّةَ قَلْبِي وَخَيْرِي وَتَقْوَى اللَّهِ أَفْضَلُ مَا اسْتَغْنَا

انسان غرہا میں ہے کہ اس کی ہر چیز پر ہی ہو لیکن اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ کو پورا کرتا ہے۔

انسان کہتے ہیں کہ اللہ اور میرا خیر وہ کہ اس کے دل سے اللہ کا خوف تقویٰ افضل ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابو الخضر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ معاذ بن جنہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ فرمایا  
اہل جنت پر دھوکہ میں جنت میں جا نہیں گئے۔ پہلے متقین پھر ثنائین پھر خلائف پھر اصحاب امین

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا كَرِهُوا لَمْ يُصْنَعُوا فِيهِ

”جو جو ایمان لائے ہیں غیب پر اور صحیح ادا کرتے ہیں نماز اور اس سے جو ہم نے روڑی دی خرچ کرتے ہیں۔“

ماہرین جبرو نے حضرت ثناء سے روایت کیا ہے کہ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ الصَّلَاةَ سے متقین کی صفت ہے (۲۰)۔ اسی معانی اور  
ان جبرو نے حضرت ابن عباس سے ذکر دیتے ہیں کہ یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ تصدیق کرتے ہیں اس کی جو اللہ کی طرف سے آئی۔

اور اس نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان آیت سے مراد عرب کے مومنین ہیں اور فرمایا  
ایسا کا معنی تصدیق ہے اور غیب سے مراد ہر چیز ہے جو بندہ اس سے غائب ہے مثلاً جنت اور شہادۃ اور جو اللہ تعالیٰ نے  
قرآن میں ذکر کیا ہے۔ اس کی تصدیق اور اہل کتاب کی وجہ سے یا اس علم کی بنیاد پر نہیں کرتے جو ان کے پاس تھا۔ يُؤْمِنُونَ  
ہنا انہوں نے یہ کہ اس سے مراد اہل کتاب کے مومنین ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وہاں گروہوں کو جمع کر کے فرمایا اُولَئِكَ عَلَى







ایک ٹیبل: دلچسپ حیرت انگیز حقائق (3)۔

۱۔ وہاں سنی نے اپنی تحریک میں حضرت ابو جریود رضی اللہ عنہ صحت روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ  
 اردو نے ایمان قبضہ خیر میں غرض کی کئی کہ ملا کہ فرمایا وہ نیسے، دوکتے ہیں ما نکندہ آ ان میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف  
 سے ان سے کام مشاہدہ کرتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔ غرض کی کئی کچھ انبیاء فرمایا وہ نیسے ان کے پاس تو وہی آتی ہے۔ صحابہ نے  
 کہا ہم افرمایا تم نیسے تم پر اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں اور تمہارے درمیان اللہ کا رسول موجود ہے لیکن ان لوگوں کا  
 ایمان قیاس ہے جو میرے جہاد نہیں کے مجھ پر ایمان لا میرا کہے ملا کہ ایمان نے مجھے دیکھا نہیں ہو گا یہ لوگ اور انے  
 ایمان قیاس ہے یہ یہ لوگ میرے جہاد ہیں اور تم میرے اصحاب ہو۔ اہل اسلام نے حضرت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے  
 کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو حق مقرر کرنے لیا کہ ایمان لا نہیں ہے، صحابہ نے کہا ملا کہ فرمایا ملا کہ کہے ایمان نہ لاتے  
 صحابہ نے کہا فرمایا! فرمایا ایمان کی طرف تو وہی آتی ہے وہ کیسے ایمان نہ لاتے تو اب نیز ایمان تو ان لوگوں کا ہے جو میرے جہاد  
 انہیں سے دینی پر مشتمل کتاب پائیں گے وہ ہیں پر ایمان لا نہیں گے اور اس کی جیروں کریں گے یہ لوگ حرام و مکروں سے  
 اردو کے ایمان متطلب ہیں۔ اہل ابی شیبہ نے اپنی سند میں حضرت عوف بن مالک سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
 فرمایا کہ اگر میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرتا۔ صحابہ نے غرض کی یا رسول اللہ ﷺ! پھر کیا ہوا آپ کے بھائی اور اس سے نہیں؟  
 فرمایا کہ نہیں لیکن وہ لوگ جو تمہارے جہاد انہیں کے مجھ پر ایمان لا نہیں گے بھیسے تم ایمان لاے ہو اور تمہی نصرت کی  
 طح میری نصرت کریں گے اور تمہاری نصرت کی طرف تم یہ نصرت کریں گے، کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرتا۔

اسی میں فرمایا کہ: لا یزعمون اسبابہ میں ابوہریرہؓ کے طریق سے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے اور ابوہریرہؓ کا یہ کہنا اب (جھوٹا) ٹھہر گیا تھا۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش میں اپنے بھائیوں سے احادیث نہ لےتا۔ ایک صحابی نے عرض کی کہ ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں تم میرے اصحاب ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔  
 مجھے یہ ایمان نہیں ملے گا کہ انہوں نے میرے کچھ نہیں کہے۔ چھریا روایت خلاوت فرمائی: اَللّٰہُ یُؤْمِنُ بِالْمُؤْمِنِیْنَ بِالْغَیْبِ اَعْلَمُ۔

[illegible]

امام ابن اثیر، ابن ابی حمر، حماد و دیگر محدثین نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جریج نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھنڈی (مذہب) لے کر چلے جاتے ہیں۔

کہ وہ قریب آگئے تو دونوں قہقہہ کے دونوں شخص تھے۔ ایک ان میں سے قریب آیا کہ آپ ﷺ کی بیعت کرنے جب آپ ﷺ پہنچے تو اس کا ہاتھ پکڑا تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ جو آپ پر ایمان لایا آپ کی اتباع کی در آپ کی تعقیب کی اسے کیا ملے گا؟ فرمایا اس کے لیے سعادت ہے۔ پھر اس نے آپ ﷺ کے ہاتھوں کو مس کیا اور وہ اس چلا گیا۔ پھر دوسرا آیا آخری کرنے نے آپ کے ہاتھوں کو پکڑا کہ بیعت کرے تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ پہنچنے جو آپ پر ایمان لائے، آپ کی تعقیب میں کرے اور آپ کی اتباع کے علاوہ اس نے آپ کو دیکھا نہ ہو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کے لیے سعادت ہے، پھر اس کے لیے سعادت ہے۔ پھر اس نے آپ ﷺ کے ہاتھوں کو مس کیا اور وہ اس چلا گیا۔

امام غنی الحسینیؑ اور بخاری نے جامع میں الطبرانی اور حاکم نے حضرت ابوالمہاجر بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میرے لیے سعادت ہے جس نے مجھے دیکھ اور مجھ پر ایمان لایا اور سات مرتبہ سعادت ہے جس کے لیے جو مجھ پر ایمان لایا حالانکہ اس نے مجھے نہیں دیکھا۔

امام احمد اور ابن جریر نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ سعادت ہے اس شخص کے لئے جس نے تب کی ذریعہ رکھ لی اور آپ پر ایمان لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعادت ہے اسی کے لئے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور سعادت پھر سعادت پھر سعادت ہے اس کے لئے جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تربیت نہیں کی اور میری

ہم حیا کی اور عہد نامہ میں نے حضرت نافع سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عمر کے پاس آنا اور کہہ  
اے امیر المؤمنین! یہ تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی دن آنکھوں سے دیکھا تھا! حضرت عہد شکنے فرمایا ہاں۔ فرمایا تمہارے  
لیے سعادت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کیا مجھ سے تم سے اون ایک ایسی بات کی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے  
اسی شخص نے کہا غرور نہ کیا۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ سعادت ہے اس کیلئے  
جو اس نے دیکھ اور سنا۔ ہاں۔ اور میں نے جو یہ بیان لایا اور مجھے دیکھا نہیں۔

مام احمد اور علی اور بطریق نے حضرت انس سے روایت کیا ہے فرمات ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبادت ہے اس کے لیے صحت کے لئے کھانا اور کھجور، ایمان لایا اور صحت مرچ و عبادت ہے جو کچھ پر ایمان لایا اور کھجور کھجور نہیں (۱۹)۔

امام حاکم نے ابو جریر سے مرفوع حدیث روایت کی ہے کہ نبی امت کے لوگوں سے بے بعد اُمیر کے ان میں کوئی پسند نہ کرے گا (ابن ابی ابراہیم اور ابی داؤد کے یہ حدیثیں زیارت کو خرچ کے (5)۔

امام ابن جریر دہلی حاتم اور ابو ادا دہلی نے حضرت ابن عباس سے یَقِیْنُوْنَ الصَّوْلَا وَجَاءَتْهُمْ لَیْلٌ مِّنْ یَّسْرِیْنِ کی تفسیر نقل کی ہے کہ وہ انچھ نمازیں ادا کرتے ہیں اور اپنے ہاوس کی نگوہ پڑھتے ہیں (6)۔ امام ابن کثیر دہلی حرم اور ابن ابی حاتم

1. کتب: الف، ا، ب، ج، د، هـ، 55 (6701\*)  
2. مستند امام احمد، جلد 5، صفحہ 248  
3. مستند امام احمد، جلد 5، صفحہ 248  
4. مستند اجل جلد 3، صفحہ 504 (3378)  
5. مستند مرگ عالم، جلد 4، صفحہ 95  
6. فیضی طبعی، تاریخ نبی، جلد 1، صفحہ 21 (120)

نے مذکورہ الفاظ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ دو نماز کو ان کے فرائض کے ساتھ قائم کرتے ہیں اور مناسب کرتے اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیتے ہیں (۱)۔ ان جبر نے حضرت ابن عباس سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ اقلعہ الصلوٰۃ کا معنی رکوع، سجود، نشو و نما اور چوکوہ کے ساتھ تمام ارکان کو ادا کرنا ہے (۲)۔ عبد بن حمید نے قدادہ سے روایت کیا ہے کہ اقلعہ الصلوٰۃ کا معنی نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا۔ اس کے یہ معنی کرنا، رکوع کرنا اور سجود کرنا ہے۔ وَمَا نَزَّ إِلَيْكُمْ يَوْمَئِذٍ کا یہ مطلب نقل کیا ہے کہ وہ اللہ کے فرائض میں خرچ کرتے ہیں جو اللہ نے ان پر فرض کئے ہیں۔ یعنی اس کی اطاعت اور اس کے استیصال کو ختم کرتے ہیں۔

امام ابن العربی نے حضرت مسید بن جبر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ دوسرے تفاسیر کے علاوہ عام زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ نماز کا ذکر جبر بھی کرتا ہے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر کرتے ہیں اب یہاں زکوٰۃ کا ذکر نہیں کیا تو نماز کے ذکر کے بعد فرمایا وَمَا نَزَّ إِلَيْكُمْ يَوْمَئِذٍ۔

امام ابن جبر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے اپنے اہل پر خرچ کرنا (۳)۔ امام ابن جبر نے انصحا کہ سے مذکورہ جملہ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ نفلت سے قربت میں اور وہ ان کے ذریعے اپنی خوشحالی اور نیکوئی کے خالق ان کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرتے تھے حتیٰ کہ سورت ہدایت میں صدقات کے فرائض نماز ہونے۔ یہ پہلے صدقات کے ذراخ ہیں (۴)۔

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ  
بِإِذْنِهِمْ يُرْغَبُونَ ۖ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ  
الْمُفْلِحُونَ ۝

”اور وہ ایمان لائے ہیں اس پر (اب صیب) کہ جو ان کو آگیا آپ پر اور جو ان کو آگیا آپ سے پہلے اور آخرت پر  
میں وہ یقین رکھتے ہیں۔ وہی لوگ ہدایت پر ہیں اپنے رب (کی خوشی) سے اور وہی دونوں جہانوں میں  
کامیاب ہیں۔“

امام ابن اسحاق و ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے مذکورہ آیت کی یہ تفسیر نقل فرمائی ہے کہ جو آپ اللہ کی طرف سے لائے ہیں وہ اس کی تصدیق کرتے ہیں اور جو آپ سے پہلے ملے ہیں اس کی بھی تصدیق کرتے ہیں وہ ان کے درمیان فرق نہیں کرتے جو ان کے رب کی طرف سے پہلے رسول کے آئے ہیں، اور اس کا وہ انکار نہیں کرتے اور وہ مرنے کے بعد اٹھنے کی قیامت قائم ہونے، جنت اور جہنم، صواب و سبیل پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہیں جو کہتے ہیں کہ وہی ایمان لائے جو آپ سے پہلے آئے ہیں اور اس کا انکار کرتے ہیں جو آپ نے لکھا ہے (۵)۔

1۔ جہاد جلد ۱ صفحہ 121

2۔ جہاد جلد ۱ صفحہ 20

3۔ تفسیر مجاز، درجہ آیت ۱ جلد ۱ صفحہ 122

4۔ جہاد جلد ۱ صفحہ 121

5۔ جہاد

ابو عبد اللہ بن حمید نے حضرت قتادہؓ سے حدیث مذکورہ آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ہذا النہی ایٹھ سے مراد فرقہوں ہے جس کے ذریعے اللہ نے حق و باطل کے درمیان فرق کیا اور وَمَا لَنَا مِنْ شَيْءٍ سے مراد ہر کتب میں جو کلمہ لکھا ہے۔ آیت نمبر 5 میں ان غرضائیں بھی ہیں جن کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ آیت دعائیں کے حق و باطل اور اللہ کے ان کے لیے حق و باطل سے مراد ہے۔ یہ اہل ایمان کی صفت ہے اسی کے بعد مشرکین کی صفت مذکور فرمائی۔ اِنَّ الْاٰیٰتِیْنَ کَفَّٰرًا سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اَعْمَالُہُمْ اَفَلَمْ یَسْمَعُوْا اَنْ یُّدْعُوْا لَیْلًا یُّنَادُوْنَ اٰیٰتِیْنَ کَفَّٰرًا سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اَعْمَالُہُمْ اَفَلَمْ یَسْمَعُوْا۔

اسم حمد اللہ بن محمد بن اسماعیل نے نوادع السند میں وہ تفسیر اور تفسیری سے اللغات میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کیا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ایک بھائی ہے اس کو تظلیف ہے۔ چونکہ اس کا تکلیف ہے۔ عرض کی اس کو تو میرا مائتوں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے میرے پاس کے لئے آؤ اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے استناد دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سورہ توحہ سورہ بقرہ کی پہلی چار آیات سورہ بقرہ کی آیت 163، آیہ الکرسی، سورہ بقرہ کی آخری تین آیات، آل عمران کی آیت نمبر 18، سورہ الاحقاف کی آیت نمبر 54، سورہ مؤمنوں کی آیت نمبر 166، سورہ جن کی آیت نمبر 3، سورہ الصافات کی پہلی دس آیات اور سورہ شجر کی آخری تین آیات، قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ اَللّٰهُ ذُو الْبَرِّ وَالْبَرِّیِّ اور قُلْ اَللّٰهُ ذُو الْبَرِّ وَالْبَرِّیِّ چار اس کی کوئی کورم فرمایا تو وہ اس طرح اٹھ کھڑا ہوا کہ اسے کبھی تکلیف نہ ہوئی نہ نہیں تھی ۱۱۔

۱۔ ان سنی فقیہین کیوجہ تالیف میں حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رحمہ اللہ کے طریق سے میں رجس میں ایہ کے سلسلہ سے اسی کی نظر راایت کی تہ۔

دانی اور ابن العثرین نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے حدیث بخیرہ کی پہلی چار آیات، آیہ الکہفی اور آیہ النہدی کے بعد ہی وہ آیات سورہ بخیرہ کی آخری تین آیات تلاوت کیں اس میں دس آیتیں تھیں اور اس کے گھر دواؤں کے قریب نہ شیطان آئے گا اور علی کو ملیں گی، امر آج ہوگا جو پندرہ ہوا کہ یہ آیات کسی مجنون پر پڑیں جائیں گی تو وہ غیب بخیرہ کا۔  
 ۱۔ صمدی، ابن العثرین اور جہان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رات کو سورہ بخیرہ کی آیات پڑھیں تو صبح تک اس گھر میں اس رات شیطان، افسانہ ہو گا کہ پہلی چار آیات، آیہ الکہفی اور آیہ النہدی کے بعد کی وہ آیات سورہ بخیرہ کی آخری تین آیات جن کا آغاز بقرہ صافی السجود سے ہے۔

امام سید بن مضمون دہلوی درختِ حقیقی نے شعبہ المایمان میں حضرت خیر بن سلیک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے اور یہ خبر جو  
کے عبداللہ اصحاب میں سے شیخ فہر ماتے قبر (مردم کو برہان کی پوری قوت پر مبنی جو قدر ان میں سے جو لے گا۔ یہی ہے روایت ہے آپ  
نغمہ کی اس کے بعد کی روایات اور ان غری حین کات (۱۰)۔

امام مہرانی اور پہلی نے الشعب میں حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ







انکار کیا جو ان کے پاس ہے، بخیر انکار کیا، یہ وہاں کا خوف، نہ ناسیئہ شمس کے وہ کہ یہ نکلا، چکے ہیں آپ نے ان صفات کا جو ان کے پاس مذکور ہیں، جس کا اٹھ اٹھانے کی ہدایت دینے سے انہیں مجرم کر دیا ہے کیونکہ انہوں نے اس حق کی تفسیر نہیں کی جو آپ نے رب کی طرف لائے ہیں۔ مگر آپ سے پہلے نازل شدہ کا یہ اثر ابھی مرتے ہیں۔ چونکہ یہ آپ کی کفایت کرتے ہیں اس لیے ان کیلئے درود کا غلاب ہے۔ اس آیت سے مراد یہود کے علماء ہیں (۱)۔

امام ابن جریر، ابن ابی شیبہ، دارود، ابی بنی، حمران، ابو العالیہ رحمہ اللہ سے مذکورہ آیت کے متعلق نقل کیا ہے کہ یہ دونوں آیات کفار کے دوسروں کے حلقوں میں گونجی ہیں جن کا خدا تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ہے، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ بِمَا کُنْتُ اَعْمٰی اَنْ اَتُوبَ اِلَیْکَ بِمَا کُنْتُ اَعْمٰی (۲۸) فرمایا یہ لوگ بد کے درود نقل ہوئے اور ان مردانوں میں سے ابو غلیان اور نعم بن ابی العوس کے علاوہ کوئی بھی اسلام میں داخل نہ ہوا (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ نے اس حدیث میں رسول اللہ سے مذکورہ آیت نمبر ۴ کی تفسیر یہ نقل فرمائی ہے کہ آپ انہیں وعظ کریں یا نہ کریں، امام عبد بن حمید نے حضرت ثمالہ و مرثدہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے شیطان کی اطاعت کی۔ پس وہ ان پر مسلط ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر پردہ لگا دی اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ پس وہ ہدایت کے نور کو نہ دیکھ سکے اور حق کی اولاد کو نہ شمس کے نور حق کو نہ سمجھ سکے۔

امام ابن ابی حاتم و ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ان کے دلوں اور کانوں پر پردہ لگا دیا، ان کی آنکھوں پر پردہ ہے (۳)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت نمبر ۴ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ حق کی آواز سمجھ سکے، حق کا بقیہ نہیں سمجھ سکے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے، پس وہ حقیقت کا سر پر نہیں دیکھ پا سکتے۔

امام طبرانی نے اپنے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ نے اس عرصے میں اس آیت کی تفسیر چھٹی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر پردہ لگا دی ہے۔ ناشی نے کہا کیا تم کو یہ سمجھ نہ آتا ہے کہ انہوں نے کہا تو نے دشمنی کا یہ فرمایا نہیں سنا۔

صَبَّحًا طَلَفَ لَدُورًا بِنَا فَبَرَزْنَا وَ غَلَبَتْ حَتَّ

یہود نے صبح کا خوف کیا پس ان نے اس پر مرگادی۔

امام سعید بن مسعود نے حضرت حسن بن علی (۱) اور ابو جہلہ رحمہما اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان میں سے ایک نے ہشاد (۲) اور دوسرے نے جلیفہ (۳) کہا ہے (۴)۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ



محل کا اجر اس سے علاف کر جس کے لیے تو محل کرنا تھا۔ پھر آپ نے سورہ کہف کی آیت نمبر 110 قُتِبْنَ لَكَ ذُنُوبُكَ اِنَّكَ كَانْتَ لَا يُدْرِي مَا تَفْعَلُ (اور سورہ نساء کی آیت نمبر 142 اِنَّكَ تَقْتَفِي لِمَنْ يُخْلِعُ لَكَ الشَّيْءَ عَدُوًّا لَكَ فَرِحْتَ)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر یہ نقل کی ہے کہ وہ کامیاب نہ ادا والا اللہ سمجھے جیسا اور ان کا مقصود یہ ہے کہ کسی کے ذریعے وہ اپنے خون مال کھوٹا کر لیں اور ان کے دنوں میں مقصود اور غرض اور ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن ابی حاتم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ابن زید سے اس مذکورہ آیت کی تفسیر یہ سنی تو انہوں نے فرمایا یہ تفسیر کے تحقق ہے جو وہ توفی اس کے رسول اکرم ﷺ اور مومنین کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ ظاہر یہ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے ہیں۔ فرمایا انہیں مشورہ کہ وہ جو کفر و غفاری چھپائے ہوئے ہیں اس کا نقصان ان کو ہی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الصَّافِينَ (المجادلہ: 18) فرمایا وہ منافق ہے۔ یہ آیت انہوں نے دُرُخَسُوْنَ اَنْتُمْ عَلٰی قُلُوبِكُمْ تک تلاوت کی (1)۔

امام بیہقی نے الشعب میں حضرت قیس بن سعد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا تو اس کا کہہ کر اور دھوکہ (کرنے والا) آگ میں جھنک اس امر کا کار ترین شخص (2)۔

فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٥٦﴾  
يَكْفُرُ بِهِمْ

”ان کے دلوں میں بیماری ہے پھر بڑھادی اللہ نے ان کی بڑی اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے جدا اس کے جو وہ جھوٹ جلا کرتے تھے“۔

امام ابن اسحاق ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت میں مذکورہ مرض کا معنی شک نقل کیا ہے (3)۔ ابن جریر نے ابن مسعود سے اس کی مثل روایت کیا ہے (4)۔ امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے مَرَضٌ کا معنی غفاری اور عَذَابٌ اَلِيمٌ کا معنی دردناک سزا اور يَكْفُرُ بِهِمْ کا معنی تبدیل کرنا روایت کیا ہے (5)۔ اعلیٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تابع بن لاذرق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ کی وضاحت فرمائیں تو انہوں نے فرمایا مرض کا مطلب غفاری ہے۔ حضرت تابع رحمہ اللہ نے کہا کیا رب یہ معنی جانتے ہیں فرمایا ہاں کیا تو نے شرک کا یہ قول نہیں سنا۔

اَجْعَلْ لِّقَوْمٍ هَٰذَا صَدَقَاتِهِمْ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصْنَعُونَ

میں ایک قوم سے دنیا کی وجہ سے حسن سلوک کا مظاہرہ کرنا ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے پیٹے مجھ پر منافقت کی وجہ

سے کھولتے رہتے ہیں۔

پھر: ناس نے جو اَیُّیْم کا کیا معنی ہے فرمایا: ردناک: ناس نے جو تھام رہا ہے یہ معنی جانتے ہیں "فرمایا ہاں کیا تو نے شاعر کا قول نہیں سنا

فَاَمِنْ مِّنْ ذٰلِكَ حَلِیْطًا مِّنْ اَلَمِ وَبَقِیْتُ اَنْفَلًا مِّنْ صُلَاةٍ فَهَ اَنْفَمِ

پورہ ردناک سے مجرم قرار دیا اور اس کی تہذیب کیا جب کہ غرضی رات میں نے جہاز کیا اور بے خوابی میں گزار لی۔

اور منہج الہی کہ تمہارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قرآن میں ہر جگہ اَیُّیْم کا معنی ردناک ہے، ابن ابی حاتم نے ابو العالیہ سے روایت کیا ہے کہ پورے قرآن میں اَیُّیْم کا معنی (ردناک) ہے۔

اور عبد بن عبد اللہ ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے غرضی کا معنی اللہ تعالیٰ کے ہر میں شک کو ناسل کیا ہے۔ فرمایا: تبوت سے پہلے کیوں کہ یہ غلطی کا دروازہ ہے۔ فرماتے ہیں قسم بخدا ہم بھٹ اور عجب کے حادہ کسی دوسرے میں کو ہنہ کے اس میں فساد کو جھڑی پیدا کرنے والا نہیں دیکھتے۔ (۱)۔ ابن جریر نے ابن زید سے اس آیت کا یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ یہ بین میں غرض ہے اس سے مراد ہسانی مرثی نہیں ہے اور اس سے مراد منافقین ہیں۔ اور غرض سے مراد وہ شک ہے جو انہیں اسلام کے متعلق لائق تھا (۲)۔

امام ابن جریر نے ابن جریر رحمہ اللہ سے مذکورہ آیت کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ یہ اہل غلط کے متعلق ہے اور غرض سے مراد وہ شک ہے جو ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے امر کے متعلق تھا۔ ابن اللہ تعالیٰ نے اس شک کو بڑھا دیا (۳)۔

امام ابن جریر نے انہی کہ مراد اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس روایت میں قَدْ اَنْتَ اَیُّیْم سے مراد ردناک کا خطاب ہے اور قرآن حکیم میں جو اَیُّیْم کا معنی سورج یعنی ردناک ہے۔

وَ اِذَا قَبِلْتُمْ اَلْهَمَّ لَا تَقْسِدُوْا فِیْ الْاَرْضِ ۚ قَالُوْا اَلْاَنَ اَنْتُمْ مُّصْیِرُوْنَ ۝۱

اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَا یَسْعُرُوْنَ ۝۱

"اور جب تم نے اُھم کو مت فساد پھیرنا زمین میں تو کہتے ہیں ہر جگہ تو سنو رنے والے ہیں: ہوشیار رہی فساد کی ہر نیکان بچھتے نہیں!"

امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ فساد سے مراد کلمہ درہ فرمائی والے انہیں ہیں (۴)۔ امام ابن جریر نے حضرت کاہد رحمہ اللہ سے اس کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ جب وہ مصیبت کے سرکش گھوڑے پر سوار ہوئے تھے اور پھر انہیں اس سے رد کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں ہر جگہ ایٹھ پر ہیں (۵)۔

1۔ تفسیر ابن جریر، ج ۱ صفحہ ۱۴۰-۱۴۱ 2۔ ایضاً 3۔ راوی 4۔ ایضاً، ۱۹، ۱۴۲

5۔ ایضاً، صفحہ ۱۴۵ 6۔ ایضاً، صفحہ ۱۴۸



بی کہنے لگے۔ کیونکہ ان تو ان کو تم سے کس طرح دور کرتا ہوں۔ وہ آگے بڑھا اور سیدنا صدیق اکبر کا ہاتھ پکڑا اور کہا خوش آمدید۔ انہی تین کے بعد اواسے شیخ الاسلام اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خار میں دوسرے ذات رسالت پر اپنی جان اور مال کو نثار کرنے والے۔ پھر اس نے حضرت عمر کا ہاتھ پکڑا اور کیا خوش آمدید اے عہد کی کعب کے سرور اہل حق و باطل میں فرق کرنے والے اللہ کے دین میں مضبوط اللہ کے رسول کی خاطر اپنا جان و مال قربان کرنے والے۔ پھر اس نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور کیا خوش آمدید اے اللہ کے رسول کے چچا کے بیٹے۔ اے اللہ کے رسول کے دادا اے اللہ کے دوسرے علاؤ دینی ہاشم کے سردار پھر جب صحابہ کرام جدا ہو گئے تو عبد اللہ بن ابی کہنے لگا حق نے دیکھا میں نے کیا کیا۔ جب تم بھی انہیں دیکھو تو یہاں کیا کرو میرا میں نے کیا ہے اور ان کی فحش کے ساتھ تعریف کرو۔ مسلمان جب نبی کریم ﷺ کے پاس فوت کرتے ہو اور اس ساری مخلوق کے حلقے تباہ تو یہ آیت کریمہ ذیل ہوئی (۱)۔

امام ابن جریر اور ابن حاتم نے حضرت ابن عباس سے مذکور آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ یہودی جب صحابہ کرام سے ملے تو کہتے ہم تمہارے دین پر ہیں اور جب اپنے ہم مسلکوں سے ملے تو کہتے ہم تمہارے دین پر ہیں، ہم اصحاب محمد سے استہزاء کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے انتقام لینے کے لیے ان سے استہزاء کرتا ہے تاکہ اپنے کفر میں پھٹکے رہیں (۲)۔ امام بخاری نے الامام والصفات میں ابن عباس سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اس آیت میں اہل کتاب کے منافقین کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان منافقین کا اور ان کے استہزاء کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ جب اپنے ہم مسلکوں سے ملے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے دین پر ہیں اور ہم محمد ﷺ کے اصحاب سے استہزاء کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں ان استہزاء کی سزا دے گا، ان کے لیے جنت سے جہنم میں ایک دروازہ کھولا جائے گا پھر انہیں کہا جائے گا کہ جنت کی طرف آؤ جب وہ اُدھر آئیں گے تو دروازہ میں جھوٹک دینے جائیں گے اس وقت مومنین مرد و عورتوں پر مسند آرائیوں گے اور ان کی کتھن زار کا مشاہدہ کر رہے ہوں گے جب وہ کافر دروازہ (جنت) پر پہنچیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا مسلمان ان کی ہنس روائی کو دیکھ کر نہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اللہ یستخونہم کا یہی مطلب ہے جب ان پر دروازہ بند ہو گا تو مسلمان تشبیہ لگائیں گے۔ اللہ کے ارشاد فَاَلَيْسَ تَدْعُوْنِ اِلٰی شَيْءٍ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَوْنَ اَمَّا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ فَاَلَيْسَ تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ (المطہن) کا یہی مطلب ہے۔

امام ابن اثیر، ابن جریر اور ابن حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ اللہ کے رسول پر ایمان لائے لیکن وہ فاجر تمہاری طرف سے اٹھتا ہوا ہے اور جب وہ یہود سے ملے ہیں جو انہیں عیب کرنے کا حکم دیتے تھے ہم تمہارے ساتھ ہیں حق تمہارے دین پر ہیں ہم مسلمان قوم سے استہزاء کرتے ہیں (۳)۔ امام ابن الاثیر نے ایمانی رحمت اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے لَقُوا اَوْ لَا تَقْرَأُ حَاجَہ۔ امام ابن ابی حاتم نے ابو مالک سے خَلَقُوا کَاَمْنٍ مِّنْضُوًّا (مژدنا) نقل کیا ہے۔ امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کا یہ معنی



أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰةَ بِالْهُدٰى ۖ فَمَا يَحْكُمُ بِهِمْ وَا  
صَاكِلُوهُمُ يَوْمَئِذٍ ۚ

ترجمہ: اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کی گمراہی کی خرید لی۔ ان کی کیا حکمت ہے کہ انہوں نے گمراہی کی خرید لی اور انہوں نے گمراہی کی خرید لی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ایمان کی بات سے منع کیا ہے کہ وہ ایمان کی بات سے منع نہ ہو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ایمان کی بات سے منع کیا ہے کہ وہ ایمان کی بات سے منع نہ ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ایمان کی بات سے منع کیا ہے کہ وہ ایمان کی بات سے منع نہ ہو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ایمان کی بات سے منع کیا ہے کہ وہ ایمان کی بات سے منع نہ ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ایمان کی بات سے منع کیا ہے کہ وہ ایمان کی بات سے منع نہ ہو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ایمان کی بات سے منع کیا ہے کہ وہ ایمان کی بات سے منع نہ ہو۔

مَشَرُّهُمْ كَسٰى الَّذِیْ اسْتَوْفَدْنَا ۚ فَاٰتٰی اَصْلٰوَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبٌ  
اللّٰهُ سُوْرِهِمْ وَ سَرَّ كُهُ فِیْ فَلَسَتْ لَا یَبْصُرُوْنَ ۝ صُمْ یٰۤاٰمَ عَسٰی فِیْهِمْ لَا  
یَرْجِعُوْنَ ۝ اَوْ كَصٰیۤهٍ فِی السَّمَآءِ فِیۤهٖ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعَدٌ وَّ یُبْرِقُ  
یَجْعَلُوْنَ اَصْبَاحَهُمْ فِیۡ اَذْنٰیۤهِمْ فِی السَّوَابِۤغِیۡ حَلٰۤیۡمَ الْمَوْتِ ۚ وَ اللّٰهُ  
صَحِیۡطٌ بِالْكَفْرِیۡنَ ۝ كَاۤذِبٌ یُّبْرِیۡ یَحْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۚ كَلِمَۃٌ اَصْلٰوَتْ لَهُمْ  
عَسُوۤۤا فِیۤهٗ وَاِذَا اَقْلَمَ فِیۤیۤهٗ قَامُوۡا ۚ وَ لَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ  
وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ اِنْ اَشَاءَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیۡرٌ

ترجمہ: ان لوگوں کی طرح ہے جس نے ان کو ایمان کی بات سے منع کیا ہے کہ وہ ایمان کی بات سے منع نہ ہو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو ایمان کی بات سے منع کیا ہے کہ وہ ایمان کی بات سے منع نہ ہو۔



انہیں اپنے کانوں میں نہ رکھ کے دعوتِ امت کے ذریعے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے نہ کھڑے ہو کر ان کو قریب سے کہ  
نگلی ایک لے جائے اور ان کی بھائی، جب چنگاتی ہے ان کے لیے نہ چھتے گھتے میں میں لی، جتنی میں درجہ انداز  
میں چاہا ہے ان پر تو تیار ہے۔ وہ جانتے ہیں وہ کمر چاہے اللہ تعالیٰ کے جانے ان کے سامنے کیا قوت اور ان کی دہائی  
ہے جب اللہ تعالیٰ پہنچا تو تیار ہے۔

امام ابن جریر ابن ابی شیبہ نے اپنی حاکم، صحابہ کوئی نے اپنا لیکن میں حضرت ابن عمرؓ میں رضی اللہ عنہما اس آیت کا یہ  
معلوم نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے لیے یہ مثال بیان فرمائی ہے جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور مسلمان ان  
سے نکاح کر لیتے ہیں اور وہ ان کے وراثت میں ہوتے ہیں اور وہی قیمت میں ان کے حصہ دیتے ہیں نہ کہ جب دوسرے  
ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے (اسلام دینا) عزت سب کر لیتے ہیں جیسے آپ ﷺ نے والا آیت کی روشنی میں فرماتے ہیں۔ وہ بھولا دیا  
انہیں عذاب میں برے آگئے اور ان سے یہ نہ جانتے کہ یہاں سے تو اسلام کا دوسرا حصہ انہیں دیکھ کر دیا۔ وہ دوسرے  
حقائق و معارف کو سمجھتے ہیں۔ الصعب سے مراد وراثت ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مثال بیان فرمائی۔ یہ کبار و عوام  
فرہست ہیں منافقین کے لیے اسلام میں تمام اور خوف سے فرماتے ہیں قریب ہے کہ قرآن حکیم ان منافقین کو  
کہہ دینا ان پر مسلمانوں کی رہنمائی کر دے۔ اور یہ ہیں جب منافقین کو سلام میں کوئی عزت ملتی ہے تو معصیت ہو جائے  
اور اگر اسلام کو کسی آزمائش کا سامنا کرنا پڑے تو یہ (دوسرے اور ناپسندیدہ) ٹھہر جاتے ہیں تاکہ کوئی صرف دین نہ جائے۔  
یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَجْنُ الظَّالِمِينَ يَصْنَعُهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى صُفْحٍ (الحج: ۱۷)۔ اور وہ کون سے وہ بھی ہے جو ہم سے  
نہایت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کفر ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے اس حدیث میں اس حدیث کے صحابہ سے کسی کی یہ غلط فہمی کی کہ کہہ گئے۔ نہ ہی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حیرت پہنچنے کے ساتھ اسلام قبول کیا بلکہ منافقین نے کہنے کے لیے کہ منافقین ان نفس نامانہ ہے اور  
انہیں جبر سے میں نہ کہ جلائے۔ اب آپ ﷺ کا اور گوروں میں ہو جانے یعنی خلافت و اذیت۔ اور وہ جانتے تو وہ دیکھتا ہے حتی  
کہ جن چیزوں سے بچنا ہے وہ ان کو چکان دیتا ہے۔ پس اس بناء میں اس کی آگ بھڑکتی ہے تو اسے تلیف وہ چیزوں سے  
بچنے کا کوئی حیلہ معلوم نہیں (جس سے منافقین قرآن کی نصیحت میں غور کر رہے ہیں) اسلام قبول کیا اس نے حال و دہم بچکان  
نہایت و کفر کا دوسرا حصہ اس نے کفر اختیار کیا۔ پس وہ اب جبر سے حال کی اور اثر سے خیر کی چیز نہیں (رسول) وہ  
برے آگئے اور نہ جسے وہ چاہے ہیں وہ اسلام میں صرف نہیں لوگس کے۔ او مصیبت کے سختی اڑتا فرماتے ہیں صریح طور  
کے وہ منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت کفر نہیں کے پس پہنچ گئے۔ ان کو اس پر دہشت و اندیشہ تھا جس کا اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا ہے ان میں خوفِ حق اور نیکو فہمی جب انہیں ترک نہ کر دینی اور تو وہ مذکور ہے اپنی انہی اس اپنے کانوں  
میں نہ کہنے کہ میں ترک ان کے کانوں میں داخل ہو کہ انہیں قتل نہ کر دے۔ جب جلی چلتی تو وہ اس کی روشنی میں چلتے اور نہ









اچھے اصحاب کے بیرون پر بیٹائی دیکھی تو فرمایا: اس لیے پاکت ہو تو بنانا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات و اسم پر کیا ہے اس کی نشان بہت قصید ہے کئی کے پاس اس کو بطور سفارش پیش نہیں کیا جاتا، وہ آدھوں، کتے اور بھوسے پر سے اور اس کو غصہ، آسمانوں پر ہے اور آسمان زمین پر اس طرح ہیں۔ آپ ﷺ نے قریلی طرف اپنی انگلیوں کا اشارہ کیا اور آسمان میں اس صحن کی چڑیا دست ہے جیسے سارا دن وہ نہ کھائے کھائے ہی ہوتی ہے۔

امام جہیز بن حیدر بواسطی نے لفظ میں حضرت ابراہیم بن معاویہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آسمان زمین پر قریلی طرح ہے، ہوا ہے۔

امام بواسطی حضرت ابوبکر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے آسمان کی اعراف گھیرنی سونی ہیں اور سمندر نیسوں کے اطراف کی طرف ہیں۔

امام ابنی حاتم نے حضرت قاسم بن یزید، حسانہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آسمان چکڑاٹھل میں نہیں ہے لیکن وہ قریلی شکل میں ہے جسے ٹوک بزدل سمجھتے ہیں۔

حضرت ابوالشیخ، البصر میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا میری کہ ورش آسمان سے ہوتی ہے یا لباس سے ہوتی ہے فرمایا آسمان سے، ہاں تو فضا کی ہے بادشہ میں پراسم سے نازل ہوتی ہے۔ حضرت ابو اسنی نے ابوبکر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ ورش آسمان سے یا دل سے نازل ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ بادل میں بادشہ چڑھا تا کہ بھروسہ نیچے برساتا ہے۔

اسی بن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے حضرت کعب بن جراح سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہاں ورش نیچے جھاتی ہے اگر بادیاں ہوتا تو پانی ایک جگہ گرتا اور کھراب کر دیتا، اور صحرا آسمان سے اترتا ہے۔ ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے خالد بن معدان سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ورش ایک پانی ہے جو بھوسے کے نیچے سے اٹھتا ہے پھر پے درپے درآسمان پر اترتا ہے حتیٰ کہ پہلے آسمان میں چٹخ ہو جاتا ہے اور اسی جگہ آسمان سے اترتا ہے اور پھر گھاٹا پھر گھاٹا لے پائے آتے ہیں وہ آسمان میں داخل ہو کر اس بادشہ کو چیتے ہیں پھر غصہ ان جہاں پاتا ہے انہیں سے جاتا ہے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے حضرت عمر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں پانی ساتریں آسمان سے اترتا ہوتا ہے پھر اس سے ایک قطرہ بادل پر اترتا ہے اور اسی طرح کرتا ہے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے حضرت خالد بن ابی بدوہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ بادل سے پانی آسمان کی طرف سے ہوتی ہے، ہاں کی بادشہ سمندر کی طرف سے بھی ہوتی ہے جو بادل اٹھ کر اترتے ہیں۔ جس کو کراک اور نطی اسے سمجھ کر تے ہیں مگر جو سمندروں سے ہوتا ہے اس سے پورے نکلا اٹھتا اور پورے نکلا اٹھتا ہے آسمان کے پانی سے ہوتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے حضرت عمر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے جو قطرہ نازل فرماتا ہے اس سے چھ کما آتی ہے یا سمندر میں سونتی پڑتی ہے۔

امام ہیں اہل اہدائے کتب الطہر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جب بارش برحق ہو تو دریاؤں میں صدف اپنے منارکب لیتے ہیں جو تکران میں کرتا ہے وہ دھوئی بن جاتا ہے۔ ابوالتخنف نے ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انہی ساحلی صدفوں میں مولیٰ، ریشوں کے ذریعے پیدا فرماتا ہے بارش کے وقت اصداغ اپنے من کو ال لیتے ہیں پس یہ دھوئی اور نہ تصر سے ہوتا ہے اور چھوٹا موش چھوٹے تقر سے ہوتا ہے۔

اور سنا بھی صحابہ نے کہ اللہ کی قسم اگر میں اپنی ادا کیا کرتا تو اس سفر میں اس مطلب میں اس خطبہ میں اس حدیث سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اور وہ میں کوئی وقت ایسا نہیں ہے کہ میں اس حدیث سے روایت کیا ہے اسے وہاں بھیج دیتا ہوں۔

امام ابن ابی اللہ غازی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب ہارثی نازلی ہوتی ہے تو ساتھ ہی شیطان بھی نازل ہوتا ہے اور تم پر حملہ کر دیتا ہے خواں بچو تو تم اسے دیکھ لو۔

حضرت ابن ابی الدنیا اور ابن قیم نے حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا ہے کہ بارش کی آمیزش جنت سے ہے، جنت کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے تو برکت زیادہ ہوتی ہے، اگرچہ بارش کم ہوتی ہے اور جب جنت کی آمیزش کم ہوتی ہے تو برکت کم ہوتی ہے مگر چہ بارش زیادہ ہوتی ہے۔

ابو اسحاق نے حضرت حسن بھڑکی سے روایت کیا ہے کہ کوئی سال، دوسرے سال سے بارش کے اعتبار سے نریاؤ نہیں آتا۔  
 نصیب و نفع تعالیٰ جہاں چاہتا ہے اسے پھیر دیتا ہے اور بارش کے قطرہوں کے ساتھ فرشتے نرس مارتے ہیں اور یہاں دوبار بارش  
 ہوتی ہے جس کو نرس ملتا ہے اور جو ہر قطرے سے پیدا ہوتا ہے وہ سب چیزیں دو لگتے ہیں۔

امام ابن اثنی عشرؒ، ابن جریر اور ابن ابی حاتمؒ نے **فَلَا تَجْعَلُوا دِينَكُمْ كَالَّذِينَ اسْتَفْزَازُوا فِي دِينِهِمْ** سے تفسیر نقل کی ہے اور ان میں سے کوئی ایک جہاں تک کہ ان کے نزدیک جو نفع، دے سکتی ہیں اور نہ نقصان اور نہ جہاں جاتے ہو کر تمہارے لیے کوئی اور روپ نہیں ہے جو اس کے علاوہ تمہیں رزق ملے کرے (۱)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے اُتھا کا کاغذی نسخہ (مخطوط) روا کرتے کیا ہے۔ حضرت ابن مسعود سے ابن جریر نے یہ نسخہ سہارایت کیا ہے۔ ان مردوں کو کھانا کھانے کا ہم بخانا جس کی تم ایسا نقل کی کہ فرما میں اس کا احاطہ کرتے ہو (2)۔

امام الحنفی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: یضیح بن الازرقی فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے انکار کا سخیم جو چھانوہیںوں نے فرمایا: الا شہلا والامثل، بچ چھا کیا انکار کا یہ مفہوم عرب جانتے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں کیا تو نے لعید کا قول نہیں سنا

أَحْمَدُ اللَّهُ فَلَا يُدِلُّهُ الْخَمْرُ هَلْهُ فَعَلْ

میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں اور اس کی مثل کوئی نہیں اس کے ہاتھ میں خیر ہے جو چاہے کرے۔

امام عبد بن حویر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اندھا کا معنی شرک کا نقل کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عوف بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے مسؤن کی آواز سنی اس نے کہا لا الہ الا اللہ اکبر اللہ اکبر تو آپ ﷺ نے فرمایا اے یہ ہے اس نے کہا انشیدانی لا الہ الا اللہ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس نے اے اللہ اکبر (عش) کی تلاوت کا پندرہ بار پچھلے دن ہے۔ اسی انبی شیبہ، امیر بخاری نے ازاد اب اعمر، محمد بن اسحاق، ابن ماجہ، دار ابو نعیم نے اعلیٰ میں اور مسنی نے الاموال، الصفات میں ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے کو ایک شخص نے کہا جو اللہ چاہے اور آپ ﷺ نے چاہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا مقابلہ دیتے (یوں کیا کرو) جو اللہ وعدہ و چاہے اور

امام ابن سعد نے حضرت عقیل بن صبیح رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ایک یہودی عالم کی نبی کریم ﷺ نے چاہے اور عرض کی اسے مجھ پر بیعت تم بہت بھی قوم ہوئے اگر تم شرک نہ کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہم کبھی شرک کرتے ہیں۔ اس یہودی نے کہا تم میں سے کوئی کفر ہے لا والکعبۃ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو تم اٹھائے تو رب لکھ دے تم اٹھائے۔ پھر یہودی نے کہا اسے مجھ بہت بھی قوم ہوئے اگر تم اللہ کے شرک نہ کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کہے اس نے کہا تم میں سے کوئی کفر ہے غفشاء للہ ونبذت۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ایسا کہے تو میں کہے۔ غفشاء للہ ثم بیئت۔ (3) امام احمد، ابن ماجہ، ابن مسیحی نے حضرت عقیل بن خیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نواب دیکھا کہ وہ یہودیوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے یہودیوں کو کجا تم بھی قوم ہوئے اگر تم یہ نہ کہتے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں یہودیوں نے کہا تم بھی قوم ہوئے اگر تم غفشاء للہ ونبذت کہتے۔ پھر فرماتے ہیں خدا ہی کا گروہ اگر تو انہیں کجا کجا تم بھی قوم ہوئے اگر تم اس کا ذوق اللہ نہ کہتے۔ انہوں نے کہا تم بھی قوم ہوئے اگر تم یہ نہ کہتے جو اللہ نے چاہا اور محمد ﷺ نے چاہا۔ جب نبی ﷺ کوئی تو اس نے اپنا خواب نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لا تروا لہ کو عقلی نے نواب دیکھا ہے اور تم ایسا کہتے ہو جیسا کہ تمہارے سامنے کہنے سے مانع ہے۔ تم یہ نہ کہو کہ جس طرح کیا کرو۔ غفشاء للہ وخذوا لا شر یلک لہ۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ، امام مالک، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ اور مسیحی نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ غفشاء للہ ونبذت لہا انہا کہہ کر بلکہ یہ کہہ کر غفشاء للہ ثم بیئتہ فخلان۔ (4)

امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اندھا کا معنی عدلاء (سہمی) کی روایت کیا ہے یعنی اللہ کے مقابلہ نہ بناؤ حالانکہ تم جانتے ہو کہ اللہ کے دشمنیں پیدا فرمایا ہے اور آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا ہے۔ کعبہ عبد بن حمید، دار ابن حویر نے مجاہد سے مذکور حدیث کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ اللہ کے مقابلہ نہ بناؤ حالانکہ تم جانتے ہو کہ وہ ایک خدا ہے تو مات اور انجیل میں





اور چونکہ ہمیں اس کا مقابلہ کا سر پیش کرنے کی طاقت نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اس آیت سے جو شخص کا پند میں انسان اور پھر ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے المصنف میں حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں "اور ان کے ذکر سے گزرنے تو آٹھ سے اللہ کی پناہ مانگے اور جب رخصت کے ذکر سے گزرے تو اللہ سے جنت کا سوال کرے (۱)۔ ابن ابی شیبہ، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابن ابی شیبہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے نیک آیت تلاوت فرمائی تو فرمایا میں آٹھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور وہ بیٹوں کے لئے بلاکت ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ میں تمہیں آٹھ سے ڈراتا ہوں۔ میں تمہیں آٹھ سے ڈراتا ہوں یہاں تک کہ آپ کی چاروں طرف ایک طرف آپ کے کندھے سے لگتی (۲)۔

امام عبد بن حمید نے ملخص میں مجاہد رحمہ اللہ کے طریق سے روایت ہے کہ وہ فرما کر کہ حکیم میں ہر جگہ وہی کہو، وہ کوسرے کے ساتھ پڑھتے تھے لیکن سورہ براء میں وہ آٹھ کے ساتھ پڑھتے تھے۔ عبد الرزاق، معید بن منصور، الفریابی، ہناد بن اسیری (۳) کتاب الرطب، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، بطریق ابی نعیم، ابن ابی عمیر میں اور حاکم (انہوں نے اسکو صحیح بھی کہا ہے) اور بیہقی نے المصنف میں ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کا ذکر کیا ہے اس سے مرد اکبریت کے پھر میں جن کو اللہ تعالیٰ نے جیسے چاہا بیان رکھا ہے (۴)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس سے یہ بھی نقل فرمایا ہے کہ یہ سیلا کبریت کے پھر میں ان کے ساتھ کھڑا آٹھ میں مردہا دی جائے گی (۵)۔ ابن جریر نے حمزہ بن یسوع سے نقل کیا ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مرد اکبریت کے پھر میں جن کو اللہ تعالیٰ نے کافروں اور ایمین کی تخلیق کے ان سے پہلے آئین میں تخلیق کر رکھا ہے۔ ان کو کافروں کے لئے تیار کر رکھا ہے (۶)۔

امام ابن مردودہ و بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرماتے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہزار سال آٹھ جلائی حتیٰ کہ وہ سرخ ہو گئی اور پھر ہزار سال جلائی حتیٰ کہ وہ سفید ہو گئی پھر ہزار سال جلائی تو وہ سیلا ہو گئی اور یہ بالکل سیاہ ہے۔ کاشفہ غیبی (۷)۔

امام ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابن مردودہ و بیہقی نے المصنف میں حضرت ابو جریر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہزار سال آٹھ جلائی حتیٰ کہ سرخ ہو گئی پھر ہزار سال جلائی تو وہ سفید ہو گئی پھر ہزار سال جلائی سیاہ ہو گئی یہ سیاہی ایک ہے (۸)۔

1- مصنف ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 300 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، بیروت

2- بیضا جلد 7 صفحہ 7 مطبوعہ دار الفکر، بیروت

3- تفسیر طبری جلد 1 صفحہ 194 مطبوعہ دار الفکر، بیروت

4- بیضا جلد 1 صفحہ 193

5- شعب الایمان جلد 1 صفحہ 489 مطبوعہ دار الفکر، بیروت

6- جامع ترمذی ص 142 مطبوعہ دار الفکر، بیروت

7- جامع ترمذی ص 142 مطبوعہ دار الفکر، بیروت





انما ابن ابی الدنیا نے حضرت ابو ہریرہ کے واسطے سے یہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ اللہ کی زمین منیہ ہے اور اس کا جھگ کا نور کی پٹا نہیں ہیں اس کے ارد گرد ویت کے ٹیلوں کی طرح کستوری کے ٹیسے ہیں۔ اس میں جاری نہریں ہیں، اہل جنت پہلے اور آخری اس میں جمع ہوں گے۔ اور ایک دوسرے کو بچھ نہیں گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کی ہوا بھیجے گا اور ستوری کی خوشبو نکلے گی، پھر ہرے کی جلی مرد جب پٹی پڑی کے پاس آئے گا تو اس کا حسن اور خرمیہ و پادہ ہو چکی ہوگی۔ یہی کہہ کر تو جب میرے پاس گئے تو فرمائی میں تجھ پر متعجب تھی لیکن اب تو مزید میرا حسن و جمال مجھ پر لگ رہا ہے۔

۱۱۰۔ ابو ہریرہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے۔

۱۱۱۔ ابو ہریرہ، ابو ہریرہ، ابو ہریرہ اور عثمانی نے انیسٹ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت کے ارد گرد دیوار بنائی ہے جس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے پھر اس میں نہریں نکالی ہیں اور اس میں (کچلہ و کچلہ) درخت لگائے ہیں جس کا پتہ جنت کے حسن اور خوبی کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں تو بادشاہوں کو منادوں سے زیادہ پاکیزہ ہے (۱)۔

۱۱۲۔ ابن ابی شیبہ، احمد اور مسلم نے حضرت ابوسعید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مقام کے جنت کی مٹی کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی مٹی خضہ خالص ستوری ہے۔ (۲) ابن ابی الدنیا نے منہ ابوعبیدہ میں، ابوہریرہ نے اظہار میں حدیث ابوہریرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے جنت کی زمین کے متعلق ابن عباس سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا چاندی کا سفید مرنے کو یا سفید ہے۔ پھر پوچھا اس کا نور کیسا ہے؟ فرمایا سورج کے طرکے سے رونے کے وقت جو کیفیت ہوتی ہے اس قسم کی روشنی جنت میں ہے۔ لیکن اس میں نہ زیادہ گرمی ہے اور نہ زیادہ خشک ہے، پھر پوچھا اس کی نہریں کتنی ہیں؟ کیا وہ ٹائیلوں میں بہتی ہیں یا نہ نہیں؟ فرمایا میں نے اس میں نہ پانی نہیں دیکھا اور نہ چھلک میں نہ دھواں۔ پھر پوچھا اس کا لباس کونسا ہے؟ فرمایا جنت میں ایک درخت ہے اس پر پادہ جھینا بھی لگاتا ہے، جب اللہ تعالیٰ اس سے لباس کا مادہ کرے گا تو اس درخت کی پتیاں اس کی طرف جھک آئیں گی پھر اس کے لیے سر ہودے کپڑوں کے ٹکڑے ٹکڑے جو رنگ برنگ ہوں گے پھر وہ مل جائے گا اور اس میں مکی کیفیت پڑے گا (۳)۔

۱۱۳۔ امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت میں اپنے دستِ قدرت سے یہ فرمایا ہے اس میں اس کے جمل لگے اور اس میں نہریں نکالی ہیں، پھر جنت کی طرف دیکھا اور فرمایا اول تو جنت نے کہا قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (المؤمنون ۱) پھر فرمایا میری عزت و جلال کی قسم میرے اندر نیکل میرا خرب نہیں پائے گا۔ پھر ارشاد فرمایا اس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت میں حدیث کو غیب سے فرمایا۔

۱۱۴۔ امام بخاری، مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک کڑے کی مقدار جگہ دیا جائیگا جس سے بہتر ہے (1)۔ امام احمد، بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں سے کسی کی مائیں کی مقدار جنت میں جگہ اس جگہ سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے (2)۔ امام ابن شہیر اور بنیاد بن السری نے وثرہ میں اور ابن ماجہ نے حضرت ابو سعید سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک بالشت دیا اور فیہا سے بہتر ہے (3)۔

امام ترمذی اور ابن ابی الدین نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں جو ختمیں ہیں ان میں سے ہر گز کی مقدار ظاہر نہ جائے جو ایک ناخن اٹھاتا ہے تو آسمانوں اور زمین کے کناروں کے درمیان جو کچھ ہے اس کی آہستہ کر دے، اگر کوئی جنتی مرد بھاگے اور اس کا نقش ظاہر ہو جائے تو سورج کی روشنی اس طرح ختم ہو جائے جیسے سورج ستاروں کی روشنی ختم نہ دیتا ہے (4)۔

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمارہ جگہ بدر میں شہید ہو گئے تو ان کی والدہ صبر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے عمارہ کے مقدم سے متعلق بتایا جائے اگر وہ جنت میں ہے تو میں مہر کروں اور اگر اس کے علاوہ کسی جگہ پر ہے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں فرمایا وہ ایک جنت میں نہیں کئی جنتوں میں ہے اور فرماں اعلیٰ میں ہے (5)۔

امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور احمد بن حنبل نے اس کو حسن کیا ہے اور حاکم نے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح کہا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوڑتا ہے دو رات کے آخری حصہ میں سڑ کرے، جس نے رات کے آخری حصہ میں سڑ کرے، منزل پر پہنچ گیا خیر دار اللہ تعالیٰ کا سامان بہت بڑھا ہے (6)۔

اسما کھنے اپنی من کب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوڑتا ہے دو رات کے آخری حصہ میں سڑ کرے اور جس نے رات کے آخری حصہ میں سڑ کرے، منزل پر پہنچ گیا خیر دار اللہ تعالیٰ کا سامان بہت بڑھا ہے خیر دار اللہ کا سامان جنت ہے۔ مخرجہ نے اعلیٰ آگئی اور اس کے پیچھے ایک اور جگہ اور رات اپنی ہولنا کیوں کے ساتھ آ رہی ہے (7)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ پر کتاب نازل فرمائی ہے کہ ابلیس جنت کا دن بدن حسن و جمال زیادہ ہوتا جائے گا جیسا کہ دنیا میں قیامت اور بد حال ہوتا جاتا ہے (8)۔ اللہ تعالیٰ کا شاد ہے کہ اس جنت کے نیچے نہیں ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابو داؤد سے روایت کیا ہے کہ شیخہا میں ہا ضمیر کا مرجع ہستیوں کی رہائش گاہیں ہیں ان

1۔ جامع ترمذی ص 482، الخوازی ص 113، ترمذی ص 113، رقم الحديث 1648، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

2۔ صحیح ترمذی، ج 2، ص 1187، رقم الحديث 3080، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ 3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجنۃ، ج 2، ص 38۔

4۔ جامع ترمذی، ج 2، ص 1187، رقم الحديث 2538، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ 5۔ صحیح بخاری، ج 2، ص 567۔

6۔ جامع ترمذی، ج 2، ص 1187، رقم الحديث 3080، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ 7۔ مستدرک حاکم، ج 2، ص 343، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

8۔ مصنف ابن شیبہ، کتاب الجنۃ، ج 2، ص 35۔



ان شاء اللہ اللہ کی تسبیح و تہلیل، تہلیل و تہلیل اور اللہ تعالیٰ کی تعریف ہوگی

اہم امر ان جنس کے ان کے درمیان میں در نظر لیئے اندیش میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنت میں ایک نہر ہے جو خوارق عادات میں آگاہی ہے۔

امام ابن مسعود نے اپنی حدیث میں حضرت انس سے فرمایا روایت کی ہے کہ جنت میں ایک نہر ہے جسے ان کہنا جاتے ہیں اس کے اوپر ایک شجر ہے جو بہاؤ کا گڑھا ہے جس کے سونے سے چاندی، عذرا، زرد و زلے ہیں وہاں قرآن کے لیے ہیں۔

امام ابن المبارک، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اور نسائی نے ابھی میں اس روایت کیا ہے کہ جنت کی نہروں میں کھجوریں اور مٹ کی کھجوریں جس سے لے کر شہنشاہوں تک چلوں سے لے کر ہوتی ہیں ان کا پھل ٹپوں کی شکل ہے۔ جب ان کا پھل ٹپوں سے اتر جائے گا تو اس کی جگہ دوسرا پھل اتر جائے گا اور اچھے ذائقہ کا ہے جس میں (۱۶)۔

امام ابن مسعود، ابو نعیم، ابوالفتح، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اور نسائی نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاخ قرہ پر خیر کرتے ہوئے کہ جنت کی نہروں میں کھجوریں، ان کے اندر مٹ ہیں جسے خدا انہیں دے گا زمین پر جنتی ہیں ان کے کنارے موتیوں کے ٹیسے ہیں، اور ان کی شان از کتبوری ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے فرمایا جس میں کمی اور چیز کی آسیریش نہ ہو۔ ابن ابی الدنیا اور ابوالخیر اور ابن مسعود نے ان کو ان سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ یہ کرم شاخ ہے جسے فرمایا جنت کی نہروں جنت میں ہے کھجوریں ہیں جو مختلف نہروں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب انہیں اس سے ملایا جائے گا۔ (۱۷)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ دوسرے صحابہ سے ملنے ان کو فرمایا میں نے کھجوریں کھانے کی تھیں ان سے کہ جنت میں کھجوریں کھانے کا قہر وہاں کو دیکھ کر کہیں گے یہ تو ہمیں اس سے پہلے دیا گیا ہے ان کو جنت میں کھجوریں کھانے کا قہر وہاں کو دیکھ کر کہیں گے یہ تو ہمیں اس سے پہلے دیا گیا ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ کہیں گے کہ جنت میں آنے سے پہلے دینے کے چلوں میں سے یہی ایسا کھجور دیا گیا تھا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی الدنیا، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ کہیں گے کہ میں نے کھجوریں کھانے کا قہر وہاں کو دیکھ کر کہیں گے یہ تو ہمیں اس سے پہلے دیا گیا ہے ان کو جنت میں کھجوریں کھانے کا قہر وہاں کو دیکھ کر کہیں گے یہ تو ہمیں اس سے پہلے دیا گیا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی الدنیا، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ کہیں گے کہ میں نے کھجوریں کھانے کا قہر وہاں کو دیکھ کر کہیں گے یہ تو ہمیں اس سے پہلے دیا گیا ہے ان کو جنت میں کھجوریں کھانے کا قہر وہاں کو دیکھ کر کہیں گے یہ تو ہمیں اس سے پہلے دیا گیا ہے۔





تھے انہیں نے سناں ہمیں کہجہ پر ہوا۔ بات یہ تھی اور طرف۔ اس نے کہا ہاں میں کوئی اس کی مثال ہے تو بیان کرو۔ میں نے کہا اس کی جگہ جہنم کی ہے جو ان کے پید میں ہوتا ہے اللہ کی طرف سے اس نوروزی ماں کے چہرہ میں ملا ہے لیکن وہ بیضاب و خاندان ہے کہ فرماتے ہیں (یہ عشاء میں کرنا) راسب کا رنگ کب ہو گیا۔ پھر راسب نے مجھے کہا کہ کیا تو نے مجھے کہا نہیں تھا میں ان کے طار سے نہیں ہوں، میں نے کہا نہیں۔ فرماتے۔۔۔ صحت نہیں ہوا تھا۔ پھر راسب نے کہ تیرا دشمنان ہے اور خدائت میں داخل ہو گئے۔ اس کا کہنا تھا کہ میں اس کے شراب پر گئے لیکن اس میں گھٹائی نہیں آئی۔ میں نے ہم میں کہتے ہیں کہ بات یہ تھی اسی طرح۔ اس نے کہا دیکھا میں کسی کوئی مثال اس سے کہ اس کی دنیا میں مثال صحت ہے اگر تمام دل بھی ہوں میں تو اس میں کچھ نہیں کہتا، راسب ہر چیز پر بھروسہ کرتا تو نے تو کہا تھا کہ میں ان کے طار سے نہیں ہوں اس سے کہ میں نے تھمت مجھ پر ہوا تھا واقعی میں نہ ان کے عہد میں ہوں اور نہ ان کے جلد سے ان کی۔

نامہ عام اور ان میں وہ ہے نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جنتوں کے باب میں ہیں۔

اور حضرت جبریل علیہ السلام اور اس کے حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اس جنت کی جو ہیں خدا رحمت اور رحمت سے پاک ہوں کی (2)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ان شان کو حدت الہی اور شان اور حدت آنے کی (3)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جہنم کے عہد سے نقل کیا ہے کہ ان جنت کی جو ہیں بعض اول و اول اور حدت، کھنگار تھوکت یعنی اور بچے سے پاک ہوں کی (4)۔

امام ترمذی اور دیگر نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان کی جو ہیں کوئی بعض آئے کو حدت علی آئے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں نے ان بیضاب سے کہ میں نے اور حدت کوئی کی۔

امام عبد اللہ بن ابی عبد اللہ اور ان کے حضرت ابی سعید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حدت نبی نے ان کوئی کے ان کوئی کے۔ فرماتے اور گناہ۔ یہ پاک آج ہے (5)۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ، بخاری، مسلم، ابن ماجہ اور ترمذی نے بیعت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کی جو ہیں کوئی کے پانچویں صورت پر ہوں گی، نہ حدت میں حدت میں گئے، نہ حدت کہہ رہے ہیں گئے، ان کے حدت اور ان کی شکستیاں سے نہ درجائے گی کہ نہ درج ان کی آہستہوں میں جو رہے ہیں گئے، ان کی کھنگاریاں مستور کی ہوں گی۔ ہر حدت سے ہے اور وہ ہیں ہوں کی ان میں ہوں گی کہ گوشت کے اندر سے پھٹی کا گورا ان کے کا، اول حدت کے درج ان کوئی خلاف نہ ہوگا اور نہ بعض ہوگا، ان کے

نہ ایک دن کے بابت دونوں نے دو سو حج تمام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر دی ہے۔

۱۰۔ ابن ابی شیبہ و احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس روایت کو صحیح بھی کہا ہے اور بخاری نے اسے اس میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اور اسے میں پہلا سرورہ جو جنت میں داخل ہو گا ان کے چہرے پر دمیر کے پتھر کی طرح ہوں گے اور دوسرا سرورہ آسمان میں چمکنے والے ستارے سے خوبصورت ہو گا اور یہ جنتی کی دونوں زبانوں میں اور میری زبان پر گزراں کے ترسوت ہوں گے لیکن اس کے باوجود ان بزرگوں (موت) کے پیچھے سے ان کی پندلیوں کو برا نظر آنے لگا (۱)۔  
اور امام احمد اور ترمذی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں اتنی درجہ والے شخص کے لیے جی ان بزرگوار اور بزرگ ہیں ہوں گی اور ان کی رہائش کا قبر، ساتویں یا توات اور نہر جہ سے تیز کر دیا گیا ہو گا اور ان کا جنتی مسافرت جابیہ دراصلہ کے درمیان ہے (۲)۔

۱۱۔ امام بخاری، مسلم اور بخاری نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے صحابہ کرام آپس میں تذکرہ کر رہے تھے کہ جنت میں مرد و عورت ہوں گے یا عورتیں؟ تو ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا کہ ہم جنتی کے لیے دو بیابان ہوں گی اور اس سر بزرگوں کے پیچھے سے آگے پندلیوں کا گودا کھڑے آئے گا۔ اور جنت میں کھوار کوئی نہیں ہو گا (۳)۔ ترمذی اور ابو ہریرہ نے اسے حضرت انس سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے صحیح بھی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک شخص کا علاج سر بزرگوں سے ہو گا۔ عرض کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو سر بزرگوں کی قوت صف کی جائے گی (۴)۔ ابن اسکن نے المعروف میں اور ابن مسعود نے زنی، روح میں صاحب بن ابی ایلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جنت میں ممکنہ بہترین عورتوں سے نکاح ہو گا (۵) آخرت کی عورتیں ہوں گی اور وہ دنیا کی عورتوں سے ہوں گی۔

۱۲۔ ابن ابی شیبہ و احمد اور ترمذی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا اس کا بہتر بیویوں سے نکاح کرے گا اور اچھو چشم سنی مولیٰ آنکھوں والیاں ہوں گی اور سزا اس کی نہراٹ سے بلی جنت سے ہوں گی۔ اور ان کی جنتی عورت نیک ہوگی مگر اس کی سرخوب فرج ہوگی اور جنتی مرد کے لیے ایسا بزرگ ہو گا جو نہ ہوا ہو گا (۶)۔

۱۳۔ امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں اتنی عورتیں ہوں گی کہ سات درجہات میں ان کے دل چاہنے پر وہ ہوں گے اور اس کے اوپر عورتوں پر ہوں گے اور اس جنتی کے

۱۔ جامع ترمذی، کتاب صلاۃ، ج ۱، ص ۳۰۲، باب من ذلک من صلاۃ اللہ علیہ وسلم

۲۔ جامع ترمذی، ج ۱، ص ۳۰۲

۳۔ جامع ترمذی، ج ۱، ص ۳۰۲

۴۔ جامع ترمذی، ج ۱، ص ۳۰۲، باب من ذلک من صلاۃ اللہ علیہ وسلم

۵۔ جامع ترمذی، ج ۱، ص ۳۰۲، باب من ذلک من صلاۃ اللہ علیہ وسلم





امام عبد اللہ، امیر بن سعید، امام ربیع، امام یحییٰ نے حضرت سید بن جابر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جنت میں مٹی کی اور موت نہیں ہے، جنتی لوگوں سے سزا اور عید کرتے رہیں گے (1)۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت طاہر بن زید سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: اہل جنت عورتوں سے محبت کریں گے، عین وہ بچے جنہیں دیکھیں گے۔ جنت میں مٹی اور موت نہیں۔ (2)۔

امام عبد الرزاق، ابو عبد بن حمید نے حضرت عطاء بن ابی راسی سے اس کی شکل روایت کیا ہے (3)۔

امام ربیع، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے حضرت ابراہیم الحنفی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جنت میں خراش کے مطابق جنازہ ہوگا لیکن بچہ نہ ہوگا، بڑا بچہ ہوگا جس کو دیکھ کر نوے کا تو انکی شہوت پیدا ہو جائے گی پھر وہ دیکھے گا تو اس کے لیے دوسری شہوت پیدا ہو جائے گی (4)۔ اھلباء، القدری نے حدیث کے ساتھ اس میں ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ جو چھائی کیا جنت میں ہم دلی کریں گے فرمایا ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ قدرت میں ہماری جان ہے سزاوارہ ہو، ہر جنازہ ہوگا جب مرد ایک مرتبہ جنازہ سے فارغ ہوگا تو عورت پھر ایک بار دوبارہ ہو جائے گی۔

امام ابو داؤد اور طبرانی نے الضعیف میں ابو الرزاق نے العلقمہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت اپنی عورتوں سے جڑا کر رہیں گے پھر وہ وہاں کے پانی میں گئے تو وہ باکرہ ہوں گی اور وہ عبد بن سعید، احمد بن حنبل نے زوائد، ابوداؤد میں اور ابن اسلم نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: مومن جب اپنی بیوی کا اور عورت کا تو وہ اس کو بڑا کر دے گا۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: اہل جنت میں سے ایک شخص کا قد نوے میٹر ہوگا عورت کا قد تیس میٹر ہوگا اور اس کے پیچھے کی جگہ ایک بریب ہوگی اور مرد کی شہوت عورت کے جسم سے ستر سال چاروں رہے گی اور دولت کمزور کرے گی (5)۔ احمد بن حنبل، ابی داؤد اور ابو داؤد نے ابویث میں احادیث میں جنت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو ان سے نہیں پہنچائی لیکن جنت کی عورت اس کی بوی سے کہتی ہے اللہ تعالیٰ تجھے نہرت سے تیرے ساتھ اس کا نام بھی رشتہ ہے وہ تجھے چھوڑ کر مقرب ہمارے پاس آجائے گا (6)۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وہاں میں ہمیشہ رہیں گے۔

امام ابن حنفی، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے اس آیت کے تفسیر روایت کیا ہے کہ وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ خیر دے رہا ہے کہ خیر کو ثواب اور شر کا عذاب ہمیشہ ہوگا اس میں نقصان نہ ہوگا۔ امام احمد اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر سے اس آیت کا مفسر یہ بیان فرمایا ہے کہ اور جنت میں حریز گئے نہیں۔ الحسنی نے اپنے مسائل میں حضرت ابن

1۔ مصنف ابی داؤد، جلد 1، صفحہ 421

2۔ بیضا، جلد 1، صفحہ 420

3۔ بیضا

4۔ مجمع مصنف طبرانی، صفحہ 245

5۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 38

6۔ ترمذی ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 502، الطبرانی، المعجم، جلد 2، صفحہ 31

7۔ ترمذی ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 31

عمر سے روایت کیا ہے کہ حضرت تابع بن ادریس نے فرماتے کیا کہ مجھے اس ارشاد کی تفسیر بیان کیجئے فرمایا وہ اس میں :  
تھہر سے، ہیں گئے بیٹھ بیٹھ۔ تابع نے کہا کیا عرب یہ مانیں گے کہ میں فرمایا : یہاں کیا تو نے عدی بن زید کو شعر پیش کیا :-

هَٰؤُلَاءِ مِنْ عَذَابِنَا لِمَا هَلَكُوا وَهَٰؤُلَاءِ بِمَقَالَتِ بْنِ بِلْقَاسِ غَارُ

کیا بیٹھ رہیں گے یا مہلک ہو جائیں گے اے لوگو! کیا موت سے بچو! (تفسیر) ہے۔

امام عبد بن حمید بخاری، مسلم اور ابن مرداویہ نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اہل جنت میں اہل ہوس کے اور دوزخی اور زانیہ میں پھر ان کے درمیان امتلا کیا کرنے والا اٹھے گا (اور امتلا کرے گا) اے دوزخیز! (اب) کوئی موت نہیں ہے۔ اے جنتیو! (اب) کوئی موت نہیں ہے، جو جہاں ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا (13)۔

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل جنت کو کہا جائے گا بیٹھو! (تذکرہ) روضےؓ پر موت نہیں آئے گی۔ دوزخیو! کو کہا جائے گا بیٹھو! عذاب میں (تذکرہ) ہو گئے اب کوئی موت نہیں آئے گی (14)۔

امام عبد بن حمید، ابن ماجہ، حاکم، ترمذی نے اسے صحیح بھی کہا ہے اور ابن مرداویہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موت کو کہتے ہیں کہ اے بیٹھنے والے بیٹھنے والے میں لایا جائے گا پھر اے علیؓ مرا لہو پر غصہ ہو جائے گا۔ ارشاد: لو کہ اے اہل جنت، دوزخ سے کہتے ہو اے دیکھیں گے کہ نہیں ان نعمتوں سے نکال دیا جائے۔ ارشاد ہو گا کہ اے جانتے ہو کہ نہیں گئے ہاں یہ موت ہے، پھر ارشاد ہو گا کہ اب دوزخ اور خوشی جو کہ توبہ والوں کے کہہ رہا تھا ہے انہیں اس عذاب سے نکالا جائے گا۔ پھر ارشاد ہو گا کہ اے جنتیو کہ تم کہتے ہو کہ اب یہ موت ہے۔ اب موت کو کہلی مرا لہو پر غصہ کرنے کا حکم ہو گا پھر فرشتے کو کہا جائے گا جس جس جگہ تم ہو، وہاں اس میں ہمیشہ رہو گے اور اس میں موت نہیں ہوگی (15)۔

امام طبرانی اور حاکم نے حضرت ابو ذرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں جہنم کی طرف بھیجا جب وہ بیٹھیں گے ہاں پہنچے تو انہوں نے کہا اے لوگو! (میں تمہاری طرف اٹھ کر رسول کی طرف سے بھیجا گیا ہوں) آپ کا ارشاد یہ ہے کہ میں تمہاری طرف اٹھ کر پیغام پہنچانے والا ہوں، اللہ کی طرف لوٹو ہے جنت یا دوزخ کی طرف دنا ہے بغیر موت کے ہمیشہ رہنا ہے بغیر سزا کے ہمیشہ تھہرنا ہے، ایسے مسلسل میں رہنا ہے جو میری گئی نہیں (16)۔

امام طبرانی، ابن مرداویہ اور ابو نعیم نے حضرت امیہ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کو کہے کہ تم کہتے ہو کہ میں تمہاری طرف اٹھ کر پیغام پہنچانے والا ہوں، اللہ کی طرف لوٹو ہے جنت یا دوزخ کی طرف دنا ہے بغیر موت کے ہمیشہ رہنا ہے بغیر سزا کے ہمیشہ تھہرنا ہے، ایسے مسلسل میں رہنا ہے جو میری گئی نہیں (16)۔

1. بحیث مسلم، ص 17، صفحہ 152، تفسیر دار الفکر، طبعیہ، ج 1، ص 2397، مجموعہ روایات، طبعیہ، ج 1، ص 2397

3. سنن ابن ماجہ، ج 4، صفحہ 575، رقم الحديث: 4327، تفسیر دار الفکر، طبعیہ، ج 1، ص 2397

4. تفسیر دار الفکر، ج 2، صفحہ 387، مجموعہ روایات، طبعیہ، ج 1، ص 2397، مجموعہ روایات، طبعیہ، ج 1، ص 2397





امام ابن ابی حاتم نے حضرت حسن و محمد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب یہ آیات نازل ہوئیں تو انھوں نے کہا اے اللہ  
 عَزَّوَجَلَّ (الحج 73) تو شرکیں نے کہا یہ مثال کیا ہیں۔ وہ یہ اور ان قسم کی دوسری مثالیں کیوں بیان فرماتے ہیں۔ اللہ  
 تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللہَ لَا یَسْتَعْنِیْ وَہُوَ مُقَدِّمُ الْاُمُورِ بلکہ مثال مردی ہے۔

امام اہل بیت علیہ السلام سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ محمد اللہ کی مخلوق سے کمزور ترین ہے۔ امام اہل بیت علیہ السلام نے انھیں میں اور علیؑ نے حضرت ابو بکرؓ کو بھی اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بارے میں جو کہیں حدیث اُٹھو انہی سے ہے پر جو وہ ثابت ہو پھر نیچی آؤ اور ان سے روایت کرو۔

امام اہل جہر یاور دین اہل جہر نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے فَاَمَّا الَّذِي يَنْفَعُ الْفُلَّ فَيَكُونُ زَكَاةً لِلْعَلِيِّ طبع کی تفسیر نقل فرمائی ہے کہ یہ مشائخ حق ہے اور یہ امام کا حکام ہے اور اس کی طرف سے آیا ہے (2) عبد بن حمید اور دوسرے جہر نے لے لیا ہے وہی طریق روایت کیا ہے۔

امام محمد بن حنفیہؒ نے حضرت مجاہد سے اس آیت سے متعلق یہ نقل کیا ہے کہ مومنین اس مثال پر ایمان لاتے ہیں جو رہا جائے ہیں کہ یہ اللہ کے رب کی طرف سے خلق ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں ایسی مثالوں کے ذریعے ہدایت دیتا ہے اور قاضی اس کو جانتے ہیں پھر لکھتے رہے ہیں (۱۵)۔ ابن جریر نے ابن مسعود اور دوسرے صحابہ سے روایت کیا ہے کہ **يُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ** کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس فضیلت کو اس کے ساتھ گمراہ کرتا ہے اور مومنین کو اس کے ساتھ ہدایت دیتا ہے۔ اور فضیلتیں یہ سب اس معانی ہیں۔ **الَّذِي يُؤْتِي مِنْ فَضْلِهِ مَنْ يَشَاءُ** کے متعلق زہری کا یہ پہلا اس کا اقرار کرتے ہیں پھر کفر کے اس مہم کو دیتے ہیں (۱۶)۔ امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مذکورہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ کافر اس کو جانتے ہیں مجاہد اس کا انکار کرتے ہیں۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ اور شعیب اللہ علیہ سے اس کا یہ مضمون دریافت کیا ہے کہ انیسویں نے نقش کا اور کتاب کیا۔ جس اللہ تعالیٰ نے اللہ کے نقش کی وجہ سے انیسویں کو پیدا کیا ہے۔

امام بخاری، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہ **الَّذِي يَنْفَعُ نَفْسًا**  
**اَلْحَيَّ مِنَ الْمَوْتِ بِمَا عَمِلَ فِي حَيَاتِهِ** سے بچو اللہ تعالیٰ نے عہد کرنے والوں کو نفع بخشیں گے (5)۔

۱- سند خزانه داران ملی، جلد 5، صفحه 274؛ ظهور سال اوله ای که کمره  
2- نسخ طبرستان از آیات خوا، بعد 1، صفحه 208

3- اپنا 4- اپنا 5- اپنے زبیر 1- منی 212 6- اپنا

امام احمد، طبرانی، ابن حبان، طبرانی نے ۱۱۱ احادیث میں روایت کی ہے۔ شعب الاثر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ اور انصار فرمایا کہ خبردار اس کا ایمان نہیں جس کے لیے مانت نہیں، اس کا دین نہیں جس کے لیے عید کے پاس نہ لڑی نہیں (۱)۔ طبرانی نے الکبیر میں عبد بن العاصم اور ابو امامہ سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ طبرانی نے ۱۱۱ احادیث میں اس طرح سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عبد ایمان (کی ضمانت) ہے (۲)۔

امام نووی بن حیدر اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یَعْلَمُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ كَأَنَّهُ وَصَلٌ سے مراد مرد و قرابت ہے (۳)۔

ابن ابن قتیبہ نے مدلی سے وَاعْلَمُونَ یَعْلَمُونَ کی تفسیر یہ نقل کی ہے کہ وہ اس میں مصیبت اور غنا کے عمل کرتے ہیں۔ ابن المنذر نے مقاتل سے أَوْ يَعْلَمُونَ الْعَصَبُونَ کے متعلق روایت کیا ہے کہ اس سے مراد روزی ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مرد و عجم جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اس اسلام کے علاوہ کسی طرف کی ہے مثلاً عجم صرف اور عجم، عجم تو اس سے مراد کفر ہوتا ہے اور جس اسم کو اس اسلام کے لیے استعمال فرمایا ہے اس سے مراد گناہ ہوتا ہے (۴)۔

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِهِ سَلَّمَ أَمْ أَلَّا تَأْتِيَكُمْ لَمْ يَبَيِّنْ لَكُمْ لَمْ يَبَيِّنْ لَكُمْ

لَمْ يَكُنْ لَكُمْ جَعَلُونَ ⑤

”کیونکر تم انکار کرتے ہو اللہ کا حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اس کی طرف تم چلنا نہ جاؤ گے۔“

امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابن جریر نے دوسرے صحابہ سے روایت کیا ہے کہ مذکورہ آیت کا معنی یہ ہے کہ تم کچھ بھی نہ تھے اس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں قیامت کے روز زندہ کرے گا (۵)۔

امام ابن جریر، ابن المنذر، راوی ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنے آباء کی مسلوں میں تھے اور کچھ بھی نہ تھے حتیٰ کہ اس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر وہ حق کی موت دے گا تمہیں حق کی زندگی کے ساتھ زندہ کرے گا جب وہ تمہیں اٹھائے گا (۶)۔ عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ سے اس آیت کی یہ تفسیر

2۔ تاریخ کبیر، انباری، جلد 1 صفحہ 319 مطبوعہ مدینہ منورہ

۱۔ شعب الاثر، جلد 4 صفحہ 78

4۔ تفسیر طبری، نزاعیہ، جلد 1 صفحہ 213

3۔ تفسیر طبری، نزاعیہ، جلد 1 صفحہ 212

6۔ ایضاً

5۔ ایضاً، جلد 1 صفحہ 14

نفس کی ہے وہ اپنے آپ کی جسموں میں مراد تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کیا۔ پھر انہیں باہر نکالا پھر وہ انہیں ایسی موت دے گا جو جتنی ہے پھر انہیں قیامت کے روز زندہ کرے گا وہ ان (موتوں اور زندگیاں کا ذکر اس آیت میں ہے (۱)۔ کئی اور ایسی خبریں نے ابوصالح سے نقل کیا ہے کہ وہ قبر میں تھیں زندہ کرے گا پھر وہ جسمیں موت دے گا (2)۔

امام ابن جریر نے حضرت مجاہد سے اس آیت کے تعلق روایت فرمایا ہے کہ تم کچھ نہ تھے فانی کہ اس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر وہ تمہیں حق کی موت دے گا پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد تَرْتَفَعُونَ عَلَيْهَا فَيَعْلَمُ السَّيِّئَاتِ كُلَّهَا (المومن: ۶۱) اس آیت کی مثل ہے (3)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو العالیہ سے یہ مفہوم روایت کیا ہے کہ وہ کچھ نہ تھے اس نے انہیں موت دی پھر زندہ کیا پھر زندگی کے بعد قیامت کے روز اس کی بارگاہ میں وہ لوٹیں گے (4)۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ فِي الْأَمْشِ جَوَافِدًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۵﴾

”وہی تو ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے سب کا سب پھر تو چرخہ راہی اوپر کی طرف تو ٹھیک ٹھیک بنا دیا انہیں سات آسمان اور وہ سب کو خوب جانتا ہے۔“

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر نقل کی ہے کہ اس نے اپنی کرم زادہ امی سے اتنی آدم کے لیے بطور نعمت ساتویں زمین کو مخر کر دیا ہے مخصوص عرصہ تک یہ اس کے لیے سالانہ ذلت اور نفع بخش چیز بنے اور کرم زادے کی روزی ہے (5)۔

امام عبد بن حمید، ابن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے اعلیٰ میں حضرت مجاہد سے اس آیت کے تعلق یہ روایت کیا ہے کہ خلق یعنی سحر ہے یعنی اس نے تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب مخر کیا ہے پھر تو چرخہ راہی اوپر کی طرف۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے زمین کو آسمان سے پہلے پیدا فرمایا، جب زمین کو پیدا فرمایا تو اس سے دھواں (دھواں) اُٹھا۔ اسی لیے فرمایا پھر اس نے تو چرخہ راہی اوپر کی طرف تو ٹھیک ٹھیک بنا دیا انہیں سات آسمان۔ فرماتے ہیں وہ تعالیٰ نے سات آسمان ایک دوسرے کے اوپر بنائے اور سات زمینیں ایک دوسرے کے نیچے بنائیں (6)۔ امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم اور یحییٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے تعلق یہ روایت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان ایک دوسرے کے اوپر بنائے اور سات زمینیں ایک دوسرے کے نیچے بنائیں (7)۔ امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور یحییٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے تعلق یہ روایت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان ایک دوسرے کے اوپر بنائے اور سات زمینیں ایک دوسرے کے نیچے بنائیں (8)۔ امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور یحییٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے تعلق یہ روایت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان ایک دوسرے کے اوپر بنائے اور سات زمینیں ایک دوسرے کے نیچے بنائیں (9)۔

1۔ تفسیر طبری ج ۲، آیت ۲، جلد ۱، صفحہ 215 5۔ ایضاً 3۔ ایضاً جلد ۱، صفحہ 214 4۔ ایضاً

5۔ تفسیر طبری ج ۲، آیت ۲، جلد ۱، صفحہ 219 6۔ ایضاً جلد ۱، صفحہ 223





جانتے ہیں فرمایا اس کے اوپر آسمان ہے، پھر پوچھا کیا تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کے اوپر ایک سوچا ہوئی اور مخلوق صحت ہے تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کے اوپر آسمان ہے۔ پوچھا تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کے اوپر دوسرا آسمان ہے، کیا تم جانتے ہو ان دونوں آسمانوں کے درمیان کتنی مسافت ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا ان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے حتیٰ کہ آپ شیخینہ نے سماعت آسمان مبارک فرمائی اور ہر دو آسمانوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت بیان فرمائی۔ پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کے اوپر عرش ہے۔ پوچھا کیا تم جانتے ہو اس کو؟ آسمان اور عرش کے درمیان کتنی فاصلہ ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا جتنا وہ آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ ہے؟ یہ میں نے یہ کہہ دیا کہ تم جانتے ہو اس کے یہ ذکر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کے نیچے دوسری زمین ہے اور ان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے حتیٰ کہ سماعت آسمان مبارک فرمائی (اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ شمار فرمایا) (۱)۔

حضرت عثمان بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہی اربعہ میں، ابن المنذر، طبرانی، ابوالشیخ، ابن مردودہ، اہل کتاب کی اور عثمانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ درہر دو آسمانوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کی ہے۔ اور آسمان اور کرسی کے درمیان پانچ سو سال کے مسافت ہے، پھر کرسی اور پانی کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ عرش پانی پر ہے اور اللہ تعالیٰ عرش سے اوپر ہے اور وہ جتنا ہے جس کا ذکر کرتے ہیں۔

امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے، اس کی سید کی کتنی شہید ہے اور دوسرے آسمان کی سفیدی اس سے جگہ شہید ہے پھر اسی طرح کہتے تھے حتیٰ کہ ساتوں آسمانوں کا ذکر کیا اور ساتوں آسمانوں کے اوپر پانی کو پیدا فرمایا اور پانی کے اوپر عرش کو پیدا فرمایا، آسمان دنیا کے اوپر سورج، چاند، ستارے اور ہر جویم پیدا فرماتے۔

امام ابن ابی حاتم، ابوالشیخ اور ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آسمان کیا ہے فرمایا ایک سوچا ہوئی ہے جو تم سے روٹی کٹی ہے۔ اٹھ بن راہویہ نے اپنی منہ میں۔ ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور طبرانی نے الاسط میں اور ابوالشیخ نے رافع بن انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آسمان دنیا کی ایک سوچا ہوئی سورج ہے اور دوسرا آسمان سفید رنگ سر ہے و تھیرا انہی ہے اور پتھرا انہی ہے اور پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور ساتوں آسمان سرخ یا قرم ہے اور اس کے اوپر نور کے صحرائیں، اس کے اوپر کی کیفیت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ایک فرشتہ جس کے سپرد

پہلے میں ایک متوسط طبقہ کو لیا جاتا ہے۔ اس شخص نے ملحدانہ افکار سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آسمان دیا ہرگز ہرگز ہے اور اس کا وہ مرقعہ ہے جس پر آسمان عقیدہ پر مبنی ہے اور اس کا نام ان لوگوں سے تیسرا آسمان سرخ آفت ہے۔ یہ وہی وہ نام عقیدہ ہے جس پر آسمان عقیدہ مبنی ہے۔ یہ ہے اور اس کا نام وہ جو ہے اور پانچواں آسمان سرخ آفت ہے۔ یہ وہی وہی کا نام ہے۔ یہ عقاب و چمکا آسمان اور آفت ہے۔ یہ ہے اور اس کا نام وہ ہے اور پانچواں آسمان سرخ آفت ہے۔ یہ وہی وہی کا نام ہے۔

امام بوشیخ نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: میں نے اس کا نہایت بڑا سہارا دیا۔ انا ہا ہام الصخرۃ ہے۔ عثمان بن عفانہ کی کتاب الروایۃ الجلیہ میں وہ اس حدیث نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: اس کو اس کا سہارا دیا ہے جس میں عرش ہے اور وہ زمینوں کی سرور زمین وہ ہے جس پر چڑھتے ہو۔ اس نے علی حتم نے انھیں سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: اس کو میں نے ابوالخدیج کی طرف نکھا کہ اس کو میں چیر کا کا دیا اسے انھوں نے جوڑا نکھا کہ اس کا ایک بڑا بولی سوچ ہے۔ ان ابی ابراہیم نے ابوالخدیج سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: میں نے ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جس میں تمام نکھاتے ہوئے تھے کہ تمہارے اہل بیت کی جس نے آسمان کو چھوئی اور پانی سے پیا ابراہیم

امام امین، نبی مہتمم اور پیرائشی نے حضرت لعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ اس روایت سے ہمیں کیا یاد دہانی ملتی ہے۔

امام عبداللہ رحمہ اللہ اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آیت کے حقیقی روایت کیا ہے؟ کہ یہ اسلم بن ایک اسلمیہ کے بیٹے ہیں اور جبرائیل علیہ السلام کے درمیان بیچ کچھ حوالہ کی مسافت ہے۔

امام ابن المظہر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حدیث روایت کرتے فرماتے ہیں قرآن میں زیادہ حدیث والو آیت دو ہے جس کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اسلم میں سے کوئی اسم نہ رکھو (مَنْ مِّنْكُمْ عَلِمَ شَيْئًا مِّنْ عِلْمِ اللَّهِ فَليُخْبِرْ بِهِ) (البقرہ)

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ۗ قَالُوا اَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ یُفْسِدُ فِيهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَیَنْحَنُّ نُسُیْهُ بِحُجُرٍ ۙ وَلُفَّتْ مِنْ لَّدُنْ ۗ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اور اگر وہ جب فرمایا تھا، اے رب نے فرشتوں سے میں مقرر کرنے والا ہوں زمین میں ایک نائب کہنے لگو۔  
تو مقرر کر کے زمین میں بھیجا، اور یہ کہے گا میں اور انوں زمینوں کو ملے گا انہم نے یہی سچ کرے

[illegible]

الاصحاحی، علیہ السلام، جب میں حیدرہ خان و مکتبہ دار اور اس صاحب کار نے حضرت ابن عباسؓ کو بھی اللہ خبر۔ نہ روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم ماہِ اسلمہ کو ہفتہ سے ان کی تخلص سے پہلے انہیں کلام پھر ان عباسؓ نے اظہارِ دلیل واتیٰ خدیجی (الذکر) حضرت علیؓ کی آیت خروقت فرمائی (۱۳)۔

[illegible]

امام اسی جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل بیت کا تعلق ملائکہ کے ایک قبیلہ سے ہے جنہیں جن نام پر تاج ہے۔ وہ اترتے سومنی آگ سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اہل بیت کا نام طوطا تھا۔ یہ جنت کے داروں میں سے ایک داروں تھا اور اہل قبیلہ کے عوام و عانی تمام فرشتے خود سے پیدا کئے گئے ہیں اور انہیں آگ کے شعرات پر پیدا کیا گیا ہے اور وہ آگ کی زبان ہے جو آگ کے فرشتے کے اوقات آگ کی ایک حرف ہوتی ہے۔ زمین پر سب سے پہلے جس مخلوق پر پورے ہوئے پھر انہوں نے وہاں فرشتہ رکھا کہ یا اور اہل مقامات کو مسئول بنالیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف اہل بیت و فرشتوں کے انظار بھی بھیجا۔ پس اسی نے ان سے جب شروع کی اور انہیں پھاڑا اور ہزاروں کی طرف بھٹکایا۔ جب انہیں یہ کام ہر انجام دے چکا تھا اس میں گمراہ رہے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہیں نے ویسا کام کیا کہ جو کسی اور نے نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدل کی کیفیت پر مطلع ہوا انہیں فرشتے اس بات سے آگاہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا میں نے میں میں علیہ السلام نے وہاں ہوں۔ فرشتوں نے کہا تو زمین میں اسے تعین نہ کرنا ہے۔ فرشتہ روپا کرتے گا اور اس میں خلوت رہیں گے۔ اس طرح انہوں نے اپنا حق اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں جانتا ہوں جو تم کہیں جانتے فرمایا میں اہل بیت کے خدو و خواتین پر مطلع ہو چکا ہوں جب



کہ قرآن کی مبنیّت پر مطلق نہیں ہوتا۔

جب اللہ تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کیا تو وہ اولیٰ ہی میں اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پیدا کیا۔ پہلا آدمی جس نے اللہ تعالیٰ سے پیدا فرمایا۔ جسے آپ کا کمر پالیں، انحر نہ پا۔ آپ انہیں نہ سنا اور اپنے پیروں سے اس کو نہ ٹھوکر مارا تو آواز پیدا ہوئی۔ پھر وہ حضرت آدم کے جسم کے ساتھ داخل ہوا اور وہ۔۔۔ نکل جاتا۔۔۔ سے داخل ہوا اور وہ۔۔۔ سے نکل جاتا اور کھانا تو کچھ بھی نہیں ہے قلعے کے لیے یہ کہ یہ میاں ہے۔ جسم بھلا اگر مجھے کچھ پر مسلط کیا تو میں ضرور تجھے ہلاک کروں گا اور اگر تجھے مجھ پر مسلط کیا تو میں جبری یا ناجائز کرانہ طور پر مجھ پر مسلط نہ کر سکتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آدم کے جسم میں اپنی روح پھونکی تو وہ روح صرف آبی جہاں جہاں سے وہ روح نکلے گی وہاں دشت اور خون یہ ہوتا تھا۔ جب روح نکلے گی تو آواز علیہ السلام نے اپنے جسم کی طرف دیکھا اور ایا میں آپ کو بہت پسند آیا، آواز علیہ السلام نے اٹھا جاب لیکن انہوں نے اسی طرف حلقہ الا انسان میں عَجَبی (الانبیاء 37) میں اٹھا رہے جب جسم میں روح مکمل ہو گئی تو آپ نے بھینک ماری اور کہ اللّٰهُنَّ بَنُو نَبِّیِّ الْغَلْبِیِّیْنَ۔ یہ کلمات اللہ تعالیٰ نے انہیں اسباب فرمائے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ پانچو حصّہ اللّٰہ بآقادم۔ وہ فرشتے جو انہیں کے ساتھ تھے صرف انہیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا آدم کو مجھ ماریا۔ جب نے سجدہ کیا لیکن۔۔۔ انہیں نے سجدہ نہ کیا۔ اس نے ان کی اور کلمہ کیا، شیطان کے دل میں تلخ پیدا ہوا اور کہنے لگا میں اس کو سجدہ نہیں کروں گا اور میں اس سے بہتر ہوں اور میں بڑا ہوں اور زور دے گا لیکن اس سے ملے تو رہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں کو برسر سے کئی طور پر، پچس کر دیا، اس کو دھتکارا اور شیطان بنا دیا۔

اس میں میری رائے ان ابی حاتم اور ابو الجحجی نے اظہر میں حضرت ابو الولیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو سجدہ کے لیے فرمایا اور انہیں کو نصرت کو یہ فرمایا اور ان کو کہ جس کے دل سے نہ آیا، پس انہوں کی ایک قوم نے کفر کیا پس فرشتے ان کی طرف زخمی چراتے اور ان سے جنگ کی، زمین پر اس وقت فساد اور خون ریزی تھی۔ اسی وجہ سے فرشتوں نے کہا کیا تو اسے بغیر ضرورت کے اسے جو زمین میں مسافر پارے گا (2)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن ابی مرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو فرشتے اس سے ڈر گئے اور کہنے لگے اے ہمارے رب تو نے اس کو کیسی پیدا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس نے بے ہوشی مخلوق سے بے ہوشی، فرشتے نے کہا۔ اس وقت یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بے ہوشی میں پیدا کیا، اسے ہر سے بے ہوش کر دیا، کوئی ہم پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ ہم تیری طرف ماری کریں گے؟ فرمایا نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ زمین میں ایک مخلوق پیدا کر دوں اور اس میں ایک خلیفہ بنوں اور زمین میں خون ریزیوں کر سکتی اور فساد پھیلائے گی۔ فرشتوں نے کہا کیا تو اسے زمین میں خلیفہ بنا دے؟ ہر زمین میں فساد پھیلائے گا جس میں زمین پر پناہ نہ ملے۔ ہر تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیری چمکیاں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں دو جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (3)۔









سال کا اضافہ کر دو۔ پھر ایک اور سہ ہفتے کو دیکھ جس کا نور پھیلا ہوا تھا۔ اس پر ایب نور تھا جیسا کہ میں نے فرمایا تھا۔ آدم نے پوچھا یہ کون ہے فرمایا یہ تیرا چچا تھا مشیتِ بخیر ہے۔ یہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوئے حضرت آدم نے کہا کہ شک ہے اس بات کا جس نے میری اول دے دیے بعد تمام لوگ پیدا فرمائے تو مجھ سے پہلے جنت میں جا رہے تھے۔ میں اس سے حسد نہیں کرتا۔

جب آدم علیہ السلام کی عمر کے نو سو ساٹھ سال گزر گئے تو فرشتے روح قبض کرنے کے لئے سامنے آئے آدم علیہ السلام نے پوچھا تم کیا چاہتے ہو فرشتوں نے کہا ہم تمہاری روح قبض کرنا چاہتے ہیں۔ آدم علیہ السلام نے کہا میری عمر کے چالیس سال باقی ہیں۔ فرشتوں نے کہا کیا یہ چالیس سال آپ نے اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو عطا نہیں کئے تھے؟ آدم علیہ السلام نے کہا میں نے تو کسی کو کچھ نہیں دیا تھا، اب میری عمر کے چالیس سال آپ نے عطا کر دیا اور آپ کی اولاد نے بھی عطا کر دیا، آدم علیہ السلام بھی بھول گئے ہوتا ہے کہ اولاد بھی بھول گئی۔

امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے الاسماء والصفات میں دو احادیث عطا کرتے حضرت ابن مسعود اور دوسرے صحابہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو زمین پر بھیجا کہ انکی مٹی لے آؤ۔ زمین نے کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں کہ تو مجھ سے کچھ مٹی کرے، وجرائیل امین اور ایسے لوگ گھر گھر کیے مگر نہ گئے، ابیرائیل نے کہا اے میرے رب زمین سے میری پناہ طلب کی تو میں نے اے میرے پناہ دے دی، پھر اللہ تعالیٰ نے میکائیل فرشتے کو بھیجا جس کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا، پھر اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بھیجا زمین نے پناہ طلب کی تو ملک الموت نے کہا میں جنت سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں وہاں موت پاؤں اور اس کے عھ پر عمل نہ کروں، پس ملک الموت نے تلخ زمین سے مٹی اٹھائی آپ نے ایک جگہ سے مٹی اٹھائی بلکہ مٹی اٹھائی سرخ، سفید، سیاہ ہر قسم کی مٹی اٹھائی، اسی وجہ سے آدھ مٹی ٹھیکس اور حراج مختلف ہیں، ملک الموت مٹی اٹھا کر روپے لے گئے، پھر اسے پانی سے تر کیا حتیٰ کہ وہ لپٹس رہ رہی بن گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا میں مٹی سے انسان کی تخلیق کرنے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے بشر کی تخلیق فرمائی تاکہ شیطان اس پر بڑائی کا اظہار نہ کرے، لہذا اللہ تعالیٰ نے انسان کی تمام سب اعضا کے ساتھ تخلیق فرمائی۔ میں مٹی کے جسم کی حیثیت سے چالیس سال آپ علیہ السلام جمعہ کے دن کو مقدس ہو کر رہے۔ ملائکہ آسم کے جسم کے پاس سے گزرے تو دیکھ کر گھبرا گئے۔ سب سے زیادہ پریشان ہونے والا انیس تھا۔ وہ حضرت آدم سے گزرتا تو اسے داتا۔ جس آدم کے جسم سے آواز نکلتی، جس طرح کلک داتا مٹی سے آواز نکلتی ہے۔ انیس کہتا اسے کس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر وہ آدم کے منہ سے داخل ہوتا اور وہ رے نکل جاتا اور اس نے فرشتوں سے کہا اس سے مت ڈرو کیونکہ تمہارا رب بے نیاز ہے اور یہ بھوکھا ہے۔ اگر مجھے اس پر غلبہ پا گیا تو میں اسے ہلاک کر دوں گا۔ پھر جب وہ وقت آ گیا جس میں اللہ تعالیٰ نے آدم کے جسم میں روح بھونکے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں سے فرمایا جب میں اس میں روح بھونکے گا تو تم اس کو جود کرنا۔ جس جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا یٰٰوَحْنٰدُ رَبَّنَا۔ پھر جب روح آدم علیہ السلام کی گردن میں داخل ہوئی تو آپ نے جنت کے پھولوں کی طرف دیکھا۔ جب روح آپ کے پیٹ میں پڑی تو آپ کو کھانے کا شوق ہوا تو آپ روح کے ناموں میں پہنچنے

سے پہلے جنت کے پھول کی طرف لپکے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **لَٰحِقِيَ الْاِلَٰهَیْنَ مِنْ عَذَابِہِ** (انعام: 37) (1) اور ان سجدے طبقات میں، ان تیرہ جہنم اور ان عذاب کے لئے انی تاریخ میں حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جن اللہ رب العزت نے اللہ کو بھیجا وہ صحابہ زمین سے اٹھیں اور زمین سے لپکے، کیا ان سے اللہ تعالیٰ نے آدم کو یہ فرمایا، جس مردہ شخص جس کو اس نے اچھی زمین سے پیدا فرمایا، وہ سعادت کی طرف جائے گا اگر چہ وہ کافروں کی اور دسے اور مردہ شخص جس کو اس نے زمین زمین سے پیدا فرمایا وہ عذاب کی طرف جائے گا اگر چہ وہ دنیاوی کی اولاد ہے۔ اور اسی وجہ سے آدم کو وہ بجا ہوتا ہے کہ کوئی ان کا میری سے لیا گیا تھا (2)۔

امام ابن جریر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ہم علیہ السلام کو زمین کی سطح سے پیدا کیا گیا۔ ان میں ابھی وہی اور دلی تمام قسم کے جزائے اسی وجہ سے آپ کی اولاد میں ہر قسم کے لوگ نظر آتے ہیں (3)۔ ان سجدے اور ان عذاب کے لئے ان سے روایت کیا ہے کہ ان میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہیں کہ آدم تو زمین قسم کی مٹی سے پیدا کیے گئے سیاہ، سفید اور سرخ (4)۔

امام ابن سعد نے طبقات میں عبد بن حمید، ابو بکر الشافعی نے القیلائیات میں اور ابن عساکر نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ جن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اس مٹی سے پیدا فرمایا جسے دھوا کہہ جاتا ہے (5) کہ وہی نے حضرت ابو جریج سے مروی ہے کہ روایت کی کہ وہ ابلا غواشی، مصیبت اور شہوت کو آدم علیہ السلام کی مٹی کے ساتھ گوندھا گیا ہے (6)۔ امام غیاثی، ابن سعد، ابو عبد بن حمید، مسلم، ابو یعلیٰ، ابن حبان، ابوالشیخ نے اظہر میں اور بیہقی نے الاموال والعنات میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں رہنے والے مسلمان کو جس پر نذر فرمایا تو پھر اسے گوندہت چھوڑے رکھا۔ اللہ اس جسم کے اور گرد پھر لگاؤ اور دیکھا کہ یہ ہے کیا۔ جب اس نے دیکھا کہ یہ اندر سے کھوکھلا ہے تو اسے طربوا کہ یہ ایسی تھوپی ہے جو کہ جن کی مالک نہیں ہے۔ ابوالشیخ کی روایت میں یہ الفاظ ہے کہ یہ ایسی مخلوق ہے جو مالک نہیں ہے میں اس پر کامیابی حاصل کر لوں گا (7)۔ ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام میں روح پھونکی اور روح ان کے جسم تک پہنچی تو آدم علیہ السلام نے جھپٹک ماری اور کیا **اَلْعَصْدُ رُفُوہُ نَبِیِّ الْغُلَیْقِیْنَ** وہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا **یَا حَٰدُ اللہ**۔

امام ابن حبان نے حضرت ابو جریج رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا تو اسے ماری جھپٹک ماری۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں **اَلْعَصْدُ رُفُوہُ** کہنے کا اہتمام فرمایا۔ جو بھروسہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

- |   |  |         |
|---|--|---------|
| 1. تعمیر غری، ذی قعدہ 1، جلد 1، صفحہ 233            | 2. ابن ماجہ، 1، جلد 245، صفحہ 3                    | 3. ابیہ |
| 4. تہذیب تاریخ، جلد 7، صفحہ 379، مطبوعہ دار البیروت | 5. ابن ماجہ، 7، جلد 380                            |         |
| 6. منہ لایہ، جلد 4، صفحہ 393                        | 7. مسند احمد، 95، جلد 135، مطبوعہ دار کتب المصنفین |         |





چڑے ہوں گے (۱)۔

امام مسلم، ابو داؤد، ابن کثیر، ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر وہ شخص ہے جو سورج طلوع ہوتا ہے وہ جھوٹا دن ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے آدم کی تخلیق فرمائی، اسی دن وہ جنت میں داخل کئے گئے اسی دن جنت سے نچے اتارے گئے اسی دن ان کوصال ہوا اور اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن قیامت قائم ہوئی (۲)۔

امام ابو اسحاق نے احمد میں حضرت ابو نعیرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے جسم کو بغیر روح کے آسمان میں ڈال دیا پھر جب ملائکہ نے ان کو دیکھا تو اس کی تخلیق دیکھ کر خوش ہو گئے، پس انہیں آویا اور قریب گھرا کر کھڑا ہو گیا، پھر مزید قریب آیا، پاؤں کے ساتھ ٹھکر ماری تو آدم کے جسم سے آواز آئی۔ ابلیس کہنے لگا یہ تو خالی ہے اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔

امام ابو اسحاق نے حضرت ابن جریج رحمہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو آسمان دنیا میں پیدا فرمایا، آسمان رہا کہ فرشتوں نے آدم کے سامنے سجدہ کیا اور دوسرے آسمانوں کے فرشتوں نے سجدہ نہیں کیا۔ ابو اسحاق نے صحیح سند کے ساتھ ابن زید سے مروی حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک فرشتہ بھیجا، اس وقت زمین بہت وسیع تھی، اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو حکم فرمایا کہ اس سے ایک میرے لئے ٹھکانہ بھر کر لے آؤں اس سے ایک حق بنوں گا۔ فرشتہ ٹھکانہ بھرنے کا تو زمین نے کہا میں اللہ تعالیٰ کے املا کی پناہ مانگتی ہوں اس بات سے کہ تو ان مجھ سے ٹھکانہ بھرنے میں بھرنے میں سے ایک ایسی مخلوق تخلیق ہو جن میں سے تجھ کو کچھ جنم کا حصہ نہیں۔ فرشتہ بھر پڑھا گیا اللہ تعالیٰ نے پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا زمین نے میرے اسوے ڈریے پناہ مانگی ہے اس بات سے کہ اس سے میں ٹھکانہ بھر کر لے جاؤں جس سے ایک حق بنوں، جس کا کچھ حصہ جنم کا حصہ ہو۔ پس یہ من کر چکے تو خود زمین کی ہمت نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرشتہ بھیجا۔ جب دو زمین کے پاس آیا تو زمین نے پھر اسی طرح فرمایا، نبی کریم ﷺ نے پہلے کی بھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرشتہ بھیجا اس کو بھی زمین نے پیسے کی طرح عرض کی وہ بھی واپس چلا گیا اور مٹی نہ لے گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی پہلے اور فرشتوں کی طرح سوال فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو بلایا جس کا نام اس وقت فرشتوں میں حبیب تھا۔ اسے فرمایا کہ زمین سے میرے لئے ایک ٹھکانہ بھر کر لے آؤ، ابلیس چل پڑا اور زمین کے پاس پہنچ گیا، زمین نے اس سے بھی پہلے فرشتوں کی طرح کام کیا، اس نے ٹھکانہ بھرنے کی ہمت نہ کی، جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا اس نے تجھ سے میرے اسوے پناہ نہیں مانگی تھی؟ اس نے کہا مانگی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میرے اسوے میں سے کوئی ایسا اسم نہیں تھا جو اسے تجھ سے پناہ دیتا؟ اس نے کہا کیوں نہیں لیکن تو نے مجھے حکم دیا تھا جس میں سے تیری ملامت کی۔ اللہ تعالیٰ



۱۲۔ تھے۔ حق وہ سے لوگوں کے رنگ مختلف ہیں بلکہ سرخ، لکھ سفید اور دھم بھد ہیں۔ لیکن ایک فطرت ہے کہ جو کچھ جلیقہ تیس ۱۰۰ عید میں عید نے ان عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سچ زمین سے پیدا فرمایا تھی سرخ، سفید اور سیاہی سے پیدا فرمایا۔ اس بعد محمد بن سید اور بنی جریر نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ یہ یا قرآن جاننے والا آدم علیہ السلام آدم کا نام نہیں دیا کہ اس نے کون کی تحقیق اور اللہ الرحمن (سچ زمین) سے ہوئی (۲)۔ اس میں جریر، ابن ابی عمیر اور ابن ابی حاتم نے اس عباس سے عظیم اذکارہ لا شئنا وخلقنا کے متعلق روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جلیقہ، سفید یا کاسم بن یاسر بن جریج سمجھا دی تھی کہ کچھ کی کا، مہم بھی بتا دیا اور گندک کے کپڑے کا مہم بھی بتا دیا (۳)۔

امام ذہبی اور ابن جریر نے عطا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی جملہ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا سر نہیں سمجھا دیا تھا کہ یہ اس جلیقہ و آہستہ جوان ہونے والا کچھ کی اور غلط کپڑے کا نام بھی بتا دیا (۴)۔ ابھی اور بنی جریر نے سعید بن جبیر سے اسی آیت کے تحت نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ہر چیز کے متعلق عظیم مظاہر، یعنی کہ اذکار، لکائے اور ہر کسی سب کے متعلق بتا دیا (۵)۔ محمد بن عید اور ابن ابی حاتم نے اس عباس سے اس جملہ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا وہ سب کے متعلق آکا فرمایا۔

امام ذہبی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے میری امت کی تہی اور پانی میں مثالی چیز کی تھی اور میں نے تمام اسامیہ جانئے جو آدم علیہ السلام نے جان لئے تھے (۶)۔ کچھ نے ہارن بن ابی اسحاق عساکر اور دہلی نے سعید بن جبیر سے سرفروغ روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ان اسامیہ ہزار چیزوں کے نام بھی بتا دیے اور فرمایا کہ آدم ابی اللہ اور کہہ دو کہ اگر وہ دونوں سے اضر عرض نہ کر سکیں تو یہی کو ان چیزوں کے ذریعے طلب کریں۔ میں نے ذہبی کے ذریعے دنیا طلب نہ کریں یہ کہہ دو کہ وہی فقہا میرے لئے ہے۔ بلاکت ہے اس کے لئے جو دین کے ذریعے دنیا طلب کرے اس کے لئے یہ پڑی ہے (۷)۔ ابن ابی حاتم نے اس زمرہ سے مذکورہ جملہ کے تحت نقل کیا ہے کہ امام ذہبی سے اس کا تمام اول لکھا اس میں ہے: **فَمَا عَزَّوَجَلَّ** فرمایا ان کو اسم کی چیز سے نکالا (۸)۔

۱۳۔ ابن جریر نے حضرت رضی بن انس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ جملہ کے متعلق روایت کیا ہے کہ اسامیہ سے مراد شہوتوں کے اسم ہیں (۹)۔ محمد بن عید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی مخلوق کے نام بتا دیے پھر نہ فرشتے نہیں جانتے تھے، ہذا وہ جس آدم علیہ السلام نے ہر چیز کا، مہم کیا اور ہر چیز کو اس کی مرض کی طرف منسوب کیا۔

۱۴۔ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ جملہ کے متعلق روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام اسم بتا دیے اور وہ اس کے لئے اسم بتا دیے تھے جن کو لوگ اس سے جانتے ہیں: انسان، چوہ، یہ زمین، مسند و کمر، پہاڑ، گدھ اور اس کی چھٹی

- |                                       |  |                        |         |
|---------------------------------------|--|------------------------|---------|
| ۱۔ تیسرا جلد، باب ۱۲، صفحہ ۲۴۸        | ۲۔ ایضا  | ۳۔ ایسا جلد ۱ صفحہ ۲۷۱ | ۴۔ ایضا |
| ۵۔ ایضا                               | ۶۔ مسند طبرانی، جلد ۱، صفحہ ۱۶۸، مطبوعہ دار الفکر، بیروت |                        |         |
| ۷۔ تیسرا جلد، باب ۱۲، آیت ۱، صفحہ ۲۴۸ | ۸۔ ایضا  |                        |         |
| ۹۔ ایسا جلد ۱، صفحہ ۲۴۸               |  |                        |         |

اور نبی اشیاء سب کے نام یاد کیے۔ پھر ان تمام چیزوں کے دساتر فرشتوں کے سامنے پیش کیے جو آدم علیہ السلام کو تعلیم دیئے تھے۔ فرمایا تم مجھے جن کے نام یاد کرو گے سچے ہو یعنی اگر تم جانتے ہو کہ زمین میں غلیظہ کیسی برائے گا۔ فرشتوں نے کہا کہ حق تعالیٰ ذات پاک ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے کہ اس کے سوا کوئی غیب جانے۔ ہم حیرتی یاد کا دہیں۔ جو سن گئے تھے میں ہمیں اس حرام کا علم نہیں ہے جیسا کہ آدم علیہ السلام کو سکھایا ہے۔ فرشتے ہم غیب سے اس جملہ کے ساتھ برأت کا اظہار کر رہے ہیں (۱۱) اتن جریر نے مجاہد سے مٹھ محفوظ رکھنے کے متعلق روایت کیا ہے کہ فرشتوں پر انعام کے مسلمات کو پیش کیا (۱۲)

۱۱۔ ابن جریر۔ نے حضرت مجاہد کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کی تخلیق کر فی جہنم تو فرشتوں نے کہا اللہ تعالیٰ کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں فرمائے گا جو اس کے نزدیک ہم سے معزز ہو اور ہم سے زیادہ علم رکھتی ہو۔ پس اس وجہ سے وہ تخلیق آزاد کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کیے گئے (۱۳)۔

۱۲۔ ابن جریر نے حضرت قتادہ و حضرت حسن زحما اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں نے آپس میں سرگوشی کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کرے گا جو اس کے نزدیک ہم سے معزز ہو اور ہم سے زیادہ علم رکھتی ہو۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے آدم کی تخلیق فرمائی تو انہیں آدم کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا اور سجدہ کرنے کی وجہ ان کی انہیں کی کلام تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر تعظیلات عطا فرمائی انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ آدم علیہ السلام سے افضل نہیں ہیں۔ فرشتوں نے کہا کہ اگر ہم اس سے افضل نہیں ہیں تو ہم ان سے زیادہ عالم ہیں کیونکہ ہم اس سے پہلے موجود ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زنجیر کا دم لٹھکایا ایسی ہر چیز کا نام لیتے تھے۔ پھر ایک امت کو ان کے سامنے پیش کیا کہ تم فرشتوں سے ارشاد کرو کہ ان کے نام بتو اگر تم اپنی بات میں سچے ہو۔ پس وہ توبہ کرنے لگے اور عرض کی کہ ہاں ہے حیرتی ذات ہم کو کوئی علم نہیں۔ ابن جریر نے ابن عباس سے (۱۴) اَنْتُمْ عَلٰی سُلٰطٰتِنَا لَعْنَتُکُمْ کے متعلق روایت کیا ہے کہ طیم وہ ہوتا ہے جس کا خم کامل ہوتا ہے اور عظیم وہ ہوتا ہے جو اپنے نقص میں کامل ہوتا ہے (۱۵)۔ امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے (۱۶) اَنْتُمْ صِدِّقَتُنَّ کی تفسیر نقل فرمائی ہے کہ نبی آدم زمین میں خدا پیدا نہیں کئے اور غور پزیری کریں۔ اور اعلم عابدوں سے مراد ان کا یہ قول ہے اَنْتُمْ صِدِّقَتُنَا مَرْيَمُ یَقُومُ فِیْہَا اور وَہَا لَعْنَتُہُمْ عَلٰیہُمْ سے مراد انہیں کا تکبر ہے جو وہ اپنے نفس میں چھپائے ہوئے تھے (۱۷)۔

۱۳۔ ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے (۱۸) عَلٰیہُمْ غَاثِبٌ ذُوْنَ زَعَا لَعْنَتُہُمْ عَلٰیہُمْ کی تفسیر نقل کی ہے کہ انہیں نے جو سجدہ کرنے سے انکار چھپایا ہوا تھا۔

۱۴۔ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (۱۹) عَلٰیہُمْ غَاثِبٌ ذُوْنَ زَعَا کی تفسیر نقل کی ہے کہ جو تم ظاہر کرتے ہو کہ خدا عَلٰیہُمْ تَلْعٰتُنَّ۔ یعنی میں پوشیدہ باتوں کو بھی وہی طریق جاننا ہوں جس طرح غازیہ باقر کو جاننا ہوں (۲۰)۔ امام ابن جریر نے

تھا اور حسن سے روایت کیا کہ ہم کہنا تھا ان سے مراد اُنھیں جس نے ایمان لے لیا ہے اور وہاں کلمہ شاکسون سے مراد ان کا ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ تم اس سے بچو (۱۶)۔

امام محمد بن قسطلہ اور ابن جریر نے حضرت مہدیؑ ابن مہمون رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن بصریؒ رحمہ اللہ سے سنا ہے کہ ابن زیادؓ نے ان سے پوچھا ہے ابو سعید اللہ تعالیٰ نے جو فرشتوں سے فرمایا تھا اُنھیں کہ اُنھیں کلمہ شاکسون فرمایا ہے اب اس کا کیا مطلب ہے ملائکہ نے ان کی بات چھائی ہوئی تھی کہ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدمؑ کا عیال اسلام کو پیدا فرمایا اور فرشتوں نے ایک عجیب ظلوک دکھائی تو ان کے ذہنوں میں کچھ نیل آیا اور ایک دوسرے سے سرکشیوں کرنے لگے۔ انھیں نے کہا تم اس ظلوک کے متعلق سے کیوں پریشان ہو اللہ تعالیٰ ہم سے کوئی معذرت ظلوک پیدا نہیں فرمائے گا۔ یہی بات تھی کہ انہوں نے پہچان لی تھی (۱۷)۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ  
وَأَسْتَكْبَرَ ۖ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝

”اور جب ہم نے علم دیا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدمؑ کو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے جس نے انکار کیا اور تکبر کیا۔ اور وہاں سے انکار کیا (۱۸)۔“

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل فرمائی ہے کہ سجدہ آدمؑ کے لئے تھا اور اطاعت اللہ کے لئے بھی۔ ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے اسی آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو فرشتوں نے آدمؑ کے سامنے سجدہ کیا اس کی ندامت کی وجہ سے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو نوحات عظمیٰ بھی راہنہ عطا کر کے اور آدمؑ کو لہذا رہا کر دیا۔ اس آیت سے کیا ہے کہ ان سے ملائکہ کا آدمؑ کو سجدہ کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو فرشتوں کے سجدہ کرنے کے لئے کہی کی طرف تانا تھا (۱۹)۔ ابو الشیخ نے المظهر میں حضرت محمد بن حبانؒ نے حضرت ابو یوسفؒ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو آدمؑ کو سجدہ کرنا اشارہ کے ساتھ تھا۔ ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے ابی نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو سب نے پہلے حضرت اسرافیلؑ علیہ السلام نے سجدہ کیا اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کی پیشانی پر قرآن کھویا (۲۰)۔

امام ابن عساکر نے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدمؑ کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو سب نے پہلے اسرافیلؑ علیہ السلام نے سجدہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو بدلہ عطا فرماتے ہوئے اس کی پیشانی پر قرآن لکھ دیا (۲۱)۔ محمد بن حمید الزہریؒ اور ابن الجوزیؒ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ سجدہ آدمؑ کو تھا اور

رحمت اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آمنا ہو کر اور کثرت بخش تھا اس پر اللہ نے سزا کی کہ نہ کہ اس نے یوں اور یہ طبعی ذاتی کا  
 ۱۔ اسے جس کا آقا نکلیں۔ یہ اللہ کے دشمن نے آمنا ہو کر نہ کرنے سے نکلیں کیا (۱)۔ اس الہی لہ نیا سے مکہ کا یہ حدیث میں  
 اس فی حاتم ورائن الا بناری نے کتاب الاضرار میں بتائی نے شعب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے  
 لہ انہیں کا نام عزراہیل تھا اور یہ چاروں والے فرشتوں میں سے معزز ترین تھا لیکن بعد میں انہیں ہوجی۔ ابن جریر، ابن  
 المنذر، ابن ابی حاتم اور ابن ابی باری نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابھی کو اس نے اللہ کی کیا کیا  
 کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہر خیر سے مایوس کر دیا (۲)۔ ابن اسحاق نے المبتدأ میں، ابن جریر اور ابن ابی باری نے ابن عباس  
 سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابھی منسلبت پر سوار ہونے سے پہلے فرشتوں میں سے تھا اور اس کا نام عزراہیل تھا اور یہ زمین  
 کے پاسوں میں سے تھا۔ انجائی حیات گزار تھا اور سب سے زیادہ عالم تھا، اسی وجہ سے اس میں نگہ پیہ انداز اور یہ فرشتوں  
 کے اس قبیلہ سے تھا جنہیں من کہا جاتا تھا (۳)۔ ابن جریر نے اسری سے روایت کیا ہے کہ اللہ کا نام الحرت تھا (۴)۔

امام بیہقی، ابن المنذر اور ابن ابی باری نے شعب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ جس جنت کے  
 دار و نمود میں تھا اور آسمان و دنیا کے سور کی تدبیر کرتا تھا۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابھی آسمان دنیا کے فرشتوں کا رکھی  
 تھا (۵)۔ ابن المنذر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابھی ملائکہ میں معزز ترین فرد تھا اور بہت بڑے قبیلہ میں  
 تھا اور فرشتوں کا دار و نمود تھا اور آسمان دنیا کی سلطانی اس سے پھر تھی اور زمین کی بادشاہی بھی اس کو حاصل تھی۔ اس نے دیکھا کہ  
 اس کو آسمان و لوں پر عکسائی اور عظمت حاصل ہے جس اس نے دل میں نکھر پھینکا کہ تھا جسے صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا تھا۔  
 جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم کے سامنے سر نہج ہوئے کا حکم دیا تو اس کا وہ نکھر نکھر ہو گیا جس کو پہلے وہ بچائے ہوئے تھا۔  
 نام ابن جریر اور ابن ابی باری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک تھوڑی پیرا  
 فرمایا اس سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ انہوں نے نہ ہم ہیں انہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے آگ بھیجی جس نے انہیں جلا کر رکھ کر  
 وہ بچا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ فرمایا اور فرمایا آدم کو سجدہ کرو۔ انہوں نے کہا ہاں (ہم سجدہ کرتے ہیں) ابھی اس قوم سے  
 تو جنہوں نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا (۶)۔

نام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے شعب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ  
 نے آدم کو یہ فرمایا تو فرمایا میں تھی سے انسان کو پہچاننے والا ہوں جب میں اسے پیدا کروں تو تم اس کو سجدہ کرتے فرشتوں  
 نے کہا ہم ایسا نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ نے ان پر آگ برسائی جس نے انہیں جلا دیا پھر اللہ تعالیٰ سے دوسرے فرشتے پیدا  
 فرمائے اور انہیں فرمایا میں تھی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔ جب میں اسے پیدا کروں تو تم اسے سجدہ کرنا۔ انہوں نے

۱۔ تیسویں سطور مجید الہی، صفحہ ۲۵۲ ۲۔ ابن ابی ہریرہ، صفحہ ۲۵۰ ۳۔ ابن ابی ہریرہ، صفحہ ۲۵۷

۴۔ ابن ابی ہریرہ، صفحہ ۲۵۱ ۵۔ ابن ابی ہریرہ، صفحہ ۲۵۳ ۶۔ ابن ابی ہریرہ، صفحہ ۲۵۰

بھی نکار کر تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی آٹک برسائی جس نے انہیں جلوہ پایا پھر اللہ تعالیٰ نے اور فرشتے پیدا فرمائے یا ایمان میں سے انسان کو پیدا کرنے والا جس جب میں اسے پیدا کروں تو تم اسے عباد کرو ان فرشتوں نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے خاصیت نبی صلا علیہ وسلم کے یہ پہلے کافروں میں سے تھا (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت محمد بن عاصم انکی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے محمد کو اپنے نور سے پیدا فرمایا جنور و آٹک سے پیدا فرمایا جو چہ ذن کو پانی سے پیدا فرمایا اور وہ کوئی سے پیدا فرمایا۔ لہذا میں احکامات رکھوں اور بنوں اور انسانوں میں معصیت رکھوں محمد بن عمر نے حضرت انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کو محمد کا حکم دیا تو اس نے محمد کو کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے لئے اور جو تیری اولاد میں سے محمد کو کرے گا اس کے لئے جنت ہے۔ ابلیس کو محمد کا حکم دیا تو اس نے محمد کو کرنے سے انکار کیا تو فرمایا تیرے لئے اور جو تیری اولاد سے محمد کو کرے گا اس کے لئے دوزخ ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے مکہ معظمہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابلیس صلی علیہ السلام سے ملا تو کہا اے موسیٰ قرود ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بیانات کے لئے جنن کیا اور جب تو نے ان کی طرف توبہ کی تو اس نے میرے ساتھ لگ کر فرمایا میں اب توبہ کرنا چاہتا ہوں۔ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری سفارش کرو کہ وہ میری توبہ قبول فرما۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تمکب ہے میں سفارش کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی بارگاہ میں التجا کی تو اور شاہجواں موسیٰ تو نے اپنا کام چھوڑ دیا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کی ابلیس سے ملاقات ہوئی تو فرمایا تو آدم علیہ السلام کی قبر پر عہدہ کو تیری توبہ قبول کی جائے گی۔ پھر ابلیس نے تنگبر کیا اور غصے کا اظہار کیا۔ کہنے لگا میں نے اسے اس کی زندگی میں عہدہ نہیں کیا تھا تو اب اس کے مرنے کے بعد عہدہ کروں (یہ ناممکن ہے) پھر ابلیس نے کہا اے موسیٰ خیر! تجھ پر حق ہے کیونکہ تو نے میری اپنے رب کی بارگاہ میں شفقت کی ہے پس تو مجھے حق جلد ذکر کرنا میں تجھے امن و قنات پر ہلاک نہیں کروں گا۔ جب تجھے نصر آئے تو مجھے یاد کرنا کیونکہ میں میرے اندر خون کی طرح چتا ہوں اور جب میدان جنگ میں دشمن کی طرف بڑھنے کا موقع آئے تو مجھے یاد کرنا کیونکہ جب دشمن کی طرف بڑھتے کا وقت آتا ہے تو میں ابن آدم کے پاس آتا ہوں اور میں اسے اس کا بیٹا اور اس کی بیوی یا اولاد یا بھائی یا سہیل کہہ کر دو پیچھے پھیر لیتا ہے اور اس صورت کے پاس بیٹھنے سے بچ جو کہ نہیں ہے کیونکہ میں اس کی طرف سے تجھے پیغام پہنچانے والا ہوں گا اور تیری طرف سے اسے پیغام پہنچانے والا ہوں گا۔

امام ابن حنبلہ نے حضرت انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے علیہ السلام جب تنگی پر موز ہوئے ابلیس آگیا۔ تو علیہ السلام نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں ابلیس ہوں۔ پوچھا کیسے آیا ہے؟ کہنے لگا میں اس سے حاضر ہوا ہوں کہ تم میرے لئے اللہ تعالیٰ سے پوچھو کہ کیا میری توبہ کی کوئی صورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نوع علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اس کی توبہ کی قطع ایک صورت ہے کہ یہ آدم علیہ السلام کی قبر پر آ کر اسے عہدہ کرے۔ میں نے کہا میں نے جسے

نعمانی میں خود انہیں لایا اس سے صاحب سے ہوا اسے خود کہا کیا یہ ممکن ہے کہ میں نے تم کو لایا اور اس میں جو تھا  
 وہ اس میں لایا نہ لے گیا بلکہ میں اپنی صحبت سے روایت کیا ہے کہ میں نے میں میری سب سے پہلی خطا مسجد میں لائیں  
 نے نام علیہ السلام سے حسد کیا۔ اسے جب خود کو لے گا ٹھہرا دیا گیا تھا۔ میں حسد نے اسے نصیحت پر برا بھلا کیا تھا۔  
 وہ اس میں اپنے حق نے حضرت محمد بن عبد اللہ القری نے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے وہ جس کی تحقیق ہو، اگر اسی  
 اور ملا ہے نہ فرما کر اسی پر وہ ملا کہ جیسے ملاں کرتے رہا پھر وہ اپنی جگہ پر روت گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہاں وہاں سے تھا۔  
 امام ابن ابی شیبہ سے حضرت ابن عمر بن ابی شیبہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں کو با فرج فرمایا تھا  
 وہ یہ نہ لے لی، شفاعت بھی نہیں کرتا تھا۔

وَقُنَّا يَا دَمْرُ اسْمُكَ اَنْتَ وَرَوْجُكَ الْجَنَّةُ وَكَلَّا مِنْهَا رَعْدًا حَيْثُ  
 شُسِّمًا وَلَا تَقْرَبْهَا هَذِهِ الشَّجَرَةُ فَتَكُونُوا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٣٠﴾

انور رحم نے فرمایا ہے: تم، بہرہم اور تمہاری بیوی اس بہشت میں اور دونوں کھاؤ گے اس سے جتنا چاہو جتنا چاہو  
 اور اتنے نزدیک جاؤ، اس وقت کے روزہ سو جائے پناہ میں آئے اور اس میں سے۔

ماہر طبری اور شیخ نے العظم میں، امام مردود نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے  
 عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا پادشاہ ہے اور علیہ السلام نبی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ نبی اور رسول تھے اللہ  
 تعالیٰ نے اس سے بہشت دلوں میں فرمائی تھی اور کیا اسے تمام جہانوں میں نہ لے جنت میں ٹھہرا دیا۔

امام ابن ابی شیبہ اور جہان نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے جو چھ بار رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر بیٹھ کر میں نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا کہ وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں۔ ان سے حکم کیا گیا کہ تم ان سے  
 پوچھو پھر کوئی نبی تھے؟ فرمایا اور علیہ السلام ان دونوں سے درمیان میں آیا تو تھے (2)۔ امام احمد، بخاری نے فرمایا، میں نے  
 ابو ذر رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو ذر سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے  
 پہلے نبی تھے؟ فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے؟ فرمایا ہاں وہ نبی تھے، اللہ نے ان سے حکم  
 فرمایا تھا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی تھے؟ فرمایا میں سو تھے؟ فرمایا میں سو تھے؟ فرمایا میں سو تھے؟ (3)۔

امام عبد بن حمزہ اور ابی نعیم نے ان دونوں میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے؟ فرمایا ہاں وہ نبی تھے، اللہ نے ان سے حکم  
 فرمایا تھا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے؟ فرمایا ہاں وہ نبی تھے، اللہ نے ان سے حکم فرمایا تھا۔

1- نسخ کوئی باب رکھنا، ص 24 صفحہ 134، طبرانی، معجم ص 2

2- ص 24، ابن ابی شیبہ، ج 7، ص 27، طبرانی، معجم ص 2، ابن ابی شیبہ، ج 2، ص 27، طبرانی، معجم ص 2

3- ص 24، ابن ابی شیبہ، ج 7، ص 27، طبرانی، معجم ص 2



ہام ایمن الیہ حاتم، ان نبیان و طہران، احکم اور سچائی کے لہذا وہ احسانات میں حضرت ابوالفضل ابی طالب رضی اللہ عنہ خدمت و اہمیت کیا ہے کہ آپکے شخص نے جو چھایا رسول اللہ ﷺ نے پڑھ لیا؟ اور کیا یہ السلام نبی ختمی؟ فرمایا ہاں ان سے اللہ نے کلام فرمایا تھی۔  
 پوچھا آدم اور نوح کے درمیان تشکا لاف صلیہ تھا؟ فرمایا اس صلیہ ان۔ پھر پوچھا نوح اور زیدیم کے درمیان کتنی رحمت تھی؟ فرمایا:  
 اس صلیہ ان۔ پھر پوچھا رسول اللہ ﷺ دیکھتے تھے؟ فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار پھر پوچھا رسول اللہ ان میں سے رسولی کتنے  
 تھے؟ فرمایا: یسین سو پندرہ کا حاتم مضمر تھا (۶)۔

امام احمد و ابن کثیر و طبرانی اور ابن مردودہ نے حضرت ابو کاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابو ذر نے جو چھ اے اللہ کے نبی سب سے پہلے نبی کون تھا؟ فرمایا آدم۔ پوچھا کیا وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں وہ نبی تھے جن سے کلاہ کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اچھے دست قدرت سے بید فرمایا۔ جو چھ اس میں اپنی روح بھونکی تھی پھر ابیضا فرمایا اے آدم! اس نے جو پھانڈا رسول اللہ انبیاء کی تعداد تک نہ تھی! فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اور ان میں سے رسول تیس سو پچھڑ کا جزو غیر تھا۔

مام ابن ابی لہذا نے کربا لشکر میں حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں لکھتی ہے، ابن عباسؓ نے اپنی تاریخ میں حضرت حسنؓ بھری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں مومن علیہ السلام کے عرض کی باریب آدم میرے دشمن کا لشکر بھیجے اور کر سکتے تھے تو نے اسے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا پھر اس میں تو نے اپنی روح پھونک دی تو نے اسے جنت میں ٹھہرایا، تو نے طاعت کو اس کے سامنے بھروسہ کرنے کو کہا، انا تعالیٰ نے یہ تمام احسانات میری طرف سے جان لئے اور میری ان پر حمد کی نیس پی میرے احسان کا شکر تھا (2)۔

امام ابن الجوزی نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جس کے دل پر پتھر فرمایا اور جس کے دل میں نہیں جنت میں داخل کیا اور انہیں جنت فروری میں رکھا۔

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم عباسی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام جنت میں نماز صبح کے وقت سے غروب تک ٹھہر کر اللہ کے وقت کی مقدار ٹھہرے رہے (3)۔

امام عبد الرحمن بن ابی النضر نے اپنی کتاب "الاصناف" میں، دور ابن عباسؓ کے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جس کے دن عصر کے بعد زمین کی سطح سے پیدا فرمایا تو اس کا نام آدمؑ رکھا، پھر اس سے ایک عہد لایا، پھر دو ایک عہد کو بھول گئے تو ان کا نام ہن و ان رکھا، ابن عباسؓ فرماتے ہیں: تم بخدا سوچو، غروب نہوا کہ آپ جنت سے زمین کی طرف اتار دیئے تھے (۱)۔ (القرطبی، "معجم الزہد" میں، عبد بن حمید اور قس بن سیرین نے حضرت حسنؓ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: آدم جنت میں، ان کا جبکہ وقت ٹھہر گیا اور یہ گھڑی اس وقت دن کا ایک عام میں ایک سو چھ سال سے بڑا کہ

1- مشهور عالم جلد 7 صفحہ 288؛ (3039)، مطبوعہ دار الفکر، بیروت 2- تاریخ الفکر، جلد 7، صفحہ 152؛ مطبوعہ دار الفکر، بیروت

3. متدوک، جلد 2، صفحہ 591، مطبوعہ: کتب العلمیہ دہلی

5. قلوب ازجہاز نام ۴۷، صفحہ 62، مطلوبہ اور انکاب احمدی پر مشتمل



نے سلام کا جواب دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے سامنے مسیحات کو پیش کیا اور فرمایا تم کہتے تھے کہ تم آدم سے زیادہ چاہتے  
 والے سو تم ان اشیاء کے نام بتاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ فرشتوں نے معذرت کرتے ہوئے کہا **مِنْهُمْ لَكَ لَا عِلْمَ لَكَ** (ابتداء: 32)  
 ہے۔ غلط قسم تیری خطا ہے اور میری مذمت میں ہے، ہمیں تو صرف وہی مہم ہے جو تو نے ہمیں سکھا ہے۔ جب انہوں نے  
 اپنے بڑے کا قرار کر لیا تو آدم علیہ السلام سے فرمایا اب ان کو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ آدم علیہ السلام نے کہا یہ اونٹنی ہے، یہ  
 اونٹ ہے۔ یہ گائے ہے، یہ بھیر ہے، یہ بکری ہے، یہ گھوڑا ہے اور یہ میرے رب کی تخلیق ہے، ہر چیز جس کا نام آدم علیہ السلام  
 نے رکھا نیاست تک اس کا نام نامی نہ ہوگا۔ آپ ہر چیز کا نام لیتے رہے جب وہ آپ کے سامنے سے گزرا حتیٰ کہ گدھا  
 گیا، گدھا آخری تھا تو آپ کے پاس سے گزرا۔ گدھا آپ کے پیچھے سے آیا آدم علیہ السلام نے اسے کہا ہے گدھے آگے  
 سے آتا لگتا جان گئے کہ آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک سزا درجین ہیں اور آدم کا علم بھی فرشتوں سے زیادہ ہے۔ پھر اللہ  
 تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا۔ آدم تیرے جنت میں داخل ہو جاؤ اور اس غرضت و حرام کی زندگی بسر کرو۔ آپ جنت میں  
 داخل ہوئے تو حضرت حواء کی تخلیق سے پہلے انکی لذت کے فریب جانے سے منع کیا گیا۔ آدم علیہ السلام جنت میں کسی  
 مخلوق سے، نوس نہیں کرتے تھے اور نہ کسی چیز سے سکون حاصل کرتے تھے اور جنت میں کوئی چیز ان کے مشابہ نہ تھی۔ جس اللہ  
 تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر بندھائی فرمادی اور یہ پہلی نیند بھی بھرا آپ کی: ہمیں طرف کی جھوٹی بات سے حضرت حواء کو پیدا  
 فرمایا۔ جب آدم علیہ السلام بیدار ہوئے تو بچے گئے۔ حضرت حواء کو حضرت آدم کے ساتھ مشابہت تھی اور ہر عورت کی ایک پہلی  
 مرد کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ہر چیز کا نام سکھا دیا۔ پھر فرشتے آپ کے پاس آئے اور انھیں  
 مبارک باد دی اور آدم علیہ السلام کو سلام کیا اور کہا اے آدم یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ عورت ہے۔ پوچھا اس کا نام کیا ہے؟ فرمایا حواء  
 پوچھا تو نے ان کا نام حواء کیوں رکھا ہے؟ فرمایا کیونکہ یہ زندہ رہے۔ پھر انکی مٹی ہے۔ جس دونوں میں اللہ تعالیٰ کی روح پھونکی گئی۔  
 یسٰ الزمان ہر کسی نیز پر رحمت کرتا ہے وہ اس رحمت الہیہ کا ثمرہ ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابو سعید الخداری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت حواء جنت کی عورتوں میں  
 سے ہیں اور جب وہ حاملہ ہوئی تھیں نہ کہ اسے کوئی عیب تھا تو بچہ ان کے پیٹ میں رکھا دیا جاتا تھا۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے حضرت براء بن عقیل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ  
 السلام کو پیدا کیا تو ان کے لئے ان کی عینی کو بھی پیدا فرمایا پھر ایک فرشتہ بھیج کر انھیں ہم بستری کا حکم فرمایا۔ آدم علیہ السلام  
 نے ہم بستری کی جب فارغ ہوئے تو حضرت حواء نے آدم علیہ السلام سے کہا اے آدم یہ خوشیو ہے ہم اس سے اسٹانڈ کریں۔  
 اللہ تعالیٰ کا اور شادی کلاؤ **وَمِنْهَا تَرْتَعَدُونَ**۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعود اور دوسرے صحابہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کا معنی (خوشگوار)  
 ہے (۱)۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ اللہ کا معنی فراخ معیشت ہے (۲)۔



انھوں نے یہ حقوق قبول کرنا اس سے انکار کیا جس پر اسلام پر آزمائش ہوئی وہی حق کو آپ انور اسلام کا کتاب کر بیٹھے۔  
 امام ابوہریرہؓ نے حضرت قتادہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدمؑ پر یہ احکام توڑنا یہ تم نہیں  
 سنت میں ضمیر پایا کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہیں جو میں کہوئے ہیں۔ اور انھیں کچھ بدعت سے منع کیا گیا تھا کہ وہ اس بدعت سے نہ  
 اٹھیں۔ کہ ہم یہ اسلام میں بدعت کے قریب پیچھے ہیں ہمارے کمال کا سلام ہی رہی کہ اس میں صوفیوں کا رکنا ہے۔ ایسے  
 چھ دن لاکھ آپ کا سفر تھا کیا کیا کیا آپ پر شرم کوئی طرف دیکھتے تھے چھ دن میں ہزار گنا ہے۔

فَاَرٰهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاُخْرِجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ وَقُلْنَا امْكُثَا بَعْضُكُمْ

بِمَعْضٍ عَاوِلًا وَّلٰكِنَّ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِينٍ ﴿٢٠﴾

”پھر یہ طریقہ انھیں شیطان نے اس بدعت سے منع کیا کہ وہ اس میں رہیں اور ان کو اس سے منع کیا کہ وہ اس میں رہیں۔  
 نے فرمایا اگر تم وہ متاع رہو گے کہ دشمنی ہو گئے اور اب تمنا ہو کہ میں تم سے رہوں تو وہاں رہنا ہے وقت  
 مقرر ہے۔“

امام ابن جریرؒ ان سے روایت فرماتا ہے کہ وہ اس میں رہیں مگر اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ فَاَرٰهُمَا الشَّيْطٰنُ کا معنی فَاَرٰهُمَا کا معنی کہ  
 ہے۔ یعنی شیطان نے اس بدعت کے سبب ان دونوں کو یہ صدمہ دیا۔

امام ابن ماجہؒ نے اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ مگر اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ فَاَرٰهُمَا الشَّيْطٰنُ کا معنی فَاَرٰهُمَا کا معنی کہ  
 وہ اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ مگر اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ فَاَرٰهُمَا الشَّيْطٰنُ کا معنی فَاَرٰهُمَا کا معنی کہ

امام ابن جریرؒ ان سے روایت فرماتا ہے کہ وہ اس میں رہیں مگر اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ فَاَرٰهُمَا الشَّيْطٰنُ کا معنی فَاَرٰهُمَا کا معنی کہ  
 وہ اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ مگر اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ فَاَرٰهُمَا الشَّيْطٰنُ کا معنی فَاَرٰهُمَا کا معنی کہ

امام ابن جریرؒ ان سے روایت فرماتا ہے کہ وہ اس میں رہیں مگر اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ فَاَرٰهُمَا الشَّيْطٰنُ کا معنی فَاَرٰهُمَا کا معنی کہ  
 وہ اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ مگر اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ فَاَرٰهُمَا الشَّيْطٰنُ کا معنی فَاَرٰهُمَا کا معنی کہ

امام ابن جریرؒ ان سے روایت فرماتا ہے کہ وہ اس میں رہیں مگر اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ فَاَرٰهُمَا الشَّيْطٰنُ کا معنی فَاَرٰهُمَا کا معنی کہ  
 وہ اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ مگر اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ فَاَرٰهُمَا الشَّيْطٰنُ کا معنی فَاَرٰهُمَا کا معنی کہ

امام ابن جریرؒ ان سے روایت فرماتا ہے کہ وہ اس میں رہیں مگر اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ فَاَرٰهُمَا الشَّيْطٰنُ کا معنی فَاَرٰهُمَا کا معنی کہ  
 وہ اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ مگر اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ فَاَرٰهُمَا الشَّيْطٰنُ کا معنی فَاَرٰهُمَا کا معنی کہ

امام ابن جریرؒ ان سے روایت فرماتا ہے کہ وہ اس میں رہیں مگر اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ فَاَرٰهُمَا الشَّيْطٰنُ کا معنی فَاَرٰهُمَا کا معنی کہ  
 وہ اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ مگر اس میں رہنا ہی نہیں ہے۔ فَاَرٰهُمَا الشَّيْطٰنُ کا معنی فَاَرٰهُمَا کا معنی کہ

امام عبدالرزاق اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں اللہ کے دشمن انہیں نے اپنے آپ کو زمین کے جانوروں پر پیش کیا کہ وہ اسے اٹھا لیں حتیٰ کہ وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے اور آدم سے کلام کرے، تمام جانوروں نے اس کی بات نہ سنی اسے انکار کیا تھا حتیٰ کہ اس نے سانپ سے بات کی اور کہا میں اداؤ آدم سے تجھے پہاڑ کا ٹکڑا تو میرے ذمہ میں ہو گا مگر تو مجھے جنت میں سے جائے۔ پس سانپ نے اپنی کھلیوں کو درمیان اٹھا لیا حتیٰ کہ وہ اسے جنت میں لے گیا۔ سانپ کے منہ سے شیطان نے بات کی اور یہ پہلے ڈھکا ہوا تھا اور پھر رانگوں پر چلتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی اس خیانت کی وجہ سے یہ بند کر دیا اور پیٹ کے بل اسے چلنے پر مجبور کر دیا۔ ابن عباس فرماتے ہیں جب اس سے پانچ سے قتل کرو اور اللہ کے دشمن کے ذمہ کو اس کے حلقے توڑ دو (۱)۔

امام سفیان بن عیینہ، عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، دارقطنی، مساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت ابن عباس سے روایت کر کے فرماتے ہیں دو درخت جس سے حضرت آدم اور بنی نوح کو کھانا گیا تھا وہ آدھ کھد کھد تھا جب ان دونوں نے اس سے کھانا تو ان کا ستر ظاہر ہو گیا۔ پہلے ان کے ستر پر اکتے، نخن کا لباس تھا۔ پس وہ دونوں جنت سے پتے پھٹانے لگے۔ انھیں کہتے ہیں ایک دوسرے پر چمکانے لگے۔ آدم علیہ السلام جنت میں بیٹھ پھیر کر چلنے لگے تو جنت کے ایک درخت نے ان کا سر پکڑ لیا، جس ان کے رب نے انہیں ندا دی اسے آدم تو جانتا ہے؟ عرض کی نہیں لیکن سے میرے پروردگار مجھے تجھ سے حیا آدمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تجھے جنت عطا نہیں فرمائی تھی اور اس ایک درخت کے علاوہ سب درخت تیرے لئے سہاگہ بن کر سکے تھے؟ آدم علیہ السلام نے عرض کی یہ آپ کی نوازشات تھیں لیکن اسے میرے پروردگار تعالیٰ کی عزت کی قسم مجھے پکھان نہیں تھا کہ کون تیرے نام کے ساتھ بھونکی قسم کھائی گا۔ فرمایا مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تجھے زمین پر اسڑوں کا بغیر و سخت زندگن بسر کرے گا۔ پس آدم و حوا جنت سے اسرار سے نکلے حاکم وہ جنت میں جو چاہتے کھاتے تھے پھر وہ غیر لذیذ کھانے اور پینے کی طرف اشارے کئے۔ پس آپ نے فرمایا کہ صحت کو جانو انہیں کھتی باڑی کا کھمبہ دیکھو یہی آپ نے زراعت شروع کر دی پھر اس کھیتی کو پانی دیتے رہے حتیٰ کہ وہ پک کر تیار ہو گئی پھر اس نے اسے گام و بھرا اسے صاف کیا پھر اسے جیسا بھر گودھا گیا اس کی روٹی پکائی اور بھروسے کھایا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں جو پیغام دیا چاہا وہ پیغام پہنچایا آدم علیہ السلام جب جنت سے اترے تو رونے لگے اور اسے رونے کو کوئی دوسرا اتنا نہیں دیا۔ اگر وہ وحیہ السلام کے کوئی خطا پر رونے کو اور یعقوب علیہ السلام کے اپنے بیٹے پر رونے کو، ابن آدم کے اپنے بھائی پر رونے کو اور پھر تمام انی زمین کے رونے کو ایک زندہ میں رکھا جائے اور دوسرے تراد میں آدم علیہ السلام نے رونے کو رکھا جائے جب آپ زمین پر اترتے تھے تو وہ تمام رونے غمگینی آدم علیہ السلام کے رونے کے برابر نہ ہو گا (۲)۔ ابن عباس نے عبدالعزیز بن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو نرا پیار سے جوار سے نکلی جوار میری عزت کی قسم میرا نافرمان میرے گھر میں میرے قریب نہیں رہ سکتا اس جہیز میں اسے نکال دے لیکن غنئی سے نہیں۔ جریر نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں جنت سے نکال دیے (۳)۔ ابن عباسی نے

[illegible]

امام ابن مثنیٰ اور ابن ابی شیبہ نے کتاب اسکا، میں ابن امیر ربیع نے اظہار میں، حاتم بن یحییٰ نے اشعوب میں اور ابن عبد البر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم میں نے تجھے ایسی درخت کے مکان سے منع فرمایا تو میں نے کون کھایا تھا؟ اس نے کہا: اے رب حواء میرے لئے وہ خوشتر کر کے پیش کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس کو یہ سزا دے گا میں اس کو وہ عذاب دے دوں گا جس سے وہ بچ نہ سکے۔ بچ نہ سکے اسے اب جو تکلیف سے ہوگی اور پریشانی میں سے وہ بچ نہ سکے گا۔ باحضر حواء چہان کر دئے گی تو ارشاد ہوا تو میری بیٹیوں پر دے دے۔

ابو اسود قضی نے فرما دیا میں اور ان عساکر نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا عقیل! نے حضرت عودہ رضی اللہ عنہ کی طرف جہاد کو بھیجا۔ جب انہیں بعض کاغذوں شروع ہوا تھا اور ان نے اپنے پروردگار سے گزارش کی کہ مجھے خون آگاہ ہے جسے میں نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تجھے اور میری اوراد کو اس خون میں لست پست کہیں گا، اور اس خون کو میں حیرے لکھے اور تیرے اوراد کے لئے کھارواں اور پاکیزہ گی کا باعث جائے گا۔ پھر اس امر کا کہنے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انہی لوگوں نے جو تم کو شہادت بھیجا یہ وہ لوگ نہ ہوں گے، حضرت عودہ رضی اللہ عنہ کوئی عورت ہے جسے خداوند نے نکالتی ہے۔ (2)۔

عام ہستی نے اسے اس میں، غلبہ کے آثار میں نہیں دیکھے، لیکن اس نے مسند القبر اس میں دیکھا کہ وہی عساکر نے ایک گروہ خود کے ساتھ اس صوبہ عراق و اسیات نقل کی ہے کہ مجھے تو اپنے اوپر اعتبار سے غلبہ کی ہی تھی ہے میرا مشیطان کا اقرار اللہ تعالیٰ نے میری انصاف فرمائی تھی کہ وہ مسلط ہو کر اور میری رزق مضطربات نے بھی میری مدد و نکت کی، اہم علیہ اسلام کا مشیطان کا اقرار تھا اور ان کی ورنہ حضرت حماد نے ان کی خطہ پر مدد و نکت کی، 3۔ کہ ان عساکر نے حضرت ابوبکر کی حدیث اسی طرح نقل کی ہے۔









حضرت ابن ابی الدنیاء نے مکایہ علیہ السلام میں، ابن ابی نعیر اور ابن مسعودؓ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کو جب زمین پر اتار دیا گیا تو وہ بندہ میں اترے اور ان کا سر آدمی کو چھو رہا تھا زمین نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کی کہ آدم عیاری ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت آدم کے سر پر رکھا تو وہ ستر ہاتھ نیچے ہو گئے اور آدم علیہ السلام کے ساتھ غم و محرومی اور غم اور غم اترے۔ جب آپ کو زمین پر اتارا گیا تو عرض گزار ہوئے اس بندے نے رب ہمس کے درجہ میں تو نے دشمنی پیدا فرمائی ہے اگر تو اس پر میری مدد نہیں کرے گا تو میں اس پر طاقت نہیں رکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حق کوئی پھر پیدا نہیں ہو گا لیکن میں اس پر ایک فرشتہ مقرر کروں گا آدم نے عرض کی کہ رب ذی فضل اے میرے پروردگار میرے لئے اس میں اضافہ فرمایا فرمایا میں ایک ربوں کے بدلے لایک سزاواروں کا اور ایک نیکی کے بدلے دوسرے نیکیاں دوں گا حق کی اس پر اضافہ کر دوں گا۔ آدم نے پھر عرض کی کہ رب ذی فضل اے میرے رب میرے لئے اس میں اضافہ فرمایا میں ایک جسم میں دوں جاتی ہوگی تو بہ کا درد نہ کھلا ہو گا، شیطان کہنے لگا اے اس بندے کے رب جس کو تو نے عزت بخشی ہے آخر تو میری اس کے خلاف مدد نہیں کرے گا تو میں اس پر قادر نہیں ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا پھر پیدا ہو گا تو آخر ا بھی ایک بچہ پیدا ہو گا۔ اس نے کہا اے اللہ میرے لئے اس میں اضافہ فرمایا فرمایا تو اس میں اس طرف گردش کرے گا جیسے خون گردش کرتا ہے اور تو ان کے سینوں میں مگر بڑے گا۔ پھر اس نے عرض کی یا رب میرے لئے اس میں اضافہ فرمایا فرمایا

أَجُوبُ عَبْدُكَ بِمِثْلِكَ وَنَسْجِ لَكَ وَنَسْجِ لَكَ وَنَسْجِ لَكَ وَنَسْجِ لَكَ (یعنی سزاواران: 66) (۱)

امام ابن سعد نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ: میں جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا تو ان کا سر آسمان کو چھو، ہاتھائیں اللہ تعالیٰ نے ان کا سر زمین کی طرف کر دیا حتیٰ کہ وہ سانپ یا تھوڑے سا مہرے کے جڑے تھے (۲)۔

امام طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب آدم علیہ السلام کو جس کی زمین پر اتارا گیا تو آپ کے ساتھ جنت کے درخت بھی تھے، انہوں نے ان کو بھی زمین پر لگا دیا اور آدم کا سر آسمان پر اور ہاتھ زمین پر تھے۔ آپ ملائکہ کا کلام سنتے تھے اور آپ پر تجلی ماثق گزری، پس اللہ تعالیٰ نے ان کے سر کو جھکا کر سر ہاتھ کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے زل فرمایا کہ میں تجھے ایک ایسے گھر میں اتار دے گا جہاں جس کے ارد گرد طواف کیا جائے گا جس طرح عرش کے ارد گرد فرشتے حواف کرتے ہیں اور اس کے پاس نماز پڑھی جائے جس طرح ملائکہ عرش کے ارد گرد زچہ سنتے ہیں۔ پھر آپ بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے پس ہر قدم کی جگہ ایک شہر تھا، ہر روقہ مومن کے درمیان جنگل تھاتی کہ آپ کے کمر پہنچ گئے بیت اللہ کے طواف کے لئے باب البدر، پس داخل ہوئے اور اس کے پاس نماز پڑھی پھر آپ شام کی طرف شریف لے گئے اور وہاں ہی آپ کا وصال ہوا (۳)۔

حضرت ابو الیخ نے اہل کفر میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کر کے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کو زمین پر اتار دیا تو

1- ترمیم و تکمیل جلد 7 صفحه 438، مطالعه در اشعار و دست  
2- تحقیقاتی معین، جلد 1، صفحه 422، تطبیق و ترجمه



بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ دو جنت سے باقوت نکلے زمین پر اترے جس سے وہ باقوت نکلے آئے۔ اسے آدم کے سر سے کسی کیاتوقہ میں ہال بکڑ گئے ہیں جنہاں تک اس باقوت کا نور پہنچے وہ عبادتِ عرس میں گیا۔

اور یہ اراکین ابی حاتم اور حیرانی نے اوسنی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو جنت سے اُترادیا تو اسے جنت کے پھولوں کا زراعت دیدی اور انہیں ہر چیز کا لٹن سکھایا، انہیں تمہارے پھل جنت سے ہیں جنہاں یہ پھل خضر ہو جاتے ہیں جب کہ جنت کے پھل خضر نہیں ہوتے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، اسم اور یحییٰ نے البدث میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کی ہے۔ حضرت حاکم نے اسے صحیح مکتب کہا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام جنت کے پھولوں کے تیس قسموں کے ساتھ زمین پر اترے، بعض دو تنے جن کا رطل (خارج) کھایا جاتا تھا اور بعض کا رطل (اندروں) کھایا جاتا تھا اور خارج (بیرونی حصہ) پیچھا جاتا تھا، بعض کا خارج کھایا جاتا تھا اور رطل پیچھا جاتا تھا۔ ابن ابی الدنیا نے کتاب البیضا میں حضرت غنی بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سب سے پہلی چیز جو آدم علیہ السلام نے زمین پر اترنے کے بعد تناول فرمائی وہ امرود تھی۔ جب آپ باغداد کے لئے پہلے تو آئی تکلیف دہی تھی کہ مروت کو کچھ بننے سے اقسا ہوئی ہے۔ آپ خرما فرمائے تو مل کی صورت نظر نہ آئی تھی کہ جبریل ماری ہوئے انہوں نے آدم کو پیشاب کرنے کی کھینچت پر مٹایا تو غصہ ڈھکے بڑھ گئی آپ نے یہ بد بھوسہ کی تو وہاں سڑکوں پر پھونک دیتے رہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کے ساتھ زمین پر تین چیزیں اتریں۔ سندان (اُترن) وہو (باجسار) اور خیر (وہ کوکوتا) ہے (نہود) (کس لٹکے کا آلہ) اور جھونڈا۔

حضرات ابن جری اور ابن عساکر نے آثار میں صغیر سند کے ساتھ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدم علیہ السلام زمین پر اترے تو آپ کے ساتھ سندان، نہود اور خیر اور انہما حضرت حواء و ہودہ میں اترتی (۱)۔ ابن عساکر نے جعفر بن محمد بن ابی عمیر کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا فرمایا تو اس میں سونے اور چاندی کو پیدا نہ فرمایا پھر جب آدم و حواء زمین پر اترے تو ان کے ساتھ سندان اور چاندی اتارے جس زمین میں ان کے لئے فیض جاری فرمادیا تاکہ آدم و حواء کی اولاد فیض حاصل کرتی رہے۔ اور اسی سونے اور چاندی کو حضرت حواء کا مہر بنایا جس کے لئے بطور مہر کے نکاح کرنا مناسب ٹھکان۔ حضرت ابن کثیر نے ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اتار دیا تو انہما شیطان و ان کے ساتھ آہراؤنٹ لگا دیئے، کھجور، تھری میں سے بریک کا جوزا جوڑا۔ اور آپ کے ساتھ صنعت کار کی کے آلات اتارے۔ ان میں حج، انگور کی قلع اور نیاز و وغیرہ بھی تھیں۔ ہند کے متعلق بعض علماء فرماتے ہیں اس سے مراد آلات صنعت ہیں اور بعض

فرماتے ہیں اس سے مراد صل کا بھل ہے۔ اور یہ خالص عربی لفظ نہیں ہے۔

مہین بنیاد ختم ہونے پر (فی الغرض) نے دوسری سن لگائی۔ روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کو جنت سے اتار دیا گیا تو آپ کے ساتھ مختلف چیزوں کے کچے تھے۔ طبع نے من کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اس پاس کا ہاتھ آکر من کی حالت ختم ہو گئی۔ اس پر اس نے صلیب سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ خود زمین پر رہ رہا کرتے تھے۔ اور ان پر جنت کے پتے تھے۔ آدم علیہ السلام کو گرنی لگی تو آپ نے اپنے من سے اور اسے نہا جیسے مرنے سے تکلیف ہو رہی ہے۔ جبریں دلی ٹکرائے اور جو دوکان کو کاٹتے تھے لے لے کہا اور کاتے کاتے باطن پر پتہ بھی سکھایا۔ آدم علیہ السلام کو کپڑے بننے کا ختم دیا اور ان کو کپڑہ بھی سکھائی۔ جنت میں آدم علیہ السلام نے حضرت حوا کے حقوق و وجہیت اور انھیں کئے تھے حتیٰ کہ جنت سے باہر آ گئے۔ آدم خواہ جدا جدا کرتے تھے حتیٰ کہ جبریں آئے اور آدم کو پہنی بیوی کے پاس جاتے کو کہہ اور جماع کا طریقہ بھی بتایا۔ جب آدم اور حوا ہم سفر ہوئے تو بیوی نے کہا آدم علیہ السلام نے اپنی بیوی کو کیا پایا ہے آدم نے کہا صاوط (نیک عورت ہے) (۱۱)

حضرت دہلی نے سند انور و اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت نقلی کی ہے کہ سب سے پہلے کپڑے بننے کا کام آدم علیہ السلام نے کیا تھا۔

امام ابن عساکر نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کسان تھے اور ان میں خلیہ سلام روزی تھے۔ نور علیہ السلام ترکھان تھے اور وہ علیہ السلام جڑ تھے اور انہیں علیہ السلام بکریاں پرانے تھے اور وہ علیہ السلام زراہ بنانے والے تھے۔ سینماں علیہ السلام گھوڑ کے پتے فروخت کرنے والے تھے اور انہیں علیہ السلام الجیر (مزدور) تھے۔ بیسی علیہ السلام مساجد تھے اور وہ بیٹے بنو شبرا (بہادر) تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا رزق آپ کے بیٹے کے نیچے رکھا (۱۲)۔

امام حاکم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو کہا میرے قریب آپ میں تمہیں کتاب ہے۔ میں نے کہا کہ انہوں نے فراموش کر لیا تھا کہ وہ علیہ السلام کسوں تھے۔ نور علیہ السلام ترکھان تھے اور انہیں علیہ السلام زراہ بنانے والے تھے اور وہ علیہ السلام زراہ بنانے والے تھے۔ سینماں علیہ السلام گھوڑ کے پتے فروخت کرنے والے تھے اور انہیں علیہ السلام الجیر (مزدور) تھے۔ بیسی علیہ السلام مساجد تھے اور وہ بیٹے بنو شبرا (بہادر) تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا رزق آپ کے بیٹے کے نیچے رکھا (۱۲)۔

حضرات ابو النبیخ، یعنی نورانی مساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام جنت سے خجرا سو کو ساتھ لے کر آئے۔ آپ اس کے ساتھ اپنے آنسو پونچھتے تھے اور آدم علیہ السلام کے آنسو جنت سے نکلنے کے بعد جب بھی نکلے اور جنت کی طرف دے گئے (۱۶)۔

دوم ابو النبیخ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب آدم علیہ السلام کورین کی طرف اتار دیا تو آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وحشت کی شکایت کی۔ میں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف دی فرمائی کہ میرے گھر کے سامنے دو ٹھویرے فرجے تھے جنہیں طواف کرنے کا نظر آئیں گے پس تم بھی ان کی طرح کھڑے طواف کرو پس آپ کے سامنے جنگل تھی اور آپ کے قدموں کے درمیان نہریں اور چشمے تھے۔

امام ابن ابی حاتم نے سنن سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام ہند میں اترے تو خوشبو کا درخت پیدا ہوا اور امام ابن سعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام جنت سے دو نمازوں کے درمیان نکلے یعنی نماز ظہیر اور نماز عصر کے درمیان نکلے، آپ کو زمین پر اتار دیا اور آپ جنت میں آخرت کے ایام میں سے نصف ایام ٹھہرے اور دو پانچ سو سال بیٹھے ہیں اس دن کے حساب سے جس کی مقدار بارہ گز یاں ہے اور دن ہزار سال ہے اس حساب سے جو راتلی دن شمار کرتے ہیں آدم علیہ السلام ہند میں ایک پہاڑ پر اترے جسے خود کہا جاتا تھا۔ حضرت حماد جہد میں تریں آدم علیہ السلام کے ساتھ نہتے کی خوشبو کی اتری یہی وہ درختوں اور دریاؤں کے ساتھ مطلق ہو گئی، میں دو تین گز خوشبو سے مغطی ہوئی چم آدم علیہ السلام کی خوشبو کو لایا گیا، فرشتوں نے کہا اس پر جنت سے خوشبو اُترا کر ہے۔ آدم علیہ السلام کے ساتھ جو آدمی بھی اترے وہ بھی اترے برف سے بھی زار یا وہ بھی تھا۔ ہوئی علیہ السلام کا عصا بھی اترنا تھا جو جنت کی آس گزنی کا تھا اور اس کی لمبائی سو مائے سوسم کے تھے کے مطابق دس ہاتھ تھی۔ نیز مراد زبان بھی اترے تھے پھر اس کے بعد آپ پر تین ہزار ہزار اور دوا ہزار سے اترے تھے، ہر علیہ السلام پہاڑ پر اترے تو لوہے کی سلاخ دیکھی جو پہاڑ پر لگی ہوئی تھی، فرمایا یہ ایک ہے۔ یہ ایک آپ نے محمدؐ کے ساتھ درخت توڑنے شروع کر دیے جو کہ پرانے ہو چکے تھے اور نکلے ہوئے تھے پھر میں لوہے کی سلاخ پر گزریوں کے ساتھ آگ جلائی تو وہ پھیل گئی۔ سب سے پہلے آپ نے اس لوہے سے چھری بنائی، آپ اس کے ساتھ کار کرتے تھے پھر آپ نے خود بنایا جو نوع علیہ السلام کو میراث میں ملا تھا اور انہی جنت میں عذاب کے ساتھ ملے رہے۔ جب آدم علیہ السلام نے آگ کیا اور حجر اسود کو چیل اپنی قمیص پر رکھا تو وہ ابل کہ کے لئے تار یک راتوں میں روشنی کرتا تھا جس طرح چاند روشنی کرتا ہے۔ اسلام سے چار سال پہلے میں دانی خورشید اور شبی لوگ اس کو جوتے تھے اس لئے یہ چاند ہو گیا۔ قریش نے اس پتھر کو چیل اپنی قمیص سے لپیٹا، ان آدم علیہ السلام نے ہند سے کہ تک بیدل چاہیں گے تھے۔ آدم علیہ السلام جب زمین پر اترے گئے تو آپ کا سر آسمان کو پہنچا تھا اسی وجہ سے آپ مجھے ہو گئے اور آپ کی لادھگی مجھے ہو جاتی ہے۔ آپ کے قدم کی طوالت کی وجہ سے خشکی کے پو پائے ہوئے گئے اور اس دن وحشی بن گئے اور آدم علیہ السلام پر نذر عجز سے ہوا فرشتوں





کہ تو روٹی، زیتون کے، روٹھ نہیں کھائے گا حتیٰ کہ تو موت کی مثل عطا کرے (11)۔ ابن مساکر نے عبدالحکیم بن عیسیٰ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب آدم علیہ السلام کو زمین پر اتار دیا گیا تو انھوں نے فوج کی حتیٰ کہ آدم علیہ السلام بھی روٹے کھائے پھر ان سے بلند آواز میں گانا گایا اور پھر بیٹھے (12)۔

امام ابن مساکر نے حضرت حسن سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام سے طوفان برپا ہونے سے پہلے آپ کو موت پہنچ آگئیں گے مرنے والی تھی اور آپ کی امید آپ کے پیچھے رہتی تھی۔ جب تکا حذر دیا تو اللہ تعالیٰ نے امید مرنے کو دی، موت پیچھے کر دی، آپ موت تک امید کرتے رہے (13)۔

امام بخاری اور محدث الزہبی میں حضرت حسن سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کے قتل ہوا موت ہونے سے پہلے موت ان کی آنکھوں کے مرنے کو امید چاہنے کے پیچھے رہتی تھی جب خطا واقع ہوئی تو امید کو آنکھوں کے مرنے کو رد کیا اور موت کو چاہنے کے پیچھے کر دیا (14)۔ ابن مساکر نے انھوں سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کی عقل آپ کی تمام ہوشیاری کی شے تھی (15)۔

امام ابن مساکر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آدم علیہ السلام کو جب زمین پر اتار دیا کہ تو آپ کے پیٹ نے حرکت کی اسی وجہ سے آپ کو نماز واجب ہو گئی تھی ورنہ آپ کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ بیٹو جانو آپ جیٹے ہو گئے۔ جب تقدیر نے حادثہ کر لیا تو ہوا کو پانی بنانے لگا۔ اعلیٰ انگلیوں کے چارے کھانے لگے جس سے آپ پر اڑساں بنی انگلیوں کا کھانے لگے (16)۔

امام ابن عمرؓ نے حضرت ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کو جب جنت سے اتارا گیا تو آپ اسے روئے کرنا سیکھ گئے اور اسے روئے کرنا سیکھا اور آدم علیہ السلام کے اپنی نظر پر اس نے سمیت ایک چڑھے میں رکھا جائے تو آدم علیہ السلام کے رونے کے برابر نہ ہوگا جب وہ جنت سے نکلنے کے وقت رونے لگے۔ آپ نے پانچ سو سال تک اس کی طرف سر نہ اٹھا (17)۔

ابن جریرؒ نے اس حدیث میں ابن عمرؓ نے الکامل میں۔ سنن ابی یوسفؒ میں۔ النجیبؒ میں۔ ابن عمرؓ نے اس حدیث میں حضرت بریدؒ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اگر آدم علیہ السلام کے رونے اور تمام اہل زمین کے رونے کو آدم علیہ السلام سے رونے سے اور دنیا کے رونے کو آدم علیہ السلام کے رونے کے برابر نہ ہوگا۔ حضرت سنن ابی یوسفؒ کے الفاظ کا معنی یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کے کسوٹی کا آپ کی تمام ارباب کے آئینہ میں سے میرا ان کی جائے تو آپ کے آنسوؤں کی جگہ لے لے گا (18)۔

۱۔ ترمذی، معجم ص 7، سنن 439، مشکوٰۃ، المصابیح ص 2، ابن ماجہ

۲۔ تاج العبد، الام، ج 2، ص 22، مشکوٰۃ، المصابیح، کتاب الطہرہ ص 2

۳۔ ابن ماجہ، ج 2، ص 362

۴۔ ابن ماجہ، ج 2، ص 353

۵۔ ابن ماجہ

۶۔ ترمذی، معجم ص 7، سنن 439، مشکوٰۃ، المصابیح ص 2، ابن ماجہ

۷۔ تاج العبد، الام، ج 2، ص 22، مشکوٰۃ، المصابیح، کتاب الطہرہ ص 2

۸۔ ابن ماجہ، ج 2، ص 362

۹۔ ابن ماجہ، ج 2، ص 353

۱۰۔ ابن ماجہ

امام ابن عدہ نے حضرت ابن سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں ہم علیہ السلام میں سب سے پہلے روح اتری ہے  
اس میں سب سے پہلے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو مخلوق  
و امیر عالم کفرمایا کہ تیرا زمین پر ہونا ہے تو زمین پر آ کر بیٹھ کر کہو کہ میں نے اپنے رب کو پہچان لیا ہے۔  
اس میں سب سے پہلے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں وہ آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا  
کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا کہ تم لوگ اپنے رب کو پہچان لے کر اپنے رب کو روئے کر لے۔

مہم بنیم نے اُنھیں جس حضرت سعید بن مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے چچا کو جب آرمینیا میں ملواری میں پر  
سہار کیا تو زمین پر کہ عمار اور سمندر میں کھجلی تھی۔ ان کے علاوہ زمین پر کچھ نہ تھا۔ جب گمبھ نے رَم اور کچھ اور دو کھجلی کے پاس  
پہنچ گئی اور یہ بات اُس نے پاس آئی کہ وہی گمبھ نے کھجلی سے کہا ہے کھجلی زمین پر ایسے ایسی چیز آج آج ہو گئی ہے جو وہ  
جو وہ نہ بنی۔ عمار ایسے کچھ سے کچھ ہے۔ کھجلی نے گمبھ کے کہا کہ آج کچھ بد رہی ہے تو پھر نہ یہ لے لے سمندر میں  
نہایت سے اور نہ قریب کے کھجلی میں نہایت سے وہ نہ۔

فَمَنْ أَذَمُّ مِنْ مُنَابِهِ كَلِمَتُ ثَوَابٍ عَيْدٍ ۖ إِنَّهُ هُوَ الثَّوَابُ الرَّحِيمُ ﴿٥٠﴾

”بھرنے والے آدمی نے اپنے رب سے چھ گئے قوائے الہیہ کی توثیق فرمائی۔ یہ ٹکڑے وہی ہے بہت توبہ کیوں کرنے والے اور نہایت کم کرنے والے۔“

[illegible]

اہم خیراتی امیدیں تھیں اور ان کی مدد سے وہ اپنی جڑیں ان کی اہلی عاتقہ، ماسکجہ ورائیہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت مذکورہ کے متعلق نقل فرمایا ہے کہ: "اہم ما فی الاسلام فی عرض کی اسے میرے پروردگار کیا کرنے بھلائے ہے بہت قدر سے اسے پیدا کرنا ہے۔" اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یوں نہیں کہ یہ وہی اسلام کے عرض کی کیا تو ہے بھلائی ہے۔"

خود میں دوسری جیسا ہوئی، فرمایا کیوں نہیں۔ پھر آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ میری رحمت جبر سے غضب سے بہت نہیں ہے مگر فرمایا کیوں نہیں۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی اسے نہر سے پروردگار کا کریم بن کر تو پہنچو اور اپنی اصلاح کروں تو کیا تو مجھے جنت کی طرف لے جاوے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں (۱)۔

ادھر میرائی نے ادا سنا میں اور ان میں اس کے خلیفہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو آپ ٹکڑے ہوئے اور کعبہ کے پاس آئے پھر روئے شمس پر بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں انہیں یہود و مسلمان فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَغَلَابِيْنِيْ فَاقْلِلْ نَعْدَزِيْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاعْظِمْنِيْ سُوْلِيْ وَ تَعْلَمُ مَا لِيْ نَفْسِيْ فَاعْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِنْعَامًا لِّيَا بِرُوحَلِيْ وَ يَقِيْنًا صَادِقًا خَشْيَةً اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصْبِحُنِيْ اِلَّا مَا كُنْتُ لِيْ وَ اُوْذِيْنِيْ بِمَا كُنْتُ لِيْ۔

اے اللہ میرے ظاہر و باطن پر آگاہ ہے جس میں میری معذرت کو شرف قبول عطا فرما اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے نفس میں ہے جس میں میرا گناہ و معاف فرما۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل سے متصل ہو اور سچے یقین کا سوال کرتا ہوں حتیٰ کہ میں جہنم لوں کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی مگر جو میری تقدیر میں کوئی گناہ ہے اور جو تو نے میرے لئے تقسیم فرمایا اس پر مجھے خوش رکھ۔

اللہ تعالیٰ نے آدم کی طرف وحی فرمائی اسے آدم میری توبہ قبول ہو گئی ہے، میں نے تیرا معاف کر دیا اور جو بھی ان گناہوں سے ڈرے مجھ سے وہ۔ گئے گا میں اس گناہ کو معاف کر دوں گا اور اس کی ضرورت اس معاملہ میں نکلیتے کر دوں گا اس سے شیطان کو دور ہوگا تو اس کا اور اس کے لئے ہر 25 سے آگے عبادت کر دوں گا اور دنیا کا اس کی طرف متوجہ کر دوں گا اور دنیا اس کے پاس ناک دھرتے ہوئے آئے گی اگرچہ وہ انسان دنیا کا دارا و بنکر رہے گا (۲)۔

حضرت احمدی، میرائی اور ان میں اس کے خلیفہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی کہ اگر آدم علیہ السلام نے اپنی گناہوں کی تلافی کی اور اپنی اصلاح کی اور اپنی رحمت اللہ ایک سرخ لٹائی کا مانند تھا۔ جب آپ نے دارالکونین پر بیٹھے تو پ بیت اللہ کی طرف متوجہ کر کے ٹکڑے ہو گئے اور یہ دعا کیا اللہم اِنِّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَغَلَابِيْنِيْ فَاقْلِلْ نَعْدَزِيْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاعْظِمْنِيْ سُوْلِيْ وَ تَعْلَمُ مَا لِيْ نَفْسِيْ فَاعْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِنْعَامًا لِّيَا بِرُوحَلِيْ وَ يَقِيْنًا صَادِقًا خَشْيَةً اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصْبِحُنِيْ اِلَّا مَا كُنْتُ لِيْ وَ اُوْذِيْنِيْ بِمَا كُنْتُ لِيْ۔ (۳) اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے تیرا گناہ معاف کر دیا ہے اور جو میری اول و میں سے اس کے ساتھ مجھے پکارے گا میں اس کے گناہ کو معاف کر دوں گا اور اس کے سرخ و ہلکے دور کر دوں گا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے سے فقر کو دور کر دوں گا اور ہر 25 جبر سے بلند میں اس کے

نے قدرتِ اودوں کو اور دنیا میں کے پاس نہ آتے ہوئے آئے کی اس چہ وہاں کا اور وہ کہہ سکا۔

حضرت الزرقانی نے تفسیر میں فرمایا ہے کہ اللہ نے اس شخص کو جو اس سے حضرت زید و عیسیٰ علیہ السلام سے روایت کیا ہے، فرمایا ہے کہ یہ وہی ہے جو آپ نے بیتِ شریف کا طرف کیا اور بیتِ خدا کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں پھر راجعہ رویت کے مطابق وہ کی اور جہ توفیٰ نے سابقہ روایت کے خلاف جواب عطا فرمایا۔

ابو سعید، محمد بن عیسیٰ، ابو نعیم نے بحلیہ میں عیسیٰ بن عمیر الملقب، رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اسے میرے پروردگار کیا میں نے کوئی ایسا کام کیا ہے جو نے میری تفسیر میں پیسے میرے تعلق لکھ یا تھا یا میں نے کوئی طرف سے یہ کیا کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے یہ کام نہیں لکھ میں پہلے لکھ یا تھا عرض کیا اسے میرے پروردگار میں صرف تو نے یہ کیا کیا میرے تحقیق کیوں تھوڑی طرف اس کو وصف بھی فرمادے اس مسئلہ کو فرمایا کہ یہ مطلب ہے (31)۔

ابو سعید بن محمد، ابن ابی شیبہ، ابو نعیم نے شعب الایمان میں حضرت نو در سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میرے بیان کیا گیا ہے کہ ابی ہاشم السہمی نے عرض کیا کہ ابی شیبہ نے فرمایا کہ میں نے کوئی کلمہ جنت میں لکھا ہے کہ؟ فرمایا میں تجھے جنت میں لکھا ہوں کہ تو آج، حرام نے بدنامی۔ یہ تھا قلنا انفسا و ان لم تظفروا و تروھنا لتظفروا من الغیبر (23) ابی اسلمہ سے روایت کیا اور یہی وہ کلمہ تعالیٰ نے ان کو تو قبول فرمایا اور اللہ کا دشمن ابی شیبہ اپنے کلمہ سے باز نہ آیا اور جو کہنے کے بعد توبہ نہ کی بلکہ اس نے قیامت تک کے لئے صمت طلب کی پس اللہ تعالیٰ نے اس نے جو سوال کیا اس کو ہی عطا فرمایا (4)۔

حضرت عثمان نے لکھا کہ وہ خط سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے یہ کلمات سے ابو ہریرہ قلنا انفسا و ان لم تظفروا و تروھنا لتظفروا من الغیبر (23)۔

حضرت ابن اسلمہ سے ہے کہ ان جریہ کے خرقی سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ کلمات سے ابو ہریرہ قلنا انفسا و ان لم تظفروا و تروھنا لتظفروا من الغیبر (23)۔

ابو سعید بن محمد، ابن جریر، ابن ابی شیبہ، ابن ابی عمیر، ابن ابی شیبہ نے محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہ کلمات قلنا انفسا و ان لم تظفروا و تروھنا لتظفروا من الغیبر (23) ہے اور اللہ تعالیٰ اس ارشاد کو بیان فرمایا تو معاذ بن جحش و عیسیٰ کے وسیع ہون لکھ کر یہی کلمات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سکھائے تھے (5)۔

حضرات کبیر بن سعید، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے عبادت میں کلمات کی تفسیر میں تَنَاطُلُکُہَا اَنْفُسُہَا کی ہے (۱)۔  
 حضرت عبد بن سعید نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے اور ابھی کہ حدیث اللہ سے اس کی شرح روایت کی ہے۔  
 عبد بن سعید، ابن کثیر، ابن ابی حاتم نے یہ کہ تم نے میں افحش کی تھی کے معنی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا وہ کلمات کیوں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آدم کو سکھائے فرمانہ کی شان اور طریقہ سکھایا وہ کلمات سے ہیں مراد ہے۔  
 امام عبد بن سعید نے حضرت عبد اللہ بن زید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ کلمات سے مراد یہ تھا کہ ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مَنَّكَ وَبَخْلِكَ، رَبِّ عَمِلْتُ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاعْفُ عَنِّي  
 إِنَّكَ أَنْتَ حَيُّ الْغَافِرِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مَنَّكَ وَبَخْلِكَ، رَبِّ عَمِلْتُ سُوءًا أَوْ  
 ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاعْفُ عَنِّي فَإِنَّكَ أَنْتَ الرَّحِيمُ الرَّحِيمِينَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 مَنَّكَ وَبَخْلِكَ، رَبِّ عَمِلْتُ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَبِئْسَ عَمَلِي إِنَّكَ أَنْتَ  
 الثَّوَابُ الرَّحِيمُ.

”تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، تیری ذات پر نقص سے پاک ہے اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں۔ اے میرے پروردگار میں نے غلام کام کیا اور اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے معاف فرما، اے بے شک تو بہتر سونف فرمائے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں۔ میں نے غلام کام کیا۔ اور اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھ پر رحم فرما، اے شک تو سب سے زیادہ رحم فرمائے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہ ہے اے حق نہیں، تیری ذات پاک ہے اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو تیری توبہ قبول فرما، اے شک تو سب سے زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“

ابن ابی حاتم نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کلمات کی تفسیر میں بھی مذکورہ روایت کی۔ دلائل فرمائی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہ ہم سب سے زیادہ روایت کی ہے لیکن اس میں شک ظاہر فرمایا ہے (۲)۔  
 امام ہمام نے ابوداؤد میں سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے نقل فرمایا ہے کہ جب آدم سے لعنہ ہوئی تو انہوں نے کلمہ اظہار کی پناہ لی مگر یہ لایلا الہ الا انت مَنَّكَ وَبَخْلِكَ، رَبِّ عَمِلْتُ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَبِئْسَ عَمَلِي إِنَّكَ أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيمُ۔ (ترجمہ گزشتہ صفحہ)

امام ابن عساکر نے جویر بن ابی نعیم کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آدم نے دو سو سال توبہ طلب کی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ کلمات عطا فرمائے اور ان کی تعمین فرمائی فرماتے ہیں آدم علیہ السلام بخیر کر رہے تھے اپنا باپ جو اپنی بیوی سے لڑنے لگے تھے جبریل امین آئے اور ان پر سلام کیا۔ آدم نبیہ اسلام دے اور جبریل امین بھی اس کے دے دے

کی وجہ سے وہ گئے، جبریل سے کہا ہے آدم پر کون کی مصیبت ہے جس نے تجھے ہر مصیبت سے بے پروا کر دیا ہے اور یہ دونا کیا ہے؟ اور شہر مابا ہے جبریل میں یوں نہ تریزہادی کروں اللہ تعالیٰ نے مجھے آسمانوں کی بادشاہی سے زمین کی پستی کی طرف اسپرد کیا ہے، آدم کے گھر سے نزول اور سفر کے گھر کی طرف بھیجا دیا ہے، انھوں نے گھر سے تکلیف اور شکوت کے گھر کی طرف بھیجا دیا ہے، خدا سے اتار کر نہائی طرف اتار دیا ہے، میں اس مصیبت کو کیسے شمار کروں، جبریل اللہ تعالیٰ کی یادگار میں حاضر ہوا اور آدم کی منتظر کے حلق عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جبریل آدم کے پاس جا اور اسے بتا کہ اسے آدم کی میں نے تجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟ عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا کیا میں نے تجھ میں اپنی خاص روح نہیں پھونکی؟ عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا کیا میں نے اپنے فرشتوں کو تیرے سامنے سرسجود نہیں کیا؟ فرمایا کیا میں نے تجھے اپنی جنت میں نہیں ٹھہرایا۔ عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا کیا میں نے تجھے عہد نہیں دیا تھا اور تو نے بیعت نہ فرمائی کی؟ عرض کی کیوں نہیں فرمایا میری عزت و جلالت اور میرے علوم و ہر کی قسم اگر زمین کے پردہ لوگ تیری شکل ہوں اور مجھ و میری نافرمانی کریں تو میں انہیں نہ بگاڑوں گے دوسرے میں خاص آدموں کا نہیں، اے آدم میری رحمت میرے غضب سے جنت لے گئی ہے، میں نے تیرے آواز اور تیری گریہ و زاری کو سنا اور تیرے روئے پر مجھے رحم آیا اور تیری تحرش و اغوا دیا، میں تو ان الفاظ میں دعا کر لا اِلهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِعْمَدِكَ، رَبِّ عِبْلَتُ سُوْءٍ اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِعْمَدِكَ، رَبِّ عِبْلَتُ سُوْءٍ اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِعْمَدِكَ، رَبِّ عِبْلَتُ سُوْءٍ اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ قُبْتُ عَلَيَّ لَنْتَ التَّوْبَاتِ الرَّاجِعَاتِ۔ کلمات سے یہی الفاظ مراد ہیں (۱)۔

امام ابن السکنت نے محمد بن علی بن الحسن بن علی بن ابی طالب، رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب آدم سے لغزش ہوئی تو اس کا آپ بہت رنج و غصہ اور بددعا کی دعا سے محسوس ہوئی۔ جبریل آئے اور کہا ہے آدم کیا میں تجھے توبہ کرو اور نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تیرا توبہ قبول فرمائے گا۔ فرمایا کیوں نہیں، ضرور بتا دے اس جبریل نے کہا تم اپنی جگہ سے اٹھو، اپنے رب سے مخاطب بن کر، اس کی عظمت بیان کرو اور اس کی تعریف کرو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی مدح سے کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں ہے، آدم نے پوچھا جبریل! میں اس کی مدح کیسے کروں۔ جبریل نے کہا اس طرح کہ لا اِلهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيَّرُ وَنُصِبَتْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ سُبْحَانَكَ بِسْمِ اللّٰهِ الْغَيْبِ كَلَمَةً وَهَوَّ عَلَى ثَمَلِ شَيْءٍ فَلْيَنْزِلْ۔ پھر اسی خطا ۱۲ بار کر اور یہ کلمات کہو سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِعْمَدِكَ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَعَمِلْتُ سُوْءًا فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِخَدِّكَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَكَرَّمَ رَحْمَةً عَلَيْكَ اِنِّيْ غَفِرْتُ لِيْ خَطِيئَتِيْ لِرَايَةِ مَا فِيْ اَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَنْتَ بِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی نے فرمایا ہے آدم تجھے یہ کلمات کس نے سکھائے؟ آدم نے عرض کی یا رب جب تو نے مجھ میں اپنی خاص روح پھونکی اور مجھے عمل انسان بنایا







امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کی ہے

امام ابن مساکر نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام پر جب وفات کا دلائل آیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف کفر اور خوشبو جنت سے بھیجی۔ جب حضرت حواء نے اس کو دیکھا تو غم انگیز۔ حضرت آدم نے فرمایا میرے درمیرے آپ۔ کہ فرشتوں کے درمیان سے اور اوجا جو بھی مجھے سطفت برداشت کرنی چاہی اور تیری حاجت سے تھی اور مجھے جو بھی مصیبت پہنچی وہ تیری وجہ سے پہنچی (1)۔

امام ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کے دو دروازے، یغوث، یحوق اور نمرین تھے سب سے بڑا یغوث تھا، آدم نے اسے کہا بیٹا جاؤ اگر تجھے کوئی فرشتہ ملے تو اسے کہنا کہ وہ میرے لئے جنت سے کھالے آئے اور پینے کے لئے مشروب لے آئے۔ پس یغوث گیا تو اسے کعبہ کے قریب جبریل ملا، اس نے یغوث سے آدم کے لئے کھالے کا سوال کیا تو جبریل نے کہا لوٹ جا، تیرا آپ فوت ہو چکا ہے۔ پس وہ دونوں لوٹے تو آدم جان و سر رہے تھے۔ پس جبریل اسے ملے اور ان کے لئے نغن، خوشبو اور پیری کے پتے لے آئے پھر فرمایا اے آدم کیا تم دیکھتے ہو میں نے تمہارے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے۔ پس تم بھی اپنے مردوں کے ساتھ ایسا کرو۔ پس انہیں غسل دیا اور کفن دیا، خوشبو لگائی پھر کعبہ کی طرف اٹھا کر لے گئے۔ اس پر چار بھیری کھیں پھر انہیں دوسری قبر کے قریب قبہ کے متصل رکھ دیو پھر انہوں نے مسجد الخیف میں انہیں دفن کیا (2)۔

امام دارقطنی نے اپنی سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت آدم کی نماز جنازہ قبر میں نے پڑھی انہوں نے چار تکبیریں کیں، اس دن مسجد الخیف میں ملائکہ کی امامت کرائی۔ قبلہ کی جانب انہیں رکھا، نیز آدم کے لئے کعبہ بنائی گئی اور ان کی قبر کو وہاں کی مانند بنایا گیا (3)۔

امام ابوشامہ نے اعلیٰہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کے پاس جنازہ دیا گیا آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے چار تکبیریں کیں اور فرمایا آدم علیہ السلام پر فرشتوں نے چار تکبیریں کی تھیں۔ ام ابن حواء کو نے حضرت ابی سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آدم علیہ السلام کے لئے کعبہ بنائی گئی، خلق عربہ پانی سے انہیں غسل دیا گیا فرشتوں نے کہا یا آدم علیہ السلام انی اودا کے لئے سنت ہے (4)۔

امام ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم کی قبر بیت المقدس اور مسجد ابراہیم کے درمیان جنگل میں ہے، آپ کے پاؤں چٹان کے پاس ہیں آپ کا سر مسجد ابراہیم کے پاس ہے اور ان کے درمیان اٹھارہ میل کا فاصلہ ہے (5)۔

امام ابن عساکر نے حضرت عطاء الخراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کی وفات پر مخلوق

1- تہذیب العربیہ جلد 2، صفحہ 354، سنن ابی مسعود، 2- ریاض، 3- بیضا، 4- بیضا

5- تاریخ بغداد، جلد 7، صفحہ 459، طبقات السلفین ج 2

مرات و تکب و فی دین ۔

حضرات ابن عدلی نے اہل اہل میں جو شیخ نے اظہر ملے، میں عساکر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں ہر شخص کو اس کے نام سے پکارا جاتا ہے لیکن آدم کی نسبت ایسا نہیں ہے اور نہ ہی تمام پروردگار ہوں گے لیکن حضرت موسیٰ میں عمران کی راہی جنت میں نہ تکب نہ ہوگی (۱)۔

حضرات ابن عدلی اور حنفی نے دلائل میں اور میں عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں ہر شخص کو اس کے نام سے پکارا جاتا ہے لیکن آدم کی نسبت ایسا نہیں ہے (۲)۔

مرات میں کہ جب درہم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنت میں کسی کی راہی نہ ہوگی مگر آدم کے بعد شروع کے ناف تک آپ کی راہی ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں آپ کی راہی نہیں تھی اور زمین آدم کے بعد شروع ہوئی آدم کے بعد جنت میں کسی کی نسبت نہ ہوگی آدم کی نسبت ایسا نہیں ہوگی (۳)۔

۱۔ ابن ابی شیبہ نے کہا میں محمد بن عبد اللہ ابن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم کے بعد جنت میں کسی کی نسبت نہیں ہے اور علیہ السلام کی نسبت ایسا نہیں ہے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو عزت بخشی ہے

امام ابن عساکر نے غالب میں عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دنیا میں آدم کی نسبت ایسا نہیں ہے اور جنت میں آدم کو ہوگی (۴)۔

حضرت ابو الشیخ نے اظہر میں خالد بن سعدان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آدم جنت میں نہ ہوگا اور جب آپ کا درہم لی ہو تو آپ کو پانچ سو بیسے ملے کہ نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے لکھے آپ کا وطن تھیں مکہ تھا۔ وہاں انہوں نے ان کو ان کیا اور انہوں نے آپ کا سر پستان کے پاس رکھا اور آپ کے پاؤں بیت المقدس سے پانچ سو میل کے فاصلہ پر تھے۔

وہاں طہرائی نے ابو یزید الاکرمی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آدم کو جب زمین پر اتار دیا تو فرشتوں سے کلام کرنے سے بھی روک دیا گیا۔ اور عبد السلام فرشتوں کی کلام سے مانوس ہوتے تھے۔ آدم جنت سے نکلنے پر سوال دے رہے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدم تو کیوں پریشان ہے؟ انہوں نے عرض کی میں جیسے پریشان نہ ہوں تو نے مجھے جنت سے اتار دیا ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ میں وہاں جنت میں ہوں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم وہاں طرح و کار

۱۔ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَاحِدُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ مُبْتَغِيكَ وَبِخُدُكَ رَبِّ اِنِّى عِبْدُكَ سَوْءٌ اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَاحِدُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ مُبْتَغِيكَ وَبِخُدُكَ رَبِّ اِنِّى عِبْدُكَ سَوْءٌ اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

3. اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَخَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ رَحِمْتُ نَفْسِي عَمَلْتُ سُوءًا وَأُظْلِمْتُ نَفْسِي فَاعْفُرْ لِي  
يَا كُنْتَ أَنتَ الْغَنِيُّ الْوَكِيلُ

[illegible]

امام ابو اسحاق نے یہود و نصاریٰ کو یہ فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کی قبر مسجد اقصیٰ میں بنائی گئی اور حضرت عواذ کی قبر عودہ میں بنائی گئی۔

حضرات امین ابی حنیفہؒ نے اپنی تاریخ میں ماہر معا کر کے اثر بڑی اور اعلیٰ رحیمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب آدم علیہ السلام جنت سے اترے تو آپ کی اواد بکلی مٹی اور آپ کے بیٹوں نے آدم کے بیٹوں سے تاریخ حضرت فرمائی اور اسی تاریخ کا سلسلہ چلا رہا تھی کہ نور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے موت فرمایا تو پھر نوح کی بعثت سے تاریخ چلتی رہی حتیٰ کہ غرق کا واقعہ رونہا ہوا پھر ماہر نیم تک طرفان سے تاریخ چلتی رہی، عموماً تکے ماہر ابیہم سے یوسف علیہ السلام کی بعثت تک ماہر اور انہم سے تاریخ چلائی، پھر یوسف علیہ السلام کی بعثت سے موسیٰ علیہ السلام کی بعثت تک اور موسیٰ کی بعثت سے ملکہ سیدان تک اور ملک سلیمان سے ملک ممیٰ تک اور بعثت عیسیٰ علیہ السلام سے رسول اللہ ﷺ کی بعثت تک تاریخ کا سلسلہ چلا رہا اور ان کے بعد آج تک تاریخ چلائی۔ لیکن تاریخ بنیاد بیت سے پھر شران مٹی تو اس طرح چلتی رہی حتیٰ

مکہ تھیں، بعد متفرق ہو گیا، پھر بسبب وحی خداوندی تہران سے اٹھ کر دوبارہ اگلے سے وقت سے ہجرت کیا تھیں کہ ہاتھی کہ کتب خانہ کی فوت ہوا۔ پھر انہوں نے اہل کی وفات سے ہجرت کیا تھیں یہاں تک کہ ہم تھیں دلا دلاؤ پیش آیا پھر ۱۹۷۱ء واقعہ سے ہجرت شروع ہوئی حضرت نے اسے ہجرت کے واقعہ سے تاریخ کا تقصیر فرمایا اور یہ حرمہ انظر وہ ہجرت کا سال تھا۔

امام ابن مسعودؓ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ میں ایک آدمی ملیے اسلام کے خطوط سے تاریخ کا قیام کرنے آئے تھے کیونکہ یہ اسلام کا پہلا تقویم تھا جس نے مبعوث فرمایا پھر نوح کی اپنی قوم کے متعلق ۷۰۰ سے تاریخ کا قیام ہوا۔ پھر موسیٰ نے تاریخ متعین ہوئی پھر نادر الکیم نے پھر رافاہ اسامیل نے۔ نبی بن کعبہ نے تاریخ کا قیام کیا پھر کعبہ بنیہ کی کی موت سے قیام ہوا پھر ہاشمی اے سال کے قیام ہوا پھر مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کی ہجرت سے تاریخ کا قیام فرمایا۔

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جِيعًا فَإِنَّا يَا بَنِيَّانَا مَعَى هَذِي قَمِيصٌ يَهْدِي  
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا  
بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

”میں نے حکم دیا کہ ہر کسی جنت سے سب کے سب بچا کر لے کر آئے تو ہمارے پاس ہر بڑی طرف سے (بیچا ہوا) بہت تو حشر لے کر آیا تو میری بہت کئی انھیں نہ تو خوف ہو سکا اور نہ وہ حشمتوں کے اثر کیا اور بھلا جانہ ان کے قول کو توہ دورانی ہوں گے وہ اس میں بیٹھ رہے تھے۔“

ماہنامہ: میراثی اپنی حاکم نے جو لوہہ رحمت اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کریمہ مسافری سے مراد انبیاء و رسل ہیں۔ (۱)

اعتراف یہی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کی اور ان کے گناہوں کو بخش دیا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے زمین کو کھینچ کر خالی کر دینا اور ہر ایک انسان کو اس کی حالت میں پیدا کرنا اور اس کی حالت میں مرنا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے زمین کو کھینچ کر خالی کر دینا اور ہر ایک انسان کو اس کی حالت میں پیدا کرنا اور اس کی حالت میں مرنا۔

حضرت امیر المومنین نے افسانہ میں ابوالکھلیفہ رحمہ اللہ سے یہ روایت کیا ہے کہ اے رسول اللہ! میں نے تمہارے  
 ہذا فی جواب کی تکمیل اور فتح کے ساتھ جو ملا۔

امام ابن ابی شامہ نے سعید بن ابی بردہؓ سے کہلا خوف کا مطلب یہ ہے کہ جو اگر اذیت میری انہیں کوئی نہ ہو  
کہلا یعنی خوف کا مطلب یہ ہے کہ جو اگر اذیت میری انہیں کوئی نہ ہو۔

امام اہل البیاض نے اہل صف میں اور بخاری نے شعب اللایزال میں قہر و حرور اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب انہیں خواہر لڑا کہ ان کے کچھ اسے رب تو نے مجھ پر لائے کی ہے تو میں اس کا علم کیا ہے؟ فرمایا: ہاں، اس کی قرأت کیا ہے؟ فرمایا:







نہیں فرمائی اور باطل سے مراد وہ تحریر ہے جو وہ اپنے ہاتھوں سے لکھتے تھے (۱۱)۔

امام ابن جریر نے سنن درمثور سے روایت کیا ہے کہ حق سے مراد محمد شیعہ طبری کی ذات اقدس ہے (۱۲)۔

امام ابن ابی حاتم نے مجاہد رحمہ اللہ سے اس کلمہ کا معنی معلوم فرمایا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حاکم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ **وَأَنْتُمْ كُنْتُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ** نہیں تم دیا کہ تم اسے تمہارے کے ساتھ نماز پڑھو ان سے جو خدا اور ان کے ساتھ ہو جاؤ۔

**أَنْتُمْ مُرُونَ النَّاسَ بِالْحَقِّ وَتُسُونَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَكُونُونَ الْكِتَابُ أَفَلَا**

**تَعْقِلُونَ ۝**

”کیا تم عاقل کرتے ہو (دوسرے) لوگوں کو نیکی کا اور بدیہاں دیتے ہو اپنے آپ کو حالانکہ تم پڑھتے ہو کتاب کیا تم (انتہائی) نہیں سمجھتے۔“

امام سہب بن حید نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے یہ خطاب اہل کتاب کو ہے جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے حالانکہ وہ کتاب کی تلاوت کرتے تھے اور خدا کا نام اس میں تھا ان سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

امام شعبی اور واحدی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت کہ یہ عیسائیوں کے یہودیوں کے متعلق نازل ہوئی ان میں سے ایک شخص اپنے سرال آفرینی رشتہ داروں اور خالی صحیفین کو کھتا کہ اپنے دین پرانے رہو اور جو تمہیں یہ شخص یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے اس پر قائم رہو کیونکہ اس کا حکم حق ہے وہ لوگوں کو کوئی کرم نہیں دیتا۔ دین کی پیروی اور اس پر طاعت تھی کا حکم دیتے تھے کہ تم خود ایسا نہیں کرتے تھے (۱۳)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ دین محمد شیعہ بنی لوگوں کو داخل ہونے کا حکم دیتے تھے۔ لیکن خود قبول نہیں کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس صبیح خلق سے منع فرمایا کہ تم لوگوں کو حکم دیتے ہو جبکہ تم خود کتاب کی تلاوت کرتے ہو، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و کردار کے متعلق پڑھتے ہو، کیا تم اسے اس میں حقیقت کہ کوئی نہیں سمجھتے (۱۴)۔

امام ابن حنفی، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی یہ تفسیر نقل فرمائی ہے کہ تم لوگوں کو قرآن کے مفہم اور نبوت کے انکار سے منع کرتے ہو حالانکہ تم خود میرے رسول کی تصدیق سے عہد کا انکار کرتے ہو جو اس قرآن کے اندر موجود ہے (۱۵)۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن جریر اور نسائی نے الاسماء والصفات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس آیت کے





پوچھیں گے تو کہیں اچھے دوزخ میں بہم تو تمہاری تعلیم کے مطابق عمل کرتے تھے؟ کہیں گے ہم تمہیں تعلیم دیتے تھے اور خود عمل نہیں کرتے تھے۔ دو کہیں گے ہاں اسی وجہ سے ہم دوزخ میں بہ (۱)۔

امام ابن ابی ہریرہؓ کہ: انا اشد میں انفسی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: میں نے جنتی لوگ دوزخیوں پر جھانک کر دیکھا پوچھیں گے کہ تم عمل دوزخ میں داخل کیا، ہم تو تمہاری تعلیم و تربیت کے سبب جنت میں داخل ہوئے تو کہیں گے ہم عمل کا حکم دیتے تھے اور خود عمل نہیں کرتے تھے۔

امام طبرانی، شعب (الاختصاص) میں (اور الامتصاصی نے) (اترغیب میں) (جید سند کے ساتھ) جناب ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس عالم کی مثال جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور خود اس پر عمل نہیں کرتا اس پر دوزخ کی مانند ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے مگر اپنے نفس کو ملامت دیتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد اللہ بن احمد (نور الدلائل) میں جناب ابی جندبہؓ نے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو لوگوں کو دوزخ کرتا ہے اور اپنے آپ کو فراموش کرتا ہے اس کی مثال چراغ کی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور اپنے آپ کو ملامت دیتا ہے۔

امام طبرانی اور الخلیف (الاعتقاد) میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس کی مثال چراغ کی ڈیوٹ کی طرح ہے جو اپنے آپ کو ملامت کر لوگوں کو روشنی دیتا ہے۔

حضرت ابن قایم نے اپنی کتاب میں الخلیف نے الاختصاص میں مایک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جب عالم (لوگوں کو) تعلیم دیتا ہے اور خود عمل نہیں کرتا تو اس چراغ کی مانند ہوتا ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود بھولتا ہے (اور الامتصاصی نے) اترغیب میں ضعیف سند کے ساتھ ابو امامہؓ سے روایت فرمایا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز میرے عالم کو لایا جائے گا پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا وہ اپنے نصیب کے اندر گرد گھونے گا (میں نے پوچھا نصیب سے کیا مراد ہے فرمایا: سود و اتزیاں) جیسے گدھ کی کمر کے گرد گھومتا ہے کیا ہائے گامائے انوس تو اس مصیبت میں کیوں گرتا رہے ہم نے تو تیری اچھے سے راہ راست کو پایا تو وہ کہے گا جس چیز سے میں تمہیں منع کرتا تھا وہ خود کرتا تھا۔

ماہِ طبری نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی قول یا عمل کی دعوت دیتا ہے اور خود اس پر عمل نہیں کرتا وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عداوت میں رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اس برائی سے روک جائے جس سے لوگوں کو منع کرتا تھا جس کی طرف بلا تا ہے اس پر خود بھی اس شرع کو دے۔

ماہِ ابن مردودہ، بکلی (شعب الامران) اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: میں نے انہیں اس میں مبتلا ہوں کہ نیکی کا حکم دوں اور برائی سے منع کروں کیا میں اس طرح تعلق کا حق ادا کروں گا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم فرمایا اگر تجھے حق آیات قرآن پر



حضرات امین امی اور بنی کے کتب ممبر میں اور اہل بیت نے ان کو میں اور وہی نے سند اقربوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں ہیں۔ مصیبت پر مبرحہ صحت پر مبرحہ اور مصیبت پر مبرحہ ۱۰۔

امام احمد، محمد بن زید، قرطبی، ابن مردودہ، روشنی نے شعب الایمان اور الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ساری پر سوار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنے میں تجھے وہے کھات نہ جانا میں سے اللہ تعالیٰ تجھے نکلے گا میں نے عرض کی حضور ضرور کہ فرمایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانہ نہ کرو تیری کھانہ کرے گا اللہ کی کھانہ کہ تو اسے اپنے سامنے لے گا خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو پہچان ۱۱۔ تجھے تکلیف و شدت میں پہچانے گا یہ جان سے کہ جو تجھے تکلیف پہنچی ہے وہ تجھ سے کہو کھانہ جس کو کھانی میں اللہ تعالیٰ سے تو کہہ دے دو کہ میں تجھے کوئی ہونے والی کھانہ تھی اور اگر تم کھانے کوئی چیز تجھے ملے کر نہ پہنچاؤ جائے اللہ تعالیٰ نے وہ چیز تجھے عطا کرنے کا ارادہ کیا ہو تو تم لوگ بھی تجھے عطا کرنے پر قادر نہ ہوں گے۔ یا اگر تم لوگ تجھ سے کھانہ کو ان چاہیں جس کے عطا کرنے کا اللہ نے ارادہ کیا ہو تو تم لوگ اس کو نہیں کھا سکتے قیامت تک۔ جو کچھ ہوتا ہے اس پر تم شک ہو چکا ہے۔ جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر اور تو کھانہ عطا ہے تو اللہ تعالیٰ سے کھانہ طلب کر اور اللہ کے لئے طلب کر یعنی میں عطا کرے گا۔ اور یہ بھی جان لے کہ پسندیدہ چیز میں پر شکر خیر کثیر ۱۲۔ اور حضرت مبرک کے ساتھ سے خوشحالی کثی کے ساتھ ہے اور تجھی کے ساتھ آسانی ہے (۱۲)۔

امام ابن عباس نے افرام میں ابن مردودہ پہنچی اور امام ابن عباس نے اس طرح میں حضرت علی بن سعد اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ میں تجھے جو کھات نہ کھا دوں میں سے تو نسخہ حاصل کرے۔ انہوں نے کہا خود کہم فرمائیے یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی کھانہ کہ وہ تیری کھانہ کرے گا۔ اللہ کی کھانہ کہ تو اسے اپنے سامنے لے گا خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو پہچان ۱۳۔ تجھے شدت میں پہچانے گا۔ جب تو مال کرے تو اللہ تعالیٰ سے مال کر اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر۔ جو کچھ ہوتا ہے اس پر تم شک ہو چکا ہے۔ اگر بندے کسی چیز سے تجھے نسخہ پہنچائے گا ارادہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے تیرے حضور میں لکھا ہے تو وہ لوگ تجھے وہ چیز عطا کرنے پر قادر نہ ہوں گے۔ اگر تم لوگ تجھے تکلیف پہنچانے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ نے تیری تشریف میں نہیں لکھا تو وہ تم لوگ تجھے وہ تکلیف پہنچانے پر قادر نہ ہوں گے۔ اگر تو طاقت رکھتا ہے کہ تو یقین میں چائے کے ساتھ علی کرے تو وہ ضرور کرے اور اگر تو طاقت نہیں رکھتا تو پاسندیدہ چیز (اسے نیچے اپر مبر میں خیر کثیر ہے اور یہ بھی جان لے کہ حضرت مبرک کے ساتھ آسانی کثی کے ساتھ ہے اور تجھی کے ساتھ آسانی ہے۔

حضرت عقیلم تہذیبی نے ضرور موصول میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک دن میں رسول اللہ

میں نے عرض کی کہ میں نہیں ضرور کرم فرمائیے۔ فرمایا تھو پر ظلم نہ کرنا ضروری ہے کیونکہ علم کو سب کا دوست سے علم کو سب کا دشمن ہے عقل کو سب کی دشمنی ہے اس کی قیمت ہے شہادت اس کو پتہ ہے ان کو اس کا بھائی ہے اور میرا اس کے شکر کا امیر ہے (1)۔  
ابو یوسف نے شعب الایمان میں اور افریقی نے کتاب الفکر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے دو نصف ہیں ایک نصف مہر میں ہے اور ایک نصف شکر میں ہے (2)۔

امام بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نصف ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے (3)۔

امام سعید بن منصور، عبد بن مبارک، ابن ابی شیبہ، ابن ابی نعیم اور ابن ابی عمیر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے معروف روایت اس طرح نقل کی ہے۔  
امام بیہقی نے فرماتے ہیں یہ حدیث روایت کے اعتبار سے گھڑا ہے۔

امام بیہقی نے حضرت علی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں فرمایا ایمان چار ستونوں پر قائم ہے صبر، عدل، یقین، جہاد (4)۔  
امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل  
ایرون کن ما ہے؟ فرمایا ہورزی۔ عرض کی گئی کہ کس کو؟ ایمان کا کسی ہے؟ فرمایا جواز دے اطلاق کے اچھے ہے (5)۔

امام بیہقی نے عبد اللہ بن سعید بن عبد اللہ بن ابی نعیم ثمالی سے روایت فرمایا ہے کہ میں ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ایمان کیا ہے؟ فرمایا صبر اور زکی کرنا، پھر اس نے پوچھا کون سا اسلام افضل ہے؟ فرمایا جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان ملے مست رہیں۔ پھر پوچھا تو کئی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا ہاں جس نے برائی سے ہجرت کی (یعنی برائی کو چھوڑ دیا)۔ پھر پوچھا کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا جس نے خون بہایا اور جس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹے گئے۔ پھر پوچھا کون سا حد افضل ہے؟ فرمایا جگہ دست کا حد تو یہی کوشتش کرنا، پھر پوچھا کون سی قزا افضل ہے؟ فرمایا جس کا قیام سب سے (6)۔

امام احمد اور بیہقی نے حضرت جہاد بن اسماء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا صبر اور زکی کرنا۔ اس نے کہا میں اس سے افضل کا دواہ کرتا ہوں۔ فرمایا تو اللہ کو اس کے کسی چیز کے متعلق فیصلہ کے بارے میں مجھ پر کر (7)۔

امام بیہقی نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایمان صبر اور زکی کا نام ہے اور صبر اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرائض کو ادا کرتا ہے۔ (8)۔

امام ابن ابی شیبہ نے کتاب الایمان میں اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں صبر ایمان

- |   |   |
|---|---|
| 1۔ بخاری، جلد 17 صفحہ 52 مطبوعہ دار المعرفۃ | 2۔ شعب الایمان، جلد 7 صفحہ 123 مطبوعہ دار کتب العلمیہ بیروت |
| 3۔ بخاری، جلد 1 صفحہ 123                    | 4۔ ایضاً، جلد 1 صفحہ 71                                     |
| 5۔ ایضاً، جلد 7 صفحہ 122                    | 6۔ شعب الایمان، جلد 7 صفحہ 123                              |
| 7۔ ایضاً، جلد 7 صفحہ 123                    | 8۔ شعب الایمان، جلد 7 صفحہ 123                              |





ہمارے ائمہ میں اور کئی نے احادیث اسن و سابقہ روایت کو یہ فرمایا کہ اسوں اللہ سبحانہ نے فرمایا انھیں ایمان دیا، دوسری ہے (1)۔

دوسرا مالک، احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور کئی نے حضرت ابوسعد انصاری سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس نے سنا یا سنا کہ اللہ تعالیٰ اس سوال سے بچتا ہے اور ہر مستحق ہو، چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دینا ہے اور جو کربنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دینا ہے اور کئی نے یہ روایت فرمائی ہے کہ (2)۔

امام احمد نے ائمہ میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ، میں نے اپنے بھائی ابی بکر بن عمر بن ابی بکر (3) کو امام ابو نعیم نے اخطایہ میں کہوں کہ اس نے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میرے بھائی امین کو کوئی بڑی خبر نہیں کہہ کر آئی (4)۔

اللہ تعالیٰ قادر شہاد الصلوٰۃ

امام ابن جریر نے ابوالعالم دسقلہ سے اس حدیث کو روایت کے تحت روایت کیا ہے کہ اللہ کی فرشتوں کے لئے تمیز پر صاف مشغول ہے اور جان کو بھر اور نماز اللہ کی اطاعت میں (5)۔

امام ابی داؤد اور ابن جریر نے حضرت حدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی بھڑکائی تو آپ نماز کی طرف رجوع فرمائے (6)۔

عاصم بن لی بدناؤر بنی ماکر نے حضرت ابو داؤد سے روایت کیا ہے کہ میں رات ہو جیتی تو مسجد آپ ﷺ کے پہنچا لیجئے کہ بناؤد کو دعوتی تھی کہ وہ ایک جاتی کلاس میں پر جب کوئی حادثہ رونما ہو گا سو راجح نام نہ کر میں اور تو آپ نماز کی پیم لیتے۔ محمد بن ابی اسحاق نے سعید بن جب سے کہہ دیا ہے کہ روایت فرمایا ہے کہ انھیں نے کہ میں کو جب کوئی خوف اتنی خود توجہ نماز کی طرف نہایت (7) سعید بن منصور، ابن السنہ، دہاتی، جریر اور کئی نے شعب ابی یاسین سے اس میں اس سے روایت کیا ہے کہ انھیں ان کے بھائی امی، اہل بیت کی خبر دی گئی جبکہ وہ سفر میں تھے تو انہوں نے اٹھا پھوڑا ثانیہ ہر چوٹی پر صاف پر اور اس سے ایک طرف نہ گئے اور روایت نماز کو فراموشی اس میں جلوس (تھوڑا) کو کہا فرمایا پھر اٹھ کر اپنی سواری کی طرف چلے گئے اور ان سے یہ کہہ کر تھے **وَأَسْبَغْتُ الْوُضُوءَ وَاسْتَوَيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ لَمْ يَكُنْ إِلَّا عَلَى الْخُشُوعِ**۔ (8)

حضرت سعید بن منصور، ابن السنہ، ابن جریر نے شعب ابی یاسین سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ ایک سفر میں تھے انھیں ان کے بھائی کی خبر دی گئی تو آپ سواری سے اتر پڑے اور رکعت نماز کو فراموشی اور اپنی پھوڑا ثانیہ ہر چوٹی پر صاف پر اور اس سے ایک طرف نہ گئے اور روایت نماز کو فراموشی اس میں جلوس (تھوڑا) کو کہا فرمایا پھر اٹھ کر اپنی سواری کی طرف چلے گئے اور ان سے یہ کہہ کر تھے **وَأَسْبَغْتُ الْوُضُوءَ وَاسْتَوَيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ لَمْ يَكُنْ إِلَّا عَلَى الْخُشُوعِ**۔ (9)

- 1۔ شعب ابی یاسین ج 1 ص 426 مطبوعہ دار الفکر، مصر ج 1
- 2۔ امام احمد ج 3 ص 12 مطبوعہ دار الفکر، مصر ج 1
- 3۔ کتاب الترمذی ج 1 ص 146 مطبوعہ دار الفکر، مصر ج 1
- 4۔ حلیہ طاریک ج 2 ص 146 مطبوعہ دار الفکر، مصر ج 1
- 5۔ ترمذی ج 1 ص 146 مطبوعہ دار الفکر، مصر ج 1
- 6۔ ابن جریر ج 1 ص 146 مطبوعہ دار الفکر، مصر ج 1
- 7۔ امام احمد ج 3 ص 12 مطبوعہ دار الفکر، مصر ج 1
- 8۔ ابن جریر ج 1 ص 146 مطبوعہ دار الفکر، مصر ج 1
- 9۔ ابن جریر ج 1 ص 146 مطبوعہ دار الفکر، مصر ج 1









سماں سے مالک قنابلہا کا منوں نے فرعون سے کہا اس سماں مصر میں ایک بچہ پیدا ہو گا اور تجھے ہلاک کر دے گا اس نے قسم میں عورتوں کے لئے اور عورتوں کو بھیجا جب کوئی بچہ پیدا ہو تو اس کے پاس لا دیا جاتا اور اسے قتل کر دیا اور بچوں کو زندہ رکھا۔

اس میں خبریہ اور سن ابیہ قرآن کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جاء کا سنی نفعہ روایت کیا ہے (۱۶)۔

مام دہ کی نے غلام محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ہذا کو قون نہ یحکم عظیم کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے۔

وَإِذْ قَرَّبْنَا بِلْمِ الْبَحْرَيْنِ لِيُجِيبَاكُمُ وَاعْرِضْكَ لَهُ يَرْجِعُونَ وَآتَيْنَاكَ الْوَحْيَ قَالُومَ الْوَعْدِ الْوَعْدِ الْأَوَّلِ وَإِذْ يَنْزِلُ السَّمَاءَ الْوَهَّانُ

تَنْظُرُونَ ۝

”اور جب چار دواہم نے تبارے لئے مسند کو بھریم نے چالیا تو وہ زید و فرعون جوں جوں تہ (کنارے پر) گھرے ہوئے تھے۔“

امام محمد بن حنفیہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس آیت کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد و ان کے لئے محمد و ان کی قوم کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے چاہا ہے اس میں وہ چلے گئے لیکن ان کے دشمن کو اللہ تعالیٰ نے عرق کر دیا یہ اللہ کی طرف سے نکتہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں جبار ہے تاکہ وہ اس کا شکر یا ادا کریں اور اس کے حق کو بچا لیں۔

امام احمد، بخاری، مسلم، نسائی اور ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ طریقہ تشریف لائے تو یہ روزہ کو دکھا کہ وہ عاشر اور کا روزہ رکھتے ہیں پھر چھ اس دن یہ لوگ روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا یہ دن ایک دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات عطا فرمائی تھی، پس اس دن میں سب کا عید مناسم ہے روزہ رکھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تم سے زیادہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تعصّب رکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا (2)۔

امام طبرانی اور ابونعیم نے اکھبہ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ہر قس نے معاذ بن کلبہ کو کمر مسلمانوں میں نبوت کا کھم بانی ہے تو مجھے ہر سوالوں کا جواب دو ہر قس نے پوچھا خبر کیا ہے؟ تو اس سے کیا مراد ہے اور وہ کون سی ہے جس کو سورج کی وجہ سے کبھی نہیں لگی کر صرف ایک مخصوص وقت میں نافرمانی میں جب معاویہ کے پاس کتاب اور بیضا ہر سال پہنچتا تو اس نے کہا یہ سوالات آج کے دن کس سے پوچھوں، کون ان کے جواب دے گا؟ وہ لوگوں نے کہا اسن عباسی معاویہ نے وہ ہر قس کا خط پہنچا اور اسن عباس کے پاس بھیج دیا۔ اسن عباس نے اس کا جواب کبھ کر تو اس سے مراد زمین دانوں کو کرنی سے آمان دینا ہے اور بحر و آسمان کا پروردگار جس سے آمان پہنے گا اور وہ جگہ جہاں سورج کی کرنیں لگی نہیں ہیں مگر ایک نکتہ تو یہ وہ جگہ ہے جہاں سے مسند پر کھٹا تھا (یعنی اسرا مکمل وہاں سے آسمانی گزرو گئے تھے) (3)۔

2- صحیح مسلم، جلد 8-7، صفحہ 8، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

١- تفسیر لفظی مذکور آیت قرآنیہ: ص 315

3- حیدرآباد، دہلی و جلہ 1-2، صفحہ 320، مسطورہ کتب: 3، فیضانِ اسلامی: مصر



وَاِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ يَقُوْمُوْا اَنْتُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاِيْخَادِكُمْ  
الْعِصْنَ فَاْتُوْا اِلٰى بَابِكُمْ فَاَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ ۚ ذٰلِكُمْ عَمَلٌ مُّجْتَمِعٌ  
بَابِكُمْ ۚ فَتَابْ عَلٰيكُمْ ۚ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٨﴾

اور پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے اسے میری قوم اے شک کرنے والے! تم نے اپنے آپ پر  
جھوٹے کو اٹھا رکھا۔ بس چاہیے کہ وہ گروا ہے خالق کے حضور، مومن گمراہوں کو (مشرکوں نے) شریک کیا۔  
یہ سب ہے کہ تمہارے لئے تمہارے خالق کے نزدیک۔ پھر حق تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ بس شک وہی  
توبہ قبول کرنے والے ہی پر مقرر مانے والے ہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم واسطے  
رب کا حکم کیا کہ تم اپنے آپ کو قتل کرو اور پس جسوں نے پتھر کی عبادت کی تھی وہ صلیب کی محنت میں بیٹھ گئے اور جنہوں  
نے پتھر سے کی عبادت نہیں کی تھی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں میں پتھر پکڑنے والے کی تاریکی بھاگ گئی جس کو وہ ایک دوسرے قتل  
کرنے لگے حتیٰ کہ تارکی اور اندھیرا ختم ہو گیا۔ پس سب بڑا، افراد قتل ہو گئے تھے جو قتل ہو چکا تھا اس کے لئے یہ قتل ہو تو بڑا  
اور جو باقی بچ گیا تھا اس کے لئے یہ قتل ہو گیا (۱)۔

امام ابن ابی عمیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: میں اس زمانے میں طیبہ اسلام تہ پوچھا  
کہ عبادی توبہ کیا ہے؟ فرمایا: ایک دوسرے کو قتل کرو۔ پس انہوں نے چھریاں اٹھ لیں ہر ایک شخص اپنے بھائی، باپ اور بیٹے  
کو قتل کرنے لگا، اللہ کی قسم کوئی پروا نہ لیا کہ وہ کس کو قتل کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ ان میں سے سب بڑا، افراد قتل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ  
نے ساری کی طرف دل فرمائی کہ اس پر غم نہ کرو کہ وہ اٹھ اٹھ لیں (یعنی قتل کرنا بڑا، کر دیں) پس جو قتل ہو گیا اس کی بخشش ہوئی اور  
جو باقی ہیں ان کی توبہ قبول ہو گئی۔

امام مہد بن حمید نے قتادہ رحمہ اللہ سے اِذْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ کے تحت قصہ کیا ہے فرماتے ہیں: میں اس میں کوئی آرائش  
کا حکم نہ کیا تو کھڑے ہوئے اور چھریوں کے ساتھ لگے لگے۔ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے حتیٰ کہ ان میں سے وہ تعالیٰ کی  
مقررہ ذاتی سزا پوری ہو گئی۔ جب وہی حد کو پہنچ گئے تو ان کے ہاتھوں سے چھریاں اٹھیں اور قتل کا سلسلہ ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ  
نے اس میں کوئی عذر کے لئے توبہ قرار دیا اور مقبول کے لئے شہادت قرار دیا۔

امام احمد نے کریم بن جریب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب نواسہ امیہ کو اپنے آپ کو  
قتل کرنے کا حکم دیا گیا تو وہ ہر لڑکے اور لڑکی کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ انہوں نے تلواریں چلیں اور پتھر مارنے  
لگے۔ اسی وقت میں موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے حتیٰ کہ انہوں نے ایک دوسرے کو قتل کر دیا۔ انہوں نے عرض کی

اے اللہ کے نبی ہمارے لئے، مانجیے، انہوں نے موتی ملیا اسلام کے بازوؤں کو پکڑا۔ ان کے قتل و مارت کا سلسلہ چلتا رہا حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے آسمانوں کو کتل سے روک دیا۔ جس طرح ان نے انصاف و عدل اپنے معنی میں، عام اور خاص اور کھنکھانوں پر پریشان ہوئے، اللہ تعالیٰ نے وہی مایہ و اسلام کی طرف اپنی فرمائی کہ تجھے کس چیز نے تم میں مٹا دیا ہے۔ جو قتل ہو گیا، وہ میرے پاس زندہ ہے، اسے رزق دیا جاتا ہے اور جو باقی رکھے ہیں ان کی توبہ قبول ہو چکی ہے۔ اس ارشاد سے سوائے منہ اسلام اور نبی اسلام انکلی خوش ہو گئے (۱)۔

امام الشافعی نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ کاتب ابن ابی زریق نے ان سے پوچھا کہ مجھے ایسا کیا پیغمبر کا حق بتائیے وہ انہوں نے فرمایا اس کا معنی ناقص ہے، اس نے پوچھا کیا باری کا معنی ناقص ہو جاتا ہے یا نہیں؟ وہ فرمایا ہاں کیوں نہیں سنا۔

شَهِدْتُ عَلَى اَبِي اَحْمَدَ اَنَّهُ دَسُّوْلُ مَرْقِ اللّٰهِ لَادُوِي اَلْاَسْمِ

میں نے عہد شکنی کے متعلق گواہی دے دی ہے کہ وہ رسول کے پیدائنے والے اللہ کے رسول ہیں۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابو سعید و صحابہ سے روایت کیا ہے۔

امام ابو یوسف جیسے نے عہد شکنی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہی مایہ اسلام ہے تو کہہ لے اللہ تعالیٰ کا حکم سنا۔ ایک دوسرے کو خبر دے ساتھ قتل کر دیں، انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰيُوسُفٰى لَنْ نُّوْمِنَ بِكَ حَتّٰى تَرٰى اَنۡتَ جَهِرَةٌ فَاٰخِذۡتُكَ

الصِّعْقَةَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا مَقْرِبَۃًۢاۤ بَعْدَ مَوْتِكَ لَعَلَّكُمْ

تَعْلَمُوْنَ ۝

اور یاد رکھو جب تم نے کہا کہ یوسف! ہم تم کو نہیں مانیں گے، تم پر وہب تک ہم نہ دیکھیں اللہ کو ظاہر جس (استغاثی پر) آگیا تو پہلی کی ناک سے اور تم دیکھ رہے تھے، ہم نے جلد اٹھایا تمہیں جس دن مرنے کے بعد کہ تم جانتے ہو کہ تم کو زندہ کر دیں گے۔

ابو ہاشم جریج بن ابی ابراہیم و ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے جہرۃ کا معنی غلابہ نقل فرمایا ہے اور

امام ابن کثیر اور ابن ابی حاتم نے راجح ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا مطالبہ کیا تھا یہاں سے اٹھ اٹھے جس کو وہی مایہ اسلام یعنی قوم۔ یہ منتخب کر کے لے گئے تھے، ان کی اس گفتگو پر سخت نراک نے انہیں انبیا اور دوسرے پھر مرنے کے بعد انہیں زندہ کیا تاکہ ان کی مسمیوں کو پتہ کر لیں (۲)۔

امام عبد بن حمید ان ابن جریر نے حضرت قتادہ و صحابہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قوم کو رسول اللہ تعالیٰ نے بلایا

را انکس سوت دئی پھر ایسی جگہ فری پوری کرنے کے لئے زکوٰۃ فرمایا (۱)۔

ابن ہشام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تابع نے ان سے کہا کہ مجھے انصاف کا مطلب بتائیں تو ان جوابی نے فرمایا العذاب اور اس کی اصل سوت ہے۔ تابع نے پوچھا کیا عرب الضوۃ کا یہ منہمہ جانتے ہیں؟ فرمایا ہاں کیا تو نے یہی دیکھی کہ شمشیر میں۔

وَقَدْ كُنْتُ أَخْشَىٰ عَلَيْهِمُ الْخُفُوفَ وَكُنْتُ أَتَيْنُهُ الصَّاعِقَةَ

مجھے تجھ پر سوت کا ڈر ہے جبکہ میں تیرے متعلق مذاب کے نزول سے امن میں ہوں۔

وَوَلَّيْنَا عَلَىٰكُمُ الْقِتَامَ وَآمَرْنَا عَلَيْكُمُ النَّسْ وَالسَّلَوى كُلُوا مِنْ

طَبِيبَتِ مَا هَذَا قَتْلُكُمْ وَمَا ظَلَمُوا لَكِن كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۳)

”اور ہم نے سایہ پر ہادل کا اورہ تار تم پر سن و سلوی کھا دیا کچھ چیزوں سے جرم نے تمہیں دے رکھی ہیں، انہوں نے ہم پر کوئی زیادتی نہیں کی بلکہ وہ اپنی ہی چالوں پر زیادتی کرتے رہتے تھے۔“

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جس ہادل سے بنی امراہٹل پر سایہ کیا گیا اس سے ٹھنڈا اور پاکیزہ ہادل وہ ہوگا جس میں قیامت کے دن اللہ کا حکم آئے گا اور یہ وہ ہادل ہے جو کہ روز جس میں ملائکہ اترے تھے اور یہ ہادل اتنے میں ان کے ساتھ ہاتھ دے گا۔

حضرت ابی سعید بن عبد الرحمن بن ابی حاتم نے جو حدیث حدیث سے روایت کیا ہے یہ وہ ہادل نہیں تھا جس میں قیامت کے روز اللہ کا حکم آئے گا۔ یہ ہادل صرف بنی امراہٹل کے لئے تھا (۳)۔

حضرت ابو النضر نے قارور حدیث سے روایت کیا ہے اللہ کے مراد سفید ہادل ہے جس میں پانی نہ ہو۔

امام عبد بن حمید نے ابی نعیم سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں حیر کے صحرا میں ہادل کا سایہ کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ امام عبد بن حمید ابن ابی حاتم نے حضرت قارور سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ یہ واقعہ صحرا میں پیش آیا تھا اللہ تعالیٰ نے ان پر سورج کی دھوپ سے بچانے کے لئے ہادل کا سایہ کروایا انہیں سن و سلوی کھلایا جب وہ صحرا کی طرف نکلے تھے۔ سن ان پر برف اور اہلوں کی طرح گرتا تھا اور وہ برف سے زیادہ سفید تھا اور طلع فجر سے گرتا شروع ہوتا اور طلع غروب تک باقی رہتا۔ غرض اس لئے ان کی خوراک اٹھائی جاتا جو زیادہ اٹھا تا تھا وہ خراب ہو جاتا تھا اور اس کے پانی پانی نہیں رہتا تھا حتیٰ کہ جب چھٹا دن چھکا تو وہ اور ساتویں دن کی خوراک بھی لے لیتے تھے۔ وہ اضافی دن کی خوراک ان کے پاس باقی رہتی تھی تاکہ جب عید کا دن ہوتا معیشت کی شب کا سالہ ان کی زندگی کو مکمل نہ کرے۔ یہ سب معاملات صحرا میں تھے۔

حضرات عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت عمرؓ و صحابہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ ایک ایسا چیز ہے





آپالے نے ان پر ایک ہوا چاڑی جس نے ان کے گھراں کے پاس سنوئی (غیر) بکھیر دیا اور ایک میل لمبائی میں ایک میل چڑا لیا اور بلند ٹی میں بڑی وحید رکھا جس انہوں نے دوسرے دن کے لئے بیچ کیا تو گوشت بہ بود ہو گیا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے الشلوئی کے متعلق پوچھا گیا تو انہیں نے فرمایا کہ ہر کسٹل سونا پرندہ ہے جو ان کے پاس آتا وہ ہفتہ سے ہفتہ تک کی خوراک کے لئے بیٹے (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قاضی کوٹا کے تحت یہ روایت کیا ہے کہ ہم علم کرنے سے بہت بلند ہیں۔ امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یُفْقَهُونَ کَاسِحِیَ یُفْقَهُونَ ہے یعنی اپنے آپ کو تعین پہنچاتے تھے (۲)۔

وَإِذْ قُلْنَا أَذْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهَا سَيِّئَاتِهِمْ ثُمَّ مَرَّهَا إِذْ خُلُوا

الْبَابُ مُجْعَدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ وَسَنُرِيدُ أَجْمَعِينَ (۳)

”اور یاد کرو جب ہم نے تمہارا وطن جو جاؤا کی بستی میں بھر کھاؤ اور میں جہاں سے چلا اور جہاں سے چلا اور داخل ہونا اور اذ سے سے سر جھکا کر دے اور کہنے جاؤا غفلت سے (بھیس) ہم بخش دیں گے تمہاری خطائیں۔ اور ہم فرمایا دیتے ہیں تم کو کاروں کو“۔

امام عبد الرزاق، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ و سمرانہ سے روایت کیا ہے کہ هَذِهِ الْقَرْيَةُ سے مراد بیت المقدس ہے (۳)۔ کعب، القرطبی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ تم جگہ دروازے سے داخل ہو کر کوٹا کی حالت میں اور کہو ہم مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ابن عباس فرماتے ہیں وہ سرحدوں کے قریب داخل ہوئے اور استیوار جنگجو کی جگہ جھکا کر۔ پس قُلْنَا أَذْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهَا سَيِّئَاتِهِمْ سے کہی مراد ہے (۴)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت نقل کیا ہے کہ یہ بیت المقدس کے دروازوں میں سے ایک دروازہ تھا جس میں انہیں داخل ہونے کا حکم دیا گیا تھا اس باب کو باب خطہ کہا جاتا تھا (۵)۔

امام وحی، القرطبی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، بطرائی (بکھیر میں) اور ابو الشیخ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انہیں کہہ دیا کہ تم سرحدوں کو جھکا کر دے داخل ہو اور حصہ ہو۔ انہوں نے کہا جَطَّ حِطَّةٌ خَيْرًا فَمِنْهَا شَيْعَةٌ اِسْمُهَا لَبِي كَاذَرَاةَ تَعَالَى لَمْ يَكُنْ اِسْمُهَا لَبِي فَمِنْهَا شَيْعَةٌ اِسْمُهَا لَبِي (۶)۔

امام ابن جریر، بطرائی، ابو الشیخ اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انہوں نے کہا هَاطِي مَسْقِدَاتِ اِسْمُهَا لَبِي فَمِنْهَا شَيْعَةٌ اِسْمُهَا لَبِي كَاذَرَاةَ تَعَالَى لَمْ يَكُنْ اِسْمُهَا لَبِي فَمِنْهَا شَيْعَةٌ اِسْمُهَا لَبِي (۷)۔

جو چھید ہوا اور اس میں سیارہ گر نکلا اور۔ امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قولنا وھطقت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ منقول نقل کیا ہے کہ ہماری خطاؤں کو معاف کر دے (۱)۔

امام عبد بن حمید۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے مکرر سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ انہیں فرمایا اپنے رب کو بھگوانا۔ لا اذنبہ الا اللہ (۲)۔

نہ ہٹنے لگے۔ امام و اصحاف میں مکرر کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قولنا وھطقت کے تحت روایت کیا ہے کہ قرآن لا اذنبہ الا اللہ کہو۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا۔

امام عبد بن حمید۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے کابرد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بیت المقدس کے دروازوں میں سے ایک دروازہ تھا۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ داخل ہو جاؤ اور جھگڑا نہ کرو کیونکہ ان کے لئے دروازہ چھوٹا کر دیا گیا تھا نہ کہ سر جھکا کر گزریں، پھر جب انہوں نے مسجد دیکھا تو کہا حططہ (گھڑم لا ۳)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے ابو شعلو الہلبیؓ کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم بیان کرتے تھے کہ یہ دروازہ بیت المقدس کا تھا۔ پھر فرمایا تم کہو کہ اللہ ہمارے خدا و معاف کر دے تو ہم تمہاری خطاؤں کو معاف کر دیں گے اور محسنین کو زیادہ دیں گے۔ فرمایا جو خطا کار ہو گا اس کی خطا صاف ہو جائے گی اور جو محسن ہو گا اللہ تعالیٰ اس کا احسان زیادہ فرمائے گا کیونکہ انہوں نے تمہاری کبیریں ۱۱ انہوں نے زبان پر جو کلمہ انہی کی مخالفت کی سرکشی کرتے ہوئے اور امر الہی کے خلاف جرات کرتے ہوئے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قولنا انفسہم فیہ کے تحت روایت کیا ہے کہ جو تم سے پہلے محسن تھا اس کے احسان میں اضافہ کیا جائے گا اور جو ظالم تھا وہ کا ہمارا اس کی خطا صاف کر دیں گے (۴)۔

امام عبد الرزاق، احمد، بخاری، مسلم، عبد بن حمید، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رشا و فریب دہنی امرائیں کو نہایا کہ تم مسجد آگے جاتے ہوئے دروازہ سے داخل ہو اور کہو کہ ہم کو معاف کر دے تو انہوں نے تقیم کو بدل دیا وہ پوچھوں گے تو کہتے ہوئے داخل ہوئے اور کہا حطت لہی شغیرۃ (جو میں آدم کا دانہ) (۵)۔

امام ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس دروازہ سے نبی امراء نکلیں وہ جگہ مکمل داخل ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ اس میں سر نہوں گے بل کہتے ہوئے

دعائے ہونے اور چٹائی شامیوں نے حصصہ فی شعبہ وکیلانہ۔

اور ابوہریرہؓ، انصاری، مقدسی، بخاری، روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید الخدریؓ، رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد کیا: **يَا مُحَمَّدُ خَلِّ الْيَابِثَ نَحْبًا وَتَوَلَّوْا جِلْدًا نَعْفًا لَكُمْ ذَلِيلًا**۔

امام ابن جریر نے ابو سعیدؓ کے واسطے سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم ایک وفد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے مئی کہ جب رات کا آخری وقت آیا تو ہم نے ایک جہ پڑا کر کہ جسے وہ رات اٹھلنا کہا جا چھوہ فرمایا یہ کہ کئی راتیں اس دروازے کی طرف سے کسی سے متعلق اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرمایا: **وَحُمِرَ الْيَابِثُ نَحْبًا وَتَوَلَّوْا جِلْدًا نَعْفًا لَكُمْ ذَلِيلًا**۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت حمی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس امت میں ہمارے ساتھی حضرت نور عامرؓ سے تمام نبیوں کی طرف سے اور نبی کریم ﷺ سے جگہ کے کتاب کی طرف سے۔

**يَسْمَلُ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِمْ فَأُولَٰئِكَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ**  
**ظَلَمُوا أَمْرًا جَدًّا قَرِيبًا نَسَاؤُنَا لَهُمْ كَالْوَيْفُسُونِ** ﴿٦﴾

”جس کے سامنے ان ظالموں نے اور بات سے جو کہا کیا تھا انہیں قرآن نے ہمارے حق پر مقرر فرمایا ہے اور اب آسمان سے ہر جہاں سے کیا وہ فرمائی کرتے تھے۔“

امام ابن جریر، ابوہریرہؓ، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس کتاب اللہ میں جتنا یہ جبراً استعمال ہوا ہے اس سے مراد مذکور ہے۔

امام احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، نے حضرت ابو سعیدؓ، مالک، امام ابن جریر اور غیرین سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو سعیدؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرمایا: **يَا مُحَمَّدُ خَلِّ الْيَابِثَ نَحْبًا وَتَوَلَّوْا جِلْدًا نَعْفًا لَكُمْ ذَلِيلًا**۔ جب طلحہ بن عمروؓ نے اس میں ہمارے حق پر مقرر فرمایا ہے کہ اس سے مراد مذکور ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کیا ہے کہ ابوہریرہؓ سے مراد مذکور ہے (۷)۔

**وَإِذَا اسْتَسْقَىٰ مُوَلًىٰ يَوْمَهُ فُكِّلْنَا أَصْرُبَ يَصَّكَ الْحَجَرُ**  
**فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَ عَيْنًا قَدْ غَمِمْ كُلُّ أُنَاسٍ مِّنْهُمْ**  
**فَلْيُؤْأَسِرْ بَنُو آدَمَ تَرَدُّقًا لِلَّهِ وَلَا تَعْمُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ** ﴿٧﴾



لَنَا مِنَّا ثَمَنُ الْأَرْضِ مِنْ بَيْعِهَا وَتِلْكَ بِهَا وَقُومُهَا وَبَعَثَهَا  
بَصَلَهَا قَالَ أَتَسْتَبِيلُونَ النَّبِيَّ مُحَمَّدًا أَدُلِّي بِالنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ فَيُطَوَّأ  
مُضَرًّا فَإِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ وَصُرِّبْتُ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةَ وَالْمَسْكَنَةَ وَ  
بَاغَوْا بِعَصْيِ مِنَ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَ  
يَقْتُلُونَ النَّبِيَّ بِخَيْرِ النَّحْسِ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ

اور یاد کرو جب تم نے کہا کہ اسے میری طرف سے ایک طرف سے کھانے پر سو آپاء بھیجے گا اس لئے  
اپنے پر اور اگر اسے کھائے گا اسے لئے وہ جس کو زمین کوئی ہے (مثلاً) سبک اور گڑبگڑ اور گھبراہٹ اور صبر  
اور پناہ۔ مگر نے کہا کیا تم کو پتہ ہے جو وہ چیز جو ان سے اس کے لئے میں جو محمد ہے۔ (اچھا) جا رہی تھی  
شہر میں قہر میں لے جانے کا جو تم نے مانگا۔ اور سبک کر دی گئی ان پر ذات و فرقت اور اسحق ہو گئے نفس الہی  
کے۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے تھا کہ وہ انکار کرتے رہے تھے کہ ان کی آیتوں کا اور قتل کرتے تھے انبیاء کو مانق۔ یہ  
(سب کچھ الہی وجہ سے تھا کہ وہ ناظرانِ حق اور خدا سے بیزار ہو کر رہ گئے تھے)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے بخاری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ طلحہ و ذوالجناح سے من و سلمیٰ مراد ہے۔ اس کے  
برنے نہیں نے سبزیوں کا طلب کیا اور اس کی اشیاء میں سے کاکر آیت کریمہ کے (۱)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے ترمذی و احمد بن حنبلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دو صحابہ میں من و سلمیٰ کے کھانے سے  
اکٹا گئے اور انہوں نے اس منیعت کا مطالبہ کیا جس پر طلحہ و ذوالجناح کہتے تھے۔ انہوں نے موسیٰ سے عرض کیا کہ وہ اسے  
لے دے فرما نہیں دے۔

حضرات عبد بن حمید و ابن جریر و ابن جریر و ابن جریر نے کئی مرقی سے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرم  
سے مراد رائی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس سے مراد کدو ہے ایک روایت میں فرمایا الحنظلہ (گندم) (۲)۔

امام ابن جریر و ابن ابی حاتم طبرانی (فی المعجم) نے کئی مرقی سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ عائشہ  
رضی اللہ عنہا نے ابن عباس سے پوچھا کہ کدو سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا الحنظلہ (گندم)۔ اس نے پوچھا کہ کدو  
کا یہ معلوم عرب جا۔ نئے ہیں؟ فرمایا کہ تو نے اچھے بین الجراح کا یہ شعر نہیں سنا۔

فَلَمَّا كُنْتُ أَفْتِنُ النَّاسَ لِيُخَصَّصُوا وَاجْتَدُوا وَرَدَّ اللَّهُ قَتْلَهُ عَنْ رَأْيِهِ قَوْمٌ

میں ایک شخص کو کھلی کرتا تھا جس نے پورے شہر کو گندم کی کاشت سے روک دیا (۳)۔



انہی میں سے ابوالعلاء، حوالہ سے ذوالن کا شہر معترف کیا ہے (۲)۔

حضرت ابن ابی رومہؓ نے اور بنی اربد کی نے بعد حلف میں انھیں رحمہ اللہ سے اہدیت کی ہے کہ وہ وضو کو ناجائز قرار دینے پر آمنے تھے اور فرماتے یہ اشعر ہے جنت پر صالح بن علیؓ کو ان کا تھا۔

امیر اہل نبی کا قتلے حضرت امیر عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہر بھٹا علیہ السلام و ان کے تفسیر نقل کی ہے کہ ان سے مراد دو ایک ہے جس سے قرآن یہ چاہتا ہے۔

ماہمہ لڑاق اور ان کے برے قلم کار حضرت مسیح مصلیٰ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو زلت کی حالت میں اپنے نبی سے چڑھ جاتے تھے (۱۲)۔

ماہنامہ نے جو اہل بدعمرائے السنۃ کا معنی الفقہ روایت کیا ہے (3)۔

۱۔ میں نے انھیں سے وہ کلمہ پڑھایا جو انھوں نے روایت کیا ہے کہ وہ اللہ کے غضب کے ستحق ہوتے ہیں۔

نام محمد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ اَللّٰہُ یُخَوِّدُکَ (اللہ تجھے ڈرا دیتا ہے۔

انام ابو داؤد، اہلبی ایسی لی قرآن نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابو اسراہیل نے ایک دن میں قہقہہ، نچیا، تکی کے تھے پھر ان کے آخر میں بڑیوں کے ہزارا لگے۔ احمد نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امت کے ہر روز سب سے سخت خدا پر اس شخص کو رواج ہے گا جس نے کسی نئی کوکھن کیا یا جسے کسی نئی نے نقل کیا اور اسے سنت عذاب ہوگا جو کمر کی کاٹا ہوگا اور جو قصوریں بنائے والوں میں سے تصویر بنائے والا ہوگا (۱)۔

امام حاکم نے روایت نقل کی ہے اور ان نے اسے صحیح بھی کہا ہے اور انہی نے بھی اسے جامعہ مقب لیا ہے کہ حضرت یوزر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: تھے ہیں ایک عرانی فی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا محمد اللہ ربس اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اللہ کو نہیں دیکھا لیکن اللہ ہوں۔ امام حاکم نے فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور صحیح نہیں ہے (۱۶)۔

امام ابن عربی نے حمران بن احمس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کے لیے خدمت میں حاضر ہوا اور کہا السلام علیک یا نبی اللہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تجھے نہیں بلکہ میں نبی اللہ ہوں (۶)۔

امام عالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں نبی و انصار کے ساتھ نہ رسول اللہ ﷺ نے  
بے حد بناؤ گھر بنائے نہ عمر نے نہ حفصہ نے۔ یہ سب عمارتوں کے لوگوں کی بدعت ہے (۸)۔

إِنَّا إِنَّمَا نَمُنُّوهُ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۚ لَبِئْسَ مَا تَحْكُمُونَ ۚ

١- قصير بطري (زهره) - ١.٣٥ م. ٢- ابيض - ١.٣٥ م. ٣- ابيض

4- اینجی، جلد 1، صفحہ 384  
5- سندھ، ماحول، جلد 1، صفحہ 507؛ مجموعہ اوصاف و نباتات

5. محدّد کا قلم، جلد 2، صفحہ 251، مطابق مکتبہ المصنفیہ بیروت

7- اکمالی از عدلی، جلد 3، صفحہ 2367، مجموعہ اسرار الکف للعلیہ، ج 1  
8- حدیث نمبر 251، جلد 1، صفحہ 251



وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَيْنَ صَالِحَاتِهِمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٥٠﴾

یقین کر، اسلام کے حج و کاروبار یا بیویوں، حیوانات کی ہوس یا ساجی بھائیوں کی بھلی ایمان ناسے اللہ پر یورون قیامت پر اور ایک عس کرے تو ان کے لئے ان کا جہ ہے ان کے وب کے جس اور ٹھیک کوئی احادیث ان کے لئے ۱۲۰۰ قنفطیں ہوس گئے۔

حضرت امیہ ابی عمرؓ مدنی نے اپنی سند میں اور ابن ابی حاتمؒ نے مسانید حدیث سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے ان اہل مدین کے عقلیہ روایات کیا جن کے ساتھ یہ اہل عقل تھا، بھراؤنی نواز اور عبادت کا ذکر کیا گیا تو یہ مذکور آیت نازل ہوئی۔

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے ساتھیوں کو القدر فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وَرَفِئْتُ فِي رِجْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ" میں نے تمہیں رسول اللہ ﷺ کے قدموں کے برابر کر دیا ہے۔

اعلیٰ من جبریل اہلانی حاتم نے رسول مرزا غفرلہ سے اس آیت کے تعلق روایت کیا ہے کہ یہ آیت حضرت سلمان کے مضمین کے تعلق سے ہے۔ مولیٰ اور حضرت سلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرد تھے۔ وہ آپ کے ان سرداروں میں سے تھے۔ ابن الملک آپ کا دوست تھا۔ وہاں رہتا تھا۔ وہ میں سے ہر ایک دوسرے کے بغیر فعلیہ میں کرتا تھا۔ وہ دونوں اکٹھے دیکھ کر کہہ جاتے تھے۔ ایک غلام۔ دونوں دیکھ کر کہتے تھے کہ چانگ انگیر ایک غیر کھانی آیا۔ وہ دونوں اس میں آئے اس میں دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور اس کے پاس صحن ہے جس کی دو حرکت کر رہا ہے اور وہ رہا ہے۔ حضرت ابن الملک اور سلمان نے اس شخص سے اس صحن کے تعلق پر پچھا تو اس شخص نے کہا کہ میں اس کتاب کو دیکھتا ہوں کہ اس کتاب کی حرکت کر رہا ہے۔ اگر تم اس کتاب کو دیکھنا چاہو تو مجھے آؤ کہ میں تمہیں یہ کتاب دکھائوں۔ وہ دونوں سواری سے نیچے نرے تو اس شخص نے کہا یہ وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سنی ہے اس نے اس میں اپنی افادت کا حکم دیا ہے اور اپنی ہدایتی سے منع فرمایا ہے کہ نہ چورنی کر نہ زنا کرو نہ باطل طریقہ سے مومنوں کے پاس حاکم کر دو۔ پھر اس نے انہیں قرآن کے دوسرے کلام بتائے۔ اس میں ہے کہ انہیں وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے میں پر نازل کی۔ پس اس شخص نے انہیں دوسرے کے بول میں انہیں۔ ان دونوں نے توبہ کی اور اس میں انہیں اس شخص نے ان کو رہا کر دیا۔ یہی غور کرنا چاہیہ نام ہے۔

وہ دونوں اس شخص سے خطاب کر رہے تھے کہ بادشاہ کی امیدوں کا رونا تھا، اس نے کھانا بھی کینا پھر رزروں اور دوسرے نوکران کو بھی کیا۔ بادشاہ نے ان ملک کی طرف بھی پیغام بھیجا اور اسے اپنی دعوت پر مدعو کیا تاکہ وہ بھی قوتوں کے ساتھ مل کر کھائے، ان نوکرانوں نے دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہیں کہیں حسرت اور جھجکا رہنے والا ہوں، ہم اور شاہ سے ملنا بھی کھانا

نہ۔ جب اس کے پاس بار بار پیغام برسے تو نے لگے تو اس نے انہیں بتایا کہ وہ ان کا حکام نہیں کھاتا۔ جب بادشاہ نے اپنے بیٹے کی طرف پیغام بھیجا اور اسے بلایا اور پوچھا کہ یہ اسعاد کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تمہارا بیٹا نہیں کھاتا۔ تم کفار ہو تمہارا ذیو عدل نہیں ہے۔ بادشاہ نے اسے کہا اس کا تجھے کس نے سکھوایا ہے؟ اس نے بتلایا کہ اس راہب نے مجھے یہ بتلایا ہے۔ بادشاہ نے راہب کو بلایا اور پوچھا کہ میرا بیٹا کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا کہ میرا بیٹا کا کہنا ہے کہ بادشاہ کہنے لگا کہ تو خون بہانہ دہلے کہ تیرے سب میں رات ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا لیکن تو ہماری زمین سے نکل جا۔ پھر اس نے ایک مدت کے لئے اپنے ملک سے بدر کر دیا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دونوں اس شخص کی جارہے تھے۔

اس شخص نے بادشاہ کے بیٹے اور سلمان سے کہا کہ تم سچے ہو تو موصول کے کنیہ (عبادت گاہ) میں ساتھ آؤ اور میں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی اس میں پہنچ جاؤ اور راہب چل پڑا اور سلمان اور ابن الملک پیچھے رہ گئے، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ابن الملک سے کہا کہ اے ساتھ چلو ابن الملک نے کہا تم مجھے پہنچے ہو، ابن الملک نے سامان بیچ کر چارنی شروع کر دی جب اس نے ذخیرہ کر دی تو حضرت سلمان خود چل پڑے تھی کہ موصول پہنچ گئے، آپ اپنے اس ساتھی کے پاس آئے جو مہیہ کا مالک تھا، اس مہیہ (کنیہ) میں یہ شخص تمام راہبوں سے بلند ورجہ تھا۔ سلمان اس کے ساتھ عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گیا اور وہ اپنے آپ کو تھا کہ تھا۔ حضرت سلمان نے ایک دن اسے کہا کہ تم مجھے بتاؤ کہ جو تم مجھے علم دیتے وہ افضل ہے یا جو میں خود کرتا ہوں وہ افضل ہے، راہب نے کہا جو تو کرتا ہے وہ افضل ہے۔ پھر کنیہ کے مالک نے بتلایا کہ تو جانتا ہے یہ کنیہ میرا ہے اور اس کا میں سب سے زیادہ حق دار ہوں۔ اگر میں اس سے ان لوگوں کو نکالوں چاہوں تو ایسا کر سکتا ہوں لیکن میں ان کی عبادت کے بغیر دس گزور ہوں، میں ایک دوسرے کنیہ کی طرف منتقل ہونا چاہتا ہوں جہاں اس کی نسبت عبادت آسان ہے۔ اگر تو یہاں رہنا چاہتا ہے تو یہاں رہ اور اگر میرے ساتھ چلنا چاہتا ہے تو میرے ساتھ چل سلمان نے پوچھا کہ تو نے دہنے والوں کے دوسرا مہیہ (کنیہ) بھتر ہے۔ اس راہب نے کہا یہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا میں پھر اسی کنیہ میں رہوں گا۔ سلمان وہاں ٹھہر گئے۔ مہیہ کے مالک نے سلمان کو ان کے ساتھ عبادت کرنے کی دعوت کی۔

پھر ان کا علم فتح نے بیت المقدس جانے کا ارادہ کیا تو اس نے سلمان کو بلایا اور کہا میں بیت المقدس جے گا اور وہ رکھتا ہوں اگر تو چاہے تو میرے ساتھ چل، اگر چاہے تو یہاں ٹھہر اور۔ سلمان نے اس سے پوچھا کون سا امر افضل ہے میرا آپ کے ساتھ چلنا یا یہاں ٹھہرنا؟ اس نے کہا کہ میرے ساتھ چنا بہتر ہے۔ آپ اس کے ساتھ چل پڑے۔ دوسرا مہیہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے۔ جب اس نے ان دونوں کو دیکھا تو بلند آواز سے کہا اے راہبوں کے سر نارا! کچھ پر رحم کر دو اللہ تم پر رحم کرے، راہب نے اس سے کوئی کلام نہ کی اور نہ اس کی طرف دیکھا۔ وہ دونوں چلتے رہے یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچ گئے، شیخ نے حضرت سلمان سے کہا جادو اور علم حاصل کرو، اس مسجد میں دوئے زمین کے علاوہ تحریف دانتے ہیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کی باتیں سننے کے لئے نکل پڑے۔ ایک دن حضرت سلمان پریشان ہو کر لوٹے۔ شیخ نے پوچھا سلمان لیکن کیوں ہے؟ حضرت سلمان نے کہا ساری کی ساری خیر پہلے انبیاء کرام اور ان کے متبعین لے گئے ہیں۔ شیخ نے کہا

پڑا۔ یہ سنا کر ایک ایک لمحہ باقی تھے جس سے اذرا۔ انے جیسوں کے کوئی بھی افضل نہیں ہے۔ ان کے ظہور کا یہ زمانہ ہے مجھے اپنے۔ یہ وہ تھیں جنہیں سے کہ میں اس کی طاقت سے شرف ہوں گا کتنی توجہ ان سرے شاید تو ان کا یہ انداز ہے۔ وہ اب فی۔ میں یہ خطا ہوں گے ان تو ان کو نیلے تو ان پر بیان لے گا تاہم ان کی اپنی فکر ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے شیخ نے کہ مجھے اس کی کوئی طاقت یاد ہے۔ شیخ نے کہا ہاں اس کی طاقت یہ ہے کہ ان کو اپنے پر اتم بہت تو میری ہوئی۔ اور یہ یہ کہنے کا اور صدق نہیں ہے اسے کہ اس کی اپنی فہمیں ہے۔ اس نے پہلی طرح لکھا کہ اس سے کہا کہ۔ انہوں نے سردار ابھی پر ہم کہ انہی تھو پر رحم مانے۔ شیخ نے ہنگامہ ان کی طرف ڈال دیا۔ پھر اس نے اس کا ہاتھ۔ پکار کر بلند کیا پھر زمین پر ال دیا۔ اس کے بعد اس نے لئے دعا کی اور کہہ دیا۔ نے اس سے کہا کہ اب وہ ابھی شیخ احمد است کما ابھی کیا اور یہ چہرہ کا۔ حضرت سلمان تعجب ہو کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور اب چہرہ اور دھڑکتے مسکن سے کہ جب وہ لکھا اور حضرت سلمان کو اس کے متعلق کوئی علم نہ تھا۔

پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اب کی تلاش میں نکل پڑے۔ راستہ میں قیدیہ طلب کے دو عرب شخص ملے۔ آپ نے ان سے عرب کے متعلق پوچھا تو ایک نے اپنی ساری بھلائی اور سہاں ملکہ چرانے والا ہے۔ اس نے آپ کو سوا کما دیا۔ یہ سب نے لیا۔ حضرت سلمان فرماتے ہیں اس وقت مجھے ایسی تکلیف اور سزا آئی کہ اس پر ابھی اس شخص سے ہوا تھا ایک جہیز عورت کے مسکن کو خرید رہا۔ آپ اس عورت کا حکم کیا ایک روز میری ہادی اس عورت کی کھڑکی پر آئے تھے۔ سلمان وہ اس میں کرتے تھے اور میری بھلائی کے سرے کے متعلق تھے۔ ایک دن دو کھڑکیوں پر آئے۔ جب مجھے کہ آپ کو ابھی پیچھے سے آیا اور تیار کیا۔ تجھے معلوم ہے کہ یہ عورت میں ایک امیر شخص آ رہے جو دھڑکی کرتا ہے کہ وہ یہی ہے۔ سلمان نے سے کہا تم کھڑکیوں کے پاس غصہ رکھیں ابھی آتے ہوں۔ سلمان مدینہ صوبہ پہنچنے کی کرم میں پہنچنے کی زیارت کی اور آپ کے اور نور پھر لکھا۔ جب آپ کو لکھا پہنچنے والے۔ دیکھو تو آپ کو پہنچنے والے کا اور وہ پہنچان گئے۔ آپ کو پہنچنے والے نے پہنچنے سے پہلے لکھا تھا کہ میری نبوت ظاہر ہو گئی۔ جب سلمان نے نبوت کو دیکھا تو آپ کے قریب آئے اور گفتگو شروع کی پھر آپ سے مجھے اور کچھ دینا دیا کہ ساتھ ایک بھری خریدی پھر اسے جہاں اور تھو بناروں کے ساتھ دو تین خریدیں۔ پھر یہ تمام چیزیں لیکر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا ہے؟ سلمان نے کہا یہ صدق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی مجھے ضرورت نہیں اسے سہجہ۔ اس کو دوسرے مسلمان کمالیں۔ پھر سلمان مجھے اور چند بناروں کے ساتھ روٹی اور دھت تریدا پھر وہی کرم میں پہنچنے والی بارگاہ میں پیش کیا۔ آپ شیخ عظیم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ سلمان نے یہ یہ یہ ہے۔ فرمایا شیخ اور کمال سلمان مجھے پھر آپ کو پہنچنے والے اور سلمان نے لکھ دیا تھا کمال۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کا اس دوران ذکر کرتے رہے اور بتا رہے تھے کہ وہ روز دیکھتے تھے نماز پڑھتے تھے اور آپ پر ایمان لے گئے اور یہ وہی اے تھے کہ آپ موقوف ہوئے والے ہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کی تعریف سے فارغ ہوئے تو ان کرم میں پہنچنے والے فرمایا کہ سلمان وہ دوزخی ہیں۔ حضرت سلمان پر یہ حال

شرقی کنار۔ حضرت سلمان کہہ چکے تھے کہ اگر وہ آپ کو پابستہ خواہ آپ کی تصدیق کرتے اور آپ کی اتباع کرتے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں مکتوباً اوائلی میں حاضر فرمایا اور انہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (۱)۔

امام ابن جریر نے مجدد رسالہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مسلمان کا دین نے نبی کریم ﷺ سے ان نصاریٰ کے متعلق پوچھا اور ان کے اہل کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ مسلمان پر نہیں مرے، مسلمان کہتے ہیں مجھ پر زمین تاریک ہوگئی، میں نے ان کی نیکیوں میں کاشتیں کا ذکر کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، نبی کریم ﷺ نے مسلمان کو بلایا اور فرمایا تم میرے ساتھیوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے، فرمایا جو میرے متعلق تھے سے پہلے ہی علیہ السلام کے دین پر فوت ہوا وہ خیر ہے اور جس نے میری نبوت کے متعلق یں لپا اور مجھ پر ایمان نہ لایا تو وہ ہلاک ہوگا (2)۔

ہام الیہ، انور نے النسخ والسنسوخ میں دین جبر اور دین اہل حق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے متعلق روایت کیا ہے کہ اسی کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَهَنَ يَتَسَوَّى عَوْرُ الْأَمْلَاءِ وَهْنًا قُلْنَ لَيْسَ بِمِثْلِهَا  
وَقَوْلِي لَإِخْوَتِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣١﴾ (آل عمران: 31)۔

مامانین جریر اور اہل بیت علیہ السلام نے عبد اللہ بن جحش بن علی کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ یہود کو یہودیہ کے لئے کہا جاتا ہے کہ چونکہ انہوں نے **إِنَّا كَلَّمْنَا لَيْلَىٰ** (الاعراف: 156) کہا تھا (۴)۔

امام ابن ابی حاتم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم تو مولوگوں سے زیادہ جو نئے ہیں کہ  
 بدو کو بیزد کریں کہ جاتا ہے۔ سوئی ملیا نہ اسلام کے کل۔ اِنَّ اَصْلَكُمْ نَارُ الْاِنْسَانِ (الاعراف: 56) کہنے کی وجہ سے انہیں یہود کہا جاتا  
 ہے۔ انہیں انہوں کو کفر الہی اس لئے کہ جاتا ہے کہ یعنی ملیا نہ اسلام نے کہا تھا فَوَقُّواْ اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ۔

امام ابراہیم علیہ السلام نے حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہ سے دعائیت کیا۔ پھر فرماتے ہیں امیر مومنین جانتے ہیں کہ یہ کون ہیں کون کیوں کہا جاتا ہے اور غرض انہوں کو انصاری کیوں کہا جاتا ہے۔ یہ کون کون سے نام سے اسی لئے تعبیر کیا جا رہا ہے کیونکہ کوئی علیہ السلام نے اٹھا **هَذَا نَبِيُّنَا** (الامران: 156) کہ تمہا جب آپ کا رسالہ ہوا تو ان کو یہ کہہ بہت پسند آیا تو وہ اپنے آپ کو یہودی کہنے لگے اور غرض انہوں کو غرض اسی کہنے کی وجہ سے کہ یہ علیہ السلام نے جہاں غرض انصاری کی اپنی اٹھا (آل عمران: 52) اور میں نے کہا **لَنْصَلِّيَ الْفَصَلَةَ الْاَوَّلَى** (آل عمران: 52) اسی دو نماز انیت سے موسوم ہو گئے۔

انام: سنن جریر نے خود ورحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نصاریٰ کو ایک دیہات مامورہ کی وجہ سے اس نام سے موسوم کیا جاتا ہے جہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام آتے تھے بلکہ انہوں نے یہ نام خود رکھا اس کا انہیں علم نہیں دیا گیا تھا (۵۱)۔

امام ابن سعد نے طبقات میں اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم کو اس نام سے اپنا سے موصوفہ کیا جاتا ہے کیونکہ حضرت یحییٰ بن علیؑ نے اسلام کے روایات کا نام ۲۴ صروفہ تھا (۶)۔

حضرات وصی، عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں  
 لصلابوں نے یوں انہیں لکھا کہ: خداوند کے رسولان ایک قوم تھی جن کا کوئی میں نہیں تھا (۱)۔  
 حضرت ابن کثیر نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے لصلابوں نے یوں انہیں لکھا کہ: خداوند کے رسولان ایک قوم تھی جن  
 نے یاں کوئی کتاب نہیں لکھی۔

امام عبد الرزاق نے مجاہد رحمہ اللہ روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے الصلحوں نے مختلف پوچھا کیا تو  
 انہوں نے فرمایا یہ لکھا کہ: انہیں اور یہود کے درمیان ایک قوم تھی ان کا ذکر یہی حلال ہے ورنہ ان سے نکاح حلال ہے۔  
 امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الصلحوں نے انہیں لکھا  
 اور کہ میں نے: یہ میں ایک منزل ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اصحاب بن یہود کی طرف گئے اور ان  
 سے پوچھا کہ تمہارا کیا دین ہے؟ یہود نے کہا: ہمارے نبی موسیٰ علیہ السلام ہیں (۲)۔ ہمارے پاس یہ احکام سے رتے اور انہوں  
 نے ان ان چیزوں سے منع کیا ہے۔ یہ ہماری کتاب قرآن ہے جو ہماری اجازت کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ پھر صحابہ  
 نے ان سے پوچھا کہ تمہاری کتاب کیا ہے؟ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وہی کچھ کہا جو یہودیوں نے موسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہا  
 تھا۔ انہوں نے کہا یہ ہماری کتاب ہے۔ یہی جو وہ دینی اجازت کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ اللہ بخوانے کہا یہ لوگ  
 کہتے ہیں ہم اور وہ دین تمہیں جنت میں جائیں گے اور یہود کہتے ہیں ہم اور وہ دین تمہیں جنت میں جائیں گے، یہی ہم کوئی  
 دین قبول نہیں کرتے شریعت اللہ تعالیٰ نے ان کا نام الصلحوں رکھ دیا۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اصحاب بن یہود کی کتاب کا ایک  
 فرقہ ہے جو یوں پڑھتے تھے (۳)۔

امام نسائی نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اصحاب بن یہود کی کتاب کا ایک فرقہ ہے۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہودوں کو تو یہ ہے جہاں کہہ  
 کی مہارت کرتے ہیں اور قبلہ کے علاوہ طرف منکر کے نماز پڑھتے ہیں اور زبور کی تلاوت کرتے ہیں (۴)۔

امام ابن ابی حاتم نے ابی عبد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں صحابی وہ ہوتا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کو  
 معرفت رکھتا ہے اس کی کوئی شریعت نہیں ہوتی جس پر عمل ہو اور وہ کھریات بات نہیں کرتا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے عبد الرزاق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الصلحوں (۵) تو یہ ہے جو حراق کے پاس رہتی ہے  
 اور کوئی نہیں رہے ہیں اور وہ نہیں پراہمان دیکھتے ہیں۔

حضرت عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ کہتے ہیں الصلحوں وہ

الْمُحْسِنُونَ الْعَمَلُونَ۔ کہتے ہیں الْمُحْسِنُونَ اِمَّا الْعَمَلُونَ الْمُحْسِنُونَ۔ (مُحْسِنٌ کھا کرنے والے کو کہیں کھا کر نے والے کھا کر نے والے)

وَ اِذَا اخَذْنَا مِنْهَا قُلُوبًا وَ رَأَيْنَا قَوْمَكَ الظُّرُطَ حُدُودًا مَا آتَيْنٰكَمْ  
بِقُوَّةٍ وَ اَوْكُرُوا مَا فِيْهِ لَعَنَكُمْ مُّشْكُوْنَ ۝ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ  
فَلَوْلَا قَضٰی اللّٰهُ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اور یاد کرو جب ہم نے ہاتھ سے لیا اور دیکھ لیا تم پر ظور کو (اور حکم دیا) پھر لا جو ہم نے تم کو با مضبوطی سے اور یاد رکھا اور (انکار) اور اس میں دوزخ میں شامل کیا تم پر۔ پھر کارکن جاؤ پھر نہ سوز لیا تم نے لہذا وعدہ کرنے کے بعد تو اگر تم پر رحم و فضل اور رحمت نہ ہوتی تو ضرور دوزخ میں لے جاتے نقصان بخانا۔ نے دوزخ میں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے خود در حدیث سے اس آیت کے تحت نقل کیا ہے کہ عموماً ایک پہاڑ ہے جس کے قریب یہود اترتے تھے وہاں کے اوپر بلند یہ عمارتیں تھیں جن پر غنیمتیں لگوانے میں یہ تھا۔ نے اور بار بار (۱)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عموماً پہاڑ ہے جس پر رات نماز کی ہوئی اور نبی سرائیل اس کے پیچھے رہتے تھے۔ (۲)۔

امام ابن جریر ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ظور بن یہاؤ کہتے ہیں تو کچھ آگے اور جو ٹھنڈا آگے وہ مور نکس ہے (۳)۔

حضرات القرطبی وغیرہ میں یہ۔ ابن جریر ابن ابی حاتم اور ابن ابی حاتم نے خود در حدیث سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عموماً سرائیلی زبان میں یہاؤ کہتے ہیں (۴)۔

امام ابن ابی حاتم نے الضحاک زمرہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بھی لوگ پہاڑوں کو کہتے ہیں۔  
امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں یَقُولُوا مَعْنٰی بَعْدِ ہے یعنی مضبوطی اور مضبوطی کے پہاڑ (۵)۔

امام ابن جریر ابن ابی حاتم نے ابو حازمہ سے روایت کیا ہے کہ مَشْكُوْنَ میں روایت کیا ہے فرماتے ہیں تو کچھ قورات میں ہے اس پر جو عوام اس کے مطابق تھے۔ (۶)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ لَعَنَكُمْ مُّشْكُوْنَ کا مطلب یہ ہے کہ شریعت میں احوال۔ کہ تم جاؤ اس میں تم پیچھے (۷)۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدُوا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقَعْنَا لَهُمْ كُفُوًا قَرْدًا  
 حُسَيْنًا ۖ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً  
 لِّلْمُتَّقِينَ ۝

اور قرع خوب جانتے ہو انہیں جنہوں نے ہفتہ کی کچی تم میں سے سبت کے قانون کی توہم نے قہم دیا انہیں کہ میں  
 چاندی پر چھکارے ہوئے۔ پس ہم نے ہمارا یا میں اس کو حضرت ان کے لئے جو اس زمانہ میں موجود تھے اور جو بعد  
 میں آئے والے تھے اور اس نصیحت بنا دیا پر جو کاروں کے لئے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عَلِمْتُمْ کو معنی عَلِمْتُمْ روایت کیا ہے۔ یہ ان کو معصیت سے ڈرانا ہے  
 فرماتے ہیں قرع جو اس خطاب سے جو ہفتہ والوں کو پہنچا۔ جب انہوں نے میری ہفتہ کی کچی اور حد سے تجاوز کیا۔ فرماتے ہیں  
 انہوں نے ہفتہ کے دن شکار کرنے کی ہفتہ کی کچی توہم نے کہا اور حکارے ہوئے ہندو بن جاؤ اللہ تعالیٰ نے ان کے کڑو توں  
 کی وجہ سے ان کو ہندو بنا دیا۔ تھا اور سچ شہداء تھے ان سے زیادہ تو انہیں ہمارا اس نے کہا یا نہ پیا اور نہ اس کی نسیں چھی (۱)۔  
 امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دو نوگ جنہوں نے ہفتہ کے احکام  
 میں تجاوز کیا تھا اور فرما ہندو بنا دیے گئے تھے بکھرہ ہلاک ہو گئے تھے۔ سچ شہداء کی نسل نہیں چلتی۔

حضرت ابن المعتز کے ایک دوسرے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہندو اور  
 خنزیر ان کی نسل ہیں جو سچ کے مکے تھے۔

امام ابن المعتز نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان کی نسل خنزیر ہوئی تھی۔

حضرات ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے لکھا ہے کہ ان کے دل سچ ہو گئے تھے وہ ہندوؤں کی عقل میں سچ بیکر کے مکے  
 تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی شان پر ان فرماؤں کی شان کو دے رکھی ہے جو ان میں اٹھائے ہوتا ہے۔

حضرات عبد بن حماد اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان کے  
 لئے پھیلایاں عذاب کی گئی تھیں اور ہفتہ کے روز شکار کرنا ان پر حرام تھا۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ کن اطاعت کرتا ہے اور کن  
 نافرمانی کرتا ہے پس وہ لوگ جن میں تقسیم تھے کچھ لوگ تو تھے جو ہفتہ وقفہ نہیں کرتے تھے۔ اور دوسروں کو لگی سیخ  
 کرتے تھے۔ ایک گروہ وہ تھا جو خود پر حرام کام کتاب نہیں کرتے تھے لیکن دوسروں کو سیخ بھی نہیں کرتے تھے۔ تیسرا گروہ تھا  
 جو نافرمانی کرتا تھا اور پے در پے کرتا تھا۔ جب انہوں نے سرٹکی کو اپنا مشن بنایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور حکارے ہوئے ہندو  
 بن جاؤ ہو گئے اور مرد اور عورتیں ہندو بن گئے اور بھیڑیے ان کو فراتے تھے (۲)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے طہو حذ کا معنی دلیلیں کیا ہے۔





طَرَفٌ. لَمْ يَرَأِ كَرَامًا إِذَا شِئْنَا مُرُوتًا . فَذَبَّ عَنْهُ أَوْ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ .

فرماتے ہیں: سراسر انکس میں ایک نوجوان شخص تھا جو اپنی دکان چلاتا تھا اور اس کا باپ بوڑھا تھا۔ یہ ایک نفع دہ دوسرے شہر سے ایک شخص اس سے سامان لینے کے لئے آیا اور اسے سامان کی قیمت مقرر کر دی۔ اور جوان اس کو ساتھ لے کر چلا کہ دکان کھول کر اس کو سامان دے جبکہ دکان کچالی اس کے باپ کے پاس تھی جو دکان کے سامنے سویا ہوا تھا۔ اس شخص نے جوان کو کہا کہ: باپ کو بیدار کر۔ بیٹے نے کہا والد محترم سوئے ہوئے ہیں میں اس کو بیدار کرنا چاہتا ہوں کہ وہ دو سو دامیں ملنے پھر اس شخص نے جوان کو پہلے سے دہی قیمت دی اس شرط پر کہ وہ وہاں صاحب کو چگا دے لیکن بیٹے نے انکار کیا، سامان لینے والا وہاں چلا گیا۔ بوڑھا باپ بیدار ہوا تو بیٹے سے اسے بتایا کہ اللہ کی قسم ایک شخص انکا اثنا سامان خریدے آیا تھا، اس نے مجھے اتنی قیمتی دہی تھی لیکن میں نے آپ کو بیخود کر دیا کہ پھر نہ کہیں۔ باپ نے بیٹے کو ملامت کیا کہ تیس اللہ تعالیٰ نے والد سے حسن سلوک کی بنا پر وہ مجھ کی عطا فرمائی تھی جو اسے اس کے مطلوب تھی۔ بیٹی اسے اس کے پاس آئے کہ یہ مجھ کی بیٹی ہے۔ اس نے کہا نہیں میں نہیں بچتا۔ لیکن نے کہا ہم تم سے لے لیں گے۔ نوک مری علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا اسے جگہ سامان پر داخل کرو، لوگوں نے اسے کہا آپ کا اس کے ہارے میں کیا حکم ہے؟ اس نے کہا میرا حکم یہ ہے کہ تم اس گائے کو نر ازاد کے ایک بڑے میں رکھو، دوسرے بڑے میں سو بگاڑو، جب سو بگاڑو بوجھ گاہ تو میں وہ لے لوں گا اور اسے تمہارا ہے۔ حوائے کر دوں گا۔ لوگوں نے ایسا کیا۔ پھر وہ گائے کے نر اس مقتول شخص کی قبر کے پاس آئے، دونوں شہر والے لوگ جمع ہوئے، اس گائے کو ذبح کیا پھر اس کا کچھ حصہ قبر پر ہر اتوا وہ شخص سر بھارتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور یہاں سے میرے پیچھے نے نقل کیا ہے، اس پر میری زندگی کا عمر طویل ہو گئی تو اور دو سو سال چلتا رہا تھا۔ یہ کہنے کے بعد وہ شخص پھر مر گیا۔

[illegible]

نہیں اس لئے مال سے بچنے کو ترجیح دیا گیا اور ابھی تک قتل کو ذرا مت نہیں ملتی (۱۱)۔

امام عہد اربعہ کے عہد، درمیانہ دور کے عہد، جس میں حب سے پہلے کا فہم جو کیا گیا تو اس وقت نہ ہوگا یہ  
نہیں اس لئے کہ ایک شخص کے متعلق فقہاء ہیں۔

یہاں اس کے ایک شخص کے متعلق قصائد ہیں۔

[illegible]

حضرت عقیل بن ابی طالبؑ نے عمر سرمدؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بنی اسرائیل کی ایک عبادت گاہ تھی جس کے بارہ دروازے تھے ہر قبیلہ کا ایک مسجد اور دو درخت جس کے ذریعے وہ عبادت گاہ میں داخل ہوتے اور نکلے تھے۔ پس یہ قبیلہ کے دروازہ پر ختنوں پاؤں کی ہو کر قبیلہ کے دروازے پر قائم کیا گیا تھا اور پھر اسے دوسرے دروازے پر تھکیت کر ڈال دیا تھا۔ دونوں قبیلوں والے آپس میں لڑنے لگے۔ ایک قبیلہ بتاتے ہیں اسے قتل کیا ہے۔ دوسرے کہتے ہیں قتل کیا ہے اور پھر تھکیت کر دروازے کے دروازے پر سے اٹا کر پھینک کر دیتے ہوئے ہوئی کے پاس آئے تو اللہ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ اِنْ تَدْعُوْا لِلْمَلَائِكَةِ

دعا کے کمال پر پہنچنے والے مشکل ہوئی بھڑکی کے پاس آئے اور عرض کی: یا اے اللہ! تیرے بیٹے نے کہا ہے: "قال: انہ یقولون انہا بقولہ لا فایض ولا یکنہ" عوام تبھی اُنکے فالسوا ائمہ مودونین قالوا اذم لکما ربک یسبحن انما انزلہما قال: ولہ یقولن انہا بقولہ صغیرا قالن انہما سخر الفیضین قالوا اذم لکما ربک یسبحن لکما ہن انہ لبقولہ سخر علیہما او



بال میں جس کی محبت انا کی۔ پس میرے نزدیک اس سے کوئی چیز محبوب نہیں تھی۔ اسی کو کہہ گیا کہ یہ تجھے پہنچا دے گا۔ اس نے اسے صحت مند کر کے لوٹ لایا۔

قَالُوا اِذْ عَلَّمْنَاكَ يَبِينَ لَنَا مَا يَحِثُّ ۖ قَالِ اِنَّهُ يَقُولُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ ۖ لَا  
فَإَرْهَ وَلَا يُكْرَمُ عَوَّانٌ بِئْسَ ذَلِكَ ۚ فَاقْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ۝ قَالُوا اِذْ  
لَنَا رَبُّكَ يُبَيِّنُ لَنَا مَا لَوْثُهَا ۚ قَالَ اِنَّهُ يَقُولُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ ۖ ضَعُفَ آدَمُ  
فَاتَّخَذَ ثَوْبَهَا حِشْرًا لِلْغَابِرِينَ ۝ قَالُوا اِذْ عَلَّمْنَا رَبَّكَ يَبِينَ لَنَا مَا يَحِثُّ ۚ اِنْ  
الْبَقَرُ غَشِيَةً عَلَيْنَا ۖ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَهَٰمُتَدُونَ ۝ قَالَ اِنَّهُ  
يَقُولُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ ۖ لَا دَلُولٌ عَلَيْهَا ۖ الْاَنرَاضُ وَلَا تَسْقِي الْعَرْثَ ۚ  
مُسْلِمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا اَلَنْ جِئْنَا بِالْحَقِّ ۚ قَدْ جَعَلُوا مَا كَانُوا  
يَفْعَلُونَ ۝

جو لے کر آیا کیجئے ہمارے لئے اپنے رب سے کہہ دیتا ہے میں کیسے ہی ہوا گاؤں؟ سوئی نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ دو گائے ہے جو نہ جوڑی ہو اور نہ بالکل اپنی بلکہ دو میں لی مری اور تو بھلا! جو تمہیں حکم دیا جا رہا ہے۔ کہنے لگے وہ کہہ دیتا ہے کہ اپنے رب سے کہہ دیتا ہے میں کیسے نہ ہو! اس کا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسی گائے جس کی رحمت خوب گہری نزد ہو جو رحمت بخشے دیکھئے دلوں کو۔ کہنے لگے یوحنا، ہارے لئے اپنے رب سے کہ کھول کر بیان کرے ہر دے لئے کہ گائے کبھی ہو۔ بے شک گائے مشقہ ہو مگر ہے ہم پر اور ہم اگر اللہ نے چاہا تو ضرور اس کو کھاش کر لیں گے۔ موسیٰ بولے اللہ فرماتا ہے وہ گائے جس سے خدمت نہ لی گئی ہو کہ اس چلے زمین میں اور نہ پانی کو بے کبھی کو بے عیب بے داغ۔ (مازہ ہو کر) کہنے لگے اب آپ اسے بھی پتہ پھر نہیں لے سکتا کیا اسے اور وہ مزہ کرتے معلوم نہیں ہوتے تھے۔

ابو خنیزہؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرمؐ اکیس ہزار کوئی نو سو بیس سال کے تھے۔

امامین ابی حاتم و ابن مردودہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسرائیل (ع) سے ملتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ تم بھی ان لوگوں کے دلیلی انکار کو کوئی ہے جس نے اس کو روک دیا تو وہ ان کو کھاتے کر جالت۔ یہاں انہوں نے جنت کی بات اللہ تعالیٰ نے ان پر لکھی کی۔

حضرات القریابی، سعید بن منصور اور ابن المنذر نے بحکم مزمع اللہ سے روایت کیا ہے وہابی تحریم شہادت کے لئے روایت

کرتے ہیں فرمایا اگر میں اسرار میں دلی ہی گاؤں سے لیتے اور ذبح کر دیتے تو وہ ان کو کھایت نہ رہا۔ لیکن انہوں نے شدت کی اگر وہ بالفاظِ ان شاء اللہ نہ تفسد ہوں نہ کہتے تو وہ گاؤں کو نہ چا سکتے (۱)۔

امام ابن جریر نے اس جرح پر کہ حدیث سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان میں ایک اولیٰ ہی گاؤں ذبح کرنے کا حکم دیا مگر عینکین نبیوں نے شدت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر شدت فرمائی۔ اگر وہ ان شاء اللہ نہ کہتے تو قیامت تک ان کے سنے گاؤں کا ظہر نہ ہوا (۲)۔

امام ابن جریر نے قرود و حدیث سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے تم قورم (نبی) اسرائیل یا کو ایک گاؤں ذبح کرنے کا حکم دیا مگر انہوں نے جب شدت اختیار کی تو ان پر شدت کی گئی۔ تم ہے اس حدیث کی جس سے قبیلہ ندرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ نہ کہتے تو بھی گاؤں کا ظہر نہ ہوتا (۳)۔

امام ابن جریر و ابن ابی حاتم نے نبی فریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر وہ کوئی اولیٰ ہی گاؤں سے لے کر ذبح کر دیتے تو وہ ان کو کھایت کرتی لیکن انہوں نے شدت کی اور نبی علیہ السلام سے بطور تلبیس سوال کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر شدت فرمائی (۴)۔

امام ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن ابی حاتم نے مسند و حریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قارہی کا سنی بڑھن اور بکر کا سنی چھوٹی اور عوان کا سنی نصف نقل کیا ہے۔

امام اہلسنی نے اپنے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عائشہ بنی الازدی رحمہا اللہ نے ان سے قارہی کا سنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا بڑھن بہت بڑی حرکت ہے۔ عائشہ نے کہا کیا عرب یہ مفہوم جانتے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تو نے قارہی کا یہ قول نہیں سنا۔

تَقْرِي تَقْرِي اَعْطَيْتَ خَيْلَكَ قَارَهًا تَقْرِي تَقْرِي اَعْطَيْتَ خَيْلَكَ قَارَهًا  
(بڑھن حرکت کرنے سے پہلے منہ کو بڑھن کی گاؤں بڑھن کی سے اس تو وہ بڑھن کی جانتی ہے جو اپنے قدموں پر چلتی ہے)  
حضرت عائشہ نے پوچھا خَصْرُ آفَ قَارَهًا كَيْفَ كَانَتْ؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا انہوں نے فرمایا انہوں نے فرمایا کہ یہ شعر نہیں سنا۔  
تَقْرِي تَقْرِي اَعْطَيْتَ خَيْلَكَ قَارَهًا تَقْرِي تَقْرِي اَعْطَيْتَ خَيْلَكَ قَارَهًا

امام ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں القارہی کا سنی عمرو سید، بکر کا سنی چھوٹی اور عوان کا سنی نصف ہے (۵)۔

1۔ منہ سید بن مسعود، جلد 7، صفحہ 26، منہ سید بن مسعود

2۔ تفسیر طبری، جلد 1، صفحہ 431

3۔ چہا

4۔ چہا، جلد 1، صفحہ 400

5۔ چہا، جلد 1، صفحہ 95، 94، (392)

امام عبد بن حمید نے حضرت سعید بن مسیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ سیکر پر طہر کرنے کو پرندہ کرتے تھے پھر  
عَوَانُ بْنُ مَرْثَدٍ ذَٰلِكَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ

امام ابن جریر و ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عَوَانُ بْنُ مَرْثَدٍ ذَٰلِكَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ روایت کیا کہ وہ درمیری  
عمر کی ہو کر ایک دو مہاترہ و حسین بن ابی ہریرہ (۱۰۱)۔

امام ابن جریر و ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صَلَوةُ آدَا قَاتِلُمُ لَوْلُہَا کا معنی تحت زد کیا ہے  
جس کی زبردستی سعید بن مسیر کی بھوتی (۱۰۲)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صَلَوةُ آدَا قَاتِلُمُ لَوْلُہَا کا معنی صاف رنگ و اعلیٰ روایت کیا ہے جس کے کمر زرد ہوں۔ قَاتِلُمُ  
لَوْلُہَا سے مراد خالص رنگ والی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن ابی حمید اور ابن جریر نے قَاتِلُمُ لَوْلُہَا سے قَاتِلُمُ صَافِ رَنگ و اعلیٰ روایت کیا  
ہے۔ قَاتِلُمُ لَوْلُہَا سے مراد کھینچنے والوں کو خوش کرنے والی (۱۰۳)۔

امام ابن ابی حاتم، بخاری، ترمذی، درہمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے  
زور جوڑ پناہ جب تک پہنچے رہے خوش رہے کہ صَلَوةُ آدَا قَاتِلُمُ لَوْلُہَا قَاتِلُمُ لَوْلُہَا کے ارشاد میں یہ اثر رہا ہے۔

سعید بن مسیر، عبد بن حمید ابن جریر نے حضرت حسن سے صَلَوةُ آدَا قَاتِلُمُ لَوْلُہَا کا معنی تحت سیاہ رنگ لکھ لیا ہے (۱۰۴)۔  
ابن ابی حاتم نے کمر زرد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اِنْ اَلْبَشَرُ تَشَبَّهَ عَقْلًا بِرَحْمَةٍ

امام عبد بن حمید نے یحییٰ سے اور انصاری نے حضرت عمر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اِنْ اَلْبَشَرُ تَشَبَّهَ  
عَقْلًا بِرَحْمَةٍ اور فرمایا بقرہ البقرہ سے (۱۰۵)۔

ابن ابی حاتم نے انصاری سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ اِنْ اَلْبَشَرُ تَشَبَّهَ عَقْلًا بِرَحْمَةٍ  
امام ابن جریر نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے اِنْ اَلْبَشَرُ تَشَبَّهَ عَقْلًا بِرَحْمَةٍ روایت کیا ہے کہ اس پر کام نہ کیا گیا ہو یعنی اس سے

زحمت نہ بھاڑی گئی ہو اور اس سے بھگتی کو پائی نہ لگا یا کیا ہو جب سے سماعت ہو (۱۰۶)۔  
امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے کجاہ رحمہ اللہ سے یہ معنی روایت کیا ہے کہ اس کو زمین میں مل چلانے کے لئے قطع نہ بنایا

گیا اور وہ خشہ سے سماعت ہو اس میں نہ عقیدہ داخل ہوں اور نہ یہاں داخل ہوں (۱۰۷)۔  
امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اِنْ اَلْبَشَرُ تَشَبَّهَ عَقْلًا بِرَحْمَةٍ روایت کیا ہے کہ اس میں کوئی عیب نہ ہو (۱۰۸)۔

امام ابن جریر نے حضرت سعید رحمہ اللہ سے اِنْ اَلْبَشَرُ تَشَبَّهَ عَقْلًا بِرَحْمَةٍ روایت کیا ہے کہ اس کا رنگ ایک ہوا اس میں کسی  
دوسرے رنگ کی آمیزش نہ ہو (۱۰۹)۔

۱۔ تحفہ طبری: ج ۱، صفحہ ۳۹۵ ۲۔ ابن ماجہ: ۱، صفحہ ۳۹۸ ۳۔ ابن ماجہ: ۱، صفحہ ۳۹۸-۳۹۹

۴۔ ابن ماجہ: ۱، صفحہ ۳۹۷ ۵۔ ابن ماجہ: ۱، صفحہ ۴۰۴-۴۰۵ ۶۔ ابن ماجہ: ۱، صفحہ ۴۰۴-۴۰۵

۷۔ ابن ماجہ: ۱، صفحہ ۴۰۶ ۸۔ ابن ماجہ: ۱، صفحہ ۴۰۷

حضرات عبید بن جریہ، رافع بن خدیج، جریر بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے یہ سنی روایت کیا ہے لَا ذَلُولَ كَامٍ نَے اس کو طبع نہ کیا ہو۔  
مُسْتَمْلَةً، محبوب سے سلامت ہو لَاحِشَةً بِفِيهَا اس میں سفید داغ نہ ہو، قَالُوا اَللّٰهُ جَعَلَ بِالْعُقُ، کہنے لگے اب آپ نے  
ہمارے لئے حق بیان کیا ہے (1)۔

امام ابن جریر نے محمد بن کعب رحمہ اللہ سے لَقَدْ يَحْمُوهُ وَعَاكَازُوْا فَيَقْتُلُوْنَ کا یہ منسوب روایت کیا ہے کہ انہوں نے ذرا کی  
اور وہ اس کی قیمت کی زیادتی کی وجہ سے ذرا کرنے والے نہیں تھے (2)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال گائے کو عواش کیا  
حتیٰ کہ انہوں نے ایک شخص کے پاس مذکور وصقات سے منع کرنے والی۔ دو گائے مالک کو بہت عزیز ہو چرائی تھی۔ وہ ان  
کو زیادہ سے زیادہ قیمت پیش کرتے رہے لیکن وہ متواتر انکار کرتا رہا حتیٰ کہ انہوں نے اسے کھال بھر دیار دیے۔ پھر انہوں  
نے اسے ذرا کیا اور اس کا کوئی مضبوطی کو مار تو وہ کھرا ہو گیا جبکہ اس کی رگوں سے خون بہہ رہا تھا۔ نوکوں نے اس سے پوچھا  
تجھے کس سے قتل کیا؟ اس نے کہا مجھے فلاں نے قتل کیا۔

امام کبیر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ذرا اور کھرا گائے میں برابر ہے کیونکہ  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَقَدْ يَحْمُوهَا انہوں نے اسے ذرا کیا۔

حضرات کبیر و عبد الرزاق، عبید بن جریہ، ابن المنذر و ابن ابی حاتم نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذرا تھا اور تمہارے لئے کھر ہے پھر انہوں نے لَقَدْ يَحْمُوهَا اور قَتَلُوا ذَلُولًا و ملاوات کیا۔

وَ اِذْ قَاتَلْتُمُوْهُمْ فَلَا تُرْسُوْهُمْ فِيْهَا ۚ وَاللّٰهُ مُخْرِجُ مَا تَكْتُمُ الْمَكْنُوْنَ ﴿٣﴾

اور یاد کرو جب تم کو قاتل کر ڈالا تھا تم نے ایک قسم کو پھر تم ایک دوسرے پر قتل کا انکرام کرنے گئے اور اللہ ظاہر کرنے  
والا تھا جو تم چھپا رہے تھے۔

حضرات عبید بن جریہ، ابن جریر نے مجاہد رحمہ اللہ سے قَاتِلُوْهُمْ فَلَا تُرْسُوْهُمْ معنی اِخْتَلَفْتُمْ نقل کیا ہے یعنی جب تم نے ایک قسم کو  
قتل کیا پھر اس کے شعلہ بھڑکنے لگے، لَقَدْ يَحْمُوهَا ظاہر کرنے والا تھا جو تم چھپا رہے تھے (3)۔

امام ابن ابی حاتم اور قتیبہ نے اشعوب بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس شخص نے سات  
کمروں کے اندر نیک کی اللہ تعالیٰ اس کو بھی ظاہر کرنے والا ہے۔ اور جس نے سات کمروں کے اندر برائی کی اللہ تعالیٰ اس  
کو بھی ظاہر کرنے والا ہے اور اس کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے وَاللّٰهُ مُخْرِجُ مَا تَكْتُمُ الْمَكْنُوْنَ۔

امام احمد، کمال اور قتیبہ نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اگر ایک شخص ہند چٹان کے اندر کوئی عمل کرے جس کا کوئی دور راہ اور سوراخ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا عمل نوکوں پر بکھیر کرے گا

نور الہیائی عمل ہو (حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے) (1)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد اور ترمذی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ سے اس کے عمل کی وادہ پینائے گا، اگر نیک عمل ہو گا تو نیک اور اگر برائے عمل ہو گا تو بری۔

امام ترمذی نے ایک اور طریق سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا باطن نیک ہو گا یاہر اندک اللہ تعالیٰ اس پر اس باطن کے اعتبار سے وادہ پھر کرے گا جس کے ساتھ وہ پہچانا جائے گا مثلاً فرماتے ہیں یہ موقوف اسج ہے (2)۔

امام ابو النبیخ اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کو ضعیف کہا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی نیک عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے کانوں کو ان آوازوں سے مجرد دیتا ہے جن کو پسند کرتا ہے۔ اگر ایک بندہ ایک ایسے کمرے میں اللہ سے ڈرتا ہے دوسرے کمروں کے اندر ہے اور ہر کمرے پر ایک لڑکے کا دروازہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے پھر بھی اس کے عمل کی چادر پینائے گا حتیٰ کہ لوگ اس کا ذکر کریں گے اور اس کے عمل سے زیادہ اس کی تعریف کریں گے۔ صحابہ نے پوچھا میں سے زیادہ تعریف کیسے ہوئی یا رسول اللہ! فرمایا اس لئے کہ تم ایک سے زیادہ عمل کی طاقت رکھتا تو زیادہ عمل کرتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تم کو کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول! پھر سے فرمایا کہ تم کو وہ ہے جو تم کو نیک کرتا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے کانوں کو ان آوازوں سے مجرد دیتا ہے جو اسے پسند ہوتی ہیں۔ اگر کہہ دو گے کہ تم ایک ایسے کمرے کے اندر رہا کرتے ہو جس میں کمرے کے اندر ہو اور ہر ایک کمرے کا دروازہ لڑکے کا ہو تو پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل کی چادر پینائے گا حتیٰ کہ اس کے متعلق باتیں کریں گے اور زیادہ باتیں بھی کریں گے۔ صحابہ نے عرض کی حضور زید اونی کس لئے؟ فرمایا کیونکہ ظاہر مگر برائی میں زیادہ کر سکتا تو زیادہ کرتا (3)۔

حضرت ابن عمر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے عمل کی چادر پینائے والا ہے۔

امام ترمذی نے ثابت رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ ابن آدم ستر کروں کے اندر رہتی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی چادر اسے پینائے گا حتیٰ کہ وہ اس کے ساتھ پہچانا جائے گا۔

امام ابن ابی الدنیا اور ترمذی نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے پردے میں اعمال کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو سوا کرتا چاہتا ہے تو اپنی رحمت کے پردے سے نکال دیتا ہے پس اس کا پردہ نکال دیا جاتا ہے۔

1۔ شعب الایمان، ترمذی، جلد 9، صفحہ 359، رقم الحدیث: 6540، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت

2۔ حیات (6943)

3۔ حیات (6942)



حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور یحییٰ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے اس کو مرفوع روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کا پروہ چاہے کسی فریاد سے کہ جس میں ذرہ بھر بھی نیکی اور خیر ہو۔  
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر انسان اپنی عبادت کو اس طرح چھپائے جس طرح بچی ہائی کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر بھی اس کو ظاہر کر دے گا۔

فَقُلْنَا اَصْمُرُوْهُ لَمْ يَعْصِمُوْهُمَاۗ كَذٰلِكَ يُخَيِّ اللّٰهُ السَّوْىَ وَيُرِيْكُمْ اَيُّوْمٍ لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٥٠﴾

”تو ہم نے فرمایا کہ، وہ اس غفلت کو گمانے کے کسی گڑے سے (دیکھا جائے) نہ ہو کہ ہے اللہ تعالیٰ مردوں کو اور دکھاتا ہے عیسائی (قدرت کی) نشانیاں شاید تم سمجھ جاؤ۔“

حضرت وحید، جہڑیالی، عبد بن حمید، ابن اسعد، ابن ابی ساقہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی اسرائیل نے اس میت کو جس بڑی کے ساتھ مارا اندر بھری ہڈی سے ملی، دینی ہے۔

امام عبد بن حمید نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں ہمیں بتایا گیا کہ انہوں نے میت کو گائے کی ران کا گوشت مارا۔ جب انہوں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میت کو زندہ کر دیا حتیٰ کہ اس نے اپنے قاتل کے تعلق بتایا۔ اس نے یہ بات کی اور پھر مر گیا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے گائے کی ران اس میت کو ماری تو وہ زندہ ہو گیا اس نے صرف اتنی بات کی کہ مجھے قتل کیے گئے تھے کیا ہے پھر وہ دوبار فوت ہو گیا (۱)۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ گائے کی ران اس میت کو ماری تو وہ زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا اس نے کہا مجھے قتل کیے گئے تھے کیا ہے پھر وہ مر گیا (۲)۔

امام ابن جریر نے سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کندھوں کے درمیان کا گوشت مارا (۳)۔  
امام ابن جریر نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سوئی خضیا اسلام۔ نے انہیں حکم دیا کہ وہ ایک ہڈی کے زک

مقتول پر، رہیں تو انہوں نے ایسے ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے میت کی روح کو زندہ کر دیا اس نے اپنے قاتل کا نام بتایا پھر فرقت ہو گیا (۴)۔  
كَذٰلِكَ يُخَيِّ اللّٰهُ السَّوْىَ (اسی طرح اللہ تعالیٰ مرد و زن کو زندہ کرتا ہے)

حضرت عبد بن حمید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی اسرائیل کا ایک جوہن اپنی والدہ سے بہت حسن سلوک کا مظاہرہ کرتا تھا وہ رات کا ۱۲ حصہ نماز پڑھتا تھا ۱۲ حصہ اپنی والدہ کے سر پر ہاتھ پڑھتا اور اسے شمع کی لپٹیل یاد دلاتا اور کہتا ہے ”یٰ جان! اگر تو قیام پر قائم رہی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھ لیں اور تکبیر کہہ۔ یہ دونوں

میں اس کی پوری زندگی کے معمول تھے۔ جب میں بھٹا تو پہاڑ پر آٹا بکریاں اپنی چوڑی پٹائی میں بازار لے آئے، انہیں فراغت کرتا، ان کی رقم میں سے ۱/3 حصہ صدقہ کرنا، ۱/3 حصہ اپنی ذات کے لئے بانی رکھا اور ۱/3 حصہ اپنی والدہ کو پیش کرنا، اس کی والدہ اس میں سے نصف کھاتی اور نصف صدقہ کر دیتی۔ یہ عمل بھی اس کی پوری زندگی کا معمول تھا۔

جب عمر صد اور اڑھائی گیارہ برس کی والدہ نے اسے کہا کہ اب مجھے تیرے باپ کی بھراٹھ سے ایک گائے منی چھی۔ میں نے اس کی عمر دن پر مبرا لکھی تھی اور اسے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب کے والد کے ہر پر (جنگل میں) کاکھنوں میں چھوڑ آئی تھی۔ بھراٹھ نے کہا میں اس کا رنگ اور بھیت تجھے بتاتی ہوں، جب تو ان کاکھنوں کے پاس جائے تو اس ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب کے والد کے نام کہہ کر، چھ بلاؤ، دیکھو اس کی سرے گی جیسا اس نے میرے ساتھ خود دیکھا تھا۔ میں نے کہا اس کی علامت یہ ہے کہ وہ نہ ہانگی ہے اور نہ ہنگی ہے اور وہ رمبائی کرے گی، اور میرے زور رنگ کی ہے، دیکھئے وہ اس کو خوش کر دیتی ہے، جب تو اس کی جلد کو تجھے کاتو پڑیں جس میں کرے گا کہ اس کی جلد سے سورج کی شعاعیں نکلی رہی ہیں، اس پر کوئی کام نہیں کیا گیا ہے، وہ اس پرانی جوتے گئے ہیں تو اس کے ذریعے نکلتی کو بانی کا پامیہ ہے، یعقوب سے بالکل سلامت ہے، اس میں کوئی داغ و صدمہ نہیں ہے، اس کا رنگ ایک ہے، جب تو اسے دیکھا تو اس کو گروں سے پکڑا، وہ اسماعیل کے والد کے ان سے تیری اپنا کرے گی۔

وہ جوان چلا گیا، وہ اس نے اپنی والدہ کی وصیت کو یاد رکھا، وہ جنگل میں دو یا تین دن بھر تار باجی کے تیسرے دن یا دوسرے دن کی سڑک پہنچا اور اس نے حضرت ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے کلاں طرے کر اس گائے کو چاہا تو وہ گائے اس کے پاس آگئی، وہ اس نے چرنا چھوڑ دیا۔ وہ نو جوان کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ نو جوان نے اسے گردن سے پکڑا، گائے بولی سے نو جوان اپنی والدہ سے ملنے آئے، وہ نے گائے کو چھ پر سوار ہو جا، یہ تجربے لئے آسانی کا سبب ہو گا۔ نو جوان نے کہا میری والدہ نے مجھے تیرے اوپر سوار ہونے کا حکم نہیں دیا تھا۔ اس نے مجھے تجھے کھانے کا حکم دیا تھا۔ میں نے اس کی بات کو پورا کرنا پسند کرنا ہوں گے تو اسماعیل کے والد کی قسم، اگر تو مجھ پر سوار ہو تو تو مجھ پر بھی قادریہ ہو گا، اسے اپنی والدہ سے ملنے کرنے والے نو جوان اگر تو اس پہاڑ چوٹی جس سے اکھڑ جاتے کا حکم دے تو میری والدہ کے ساتھ ملنے کرنے کی وجہ سے اور اپنے خدائی احاطہ کرنے کی وجہ سے چاہی جگہ سے اگڑ جائے گا۔

وہ نو جوان چلی چھٹی کر جب وہ اپنے گھر سے ایک دن کی مسافت پر تھا تو اٹل کا ڈٹن والیں اس کے سامنے آئے اور وہ قانچیں چمانے والے شخص کی صورت اختیار کئے ہوئے تھا، کہنے لگا اے جوان یہ کائے کہاں سے آیا ہے تو اس پر سواریاں نہیں ہو جاتا، میں دیکھ رہا ہوں کہ تو تھک چکا ہے، میں خیال کرتا تھا کہ تو اس گائے کے علاوہ کسی چیز کا کھنک نہیں ہے، میں تجھے ایسا لڑکوں کا جو تجھے غصے کا اور تجھے نقصان نہیں پہنچانے گا، میں گائے کے لئے داغ میں سے ہوں، مجھے اپنے گھر والوں کی طاقت کا شرف ہوا تو میں نے ایک نکل لیا، میں پرانی کھان، لور، ساہن سفلہ اور احمی کہ جب میں نصف راست پر پہنچا تو میرے پیٹ میں درد ہوا، میں تھکا عادت کے لئے گیا تو میرا نکل پہاڑ کے اندر بھاگ گیا اور مجھے چھوڑ گیا، میں نے اس کو

علاش کیا لیکن مجھے وہ نکل سکا۔ اب مجھے اپنی جان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے، میرے پاس نہ سامان سفر ہے نہ پالی ہے، اگر تو مجھے اپنی گائے پر سوار کر دے اور مجھے اپنی چراگاہ تک پہنچا دے اور مجھے موت سے بچالے تو میں تجھے اس کے بدلے دو گائیں دوں گا۔

نوجوان نے کہہ دی آدمی ایسے نہیں کر انہیں یقین قائل کر دے اور ان کے غصے انہیں ہلک کر دیں، اُمّ المؤمنین نے متعلق یقین جانتا ہے تو بغیر زور وادہ اور پالی کے تجھے اپنی منزل تک پہنچائے گا اور میں کسی ویسے شخص کو سوار کرنے والا نہیں ہوں جس کو سوار کرنے کا مجھے حکم نہیں دیا گیا، میں عید و سور ہوں، اگر میرے آقا کو یہ علم ہو گا کہ میں نے اس کی گائے کے معاملہ میں تاخری کی ہے تو وہ مجھے ہلاک کر دے گا اور مجھے سخت سزا دے گا۔ میں اپنی فرمائش کو اپنے آقا کی خواہش پر ترجیح دینے والا نہیں ہوں، اسے شخص سلامتی کے ساتھ چلا جا۔ انہیں نے نوجوان سے کہا میں تجھے ہر اس قدم کے بدلے ایک درہم دوں گا جو میری منزل کی طرف اٹھائے گا اور یہ بہت بڑا مال ہے اور اس گائے کے ذریعہ میں موت سے بچ جاؤں گا۔ نوجوان نے کہا زمین کا سونا اور چاندی سب میرے آگے کا ہے، اگر اس میں سے تو کچھ لے جو تو وہ جان لے گا کہ اس کے مال سے دیا ہے۔ لیکن تو مجھے آسمان کا سونا اور چاندی دے تو پھر بھی میں کہوں گا کہ یہ میرے مال کا ہے۔ انہیں نے کہا کیا آسمان میں بھی سونا چاندی ہے یا کوئی اس پر کاروبار ہے تو نوجوان نے کہا کیا بندہ وہ کر سکتا ہے جو اس کے آقا نے اسے حکم دیا، جیسے تو آسمان کے سونے اور چاندی پر طاقت نہیں رکھتا۔

انہیں نے نوجوان سے کہا میں تجھے تو غلام سوا سے اپنے معاملہ میں عاجز تصور کرتا ہوں، نوجوان نے کہا عاجز وہ ہے جو اپنے رب کی نافرمانی کرتا ہے، اب میں نے اسے کہا مجھے حیرے پاس کوئی زور وادہ اور پالی وغیرہ نظر نہیں آ رہا ہے۔ نوجوان نے کہا میرا زور وادہ تو ہے اور میرا کھانا گھاس ہے اور میرا بیٹا بھائیوں کے چشمہ کھانا ہے۔ انہیں نے کہا کیا میں تجھے کوئی ایسا حکم نہ دوں جو حیرت و شگفتگی کرے؟ نوجوان نے کہا تو اپنے آپ کو یہ حکم دے۔ ان شاء اللہ میں توجہ امت پر ہوں، انہیں نے اسے کہا میں تجھے نصیحت تو لینی کرنے والا نہیں دیکھتا؟ نوجوان نے کہا، اپنے نفس کے لئے آج وہ ہے جو اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہے اور جو اس پر حق ہے وہ ادا کرتا ہے، اگر تو شیطان ہے تو میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور اگر تو انسان ہے تو یہاں سے نکل جا مجھے حیرت نصیحت کی کوئی ضرورت نہیں ہے، انہیں پر بن کر تمہیں کھات اپنی جگہ جامع دسکت رہا۔ اگر وہ جوان انہیں کو سوار کر دے تو نوجوان کا ہے پر کبھی قادر نہ ہو تا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے دور کر رکھا۔

جب نوجوان اپنی منزل کی طرف رواں تھا تو یک پرندہ سامنے سے اڑا اور وہ گائے حلدی سے اٹھائی، نوجوان نے گائے کو بلایا اور کہا ہاں اے ایم، اب تجھ و یعقوب کے ادا کا واسطہ تو میرے پاس آ جا۔ گائے کی طرف آئی اور اس کے سامنے کھڑی ہو گئی اور اس نے کہہ اسے نوجوان کیا تو نے اس پرندے کو نہیں دیکھا جو تیرے سامنے سے اڑا تھا؟ یہ انہیں تھا اس نے مجھے ایک لیا تھا، جب تو نے اسے نکل کے لے گا واسطہ سے مجھے بلایا تو ایک فرشتہ آیا اور اس نے مجھے اس سے بچھین لیا اور حیرت والدہ کے ساتھ لے گیا اور اپنے رب کی اطاعت کی وجہ سے مجھے حیرت کی طرف لوٹا دیا۔ میں تو چل اب تو سفر کرے گا تو ان شاء

نہایت گھر والوں کے پاس پہنچ جائے گا۔

نوجوان بالآخر گھر پہنچ گیا، اپنی ماں کے پاس گیا تو اسے رشتہ کا سہارا بنا کر سامنے کہا اے بیٹے! میں تجھے دیکھتی ہوں کہ رات دن اپنی پیٹھ پر کٹیاں اٹھانے کی وجہ سے تو تھک گیا ہے اب تو یہ گائے لے جاؤ اور اس کو کھانا ڈال اس کی خمن لے اور اس کے ذریعے اپنے آپ کو خوش اور راحت دے۔ نوجوان نے کہا اسے کتنے میں فروخت کروں، ماں نے کہا نہیں، بیار میں لیکن میری رضا کی شرط پر۔ وہ نوجوان منہ ہی منہ کہی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا کہ غلطی اس کی قدرت کا کرشمہ دیکھ لے۔ اس فرشتہ نے نوجوان سے کہا یہ گائے کتنے میں فروخت کر دے گی۔ اس نے کہا نہیں، بیار میں لیکن اپنی والدہ کی رضا کی شرط پر۔ فرشتہ نے کہا چھ بیار لے لو، اور اپنی والدہ سے مشورہ کر۔ اس نوجوان نے کہا اگر تو مجھے اس کے برابر وزن دے پھر بھی میں فروخت نہیں کروں گا حتیٰ کہ اپنی والدہ مجھ سے مشورہ کر لیں۔ نوجوان نے کہا، والدہ کو اس بچے کے متعلق بتاؤ والدہ نے کہا اس کو چھ بیار میں فروخت کرنا لیکن میری رضا کی شرط پر۔ نوجوان پھر منہ ہی منہ کہی۔ پھر وہی فرشتہ (انسانی شکل میں) آیا اور پوچھا کیا کر دے گا؟ اس نے کہا چھ بیار میں بیچوں گا لیکن والدہ مجھ سے کہی یہ پادہ بیار لے لے اور اپنی والدہ سے مشورہ چھوڑ دے۔ نوجوان نے کہا نہیں ہو سکتا۔

نوجوان پھر اپنی والدہ کے پاس گیا۔ اس نے کہا بیٹا! وہ جو تیرے پاس آیا تھا وہ انسانی شکل میں فرشتہ تھا، اگر وہ تیرے پاس آئے تو اسے کہنا کہ میری والدہ تجھے سلام کھتی ہے اور پوچھتی ہے کہ اس گائے کو کتنے میں فروخت کروں فرشتہ نے کہا اے نوجوان! تجھ سے یہ گائے سوئی بن عمران ایک مہینوں کے لئے خریدیں گے جو تیرا سراسر نکل سے قتل ہوا ہے اور اس کا بہت زیادہ مال تھا اور وہ اپنے باپ کا کلہاڑا کا تھا اور اس کا یک بھائی تھا جس کے بہت سے بیٹے تھے، وہ کہتے تھے کہ کیسے ہم اس کو قتل کریں اور کیسے اس کا مال لے لیں۔ انہوں نے اس لڑکے کو قتل کر کے ایک گھر کے اندر پھینک دیا۔ صبح گھر والوں نے اس لڑکے کو گھر کے دروازے کے باہر پڑی دیا، اس لڑکے کے چپا کے بیٹے آئے اور اس گھر والوں کو پکڑ لیا، وہ ان کو موئی کے پاس لے کر چلے، موئی پر یہ معاملہ بڑا عجیبہ ہو گیا۔ موئی نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ ایک شعیب زور دے گا کہ اس نے لے کر ذبح کر دے۔ پھر اس کا کوئی حصہ اس مقتول کو مار دے۔

انہوں نے اس نوجوان کی گائے کا قصہ کیا تو انہوں نے وہ جلد بھر دکانیر کے ساتھ وہ گائے خریدی۔ پھر اسے ذبح کیا اور لڑکے کو اس کا گوشت مارا تو وہ کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنے قاتل کے متعلق خبر دی کہ میرے بچے کے بیٹوں نے مجھے قتل کیا ہے اور یہ گھر والے میرے قتل سے بری ہیں۔ موئی نے انہیں یہ حکم دیا تو وہ کہنے لگے اے موئی تو ہم سے حراج کرتا ہے ہمارے بچے کا بیٹا قتل ہوا ہے (اور تو ہمیں گائے ذبح کرنے کا حکم دے رہا ہے)۔ انہیں نہیں ہو گیا تھا کہ اب وہ دوسرا ہو جائیں گے، جس انہوں نے گائے کی کھال بھر دیناروں کے ساتھ وہ گائے خریدی، تو نوجوان نے اس مال میں سے 30 حصہ بنی اسرئیل کے لوگوں میں تقسیم کر دیا اور ایک حصہ اپنے استعمال میں لیا کہ لا تَنْفَعِي اللَّهُ الْمَوْتَى وَتُؤَيِّدُكُمُ اللَّهُ تَعَالَى تَقْتُلُونَ۔

لَمْ تَكُنْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْجِبَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً  
 إِنَّ مِنَ الْجِبَارَةِ لِمَا يُتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لِمَا يَفْشَقُ  
 فَيُخْرِجُ مِنْهُ النَّارُ وَإِنَّ مِنْهَا لِمَا يَنْهَضُ مِنْ حَشِيَّةِ اللَّهِ وَمَا لِلَّهِ  
 بِعَاقِبٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾

”پھر سخت ہو گئے تمہارے دل یہ منظر دیکھنے کے بعد بھی وہ تو پھر کی طرح (سخت) ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت یہ کہ کئی جہر ایسے بھی ہیں جن سے بہہ نکلی ہیں نہریں اور کئی ایسے بھی ہیں کہ جو پختے ہیں تو ان سے پانی نکلے گا۔ اور کئی ایسے بھی ہیں جو گر پڑتے ہیں خوفِ الہی سے اور اللہ بے غیر نہیں ہے ان (کرتوتوں) کے جو تم کرتے ہو۔“

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لَمْ تَكُنْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مردانِ آزاد نہ کرنا دیکھا یا اور انہیں مغول کا معاملہ نہ کیا اس کے بعد بھی ان کے دل سخت ہو گئے۔  
 فَهِيَ كَالْجِبَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً جہر اللہ تعالیٰ نے پھر کیا برأت کا اظہار یہ لیکن بدعتِ حقّی القلب انسان کی برأت کا اظہار نہیں فرمایا۔ فرمایا: إِنَّ مِنَ الْجِبَارَةِ لِمَا يُتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لِمَا يَفْشَقُ فَيُخْرِجُ مِنْهُ النَّارُ وَإِنَّ مِنْهَا لِمَا يَنْهَضُ مِنْ حَشِيَّةِ اللَّهِ ﴿٢٠﴾

امام ابن اسحاق، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے قرآن میں الْجِبَارَةِ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ باطل جہر تمہارے دلوں سے بگڑا زیادہ نرم ہیں، لیکن کہ جس کی طریقہ، یا یا جاتا ہے، لیکن تم وہ سے قوال نہیں کرتے اور تمہارے دل کلامِ الہی میں کر سچ نہیں جاتے۔ جبکہ ہر خشیتِ الہی سے پھٹ جاتے ہیں۔

حضرات عبد بن حمید اور ابن جریر نے مجاہد رحمہم اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں ہر جہر جس سے پانی نکلا ہے یا پانی کی وجہ سے پھٹتا ہے یا پہاڑ کی بلندی سے گرتا ہے تو یہ سب خشیتِ الہی کی وجہ سے ہوتا ہے اس کے متعلق قرآن نازل ہوا ہے (20)۔  
 حضرات عبد بن حمید، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (إِنَّ مِنْهَا لِمَا يَفْشَقُ مِنْ حَشِيَّةِ اللَّهِ کے تحت) فرمایا ہے کہ پھر جو زمین پر گرتا ہے اگر تم لوگ اس پر جمع ہو جائیں تو وہ اسے نہ کر انہیں یا اس کا سدوک نہیں کے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے گرتا ہے۔

أَقْطَعُوهُمْ أَنْ يُولَئِكُمْ وَلَكُمْ وَكَانَ قَوْلُهُمْ يَسْمَعُونَ كَلِمَ  
 اللَّهِ يُمْحَرُّ قَوْلُهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقِلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾

”مسلمانوں کو یہ تم پر امید رکھتے ہو کہ (یہ یہودی) ایمان لائیں گے تمہارے کہتے ہو کہ ان کا ایک ایک فرد میں ایسا قاتل جو سزا کا حکام الہی کو پھر بدل دینے کے اسے خوب سمجھنے کے بعد جاننا ہو جو کہ“۔

امام ابن ابی واثق اور ابن ابی قحطہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مائے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور ان کے ساتھیوں کو یہود کے ایمان لانے کی امید سے مایوس کر دیا ہے۔ فرمایا اَلْقَتْلُ لَكُمْ اَنْ يُّكْفَرُوا وَلَوْ اَنَّكُمْ لَكُنْتُمْ مِنْهُمْ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ لَعْنَةٌ مِّنْ اللّٰهِ وَمِنْ الرّٰسُخِيْنَ۔ انہوں نے حکام الہی کو نہ نہیں پھر بھی نبیوں نے موسیٰ علیہ السلام سے روایت ہارنہ تعالیٰ کا سوال کیا جس اس گناہی پر نہیں سخت کرنا کے آیا۔

حضرات عبد بن حمزہ اور ابی جریر نے کجاہ رحمہ اللہ سے اس آیت کے ضمن میں روایت کیا ہے کہ جو لوگ تو رات میں تحریف کرتے تھے اور جو نکلتے تھے وہ ان کے ظاہر تھے (۱) اور جنہوں نے کتاب کو پس پشت ڈالا وہ تمام یہود تھے۔ ابن جریر نے سدی سے یَسْمَعُونَ کلام اللہ کے تحت نقل کیا ہے کہ حکام الہی سے مراد تو رات ہے اور وہ ان میں تحریف کرتے تھے (۲)۔

وَإِذْ يَقُولُ الْمُبَشِّرُونَ آمَنُوا أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ ۚ وَإِذْ يَخْلَوْنَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحِبُّونَهُمْ بِمَا فَعَلُوا ۖ اللَّهُ عَلَيْهِمْ لَعْنُ جُرْثُمٍ ۖ وَعِندَ رَبِّنَا أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۚ أَوْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٤٠﴾

”اور جب تھے ہیں ایمان لانے والوں سے تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لائے ہیں اور جب تجا ملے ہیں ایک دوسرے سے تو کہتے ہیں (اے) کیا بیان کرتے ہو ان سے جو کھولا ہے اللہ نے تم پر، یوں تو وہ دلیل تم کریں گے تم پر ان باتوں سے تمہارے رب کے سامنے کیا۔ تم ان کا بھی نہیں سمجھتے؟“ کہ وہ (ب) نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں“۔

نام ابن ابی واثق اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب دو تمہارے ساتھی رسول اللہ ﷺ کے درمیان ہو کر خاصا جب تم سے تھے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب آپس میں تجا ملے میں ملے ہیں تو کہتے ہیں میں اس کے سامنے اس کا ذکر نہ کر دوں کہ پہلے تم اس کے وسیلے سے عربوں پر فتح طلب کرتے تھے پس وہ ان میں سے ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے حلق تم سے محض کریں گے کہ یہ خود ان کے نبی ہونے کا اعتراف کرتے تھے۔ اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے اس نبی کی اجازت کا وعدہ اور بعد ازاں قاتل کر دیا۔ نبی خود انہیں خیر رہا ہے کہ جس نبی کے وہ منکر تھے وہ میں ہوں اور ہم اپنی کتاب میں اس کا تذکرہ پڑھتے ہیں پس تم اس کا انکار کرنا اور اس کا اقرار نہ کرنا (۳)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں یہود سے منافقین مراد ہیں اور وہ یَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَبَسَ اللَّهُ كَيْدًا ۚ وَاللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُنَاصِي ۚ۔ انہیں انکار (۴)۔



کے تو وہ کہہ رہے خلاف انہماک۔ رب کے حضور رجعت نہ نہیں گئے۔ فرمایا جو دو مسلمانوں سے لڑ کر اپنے ایمان کا اعلان کرتے ہیں اور جنگ لڑی میں جو کچھ شہید ہو جائے گا ان کا ذکر کرنے میں اور ان کی تکذیب کرتے ہیں ان سب چیزوں کو اللہ تعالیٰ جہنما ہے۔

۱۔ امام ابن جریر نے حضرت ابو الدیاء رحمہ اللہ سے اُکولَ یُطْلَقُونَ اَنْ اَللّٰهُ یُعْطِمَ مَا یَشِئُوْنَ کے تحت لکھا ہے کہ جو دو عمر متین ہو جائے گا اور تکذیب پوشیدہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی جہنما ہے اور جو دو مسلّموں سے ملاقات کے وقت تم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی جہنما ہے (۱)۔

وَمِنْهُمْ اٰمِنُونَ لَا یَعْمَلُونَ الْکُتُبَ اِلَّا اَمَانِیْنِ ذَرَانْ هُمْ الْاٰیْطُونَ ۝

”اور ان میں کچھ ایسے ہیں جو کتب میں جھوٹ بولتے ہیں اور وہ تو محض دہم و گمن ہی کرتے رہتے ہیں۔“

۱۔ امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اُتُوْیُوْنَ سے مراد اولیٰ گم ہیں جنہوں نے اس رسول کی تصدیق نہ کی جس کو اللہ تعالیٰ نے مسوٹ فرمایا اور نہ اس کتاب کی تصدیق کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔ پس انہوں نے اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھی پھر جملہ اُکول کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ فرمایا اور اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں پھر اللہ نے ان کو صیغہ فرمایا کیونکہ دو کتاب اللہ اور رسول اللہ کا تیار کرتے تھے (۲)۔

۲۔ امام ابن جریر نے ابراہیم الحنفی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ صیغہ سے مراد وہ ہیں جو اجماعی طرح لکھ نہ سکتے ہوں (۳)۔  
۳۔ امام ابن اثیری اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا ہے اصحان سے مراد اولیٰ گم ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ کتب کے اندر کیا ہے وَ اِنْ خُذْ اِلَّا یُطْلَقُونَ وہ آپ کی نبوت کا اٹھارہ الفاظ مان اور غن پر کر رہے ہیں (۴)۔

۴۔ امام ابن جریر نے کاہرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد وہ ہیں جو کتاب کے متعلق کچھ نہ جانتے تھے اور غن سے محسوس کرتے تھے جو کتاب اللہ کی نہیں ہوتی تھی۔ دو نتیجے یہ کتاب اللہ سے ہے یا ان کی جھوٹی امیدیں ہیں جو وہ لکھنے بیٹھے ہیں (۵)۔

۵۔ امام ابن جریر نے امام احمد رحمہ اللہ ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اُفغانی سے مراد باتیں ہیں (۶)۔ امام ابن جریر نے ابن عباس سے اس کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ اپنے سونہروں سے جھوٹ بناتے ہیں (۷)۔

حضرات محمد بن حنفیہ اور ابن جریر نے حضرت ابو الدیاء رحمہ اللہ سے اُفغانی کا معنی جھوٹ نقل کیا ہے اور یُطْلَقُونَ کا معنی یُکَلِّمُونَ (جھوٹ بولتے ہیں) روایت کیا ہے (۸)۔

۱۔ تفسیر طبری ج ۲ ص ۴۱۷ جلد ۱ صفحہ ۴۲۹	۲۔ مسند ابی یوسف جلد ۱ صفحہ ۴۳۰	۳۔ بیضا جلد ۱ صفحہ ۴۳۲
۴۔ بیضا جلد ۱ صفحہ ۴۳۴	۵۔ بیضا جلد ۱ صفحہ ۴۳۲	۶۔ بیضا جلد ۱ صفحہ ۴۳۲
۷۔ بیضا جلد ۱ صفحہ ۴۳۴	۸۔ بیضا جلد ۱ صفحہ ۴۳۴	



قَوِيلٌ لِّتَنْبِيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ اَنْكُشَبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ  
اَللّٰهِ يَشْتَرُوْهُ بِمَنْ قَتَلْنَا قَوْلٌ لَّهٖمْ فَمَنْ كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ  
لَّهٖمْ فَمَنْ يَكْتَسِبُوْنَ ﴿٥﴾

”انہیں ہدایت ہون کے لئے جو کتب میں انکے ہاتھوں سے لکھتے ہیں یہ نوشتہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ  
حاصل کر سکیں اس کے عوض تمہارے سے دام، مولا نعت: ہوان کے لئے جو وہ اس کے ذریعہ ان کے ہاتھوں نے  
اور بلا نعت: ہوان کے لئے جو وہ اس مال کے جو وہ (پس) لکھاتے ہیں۔“

حضرت کبیرؒ، امام احمدؒ اور صفائیؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت اہل کتاب کے  
مصلحت ہزار ہوں، امام احمدؒ، ابن اسیرؒ (ازہد میں)، ابودین محمدؒ، ابن ابی الدنیاؒ (فی معارف)، ابویعلیٰؒ، ابن جریرؒ  
ابن ابی حاتمؒ، طبرانیؒ، ابن حبانؒ (صحیح میں)، مسلمؒ (مسند رک میں)، ابن مردودہؒ، ابو یوسفؒ نے ابیہشامؒ سے  
روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: وکیل جنم میں ایک والد ہے جس میں کافر ابتدا تک پہنچنے سے پہلے چوبیس سال گزرتا ہے  
گزارش: ابن جریرؒ نے عثمان بن عفانؒ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وکیل روز میں ایک پہاڑ ہے۔ یہود  
کو یہ سزا دی گئی کیونکہ انہوں نے تورات میں تحریف کی اور اس میں سن پندرہ چیزیں داخل کر دیں اور نو اشاعت سے  
روکنے والے کا حساب دے کر انہیں تورات میں سے نبی کریم ﷺ کا سزا دی گئی (ابن مبارک 2)۔

حضرت ابوہریرہؒ اور ابن مردودہؒ نے حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا: روز میں ایک حجر ہے جس کو وکیل کہا جاتا ہے اس پر عرافہ چڑھیں گے اور اس سے خبری گئے۔

حضرت ابوہریرہؒ نے اپنے نوادر میں حضرت کبیرؒ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا: یہ جحک یا علانہ، جس میں اس جملہ سے خبر آئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس جملہ نصہ میں آنے والی ابوہریرہؒ  
وہ جحک رحمت ہے اس سے عزت نہ کر لیکن وکیل سے چراغ نہ۔

امام ابوہریرہؒ نے دہال امامؒ میں حضرت علیؒ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ابویہرہؒ اور ابویہرہؒ دور واز سے  
جس پر وہ رحمت کا روزہ ہے اور وکیل عذاب کا روزہ ہے۔

حضرات سعید بن مسعودؒ، ابن اسیرؒ، ابن جریرؒ اور صفائیؒ نے ابیہشامؒ سے روایت کیا ہے  
فرماتے ہیں: وکیل جنم کی ایک والد ہے جس میں روز نہیں کیا، وہ پہلے ہے۔

امام عبد بن حمیدؒ، ابن ابی حاتمؒ نے عثمان بن بشرؒ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: وکیل جنم میں ایک کشادہ روز ہے۔  
امام ابن اسیرؒ نے (ازہد میں)، ابن جریرؒ، ابن ابی حاتمؒ اور صفائیؒ نے (البعث میں) عطاء بن یسارؒ سے روایت کیا ہے

فرماتے ہیں وین جنہم میں ایک آدمی ہے، اگر اس میں پہاڑ چلے جائیں تو انکی حرکی کی شدت سے وہ پھسل جائیں (۱)۔  
حضرات بنا نے اگرچہ میں عبد بن جبرہ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں  
وین جنہم کی جہ میں پہاڑ چلے والی پہاڑ ہے، ایک روایت میں ہے کہ جنہم میں ایک آدمی ہے جس میں پہاڑ چلے جاتا ہے (۲)۔  
امام ابن ابی حاتم نے عمر سوئی مفرہ و مرہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب تو نے کہ اللہ فرماتا ہے وین تو یہ دوزخ  
مرہ ہوتی ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ یہ یہود کے علماء کے متعلق ہے جنہوں نے نبی  
کریم ﷺ کی صفت کو قرأت میں لکھا ہوا کیا کہ آپ کی آنکھیں سرگھیں ہیں، آنکھیں سوئی سوئی ہیں، درمیان اللہ، ہمال مناسب  
گھٹریا لے ہیں، چہرہ نہایت حسین ہے تو انہوں نے حدیث و شخص کی وجہ سے ان معنات کو مٹا دیا، ان کے پاس قرآن کے لوگ  
آئے اور انہوں نے پوچھا کہ تم قرأت میں ایسی کیا کر چکے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں قرأت میں ہم اس کی یہ معنات چڑھتے  
ہیں زیادہ بڑھ چکے ہیں، اب سیدھے ہیں، اس قرآن میں یہ سن کر انکار کرنے لگے اور کہا یہ ہم میں سے نہیں ہے۔  
ماتہ تنقی نے لاکر اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے  
قرأت میں اوصاف بیان فرمائے، مگر جب رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم لائے تو یہ یہود کے علماء نے حدیث کی نظر آپ کی معنات کو  
اپنی کتابوں میں بدل دیا اور کہہ تم آپ کی معنات اپنی کتابوں میں نہیں دیتے اور نادان لوگوں کو کہنا یہ اس کی یہ معنات نہیں ہیں  
جسٹا، اس لکھ چکر کو ختم کرنے کا بھی معنات انہوں نے خود لکھی ہوئی تھیں، انہوں نے آپ کی معنات کو برعکس معنات سے  
بدل دیا، ایسے انہوں نے لوگوں پر معاملہ مشتہ کر دیا، یہ یہود کے علماء نے یہ ممکن ہوئی حرکت اس لئے کی تھی کہ انکس یہ جال ہو  
زیر تحسین لوگ ان کو قرأت کی حفاظت کی وجہ سے نہ روئے غرض کرتے تھے۔ پس انکس کیا کر دیتے ہو کہ یہ بدل لوگ ایمان لے  
گئے تو ان کے نہ رائے بند ہو جائیں گے۔

امام عبد از زوقی نے (المصنف میں) بخاری، ابن ابی حاتم اور سیوطی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا اے مسلمانو! تم اپنی کتاب سے کسی چیز کے متعلق کہیں پوچھتے ہو جبکہ تمہاری کتاب  
جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر نازل فرمائی ہے اس نے اللہ تعالیٰ کے متعلق بڑی واضح اور غیر مبہم باتیں بتائی ہیں جن میں کسی قسم کا  
الغبار نہیں ہے (۱) اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اس کتاب نے اللہ کی کتاب کو بدل نہ لایا ہے، ہر اس میں جہیز کی ہے۔ انہوں  
نے اپنے ہاتھوں سے تحریر نہیں کر لیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، کہ اس کے ہونے میں وصول کریں۔ کیا جو ان کے مسائل  
کے متعلق تمہارا پاس علم وچکا ہے اس نے تمہیں مطلع نہیں کیا ہے؟ اللہ کی قسم! ہم نے یہود میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے  
اس کتاب کے متعلق سوال کیا ہو جو تم پر نازل کی گئی ہے۔

۱۴ ابن ابی حاتم نے احمد بن محمد رحمہ اللہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ یہودی اہل طرف سے تحریر لکھے تھے اور پھر اسے عربوں کے ہاتھ فروخت کرتے تھے اور انہیں کہتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پس اس طرح وہ عربوں سے غزوئی میں قیمت وصول کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں غنی ہر انکس کے لوگ اپنے ہاتھ سے کتابیں لکھتے تاکہ لوگوں سے پیسے بڑیں اور کہتے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ مصاحف کی طرف سے ہوتی تھی (۱)۔  
امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ **كُنَّا نَكْتُبُ لِهَؤُلَاءِ** مراد دنیا کا ماز و مامان ہے۔ **وَيُؤْتِيهِمْ ثَمَنًا يَكْفِيهِمْ** یعنی ہمارے ہاں کی دجہ سے جو وہ نادان لوگوں کا مال کھاتے تھے (۲)۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی داؤد (المصاحف میں) اور ابن ابی حاتم نے ابراہیم نخعی سے روایت کیا ہے کہ وہ مصاحف کی کتابت اجرت پر کرتے کوکروہ کہتے تھے اور دلیل کے طور پر یہ آیت پڑھتے تھے۔ **فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُمُونَ آيَاتِنَا بِأَمْثَلِ الْيَدِ**۔  
حضرت کعب نے لامش رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ بھی اجرت پر کتابت قرآن کوکروہ کہتے تھے اور اہل اسی مذکورہ آیت کو بتاتے تھے۔

لما کتبوا اور ابن ابی داؤد، ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مصاحف کی خرید و فروخت کوکروہ قرار دیتے تھے۔ عبد الرزاق، ابو سعید، ابن ابی داؤد، ابو النخعی سے روایت فرماتے ہیں فرمایا میں نے کوکروہ کے علماء عبد اللہ بن یزید، عیسیٰ بن مسروق بن الاحمر اور شریک سے قرآن کریم کی خرید و فروخت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم کتاب ملکی میں نہیں بیچتے۔

حضرت ابن ابی داؤد نے قتادہ کے طریق سے زوارہ بن عوف طرف رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں ستر کی فتح کے وقت الاشعری کے ساتھ موجود تھا ہم نے دانیال کو سرس میں پلایا اور ہم نے اس کے ساتھ کتان کی دو رسیاں اور ایک تابوت پلایا جس میں کتاب اللہ تھی۔ سب سے پہلے جس شخص نے اس پر حمل کیا وہ بخضر سے تھا جس کا نام حرقوم تھا۔ الاشعری نے انہوں رسیاں اسے دے دیں اور اسے دھواور اسم بھی عطا کئے، وہ اسے ساتھ ایک صحرانی مزدور تھا جس کا نام بشیم تھا۔ اس نے کہا یہ تابوت اور جو کچھ اس کے اندر ہے مجھے بیچ دو۔ انہوں نے کہا اس میں مونا چاندی یا کتاب اللہ ہے؟ جس ہم نے وہ تابوت دو دھوں میں اسے فروخت کر دیا اور کتاب اسے لیس قیمت کے دے دی انہوں نے کتاب کو فروخت کرنا مکروہ سمجھا۔ قتادہ فرماتے ہیں اسی وجہ سے مصاحف کی بیچ مکروہ ہے کیونکہ اشعری اور اس کے ساتھیوں نے کتاب اللہ کی بیچ کوکروہ قرار دیا تھا۔  
امام ابن ابی داؤد نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ کے طریق سے سعید بن المسیب اور الحسن بن محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ دونوں مصاحف کی بیچ کو پائند کرتے تھے۔

حضرت ابن ابی داؤد اور ابن ابی سلیمان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مصاحف کی بیچ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ہر اسم کی بیچ و شرا کو پائند کرتے تھے۔

حضرت ابن ابی داؤد نے سالمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی ایسے شخص کے پاس آتے جو مصاحف کی بیخ کر رہا ہو یا تو فرماتے کتنی بڑی قیامت ہے۔

امام ابن ابی داؤد نے عباد بن نعیم سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مصاحف کو نہ فروخت کرو اور نہ خریدو۔ امام ابن ابی داؤد نے بن سیرین اور ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم کسی کو خرید و فروخت نہ پسند فرماتے تھے۔ ابن ابی داؤد نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ وہ بھی مصاحف کی بیخ نہ پسند فرماتے تھے۔ امام ابن ابی داؤد نے تابع رحمہ اللہ کے طریق سے حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ مصاحف کی بیخ پر ہاتھ نہ لگائے جائیں۔

امام عبد البر زرق اور ابن ابی داؤد نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ قرآن مجید کی خرید و فروخت پر ہاتھ نہ لگائے جائیں۔

امام ابن ابی داؤد نے عمرؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے سام بن عبد اللہ کو یہ فرماتے سنا کہ سب سے بڑی قیامت قرآن مجید کی ہے۔ ابن ابی داؤد نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ بھی مصاحف کی بیخ نہ پسند فرماتے تھے۔

امام عبد البر زرق اور ابن ابی داؤد نے عبد اللہ بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ مصاحف کی بیخ کو مکروہ سمجھتے تھے فرماتے اصحاب رسول اللہ علیہم السلام مصاحف کی بیخ پر تلے کرتے تھے اور اس سے بہت ڈرا کرتے تھے۔

امام ابن ابی داؤد نے ابن شہاب کے واسطے سے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ مصاحف کی بیخ کو شدید مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے اپنے بھائی کی کرب کے ساتھ دیکر ہرگز نہیں فرماتا کہ ابن ابی داؤد نے علی بن مسین سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مصاحف نہیں بیچتے جوتے تھے اور ایک شخص منبر کے پاس ایک کاغذ لے کر آیا تھا اور کہتا ہوں کون ثواب کی خاطر بیچے یہ لکھا ہے گا "میرا آقا ﷺ اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے بہت ڈرتا ہے۔"

حضرت بن ابی داؤد نے مسروق اور علقمہ اور عبد اللہ بن یزید الانصاری، شریک اور مبارکہ تمام علماء مصاحف کی خرید و فروخت کو پسند کرتے تھے اور فرماتے ہم کتاب اللہ پر اجرت نہیں لیتے۔ ابن ابی داؤد نے ابو نعیم سے اور انہوں نے اپنے اصحاب سے روایت کیا ہے کہ وہ مصاحف کی خرید و فروخت نہ پسند کرتے تھے۔ ابن ابی داؤد نے ابو حلیہ سے روایت کیا ہے کہ وہ مصاحف کی بیخ نہ پسند کرتے تھے اور فرماتے ہیں پسند کرتا ہوں کہ مصاحف کی بیخ کرتے ہیں انہیں سزا دینی چاہیے۔

امام ابن ابی داؤد نے ابن مسروق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں علماء بہت پر قرآن کی کتابت کرنے اور مصاحف کو بیچنے کو پسند فرماتے تھے۔ ابن ابی داؤد نے ابن بزیع سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عطاءؓ نے فرمایا خلفہ صحابین مصاحف کو نہیں بیچتے تھے یہ بدعت اب شرع ہوئی ہے۔ وہ کہہ کر یہ قریب خضیمہ میں مصاحف لے کر بیٹھتے تھے، ایک دوسرے کو کہتا جبکہ وہ کاتب اوتا اور طواف کر رہا ہو جائے فلاں غلاف سے فارغ ہو کر میرے پاس آنا اور میرے لئے قرآن مجید لکھا۔ وہ قرآن کا کچھ حصہ لکھتے۔ یہ سلسلہ چھار ہفتائی کو دہرے صبح کی کتابت سے شروع ہو جاتا۔

حضرت ابن ابی داؤد نے محمد بن عمرو رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں پہلے زمانہ میں لوگ جمع ہوتے تھے اور قرآن نکلتے تھے پھر وہ اجرت پر علماء کو پڑھتے جو ان کے لئے قرآن نکلتے پھر وہ ظالم بیعت کے بعد ان مجنوں کو فراموش کرتے۔ آپ سے پہلے علماء اس نے ہی قرآن فراموش کئے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ابن ابی داؤد نے عثمان بن عمرو رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے ابو بکر رحمہ اللہ سے صحاح کئی کئی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا قرآن معاد کے زمانہ میں پہنچے گئے کئی قرآن آئے ہیں۔

حضرت ابن ابی داؤد نے محمد بن یزید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں کتاب اللہ کی مشن غریبہ فراموش سے بلند ہے۔ امام ابن سعید نے حلقہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے عثمان رحمہ اللہ کے ساتھ ہوا وہ ایسے لوگوں کے پاس سے کہہ رہے ہیں قرآن صحیح ہے قرآن آپ نے ابی یوسف و ابی مالک و ابو یوسف سے سنا۔

### دو عالم جنہوں نے قرآن کی بیع و شراء کی رخصت دی

امام ابن ابی داؤد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے قرآن کی بیع کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا بلا مجلس اس میں کوئی حرف نہیں وہ اپنے تمہوں کی محنت کی اجرت لیتے ہیں۔

امام ابن ابی داؤد نے ابن الحنفیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے یہی سوال ہوا۔ انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرف نہیں وہ کافرانہ قیمت دیتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ابن ابی داؤد نے عثمان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا صحاح کئی کئی میں کوئی حرف نہیں وہ کتاب اللہ کی بیع سے انہوں کی محنت پہنچے وہ کافرانہ قیمت دیتے ہیں۔ ابن ابی داؤد نے حضرت ابن عمر سے پوچھا کہ آپ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں صحاح کئی کئی میں کوئی حرف نہیں ہے۔ اجرت اس کی کتابت پر دینی جاتی ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ ابن ابی داؤد نے حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ صحاح کئی کئی کا بیع و شراء انہوں نے فرمایا اس وقت کے پھر یہاں انرا حسن اور شکی اس میں کوئی حرف نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت ابن ابی داؤد نے محمد بن عمرو رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان رحمہ اللہ صحاح کئی کئی کا بیع و شراء کرتے تھے وہ بظاہر ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی اس مسئلہ پر رہے تھے کہ ان کی رخصت دے دی۔

امام ابن ابی داؤد نے محمد بن عمرو رحمہ اللہ سے کئی حرفی کے ذریعے روایت کیا ہے کہ صحاح کئی کئی انشاء میں کوئی حرف نہیں حضرت ابن ابی داؤد نے حکمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ صحاح کئی کئی کی بیع و شراء میں کوئی قیامت نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت ابو یوسف اور ابن ابی داؤد نے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں مجھے حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا یہ صحیفہ کے متعلق مجھ پر ان کوئی معاہدہ ہے تو اس کے بدلے میں مایان خریدے۔ یہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ابن ابی داؤد نے کئی حرفی سے انہیں کہا ہے کہ روایت فرمائیے عمارت کفر پر لیکن اس کو فراموش نہ کر۔ امام ابن ابی داؤد نے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں معاذ اللہ کے خریدنے میں رخصت دی گئی ہے اور اس کی بیعت کو باپ بند کر دیا گیا ہے۔ حضرت ابن ابی داؤد رحمہ اللہ نے فرمایا اسی طرح انہوں نے رخصت دی گویا کوئی اس کی سند ہے۔

امام ابو سعید اور ابو داؤد کے حضرت جریر بن عبد اللہ سے معاذ اللہ کی بیعت میں فرمایا اس کو خرید کر نہ خریدیں۔ حضرت ابن ابی داؤد نے سعید بن المسیب اور سعید بن جبیر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ہذا لفظی نے حضرت ابن عباس سے اس کی شکل روایت کیا ہے۔

وَقَالُوا لَنْ تَسْخَرَنَا اللَّهُ بِرَأْيَاكُمْ فَعَدُّوْهُ قُلُوبًا تَعُدُّهُمُ جُنْدُ اللَّهِ

عَهْدًا أَقْبَلُ يُخْلِفُ اللَّهُ عَهْدَهُ أَمْ تَتَّقُونَ عَلَى اللَّهِ صَارَ تَعْلَبُونَ ﴿٣٠﴾

”اور انہوں نے کہا ہرگز نہ چھوٹے گی تمہیں (دور زنی کی) آگ بجڑ گئی کے چند دن آپ فرمائیے یہ لے رکھا ہے تمہیں اللہ سے کوئی وعدہ تب تو خوائے روزی نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی (پوری کرے گا) بہتان باندھتے ہو اللہ پر جو جانتے ہی نہیں۔“

امام ابن اثیر، امام جریر، ابن المطہر، ابن ابی حاتم، بطریق اور ابو داؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں۔ ہذا کہتے تھے دنیا کی مدت سات ہزار سال ہے اور ہمیں دینا کے لیے کم کے ملائی ہر ہزار سال کے بدلے ایک دن آگ میں عذاب دیا جائے گا اور یہ سات ایام بنتے ہیں پھر عذاب ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی (۱) محمد بن حنفیہ نے مجاہد سے اسی کی شہادت نقل کی ہے۔

امام ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابو داؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل کتاب نے ہجر کی دواؤں اطراف کے درمیان چالیس (دوں) کی مسافت پائی۔ انہوں نے کہا روزنیوں کو صرف چالیس (دوں) کی مقدار عذاب ہوگا پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو ہمیں آگ کی ناکام چرائی جائے گی وہیں میں چالیس گئے تھے کہ وہاں سفر تک پہنچ جائیں گے جس میں قوم کا درست ہے اور وہاں مقام پر زمین دواؤں میں سے دن کے آخر میں پہنچیں گے پھر انہیں روزی کے بارے میں کہیں گے اللہ کے وعدہ اگر کہتے تھے کہ ہمیں روزی میں زمین دن صرف عذاب ہوگا اب خدا اور خدا ختم ہو گیا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کا سہارا ہے وہ دین کی پرچہ میں گئے اور زمینوں کے ٹکڑے کریں گے (۲)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہود نے کہا ہمیں صرف چالیس دن آگ کا عذاب ہوگا جتنے دن ہم نے ہجرے کی عبادت کی تھی (۳)۔

حضرت سعید بن جبیر، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے محمد بن عمرو سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک دن یہود جمع ہوئے اور نبی کریم ﷺ پہنچے انہوں نے کہا سر کیا کہتے تھے ہمیں شصت دن آگ کا عذاب ہوگا اور انہوں نے چالیس دنوں کا ذکر کیا۔ پھر ہم سے بھیجے آئے والے لوگ اس میں چلیں گے۔ ان کا اشارہ صحابہ کرام اور نبی کریم ﷺ کی طرف تھا۔

۱۔ ترمذی، درآیت، جلد ۱، صفحہ ۴۴۰، معجم اور احادیث، ثقات المروءات

۲۔ بیضاوی، جلد ۱، صفحہ ۴۳۸ (روایت ابی نعیم)

۳۔ بیضاوی، جلد ۱، صفحہ ۴۳۹



بَلْ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَإِنَّهُ كُفِّرُوا بَعْدَ ذَلِكَ عَنِهَا  
فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَجْهَ رَبِّهِ فَإِنَّهُ يُبْدِلْ لَهٗ جَنَّتَيْنِ تِلْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَبُوا الْمَبَادِئَ مِنَ الْجِبَالِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٠٠﴾  
فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَجْهَ رَبِّهِ فَإِنَّهُ يُبْدِلْ لَهٗ جَنَّتَيْنِ تِلْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَبُوا الْمَبَادِئَ مِنَ الْجِبَالِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٠١﴾

ابن (عالم کا قانون ہے) جس نے جان کر بھائی کی اور کھیر لیا اس کو اس کی خطائے تو وہی روزی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور جو ایمان لائے اور ابھی کام کئے وہی جنتی ہیں وہ اس جنت میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

حضرت ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنوئے کے مراد ترک روایت کیا ہے۔

حضرت عبد بن حمید نے مجاہد اور کریم رحمہ اللہ سے اس کی روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابو جریجہ سے اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيئَتُهُ کا معنی روایت کیا ہے کہ ترک اس کو کھیرنے سے ہے۔  
امام ابن اسحاق، ابن جریر، ابن کثیر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کا یہ معنی روایت کیا ہے کہ جس نے تمہاری شکل اس کے اور اس نے لگی اس چیز کا انکار کیا جس کا تم نے کی ہے حتیٰ کہ اس کے کھیرنے اس کو کھیر لیا یہاں تک کہ اس کی کوئی شکل باقی نہ رہی تو یہی لوگ روزی ہیں اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور جنہوں نے ایمان قبول کیا اور ایک اٹھائے گئے وہ اس پر ایمان لایا جس کا تم نے انکار کیا اور اس نے وہ امور روچے بولا گئے جن کو تم نے جھوٹا دیا تو ان کے لئے جنت ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ اس آیت میں خبر دے رہے ہیں کہ وہ اب کا دوا دوا فرما کر رہے اور یہ ایک مٹس کرنے والوں اور نہ کرنے والوں پر دیکھا اس میں اختلاف نہ ہوگا (11)۔

امام کئی دوران جریر نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا اس آیت میں اَحَاطَتْ بِهٖ کا معنی ہے؟ فرمایا قرآن پر موم جس آیت پانچ تہائی نے عذاب کا دوا دیا ہے وہ اَحَاطَتْ بِهٖ ہے (2)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے قندہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اَحَاطَتْ بِهٖ کا معنی مراد لایا گیا کھیر ہے جو ترک کے عذاب کا موجب ہے (3)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيئَتُهُ کا معنی یہ ہے کہ اس کے گناہ اس کے دن کھیر میں جس دہ کوئی گناہ کرتا ہے تو گناہوں کی سیسی جڑ جاتی ہے حتیٰ کہ اس کے دل پر چھاتی ہے حتیٰ کہ مٹھی کی طرح اس کا دل بلند ہوتا ہے پھر فرمایا گناہ جس پر اللہ تعالیٰ نے آگ کا دوا فرمایا ہے وہ اَحَاطَتْ بِهٖ ہے (4)۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن جریر نے الرزق بن عیشم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مذکورہ جملہ کا مطلب





عبد بن حمید اور ابن جریر نے عطاء اور ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ النہس سے مراد تمام لوگ ہیں (۱)۔ امام ابو حنیفہ، سعید بن منصور، ابن نمبر، رے عبد الملک بن سلمان سے روایت کیا ہے کہ یہ ابن ثابت و قُتُلُوا الْمَنَاسِیْ خُشَاۓً مِّنْ عَنِّیْ اور ابن مسعود بھی و قُتُلُوا الْمَنَاسِیْ خُشَاۓً مِّنْ عَنِّیْ۔

امام ابن اسحاق، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی سے تَوَلَّيْتُمْ کا معنی تَرَکْتُمْ روایت کیا ہے (۲)۔  
 ۱۔ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تَوَلَّيْتُمْ کا معنی یہ ہے کہ تم نے میری احادیث سے اصراف کیا مگر وہ تمہوں سے انفرادی نہیں ہیں نے اپنی احادیث کے لئے منتخب فرمایا (۳)۔

وَ اِذَا خُذْنَا مِثْقَلَكُمْ لَا تَحْمِلُكُمْ وَلَا تَفْخَرُونَ وَمَاءٌ كَمْ وَلَا تُخْرِجُونَ اَنْفُسَكُمْ  
 مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْدَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ مُّوَلَّوْاۥ  
 تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ  
 عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاِنْ يَأْتُوْكُمْ اُسْرٰى تُفْدُوْهُمْ وَهُوَ  
 مُحَرَّمٌ عَلَيْهِمْ اِخْرَاجُهُمْ اَفْئُوسُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ  
 بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاۤءُ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا جَزَاۤءٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا  
 وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰى اَسَدِ الْعَذَابِ ۚ وَمَا لِلّٰهِ بِعَاقِلٍ عَمَّا  
 تَعْمَلُوْنَ ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَسْتَكْرٰوْا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ فَلَا  
 يُخَفِّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٥٢﴾

اور یاد کرنا: جب اپنی قوم نے تم سے پیچھے رہ کر تم اجڑے کا خون کشی برباد کرے اور تمہیں نکال دے اور تمہیں کو اپنے وطن سے بے خبر کرنے (اس وعدہ پر ثابت رہنے کا) اقرار بھی کیا اور تم خود اس کے گواہ ہو۔ ترجمہ دی ہونا (جنہوں نے یہ وعدہ کئے) کہ آپ قتل کر رہے ہو اور آپ کا اور نکال باہر کرتے ہو اپنے گروہ کو ان کے وطن سے (نہج)۔ دوسرے ہوان کے خلاف (جنہوں) کو گناہ اور ظلم سے اور اگر آپ نہیں تمہارے پاس قیدی ہیں کہ (تو) اسے چکاہٹ کر (نکال دے) اور اگر جے ہو حالانکہ حرام کیا گیا تھا تحریر ہوں گا مگر اس سے نکال تو کیا تم ایسا نہ ہو کتاب کے کچھ حصہ پر اور انکار کرتے ہو کچھ حصہ کا (تم خود ہی کہو) کیا سزا ہے ایسے ٹیکار کی قبر میں سے سوائے اس کے کہ دوسرا ہے دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن تو انہیں پھینک دینا چاہئے کی سخت ترین عذاب میں اور اللہ بے خبر نہیں ان



قَالَ أَشِدَّاءُ نَعَابٍ قَوْلَهُمَا يُفْلِلُ عُمَا تَقْتُلُونَ۔

امام ابن جریر نے قرار دیا کہ اللہ سے اڑھک اُن کی بین الشجرۃ النخلة والاحدۃ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ انہوں نے  
دین کے فیصل کو آخرت کے بغیر پرترجیح دی (۱)۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَتَقِيْمًا مِّنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ وَآتَيْنَا عِيسَى  
ابْنَ مَرْيَمَ الْبُيُوتَ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنَّا  
لَا تُهَوِّىْ أَنْفُسَكُمْ اسْتَغْنَوْكُمْ فَفَرَّقْنَا كَذِبُكُمْ وَفَرَّقْنَا تَقْتُلُونَ ۝

”اور آپ تک ہم نے عہ فرمائی موسیٰ کو کتاب اور ہم نے پھر پھر ان کے پیچھے پیغمبر بھیجے اور عیسیٰ  
(علیہ السلام) کو مریم (علیہا السلام) کو دوش نشانیاں اور ہم نے تعزیت دی انہیں جبرائیل (علیہ السلام) سے کہ  
کیا جب تمہی ملے آیا تمہارے پاس کوئی پیغمبر آیا علم جسے تمہارے نفس پسند کرتے تو تمہارے لئے بعض کو تم نے  
جھٹلایا اور بعض کو قتل کرنے لگے۔“

امام ابن ابی حاتم نے ابوہریرہ سے روایت کیا کہ میں نے ان کے پیچھے بھیجے۔

امام ابن مسعود نے جبریل رضی اللہ عنہما سے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے اس آیت میں الْكِتَابَ سے مراد  
تورات ہے یعنی ہم نے موسیٰ کو تورات کی کتاب مصل اور حکم فرمائی پھر موسیٰ علیہ السلام کے بعد کیے بعد دیگرے یہ رسول  
سجود فرمائے، اشول بن باہل (اشول بن شعوب بن عبد الوہاب) قریش اور سبا بن علقمہ یہ پیغمبر علیہ السلام ہیں۔ رواد بن ابیہ اشول بن باہل  
علیہ السلام کے والد ہیں، اشول بن علقمہ بن مریم۔ یہ رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سبوح فرمایا اور موسیٰ بن مروان کے بعد امت کے  
لئے ان کو منتخب فرمایا اور ان سے وعدہ لیا کہ تم ہر سال ایک بار کی خدمت کو اور آپ کی امت کی صفات کو ایک دور سے تک پہنچاؤ۔  
وَلَقَدْ آتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبُيُوتَ۔

امام ابن ابی حاتم نے امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ان آیات سے مراد وہ حضرات ہیں جو آپ کے ہاتھ  
پر رکھ دئے مثلاً مرداد کو زندہ کرنا یعنی سے پند سے کی مانند غفلت، بیماروں کو شفا دینا، غیب کی خبریں دینا اور انجیل کے ساتھ  
ان پر تورات کے احکام کا لو (۲)۔

وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اہدۃ کا معنی کو دینا کیا ہے یعنی ہم نے انہیں روح القدس کے  
ذریعے تعزیت پہنچائی۔ ابن جریر، ابن ابی حاتم، رواد، ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں روح القدس سے  
مردادہ ہم سے جس کے ذریعے نبی علیہ السلام ہر دوں کو زندہ کرتے تھے (۳)۔

امام ابن ابی حاتم نے فرمے کہ جبریل رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ روح القدس سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے الرشید بن نضر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ سے مراد رب تعالیٰ ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ کا معنی لکھ کر نقل کیا ہے۔

امام ابن جریر و ابن ابی حاتم نے انس بن مالک رحمہ اللہ سے اللہ کا معنی یہ کہتے نقل کیا ہے (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے انس بن ابی مالک رحمہ اللہ سے اس کا یہ معنی روایت کیا ہے کہ ہم نے جبریل کے ذریعے ان کی

مدد کی۔ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ روح القدس سے مراد جبریل ہے۔

بویشیغ نے اہلکرم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا روح القدس جبریل ہے۔

امام ابن سعید و احمد بخاری و ابوداؤد و ترمذی نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

حضرت حسان کیلئے مسجد میں خبر کو کیا۔ حضرت حسان نے رسول اللہ ﷺ کا شمار کئے ذریعے و خارج کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا اے اللہ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرما جس طرح وہ اپنے نبی کا شمار کئے ذریعے و خارج کرتا ہے (۲)۔

امام ابن حبان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روح القدس نے

میرے دل میں چھوٹا آدمی کو کوئی نفس جس وقت تک نیک نہ ہو گا یہاں تک کہ وہ اپنے رزق مکمل کر لے گا۔ پس اللہ تعالیٰ سے

ذرا اور عذر و حجتہ رزق طلب کرو۔

امام ابو جریر بن پھر نے قتادہ بن دینار میں حضرت ابن مسعود رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

روح القدس کے کلام سے یہ ہے کہ میں کو جبریل یا جبرائیل کہتا ہوں کہ وہ آپ ﷺ کے جسم کو کھائے۔

فَقَرِئْنَا كَذَلِكَ ثُمَّ كَوَّرَ لِقَائِنَا فَتَشْتَلُونُ۔

حضرت ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں روح طافہ (گردہ) ہے۔

وَقَالُوا أَكَلُوا مِنْ غُلْفٍ ۚ بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۰﴾

”اور یہودی بوسے ہمارے لوگوں پر تو خلاف جڑھے ہیں۔ نہیں بلکہ پکار رہے ہیں کہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ

سے وہ بہت ہی کم ایمان رکھتے ہیں۔“

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قلب کو اس لئے قلب کہتے ہیں

کیونکہ یہ غلف کجیات میں داخل رہتا ہے۔

امام طبرانی نے امام احمد بن حنبلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا

تھے یعنی ان کے دل تو علم سے بھرے ہوئے ہیں وہ کیسے علم حاصل کریں اور وہ تو حکمت کے لئے برحق کی حیثیت رکھتے ہیں۔

امام ابن جریر و ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا غلف کے تحت روایت کیا ہے کہ انہوں نے

کہا کہ میں تم سے پہلے ہی مر چکا ہوں۔ اور تم کو بتاؤ کہ تم کو کسی دوسرے کے طرح کی جان نہیں ہے۔

۱۔ اہل ایمان کو یہ اور ان چیزوں کے بغیر دیکھنے سے کہ ایک وقت روایت کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ۔۔۔ میں نے یہ سب سنا ہے۔ اب وہ لکھنے کے بغیر دیکھنے سے روایت کیا ہے کہ ان کے دلوں پر برقی ہوں ہے۔

۲۔ میں نے ان چیزوں کے بغیر دیکھنے سے روایت کیا ہے کہ ان کے دلوں پر برقی ہوں ہے۔

۳۔ میں نے ان چیزوں کے بغیر دیکھنے سے روایت کیا ہے کہ میں نے ان چیزوں کے بغیر دیکھنے سے روایت کیا ہے۔

۴۔ میں نے ان چیزوں کے بغیر دیکھنے سے روایت کیا ہے کہ میں نے ان چیزوں کے بغیر دیکھنے سے روایت کیا ہے۔

۵۔ میں نے ان چیزوں کے بغیر دیکھنے سے روایت کیا ہے کہ میں نے ان چیزوں کے بغیر دیکھنے سے روایت کیا ہے۔

۶۔ میں نے ان چیزوں کے بغیر دیکھنے سے روایت کیا ہے کہ میں نے ان چیزوں کے بغیر دیکھنے سے روایت کیا ہے۔

۷۔ میں نے ان چیزوں کے بغیر دیکھنے سے روایت کیا ہے کہ میں نے ان چیزوں کے بغیر دیکھنے سے روایت کیا ہے۔

۱۔ تفسیر مجید، ج ۱، ص ۴۵۵، قولہ: "انہما"۔ ۲۔ تفسیر مجید، ج ۱، ص ۴۵۵، قولہ: "انہما"۔ ۳۔ تفسیر مجید، ج ۱، ص ۴۵۵، قولہ: "انہما"۔ ۴۔ تفسیر مجید، ج ۱، ص ۴۵۵، قولہ: "انہما"۔ ۵۔ تفسیر مجید، ج ۱، ص ۴۵۵، قولہ: "انہما"۔ ۶۔ تفسیر مجید، ج ۱، ص ۴۵۵، قولہ: "انہما"۔ ۷۔ تفسیر مجید، ج ۱، ص ۴۵۵، قولہ: "انہما"۔















درمیان این دو، این امر مسلم است که اگر کسی از اصول و قواعد فقهی و فقهیات را به کتابت و خیرات میں اگر کسی کو سنت قرآنی و حدیثی سے دور کر دے تو اس کی زندگی بے فائدہ رہے گی۔

۱۸۱۱ء میں، اس کی عمارت، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دروازے پر بنوائے گئے ہیں اگر وہ موجود ہوں تو ان کے  
گھر کے قریب میں سے ایک عظیم الشان گھر کی وجہ سے گھر ۱۸۲۰ء

دوم: محمد باقری صاحب تفسیر فی الزمکی بیان فرمادے ہیں اور خیمہ کے حضرت ابی عرویس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: ہمارے لئے نبی  
 علیہ السلام سے روایت ہے کہ: فریج اور مودحت بن قحطافہ نے قرآن مجید اور دوسرے احادیث کے لئے 30۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَضَ الرِّيسِ عَلَى حَيَاتِهِ وَأُولَئِكَ أَشَرُّ الْوَاقِدِ  
أَحَدُهُمْ تُوِصَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُرْجَاهٍ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ  
يُعَمَّرَ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٥٠﴾

”اے آپ بھائی! میرے بھائی صاحب کو کہیں۔ بڑا یاد رکھنا کہ ان کے دل میں کچھ بھی نہیں ہے۔“

میں نے یہ بھی جانتا ہوں کہ ان میں سے کون کون سے بچے دیا جائے ہیں اور ان کی پچاس سال کی عمر اب

ہے (اُن کی آیت) اے نبیؐ، ہمارے لئے جو ہر وقت دیکھ رہے ہیں، وہ ہیں۔

امام بنی مائتہ کا حکم نے اعدائے امین علیہ السلام کو بے پروا کر دیا۔ اُنہوں نے کہا کہ: **وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آفَئَةٌ مِنْكُمْ وَلَا نَقْمَةٌ** (4)۔

اما میں اسحاق، ابن زکریا اور الیاسیہ قلم سے ملنے سے ان میں جو کچھ غلطیوں سے روکتا ہے وہ ہے کہ وہ چیزیں تم انھوں سے

ظاہر غنی مفید ہے سے مراد ان دواؤں میں اور ذمین لپڑیں اکثر ہوتے ہیں جن کو شکر کہتے ہیں۔ یہ دوائیں کھانسی، سعال، آبلہ، جگر کی بیماریوں کے علاوہ دیگر

تک رہا جس سے وہی دشمن سے غیبت و صہب اور کئے اعلیٰ میں جو رہا انجانی کی پناہ سے اور بعد اس کے اس

حضرت مولانا صاحب دہلی نے فرمایا کہ میں نے اپنے دور میں جو کچھ دیکھا ہے اس سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ

احدھم کی تعریف اُنفس میں کیا تو یہ شیعہوں کا قول ہے۔ دیکھو! ان میں سے جو کجکار، ستر لکھتے ہیں، یہ مالِ زکوٰۃ (6)۔

حق ابرار نے سن کہاں سے روایت کیا ہے وہاں تو پہلے ان کو حدیث میں آیا ہوگا تو ان کو یہ دلیل سے غفلت ہے۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا



عظیم کی ہمتیاد کر لیں گے۔ فرمایا میرا دوست فرشتہ جبریل ہے اور اللہ نے کوئی نئی مہوت نہیں فرمایا مگر جبریل ہی اس کا ساتھی اور قرچی ہوگا یہ یودے کہنا بہت خوبصورت ہے۔ عظیم دینی رہیں گے۔ اگر اس جبریل کے علاوہ کوئی فرشتہ آپ کا ساتھی ہوتا تو ہم آپ کی اتباع کرتے اور آپ کی تصدیق کرتے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تمہیں میری تصدیق سے کون سی چیز مانع ہے؟ انہوں نے کہا جبریل تمہارا دشمن ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **قُلْ لَنْ يَخْلُقَ خَلْقًا فَتُؤْتَىٰ مِنْ دُونِهَا**۔ کتب التواریخ و

تفسیر جبریل کا کلام و کلام اللہ۔ لیکن اس وجہ سے آپ پر بے غصب کے سختی میں گئے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ نے المصنف میں، اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں، ابن جریر اور ابن ابی عمیر نے انفسی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ روماء کے مقام پر اتنے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ پتھروں کی طرف دوڑ کر جا رہے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ پوچھی تو لوگوں نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ان پتھروں میں نماز پڑھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ اسرار ہو کر کسی راہی سے گزرتے اور نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ نماز اور فرما لیتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہود و نجر پر چھا گئے تھے جب میں ان کے دروس میں گیا تھا۔ انہوں نے مجھے کہا آپ سے زیادہ ہمارے نزدیک آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی دوسرا معزز نہیں ہے کیونکہ آپ ہمارے پاس شریف لائے ہیں۔ میں نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کی کتب پر انتہائی تعجب ہوتا ہے کہ کیسے یہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں تو رات قرآن کی تصدیق کرتی ہے اور قرآن تو رات کی تصدیق کرتا ہے۔ لیکن ایک دن نبی کریم ﷺ گزے تو میں ان سے کلام کر رہا تھا میں نے کہا میں تم سے قسم دے کر پوچھتا ہوں تم جو اپنی کتاب میں پڑھتے ہو کیا تم جانتے ہو کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا اللہ کی قسم تم ہر ایک ہو گئے کیونکہ تم جانتے ہو آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور پھر قرآن کی اتباع نہیں کرتے۔ وہ کہنے لگے ہم ہر ایک نہیں ہوئے۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ آپ کے پاس وعظام نبوت کون لایا ہے؟ تو انہوں نے ہمارے دشمن جبریل کا نام لیا۔ کیونکہ وہ تجنی و شدت، جنگ اور ہلاکت اور اس قسم کی دوسری چیزیں لاتا ہے۔ میں نے پوچھا تمہارا کسی فرشتہ سے صلہ ہے۔ انہوں نے کہا یہاں تک سے جو باؤں اور رحمت لاتا ہے۔ میں نے پوچھا ان کے رب کی، رکاوٹیں ان کا کیا مقام ہے؟ انہوں نے کہا ایک اللہ تعالیٰ کے دائیں اور دوسرے بائیں جانب ہے۔ میں نے کہا جبریل کے لئے میکائیل سے دشمنی کرنا حلال نہیں ہے اور نہ میکائیل کے لئے یہ طالع ہے کہ وہ جبریل کے دشمنوں سے مصالحت کرے۔ بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ دونوں فرشتے اور ان کا دربار و گردان سے صلہ رکھتے ہیں جو ان تمام سے صلہ رکھتے ہیں اور میں سے وہ جنگ کرتے ہیں جو ان میں سے کسی سے جنگ کرتے ہیں۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تاکہ میں آپ کو اس ساری گفتگو کے متعلق عرض کر دو، جب میں آپ ﷺ سے ملتا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے ان آیات کے متعلق نہ بتاؤں جو مجھ پر نازل ہوئیں؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ضرور فرمائیے! آپ ﷺ نے فرمایا **قُلْ لَنْ يَخْلُقَ خَلْقًا فَتُؤْتَىٰ مِنْ دُونِهَا**۔ کتب التواریخ و تفسیر جبریل کا کلام و کلام اللہ کی بارگاہ میں سے اس لئے اٹھ کر آیا

اس آیت کا آپ کو وہاں تمہیں خدا کا پیغام نہیں ملے گا۔ میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پیچھے اپنی جگہ کا فرمایا ہے۔ یہ صحیح کلام ہے۔ لیکن اٹھویں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ ان کے ساتھ ہے (۱۱)۔

مسیح بن مہدی نے محمد مراد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آتے تھے اور ان سے گفتگو کرتے تھے۔ یہود نے کہا آپ سے زیادہ کوئی معزز آپ کا ساتھی ہو رہا ہے پس انہیں آپ ہمیں اس فرشتے کے متعلق بتائیں جو آپ کے نبی میں پیدا ہو رہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جبریل علیہ السلام نے کہا فرشتوں میں سے وہ نگار انجمن ہے۔ حضور ربی علیہ السلام کا ساتھی وہ ہوتا ہے ہمارے نبی کا ساتھی تو ہم آپ کی اتباع کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم سے نبی کا ساتھی کون تھا انہوں نے کہا: میکائیل، حضرت عمر نے پوچھا ان دونوں کا ماجرا کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام رحمت اور بارش آنا لے رہے تھے۔ ایک دوسرے کا دشمن ہے، حضرت عمر نے کہا ان کا وہ آپ کے حضور مقیم ہو چکا ہے، یہود نے کہا: وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے قریبی فرشتے ہیں، میکائیل کی دایاں جانب ہے اور ابراہیم علیہ السلام کی بائیں جانب ہیں، اور وہ ہر ایک کی جانب ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا اگر بات کی طرح جس طرح تم کہہ رہے ہو تو پھر اور دو دو آج میں دشمن نہیں ہیں پھر حضرت عمر ان کی مجلس سے اٹھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو بلایا اور یہ بیت عرض لگانا شروع کیا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ۔ حضرت عمر نے کہا: نعمتیں ہیں، یہ نبی کے پاس تھے آپ بہت کچھ کے ساتھ معیت فرمایا میں اسی بات پر یہود سے ٹھکر کر چکی تھیں۔

ماہرینِ بربر نے قادیان، رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ہمیں یوں کیا گیا ہے کہ حضرت مرہون علیہ السلام کے پاس گئے۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا تو انہوں نے خوش آواز پڑا۔ حضرت عمرؓ فاروقؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں تمہارے پاس تمہاری محبت کی وجہ سے گھر آیا، اچھے تم سے کوئی دشمن نہیں ہے، میں تم سے کچھ سنے کے آیا ہوں۔ یہود نے آپ سے پوچھا: تمہارے نبی کا کوئی شریعت کون ہے؟ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبریل۔ انہوں نے کہا: تو جبریلؑ کیسے ہے؟ وہ فرمایا: جبریلؑ کو میرے دادوں پر مطلع کرو تا کہ وہ چاہے اور جب بھی آتا ہے جنگ اور فساد ساری کے کرتا ہے لیکن جبریلؑ اس کی تردید نہیں ہے وہ آپ آتا ہے تو شاہِ اہل اور مسلمانوں کے کرتا ہے، حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے تاکہ یہودی کاٹیں انہیں بتائیں کہ حضرت عمرؓ کے پیچھے سے پہلے یہ بیت کریمؐ میں کھائے گا اور اللہ تعالیٰ نازل ہو چکی تھی (۱)۔

امام ابن جریر نے مدنی رحمانہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حدیث طیبہ کے ہوائی علامات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمین تھمی، جس پر آپ پھڑکاتے تھے اور آپ کا راستہ یہ کہ کہ اون کے پاس سے تھا۔ جب آپ گزرتے تو یہاں کے ہوائی جاتے ان سے ہاتھ ہٹتے۔ ایک دن آپ ان کے پاس گئے تو آپ نے کہا میں جیسا کہ اس ذات کی قسم: یہ کرپو چھتا ہوں جس نے تو رات کو کسی کلمہ پر طور جنازہ کے مقام پر اتار دیا قرآنی کتاب میں محمد بن عبد اللہ کا ذکر ہوتا ہے ہوا کا ہونے کا یہاں اسم ان کا ذکر و ایسے مان لکھا ہوا ہے یہی لیکن ان کا سر بھی حیران کن ہوتا ہے وہ جو ریل سے ہوا بن کر ریل ہمارا دشمن ہے اور





ان سے قرآن اُتار اور اس پر آپ کے سر کو مضبوط کر دیا اور آپ کے دل پر اس کو مہر کر دیا اور قصہ نکال کر بھٹن بھٹن کر لے کر اور یہ قرآن پھر اُتار دیا۔ دل شدہ کتب کی آیات کی اور ان رسول کی تصدیق کرنے والے حسن کو اچھے نے مبعوث فرمایا ہے (۱)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قزویر میں اللہ سے مصلحت نکالنے پر یزید بن ابی سفيان کے قتل روایت کیا ہے فرماتے ہیں تو اہل و انکسار قرآن شہد ق کرنے والا ہے۔ وَهُذِي ذِي الْقُرْبَىٰ بِاللَّوْنِ مِثْلُ ثَمَنٍ خَالٍ نَعْنِ اس قرآن کو اہل باجاعت اور سوسن کے لئے مژد وظاہ ہے کیونکہ سوسن جب قرآن عثمانی تو اسے یاد کرتا ہے اور اسے دل میں محفوظ کرتا ہے، اس سے قطعاً تھا ہے اور اس سے اس کا دل مطمئن ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس سے جود و وفاء لیا ہے اس کا وہ شہد قی کرتا ہے۔ اس طرح وہ یقین کیا دلت کو ہر نوحی عینا دہتا ہے (2)۔

امام ابن جریر نے عید الفصحیٰ رحمہ اللہ کے طریق سے ایک قریشی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے یہود سے کہا میں تم سے اس کتاب کی حمد دے کر پوجتا ہوں جو تم پڑھتے ہو کہ کیا تم اس میں یہ پڑھتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میرے متعلق بظارت حق کہا ہے، پس رسول آئے گا جس کا نام احمد ہو گا، یہود نے کہا یقیناً ہم آپ کا ذکر اپنی کتاب میں پڑھتے ہیں لیکن ہم آپ کو اسی لئے ناپسند کرتے ہیں کہ ہم آپ اس سوال کو حلال کرتے ہیں اور خون بہاتے ہیں۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے **فَمِنْ كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مَا كَانَ رَأْيُ الْيَهُودِ وَالْنَّصَارَىٰ** (30)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، جبریل تمہارے قول عبد اللہ کی طرح ہے، جبریل کا من عبد اور مکمل کا معنی اللہ ہے۔

ابن ابی حاتم اور بیہقی نے الشعب میں، الخلیفہ نے اسحق و اسحاق میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں جبرائیل (کامفی) عبد اللہ، میکائیل (کامفی) عبید اللہ اور جبرائیم حسن میں اہل بیت و عبد اللہ کے معنی میں ہے۔ نام دہلی نے حضرت ابو خازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرائیل کا نام عبد اللہ ہے اور میکائیل کا نام عبید اللہ (۵)۔

امام ابن جریر نور ابو الشیخ نے اعلیٰ میں علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جریر اکمل کا اسم عبد اللہ اور مکمل کا اسم عبد اللہ، اس پر اعلیٰ کا مرید ان پر ہے۔ جریر جو اعلیٰ کی طرف لوٹ ہو وہ اللہ کی عبادت کرنے والی ہے (۵)۔

اور مومنین کے لئے عذر و حد و حد سے روک دیا ہے فرماتے ہیں جبرائیلؑ کا نام عبد اللہ، میکائیلؑ کا نام عبید اللہ اور فرمایا ایلان (کاسنی) اللہ ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے لَا یَزِیْدُ کُلُّ مَنٍّ فِی مَنٍّ مِّنْ رَّزَقِیْ وَفَعَلَ (توبہ: 10) فرمایا میں کاسنی سے وہ اللہ کا لانا نہیں کرتے۔

۱۷۴ ابو عبیدہ اور ابن ابی سلمہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے وہ حضرت جبرئیلؑ کو جبرائیلؑ کہتے تھے اور

نہ تھے بڑے بڑے مکتبی محدثین اور اہل دینی مند۔

اس موقع پر علامہ نے عقیدہ زمانہ سے روایت کیا کہ وہ معتبر ہیں اور مکتبہ کبیل یا مکتبہ تھے۔

اس موقع اور میں نے خبر سے حکمران زمانہ سے روایت کی ہے کہ روایت کی ہے کہ اس کا مکتبہ اور مکتبہ کا

مکتبہ اور اہل سے مراد اللہ ہے، اسراف کا مکتبہ اور مکتبہ ہے۔ مراد اللہ ہے اور اللہ

اور ہجرانی، برائے (مکتبہ) میں (مکتبہ) میں مکتبہ کے ساتھ معرفت، میں مکتبہ سے روایت کیا ہے کہ زمانے

میں رسول اللہ ﷺ نے دوسرا ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ جبرئیل بائیں کر رہے تھے۔ اچانک آسمان کا اقیق پست

نمایا۔ جبرئیل اپنے آپ کو پست کرنے لگے اور اس کے گونے گونے اور زمین کے قریب ہونے لگے۔ جس رسول اللہ ﷺ کے

سامنے یہ فرشتہ آیا۔ اس نے کہا کہ یہ مکتبہ ہے آپ کا رب آپ کو سنا کہ کتاب ہے اور حقہ بارش کی اور عبدی بنے کا اختیار

دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرئیل نے میری طرف اپنے ہاتھ سے تواضع کرتے کا اشارہ کیا تو میں جان گیا کہ وہ مجھے

نصیحت کر رہے ہیں۔ میں نے کہا میں سہی بنا جاتا ہوں۔ اور فرشتہ آسمان کی طرف بلند ہو گیا۔ میں نے پوچھا اسے جبرئیل

میں نے تجھ سے اس کے متعلق پوچھنے کا ارادہ کیا تھا مجھ میں نے میری حالت دیکھی تو تجھ سے سوال نہ کیا ہے جو جبرئیل نے یوں تھا؟

جبرئیل نے کہا یہ اس فرشتہ کا اللہ تعالیٰ نے جس دن سے اسے پیدا کیا ہے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہے اور

نظر نہیں اٹھاتا اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان میں ستر نور میں جو نور اس کے قریب ہوتا ہے چمکتا ہے۔ نور محفوظ

اس کے سامنے ہے۔ جب اللہ تعالیٰ آواز میں یا زمین میں کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو وجہ محفوظ بند ہوتی ہے۔ یہ پہلی بی بی

اٹھاتا ہے اور اس میں دیکھ لیتا ہے۔ اگر وہ کام میرے متعلق ہو تو میرے حکم کرتا ہے اور میرا نیک عمل کے حصول ہو تو اسے اس کا حکم دے

ہے اور اگر وہ کام ملک و حکومت کے متعلق ہو تو اسے حکم دیتا ہے میں نے یہ چھ جبرئیل کی بی بی ہے۔ فرمایا ہواؤں اور فکروں

پر میری بی بی ہے۔ میں نے پوچھا میرا نیک عمل کی کیا ذمہ داری ہے جبرئیل نے کہا عبادت اور بارش کی ذمہ داری میں کے پورا

ہے۔ میں نے پوچھا ملک و حکومت کا کیا کام ہے جبرئیل نے کہا وہ جو میں قطع کرتا ہے، میرا نیک عمل ہے کہ وہ قیامت کے قیام کے

ساتھ آتا ہے، جو آپ نے اس کی آمد کے وقت میری کیفیت دیکھی تھی اس کی وجہ قیامت کے قیام کا خوف تھا اور

نام طبرانی نے ضعیف سند کے ساتھ معرفت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ زمانے میں رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا یہ میں جن میں فضل ترین فرشتے کے متعلق نہ ہوں۔ اور جبرئیل ہے اور میکائیل ہے فضل کی آہم ہیں اور دونوں میں

سے افضل دن جمع ہے اور میکائیل میں سے افضل مہینہ رمضان ہے اور اتوار میں سے افضل رات لیلتہ اللہ ہے اور عورتوں

میں سے افضل عورت مہینہ بیت الحرام ہے (3)۔

امام ابن ابی حاتم اور ابوشامہ نے احادیث میں حضرت عبدالعزیز بن حمیرہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت

جبرئیل علیہ السلام کا نام ان شہداء میں خاصہ اللہ ہے۔

امام ابو نعیم نے مکتبہ میں تحریر کردہ روایت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت جبرئیل کے نبی ہمارے رب مجھے نبی نامیہ صرف بھیجتے تھے کہ میں دو کام کروں تو میں گنہگار ہو کر کھڑے ہوں کہ وہ کھوتے جنت سے نکل جاتی ہے۔

ابو النبیخ نے موسیٰ بن عمار سے روایت کی ہے کہ وہ صاف فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جبرئیل آسمانوں کا امام ہے اور اللہ تعالیٰ نے محمد بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جبرئیل صوبہ کی ہوا پر چھین ہے۔ یہی نے المعب میں ۲۱ ہجرت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو لوگوں کی دوا کی خبر دیا ہے کہ اس پر متعجب نہ ہو کہ جب مومن دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرئیل اس کی حالت کو روک سے کیونکہ میں اس کی دعا پسند کرتا ہوں اور جب کافر دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرئیل اس کی حاجت کو چور کر دے کیونکہ میں اس کی دعا کو پسند کرتا ہوں (۱)۔ انہی نبی شیعہ نے ۲۱ ہجرت میں عبد اللہ بن عبید سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جبرئیل انسانوں کی حاجت پر چھین ہے اور جب مومن اپنے رب سے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی حاجت کو روک سے کیونکہ میں اس کی دعا کی فراہمی مجھے محبوب ہے اور جب کافر سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے جبرئیل اس کی حاجت پوری کر دے میں اس کی دعا کو پسند کرتا ہوں)۔

امام بیہقی اور اصحابی نے ابن شہین میں ہمارے محمد بن عبد اللہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جبرئیل کے یہ دواؤں کی حاجت ہیں جب مومن دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرئیل میرے بندے کی حاجت کو روک سے کیونکہ میں اس سے اور اس کی آواز سے مت کر تا ہوں اور جب کافر دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرئیل میرے بندے کی حاجت کو چور کر دے میں اس کی آواز کو پسند کرتا ہوں (۲)۔

امام ابو النبیخ نے الحسن بن علی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میں تیری صورت کو دیکھوں جبرئیل نے کہا کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ جبرئیل نے کہا فلاں وقت واقعہ الفلانیہ میں آپ کو اپنی شکل دکھائیں گا۔ جبرئیل اپنے والد کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور اپنے چہروں میں سے ایک پر جیسا یا تو ان نے آسمان کے وقتی کوڑھ پہ لیا جی کہ آسمان سے کوئی نظر نہیں آتا تھا۔

امام احمد اور ابو النبیخ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبرئیل کو آخرتے ہوئے دیکھا اس نے کائنات کو چھو دیا اور اس پر سندس کالہاں تھا اور ان کے ساتھ موتی اور قوت جس سے مومنین (۳) اور ابو النبیخ نے شریک بن عبید سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان کی طرف بلند ہوئے تو جبرئیل کو اپنی اصل شکل میں دیکھا اس کی تخلیق میں اس کے پودوں پر زبردہ موتی اور قوت جس سے مومنین تھے۔ ابنا مجھے وہ مومنین ہو کہ میری آنکھوں کے سامنے سے آگئی لو اس نے اوجھانپ دیا ہے۔ میں نے پہنچے بھی جبرئیل کو مختلف صورتوں میں دیکھا تھا اور اکثر میں اسے درجہ

کبھی کی شکل میں۔ لیکن تھا تو کبھی نہیں اسے، لیکن تھا جسے کوئی شخص اپنے ساتھی کو بھائی کے بیچھے سے دیکھتا ہے۔

اسنہ خبر نے حضرت صدیق سے اور ان خبر اور قتادہ سے روایت کیا ہے اور ان کی احادیث ایک دوسرے کی احادیث میں داخل ہیں۔ خبر میں کہ وہ پرہیزگارانہ کے اچھے متوالوں سے مرصع ایک چادر ہے، اس کے اگلے راست چکڑا رہیں، اس کی پیریشانی روشن ہے، اس کا سر مضبوط طبرجان کی شکل ہے اور سر جان ایک موتی ہے گویا وہ عرف ہے اور اس کے پاؤں بیزی ہلکی ہیں۔

امام ابوالفتح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں خبر تک کے دونوں کندھوں کے درمیان پانچ سو سال حیر و قرار ہر دم سے کھانے کا نالہ مٹا ہے۔

ابوالفتح نے وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے خبر تک کی تفسیر کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا جانتا ہے کہ ان کے کندھے کے درمیان دو سو سال پرندے کے اڑنے کی مسافت ہے۔

امام ابن ہرودیس نے داکل میں عمار بن ابی القادرمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے خبر تک کی شکل میں دکھاؤ آپ ﷺ نے فرمایا تم اس کو نہیں دیکھ سکو گے، حضرت حمزہ نے عرض کی حضور! مجھے ضرور دکھائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں جاؤ۔ وہ بیٹھے تو خبر تک اس گھڑی پر اترے جو کہ پیر کا لکڑی جی تھی جس پر مشرک طواف کرتے وقت اپنے کپڑے لٹا دیتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اپنی نظر کو اٹھاؤ اور دیکھو، حمزہ نے نظریں اٹھاؤں تو خبر تک کے قدموں کو دیکھا جو سفید و زرد کی شکل تھے پس حضرت حمزہ غش کیا کر گر پڑے (۱)۔

امام ابن ابی دؤد نے الزہری میں ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے خبر تک علیہ السلام سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنی شکل دکھائے، خبر تک نے کہا آپ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ فرمایا پس تجھے اصل شکل میں دیکھ پند کرنا ہوں۔ ایک رات رسول اللہ ﷺ میرا گواہ کی طرف تشریف لے گئے، خبر تک اس جا میں رہا جس میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہنسی مٹا دی ہو گئی جب آپ نے اسے دیکھا۔ پھر آپ ﷺ کو اتفاق ہو تو خبر تک آپ کو سہارا دیے ہوئے تھے اور ایک ہاتھ آپ کے سینہ پر اور دوسرا ہاتھ کندھوں کے درمیان رکھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے مخلوق میں سے کوئی چیز اس طرح کی نہیں دیکھی۔ خبر تک نے کہا اگر آپ میری شکل کو دیکھتے تو آپ کی کیا حالت ہوتی، اس کے بارہ پر ہیں، ایک پر اس کا مشرق میں ہے اور ایک پر مغرب میں ہے اور عرض اس کے کندھے پر ہے اور کبھی وہ عظمت انبی کی وجہ سے اپنے آپ کو نیکر لیتا ہے حتیٰ کہ وہ پوشیدہ چیز کی شکل ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس کے غش کو کوئی خبر نہیں اٹھائی سوائے اللہ تعالیٰ کی عظمت کے۔

امام ابن ابی دؤد نے المعاف میں ابو جعفر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت سیدنا صدیق اکبر خبر تک کی نبی کریم ﷺ سے گفتگو کرنے سے پہلے اسے دیکھتے نہیں تھے۔

حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میں نے خبر تک کو دیکھا اور خبر تک کو کسی نے نہیں دیکھا مگر وہ اندھا ہو گیا مگر یہ کہ وہ دیکھنے والا نبی اور کچھ نہ خبری آخری میں ہوتا۔



اس سے تیری آنکھوں میں آنسو بہتے ہیں" عرض کی جب ست اللہ نے دوزخ کو پیدا کیا ہے میں کبھی نہیں بناؤں گا۔

اس نے اپنی سند میں اور ابو اسنیح نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو تکلیف سے پوچھا کہ کیا وہ ہے جس نے کبھی میکا میں رہتے ہوئے نہیں دیکھا تو انہوں نے عرض کی وہ ہے ایک چیدانی مٹی ہے میکا تک نہیں پہنچے (2)۔ امام ابو اسنیح نے عبد الرحمن بن ابی داؤد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے جو میکا کی طرف دیکھا تو وہ وہاں رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کیوں؟ اور ہے ہوا ملا کہ تمہیں علم ہے جس فطرت میں رہتا۔ جبریلؑ میکا میں نے عرض کی یا رب! میری تدبیر سے بے خوف نہیں ہیں۔ فرمایا اسی طرح دونوں نے فرمایا کیونکہ تدبیر الہی سے وہی بے خوف ہوتے جو غائب ہوتا ہے۔

امام ابو اسنیح نے ایلیث کے طریق سے خالد بن سعید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ خبر چھٹی ہے کہ سرائش آہن والوں کے لئے اذان دیتے ہیں، وودن کی بدو ساتواں اور رات کی بدو ساتواں کے لئے اذان دیتے ہیں اور ہر کھڑکی کے لئے اذان ہے، اس کی اذان کرنا توں آوازوں اور حلقوں کے مینوں کی مخلوق سنتی ہے لیکن انسان اور جن نہیں سنتے پھر بلا۔ بلا نہ رہتے آگے جڑتے ہیں اور وہ۔ اب نہی امامت کراتے ہیں۔ فرمایا میں یہ خبر چھٹی ہے کہ میکا میں میکا کی بیت المقدس میں امامت کراتے ہیں۔

تھیم ترقی نے زید بن رفیع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ میں میکا میں رہتا تھا جبکہ آپ ﷺ ہمیں مسواک فرماتے تھے، آپ ﷺ نے مسواک دینا تو جبریلؑ نے کہا مسواک نہ کرو۔ تو آپ ﷺ نے میکا میں مسواک کیا یا نہ کیا؟ اور ہے۔

امام ابو اسنیح نے نکرہ بن خالد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ خالد نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ شاکون کی مخلوق معزز ہے، آپ ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کے پاس جبریلؑ آئے تو آپ ﷺ نے کہا میں جبریلؑ سے پوچھ اسچل کرنے لگا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ پس جبریلؑ اوپر مجھے چڑھنے لگے اور بتایا کہ اللہ کی بارگاہ میں معزز ترین مخلوق جبریلؑ، میکا میں اسرافیلؑ، جبکہ اموت ہے۔ جبریلؑ جبکہ اموت اور ملک الموت اور جبریلؑ ہر دو اسے اور میکا میں بارش رسنے والا اور ہر پتہ کو کائنات والا اور ہر پتہ کو گمانے والا ہے اور ملک الموت اور جبریلؑ ہر بندہ کی روح قبض کرنے والا ہے اور اسرافیلؑ اللہ کا مینبہ اس کے اور اس کے بندوں کے ویدان۔

حضرت ابو اسنیح نے حضرت چاہد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی بارگاہ میں مغرب ترین مخلوق جبریلؑ، میکا میں اسرافیلؑ ہے، وود اللہ تعالیٰ سے چچا میں ہزار سال کی مسافت پر ہیں۔ جبریلؑ اللہ تعالیٰ کی اس جانب ہے اور میکا میں بائیں جانب ہے اور اسرافیلؑ ان دونوں کے درمیان ہے۔ ابو اسنیح نے خالد بن ابی عمران رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جبریلؑ امین اللہ کے رسولوں کی طرف اللہ کا مینبہ ہے۔ میکا میں ان کتب کو پڑھ





اور میں اس امر اٹھنے کے بعد اسے ساتھ فیصلہ کر دیں گا اور انہوں نے جبرئیل اور میکائیل کے درمیان کہا تھا۔ میکائیل وہی کہتے تھے جو اب فرشتے کہتے ہیں اور جبرئیل وہ کہتے تھے جو فرشتے کہتے ہیں۔ جبرئیل نے میکائیل سے کہا کہ تم ان کے لئے اور زمین والے اختلاف کریں گے اور اس اٹھنے سے فیصلہ کرنا کہیں گے تو وہ دونوں اپنے فیصلہ امر اٹھنے کے پاس سے گئے تو اس نے ان کے اور میں نے تقدیر کی حقیقت کے ساتھ فیصلہ کیا یعنی خبر پڑنا تھا کہ اس اب اللہ تعالیٰ کی طرف۔ اسے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اب ابو بکر ابے شک اللہ تعالیٰ اگر یہ اور اور فرما کر وہی کہی "فرمائی نہ جانی جائے تو ہمیں کو پیروی نہ کرنا" ابو بکر نے کہا اللہ اور اس کے رسول نے کچھ فرمایا (۱)۔ حاکم نے (۲) اسکا بیان اس کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ فجر کی دو رکعتیں پڑھیں تو نبی کریم ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور کھینچیں چھ میں فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ پڑھانا دیکھا ہے۔

اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَمُعْجِزَاتِ الْوَعْدِ بَيْنَ النَّاسِ

"اے اللہ! اے جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، اور معجزات کے رب! ہمیں آگ سے تیری بناء چوتہ ہوں۔ یہ دعا آپ نے تمہیں مرتب کی" (۲)۔

احمد نے لڑ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر خودی طاری ہوئی اور آپ ﷺ پہلے کاسر میری گود میں تھامیں آپ کے چہرے کو صاف کر دی تھی اور آپ کے لئے شفا کی دعا کر دی تھی۔ جب آپ ﷺ پہنچے کہ اتفاق ہوا تو فرمایا میں بلکہ میں جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے ساتھ رقی علی کا لہ سے سوال کرتا ہوں۔

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ﴿٦٠﴾ أَوْ كَلَّا

عَهْدًا وَعَهْدًا تَبَيَّنَ لَهُمْ قَوْلُنَا مِنْهُمْ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦١﴾ وَلَمَّا

جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ تَبَيَّنَ قَوْلُنَا مِنَ الَّذِينَ

أَوْثُوا الْكِتَابَ لَكُمْ تَبَيَّنَ لَهُمْ قَوْلُنَا مِنْهُمْ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٢﴾

"اور یقیناً ہم نے ان کے پاس آیتیں بے شک اور کوئی بھی انکار نہیں کر سکا ان کا بجز فرماؤں کے۔ کیا انہیں نہیں) کہ جب بھی انہوں نے وعدہ کیا تو پھر توڑ پھینکا اسے انہیں میں سے ایک گروہ نے بددلی کی اکثریت تو (سرے سے) ایمان ہی نہیں لائی۔ اور جب آیا ان کے پاس رسول اللہ کی طرف سے تصدیق کرنے والا اس کتاب کی زبان کے پاس ہے تو بھینک دیا ایک جماعت نے اٹل کتاب سے اللہ کی کتاب کو اپنی ہتھوں کے پیچھے دیکھو جانتے ہی نہیں"۔

امام ابن ابی حنیفہ، امام جبریل اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، اہل صوریہ

نے نبی کریم ﷺ سے کہا اے محمدؐ وہ اسے پاس کوئی ایسی چیز نہیں دے جو ہم جانتے ہوں۔ اور ہم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر واضح آیت (نہانی) نازل فرمائی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ الْكِتَابَ بِبَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ (نمل ۱۱)۔

امام کہ بن العسیر کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے وحی فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو یہود سے محمدؐ کو نبی کے حلقے میں داخل کیا تھا اس کا ذکر ہوا تو یہود نے کہا اللہ کی قسم ہم سے تو محمدؐ کو اللہ کے متعلق کوئی عہد نہیں کیا گیا اور کوئی وعدہ دیا گیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ فَزَلُّوا فِي مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (آل عمران ۷۷)۔

امام ابن جریر نے الضمیر کہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ الْكِتَابَ بِبَيِّنَاتٍ ہم نے آپؐ کی طرف واضح آیات نازل کیں۔ آپؐ ان آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور میں دشنام ان کو دے گا کہ تم میں سے وہی ہیں جس نے کسی انسان کے پاس کوئی کتاب نہیں پڑھی اور جو تمہارے ان کے ہاتھوں میں ہے اس کے حلقے میں بھی آپؐ ان کو خیر دیتے ہیں۔ اس میں ان کے لئے بیان اور ہدایت ہے اور ان کے خلاف جمعیت ہے اگر یہ حقیقت کو جان بیٹے (۲)۔

امام ابن جریر نے قتادہ سے ثبوتہ کا معنی نَقَضَهُ (توڑنا) روایت کیا ہے (۳)۔

امام ابن جریر نے ابن عمرؓ سے ثبوتہ کا معنی ثَبَتَهُمْ کے تحت روایت کیا ہے کہ زمین پر وہ کوئی بھی عہد کرتے تو توڑ دیتے تھے ایک دن عہد کرتے تھے اور دوسرے دن توڑ دیتے تھے۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قرأت میں نَقَضَ غُفْرٰنِيْ مِنْهُمْ ہے (۴)۔

امام ابن جریر نے مسدود رحمہ اللہ سے لَعَنَّا جَعَلْنَاهُمْ كَسُوءِ مَنْ لَعَنَ اللّٰهُ کے تحت روایت کیا ہے کہ جب محمدؐ ﷺ تشریف لے گئے تو انہوں نے آپؐ کے ساتھ توہرات کا محارفہ کیا۔ قرآن اور توہرات انہوں میں مشتعل پائے گئے تو انہوں نے توہرات کو ہمیں بیشت بھیج دیا اور اسے کتب اور ہدایت و مارت کے جلاؤ کو لے کر گیا وہ جتنے ہی نہیں کرے محمدؐ کے کتب اپنا لے کر آپؐ کی تدفین کا محمور تات میں ہے (۵)۔

وَاتَّبِعُوا مَا نَزَّلْنَا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكٍ سَلِيمٍ ۖ وَمَا كَفَرُ سَلِيمٌ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ ۖ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَائِكِينَ بِبَابٍ مَّارُوتٍ وَمَآرُوتٍ ۖ وَمَا يَكْتُمُونَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولُوا رَأَيْنَاهُ نَحْنُ وَفِتْنَةٌ ۖ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمُرَةِ وَرُوحِهِ ۖ وَمَا لَهُمْ بِصَآئِرٍ يُدْعَوْنَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا

يُضْرَبُونَ وَلَا يُنْقَذُونَ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٥٠﴾



نہیں جانتے تھے، جب حضرت سیمان کا وصال ہوا تو شیطانوں نے دو جادو باج نکالا اور اس کے ساتھ لوگوں کو دھوکا دیا اور کہا: یہ دوا ہے جو حضرت سلیمان پر پائے ہوئے تھے اور لوگ آپ سے مسخر کرتے تھے ابھی بھی کریمہ شریفہؑ نے یہ دوا اس جادو کی حقیقت کے متعلق بتایا تو دوا اس پیمانے کے گراؤٹ گئی اور اللہ نے یہودی کی جھٹ بٹ مٹ کر دیا (۱)۔

امام معمر بن مغیرہ نے تعریف و مدائخ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت سلیمان جب کسی اور شخص کو دھوکا دے دیکھتے تو پہنچتے تو کسی مرض کا علاج ہے، اور رحمت اپنے سب فوائد جان کر دیتا۔ جب آخر تو یہ کار رحمت پیدا ہوا تو آپ نے اس سے پوچھا تو کسی مرض کی؟ اس نے کہا میں تیری مسجد کو خراب کر دلاں گا۔ پس کچھ عرصہ بعد آپ کا وصال ہو گیا تو شیطانوں نے ایک کتاب لکھی اور اسے حضرت سلیمان کی جائے نماز میں رکھ دیا اور کہ ہم تم لوگوں کو اس چیز پر دھوکا دے رہے ہیں جو حضرت سلیمان کل میں لاتے تھے۔ اور چلے اور وہ کتاب کال لائے اس کتاب میں جادو اور شریک دہم تھے۔ پس اللہ نے وَاسْتَقْبَلْنَا الْمُكَلَّفِينَ عَلٰی عُلُكِبِ نَلِيْمِيْنَ وَ مَا كُنْزُ نَلِيْمِيْنَ كَقَرْيٰ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اَتٰنَا السِّعْرَ وَ مَا اَنْزَلْنٰ عَلٰی السَّكَنِيْنَ (۱) انہیں فرمائی۔ یہی سیکر کیا ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی قرأت میں دھوکا دیتی ہے۔ قریش نے انھیں اس جادو کو دیکھنے سے منع کرتے تھے کہ سات مہینے کرتے، اور وہ شخص بیکار کر دیا اور دیکھنے پر بھروسہ نہ کرتا تو وہ اس کو نکھار دیتے۔ پس اس سے نور خارج ہو جاتا کہ وہ انسان میں چھا جائے فرماتے ہیں وہ معرفت جس کے ذریعے عرفان حاصل کرتا تھا وہ نکل جاتی (۲)۔

امام ابن جریر ابن ابی شیبہ نے ابو یوسف و مدائخ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت سلیمان نے ہر جانور سے عہد لیا تھا، جب کسی شخص کو کوئی مصیبت پہنچتی تو وہ اس عہد کے واسطے سوال کرتا تو وہ جانور اس کا راستہ مجھوڑ دیتا۔ لوگوں نے اس کو جادو تصور کیا اور کہا کہ حضرت سلیمان اس پر عمل کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ نے فرمایا وَ مَا كُنْزُ نَلِيْمِيْنَ (۳)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عَنِ النَّبِيِّ كَا فِيْ مَا تَنْبِئُ (۴) روایت کیا ہے (۴)۔

امام ابن جریر نے عطاء سے عَنِ النَّبِيِّ كَا فِيْ مَا تَنْبِئُ کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہود و ان کرتے تھے (۵)۔

امام ابن جریر نے ابن جریر رحمہ اللہ سے عَنِ النَّبِيِّ كَا فِيْ مَا تَنْبِئُ کا معنی فی مملکت سلیمان کیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد حکومت میں (۶)۔

امام ابن جریر نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ یہ کلمہ یہود و ملحدان آپ کے مشورہ سے تھا اور نہ آپ کی رضا سے تھا، یہ تو ان کی چرخی جو شیطانوں نے نوکری کی تھی۔ اور سحر (جادو) کی دوا نہیں تھی۔ ایک وہ جو شیطان کھاتے تھے اور ایک وہ جو بادلوں سے روت سکھاتے تھے (۷)۔

امام ابن جریر نے سعدی رحمہ اللہ سے وَ مَا اَنْزَلْنٰ عَلٰی السَّكَنِيْنَ کے تحت روایت کیا ہے یہ ایک دوا جادو تھا جس کے

۲۔ سنن بیہقی، جلد ۲، صفحہ ۵۶۶

۱۔ تفسیر طبری، ج ۱، صفحہ ۵۱۲

۵۔ بیضا

۴۔ بیہقی، جلد ۱، صفحہ ۵۱۴

۳۔ تفسیر طبری، ج ۱، صفحہ ۵۱۶

۶۔ بیضا، جلد ۲، صفحہ ۵۱۶

۶۔ بیہقی، جلد ۱، صفحہ ۵۱۵

ذریعے لوگوں نے غیصر کیا تھا کیونکہ ان کے درمیان مباح کا کلام جس کو جب انہوں نے سیکھا تو اس کو غایا اور اس پر عمل کیا تو وہ جہاد میں گیا (۱)۔

امام ابن جریر نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک مجاہد وہ تھا جو شیا ملین سکھاتے تھے اور وہ جہاد جو فرشتے سکھاتے تھے وہ وہیں بیوی کے درمیان تفریق تھی (2)۔

ابن جریر ابن ابی الدناؤ اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَعَمَّا أَتَى عَلَى الْمَسْكُونِ کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ وہ تھا جس کے ذریعے یہاں بیوی کے درمیان تفریق ہوئی تھی (3)۔ ابن جریر ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے مذکورہ جسد کے تحت روایت کیا ہے کہ خلفہ اہل علی نے جہاد و ناز نہیں فرمایا تو۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت علی سے اس آیت کے تحت نقل کیا ہے کہ وہ فرشتے آسمان کے فرشتوں سے تھے۔  
امام ابن مردودہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع نقل کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے عبد الرحمن بن ابی ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے وَعَمَّا أَتَى عَلَى الْمَسْكُونِ ذَاوَدَ وَسَلَمَانَ۔

امام ابن ابی حاتم نے انسحاق سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں یہ اہل بابل کے دو کافر تھے۔

امام بخاری نے ابی ہریرہ میں اور ابن ابی الدناؤ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے الْمَسْكُونِ کی تفسیر میں جبرئیل و میکائیل کے نام روایت کئے ہیں۔ (پاکستان ٹرانسلیٹڈ و فارمٹڈ) یعنی اہدوت و روت لوگوں کو جہاد سکھاتے تھے۔

ابن ابی حاتم نے عسیر سے روایت کیا ہے وَعَمَّا أَتَى عَلَى الْمَسْكُونِ سے مراد یہ ہے کہ جبرئیل و میکائیل جہاد نہیں کرتے۔

پاکستان

امام ابو داؤد و ابن ابی حاتم اور ترمذی نے ابی ہریرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہاتھ کی زمین میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ ملعون جگہ ہے (4)۔

دیودری نے ابی الدناؤ میں اور ابن عباس کے نسیم بن سالم کے طریق سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (نسیم بن سالم تہم ہے) فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو باطل میں جمع فرمایا تو ان کی طرف شرقی و غربی قبیل اور بحر ہوا چلائی پس اس ہوائے سب کو باطل میں جمع کر دیا۔ پس وہ جمع ہوئے اور اس دن دیکھ رہے تھے کہ وہ کبھی لئے جمع ہوئے۔ ایک حادی کرنے والے نے ہوائی مغرب جس کے دائیں اور مشرق جس کے بائیں طرف ہے اور اس کا منہ بہت اللہ شریف کی طرف ہے اس کے لئے اہل السماء کا کلام ہے اللہ رب بن قحطان الخ کہا گیا اسے عرب بن قحطان بن ہود تو وہ ہے جس سب سے پہلے اس نے عربی میں کلام کیا۔ اس طرح خدا کرتے والا خدا کرتا رہا کہ جس نے یہ کام کیا ہے اس کے لئے یہ







مذہب جو جنت لکھا ہے اور اطمینان کرتا ہے اس کو آپ نبیوں پر اہلکار ہے جس میں انہوں نے فرمایا یہ نبی اسرار تکل میں ہر گاہ عورت  
حق میں فرشتوں کا واسطیٰ اور اس کی وجہ سے سزا ملی (۱)۔

مسیحی نے شیبہ ایمان میں موسیٰ بن میریمن موسیٰ بن عتبہ بن سالم بن ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ فرشتوں نے دنیا پر چھ لاکھ تو انیسوں نے اولاد آدم کو دیکھا کہ وہ باغ میں اٹھ کر رہے ہیں اور فرشتوں  
نے کہا یا رب یہ لوگ کتنے نادان ہیں۔ یہ حیرتی عظمت کو کس تو کم جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم انکی جگہ ہو تو تم بھی  
میری مانند رہتے۔ فرشتوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیری پاک بیان  
کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اپنے میں سے دو فرشتے منتخب کرو تو انہوں نے ہاروت و ماروت کا چناؤ کیا پھر روز میں  
اترے تو ان میں ازناؤں پیشی شہوت رکھی مگر ان کے لئے ایک عورت پیش کی گئی تو وہ نہ بچ سکے حتیٰ کہ معصیت میں مبتلا ہو  
گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب تم عذاب دینا اور عذاب آخرت میں ایک کا چناؤ کرو۔ ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا تو  
کون سا پسند کرتا ہے؟ دوسرے نے کہا عذاب دنیا ظم ہونے والا ہے اور عذاب آخرت میٹھ رہنے والا ہے۔ پس دونوں نے  
عذاب دنیا کو اختیار کیا، مگر دوسرے فرشتے ہیں جن کا ذکر قرآن نے ﴿وَمَا أُنْزِلُ عَلَى السَّلَاطِينِ﴾ املایہ میں کیا ہے (۲)۔

اختر بن یزید و یزید بن حمید ابن ابی الدنیا نے انھوں بات میں ابن جریر اور ابوالفتح نے اعظمہ میں اور حاکم نے حضرت  
علی بن ابی نسیب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ زہر دھسے عرب زہر دیکھتے ہیں اور کئی انہیں کہتے ہیں۔ میں اس کی حقیقت  
بیان کرنا چاہتا ہوں۔ دو فرشتے تھے جو لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے۔ ان کے پاس زہر دھنی عورت آئی تو ان میں سے  
بہر ایک نے دوسرے کو بتایا بغیر اس عورت سے مطلب برادری کا ارادہ کیا۔ ایک نے دوسرے سے کہا میرے بھائی  
میرے دل میں ایک خیال ہے جو میں حیرت سے نہ کر سکتا چاہتا ہوں۔ دوسرے نے کہا تاؤ شاید میرے دل میں بھی ایسی  
خیال ہو۔ پس وہ دونوں اس عورت سے مطلب برادری کے معاملہ میں متفق ہو گئے زہر دھنی عورت نے ان سے کہا کیا تم مجھے اس  
ام کے بارے میں نہیں بتاؤ گے جس کے ذریعے تم اوپر جاتے ہو اور نیچے اترتے ہو۔ فرشتوں نے کہا وہ اللہ کا اسم اعظم ہے۔  
عورت نے کہا میں تمہیں اس کے اوپر قدرت نہیں۔ اس کی بھی کرم مجھے وہ اسم اعظم سکھا دو۔ ایک نے دوسرے سے کہا اس کو وہ  
سکھا دے۔ دوسرے نے کہا کیسے سکھاؤں اللہ کا عذاب ہو سخت ہے۔ پہلے نے کہا ہم اللہ کی رحمت کی وسعت سے امید رکھتے  
ہیں۔ پس اس نے وہ سکھا دیا تو اس نے وہ اسم اعظم پڑھا اور آسمان کی طرف اڑ گئی آسمان میں اس کے چہ منہ کی وجہ سے ایک  
فرشتہ آسمان میں خوفزدہ ہوا۔ پس اس نے اپنا سر جھکا دیا اور اب تک نہیں بٹھا اور اللہ نے اس عورت کو ستارہ چاند (۳)۔

ابو سلمہ بن داود اور ابن مردودہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ  
تعالیٰ لعنت کرے زہر پر جو لوگ پید ہوئے جس نے ہاروت و ماروت دو فرشتوں کو جنت میں مبتلا کیا (۴)۔

۱۔ صحیح مسلم بن مسعود جلد ۱ صفحہ 583 2۔ شیبہ ایمان جلد ۱ صفحہ 181 3۔ رقم الحديث 163 مطبوعہ دارکتب العلمیہ بیروت

4۔ تفسیر طبری جلد ۱ صفحہ 575 5۔ کنز العمال جلد ۱ صفحہ 743 6۔ مجمع مکتبہ بقرات

امام عبد اللہ رحمہ اللہ نے ابراہیم بن محمد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ہر ایک قوم کی عورتوں نے نبی اپنی قوم میں اپنے مقتدر پر ہاتھ قائم ہے اور یہ روایت کچھ نہیں ہے۔ (۱)

۱۔ محمد ادراتی در محمد بن حمید نے حضرت اسی عباسی شہنشاہ کو جو بہت دولت کیا ہے فرماتے ہیں کہ حکومت اس کی وجہ سے دوسرے فتنے میں مبتلا رہے دوسری کئی تھی اور یہ سب بڑا ہتھیار ہے۔ (۱۲)۔

[illegible]

حاکم نے معین بن حیران کی اس عمر کے طریقے سے روایت کی۔ یہ کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما الحرام سترہ کو دیکھنے کے بعد فرماتے یا وہ طبع ہو چکا ہے اسے خوش آمدید ہو۔ پھر فرماتے فرشتوں میں سے وہ اتر گئے، درود و مبارکات نے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کے کمال کیا۔ جس دور میں زمین پر تھے۔ وہ لوگوں کے حالات کے فیصلے کرتے تھے۔ جب شام ہو جاتی تو وہ چھوڑتے بیٹھے ہوتا۔ اس کی طرف بلند ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ایک عین صورت کی سمیت میں گرفتار کر دیا۔ اور ان میں شہوت پیدا فرمادی۔ پہلے تو وہ اس سے دور رہے وہاں خرواہی کے پیادے سے مجبور ہو گئے۔ وہ اس کو پھسلاتے رہے۔ نئی کرائے کے ان سے مقرر وقت کا وعدہ کر دیا۔ وہ اپنے وقت مقرر پر پہنچے تو اس نے کہا مجھے وہ حالت سمجھنا جس کی وجہ سے تم اپنا چڑھ جاتے ہو، یہاں فیوں نے تم کو اہم و غم سمجھا دیا۔ اس نے وہاں صبح ہوا اور اپنا چڑھ گئی۔ اور صبح کو کوئی فی صبح کہ تم اسے سترہ کی شکل میں دیکھ رہے ہو، سترہ فرشتوں نے یہ وہاں اہم و غم پر چھائی۔ انسان کی صرف یہ چڑھ سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو یہ بھیج کہ عذاب آتے مڑ جاؤ تمہیں دے گا۔ تم عذاب دینا چاہو تو قیامت تک تمہیں دے گا۔ ایک فرشتہ نے ہوس کے کوششوں، یا کہ ہمدانی نے عذاب کو اٹھائی اختیار کریں گے جس ان دونوں کو قیامت تک عذاب ہو رہے گا (حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے) (۱۱۰)

اوم احمد بنی حاتم نے مجھ کو نہ دیکھا ہے نہ بہت کیا ہے فرماتے ہیں میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پانچ ایک مفرس کا زمانہ جب رات ہوئی تو آپ نے اپنے بڑے کے کہلا کر مجھ کو اس دن در طلوع سورج کے زمانہ کا طوطا ہوا تاکہ نہ ہو۔

نہ ہوا، دودھ نہ رکھے یہ ذرا شہنشاہ اور نہ کے وہی صورت ہے۔ فرشتوں کے یہ حق و امان ان کے قرب کی کیسے مجھڑات ہے۔ یہ دنیا کی زبان کرتے ہیں۔ اور جوئی محراب سے تھا کرتے ہیں اور زمین میں نہاد یہ جلاتے ہیں۔ یہ نقیضانے فرما رہا ہیں نے اپنے بدوں کی شہوت میں دنگا کیا ہے کہ جس میں بھی شہوات میں دنگا کرتا تو ہم بھی یہ ہی کرتے ہیں۔ اوکرتے ہیں۔ فرشتوں نے کہا کہ کیا یہ کرتے کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جہاں ہے جس سے وہ فرشتوں کا انتخاب کر رہا فرشتوں نے ہار دے اور ہار دے کا انتخاب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہاروں کو زمین پر اتارنے والا ہوں اور تم سے یہ عہد لیجئے کہ وہاں کے کفر و شرک نہ کرو۔ نہ کھانا کھانا اور نہ حیوان نہ کھانا۔ وہ زمین پر اتارے گا۔ زمین پر شہوات ڈال دیا۔ یعنی زمین پر ان کے پاس ایک خوبصورت نکل میں پیش ہوئی تو انہوں نے اس سے مطلب ہر اس کو رادہ کیا۔ اس محراب سے کہا میں ایک ایسے دین پر ہوں کہ جب تک کوئی میرے دین کا بیج نہ دے وہ نہ میرے پاس نہیں آ سکتا۔ انہوں نے پوچھا تو دین کیا ہے۔ اس نے کہا اس پرست (مکعبہ)۔ فرشتوں نے کہا کیا ہم شریک کریں اس کا تو وہ تو انہیں کہہ سکتے تھے وہ ان سے اور دین جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ یہ ایک دن ساتتہ آئی تو انہوں نے خود شہوات کو چھوڑ دیا۔ وہاں اس صورت سے کہا میں ایک خداوند ہے اور میں بایستہ کرتی ہوں کہ وہ میرے اس فعل پر آؤ۔ وہ اور اسے شرمندہ کر۔ صرف ایک صورت میں تم اپنی خواہش پوری کر سکتے ہو۔ جب تم میرے دین کا ورنہ ہاں کرنا۔ اور یہ شریک بھی ہے کہ اگر تم مجھے بھی دے گا۔ ان کی طرف لے ہاؤ گے۔ تو میں تمہاری خواہش کو پورا کر سکتی ہوں۔ فرشتوں نے (محبت سے مظلوم کو کرنا) کہ جس سے ہاں اتر رہا۔ اور چاہئے تھے وہ مطلب اس سے پورا کر کے پھر وہاں سے انہوں کی طرف سے گئے۔ جب یہ انہوں فرشتے آج کل تک پہنچ گئے تو وہ ان سے کہہ دیا کہ تمہاری گئی اور ان کے ہاں۔ یہ نے ملے پھر یہ دونوں فرشتے ذرت سے اور زمین کی فانی کر گئے۔ وہ ان سے کہہ دیا کہ تمہاری زمین پر گر رہا ہے۔

زمین میں ایک نئی فتح ہو، دعوے کے دو مردان دعا کو تیار کر رہے ہیں۔ یہ دعا کو تیار کرنے کی دعا قبول ہو چکی، اس نے فرشتوں کے یہ تمام افراتفرات نئی کے پاس چھوڑ دیے۔ اس نے ٹرٹا کر کے ۱۰۰۰ روپے لئے تو پھر تو قبولیت کی درخواست کر کے (تو وہ سزا ہے کام نہ ہوئے) اور دونوں اس نئی کے پاس حاضر ہوئے (اپنا نام پھاڑ کر) کہ تو اس نئی نے کہا اسی زمین میں اس اسم کے لئے کیا دعا طلب کریں؟ فرشتوں نے کہا ہم تمہاری اس دعا کے لئے میں اس نئی نے فرمایا تم جہد کے دن آجاء، وہ جہد کے دن آئے تو اس نئی نے ارٹا اور فرمایا تمہارے تحقق دعا قبول نہیں ہوئی، اس لئے کہ وہ جہد کو پھرا، اور آئندہ جہد آئے تو اس نئی نے فرمایا تمہیں اختیار دیا گیا ہے اپنے میں معافی اور آخرت کا حجاب غلبہ کر لیا اور اگر یہ ہو تو دنیا کا حجاب پسند کر لیا اور تم تیار سے کہہ رہے تھے اسی کے مطابق ہو گئے۔ ایک نے کہا دنیا کا تھوڑا سا عرصہ گزارا، دوسرے نے کہا اس میں فیصلے میں نے تیری بات، ملی تھی اب تو یہی بات مان لے، اور عذاب کو اختیار دے، والا یہ وہ اس عذاب کی صورت نہیں ہے جو دیتی رہتے والا ہے۔ اس نے کہا ہم تو اس کے روز قہر الہی کے فیصلے کے مطابق ہوں گے۔ مجھے ڈرتے کہ وہ ہمیں عذاب دے۔ دوسرے نے کہا میں اس میں رہتا ہوں کہ اسے خالی جانتا ہوں کہ اسم نے آخرت کے عذاب کے خوف کی وجہ سے دنیا کے عذاب کو اختیار کیا ہے اور دونوں عذاب میں سے کسی کو چاہئے گا۔

فرماتے ہیں انہوں نے دنیا کا مذاق اختیار کیا، پس وہ دونوں فرشتے لوہے کی چڑیوں میں جکڑ کر آگ سے بھرتے ہوئے پرانے کن کن میں اگلے لٹکا گئے ہیں۔ ان کثیر کہتے ہیں اس روایت کی سند صحیحہ ہے یہ روایت معاویہ بن صالح رضی اللہ عنہ کی سند سے زیادہ ثابت اور صحیح ہے۔

امام ابن ابراہیم رحمہ اللہ نے ابن ابی حاتم، حاکم (انہوں نے اسے صحیح بھی کہا ہے) اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب لوگوں سے معافی اور کفر کا ارتکاب ہوا تو آسمان میں فرشتوں نے کہا اے عالم کسے رب تو نے انہیں اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے بھیجا تھا یہ تو ان گناہوں میں پر گئے ہیں اور کفر پر سوار ہو گئے ہیں، انہوں نے کفر، حرام خوردی، زنا، چوری، شراب، چارن کا شغل، بن گیا ہے، فرشتے لوگوں کے خلاف بددعا کرتے اور انہیں معذرت نہ سمجھتے، کہا تمنا کہ وہ غیب میں ہے پس تم ان کو ملامت نہ کرو۔ فرشتوں سے کہا تمنا تم اپنے میں سے افضل ترین فرشتوں کا انتخاب کرو، میں انہیں احکام دوس دیا اور انہیں چند چیزوں سے منع کروں گا۔ فرشتوں نے ہدایت و ہدایت کا انتخاب کیا۔ پس وہ دونوں زمین پر اترے اللہ تعالیٰ نے ان میں بنی آدم جیسی شکوت رکھ دی۔ اور انہیں حکم دیا کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں، نیز انہیں فکر کرنے، حرام میل کھانے، زنا کرنے، شراب پینے سے منع فرمایا، کچھ عرصہ وہ فرشتے زمین پر لوگوں کے معاملات کا حق کے ساتھ فیصلہ کرتے رہے۔ یہ حضرت اور میں علیہ السلام کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ میں ایک عورت تھی جس کا حسن عورتوں میں ایسا تھا میرا نہ ہر حمار و حسن دوسرے حماروں میں ہے، وہ دونوں فرشتے اس عورت کے پاس آئے اور اس کی محبت میں گرفتار ہو کر ان کی ہر بات مانا گئے اور انہوں نے اس سے مطلب بڑائی کا اظہار کیا تو اس نے انکار کیا مگر اس عورت میں جب وہ اس کے دین کو قبول کریں۔ فرشتوں نے اس سے اس کا دین چوچھا تو اس نے ایک بت بزرگ نکالا اور کہا میں اس کی عبادت کرتی ہوں، فرشتوں نے کہا ہمیں اس کی عبادت کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ دونوں واپس چلے گئے، کچھ عرصہ گزرا تو پھر وہ دونوں اس عورت کے پاس آئے اور اپنے نفس کا رنہ ظاہر کیا، عورت نے پھر پہلے کی طرح کہا، وہ واپس چلے گئے، کچھ وقت بعد لوٹ کر آئے اور اپنی خواہش نفس کا اظہار کیا۔ جب عورت نے دیکھا کہ یہ بت کی عبادت سے تو افکار ہی ہیں تو اس نے کہا تمہارا کاموں میں سے ایک کہ وہ تو میں تمہاری خواہش کو پورا کروں گی یا تو تم اس بت کی عبادت کرو یا اس نفس کو قتل کر دو یا یہ شراب پی لو۔ انہوں نے کہا یہ تینوں کام مہال ہیں جس میں شراب ان میں سے آسان ہے۔ انہوں نے شراب پی پھر اسی عورت سے اپنی خواہش کو پورا کیا پھر انہیں اندیشہ ہوا کہ یہ نفس لوگوں کو ہمارے فعل کی خبر نہ دے دے، انہوں نے اسے کئی نقل کر دی۔ جب انہو کو معلوم ہوا کہ ہم ایسی خطا کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ انہوں نے آسمان کی طرف چڑھنے کا ارادہ کیا تو وہ اوپر نہ جا سکے اس وقت فرشتوں پر ان کا راز نکلا تو فرشتوں نے ان کے کتوت دیکھ کر ہوا جب کیا۔ پس فرشتوں کو معلوم ہوا کہ جو عیب میں رہتا ہے اس میں نصیحت کم ہوتی ہے، اس کے بعد سے فرشتے زمین والوں کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اسی کے متعلق یہ ارشاد ہے: **وَاللّٰهُ لَیْسَ بِخَبَرَ تَابِعْتُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ لَیْسَ لَیْلَا لَیْلَا تَعْلَمُونَ** (الشوری: ۵۲) اور ملائکہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں، ہر اس کے لئے جو زمین میں ہے۔

۱۔ میں فرشتوں کو بلا کر عذاب دینا یہ عذاب آخرت کو نہ پہنچا دے گا۔ ان لوگوں سے کہی کہ ان کو عذاب آخرت ہوتا ہے اور یہ ہے جہنم عذاب آخرت کی سزا نہیں ہے۔ یہی ان لوگوں نے دیا کہ عذاب انتہیہ کیا ہے ان لوگوں فرشتوں کو بلا کر عذاب بھی عذاب ہو رہا ہے۔

[illegible][illegible]

(۱) شعبہ: تاریخ، جامعہ اسلامیہ، کراچی، (۲) (۱۹۹۹)ء، طبع، دارالکتب العلمیہ، چار شاہ (لاہور)۔

حضرات مہر فرماں مہر دہان جریہ و روانہ و نہ روئے اللہ نے نبی کے حریف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ  
درجہ اللہ کے سب سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ مائتہ میں سے اور ششے زمین چارہ سے گئے تاکہ وہ لوگوں کے  
درمیان بٹھالے کریں۔ تاکہ وہ یہ بھی کہہ سکیں کہ انہوں نے حکام کا حق لیا۔ تھے جس کی صورت ان دو فرشتوں کے پس  
اپنا مقدمہ لے گئی تو وہ اس کی وجہ سے خوف زدہ ہوئے پھر وہ آسمان کی طرف بڑھ گئے۔ پس بالآخر ان کے آسمان کی طرف  
بلند ہونے کے درمیان اسی صورت کا مسئلہ آئے آگیا۔ (یہ بزم کرچے) تو انھیں مذاب دیا اور عذاب آخرت کے درمیان  
بٹھالے دیے گئے۔ تو انہوں نے مذاب (یہ کو اٹھ کر دیکھ)۔

اسرار حیرت منور نے تصدیق دہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں کبھی ہر مسالہ کے ساتھ تھا اور۔۔۔ سے ہاں سے  
نیک قریش کا آئی کر اور احکام سے آئے۔ جو تو نے اپنے باپ سے سنا ہے اور وہ اسے سنا ہے چاہ کر۔ اس نے یوں کیا کہ  
میرے باپ نے مجھے بتایا کہ کمال کے جب انسانوں کے اعمال کو دیکھا اور ان کے برے اعمال کو دیکھا انسانوں کا کوئی  
عمل فرشتوں سے پوشیدہ نہ تھا اور وہ فرشتے ایک دوسرے کو کہنے گئے کہ انہوں کو دیکھو، یا ایسے ایسے برے اعمال کہتے ہیں اور  
یہ اللہ تعالیٰ یہ کتنی جرات کرتے ہیں فرشتے انسانوں کے محبوب بیان کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ جو تم کو انسانوں  
کے بارے میں کہتے ہو میں وہیں رہا ہوں۔ تم دو فرشتوں کا انتخاب کرو دو فرشتے زمین پر اتارے جائیں گے وہ ان میں  
قبولے رکھیں جس کی تمہاری مرضی میں سے تو فرشتوں نے ہدایت و امداد کا انتخاب کیا اور کہا کہ رب ہم میں ان جیسا  
شریف انسان کوئی نہیں ہے بلکہ ان کو زمین پر اتارا گیا اور ان میں انسان جیسی شہوت رکھی گئی، وہ ہر وقت وہ ایک عورت کی شکل  
میں پیش کی گئی، جب انہوں نے اس عورت کو دیکھا تو پیار و مہلتا رہا۔ کافروں اور فتنوں پر شہوت چھا گئی۔ جب انہوں نے  
آسمان کی طرف اڑے گا تو ان کو یہ کہنا ہوگا کہ وہاں نہ کر سکتے۔ پھر ان کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا تم نے یہ کیا کیا؟ یا ہے؟ ان کا جواب  
کی طرف سے ہوا کہ ہم پر تمہارا عذاب دیا گیا عذاب آخرت اختیار کرنے کو کہہ گیا۔ ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا، تمہارا کیا خیال ہے۔  
انہوں نے کہا میرا خیال تو یہ ہے کہ مجھے دنیا کا عذاب دیا جائے تاکہ میں اپنے نزدیک ہر رب فرشتہ دنیا میں عذاب کا ملنا آخرت کے ایک لمحہ  
عذاب سے آسمان ہے۔ پس وہ دونوں فرشتوں میں بانٹ کر اپنے کھانے لگائے گئے ہیں اور انہوں نے اس میں ڈالے گئے  
میں (2)۔ امام ابن جریر نے حضرت انس بن مالک سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان کو فرشتوں کی  
خبر نہ تھا تو انہوں نے انسانوں کے خیال، نیچے، نیوں نے انسانوں کی خطاؤں کو دیکھا تو کہنے لگے یا رب یہ انسان جس کو تو  
نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا ہے اور اس کو کھڑا کر دیا ہے اور ہر چیز کے اسم سکھائے ہیں یہ برا ہی کرتے ہیں۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم بھی ان کی جگہ ہوتے تو تم بھی ایسا ہی کرتے۔ فرشتوں نے کہا سبحانہ۔ ہم ایسا نہ کرتے۔ انہیں  
ضمیمہ کیا کہ فرشتوں کا انتخاب کرو جنہیں زمین پر اتار دیا گئے گا فرشتوں نے ہدایت و امداد کا انتخاب کیا اور انہیں زمین پر اتار  
دیا اور ان کے سنے زمین میں ہر چیز حلال کی گئی لیکن یہ کہا تھا کہ شرک نہ کرنا، چرنی نہ کرنا، زنا نہ کرنا اور شراب نہ پینا اور کھنکھ

اے شخص کوکل نہ کرنا جس کا کل نہ لفظ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے ساتھ۔ ان کے سامنے ایک عورت پیش کی جی جیسے نصف شہین رہ گیا تھا، اس کا کام یہ تھا کہ۔ انہوں نے اس عورت کو دیکھا تو اس سے مطلب براری کا پروگرام بنایا۔ عورت نے کہا یہ امر ممکن نہیں جب تک کہ تم اللہ کا شریک نہ ٹھہرو، شراب نہ پیو اور ایک شخص کوکل نہ کرو اور اس بات کو سمجھو کہ فرشتوں نے کہ ہم خدا کا کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا، دوبارہ اس عورت کے پاس جا۔ اس عورت نے کہ جب تک تم شراب نہیں پیو گے کام نہیں ہے گا۔ انہوں نے شراب پی مارا نہ شہین دھت ۱۱ گئے۔ ان کے پاس ایک سرکل آیا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ جب ان فرشتوں سے یہ سب کچھ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے لئے آسمان کو کھولا تو انہوں نے کہا سبحانک! تعزیر دو جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یسماں میں دو اونٹنی طرف وحی بھیجی کہ انکس عذاب دینا اور عذاب آخرت میں اختیار ہے تو انہوں نے عذاب دینا کو اختیار کیا۔ تو ان کے پاؤں سے گزروں تک پڑ پال ڈالی گئیں جس طرح اونٹوں کی ٹہریوں میں ڈالی جاتی ہیں اور انکس باطن میں سے براہی نکلے (۱۲)

۱۔ امام ابن ابی الدنیائے ۳م الدنیا میں اور تنکلی نے الشعب میں حضرت ابو اور ابو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے بچو، روٹ و داروت سے بھی زیادہ مکرر کن ہے (۲)۔

انجیل نے مالک جن اہل توحید کے لئے اللہ عز و جل کی روایت میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا ہے جو اسے بھائی مسمیٰ نے فرمایا ہے اور ان کے گرد دنیا سے چھ سو سبھی مسکونہ کر کے اللہ کی قسم یہ ہزاروں ہزاروں سے زیادہ سکون ہے۔ اور جان لو کہ دنیا میں پھر نے والی ہے اور آخرت آنے والی ہے، ان میں سے ہر ایک کے لئے عین جہنم آخرت کے لئے بنو، دنیا کے لئے بنو۔ آج عمل کا موقع ہے اور حساب نہیں ہے بلکہ حساب ہوگا عمل کا سلسلہ ختم ہو چکا ہوگا۔

تھیں۔ مگر ان کے لئے وہ اور اصول بھی وضع کرنا پڑا۔ ہر انسان کو اس سے روکنا تھا کہ وہ اسے فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَبِّانَا سَبَّحْهُم بِحَمْدِ اللَّهِ ذَاتِ الْكِبَرِ كَيْ تَبْجَلَ قُدْرَتُهُمْ لَمْ يَمْحُكْ جَالَانِ كَيْ يَذْهَبَ دَلِيلُهُمْ زَيْدٌ وَمَكْرُكُ بْنُ سَبَّحَ (3)

عام ایکن جریر نے اس طرح دس احکام روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب انہوں نے سے تیار ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا انکار صادر ہوا تو فرشتوں نے آسمان میں کہا اب اس پر لمبے کدب اتارنے انسانوں کو اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے پید کیا ہے اور یہ کفر پر سزا ہو گئے ہیں جانوں کو نکلنے کر رہے ہیں حرام، حلال، حلال ہے ہیں اجیری، ازنا، شراب نوشی ان کا معمول بن گیا ہے۔ انہوں نے انسانوں کے لئے بد عاقبتی اور ان کو معذور نہیں سمجھتے تھے۔ فرشتوں سے کہا گیا کہ یہ غیب میں ہیں۔ انہوں نے انسانوں کا عذر قبول نہ کیا۔ فرشتوں سے کہا گیا کہ تم اپنے میں سے دو فرشتوں کا انتخاب کرو وہ میں انہیں اپنے احکاموں کا اور حکما ہوں سے انہیں منع کروں گا۔ فرشتوں نے ہدایت و باروت کا چٹاؤ کیا، انہیں زمین پر اتارا، مینا اور ان میں نئی امرائیں کی شہادت رکھی اور انہیں حکم دیا گیا کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بنو اور کسی کو کسی حرام شے کو حلال نہ کرنا۔

تھا، چہ دینی اور زمانہ کا کاروبار شراب نہ چوہہ رہتا۔ کچھ اور حدیثیں یہ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرتے رہے اور یہ حضرت اور رئیس علیہ السلام کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ میں ایک عورت تھی جس کا حسن لوگوں میں اس طرح تھا جیسے نواب میں زہر و کامسن ہے۔ اس نے اس سے میل جول سے نکال دیا تو وہ دو دنوں اس کی ہر بات کے سامنے جھک گئے اور اس سے مطلب بڑائی کا ارادہ کیا اس نے کہا یہ کس کو ملے گی کہ تم میرے دین کو اختیار کرو، انہوں نے اس کے دین کے متعلق پوچھا تو اس نے ایک بت کو پڑایا اور کہا میں اس کی عبادت کرتی ہوں۔ انہوں نے کہا ہمیں اس بت کی عبادت کی ضرورت نہیں۔ وہ چلے گئی اور پھر عرصہ اپنے غم پر ضبط کرتے رہے پھر اس کے پاس آئے اور اس کی باتوں کے سامنے سر تعظیم فرمایا، یہ وہ مطلب بڑائی کا ارادہ کیا، عورت نے کہا یہ ممکن نہیں جب تک تم میری اختیار نہ کرو۔ انہوں نے کہا ہمیں اس بت کی پوجا کرنے کی حاجت نہیں ہے، جب اس عورت نے دیکھا کہ یہ بت کی عبادت تو نہیں کرتے۔ اس نے کہا تم، وہ تو اس میں سے ایک کو اختیار کر لو یا تو بت کی عبادت کرو، یا ایک شخص کو یا یہ شراب پی لو، انہوں نے کہا یہ تینوں کام ٹھیک نہیں ہیں لیکن ان میں سے شراب پینا قدر سے آسان ہے۔ اس نے انہیں شراب پی، جب وہ ہوش ہو گئے تو انہوں نے اس عورت کے ساتھ بدکاری کی، پھر ان کے پاس سے ایک شخص کو لے گیا جس نے بدکاری میں مشغول تھے تو انہوں نے اسے بھی قتل کر دیا تاکہ کہیں راز فاش نہ کر دے۔ جب لشکر اتر آیا تو انہیں معلوم ہوا کہ اس سے کیا کیا ضرر ہو گیا۔ جب انہوں نے اس کو پوچھا تو وہ نے چڑھ کر دیکھا کہ وہ اس کے در بیان اور آسمان کے فرشتوں کے درمیان ہے، یہ وہ اللہ کو فرشتوں کو ان کے کثرت معلوم ہوئے اور پہچان گئے کہ جو غائب ہوتا ہے اس میں خفیہ کچھ ہوتی ہے، اس کے بعد وہ اہل زمین کے لئے قویہ کرنے لگے۔ جب ان فرشتوں سے فرم سرزد ہو گیا تو انہیں ہر اس اختیار دی گئی کہ دنیا کا عذاب یا آسمان کا عذاب۔ انہوں نے کہا عذاب دینا ختم ہونے والا ہے، وہ عذاب آخرت ختم ہونے والا نہیں ہے، اس لئے انہوں نے دنیا کا عذاب اختیار کیا، انہیں پانچاں میں عذاب دیا گیا اور ۱۔

۱۔ وہ اس اپنی حالت و کسم اور سختی نے اُنہی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، فرمائی ہیں میرے پاس ایک عورت دوسرے الجھڑا ہے آئی دو آپ شہید بن گئے، صبا کے نور اللہ آپ سے پانچوں کے متعلق پوچھنے کے لئے آئی تھی جس پر اس نے غصہ نہیں کیا تھا۔ اس عورت نے بتایا کہ میرا خاوند مجھ سے غائب ہو گیا تھا، میرے پاس ایک بڑھیا آئی تو میں نے اس سے شکایت کی۔ اس بڑھیا نے کہا اگر تو ایک کام کرے تو میں تجھے کہوں، میں اس کو ایسا کر دوں گی کہ وہ میرے پاس آ جائے گا۔ جب رات ہوئی تو وہ میرے پاس دوسرے دھکے سے کرا آئی، ایک بڑھیا ہوتی اور دوسرے پر میں سو رہتی، کچھ وقت گزر کر کم ہوا اہل بھگت گئیں۔ میں نے سوئی، دیکھے ہر اگلے دھکے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا تو کیسے آئی ہے؟ میں نے کہا میں جاوے بیٹھنے آئی ہوں، انہوں نے کہا ہم خیر کی آزمائش ہیں تو کفر نہ کر اور وہ پس لٹ جا۔ میں نے اصرار کیا، اور کہا کہ میں اب بھی نہیں چاؤں گی۔ انہوں نے کہا اس خود کی طرف جا اور اس میں چوٹا ہے کہ میرے پاس آنا۔ میں گئی تو میرے ہنسنے پر کچھ خارجی تھی اور مجھ پر خوف طاری تھا، میں بات کران کے پاس آئی تو میں نے کہہ کر حرم میں کہہ دیا تو وہ اہل بھگتوں نے



پوچھ کیا تو نے کچھ دیکھا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے تو کونہیں دیکھا فرشتوں نے کہا تو نے جھوٹ بولا ہے تو نے کہا، میں نے کبے کے مطابق عمل نہیں کیا تھا واپس چلی جا اور کفر نہ کرو ابھی، بن کے معاملہ پر ہے۔ میں نے صراحت کیا تو انہوں نے کہا جا اور اس نور میں بیٹھ کر کہ میں تجھے پیشاب کیا۔ میں نے تو کھانا یہ شہسوار ہے جس نے لوہے کے ساتھ اپنے منہ کو لپیٹے ہوئے ہے۔ وہ مجھ سے باہر نکلا جاتا کہ وہ آسمان پر چڑھ گیا اور مجھ سے غائب ہو گیا۔ میں دائیں ان فرشتوں کے پاس آئی اور میں نے کہا میں نے کرا دیا ہے جو تم نے کہا تھا۔ انہوں نے پوچھا پھر کیا دیکھا؟ میں نے کہا کہ میں نے شہسوار دیکھا جو لوہے کے ساتھ اپنا چہرہ ڈھانپے ہوئے تھا، مجھ سے مارنے ہوا تھا۔ پھر آسمان پر چڑھ گیا تھا اور مجھ سے غائب ہو گیا تھا۔ انہوں نے کہا تو نے اب کچھ کہا ہے۔ یہ تو ایمان تھا جو تجھ سے نکل گیا۔ میں نے اس عورت کو کہ اللہ کی قسم مجھے تو کوئی چیز معلوم نہیں ہوئی اور نہ انہوں نے مجھے کوئی بات کہی ہے۔ اس بوجھ غم و غمت نے بنا کر تو معلوم کرنا چاہتی ہے تو یہ ممکن ہے اور اس کو جو دے۔ پھر مجھے کہا گیا اس کی دیکھ بھال کر۔ پھر مجھے کہا گیا اس کو کانا دے تو میں نے کانا دی۔ پھر مجھے کہا گیا اسے صاف کر۔ میں نے صاف کر دی۔ پھر مجھے کہا گیا کہ اسے خشک کر تو میں نے اسے خشک کیا۔ پھر مجھے کہا گیا کہ اس کو بھی ڈال تو میں نے پیسہ۔ پھر کہا گیا اس کی روٹی پکا تو میں نے روٹی پکائی، جب میں نے دیکھا کہ میں کوئی چیز افغانی ہوں وہ چیز میرے ہاتھ سے گر جاتی ہے۔ پھر مجھے بہت شرمندگی ہوئی اسے ام المؤمنین خدائے قسم پہلے میرے کچھ یہ مل گیا تھا اور نہ آئندہ کروں گی۔ میں نے صحابہ کرام سے پوچھا جبکہ وہ کچھ تعداد میں موجود تھے۔ کہ میں نے اس کا جواب نہ پایا تمام لوگ اطمینان پر فخری دینے سے ڈرتے تھے لیکن انہیں صاحبانِ ایمان کے پاس کوئی شخص تھا جس نے کہا اُمیر۔ والدین دونوں زندہ ہوتے یا ایک زندہ ہوتا تو وہ تمہاری اس جواب کے سلسلہ میں نکالت کرتے (۱)۔

امام ابنِ کثیرؒ نے ازاد علی کے عربی سے حضرت ہارون بن رباب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں عبد الملک بن مروان کے پاس گیا تو اس کی مجلس میں ایک شخص تھا جس کے فتنے مکر لگایا گیا تھا اور وہ اس کے ساتھ تھکا رہا ہے تو۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص وہ ہے جو باریت و ماریت سے ملاقات کر چکا ہے۔ میں نے پوچھا یہ شخص ملاقات کر چکا ہے۔ لوگوں نے بتایا یہ ان سے ملاقات کر چکا ہے۔ میں نے کہا یہ ان کیجئے اللہ تعالیٰ پر رحم فرمائے اس نے بات شروع کی تو وہ آئندہ اس پر پابند کر سکا اس نے کہا میں بچ تھا اور میں اپنے والد کو نہیں جانتا تھا میری والدہ مجھے ضرورت کے مطابق مال دیتی تھی اور اسے خرچ کرتا اور ضائع کرتا تھا بن میری والدہ مجھ سے کبھی سزا عذوبہ نہیں کرتی تھی، جب عرصہ راز کر کر گیا اور والدہ صاحبہ بوجھ بوجھ میں تھیں تو میں نے جانکا پایا کہ یہ مال میری والدہ کے پاس کہاں سے آتا تھا۔ میں نے ایک دن والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ تمہارے پاس یہ مال کہاں سے آتا ہے؟ اس نے کہا یہاں کھاؤ، بیٹل کرو اور پوچھو میں تیرے لیے یہ بہتر ہے۔ میں نے صراحت کیا تو اس نے بتایا کہ تیرا باپ جو ڈال رہا تھا۔ میں اس سے پوچھتا ہوں اور سزا سواں کرتا ہوں تو وہ مجھے ایک کرے میں نے کئی جس میں کثیر اموال موجود تھے۔ میری والدہ نے کہا اسے بیٹے یہ سب مال میرا ہے، تمہارا وہ میں کر اس کے متعلق مت پوچھ۔

میں نے کہا میرے لئے یہ جانا ضروری ہے کہ یہ مال کہاں سے آیا ہے۔

میرے والدہ نے کہا تیرا باپ جانا کر تھا اور یہ مال اس نے جاوے کے ذریعے منع کیا تھا۔ میں نے کہا میں نے کہا یا جو کھا ہوا تو رکھا تو گزرا، چکا پھر میں نے سوچا کہ ہوتا ہے کہ مال ختم ہو جائے۔ پس مجھے بھی جاوے کھانا چاہیے تاکہ میں بھی مال جمع کروں جیسے میرے باپ نے جمع کیا تھا۔ میں نے نئی والدہ سے پوچھا میرے باپ کا قصہ میں دوستوں کو کہتا ہوں تو ان نے کہاں نماں جو فلاں مکان میں رہتا ہے۔ میں نے بتائی کہ اور اس کے پاس بیٹہ اور میں کو سامہ دیا۔ اس شخص نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں تیرے قد میں دوست کا فلاں بیٹا ہوں۔ اس نے کہا خوش آمدید۔ کیسے شریف نا کے بقول تیرے باپ نے اتنا مال جمع کیا ہے کہ تجھے کسی کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ میں نے کہا میں جاوے دیکھنے آیا ہوں۔ اس نے کہا یا اس کا اور تو کہ اس میں کوئی خیر نہ رہی ہو نہیں ہے۔ میں نے کہا میں ضرور دیکھوں گا۔ اس نے مجھے گدی دے دی اور اسے کہہ دیا کہ میں یہ دیکھوں۔ میں نے کہا میں یہ ضرور دیکھوں گا۔

اس نے کہا اگر تو میرے خواب میں جانا ملاں میں مجھے یہیں آکر مٹا۔ میں ایسے چلا گیا اور انت مقرر پر پہنچا۔ آکر ملاں میں نے پھر مجھے تسلیں دے کر اس کمرے سے باہر بے کراہہ اور کج مزاجی سے کہہ دیا کہ وہاں تو کہ اس میں کوئی بھڑائی نہیں ہے۔ میں نے پھر اسے زیادہ سب اس نے میرے اسرار کو دیکھا تو اس نے مجھے کہا میں تجھے اپنی جگہ داخل کروں گا جس میں تو نے اٹھ کر بیٹھ کر۔ اس نے مجھے زمین کے نیچے ایک کمرہ میں داخل کیا۔ تین سو سے زیادہ خیر میاں ان میں خود مجھے دن کی روشنی دیاں محسوس نہیں ہوتی تھیں۔ جب میں انسانی نیچے پہنچا تو وہاں باروت و ماروت زنجیروں میں جکڑے ہوئے سوزائے اندر لٹکے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھیں ڈھانکی ہوئی تھیں، ان کے سروں کی تشبیہ بھی توڑ کر مجھے یاد نہیں رہی اور ان کے ہاتھ میں نے سب ان کی طرف دیکھا تو میں نے جلاؤ اللہ انرا اللہ تو باروت و ماروت نے اپنے زور سے پورے اندر زور سے آپٹ ہو کے لئے چیخ ماری اور مجھ کو شش ہو گئے۔ پھر میں نے کہا بڑے اللہ اللہ اللہ اللہ ان کی پھر وہی کیفیت ہو گئی جس میں تیری سربت کھ پڑھا تو پھر ان کی پہلی کیفیت ہوئی، ابھرا، خاموش ہو گئے تو میں بھی خاموش ہو گیا۔ انہوں نے میری طرف دیکھا اور پوچھا کیا تو کوئی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا سب میں نے اٹھ کر کیا تو تمہاری یہ کیفیت کیوں ہوئی تھی؟ انہوں نے کہا یہ وہم ہے جب سے ہم مرنے کے پہنچے تھے ہیں ہم نے نہیں سنا۔

انہوں نے پوچھا تو اس امت سے تعلق ہے؟ میں نے کہا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہر تعلق ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا انہیں سبوت کیا کہ ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے پوچھا کیا وہ ایک شخص پر جمع ہو گئے ہیں یا مغفرتی ہیں؟ میں نے کہا ایک شخص پر جمع ہو گئے ہیں۔ یہی کران کو تکلیف دہی پھر پھر انہوں نے کہ میں میں تعلقات کیسے ہیں؟ میں نے کہا برے ہیں۔ اس جواب پر وہ خوش ہوئے۔ پھر پوچھا کیا یہ پھر وہ پھر یہ تک عمارتیں پہنچ گئیں ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ ان جواب سے وہ پشیمان ہوئے۔ پھر وہ خاموش ہو گئے۔

میں نے پوچھا جب میں نے تمہیں ایک شخص پر لوگوں کے امتحان کی خبر دی تو تمہیں یہ جواب پہنچا تھا اس کی کیا وجہ تھی؟

انہوں نے کہا جب تک لوگ دینہ فحش پر جلی رہیں گے قیامت قریب نہ ہوتی۔ میں نے کہا جب میں نے جنہیں لوگوں کے اعتقادات کے حلق بنانا تو خوش ہوئے ان کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا اس سے میں قرب قیامت کی امید رکھتا ہوں۔ میں نے کہا جب جنہیں مجھ کو دھریہ تک ملا تو میں تب نہ پہنچنے کی خبر دی گئی تو اس سے تم لوگوں کو مجھ دہوئے۔ انہوں نے کہا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی کہ لوگوں میں کچھ اور یہ تک پہنچ جائیں گی۔ میں نے ان سے کہا مجھے کوئی ہمت نہ رہی تو انہوں نے کہا اگر قدرت رکھتا ہے تو وہ اپنے کریموں کو مولا لا سجدہ ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت علامہ محمد بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں باریات و روایات ہاں تو یہ ہے کہ محمد نے انسانوں کے ظلم پر برا تعجب کیا کہ ان کے پاس دس کتب اور نشانیں آئیں اور پھر بھی یہ بدکار باطن کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دو فرشتے منتخب کرو میں انہیں زمین پر اتار دوں گا جو جنتی آدم کے درمیان فیصلہ کریں گے۔ پس انہوں نے باریات و روایت کو منتخب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جب انہیں زمین پر اتار دیا تو فرمایا تم دونوں نے کجی کی آدم ان کے ظلم اور ان کے کٹا ہونے پر تعجب کیا جب کہ ان کے پاس دس کتب آئیں بعد ازاں کہ آتے تھے۔ اور تمہارے اور میرے درمیان کوئی بیضام نہ ملے گا۔ یہ کام بجا نہ آتا اس طرح باریات و روایات اللہ تعالیٰ نے کچھ ملان کو احکامات دیئے اور کچھ چیزوں سے انہیں منع فرمایا۔ مجھ کو دونوں زمین پر اتار دئے تو ان جیسا اللہ تعالیٰ کو کوئی اطاعت گزار نہ تھا۔ پھر انہوں نے فیصلہ کئے تو عدل کیا۔ دونوں کے وقت انسانوں کے فیصلہ کرتے اور شرم کو آسمانوں پر چلے جاتے اور بڑے گھر سے گھر سے جگ کے وقت اترتے اور فیصلہ کرتے رہتے حتیٰ کہ زہر و ستارہ زمین کی شکل میں ان کے پاس آیا۔ اس نے بھڑکا کیا اور انہوں نے اس کے خلاف فیصلہ کر دیا۔ جب دو جگہ کی قویات کے دل میں اس کی محبت کے جذبات چلنا رہے تھے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا جیسے میں تم کو براہوں میں بھی محسوس کر رہا ہوں؟ اس نے کہا ہاں۔ انہوں نے اس صورت کو پایا۔ کہ تو غارت پس آجائے تو ہم میرے حق میں فیصلہ کریں گے۔ جب وہ آئے تو انہوں نے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اور اسے کہا کہ ہمارے پاس آ۔ جب وہ آئی تو ان دونوں نے اس کے لئے اپنی شرم گاہیں کھول دیں۔ اور ان کے دلوں میں شہوت خفیہ ملا۔ ان میں ایک شہوت خفیہ تھی لیکن انسانوں میں عورتوں کی شہوت و لذت ہوتی ہے۔ جب وہ اس حد تک پہنچ گئے تو انہوں نے اس کو حال کر دیا۔ زہر و ستارہ آگئی اور ستارہ کی شکل اختیار کر لی۔ جب شام ہوئی تو انہوں نے آسمان کی طرف عروج کیا تو انہیں دھنکار دیا گیا اور اجازت نہ ملی۔ اب ان کے پران کے تھمیل نہ تھے۔ پھر ان دونوں نے ایک انسان کے پاس آکر استغاثہ کیا اور عرض کی کہ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا فرما کہ اس انسان نے کہا کہ اظہار زمین آسمان و افسوں کے لئے کہیے دعا کریں۔ انہوں نے کہا ہم نے آسمانوں میں اپنے رب کو تیرا ذکر کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس شخص نے ان سے ایک دعا مقرر فرمائی۔ پھر وہ اس دعا کے لئے دعا کرے گا۔ اس نے دعا کی تو اس کی دعا کو شرف قبولیت عطا کیا گیا اور انہیں عذاب دیا۔ اور عذاب آخرت میں اختیار دیا گیا۔ انہوں نے نوک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا ہم جانتے ہیں کہ آخرت میں اللہ کے عذاب سے گرواٹنے والے ہمیشہ میں ہاں دینے کے ساتھ سات مشن، ایسی نہیں باطل میں اترنے کا حکم دیا گیا اور ہاں ان کو عذاب ہو رہا ہے وہ وہی ہے



مصر میں یہاں تک کہ بھی زمین تک پہنچ جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرئیل میرے لئے کافی ہے۔ میں اللہ ﷻ کی طرف سے جبرئیل کی طرف دیکھا تو دو دربار تھا، پھر جبرئیل نکلتے تو کہیں رو رہے ہیں حالانکہ تیرا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑا رتبہ ہے؟ جبرئیل نے کہا میں کہیں نہ دوں، میں روئے گا نہ زاد مستحق ہوں، ہو سکتا ہے میں تم اٹھائی میں اس وقت کے علاوہ کسی اور کی حالت پر ہوں۔ میں نہیں جانتا شاید میں بھی انھیں کی طرح آزاد نکلتا ہوں، وہ بھی تو ملائکہ میں سے تھا اور میں نہیں جانتا میں بھی باریت و ماریت کی طرح نکلا کیا ہوں۔ یہی رسول اللہ ﷺ کی روایت اور جبرئیل بھی روئے اور انہوں نے روئے رہے حتیٰ کہ آزاد آئی یا جبرئیل یا جو اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو اپنی مافروہی سے محفوظ و مامون کر دیا ہے (1)۔

اس میں جبریل نے اس میں اور زاد و جمہا اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ دونوں جادو نکھاتے تھے اور میں سے عہد کو تھا کہ کسی کو نہ نکھایا کریں جنی کہ کہہ دیا کریں کہ ہم آزاد نکلیں میں جس کو کفر نہ کر (2)۔

امام ابن جریر نے قناد سے روایت کیا ہے کہ قناد کا معنی بلاد (ازہ کش) ہے (3)۔

امام طبرانی اور ابن کثیر نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو کسی کو لاہن یا جادو کر کے پاس لیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے اس کا نکار کیا جو محمد ﷺ پر آیا مارا گیا ہے (ح کہنے سے اسے مجھ کہا ہے)۔

امام طبرانی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جادوئی کی کیا اس کے لئے برائی نکال بکڑی مگر خود کہانت کا دھوا کیا اس کے لئے کہانت کا عمل کیا گیا، یا جادو کیا اس کے لئے جادو کیا گیا اور ہم میں سے کسی نے اور جس نے مگر نکالی اور جو کانٹے کے پاس آیا پھر اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ کا نکار کیا۔

امام عبد البرزاقی نے صفوان بن سلمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تمھارا نیا نیا جادو دیکھا تو اللہ کی طرف سے بیان کا آخری عہد ہو گا (4)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے قناد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ جادو کے ذریعے میراں پہنی کو کھد کر دیتے تھے اور ان میں بعض پیدا کرتے تھے (5)۔

امام ابن جریر نے حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس آیت میں پلوتی نانو سے مراد قناد اللہ ہے (6)۔

امام عبد بن حمید نے قناد و حرا اللہ سے و لَقَدْ يَنْبَغُا کے تحت روایت کیا ہے کہ اس کتاب جانتے تھے اور اپنی کتاب میں بڑھتے تھے اور جو اس سے عہد لیا گیا تھا اس کی وہ سب سے آگاہ تھے کہ جادو کر کیا امت کے روز اللہ کی بارگاہ میں کوئی حصہ ہو گا۔

امام مسلم نے حضرت حابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن ابی شیبہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا شیطان اپنا غرض پائی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکر کو غلوں میں بھینچتا ہے سب سے قریبی اس کا وہ شیطان ہوتا ہے جو بہت

1۔ بحرہ جلد 3 صفحہ 277، مسند و تفسیر انصار، ج 1 صفحہ 530، تفسیر طبری ج 2 صفحہ 530، جلد 1 صفحہ 531

2۔ تفسیر طبری ج 2 صفحہ 532، جلد 1 صفحہ 532، جلد 1 صفحہ 533

3۔ جلد 8 صفحہ 743

بڑا ہتھیار پا کر کے آتا ہے، ایک شیطان کہتا ہے فلاں شخص کے ساتھ راجتی کہ میں نے اس کو چھوڑا تو وہ یہ کہہ رہا تھا، اب میں کہتا ہوں اللہ کی قسم تم نے کوئی بڑا کام نہیں کیا۔ پھر ایک اور شیطان آتا ہے کہتا ہے میں نے اس شخص کو نہیں چھوڑا حتیٰ کہ میں نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی۔ اب میں اسے اپنے قریب کرتا ہوں، نزدیکی آتا ہے اور اسے گلے لگاتا ہے اور کہتا ہے ہاں تو نے مجھ سے کام نہ لیا انجام دیا ہے۔

امام ابو الغریج الامجدی نے الاغانی میں عمرو بن دینار سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ذریعہ جو شخص کو فرمایا میں ترے لئے حلال کرتا ہوں کہ تو میرے اور میرے نفس کے درمیان جدائی ڈال دے۔ کہا تو نے میرے میں خطاب کر یہ فرماتے شخص سنا کہ مجھے کوئی پروا نہیں کہ میں میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالوں یا ان کی طرف تلواریں کر چلوں۔ لیکن ماجہ نے ابوہریرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل سفارش نکاح میں دو شخصوں کے درمیان سفارش کرنا ہے (۱)۔ ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خلافت کا معنی قوم اور روایت کیا ہے۔

ابن ابن ابی عاصم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نصیب روایت کیا ہے۔

امام ابی نعیم نے اپنے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نافع بن ابی نضر رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا کہ مجھے ہوں حکایت، معنی بتائیں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نصیب (حصہ)۔ نافع نے پوچھا عربوں میں یہ مفہوم معروف ہے؟ ابن عباس سے فرمایا میں نے امیہ بن ابی العاص سے اسے شعر نہیں سنا۔

يَذْهَبُونَ بِفُلَيْتِي فَيْتَا لَا غِلَافَ لَهُمْ إِذْ سَوَّيْنَهُ مِنْ فُكْرِهِمْ أَتْلُفُ  
اور دوزخ میں ہلاکت کو کچا کر دیں گے ان کے لئے ہموار اور سبز یوں کے سوا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

امام ابن جریر نے عابد رحمہ اللہ سے بھی خلافت کا معنی نصیب روایت کیا ہے (۲)۔

امام عبد الرزاق اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ اس کا رین نہ ہوگا (۴) مذکورہ آیت میں ابن جریر اور ابن حاتم نے سدی سے عاشق کو کا معنی باعراقل کیا ہے (۵)۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَآتَوْا السُّبُوتَ لَقَدِ احْبَبْنَاهُ لَكَ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

”اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگار بننے کو (مسکا) تو اب اللہ کے پاس بہت اچھا ہوا کاوش (دیکھ جائے)۔“

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا ہے کہ قرآن میں ہر چیز جس کا ذکر کر کے ساتھ ہے وہ ایک شخص ہوگی۔

امام عبد الرزاق اور ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ سے مذکورہ بالا آیت میں السُّبُوت کا معنی ثواب روایت کیا ہے (۶)۔

1۔ حسن ابن ابی عدس جلد 2 صفحہ 480۔ موطا در مسند احمد ج 2 ص 535

2۔ تفسیر طبری ج 2 ص 535

4۔ حینا

3۔ حینا

6۔ حینا جلد 1 صفحہ 538

5۔ حینا جلد 1 صفحہ 538



۱۰۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے جو حق فرمایا ہے وہ سچا ہے۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ جب تک جی بے جا ہے تو مومنوں میں سے کسی کو قبول نہ کرتا ہے اور جو کلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کے لیے جاری کیا ہے نہ بدلے نہ ہلکا کر دیا اور نہ ہی اس میں کوئی کمی بیشی کی ہے۔

۱۱۔ یہاں حیدر ماسن قریب اور انجم نے دایاں سر پر قرہ اور صرغہ سے لائنوں کا ایک نکتہ دروایت کیا ہے کہ یہودیہ  
فحسہ بطور استہزا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی زبان ایسا لکھ سکے گا نہ یہ بد فریب: (۱۰)۔

امام ابن جریر اور دیگر قدامی محدثین سے روایت کیا ہے کہ یہود راجعہ منقطعہ کہتے تھے حتیٰ کہ مسلمانوں نے بھی یہ نہ شرم کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے یہ روئی است کو پسند نہ کیا۔

[illegible]

اور تم بہاری بات سنئے ہیں تو انہوں نے غلط کیا۔ رسول اللہؐ ہمیں سمجھائے اور اللہ نے وضاحت فرمائی ہے (5)۔

امام ابن جریر نے ابوالعزیز عمر ابن العاص سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب عرب کے لشکر ایک دوسرے سے ملتے کرتے تو کہتے: **لَا تُحْبِیْ سَبْعَةَ اَوَّلَیْهِمْ** اس سے ملنا یا ملنا (6)۔

اہم ترین بیحد واداسن جریرہ انکاس کے اپنے ناک میں عطاء سے نہا جھکا کے متعلق روایت کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں اندر  
 لیا گیا کہ سخت تھی تو اسے نکالنے کے لیے انکاس کے منہ سے منہ فرمایا اور فرمایا اظہار ثناء ہوئے۔

[illegible]

امام ابن جریر نے سعدی و مصنف سے استیعوا کے تحت روایت کیا ہے کہ جو تمہیں کہنا جائے اسے تمہارے منہ (۵) سے باہر نہ  
 لے لکھیہ میں ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں آیت میں لَئِیْضًا اَلْبَیْضُ اَقْبَمُوا

نازل ہو اس کی اسس پر ہے اور ہے۔  
 نوم ابو نعیم سے لکھا ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی حنیفہ سے سنا کہ باقی سب مرفوعہ عادیہ کاہن ہیں جبکہ لوگ اس کو

مَا يَذُنُّنَا مِنْ كَفَرٍ وَلَا أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ

4- راجعاً	3- این مورد 539	2- این مورد 540	1- این مورد 540
	7- این مورد	6- این مورد 541	5- این مورد 540

9. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1202-1207



عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ  
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۱۰﴾

"نہیں پسند کرتے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب سے اور نہ مشرک کو اتاری جائے تم پر کچھ بھلائی تمہارے رب کی طرف سے اور اللہ خاص فرماتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا عمل (فرمانے والا) ہے۔"

امام ابن ابی حاتم نے یہ حدیث حسنہ سے روایت کیا ہے کہ نہ کورہ آیت میں وجہ سے مراء قرآن اور سلام ہے۔

مَا نَسْخُحُ مِنْ آيَةٍ اَوْ نُنسِفُهَا اَوْ يَخْتَرِقُهَا اَوْ يُسْلِفَهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ  
اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۱﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ  
الْاَرْضِ ۖ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ﴿۱۲﴾

"جو آیت ہم منسوخ کر دیتے ہیں یا فراموش کر دیتے ہیں تو اے تم! (دوسری) بہتر اس سے یا (کمزور) اس جیسی، کیا تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہی کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور تمہارا اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں۔"

امام ابن ابی حاتم و حاکم (فی المغنی)، امام احمدی اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ یہ آیتیں سب کچھ ایسی بھی انبی نازل ہوئی جو رات کے وقت نازل ہوئی اور دن کے وقت بھلا دی گئی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا فَانْزَلْنَاهُ مِنْ آيَةٍ (الانبیاء)

امام طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انصار کے دو آدمیوں نے ایک سورت پڑھی جو رسول اللہ ﷺ نے پڑھ لی تھی، دو روزہ اللہ دی اس کی تلاوت کرتے تھے۔ ایک رات وہ فراموش ہو گئے لئے کھڑے ہوئے تو وہ اس سورت کا ایک حرف بھی نہ پڑھ سکے۔ وہ صبح سویرے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور سارا اللہ عرض کیا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ منسوخ کر دی گئی ہے، بھلا دی گئی ہے پس وہ اس کو بھول گئے۔

حضرت زہری بنون کے قصہ کے ساتھ تَنْسِفُهَا جتے تھے (۱)۔

امام بخاری، مسلم، ابی داؤد، ابی حاتم و حاکم اور ترمذی نے دلائل میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر نے فرمایا ہم میں سب سے زیادہ فہمی ابی اور بہتر فیصلہ کرنے والا علی رضی اللہ عنہ ہے۔ اور ہم ابی کی فرأت سے کوئی چیز چھوڑتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے ابی کہتے ہیں کہ جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے میں اس کو نہیں





لیکن اس میں۔ اور مفسر یہ لکھتا ہے کہ جب جو کچھ لایا گیا آدمی وادوین میں تھا۔ انھوں نے کہا کہ یہ بلا جانتا  
 اور ان کے انکار کے لئے مائیں اور وہاں ہوں تو وہ تیری کا مناد بھی ہوا اس کے چہیت و نصرت مائیں میں میرے کی اور  
 ہم ایک صورت پر تھے جسے ہم انسان کہتے ہیں اس کی ایک صورت کے مشابہ سمجھتے تھے (اس وقت سے مراد وہ وقت تھا جس  
 میں سے پہلے مسیح آتا ہے) ان کی یہ امتیاز بنو مائیں انسانیت سے تھی پھر ہم آدمیوں کے لیکن اس میں  
 سے مجھے یہ اخلاص و اہمیت یاد آئی یا ایہا الہی بنی آدم لہم فقولوا لا ملأنا نفعولن فنکتب شہادۃ فی اعقابکم فسلو ان عتقنا  
 یوم القیمۃ سے ایران اور قوموں کی کہ جو جو کرتے ہیں وہ تہذیبی کمزوریوں میں غارت گری لکھی جاتی ہے پھر اس کے  
 متعلق قیامت کے روز جسے سوال سورہ ۱۶۹

حضرت ابو سعید نے لفظ ان میں انسان لکھا جس نے حضرت یونس علیہ السلام سے روایت کیا ہے اور اس سے فرماتے  
 ہیں سورہ اراکٹ میں حضرت آدم علیہ السلام کو پھر آدم علیہ السلام کی اور مجھے اس سے صرف یہ یاد ہے۔ اِنَّ اللہَ سَلَوٰتُکُمْ هٰذَا  
 الْیَوْمَ بِاَقَامِکُمْ خَلْقَکُمْ اِنَّ اللہَ عَلٰی اٰیۃِہِ لَکَاسِیۃٌ (اللہ تعالیٰ اس دین کی ایک نعمت بھی دے گا جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو)  
 ابن ابی شیبہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

تَدْبِیۡرُ اللّٰہِ هٰذَا الْیَوْمَ بِاَقَامِکُمْ فِی الْاَیۡمِہِکُمْ بِنِ خَلْقِکُمْ وَتَوٰنِ لَا تَبِیۡ اَدَمَ وَوَصِیۡ  
 مِنْ مَّائِیۡ لَنَفْسِہٖ وَوَا ذٰلَکَ لَا یَلَا حَکَۃٌ اِیۡنِ اَدَمَ اِلَیۡ الْفِرَاقِ اِلَیۡ مَنْ قَبِیۡ قَبِیۡتُوبُ اللّٰہِ  
 عَلَیۡہِ وَاسَۃُ عَمَۃٍ وَحِیۡہُ۔

”اللہ تعالیٰ اس دین کی ان قوموں کے ذریعے تائید فرماتا ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور اراکٹوں  
 کے لئے دو دواؤں میں سے ایک دو تیسری دوا کی بھی خواہش کرے اور اس کا یہ صرف مائیں میں پھرے گا۔  
 مگر جس نے تو یہ کہی کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمے اور اللہ تعالیٰ بخیر رحم ہے۔“

ام ابو سعید احمد مفسر ان کے الفاظ میں اور انہی نے انھیں میں اور واقعہ اللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہے فرماتے  
 ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مائیں توبہ آپ کی باگداری میں حاضر ہوئے اور جو آپ کی طرف مائیں آچکی ہوں ہم وہ کہتے۔  
 فرماتے ہیں ایک ہی میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ کام کرنے اور ذکوہ دانہ کرنے کے  
 لئے اہل و عار اور انہوں کے لئے ایک دوسری صورت اور دوسری کام بھی اپنے پاس ہوں پس چلو آؤ۔ اس کے پاس دوسری بھی  
 توبہ دوسری کو بھی نہ سمجھتا پس آؤ۔ اس وقت کے چہیت و نصرت مائیں میں میرے کی اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف نصرت عطا  
 فرماتا ہے (توبہ سورہ ۲۵)

ام ابو سعید احمد مفسر اور علی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے تھے تو کون لا مائیں آدمی وادوین میں تھیں یا بعضہ لا بعضہ انھیں ولا ملأنا بعضہ



یہ حضرت مرتے پوچھا کیا ہم اس طرح ہمیں پڑھتے تھے اَلْوَلَدُ لِلْغَنِيِّ اَوْ لِلْغَنِيِّ اَلْغَنِيُّ (بچہ سادب فرماں کا ہے اور زوالی سے لئے چھڑے) یہ ان کتاب سے تھا جو اسے منظور ہو چکی ہے؟ ابی نے کہا ہاں کی یہ اس کتاب میں تھا۔

امام ابو حنیفہ، امام الشافعی، امام ابو حنیفہ نے مسودہ بن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا جو ہم پر نازل کیا گیا ہے کیا اس میں تو نے یہ بھی پڑھا ہے۔ ابی نے جواب دیا کہ جہاں تک تو نے پڑھا ہے اس طرح جہاں کہ جس طرح تم نے سیکھا ہے جہاں کہ جس طرح تم نے سیکھا ہے اور اب یہ قرآن میں نہیں پاتے۔ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف نے فرمایا یہ حدیث سناؤ کہ: یا گیا ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام الشافعی، امام ابو حنیفہ نے لکھا تھا کہ میں حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تم میں کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے سنا کہ قرآن سے لیا ہے، اسے کیا معلوم سارا قرآن کیا ہے، بہت ماقرآن منسوخ ہو گیا ہے۔ نہ ان کو اس طرح کہنا چاہیے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس میں سے ظاہر ہے۔

ابن ابی شیبہ نے تصحیف میں، ابن ابی شیبہ نے تصحیف میں، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، بقرات جو رسول اللہ ﷺ پر آخری سال اسی میں پیش کی گئی وہ یہ ہے۔ اس کا اب گواہی دیتے ہیں اور جس پر حضرت عثمان نے لوگوں کو جمع فرمایا۔

حضرت ابن ابی شیبہ نے تصحیف میں حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جبریل برسال رمضان میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے اور جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال دوسرے دور کیا۔ اور صحابہ سمجھتے تھے کہ یہ قرأت آخری قرأت ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے جو ملاحظہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کو کون سی قرأت کو پہلی قرأت شمار کرتے ہو؟ ہم نے کہا عبد اللہ کی قرأت۔ اور جہاں قرأت آخری قرأت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبریل ان پر برسال قرآن، رمضان میں پیش کرتے تھا اور آخری سال دوسرے دور کیا اور عبد اللہ نے اس کی شہادت دی جو منسوخ ہوا اور جو بدل گیا۔ ابن ابی شیبہ نے جہاں سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں ابن عباس نے فرمایا کہ تم کو کون سی قرأت شمار کرتے ہو؟ ہم نے کہا عبد اللہ کی قرأت کو۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ جبریل پر ایک مرتبہ قرآن پیش کرتے تھے لیکن آخری سال دوسرے پیش کیا اور عبد اللہ کی قرأت آخری قرأت ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جبریل، نبی کریم ﷺ کے ساتھ برسال قرآن کا دور کرتے تھا اور آخری سال دوسرے دور کیا۔ میں نے اس سال نبی کریم ﷺ سے قرآن سیکھا تھا۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں نے فتار کوئی شخص اس آخری مرتبہ نہیں دیکھا تھا۔ سو غریب تو میں نے اس کی طرف سزا کر کے چلا۔

حاکم نے مسند عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قرآن حکیم رسول اللہ ﷺ پر تیس مرتبہ پیش کیا گیا۔ مساجد فرماتے









امام حمید بن حیدر اور ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ سے فیصلہ نقل کیا ہے کہ ﴿لَقَدْ أَلْهَىٰ رَبِّيَ آدَمَ مَا كَانَتْ يَدَاكَ تُسَوِّدُ رُءُوسَ السَّاعَاتِ﴾ کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان کے لئے واضح ہو گیا تھا کہ محمد بن عبد اللہ کے رسول ہیں اور توہدات اور عقل میں آپ کا ذکر، آپ کی نبوت سے اور آپ کی صفات کو پاتے ہیں اور اس کے بعد کہا کہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ اسلام اللہ کا دین ہے جو کہ علی علیہ السلام کے لئے ہے (1)۔

﴿فَأَعْلَوْا لِقَوْلِهِمْ أَنَا نَحْنُ اللَّهُ تَعَالَىٰ﴾ نے اپنے نبی کو انہیں معاف کرنے اور ان سے درگزر کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا دوسرا عظم آجائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سورۃ برأت میں کفار سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔ ﴿فَرَاغَ مَا تَدْعُوهُ الْإِنْسَانُ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ (توبہ: 29) اللہ تعالیٰ نے خود والی آیت کو اس آیت کے ذریعے منسوخ کر دیا اور اہل کتاب کو اہل کرنے کا حکم دے دیا حتیٰ کہ اسلام قبول کریں یا نہ کر۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ اور بخاری نے ذیل میں حضرت بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مشرکین سے درگزر کرنے اور ان سے اعراض کرنے کا حکم فرمایا تھا لیکن وہ احکام منسوخ کر دیئے اور فرمایا ﴿لَا تَقُولُوا الْإِنْسَانُ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ (توبہ: 29) براہ پر ایمان نہیں لائے ان سے جنگ کرو۔ اور فرمایا ﴿تَقُولُوا الْمَشْرِكُونَ خَيْرٌ مِّنْ جَدِّكُمْ﴾ (توبہ: 5) (2)۔

امام ابن جریر اور حسان نے اپنی تاریخ میں ﴿فَأَعْلَوْا لِقَوْلِهِمْ أَنَا نَحْنُ اللَّهُ تَعَالَىٰ﴾ کے تحت لکھا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے اور اس کی تاریخ ﴿لَا تَقُولُوا الْإِنْسَانُ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ (توبہ: 29) ہے (3)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ﴿فَأَعْلَوْا لِقَوْلِهِمْ أَنَا نَحْنُ اللَّهُ تَعَالَىٰ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ جو تم دینا میں خیر کے اہل کر رہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ﴿تَقُولُوا لِقَوْلِهِمْ أَنَا نَحْنُ اللَّهُ تَعَالَىٰ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ تم اس کا جواب اللہ کے حضور دے دے (4)۔

وَقَالُوا لَنْ يَنْذُرَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصْرًا ۚ يَتْلُكُ  
أَمَانِيَهُمْ ۚ قُلْ مَا تَوَابِعُ مَا تَلْمِزُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ بَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا  
وَجْهَهُ لِلدِّينِ فَهُوَ مَخْشَىٰ فَلَا أَجْرَ عَلَيْهِمْ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا  
هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

”اور انہوں نے کہا انہیں دامن ہوگا جسے میں (کوئی بھی) بغیر ان کے جو یہودی ہیں یا عیسائی۔ یہ ان کی امن گھڑت باتیں ہیں۔ آپ (انہیں) لڑائی کے لئے بھیجیں، اگر کوئی دلیل اگر تم سچ ہو۔ ہاں جس نے بھی جھکا دیا اپنے آپ کو اللہ کے لئے اور وہ مجلس بھی ہو تو اس کے لئے اس کا اجر ہے چاہے رب کے پاس نہ کوئی خوف ہے انہیں



ہیں جو ہمیں چاہئے اور یا یہ وہ نہیں ہیں جو ہم کو نصارتی سے پہنچیں (1)۔

امام ابن جریر نے حدیث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ "لَا يَتَقَلَّبُونَ فِي مَرَاكِبٍ هِيَ فِي هَيْئَتِهِمْ كَمَا كُنْهُمْ" (یعنی انہی کی جہازیں ان کی ہی جہازوں کی طرح ہیں) (2)۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ صَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُدْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِبِينَ ۖ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٣٠﴾

"اور کون زیادہ ظالم ہے اس سے جو خدا کو جسے اللہ کی مسجدوں سے کہہ کر دیکھا جائے اس میں اللہ کے نام (پڑائے)

کا اور وہاں (وہاں کی) برائی میں انہیں مناسب نہیں تھا کہ وہ اس جہازوں میں گھر گھر کرتے اور اس کے لئے دنیا میں (بھی) بڑی (عذاب) ہے۔ اور ان کے لئے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہے۔"

اسی آیت اور اس آیت عاقبت نے اس جہازوں سے روایت کیا ہے کہ قریش نے نبی کریم ﷺ کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکا تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا۔

امام ابن جریر جو اس آیت پر قریشی نصرت میں جو کسی حدیث سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد مسجد مدینہ میں ہیں (130)۔

امام محمد بن حنفیہ اور اسی جہازوں سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد نصارتی ہیں جو بیت المقدس میں گھر گھر کرتے تھے اور ان کو اس میں نماز پڑھنے سے منع کرتے تھے (140)۔

امام ابن جریر نے حدیث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو بیت المقدس پر غلبہ آگئے اور اُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِبِينَ کے تحت فرماتے ہیں "آتی کوئی روایت بیت المقدس میں داخل نہیں ہونے کے لئے کہ کہیں اس کی گردن نہ اڑا دی جائے۔ جب یہی اور انہی کے ساتھ سے غور فرمادہ کیا گیا تو اس دو جہاز پر غلبہ آ رہا ہے اور لَٰهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ کے تحت فرماتے ہیں "یہ دنیا میں اس کی سوائی یہ ہوئی کہ جب مسجد کا دور تھا تو اس کے قسطنطین نے کیا یہی اس کی دعوائی ہے (150)۔"

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے فرماتے ہیں کہ اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ یہ اللہ کے دشمنوں ہیں، یہود کے بعض نے انہیں اس بات پر برا سمجھا کہ انہوں نے بحالت نصرانی کی کجی کی بیت المقدس کی قرب میں اعانت کی تھی (160)۔

اسی آیت پر تم نے کعبہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں "خدا کی بیت المقدس پر غلبہ آگئے تو انہوں نے اس کو چھوڑا اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا تو یہ بیت کا زلزلہ آیا تو مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ صَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ (اور یہ) انہوں





سورج طلوع ہوا تو وہ طلوع غیر قبہ کی طرف تھے۔ جب ہم سفر سے واپس آئے تو ہم نے نبی کریم ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپ ﷺ نے نہ موش ہو گئے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے **وَلْيَوْمَ النُّشُورِ وَالنُّشُورِ** (الایہ) نازل فرمائی (۱)۔

امام سعید بن منصور اور ابن احمد نے علماء سے روایت کیا ہے کہ ایک قوم سے قبکہ کی سمت گم ہو گئی، ہر انسان نے ایک سمت من کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے اس رات کی نماز کا مسئلہ عرض کیا تو اللہ تعالیٰ نے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَخْلُصُوا نِزْلَ الْفَرَادِ** (۲)۔

امام ابن مردودہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس کو انتہائی کبر (دعوت) سے واسطہ پڑا حتیٰ کہ وہ قبکہ کی سمت بھی مضموم نہ کر سکے۔ انہوں نے غیر قبکہ کی طرف نماز پڑھی۔ پھر سورج کے طلوع ہونے کے بعد انہیں مضموم ہونے والوں نے غیر قبہ کی طرف نماز پڑھی ہے۔ پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو سردار اوتھ کوڑ گڑا کر کیا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے **وَلْيَوْمَ النُّشُورِ وَالنُّشُورِ** نازل فرمادیا۔

امام ابن جریر، ابن احمد نے قنادور رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارا بھائی (غیاثی) فوت ہو گیا ہے اس کی نماز جنازہ پڑھو، صحابہ کرام نے عرض کی ہم ایک ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھیں جو مسلمان نہیں تھا؟ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **وَإِنْ مِنْكُمْ أَهْلٌ مِنَ الْقُرْآنِ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ سَاءَ أَهْلٌ لِلْخُرُوجِ** (الایہ) (آل عمران: 199) صحابہ نے عرض کی وہ قبکہ کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت **وَلْيَوْمَ النُّشُورِ وَالنُّشُورِ** (الایہ) نازل فرمائی (۳)۔

امام ابن جریر اور ابن احمد نے پانچ سو سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب **أَوْفَوْا لَكُمْ أَشْجَبَ لَكُمْ** (المومن: 60) کا ارشاد نازل ہوا تو صحابہ نے پوچھا کہ ہر منہ کر کے دعا کریں تو اس وقت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ حَتَّىٰ تَخْلُصُوا نِزْلَ الْفَرَادِ** (۴)۔  
امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس طرف شرفاء، غرباء کو اور عریضہ کی سمت ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حیدر، ترمذی اور بیہقی نے اپنی سنن میں مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے **وَجَهَ الْقِبْلَةَ حَتَّىٰ يَخْلُصُوا نِزْلَ الْفَرَادِ** (۵)۔

امام عبد بن حیدر اور ترمذی نے قنادور رحمہ اللہ سے اس آیت کے ضمن میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے اور اس کا خارج قول **وَجَهَ الْقِبْلَةَ حَتَّىٰ يَخْلُصُوا نِزْلَ الْفَرَادِ** (البقرہ: 149) ہے۔ ابن ابی شیبہ، ترمذی (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ مشرقی مغرب کے درمیان جو جگہ ہے وہ قبکہ ہے (۶)۔  
امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح روایت کیا ہے۔

۲۔ سنن سعید بن منصور جلد ۲، صفحہ ۵۵۱، مجموعہ درالمصنوع

۴۔ ایضاً جلد ۱، صفحہ ۵۸۱

۵۔ جامع ترمذی جلد ۱، صفحہ ۱۷۱، مطبعہ مکتبہ دارالحدیث قاہرہ

۱۔ سنن بیہقی، جلد ۲، صفحہ ۶۱

۳۔ تفسیر طبری جلد ۱، صفحہ ۵۷۹

۵۔ جامع ترمذی جلد ۱، صفحہ ۲۴۸، مطبعہ دار الفکر بیروت

امام ابن ابی شیبہ اور یحییٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں شرقی و مغرب کھڑے زمین قبل ہے جب تم بیت اللہ کی طرف منہ کرو (۱)۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَنَهُ بَلْ لَّهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ  
كُلٌّ لَّهُ قُنُوتٌ ۝

”اور یہ کہتے ہیں کہ بچہ بنا لیا ہے اللہ نے (بچہ) ایک بیٹا، پاک ہے وہ (اس نسبت سے)۔ بلکہ اسی کی ہے جو چیز آسمان میں ہے اور زمین میں۔ سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔“

امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے آدم سے میری تکذیب کی حالانکہ اس کو یہ زیب نہیں تھا، اس آدم نے مجھے گالی دی حالانکہ اس کو یہ زیب نہیں کر چاہیے تھا، انسان کا میری تکذیب کرنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے میں اس کو کبھی حامت پر مٹانے پر قادر نہیں ہوں اور انسان کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ اس نے یہ سہر بھرا ہے، حالانکہ میری ذات کسی کو پونہ جاننے یا جاننا ہے۔ سہ پاک ہے (۲)۔

امام بخاری، ابن مردودہ اور یحییٰ نے ازادہ الصفات میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم سے میری تکذیب کی اور تکذیب کرے اس کو سب نہیں تھا اس نے مجھے گالی دی جب کہ اس کا مجھے کالی دینا سب نہیں تھا۔ اس کا میری تکذیب کرنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے ہرگز نہیں لوانے کا جس طرح اس نے پہنچے مجھے پیدا کیا تھا حالانکہ اعلیٰ پر ابتدا پیدا کرنا آسان نہیں۔ اور اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ اس نے کہا اللہ نے دینا نہ کیا حالانکہ میں اللہ ہوں جو حد بے غیر ہے نہ کسی کو جتا ہے نہ جسم یا عیال۔ یہ اور نہ کوئی اس کا مسر ہے (۳)۔

امام احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن مردودہ، یحییٰ نے حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا کوئی شخص اس اذیت پر بار بار کرنے والا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مٹی جاتی ہے۔ لوگ اس کیلئے جینے کا ذکر کرتے ہیں اور وہ اس کے شریک ٹھہراتے ہیں حالانکہ وہ انہیں مرنے دیتا ہے اور غایت بھلا فرماتا ہے (۴)۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن احمد و دار ابن الجراح نے غالب بن حجر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے ایک شاعری نے بتایا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا فرمایا اور اس میں درخت پیدا فرمائے زمین میں کوئی ایک درخت بھی پیدا نہیں تھا جو انسان نے لگا دیا ہو لیکن یہ اس کا پھل استعمال کرتے ہیں حتیٰ کہ قاجر لوگ یہ اقامت لکھ گئے ہیں، اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا (اللہ نے بیٹا بنا دیا) جب وہ کہتے ہیں تو زمین کا پ جاتی ہے اور درختوں کے کانٹے ٹکراتے ہیں۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب التیمیز جلد ۲، صفحہ ۵۹۹، مطبوعہ وزارت تعلیم دارالحدیث

۱۔ مصنف و ابی شیبہ جلد ۲، صفحہ ۱۴۰

۳۔ صحیح بخاری، جلد ۲، صفحہ ۱۳۰۳، رقم الحديث ۴۵۹۰-۳۱، مطبوعہ دار ابن کثیر، دمشق

۴۔ ایضاً جلد ۲، صفحہ ۲۵۳، رقم الحديث ۵۱۴۸



حضرت ابو اسحاق نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جب لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر بیگانہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی اپنی پاکی بیان فرمائی فرمایا یہ حدیث

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور قتادہ نے اپنی اپنی کتاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے سبحانہ میں اللہ تعالیٰ پر تعصب اور ہر عیب سے اپنی پاکی بیان فرمادیا ہے۔

امام عبد بن حاتم، شعب بن سعد، ابن جریر، ابن اسعد اور یحییٰ نے الاسماء والصفات میں حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو سبحان اللہ کہتا ہے اس کا کیا مطلب ہے فرمایا ہر تعصب سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا۔

امام ابن جریر، ابوداؤد، ترمذی اور انصاری نے الکافیہ میں دوسرے متعدد معقول حروف سے موسیٰ بن طلحہ بن عبد اللہ بن ابیہ عن جدہ طلحہ بن سید اللہ کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ جس میں نے رسول اللہ ﷺ سے سبحان اللہ کی تفسیر پوچھی تو فرمایا ہر تعصب اور کبر و دی سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا۔

امام ابن جریر نے شعبان ثوری رحمہ اللہ کے طریق سے عبد اللہ بن سید اللہ بن صہب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے طلحہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے سبحان اللہ کے تعلق پوچھا گیا تو فرمایا ہر عیب سے اللہ کی پاکی بیان کرنا۔

امام ابن ابی حاتم نے یحییٰ بن مرزبان سے روایت کیا ہے کہ ان سے سبحان اللہ کے تعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ ایسا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کی جاتی ہے اور ہر عیب سے اس کی پاکی بیان کی جاتی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن اسعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابن ابی کعبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا سبحان اللہ کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا یہ ایسا کلمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے پسند فرمایا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرمایا سبحان اللہ ایسا کلمہ ہے جو لوگوں کی اپنی خرابی و خسران کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

امام عبد بن حمید نے یحییٰ بن اسلم سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کا مطلب ام جو سنتے ہیں کہ اس کے عطاء کوئی معبود نہیں ہے، لکن اللہ اس کا مطلب بھی سمجھ جاتے ہیں یہ باتی نعمتیں اس کی طرف سے ہیں اور اس پر اس کی حمد بیان کی جاتی ہے، اللہ اکبر کا معنی ام جو سنتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی شے بڑی نہیں ہے، لیکن یہ سبحان اللہ کیا ہے، ابن عباس نے فرمایا تو اس کو کیوں نہیں جانتے؟ یہ وہ کلمہ ہے جس کو اللہ نے اپنے لئے پسند فرمایا اور مالک کو اس کا ذکر کرنے کا حکم دیا اور اس کلمہ کو اس کی مخلوق میں سے بہتر لوگوں نے پسند کیا۔

مَنْ لَمْ يَتَّقِ اللَّهَ

امام احمد، عبد بن حمید، ابوداؤد، ابن جریر، ابن اسعد اور ابن ابی حاتم اور انھوں نے کثرت میں، ابن حبان، جریری نے ابوہریرہ، ابو نعیم، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ابن جریر، ابن اسعد، ابن ابی حاتم اور ابن اسعد نے حضرت ابوسعید خدری رحمہ اللہ سے

اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور شاذ قرمیا قرآن حکیم میں جہاں قوت کا ذکر ہے اس سے مراد طاعت ہے (۱)۔ ابن جریر اور ابن المنذر نے کئی مخرج سے لکن عباس سے **قُلْتُ لَمْ يَكُنْ مُطِيعًا** روایت کیا ہے (۲)۔

امام طہسلی نے اپنے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نافع بن عازب رضی اللہ عنہ نے ان سے **قُلْتُ لَمْ يَكُنْ** پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ قرون (قرآن کریم کے واسطے)۔ نافع نے کہا کیا عرب یہ سنی جانتے ہیں؟ فرمایا ہاں کیا قرآن نے حدیث میں زیادہ کا قول نہیں سنا۔

فَقَبَا يَلْبُو يَوْجُو غَفَوَا يَوْمَ لَا مَكْفُورَ عَذَابًا إِذْ عَوَّرَ  
اللہ تعالیٰ کا اقرار کرتے ہوئے وہ اس کے معنی کا سید رکھتا ہے اس دن جس میں ذخیرہ شدہ اعمال کا بندہ انکار نہیں کرے گا۔

امام ابن جریر نے عمرہ سے **قُلْتُ لَمْ يَكُنْ** روایت کا اقرار کرنے والے کیا ہے (۳)۔  
امام ابن جریر نے ثادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ **قُلْتُ لَمْ يَكُنْ** کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک طاعت کرنے والا اور اقرار کرنے والا ہے کہ اللہ اس کا رب ہے اور اس کا خالق ہے (۴)۔

بَيِّنَةُ السُّبُوتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٥﴾

”سبوت ہے آسمان اور زمین کا اور جب ارادہ فرماتا ہے کسی کام کا تو صرف اتنا حکم دیتا ہے اسے کہ ہو جائو وہ ہو جاتا ہے۔“

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم نے ابو داؤد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں **بَيِّنَةُ السُّبُوتِ وَالْأَرْضِ** کا مطلب یہ ہے کہ اس نے زمین اور آسمانوں کو خود ایجاد کیا اور ان کی تخلیق میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہے۔

امام ابن جریر نے سدی رحمہ اللہ سے اس آیت کے ضمن میں روایت کیا ہے کہ اس نے آسمان اور زمین کو ایجاد کیا اور پیدا کیا اس سے پہلے کوئی چیز پیدا نہیں کی تھی تاکہ وہ ان کی تخلیق میں شامل ہوتی (۵)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابن ماجہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں دعا کی **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ بَيِّنَةُ السُّبُوتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِذَا أَرَادْتَ أَمْرًا فَخَبَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ**۔ نبی کریم ﷺ نے یہ دعا سن کر فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے (۶)۔

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ أَوْ تَنْزِلُ عَلَيْنَا آيَةٌ كَذَلِكَ قَالَ  
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَتْلُ قَوْمِهِمْ كَقَتْلِهِمْ قَتْلُ قَوْمِهِمْ كَقَتْلِهِمْ قَتْلُ قَوْمِهِمْ  
يَقُولُ مَوْثِقُونَ ﴿٢٠﴾

"اور کہتے ہیں وہ لوگ جو نہیں جانتے کہ کب نہیں کاہ کرنا ہمارے رحمہ (خدا) اللہ یا کیوں نہیں آتی  
ہمارے پاس وہی نشانہ اسی طرح کی طرح ان لوگوں نے جو ان سے پہلے (گنہگار) تھے ان کی (بے پرواہی)  
ہوتے ملے جلتے ہیں ان سب کے دل۔ بے شک ہم نے صاف صاف بیان کر دی ہیں (راہی) ان لوگوں اس قسم  
کے لئے جو یہ نہیں دیکھتے ہیں۔"

امام ابن کثیر، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ: "جس واقعہ میں جبریل نے  
رسول اللہ ﷺ کو پہنچایا، جسے کہنا تھا کہ اللہ کی طرف سے رسول ہے جیسا کہ تو کہتا ہے تو اللہ سے کہو کہ وہ تم سے خواہ کر کے ناکر  
خود تم میں سے نہ برسوس۔ اس واقعہ میں ہے یہ آیت نازل فرمائی: وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ اس سے مراد عرب کے کفار  
ہیں لَوْلَا يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ۔ اللہ ہم سے کرم کیوں نہیں فرماتا۔ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ یعنی یہود و نصاریٰ اور ان کے پیروں نے بھی  
اسی طرح کہا تھا۔ تَشَابَهَتْ قَتْلُ قَوْمِهِمْ یعنی عرب یہود، نصاریٰ، مجوس، کفار، ملحد، مشابہ ہو گئے (1)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے جلیل رحمہ اللہ سے قال: الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ کے تحت روایت کیا ہے کہ اس سے مراد  
نصاریٰ ہیں اور الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مراد یہود ہیں (2)۔

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ  
الْجَحِيمِ ﴿٢١﴾

"بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو (اے حبیب ﷺ) حق کے ساتھ (دست کی) خوش خبری دینے والا  
(عذاب سے) ڈرانے والا اور آپ سے باز پرس نہیں ہوں ان دونوں کے متعلق۔"

کنز، طبرانی، ابن حبیب، عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت محمد بن کعب القرظی سے روایت کیا  
ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میرے بعد یزید کے ساتھ کیا ہوا اور اس وقت یہ آیت نازل  
ہوئی۔ پھر آپ نے بھی یہ وہاں تک اپنے والدین کو آگے نہ لایا۔ میں کہتا ہوں یہ حدیث مرس و ضعیف (3) ہے۔

ابن جریر نے دائرہ ابن ابی حاتم سے روایت کیا ہے کہ: "یہ کہ میرے پیشانی کے ایک دن فرمایا میرے والدین کہ میں اس  
وقت یہ آیت نازل ہوئی (4) کہ میں کہتا ہوں یہ روایت بھی معضل اور ضعیف آلات ہے، ان سے کوئی حجت قائم نہیں ہو سکتی۔

امام ابن کثیرؒ نے کراچ بازار اٹھتے ہوئے کہا: اَلَا تَسْتَلُّ عَنْ اَصْحَابِ الْبَيْتِ جَمْعٌ مَتَى تَحْتَمِلُ اَنْ تَحْمِلَ  
انجیل پر زنجیروں کے متعلق سوال نہ کرو۔

اسلام آئی نہ تو اسے اور نہ دوسرے، ایسے یا ایسے فرماتے ہیں البتہ سب سے بڑی آیت کہ آیتیں ہیں

وَلَقَدْ تَرْحَى عَنْكَ اَيُّهُدُ وَلَا النَّصْرَى حَتَّى تَنْتَهِي مِنْهُمْ قُلْ اِنَّ

هُدًى مِنَ اللّٰهِ هُوَ الْهُدًى وَ لَقَدْ اَتَتْهُمْ اَهْوَاءُهُمْ بَعْدَ الَّذِي

جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ الْاَشْيَاءِ اِلَّا اَنْ تَصْنِفَ ۝

”اور پڑا خوش نہیں ہوں کہ آپ سے یہودی اور نصاریٰ۔ یہاں تک کہ آپ ہر دو کی آیتیں نہیں ان کے دین

کی۔ آپ (نہیں) کہتے کہ اللہ کا بیان جو ہر راستہ ہی سیدھا راستہ ہے۔ اور اگر (نصرانیوں کا) آپ ہر دو کی

کریں ان کو اللہ کی اسی مہم کے بعد ہیں جو آپ کے پاس پہنچے وہ (پھر) نہیں آؤ گا آپ کے لئے اللہ کی

کرامت سے بچانے والا کوئی اور دین نہ ہو گا۔“

امام عقیلی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا ہے کہ حدیث کے یہودی اور نصاریٰ کے عبادتوں میں سے ہر ایک

کو وہ یہ امید رکھتا تھا کہ نبی کریم ﷺ ان کے تہذیبی حرفت کے لئے ہر دو میں سے جب اللہ تعالیٰ نے کتاب کو قبلہ بنا دیا تو

وہ دونوں کو وہیں پر یا ہر طرف کی راہوں کو اپنے دین کی سوجھت سے پہچانے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ راہوں کو راہوں کو

تَرْحَى عَنْكَ اَيُّهُدُ وَلَا النَّصْرَى الْاِتِّفَاعِ

اَلَّذِيْنَ اَتَتْهُمْ اَلْكِتَابَ يَسْتَوُوْنَ حَتَّى تَلَاَوْتِيْہِمْ اَوْ لَوْ اَنَّكَ يُوْمِنُوْنَ بِہِمْ وَ

مَنْ يَكْفُرْ بِہِمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰثِرُونَ ۝ اَلَيْسَ اِسْرَآءِیْلُ اِذْ كُرُوْا نَعِيْجَیْ

الْبَنِيْ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ كَفَرْتُمْ عَنْ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا

تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْہَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُہَا

شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝

”جو کوئی کہ کتاب کی روایت کی حدیث کا حق آتا ہے ہیں، اسی ایمان لانے میں اس کے ساتھ اور جو کوئی

انکار کرتے ہیں کہ لا وہی قصاصان افغان لانے میں۔ اور یہی امر انجیل پر دیکھو یہی وقت ہے کہ میں نے تم پر

فرمایا اور (قصاصان) میں نے تم کو نصیحت کی (اس زمانہ کے) سب کو ان پر۔ اور وہی ان سے کہہ

تجزا جائے گا کوئی آدمی کسی کے عوض اور نہ قبول کیا جائے گا اس سے وہی ایمان اور نہ نفع۔“ کی۔ سے کوئی

سنار شہادت حق ان کی مدد کی ہو گئی۔

امام عبدہ بن حمزہ نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اَللّٰہُ یُنِیْضُ الْکُتُبَ سَعْرًا یُرَوِّدُ نَسَارَہِیْ جِہَا رَہِیْ جَرِیْہِ۔  
ان ائمہ رحمہ اللہ میں ابن ماجہ اور ماہی سے روایت کیا ہے یُسَلِّطُوْنَہُ عَلٰی تِلْکَ وَتَہْکَا مَعْنٰی یہ ہے کہ وہ کتاب کے حلال  
کو حلال کہتے ہیں اور اس کے حرام کو حرام کہتے ہیں۔ وہ اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیلی نہیں کرتے ہیں (1)۔

امام ابو یوسف، امام ابو حنیفہ، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ معنی روایت کیا ہے  
کہ وہ اس کی اتباع کرتے ہیں جیسے اتباع کر۔ نہ کافق ہے پھر آپ نے بطور دلیل یہ آیت تلاوت کی وَ الْقَوَّامُ اِمَّا تِلْکَہَا  
(انھیں: 2) جب چاند سورج کی اتباع کرے (2)۔

امام ابن ابی شامہ نے حضرت عمر بن الخطاب سے یُسَلِّطُوْنَہُ عَلٰی تِلْکَ وَ تَہْکَا کے تحت روایت کیا ہے کہ جب وہ جنت کے در  
ے تھے تو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کر۔ اور جب آگ کے ذکر سے گزرے تو فقہ حنفی کی آگ سے پناہ مانگتے۔

غضیب نے کتاب الاوقاف میں مالک سے یہی سنہ ہے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جس میں مجھوں  
روایت ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس کی اتباع کرتے ہیں جیسا اتباع کرنے کا حق ہے۔

امام عبدہ بن حمزہ اور ابن جریر نے حضرت ابن مسعود سے کئی طرق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا اس آیت کا  
مطلب یہ ہے کہ وہ اس کے حلال کو حلال کرتے ہیں اور اس کے حرام کو حرام کرتے ہیں اور اس کی اسی صراح خلاوت کرتے ہیں  
جیسے اللہ تعالیٰ نے اس کو دائر کیا ہے اور اس کے کلمات میں تحریف نہیں کرتے (3) اور اس کی غیر مناسب و طویل نہیں کرتے۔

امام ابن ابی شامہ نے زہری بن اسلم رحمہ اللہ سے یہ معنی روایت کرے کہ وہ اس کو بیان کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے  
نازل کیا اور اس کو چھانٹے نہیں ہیں۔

امام عبدہ بن حمزہ اور ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اَللّٰہُ یُنِیْضُ الْکُتُبَ یُسَلِّطُوْنَہُ عَلٰی تِلْکَ وَ تَہْکَا  
مراد انہوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ بھی ہیں جو آیات الہیہ پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں ہمیں  
بیان کیا گیا ہے کہ ان میں مسودہ فرماتے تھے اللہ کی قسم اس کی تلاوت کے حق سے مراد یہ ہے کہ اس کے حلال کو حلال کرنا اور اس  
کے حرام کو حرام کرنا اور اس کو اس طرح پر مٹنا جس طرح اللہ نے اس کو نازل کیا ہے اور اس کے الفاظ و معانی میں تحریف نہ کرنا۔  
فرمایا ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی اسرائیلؑ گزر چکے ہیں جنہذا غیر کو  
مٹانے کا کوئی فائدہ نہیں (4)۔

امام کوئچ اور ابن جریر نے الحسن رحمہ اللہ سے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وہ کتاب کی قسمیات پر عمل کرتے ہیں اور  
تشریحات پر ایمان لاتے ہیں اور جو نہیں سمجھتے ان سے وہ اس کے جاننے والے کے ذمہ کرتے ہیں (5)۔





صاف کرنا، سو تجھیں جاننا، انہیں کانٹا، بظلوں کے بال نوچنا (4)۔

امام ابن ابی شیبہ اور انسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زہیر ناف ہاں صاف کرنا، ٹخنوں کا نخیہ مٹا کر، کانٹا، بظلوں کے بال نوچنا (2)۔

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں چیز پر فطرت سے ہیں۔ سو تجھیں کانٹا، زہری کا لبا کر، سواک کر، پانی سے ناک صاف کر، انہیں کانٹا، ہاتھوں کے ہونٹوں کا دھوا، بظلوں کے بال نوچنا، زہیر ناف ہاں صاف کر، پانی سے ستھرا کر، معصوب کر، تے ہیں، دوسری چیز میں بھول گیا مگر وہ کلی ہو گئی (3)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی تعالیٰ نے فرمایا: فطرت پر ہے کلی کرنا، پانی سے ناک صاف کر، سواک کر، سو تجھیں کانٹا، انہیں کانٹا، بظلوں کے بال نوچنا، زہیر ناف ہاں صاف کرنا، تھوں کے جوڑ جوڑنا۔ مٹا کر۔ تے کے بعد جسم کا پانی پھرتا اور خشک کرنا (4)۔

امام ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہات چار چیزوں میں ہے سو تجھیں کانٹا، زہیر ناف ہاں صاف کر، انہیں کانٹا اور سواک کر (5)۔

امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سو تجھیں کانٹے، انہیں کانٹے، زہیر ناف ہاں صاف کرنے، بظلوں کے بال نوچنے کا حکم ہے۔ لے آتے حصین فرمایا ہے کہ چالیس دنوں سے زیادہ جان کو نہ پھوڑا جائے (6)۔

1- احمد، ابویحییٰ نے شعب ابی یوسف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، جبریل آپ کے پاس آئے میں بیت ہو گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے کہیں بیٹ نہ آتے جب کہ تم میرے درگزر ہونے والے نہ سواک کرتے ہو نہ تم اپنے ناخن کاٹتے ہو نہ نبی، سو تجھیں کانٹے، زہیر ناف ہاں صاف کر کے جوڑ صاف کرتے ہو (7)۔

2- ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اسے حسن بھی کہا ہے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اپنی سو تجھیں کانٹے سے فرمایا: کہ لکھ خن کے ظلم اور انہیں ایسا کرتے تھے (8)۔

3- امام ابن ابی شیبہ، احمد، ترمذی (انہوں نے اس کو صحیح بھی کہا ہے) اور انسائی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے

1- تصحیح حدیث جلد 2 صفحہ 975 مطبوعہ دارالحدیث، بیروت

2- پینا

3- مصنف ابن ابی شیبہ جلد 1 صفحہ 178 مطبوعہ مکتبۃ الریان

4- سنن ابی داؤد جلد 1 صفحہ 155 مطبوعہ مکتبۃ الرشد، بیروت

5- مشکوٰۃ جلد 10 صفحہ 185، رقم الحديث 10401 مطبوعہ رستہ العلوم، دہلی

6- جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 100 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ

7- جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 100

8- بخاری جلد 11 صفحہ 432 (12224)



روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی مومنوں کو کچھ نہیں دیا، ہم میں سے نہیں (۱۶)۔

امام مالک، بخاری، مسلم، یوزوف اور ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شرکین کی مخالفت کرو اور اڑھیاں بڑھاؤ اور مومنوں کو صاف کرو (۱۷)۔  
ابن حجر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں کی مخالفت کرو اور مومنوں کو  
کانو اور اڑھیاں بڑھاؤ۔

امام ابن ابی شیبہ نے حبیبہ بنت عبد اللہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک عورتی آدمی کی ایک  
سٹیجینہ کے پاس آیا اس نے اس کی موٹی سی اونٹنی چھی اور نوٹھیں بڑی بڑی رکھے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اسے لڑکایا  
یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ وہادیں ہے۔ فرمایا: لیکن عمار سے دینا میں یہ ہے کہ مومنوں کا نو اور داؤغ تو لہا کرو (۱۸)۔

نام احمد نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کی موٹھیں لمبی تھیں تو فرمایا  
مجھے قسمی دار اور سوکھ دو۔ آپ ﷺ نے سوکھ اس کے ہونٹ پر رکھا اور جو موٹھیں اس سے نہ اٹھیں وہ کات دیں۔

ابو یزید، ابی طہر اسی نے امام عطاء میں بختمی نے اشعب میں حسن سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کہ روز نماز کے نہ جانے سے پہلے ناخن کاٹتے اور مومنوں کاٹتے تھے (۱۹)۔

امام ابن عمری نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد  
فرمایا کہ مرد و چالیس دن کے اندر یرغاف باں صاف کرے اور غنوں کے بال تو بچے جب وہ ظاہر ہوں اور پنے موٹھوں کو  
لہا نہ چھوڑے اور جو سے جو تک ناخن کاٹے۔

ابن عمر نے ضعیف سند کے ساتھ جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے  
ناخن کاٹو کیونکہ شیطان گوشت اور ناخن کے درمیان چھتا ہے۔ طبرانی نے ضعیف سند کے ساتھ ابوسعید بن جعد سے روایت کیا  
ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے ہر چیز کے متعلق پوچھا جس کی میں نے ناخنوں کے اندر جوئیں ہوتی ہے اس  
کے متعلق بھی پوچھا فرمایا میں چیز کو چھوڑ دوں جو مجھے شک میں چلا کرے اور میں چیز اختیار کر جو مجھے شک میں نہ ڈالے (۲۰)۔

ابو یزید نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے دوام کیوں  
نہ ہو جب کہ تم میں کوئی ایک اپنے پوراں اور ناخنوں کے درمیان (نیل) ٹھٹھے ہوئے ہو رہا ہے۔ بختمی نے اشعب میں حسن  
ابن عاصم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی تو آپ ﷺ وہاں میں دویم ہوئے آپ سے پوچھا تو فرمایا  
مجھے دوام کیوں نہ ہو تم میں سے ہر کوئی اپنے ناخنوں کو پوراں کے درمیان (نیل) ٹھٹھے ہوئے رہتا ہے (۲۱)۔

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۱۵، ص ۱۲۷، طبع مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۵، ص ۲۲۲، طبع مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

۳۔ ابن ماجہ، جلد ۱، ص ۱۴۵، طبع مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

۴۔ ابن ماجہ، جلد ۱، ص ۱۴۵، طبع مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

۵۔ ابن ماجہ، جلد ۱، ص ۱۴۵، طبع مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

ارم بن مہاجر رحمہ اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواک  
وہ نہ کہ مسواک سند کے لئے پانچویں کا مٹ ہے اور رب کی بات کا باعث ہے جب بھی جو ہے ہاں جو میل سے  
مسواک کی وصیت کی گئی کہ مجھے اپنے دل اور اپنی امت پر اس کے فرض ہونے کا نوید ہو۔ اور مجھے اپنی امت پر تکلیف کا  
ادب بتلواتا تو میں ان کے لئے مسواک فرض کر دیتا اور میں مسواک کرتا ہوں حتیٰ کہ مجھے اپنے دل کے اندر (سوزاں) کے  
کونوں سے کا نوید ہو (۱۶)۔

ارم بطبرانی نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
مسواک کرنا مرد کے لئے پانچویں کا مٹ ہے اور رب کی رضا کا سبب ہے اور تھری جلد کا سبب ہے (۱۷)۔

ارم بن مہاجر اور یحییٰ بن زکریا نے ضعیف سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا: تم ہر مسواک کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ منہ کو صاف کرتا ہے اور رب کی رضا کا باعث ہے اور تھری جلد کا سبب ہے  
کیونکہ اس انسان کو کرتا ہے اور یہ سنت سے ہے اور انگوٹوں کی دھانی تھری کرتا ہے اور اس کی زبان کو دھوا کرتا ہے مسواک اس کو صاف  
کرتا ہے اور ظلم کو دور کرتا ہے منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے (۱۸)۔

ارم بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے حضرت ابویزید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
مسواک کرنا پانچویں کا مٹ ہے اور رب کی رضا کا سبب ہے اور تھری جلد کا سبب ہے اور تھری جلد کا سبب ہے اور تھری جلد کا سبب ہے  
(۱۹)۔

ارم بن مہاجر اور یحییٰ بن زکریا نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
مسواک کرنا پانچویں کا مٹ ہے اور رب کی رضا کا سبب ہے اور تھری جلد کا سبب ہے اور تھری جلد کا سبب ہے اور تھری جلد کا سبب ہے  
(۲۰)۔

ارم بن مہاجر اور یحییٰ بن زکریا نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
مسواک کرنا پانچویں کا مٹ ہے اور رب کی رضا کا سبب ہے اور تھری جلد کا سبب ہے اور تھری جلد کا سبب ہے اور تھری جلد کا سبب ہے  
(۲۱)۔

ارم بن مہاجر اور یحییٰ بن زکریا نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
مسواک کرنا پانچویں کا مٹ ہے اور رب کی رضا کا سبب ہے اور تھری جلد کا سبب ہے اور تھری جلد کا سبب ہے اور تھری جلد کا سبب ہے  
(۲۲)۔

1. سنن ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۱۷۱ رقم الحدیث 289، طبع دارکتب العلمیہ بیروت، رقم الحدیث 179 جلد 8 صفحہ 179

2. ابی داؤد، ابی یزید، جلد 3 صفحہ 507، طبع دارکتب العلمیہ بیروت

3. سنن ابی داؤد، ابن خثیم، جلد 1 صفحہ 145، رقم الحدیث 36، طبع دارکتب العلمیہ بیروت

4. سنن ابی داؤد، جلد 1 صفحہ 514، رقم الحدیث 18

5. ابی یزید، جلد 2 صفحہ 255، رقم الحدیث 1255

6. سنن ابی یزید، جلد 1 صفحہ 38، طبع دارکتب العلمیہ بیروت

7. سنن ابی یزید، جلد 1 صفحہ 245، طبع دارکتب العلمیہ بیروت



کو درود کرتا ہے۔ ابو نعیم نے معمر بن السحابہ میں صحیحہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رات نہ سوئے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے سواک کر لیا۔

امام ابن ابی شیبہ نے المصنف میں، ابو نعیم نے کتاب اسواک میں ضعیف سند کے ساتھ ابوقحسین عن ہارون رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ وہ ہجر پر جانے سے پہلے سواک کرتے تھے اور جب رات کو اٹھتے تھے اور جب نماز کی طرف جاتے تھے تو بھی سواک کرتے تھے، ابن ابی شیبہ نے کہا آپ نے اپنے نفس کو تکلیف دی ہے انہوں نے فرمایا: مجھے اس امر نے تیار نہ کیا کہ نبی کریم ﷺ ان اوقات میں سواک کرتے تھے (۱)۔ ابو نعیم نے حسن سند کے ساتھ عبد اللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر شاق کر کے کاغذ پڑھنا تو میں ان کو عمری کے وقت سواک کرنے کا حکم دیتا۔ جبرائی نے الاوسط میں حسن سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر تکلیف نہ ہو تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ سواک کرنے کا حکم دیتا (۲)۔

امام شافعی، ابن ابی شیبہ، احمد، نسائی، ابویعلیٰ، ابن خریزہ، ابن حبان، حاتم لاؤرنگانی نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کیا۔ جبرائی میں، صالح اللہ علیہ السلام نے فرمایا سواک نہ کرنے کے لئے طہارت اور رب کی رضا کا موجب ہے (۳)۔

امام احمد و جبرائی نے الاوسط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سواک ضرور کیا کرو ورنہ کوہِ کبریا سے آگے اور رب تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے (۴)۔

امام احمد نے ضعیف سند کے ساتھ حکیم یاقوت بن عمار سے روایت کیا ہے نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمانِ عام میرے پاس دروازوں کے ساتھ کھڑے تھے اور سواک نہیں کرتے اور اگر مجھے اپنی امت پر تکلیف کاغذ پڑھنا تو میں ان پر سواک کی طرح فرض کر دیتا جیسا کہ ابن ابی شیبہ نے کہا ہے (۵)۔ جبرائی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ سواک کا ان کی اس جگہ رکھتے تھے جہاں کتابِ کلم رکھتا ہے (۶)۔

امام القسطلانی نے المغنی میں ابو نعیم نے اسواک میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ جب سرفراہے تو سواک، تنگی میں اور مدانی، بولنے اور شیشہ ساتھ لے جاتے تھے۔

امام ابو نعیم نے ایک کثرہ سند کے ساتھ حارث بن محمد رضی اللہ عنہ سے سرفراہے روایت نقل کی ہے کہ سواک کرتا اور جب ہے۔ ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں سواک کا اس طرح حکم دیا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کے متعلق کوئی حکم نازل ہو جائے گا (۷)۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۱، صفحہ ۵۵ (1788)

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۱، صفحہ ۵۶ (1792) مطبوعہ مکتبہ العلم والکلم

5۔ ہیثمی، جلد 3، صفحہ 442

7۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 56

2۔ کثرہ، جلد 2، صفحہ 138 (1266) مطبوعہ مکتبہ المعارف

4۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 108 مطبوعہ دار المعاد، بیروت

6۔ ملین، کبریٰ، جلد 1، صفحہ 37

امام حسن اپنی شہریت مغربت انسان بن علیہ رحمۃ اللہ سے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ حضور ابراہیم ؑ نصف ہے مرسواک کرنا و مرسواک نصف ہے اگر مجھے اپنی موت پر تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں چرندار کے وقت سواک کا حکم دیتا۔ مرسواک نے مساجد بنی ہوئے اور تختیں بنی ہوئے اور ستر گھنٹوں سے افضل ہیں جو مرسواک کے بغیر بنے ہوئے (۶)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سلمان بن احمد رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسوکہ تہود اور صفائی تہود، و طاق ہر تہ کر، اللہ طاق ہے، و رواق کو پسینہ کرتا ہے (2)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے گھر کے دروازے پر دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں ایک کھنڈی (مٹی کی برتن) لیے ہوئے تھے۔

امام حکیم ترمذی نے نوادر واصول میں ایسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن ہر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جس میں نبیہاں دانی سے حضرت عبداللہ بن ہر رضی اللہ عنہ نے اسے محفوظ رکھا ہے۔ فرمایا اپنے ناخن کا نوادہ اور گلے پہنے ناخنوں کو دیکھ کر یہ روایت جو وہاں کو صاف کرو (۱۵)۔

امام غلامی نے بھی ابوہریرہؓ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ فرماتے ہیں:

اَلْكِتَابُ سِنَةٌ وَالْحَدِيثُ كَالْمِثْقَالِ مَا تَرَكَهُ رَسُوْلُهُ فَهُوَ كَقَوْلِهِمْ اِنْ لَمْ يَنْصُرْنَا فَلَا مَنَّا وَهِيَ كَقَوْلِهِمْ اِنْ لَمْ يَنْصُرْنَا فَلَا مَنَّا

کتاب سنہ اور حدیث کما حقہ موازنہ کے برابر ہے۔ جس کو رسول اللہ ﷺ نے چھوڑ دیا تو اس کا وزن گواہوں کے ہونے یا نہ ہونے کے برابر ہے۔

اللہ العلیٰ ماجہ اور کبھی نے یہی سزا کے ساتھ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کو رور کرنے کے لئے کوئی ریپ لٹے تو ہاتھ کے ساتھ زیناف میں الگ کر دیتے تھے (۵)۔

امام ترمذی نے انجائی شریف سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ چاہتا تھا کہ اسے لکھ دے مگر اسے دیکھ کر اس نے فرمایا: "اے انس! یہ تو میری کتاب ہے، میں اسے اپنے لیے رکھتا ہوں۔" (صحیح ترمذی، ج ۱، ص ۱۰۰)

امام احمد بن حنبلؒ نے شہداء کو دس سے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ غنیمت مردوں کے لئے سنت ہے، مردوں کو کیلئے اچھا ہے۔  
ابو جعفر ابی نے سرمد اشعثی میں، ابو الشیخ نے کتاب العقیدہ میں، یحییٰ نے حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت کی۔

ہے۔ ابو ابراہیم نے یحییٰ بن عبد اللہ کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر سے نکلو اور اسے ہل چھوٹو، (وہ ان کو مومنہ والوں کی

اور شخص نے مجھے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے ساتھ اسے شخص کو فرمایا اپنے گھر والے باپ جھپٹکے اور قتل کرے (76)۔

1- مختلف این آبی شش جلد 157 صفحہ 2- ایضاً  
3- جلد 257 صفحہ 4- جلد 257 صفحہ 5- جلد 101 صفحہ  
6- جلد 257 صفحہ 7- جلد 182 صفحہ 8- جلد 101 صفحہ

مستحق کرنا چاہیے۔

امام احمد ابودھری نے حضرت عثمان بن ابی العاص، رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہیں خندق کی مجلس میں بلایا گیا تو فرمایا ہم مرد وراثت آتے مگر چھوڑنا ہمیں خندق کے پرہیزگار بننے سے روکتا ہے۔

ابو بکر نے اسے اور دیگر حضرات اور عباسی رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بچے میں بچے کی سات بیڑیاں ساتویں ہیں۔ اس کا نام رکھنا اس کا خندق کرنا، اس سے تکلیف دہ بیڑی دل کا اور کرنا، حقیقہ کرنا، موطوعہ حقیقہ سے اس کو تھوڑا کرنا اور اس کے ساتھ نہ لے کر لے کر اس کے ساتھ وزن کرنا۔

ابو ابیہ واثق نے کتاب الحقیقہ میں اور یحییٰ نے روایت کیا ہے کہ ابیہ واثق نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام مہسن اور امام یحییٰ بن کافہ کا خندق کرنا اور ہر ایک کا خندق ساتویں دن ہوا۔

امام یحییٰ نے موسیٰ بن یحییٰ بن زبایر بن ابیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اٹھ ماہ اسلام کا خندق ساتویں دن کیا اور اس کا ان کی بلوغت کے وقت کیا۔

ابو ہریرہ سے جی بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے پتہ چل گیا ہے کہ اس شخص علیہ السلام کا خندق ہوا تو آپ کی عمر تیرہ سال تھی۔

حضرت ابو یوسف نے الحقیقہ میں موسیٰ بن یحییٰ بن زبایر بن ابیہ کے سلمیٰ سے روایت کیا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خندق کا ختم ملا جب آپ کی عمر سی سال تھی۔ آپ نے جدی سے کھانا کئے کہ جو خندق کر دیا تو آپ کو اس پر بہت تعریف ہوئی آپ نے اللہ تعالیٰ کو پکارا تو اللہ تعالیٰ نے وہی فرمائی کہ آپ نے ہمارے آگے سے پہلے جدی کی۔ عرض کی کہ اب میرے لئے حیرت ختم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ پتہ نہ پائے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خندق کے ختم کیا جب کہ آپ کی عمر تیس سال تھی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے شعبہ لایبان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے حضرت ابیہ ایمان نے خندق کیا جب کہ آپ کی عمر ایک سو بیس سال تھی آپ نے کھانا کئے کہ جو خندق کر دیا اس کے بعد آپ اسی سال زندہ رہے۔

امام ابن سعد ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے عبد بن اوس سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کھانا کئے کہ جو خندق کر دیا جب کہ آپ کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔ اس کے بعد آپ اسی سال زندہ رہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خندق کیا اور سب







روایوں نے حضرت دوح علیہ السلام کو قید کر لیا تھا تو سب سے پہلے حضرت ابو بکرؓ نے غصہ کیا۔ پھر آپ نے جنگ کی حتیٰ کہ روایوں سے حضرت دوح علیہ السلام کو آزاد کر لیا (۱)۔

امام ابن ماجہؒ نے حسن بن علیہ رحمۃ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب حضرت امیر المومنین علیہ السلام ان لوگوں سے جنگ کرنے کے لئے پہلے جنہوں نے حضرت دوح کو قید کر لیا تھا تو سب سے پہلے آپ نے فکرمکر جنگ میں سیر نہ سمجھ کر کلب کی شکل میں مرتب کیا۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے یزید بن ابی زید رحمۃ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے جس کا انہوں نے نام لیا تھا فرمایا: سب سے پہلے کلب نے مجھ سے ہاتھ ملے تھے اور ابوہریرہؓ علیہ السلام تھے۔ آپ کو خبر پہنچی کہ حضرت دوح علیہ السلام آپ کو قید کر کے لے گئے ہیں۔ تو آپ نے مجھ سے ہاتھ ملے اور اپنے لباس اور موالیوں کے ساتھ ان کی طرف پیش قدمی کی حتیٰ کہ آپ نے دشمن قوم کو پایا اور آپ نے حضرت ابوہریرہؓ کے اہل کو ان سے آزاد کر لیا۔

امام ابن ابی الدینارؒ نے کتاب میں روایت کی کہ حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سب سے پہلے رومی کیلے کا استعمال حضرت ابو بکرؓ نے کیا۔

امام ابن ابی الدینارؒ نے شعبہؒ سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس نے صباغ دواؤں کی ہم حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے (۲)۔

امام ابن سعدؒ ابن ابی اسحاقؒ ابو نعیمؒ نے انھیں میں بھیجی ہے شعبہؒ میں مکرّمہ رحمۃ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابو نعیمؒ عظیمیؒ الرضیٰ کی روایت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہما سے آپ نے کئی کئی بار دواؤں سے کئی کئی دفعہ کھنکھارے (۳)۔

امام نسائیؒ نے عمارؒ رحمۃ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ علیہ السلام جب کھنکھارے لگتے تو ایک میل تک کسی ایسے شخص کی تلاش کرنے جو آپ کے ساتھ کھانا کھائے۔

امام ابن ابی الدینارؒ نے کتاب الاخوان میں الخطیبؒ نے اپنی تاریخ میں روایت کی ہے کہ ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی سے حضرت صہبہؒ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ملاقات کے وقت سر دکا دوسرے سر سے سواغ کرنے کے متعلق پوچھا کیا تو فرمایا یہ قوموں کا سلام تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ چاندنی کتاب اور محبت کرنے والوں کا سلام تھا۔ سب سے پہلے جنہوں نے سواغ کیا وہ نیکل الرضیٰ تھے (۴) اور ایک دفعہ اپنے جانوروں کو بیت المقدس کے پہاڑوں سے دوڑا پہاڑوں کی طرف ہانکتے ہوئے نکلے تو انہوں نے ایک خوبصورت آواز کی جو اللہ تعالیٰ کی اللہ ہیں بیان کر رہی تھی۔ پس آپ جس مقصد کو چاہتے تھے وہ بھول گئے اور اس آواز کی طرف متوجہ ہو گئے، کیا، کچھ کہ ایک اعلان دہانہ لہان تھا لفظ کی توجہ پر نہ کر رہے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ علیہ السلام نے اس سے پوچھا اسے کچھ خبر اب کون ہے؟ اس نے کہا جو آسمان میں

ہے، پوچھا: میں کا رب کون ہے؟ اس نے کہا: جو اوپر ہے۔ پوچھا: اس کے علاوہ بھی کوئی رب ہے؟ شیخ نے کہا: لا إله إلا هو  
 وَحْدَهُ۔ حضرت ابراہیم نے پوچھا: تیرا قبل کیا ہے؟ اس نے کہا: کعبہ کی طرف۔ پھر پوچھا: تیرا کھانا کیا ہے؟ اس نے کہا: میں  
 گرمیل میں پھنوس کو بیچ کر رہا ہوں، دوسرا دیوں میں دن کو کھانا ہوتا ہے۔ پوچھا: کیا تیری قوم سے کوئی باقی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔  
 پوچھا: تیرا گھر کہاں ہے؟ اس نے کہا: اس غار میں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: تمہیں اپنے گھر سے جا۔ اس نے کہا  
 میرے اور اس غار کے درمیان ایک وادی ہے جو بحرِ ریم کی جاسکتی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: تو اسے کیسے عبور کرتا  
 ہے؟ اس نے کہا: میں اس پر آتا جاؤ رہتا ہوں۔ حضرت ابراہیم نے کہا: تمہیں لے چلے۔ شاید جزاوات اسے تیرے لئے مطیع کر  
 دیتی ہے میرے لئے بھی مطیع کر دے۔ وہ دونوں چل پڑے حتیٰ کہ ابھانچک پہنچ گئے۔ چلے ہوئے ہر ایک دوسرے پر تعجب کر رہا  
 تھا۔ جب وہ غار میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ان کا قبلہ بھی حضرت ابراہیم کا قبلہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے  
 پوچھا: جب سے سخت دن کون سا ہے؟ شیخ نے کہا: جب اللہ تعالیٰ حساب کے لئے لوٹی کری گا، جس دن جنم بھڑکائی جائے  
 گی، ہر مغرب فرشتہ انہی نرسل کر جائے گا اور اسے اپنے غم کی پڑی ہوگی۔ ابراہیم نے اسے کہا: یا شیخ اللہ سے دعا کرو کہ وہ  
 تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس ہولناکی سے بچائے۔ شیخ نے کہا: میری دعا سے کیا ہوگا؟ اس میں میری دعا نہیں تیس سال سے محبوس  
 ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: کیا میں تجھے تانہ دوں کہ کس چیز نے تیری دعا کو روکا ہوا ہے۔ شیخ نے کہا: ضرور بتاؤ۔  
 فرمایا اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کے سوال کو روک لینا ہے اللہ اپنے بندے کی آواز سے محبت کرتا  
 ہے۔ پھر اس کے ہر سوال کو ایسا ذخیرہ کر دیتا ہے جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اور جب بندے سے بغض رکھتا ہے تو اس کی  
 حاجت کو نورا نور اکردیتا ہے یا اس کے بچنے میں ایسی ذوال دیتا ہے تاکہ اس کی آواز کو روک نہ لے۔ تیری کوئی دعا آسمان میں  
 محبوس ہے۔ شیخ نے کہا: یہاں میرے پاس سے ایک نو جوان گزرا جس کے سر پر میوٹھیاں تھیں، تقریباً تین سال کا عمر نہ گزر  
 چکا ہے اس کے پاس بکریاں تھیں۔ میں نے پوچھا: یہ کی بکریاں ہیں؟ اس نے کہا: اللہ کے علیل ابراہیم کی ہیں۔ میں نے کہا  
 اسے اللہ اگر زمین میں تیرا کوئی علیل ہے تو دو مجھے انیس سو کوچ کرنے سے پہلے دکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: تیری  
 دعا قبول ہو چکی ہے پھر وہوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ اس دن سے مصلحت شروع ہوئی اس سے پہلے لوگ ایک دوسرے کو  
 مجھہ کرتے تھے۔ پھر اسلام کی آمد کے ساتھ مصافحہ آ گیا۔ پھر نہ کسی نے مجھہ کیا اور نہ مصافحہ کیا۔ مصافحہ کرنے والوں کی  
 انگلیاں ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے ان کی منقرت کر دی جاتی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے انہی دس بابوں میں نے اہلگیری میں کعبہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم  
 علیہ السلام نے عرض کی مجھے یہ چیز تکلیف دیتی ہے کہ میں اپنے سوا کسی کو تیری عبادت کرتے ہوئے نہ دیکھوں، ورنہ اللہ تعالیٰ  
 نے مانگ لیا کہ اگر تیرا ابراہیم کے ساتھ عبادت کرتے تھے اور آپ کے ساتھ رہتے تھے (۱)۔

امام احمد اور ابی نعیم نے نوف ابی کالی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے کہا: یا رب زمین میں

میرے سوا کوئی قہری عبادت کرنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میں پر اور فرشتے اور بندے میں آپ نے میں دن امامت کرائی۔  
 امام ابن سعد نے انھیں سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے مہمان نوازی کی۔  
 جنہوں نے سب سے پہلے قرعہ غنائی سب سے پہلے منید بال دینے جب کہ آپ کے پاس مال اور خدام کی قوت تھی  
 اہم ابن ابی شیبہ نے سنن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: سب سے پہلے شرع حضرت ابراہیم نے بنائی۔ میں  
 نے صلیب بن شریک سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جنہوں نے - رسولی بنی دو  
 ابراہیم علیہ السلام تھے (۱)۔

امام احمد نے الترمذی میں طرف رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: سب سے پہلے جنہوں نے علیحدگی اختیار کی وہ  
 ابراہیم علیہ السلام تھے، انہوں نے خدا کی یاد کے لئے اپنی قوم سے علیحدگی اختیار کی تھی۔  
 امام ابن ابی شیبہ نے المسند میں بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے  
 فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ پہلے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: جس کو سب سے پہلے قیامت کے روز کپڑے پہنائے  
 جائیں گے وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: لوگ قیامت کے روز برہنہ پا اور  
 برہنہ جسم ہوں گے، یہی قیامت کے روز جس کو سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں  
 گے (۳)۔ ابونعیم نے الحلیہ میں عبید بن عسیر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: لوگ قیامت کے روز برہنہ پا اور برہنہ جسم ہوں  
 گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میں اپنے خلیل کو برہنہ نہیں دیکھ رہا ہوں؟ یہی حضرت ابراہیم کو منید کپڑے پہنائے جائیں گے  
 اور وہ پہلے شخص ہوں گے جن کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے الترمذی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: قیامت کے  
 روز ابراہیم علیہ السلام کو دو قطعی کپڑے پہنائے جائیں گے پھر نبی کریم ﷺ کو حیرہ کا لباس پہنایا جائے گا جب کہ آپ عرش کی  
 دائیں جانب ہوں گے (۴)۔

امام ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ  
 ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یہ صحرانویہ (اسے سادہ مخلوق سے بجز) آپ ﷺ نے فرمایا: ایہ لقب ابراہیم  
 علیہ السلام کا ہے (۵)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو صالح سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ابراہیم علیہ السلام نے طوفان رزق میں محنت کی لیکن  
 کھانے کے پانے پر درپردہ نہ تھے۔ بلکہ وہ ایک دلوں پر خرم زمین سے ترسے تو اس سے کچھ نمی اٹھائی پھر اپنے گھراؤلوں کی

طرف لوٹ آئے۔ گھر والوں نے پوچھ یہ کیا ہے؟ فرمایا میں نے گمراہی میں گھرنا ہے۔ انہوں نے جب ضرورتاً سر ہٹانے ہی تھے۔ جس جب اس میں سے آپ کچھ کاشت کرتے تو اس کی فصل سے فراغت فرما لیتے جن میں بچے وہاں سے لے جاتے تھے (۱)۔

نامہ ایسا ہی شیعہ احمد نے الزہدی، ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت سلمان سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں حضرت ابراہیم کے پردہ پر جو کچھ لٹکے ہوئے تھے تو انہوں نے ”آپ کو بہت سے چاہا اور آپ کو کچھ دیا“ (”آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی“ (۲)۔

امام حماد سلمہ، ابو داؤد و دارقطنی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے پیغمبر بھیجا کہ میں قرآن پڑھ کر ایک قرأت میں پڑھوں تو میں نے عرض کی یا رب میری امت پر آسانی فرما۔ وہ بار بار فرمایا: ”وقرآن پڑھ پڑھ میں نے عرض کی یا رب میری امت پر آسانی فرما، تیسری مرتبہ ارشاد ہوا اسات قرآن تو میں پڑھوں، ہر بار جو تو نے سونے کی آواز دے۔ اس کے برابر مجھ سے مانگے۔ میں نے عرض کی یا اللہ میری امت کو بخش دے۔ اس اللہ میری امت کو بخش دے اور تیسری دعا میں نے اس دن سے لئے منور کر دی ہے جس دن عادی مخلوق حتیٰ کہ ابراہیم بھی مجھ سے منہ لگائے ہوئے ہوں گے (۳)۔

امام احمد نے الزہدی، ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے تھے۔ مسکینوں اور سرفروں پر رحم فرماتے تھے۔ ان کے پاس مہمان آتے تھے تو گردن لٹکی کر کے بیٹھا کرتے۔ پھر مہمان کی تلاش میں راستہ پر نکل پڑتے۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ ملک الموت انسانی شکل میں آپ کے پاس سے گزرے۔ اس نے سلام کیا تو آپ نے اسے سلام کا جواب دیا پھر پوچھ تو کون ہے؟ اس نے کہا میں سرفروں۔ فرمایا میں یہاں تیرے جیسے شخص کے لئے بیٹھا تھا۔ آپ نے ملک الموت کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا چلو، آپ اسے چنے ٹھہرائے۔ جب حضرت اٹھنے لگے کہ ملک الموت کو دیکھا تو پہچانا گئے۔ حضرت اٹھنے علیہ السلام رونے لگے۔ جب سارا نے حضرت اٹھنے علیہ السلام کو روئے ہوئے دیکھا تو وہ بھی اس کی وجہ سے رونے لگے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارا کو روئے دیکھا تو آپ بھی رونے لگے۔ جب ملک الموت نے ابراہیم کو روئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ پھر ملک الموت اوپر چڑھ گئے۔ جب وہ بلند ہو گئے تو ابراہیم علیہ السلام غصہ میں ہو گئے اور فرمایا تم میرے مہمان کی وجہ سے رونے لگے؟ کہ وہ چا گیا۔ دعوت اٹھنے لگا کہ اب حاضر! آپ مجھے سلامت نہ کریں میں نے آپ کے ساتھ ملک الموت کو دیکھا تھا، میرے خیال میں آپ کی موت کا وقت آگیا ہے، آپ اپنے گھر والوں کو وصیت کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک کمرہ تھا جس میں آپ عبادت کرتے تھے۔ جب آپ اس سے باہر نکلے تھے تو اسے بند کر دیتے تھے اور کوئی اس میں داخل نہیں ہوتا تھا۔ حضرت ابراہیم نے اپنے عبادت خانہ کا دروازہ کھولا تو اندر ایک شخص بیٹھا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا تجھے یہاں کس نے داخل کیا اور کس کی اجازت سے تو داخل ہوا؟ اس نے کہا، اب الہیت کی اجازت سے اور کیا اب الہیت (گھر کا مالک) اس کا دروازہ کھلا دے گا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کمرہ کے ایک کونہ میں نماز پڑھنے لگے اور دعا میں مصروف ہو گئے جس میں وہ



۳۔ ائمہ نے انجیل میں معبود بن جبرائیل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ انبیاء کے رحم سے اسے ملک الموت کا بیٹا بنا کر تعالیٰ نے اسے دنیا پر بھیجا اور اسلام کی طرف ملک الموت کو بھیجا تاکہ ان کی روح قبض کرے۔ حضرت ملک الموت حضرت ابراہیمؑ کے گھر میں ایک خوبصورت نوجوان کی شکل میں داخل ہوئے۔ حضرت ابراہیم ایک غیر خوش خلق شخص، جب درواخل ہوا تو ابراہیم علیہ السلام کی غیبت ابھری فرمایا، واللہ کہہ رہے تھے میرے گھر میں کس نے داخل کیا ہے؟ ملک الموت نے کہا میں تم کو دیکھنے آیا ہوں۔ حضرت ابراہیم سائل سمجھ گئے۔ ملک الموت نے کہا اتنا ابراہیم مجھے حیوی روح قبض کرنے کو کہہ گیا ہے۔ حضرت ابن عباس علیہ السلام نے کہا اتنا ملک الموت تو مجھے بہت وسوسہ داکہ اخلاقی میدانِ اسلام آجائے۔ جب حق تعالیٰ درواخل ہوئے تو آپ اس کی طرف مڑے ہوئے اور برائید نے دوسرے کو گلے لگا دیں پس ملک الموت نے اس معاملہ کو چھڑایا۔ ملک الموت اللہ تعالیٰ کی وکالت میں ہوئے تو عرض کی یا رب میں نے تیرے فیصلے رکھا ہے جو موت سے پریشان نہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ملک الموت تو میرے ظلیل کے پاس بندگی عاصرت میں بادوام کی روح قبض کر رہا ہے پس ملک الموت اس وقت آئے جب حضرت ابراہیم سوئے ہوئے تھے اور اس وقت ان کی روح قبض کی (۱)۔

[illegible]

عالم احمد دہلوی نے اپنے بیان کے تحت: میں اور اس قابل داد و دے البعث میں وہاں جانا، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح بھی کہا ہے) اور یحییٰ نے البعث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومنین کو اللہ عزوجل ہر روز اپنے دربار میں ایک پہناؤ میں ہے۔ حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ ان کی کلمات کرتے ہیں حتیٰ کہ قیامت کے روز ان کے والدین کی طرف ان کو روانہ کریں گے (2)۔

اہم مسعود بنی منصور نے کھول دیا۔ اس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کے بچے جنت کے اندر  
بلبل ہڑیاؤں کی طرح دو رکعت کے اور ہیں۔ اور اب ہم بھیہ السلام ان کی کفالت کرتے ہیں (33)۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِكَ اَمَّا بَعْدُ

امام محمد بن حمید نے لندن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا یہ مطلب دریافت کیا ہے کہ آپ کے وہ ہیں، آپ کی رہنمائی پر آپ کی سنت کی پیروی کی جائے گی۔ قتال و میں غیر فتنہ، عرض کیا کہ میری اولاد میں سے دوسرے لوگوں کے لئے ۱۸ ہوں تو لافہ تنائی سے فرمایا یا لای علی الخلیفۃ العظمیٰ علیہ السلام کہ یہاں امداد کی ہر سنت کی پیروی نہیں ہوگی۔

نام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر نے تقادیر محمد ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ عہد قیامت کے دن کے

۱- صیحة مولانا ابوالخیر، جلد ۵، صفحہ 278، مطبوعہ مطبعہ امجدیہ  
2- مستدرک ماہنامہ ۹ مئی 541، مطبعہ دارالکتب نظامیہ بیروت

3. تہذیب و تمدن، منطق، جلد 2، صفحہ 160، مطبوعہ دار الفکر،

محقق ہے کہ خدا کو قیامت کے روز اللہ کا عہد نہیں پہنچے گا لیکن دنیا میں انہوں نے اس کو پایا اور وہ مسلمانوں کے وارث بنے ان سے نکاح کے بغیر لیکن قیامت کے روز اللہ کا عہد اور اس کی عزت و کرامت اس کے دوستوں پر منحصر ہوگی (۶۱)۔

امام ابن جریر نے ربیع رحمہ اللہ سے روایت چلاؤ اللہ کے تحت روایت کیا ہے کہ خبری اقتداء کی جائے گی اور بیوی کی جائے گی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے باؤ میں ڈال دیتی تھی یعنی سیری اولاد سے بھی ایسے جادے جن کی اقتداء کی جائے (۲)۔

امام الغزالی اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا میں تجھے لوگوں کے لئے امام بنائے گا ہوں۔ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي حضرت ابراہیم نے عرض کی میری اولاد میں سے بھی امام بنائے گا تو اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا میرا عہد ظالموں تک نہیں پہنچے۔

امام ربیع رحمہ اللہ ابن جریر نے عہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ امام بنائے گا ہوں۔ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي حضرت ابراہیم نے عرض کی میری اولاد میں سے بھی امام بنائے گا تو اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا میرا عہد ظالموں تک نہیں پہنچے۔

امام ابن اثیر، دینان ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خبر دے رہے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی نسل میرے ظالم بھی ہوں گے جن کو عہد بھی نہیں پہنچے گا، پس اس کی شان کے لائق نہیں کہ وہ ظالموں کو وال بنائے۔

امام عہد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ لا تَقَالُ عَنْهُمْ مِنَ الظَّالِمِينَ کا مطلب یہ ہے کہ آپ پر مصیبت آئی کسی کے لئے عہد نہیں ہے کہ آپ اس کی امامت کریں (۴)۔

امام کعب اور ابن مردود نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لا تَقَالُ عَنْهُمْ مِنَ الظَّالِمِينَ کی تفسیر میں فرمایا۔ امامت صرف نبی میں ہے۔

امام عہد بن حمید نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مصیبت میں مخلوق کی امامت نہیں ہے۔

امام عہد بن حمید نے ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ صرف نبی کی امامت فرض ہے۔

وَرَادُ جَعَلْنَا الْبَيِّنَاتِ مِثَابَةً لِلنَّاسِ وَأُمَمًا وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَاهِرِ إِبْرَاهِيمَ

مُصَلًى وَعَهْدًا عَلَيْنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهَّرَا بَيْنِي لِلْعَالَمِينَ وَ

الْعَالَمِينَ وَالزَّكَاةَ السُّجُودَ ۝

”اور یاد کرو جب ہم نے بنی آدم (خاندان کعب) کو مرکز لوگوں کے لئے، اور اس کی جگہ اور (انہیں ہم دیا کہ)





[illegible]

امام مسلمہ ابن ابی داؤد و ترمذی و ابی داؤد و ترمذی نے انھیں میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے طرف سے تین چکر میں میں آیا اور چار چکر میں آپ سے چلے گئے کہ جب طواف سے فارغ ہو گئے تو مقام : کعبہ کا قصد کیا جس کے پیچھے درختیں اور فرما گئیں اور یہ آیت پڑھی **وَأَتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ رَبِّكُمْ مَضْمِنًا** اور میں جب اس کی حالت اور اس مرد ہونے پر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ان مقام اور حضرت عمرؓ نے طرف کی رسول اللہ ﷺ کی مقام پر اہم ہے۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ فرمائی ہے۔ (ابو داؤد ۱۸۰۰)

امام طبرانی اور الخطیب نے اپنے تاریخ میں حضرت ابن کرم رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ رسول اللہ اکرم صلاہ وعلیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو اس وقت زیارت نازل ہوئی کہ **وَأَشْجُوهُ وَأَمِنَ خَفَا بِرَأْيِهِ فَفَصَّلُ**۔<sup>3</sup>

امام مہدی بن حمید اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اکرم صلاہ وعلیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھیں تو اس وقت زیارت نازل ہوئی کہ **وَأَشْجُوهُ وَأَمِنَ خَفَا بِرَأْيِهِ فَفَصَّلُ**۔<sup>4</sup>

امام ابن ابی شیبہ نے جوہرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اسے چاہیے پڑھتا ہے کہ **مِنْ رَأْيِهِ فَفَصَّلُ**۔<sup>5</sup> سے ملا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ کی پار رسول اللہ اکرم صلاہ وعلیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو آپ اس کو پڑھتے کہ **وَأَشْجُوهُ وَأَمِنَ خَفَا بِرَأْيِهِ فَفَصَّلُ**۔<sup>6</sup>

ابن شیبہ نے اسے بھی فرمایا کہ رسول اللہ تعالیٰ نے **وَأَشْجُوهُ وَأَمِنَ خَفَا بِرَأْيِهِ فَفَصَّلُ**۔<sup>7</sup>

اب ہم اپنی اپنی روایتوں میں مذکور روایات سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ہم نے جو کچھ تمہاری مجلس میں نقل کیا تو اچھ مواتو اللہ تعالیٰ نے یہاں شہداء و شہیدوں، ائمہ و انصار، فریاد پلے مقام اور محبت اللہ شریف نے قریب تھا کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو وہ مجھ میں تمہاری فریاد کو کہہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ اسے کہہ کر تے تھے تو اس کے معانی قرآن نازل ہو جاتا تھا۔

تمام انی مردویہ نے عمر بنی یحییٰ علیہ السلام کے حوالے سے روایت کیا کہ وہ تمام براہیم کے پاس سے گزرے اور عرض کی یا رسول اللہ کیا تم اپنے رب کے فضل پر ایمان کے مقام پر گزرے ہو۔ اور شاگرد فرمایا کیوں نہیں عرض کیا یا ام ایمن کو کچھ نہ کہہ دو؟ اس نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ **وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ** اور خدا کے سوا کوئی نہیں ہے۔

ابن ابی خدیجہ نے لکھنؤ میں دارالافتاء کے اماموں میں ابو یوسف کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ ہے خیر، یہی حضرت عمرؓ کے عہد میں

۱. منشی علی بن مسعود، ۲۶ محرم (۱۲۹۵/۱۶۰۰) مطبوعه: نجفی  
۲. ابن اثیر، ۱۷ جمادی الثانی (۱۲۸۱) مطبوعه: دار الفکر بیروت  
۳. منشی ابی جابر، ۳ محرم ۴۴۶، چاپ آمله مطبوعه: دار الفکر بیروت  
۴. جامع الزمینی، ۲ محرم ۲۰، مطبوعه: دار الفکر بیروت

یا رسول اللہ یہ ہمارے رب کے فضل کا مقام ہے کیا ہم اس کو جو نے نماز نہ بنائیں۔ اس وقت مذکورہ ارشاد نہ نازل ہوا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مقام ابراہیم جس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے وہ وہی ہے جو مسجد میں ہے۔ کثرت کے بعد پورے حج کو مقام ابراہیم بنادیا گیا۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مقام ابراہیم تمام حرم ہے۔ امام ابن سعد ابن المنذر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ مقام ابراہیم آسمان سے اُتار دیا گیا۔ امام ابن ابی حاتم نے اور انارذی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مقام ابراہیم جنت کے باقوس میں سے ایک یا قوت تھا اس کا نور ختم کیا گیا۔ اگر یہ نور ختم نہ کیا جاتا تو زمین و آسمان کا مابین روشن ہوتا اور لڑکن بھی اسی طرح ہے۔

امام الترمذی، ابن خباب، احمد، بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکن اور انعام دونوں جنت کے باقوت ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کا نور ختم کر دیا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ مشرق و مغرب کے امین کو روشن کر دیتے (۱)۔

امام حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکن اور مقام جنت کے باقوت میں سے دو باقوت ہیں (۲)۔

امام عبد بن حمید، ابن المنذر، ابو حاتم نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مقام ابراہیم کے حجر کو اللہ نے نرم کیا اور رحمت بنایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہوتے تھے اور حضرت اسماعیل حجر اٹھا کر لاتے تھے۔ امام بیہقی نے اشعوب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکن اور مقام جنت کے باقوت سے ہیں۔ اگر ان کو آسمانوں کی خطائیں نہ چھو جس تو یہ مشرق و مغرب کا مابین روشن کر دیتے اور اس کو کسی مصیبت زدہ نہ بنایا کرتے تھیں چھو اگر اسے قضا ہوگی (۳)۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض فرمایا روایت نقل کی ہے کہ اگر اس کو جاہلیت کی بنا نہیں نہ چھو جس تو اس کو مصیبت زدہ نہ چھو اگر اس کو شفا ہوتی اور اس کے علاوہ زمین پر جنت کی کوئی چیز نہیں ہے (۴)۔

امام احمدی نے فی فضائل کہ جس میں سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لڑکن اور مقام جنت کے حجروں میں سے دو حجر ہیں۔

امام انارذی نے تاریخ کہ جس میں ابو الجوزی نے باہر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قیامت کے روز حجر اور مقام احد پر پاڑی مثل آئین کے وہاں کی دو دو آنکھیں اور دو دو ہونٹ ہو گئے، جلد آواز کے ساتھ متادی کریں گے اور اس شخص کے لئے کوئی دین گم نہیں ہے ان کے ساتھ وہاں کے ساتھ حوائط کی ہوگی۔

1۔ جامع ترمذی، جلد ۱، صفحہ 107، مطبوعہ دار الفکر، کتب خانہ لبنان 2۔ مستدرک حاکم، جلد ۱، صفحہ 456، مطبوعہ مکتبہ مطابع العصر، مصر

4۔ ایضاً

3۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 449

۱۔ ابن ابی شیبہ نے ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مقام کو چھو رہے ہیں فرمایا جس میں اس کا حکم نہیں دیا گیا جس میں صرف اس کے پاس نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، الطحاوی، ابو داؤد، ترمذی نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ لوگوں کو مقام کے پاس نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اس کو چھونے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس امت نے دیکھا ایسے تفکرات کئے ہیں جو پہلی امتوں نے نہیں کئے، ہمیں بعض لوگوں نے بتایا ہے جنہوں نے حضرت ابراہیم کی حج کی اور انہیں کھانوں کے نشان دیکھے تھے پس اس امت نے اس کو چھو چوک ان نشانات کو مٹا دیا ہے (۱۰)۔

امام ابوزرقی نے نوئل بن معاویہ رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عمر اسد بن عبدالمطلب کے عہد میں مقام کو الہاب کی صورت میں دیکھا تھا۔ ابو محمد الحارثی فرماتے ہیں الہاب سے مراد سفید موتی ہے۔

امام ابوزرقی نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے اس نشان کے متعلق پوچھا جو مقام پر قاتوا نہیں نے فرمایا یہ حجر پہلے بھی اسی کیفیت میں تھا جیسا کہ آج ہے لیکن نفعی نے مقام کو اپنی نشانوں میں سے ایک نشان بنانے کا ارادہ فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہر ائمہ علیہ السلام کو لوگوں میں اعلان حج کرنے کا حکم فرمایا تو آپ مقام پر کھڑے ہوئے یہ مقام بلند ہوا حتیٰ کہ تمام پہاڑوں سے بلند ہو گیا۔ پس آپ نے نیچے دیکھ اور فرمایا۔ لوگو! اپنے رب کا حکم قبول کرو! پس لوگوں نے اس کو قبول کیا۔ پس لوگوں نے کہا لَکُمُ الْبَلَدُ، پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اثر اس حجر پر تھا جب اللہ نے ارادہ فرمایا تھا کہ میں آپ کا میں دیکھتے تھے اور کہتے تھے لوگو! اپنے رب کا حکم قبول کرو، جب آپ فارغ ہوئے تو انہیں مقام کو قبلہ بنانے کا حکم دیا پس آپ نے اسے اپنے سامنے رکھا آپ روزانہ ان طرف مندر کے نماز پڑھتے تھے جب کہ وہ آپ کے سامنے ہوتا تھا۔ یہ آپ کا قبلہ رہا جب تک اللہ نے چاہا۔ پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کعبہ کے روزانہ کی طرف اس کے سامنے نماز پڑھتے رہے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہیں بیت المقدس کی طرف مندر کے نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔ آپ ہجرت سے پہلے اور کچھ وقت ہجرت کے بعد بیت المقدس کی طرف مندر کے نماز پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس قبلہ کی طرف آپ کو پھر تائب فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی ذات اور دوسرے انبیاء کا پسندیدہ تھا۔ پس مدینہ میں رہتے ہوئے آپ میراب کی طرف مندر کے نماز پڑھتے تھے پھر آپ مکہ تشریف لائے تو جب تک مکہ میں ہے مقام کی طرف مندر کے نماز پڑھتے رہے۔

امام سعید بن منصور اور ابن جریر نے معاویہ رحمہ اللہ سے فضلی کا معنی یعنی روایت کیا ہے (۱۲)۔

امام ابوزرقی نے کثیر بن ابی کثیر بن المطلب بن ابی داؤد اسلمی عن ابن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سیلاب باب فنی شیبہ سے مسجد حرام میں داخل ہوتے تھے جب کہ حضرت عمر نے ابھی بلند بندہ نہیں ہا نہ تھا تھا۔ سیلاب آتے تو وہ مقام کو اپنی جگہ سے ہٹا دیتے اور بعض اوقات اس کو کعبہ قریب کر دیتے حتیٰ کہ حضرت عمر بن خطاب کے دور میں اسے داخل کا

سیراب آیا تو وہ بھی مقام کو اپنی جگہ سے ہٹ کر نہ آیا تھا کہ مقام مکہ کی بجلی خراب پلایا گیا پھر اس دوہاں سے ٹھہ کر لایا گیا اور کعبہ کے علاوہ اس کے ساتھ باندھ دیا گیا اس کے متعلق حضرت عمرؓ کا قصہ لکھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ شریف میں تھیں۔ انہوں نے تشریف لائے۔ جب کہ مقام کی جگہ بھی سیراب نے مختار کر دی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں کو بایا اور اللہ کا صلہ دے کر اس بندے کے متعلق پوچھا جو اس مقام کی جگہ جانتا اور اسے مطلب بن الی وہ دے دے جہاں امیر المومنین مجھے اس کے مقام کا علم ہے مجھے اس کے متعلق پہلے یہی اندیشہ تھا۔ اس لئے میں نے چاند کے ساتھ بن کی جگہ سے رکن تک اور اس کی جگہ سے باب النجرب تک اور اس کی جگہ سے دھرم تک چائش کی تھی۔ وہ چائش میرے پاس گھر میں موجود ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تو میرے پاس بیٹھو اور کوئی اور آزادی کچھ مجھ پر چھوڑ کر اس کو لے آئے۔ جب وہ یہ انکس لائی تھی تو وہی انکس اسی جگہ پر رہی ہوئی۔ پھر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے پوچھا اور ان سے مشورہ کیا تو سب نے کہا یہی مقام ہے۔ جب حضرت عمرؓ کو یقین ہو گیا تو اسے نصب کرنے کا حکم دیا۔ پہلے اس کا منہ بیت اللہ کے قریب تھا پھر اسے تبدیل کر دیا پھر توجہ تک اس مقام پر ہے۔

امام الامارۃ نے سفیان بن عیینہ میں حبیب بن الازرق کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ کعبہ کے باہر اُنکی خلافت تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد باندھنے سے پہلے امیر المومنین کے سیراب نے منہ ابراہیم کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا تھا اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ اس کا اصل مقام کیا ہے۔ حضرت عمر تشریف لائے اور پوچھا کہ کون اس کی جگہ کو جانتا ہے۔ امیر المومنین بن الی وہ دے دے کہ اسے امیر المومنین میں نے چاند کے ساتھ اس کی چائش کی ہوئی ہے، مجھے اس کا بھی اندیشہ پہلے ہی تھا اس لئے میں نے حجر سے مقام تک، رکن سے مقام تک اور کعبہ کی طرف سے سب چائش کر رکھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہ انکس لے آؤ وہ چائش لے آؤ اور اس کے مطابق مقام کو اپنی جگہ رکھا گیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیراب کو روک کر کہا کہ لے بند باندھ دیا تھا۔ حضرت سفیان نے فرمایا وہ بات ہمیں اشام بن عمرو نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ مقام ابراہیم پہلے بیت اللہ کے ایک کونہ میں تھا۔ پھر اس مقام پر رکھا گیا جس پر اب ہے۔ لوگ دیکھتے ہیں کہ کھلاں جگہ پر قیادہ دست نہیں ہے۔ (اصل مقام یہی ہے جہاں اب ہے سیراب نے اسے اپنی جگہ سے دور کر دیا تھا۔ لوگوں نے کعبہ کے ساتھ رکھ دیا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مقام تلاش کر کے اسے اپنی جگہ پر رکھوایا تھا)

امام الامارۃ نے ابن ابی عمیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مقام ابراہیم جہاں اب ہے ذاتِ باطنیت میں بھی جہاں ہی تھا۔ پھر بنی کریم پیش پینہ اور ابو بکر عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی یہی جگہ مگر سیراب نے خلافت عمر کے زمانہ میں اسے اپنی جگہ سے ہٹا دیا تھا۔ پھر لوگوں نے اسے کعبہ کے ساتھ رکھ دیا تھی کہ حضرت عمر تشریف لائے اور آپ نے لوگوں کی موجودگی میں اسے اپنی جگہ پر رکھوایا۔

امام احمدی نے اپنی سنن میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مقام ابراہیم بیت اللہ کے متصل تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پیچھے کر دیا۔

امام ابن سعد نے جوہر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ کون ہے جسے مقام



طوبی میں رہتی تھی، اس کا صرف ایک ہی چارہ رہا اس سے بہت بہت لڑتی تھی، وہ لڑکا اپنی قوم میں شریف تھا۔ اس نے لکھن  
 کیا چھ، دینی بیوی کے پاس آیا۔ جب اس کی شادی کا ستراس دن تھا تو اس نے اپنی ماں سے کہا کہ اے ماں! میں دن کے  
 وقت کچھ کھانا کرا چاہتا ہوں۔ اس کی ماں نے اسے کہا: میرا مجھے کچھ پر قریش کے سپرد سے خوف ہے۔ اس نے کہا میں  
 سلامتی کی عید کرتا ہوں۔ ماں نے اس کو اجازت دے دی تو اس نے سانپ کی صورت اختیار کی اور وہ کسی حرف کلچر اس  
 نے صرف کے ساتھ پھر لکھنے لگا۔ اور وہ ماں پریم کے پیچھے دو ٹکڑے لٹا کے چلا آیا اور اس کی قریش کے رہنے والی سسر کا ایک بیان  
 آیا اس نے اسے قتل کر دیا۔ کہ میں ایک غبار، ایسی کہ بازار بھی اس کی وجہ سے رکھا گیا نہیں دیتے تھے۔ ادا الفطیل نے کہا میں  
 خیر فکری ہے۔ یہ یاد رکھو کہ عیسائیوں کی موت کے وقت امتحان ہے، لیکن نبی اکرم نے اپنی زمین پر صبح کے وقت بہت سے مرد و افراد  
 دیکھے جنہیں انھوں نے قتل کیا تھا۔ ان میں سے کچھ بڑے تھے جو اسی قوم میں تھے۔ (سماوات)۔

ہام الاذرقی نے فہم بصری و حمد اللہ سے روایت کیا ہے کہ میر میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوتا جس میں اللہ نے اپنے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور ایسا ہوا ہے کہ کے فرمایا: **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ اَنْتَ اِلَٰهٌ مُّصَلِّیْ**۔ خرابا کہ میں چند مقامات پر دعا  
 قبول ہوتی ہے۔ قلم کے پاس ہے اب۔ کے نیچے رکھ لیائی کے پاس، مقام امر و نہی۔ مقام امر و نہی اور مقام  
 کے دو میان، کہ کے اندر ان کی شمس عزت لکھیں، عرفات میں اور عین حرات کے پاس۔

**وَعَهْدُ نَارِیْ اِیْلَہِم**

امام ابن جریر نے صفحہ ۱۱۱ سے **وَعَهْدُ نَارِیْ اِیْلَہِم** کا یہ معنی روایت کیا ہے کہ میر نے ابراہیم کو حکم دیا:۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے  
 سے پاک کر۔ ان کی جاننے کو بد اور حید بن میر رضی اللہ عنہما سے اس قوم کے کہ وہ ایک کیا ہے کہ میر نے کہا کہ میر نے  
 گناہ و گناہات، اہل بیت اور اس سے پاک کر۔

امام عید بن حید، ابن جریر نے **وَعَهْدُ نَارِیْ اِیْلَہِم** سے روایت کیا ہے کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے  
 اور **اَوْ اَنْتَ اِلَٰهٌ مُّصَلِّیْ** سے مراد مذکور ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے  
 سے روایت کیا ہے کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے  
 اور عید بن حید نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے  
 تکلف ہے حتیٰ کہ وہ کھد سے نقل ہوئے۔

امام عید بن حید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ثابت سے روایت کیا ہے کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے  
 نہیں ہے کہ میں میر سے ثابت کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے کہا کہ میر نے



یہ چاہئے کہ عربوں نے قریب نہ زبردستی بحر یہ دعا مانگی اسے اللہ تبارک و تعالیٰ اور حج سے بندے اور حج کے نبی اور انیم نے اہل مکہ کے لئے دعا کی تھی، میں محمد تیرا بندہ و تیرا رسول تجھ سے اہل مکہ کے لئے دعا کی ہی دعا، تمنا سوں میں انیم نے تجھ سے تمہارے لئے دعا کی تھی۔ میں تیری بازگو ہست و مانترما ہو کہ تو اہل مدینہ کے صانع و ادا و پھولوں میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ ہمارے لئے مدینہ ای صریح محبوب بنا دے جس طرح تو نے ہمارے لئے مکہ محبوب بنایا تھا۔ اور جو اس میں بنادری ہے اسے ہم سے دور کر دے۔ اے اللہ میں نے دونوں بفریے ٹیلوں کے درمیان کی جا کہ کرم بنایا ہے، جس طرح تو نے ابراہیم کی زبان پر کرم کو قرآن قرار دیا ہے (1)۔

امام بخاری اور مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی طرف دیکھا اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ میں دو پہاڑوں کے درمیان کے علاقہ کو کرم بنانا چاہوں، جیسے ابراہیم نے مکہ کو کرم بنایا تھا۔ اے اللہ اہل مدینہ کے لئے ہر صانع میں برکت عطا فرما (2)۔

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی: اے اللہ ابراہیم تیرا بندہ و تیرا غلیل و خیرانی ہے اور میں تیرا بندہ و تیرا نبی ہوں اس نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی تھی۔ میں تجھ سے مدینہ کے لئے اس کی شکل دعا کرتا ہوں جو براہیم نے مکہ کے لئے کی تھی اور اس کے ساتھ ایک شکل دعا کی بھی دعا کرتا ہوں (3)۔

امام طبرانی نے الاسط میں حضرت یحییٰ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ ابراہیم تیرے بندے اور تیرے غلیل نے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ اور میں محمد تیرا بندہ و تیرا رسول ہوں اور میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے ان کے صانع اور ان کے ہم عمر ایسی برکت ڈالنے کی دعا کرتا ہوں جیسی تو نے اہل مکہ کے لئے ڈالی تھی اور اس برکت کے ساتھ اور کتبیں میں ڈالی دے (4)۔

امام احمد، بخاری اور مسلم نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم اصحاب نبی رضی اللہ عنہ سے نبیوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا حضرت ابراہیم نے مکہ کو کرم بنایا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ میں نے مدینہ کو کرم بنایا جس طرح ابراہیم نے مکہ کو کرم بنایا اور میں مدینہ کے صانع و ادا ہوں جیسی ابراہیم نے مکہ کے لئے کی تھی (5)۔

امام بخاری اور بخاری نے فضائل مکہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ دعا کی: اے اللہ ابراہیم تیرے بندے اور حج سے نبی نے اہل مکہ کے لئے دعا کی اور میں اہل مدینہ کے لئے تجھ سے دیکھی دعا کرتا ہوں جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے دعا کی تھی۔

امام احمد، بخاری اور مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

1. مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 250، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔ 2. صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 446، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

3. مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 442۔ 4. مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 446، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

5. صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 440۔



اسے اللہ مدد کر رکھتے ہیں کہ جسے چاہیں اور نہ دے۔ (1)

۱۔ لذوقی نے مکہ کی تاریخ میں اور بخاری نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ٹھکانے میں جنسوں کے حرم کے لئے نشان نصب کئے تھے اور ان ٹھکانوں کی طرف چڑھنے والے اشارہ کیا تھا۔ ائمہ نے اسے لعنت فرمائی اور اس پر لعنت بھیجی کہ اس نے اللہ کی عزت کو ہانپا ہے۔

۲۔ امام ذوقی رحمہ اللہ اپنی اور بخاری نے العصب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حرام پر ادرت کیا ہے اور برائی کی ادا قبول کی جوتی ہے۔ اس کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا۔ ۳۔ تہذیب الہی کو جھلانے والا۔ ۴۔ اور ایسا غالب شخص جس کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے جس کو اللہ نے عزت بخشی اور اس کو عزت دینے کی کوشش کرے جسے اللہ نے ذلیل کیا۔ ۵۔ میری سنت کا ناسک۔ ۶۔ اور میری اولیٰ اور دینا۔ امر حلال چاہنے والا۔ جو انہوں نے اس پر حرام کیا ہے۔ ۷۔ اے جسے حرام کو نہ دیکھنے والا۔ (2)

۸۔ بخاری نے فیہ منہ کے ارشاد میں ماجہ نے حضرت منیہ بنت جندب سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میں نے فتح مکہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خطبہ دیا ہے: اے خدا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو اس دن سے حرام فرمایا ہے جس دن سے اس نے اس کو حج کیا ہے اور یہ قیامت تک حرام ہے۔ اس کا نہ درخت کا نہ جانے گا نہ اس کے شکار کو نہ دیا جائے گا اور نہ اس کی ٹہنی پڑی چیز ٹھنی جائے گی۔ عمر اس کے لئے جو اس کا ظن کرے۔ حضرت عباس نے عرض کیا: اَلَا اَوْدَعُوْهُ سُوْلُوْا اَلْمَوْبِیْنَ لِمَا سِیْ اِشْتَاءُوْا فرمایا: میں نے دیکھا کہ تم لوگوں اور قبروں میں استعمال ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا اَوْدَعُوْا لِمَا سِیْ اِشْتَاءُوْا فرمادی۔ (3)

۹۔ امام احمد بن حنبل، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارالازرقی نے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اس دن سے حرام فرمایا ہے جس دن سے اس نے آسمانوں، زمین، سورج اور چاند کو پیدا فرمایا اور یہ کہ جسے دو پہاڑ (زیتون اور اس کے سامنے والا جبل نور) رکھے۔ یہ قیامت تک حرمت الہی کی وجہ سے حرام ہے۔ اس میں محبت پہلے اور میرے بعد کسی کے لئے جنگ حلال نہیں ہے۔ اور میرے لئے بھی ایک گھڑی کے لئے حلال کیا گیا تھا۔ یہ قیامت تک اللہ کی حرمت کی وجہ سے حرام ہے۔ اس کا کائنات کو نہ جائے گا نہ اس کا درخت کا نہ آسمانوں کے کواکب اور نہ اس کے شکار کو نہ دیا جائے گا اور نہ اس کی ٹہنی پڑی چیز اٹھائی جائے گی مگر اس کے لئے اٹھائی جائے سے جو اس کا اعلان کرے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اَوْدَعُوْهُ لِمَا سِیْ اِشْتَاءُوْا فرمایا: میں نے دیکھا کہ تم لوگوں اور قبروں میں استعمال میں آتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اٹھائی فرمادی۔ (4)

۱۰۔ امام احمد بن حنبل، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

۱۔ صحیح مسلم، جلد ۱، صفحہ ۴۴۲  
 ۲۔ شعبہ ابی نعیم، جلد ۳، صفحہ ۴۴۳، مطبوعہ مکتبہ احیاء حدیث  
 ۳۔ فضائل ابن عباس، باب ۱۰۳، جلد ۳، صفحہ ۵۵۲، (۳۱۰۸) مطبوعہ دارالکتب احیاء حدیث، مکتبہ بخاری، جلد ۱، صفحہ ۲۶۷  
 ۴۔ صحیح ابی نعیم، جلد ۱، صفحہ ۲۶۷

فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا ہے رسول مصلیٰ علیہ السلام کو کفر مطلقاً فرمائی تو آپ کفر سے ہوئے۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ سے اٹھی کہ وہ کہ دیا تھا اور اس پر اپنے رسول مصلیٰ علیہ السلام اور مومنین کو غلبہ عطا فرمایا۔ اور میرے لئے صرف ان کی ایک ٹھری کے لئے حلال کیا گیا ہے۔ یہ قیامت تک حرام ہے نہ اس کا درخت کا ٹھکانا جائے گا نہ اس کے شکار کر بھگایا جائے گا نہ اس کی مری پڑی چیز اٹھائی جائے گی۔ لیکن ان کے لئے جائز ہوگی جو اس کا اعلان کرے۔ لاروہ جس کا کوئی قرعہ نکل گیا تھا اس کو وہ چیزوں میں اختیار ہے یا نہ یہ لے لے یا قصاص لے لے۔ اہل یمن سے ایک شخص انھما جس کو ابو ثناء کہا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میرے لئے یہ قطب لکھ دیں رسول اللہ مصلیٰ علیہ السلام نے فرمایا ابو ثناء کو لکھ دو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! ادھر گھاس کی استنشاہ فرمادیں کیونکہ یہ بھاری ثور اور ہمارے گھروں میں استعمال ہوتی ہے، آپ مصلیٰ علیہ السلام نے ولادہ کی استنشاہ فرمادی (۶)۔ ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ مصلیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ حرم ہے اللہ تعالیٰ نے اسے حرم نہ پایا ہے اس کے گھروں کا بیچنا اور اس کے کاٹنا کو ان اجرت پر دینا حلال نہیں (2)۔

امام الانزوری نے خارج کہ میں زہری رحمہ اللہ سے روایت اخذ کیا کہ اہل بیت سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ مصلیٰ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں نے تم کو حرم نہیں بنایا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرم بنایا ہے اور یہ قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ تمام لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخشی کرنے والا وہ شخص ہے جو حرم میں قتل کرے، جو غیر قاتل کو قتل کرے اور جو زنا سے جاہلیت کی عداوت اور کینہ پر عمل کرے۔

امام الانزوری نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ حرم عرش تک برابر حرم ہے۔

امام الانزوری نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ حرم حرم ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کی حرمت کو ساتویں آسمانوں اور ساتویں زمینوں سے مقدم فرمایا ہے۔ یہ چاروں گھروں میں سے چھٹا گھر ہے اور ہر آسمان میں ایک بیت (گھر) ہے اور ہر زمین میں سے ایک گھر ہے اور اگر یہ پچھتریں تھا لکل ایک دوسرے کے اوپر کریں گے۔

امام الانزوری نے الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بیت اللہ شریف، بیت المعمور کے متوازی ہے جو ان دونوں کے درمیان ساتویں آسمان تک جگہ ہے یا بیچے ساتویں زمین تک جگہ ہے سب حرم ہے۔

امام الانزوری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے واسطہ سے کہا کہ کرم مصلیٰ علیہ السلام سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جاہلیت البھور جو آسمان میں ہے اس کو اعتراض کیا جاتا ہے اور بنائے کعب کے اوپر ہے اور ہر روز ستر ہزار فرشتے اس کا عہدہ کرتے ہیں جنہیں پہلے بھیجا دیات کا شرف حاصل نہیں ہوا ہوتا۔ اور ساتویں آسمان کے لئے حرم ہے جو حرم کعب کے متوازی ہے۔

امام ابن سعد اور الانزوری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سب سے پہلے جس نے حرم کے نشان نصب کئے وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہ مقامات آپ کو جبریل علیہ السلام نے دکھائے تھے۔ جب کہ حج ہوا تو

1۔ یمن اور اذربائیجان پر ایک تحریک جلد ۲، صفحہ 278، طبعہ مکتبۃ المدینہ، مدینہ

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 339، طبعہ مکتبۃ المدینہ، مدینہ

روایات میں ہے کہ ان ائمہ اربعہ کی روایتوں کو جو کثافتات مٹ چکے ہیں ان کو کٹے مرے سے جڑ دیا۔

امام ابو زریقہ نے حسین بن القاسم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں میں نے بعض اہل محرم کو یہ فرماتے سنا ہے جب ائمہ آئمہ علیہ السلام کو اپنے نفس پر شیطان کے تھکا کا اندیشہ ہوا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کی۔ اللہ تعالیٰ نے دعا کو بھیجا جنہوں نے اس کو ہر طرف سے گھیر لیا اور اس کے اندر گر کر اسے ہلا گئے۔ پس جہاں جہاں فرشتے کھڑے تھے اللہ تعالیٰ نے ان ملائکہ کو حرم بنادیا۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی وقت پڑنا مٹا دینا۔ اسے ہر دے پروردگار ہمیں اپنے مناسک دکھا تو جبریلی امین اترے اور ابراہیم علیہ السلام کو ساتھ لے کر مناسک حج دکھائے اور انہیں حد و حرم پر بھی آگاہ کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پتھر کی کڑکھان لگاتے گئے اور ان پر مٹی ڈالنے لگے۔ پس حد و پران کو رحمتی جبریل نے کی تھی۔ فرماتے ہیں میں نے یہ بھی سنا ہے کہ اسامی علیہ السلام کی قبر یاں حرم کے اندر جتنی قبریں اس سے باہر تھیں انہیں بھی دفن کیا۔ جب بھی انتباہ کہ کثافت حقیرہ حرم میں نہ آئی تھیں۔

امام ابو زریقہ نے حمید بن عبد اللہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ائمہ اربعہ علیہ السلام نے حرم کے نشان لگائے تھے اور حضرت جبریل نے آپ کو مقامات دکھائے تھے۔ وہ چتر اپنی جگہ پر رہے حتیٰ کہ کسی آئے خواہندوں نے دوبارہ وہیں بغیر تلواریں بھرا دیے۔ گھر رہے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کے ساتھ قبریں اسد اخراجی کو بھیج کر بھرنے چتر لگائے۔

امام ابو ازہر طبرستانی نے محمد بن اسود بن علف بن ابیہ رحمہ اللہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم کیا کہ حرم کے پتھر سے نصب کرے۔

امام ابو زریقہ نے حمید بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان کو گواہی مہر اپنے رب سے متعلق ہے وہم سے حوالہ کرنے والا ہے۔ پس جس چیزوں کے متعلق اہم سے سوال کرنے والا ہے ان میں غور و فکر کرو۔ خبردار اللہ کا ذکر کرنا کیونکہ جب تم میں سے کوئی حد کا رہنے والا ہو تو تم اس میں خون ریزی نہ کرو اور ان میں جھگڑی کے ساتھ نہ چلو۔

امام ابو زریقہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ایک گروہ کے پاس سے گزرتے ہوئے کہ جس میں بیٹھے ہوئے تھے غریبوں میں جو تم کھائے کرتے ہو اس میں غور و فکر کرو۔ تم سے اپنے اہل بیت پر باز پرس ہوئی اور اللہ کو یاد کیا کہ کیونکہ اس کا رہنے والا سو نہیں کھاتا اور جھگڑی نہیں کھاتا۔

امام ابو زریقہ نے ابو یوسف رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں طوفان اور سیلاب کے زمان میں حرم کے اندر بڑی چھلیاں چھوٹی چھلیاں کو کھینچ کر نکالیں۔

امام ابن ابی الدنیا نے ذہب المصنف میں جویریہ بنت ابیہ رحمہ اللہ کے سلسلے سے روایت کیا ہے فرمایا میں نے ایک قوم کے ساتھ حج کیا اور ہم ایک جگہ پر اترے اور اسے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ وہ جب بندہ سے بیہوش ہوئی تو اس کے اوپر ایک سانپ گرہا جس نے اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی کی تھی جس کی ہم حرم کی حد اس کے اندر داخل ہوئے تو وہ سانپ چلا گیا۔ ہم نے اسے

میں داخل ہو کر منہ تک لے لی اس کے پھر کھڑے ہوئے۔ جب ہم وہاں پہنچے جہاں صاحبِ عورت کا صوفی بن گیا تھا تو ہم نے پوچھا: کیا وہ عورت سوئی۔ پھر یہ کہہ کر وہی صاحبِ عورت پر چلت چکا تھا۔ پھر اس صاحب نے پھر کھڑی ہو کر وہی مایاں سے کہہ کر پھر اور اس عورت کو ان مایاں نے نوچنا شروع کر دیا حتیٰ کہ وہ ایک لمبائی باقی رہ گئیں۔ میں نے اس عورت کی وحشیانہ پوچھا: آپ اس عورت سے متعلق بتائیں کہ کیا معاملہ ہے تو اس نے بتایا کہ اس نے قتل مرتبہ بدکاری کی اور مرتبہ چھوٹا لڑکا۔ جب یہ سنا تو وہ خود بخود ہنسنے لگی۔

امام ابو ذری نے عابدہ سے روایت کیا ہے جس نے کسی مسلمان کو بغیر کسی وجہ کے لہ کے حرم سے نکالا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز عرش کے سایہ کے نیچے سے نکال دے گا۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابو ذری نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ اس شخص نے ایک عورت کو حرم میں آئی جب وہی وہی لڑکی تھی تو اس نے حرم کی تعظیم کے لئے اسے ہتھکڑیاں لگا دیں۔

امام ابو نعیم نے اعلیٰ میں جو حدیث مذکور ہے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ اس شخص نے ایک عورت کو حرم میں آئی جب وہی وہی لڑکی تھی تو اس نے حرم کی تعظیم کے لئے اسے ہتھکڑیاں لگا دیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ اس نے ایک عورت کو حرم میں آئی جب وہی وہی لڑکی تھی تو اس نے حرم کی تعظیم کے لئے اسے ہتھکڑیاں لگا دیں۔

امام ابو ذری اور ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ عورتوں نے حج کیا، جب وہ حرم میں داخل ہوئے تو حرم کی تعظیم کے لئے یہ کہنے لگے۔

امام ابو ذری نے حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ عورتوں نے حج کیا، جب وہ حرم میں داخل ہوئے تو حرم کی تعظیم کے لئے یہ کہنے لگے۔

امام ابو ذری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ عورتوں نے حج کیا، جب وہ حرم میں داخل ہوئے تو حرم کی تعظیم کے لئے یہ کہنے لگے۔

امام ابو ذری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ عورتوں نے حج کیا، جب وہ حرم میں داخل ہوئے تو حرم کی تعظیم کے لئے یہ کہنے لگے۔

نام ابن سہر، احمد ترمذی (انہیوں نے اسے صحیح بھی کہا ہے) کاشانی، ابن ماجہ، ابوداؤد، ابوالحسن کی نے حضرت عبداللہ بن عبدی بن الحمراد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب کہ آپ بائٹھی پر سوار تھے اور غصہ کی حالت میں تھے۔ آپ ﷺ نے کہ کو غائب کرتے ہوئے فرمایا اللہ کی قسم تو اللہ کی بہتر زمین ہے اور اللہ کی محبوب ترین زمین ہے مگر مجھے تو اسے نہ ملا جاتا تو میں نہ نکلتا۔ (۱)۔

امام ملا نورانی مدین عمانی سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں ایک فقیر تھا جنہیں علمائے کیا جانتا تھا وہ بڑے عزت و ادب اور الدار تھے۔ ان کے پاس گھوڑوں، اونٹوں اور دوسرے جانوروں کی کھڑت تھی وہ کہ اور اس کے ارد گرد نعمان اور اس کے ارد گرد چرتے تھے۔ باہل، دن پر سایہ لگتا رہتا تھا، ان کی صحبت بڑی فرماں جی مان کی دو یاں سرسبز و شاداب تھیں، ان کی زمین بڑی زرخیز تھی، ان کے درخت گھنے تھے۔ اجتہاد و کمال زندگی گزارتے تھے۔ لیکن انہوں نے یہ بدکاری، اسراف، سرعام کھانا کنا اور فریجوں پر نظم و ستم کرنا اپنا معمول بنالیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ نعمتیں سلب کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے بارش روک لی اور قحط سالی کو ان پر مسلط کر کے ان میں جان اور مال کی کمی کر دی۔ وہ کہ میں پانی کی ضرورت کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں مکہ سے نکال دیا اس کے ذریعے جس کو ان پر مسلط کیا گیا تھا حتیٰ کہ وہ حرم سے نکل گئے اور وہ اس کے ارد گرد رہنے لگے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر مزید قحط سالی کر دی حتیٰ کہ وہ اپنے آب و ہوا سے خراب زندگی گزارنے لگے۔ وہ حیرت انگیز کی مسافر قوم تھی۔ جب وہ یمن کے شہروں میں داخل ہوئے تو جدا جدا ہو گئے اور ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد قحط بزم کو حرم میں بھرا۔ انہوں نے بھی حرم سے اڑ کے بعد سرکشی کی اور اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان تمام کو ہلاک کر دیا۔

امام ابن ابی شیبہ نے لیکن سابقہ حدیث سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ماہیت میں جب حج کا موقع آتا تو سب باہر نکل جاتے اور کوئی شخص مکہ میں نہ رہتا تھا۔ ایک چور شخص چپکے رہ گیا۔ اس نے ایک سوئے کا ٹکڑا چاٹنے کا قصد کیا۔ پھر وہ کعبہ کے اندر داخل ہوا تا کہ وہ سوئے کا ٹکڑا اٹھا لے، جب اس نے اپنا سر بیت اللہ کے سوراخ میں داخل کیا (تو وہ پھنس گیا) لوگوں نے اس کا سر اندر دھک دیا، پھر لوگوں نے اسے کھنکھانے لگا۔ وہ بے ہوش ہو گیا اور کعبہ کے سوراخ کو بند کر دیا۔

امام ابراہیم نے جو مطلب بن عبدالعزیز سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم زمانہ جاہلیت میں کعبہ کے محکم میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک محدث اپنے خاندان سے بھاگ کر کعبہ کی بنا دیکھنے آیا۔ پیچھے سے اس کا خاندان بھی نکلی نکلیا، اس نے عورت کو کھڑک سے باہر دیا تو اس کا تھک ہو گیا۔ میں نے اس شخص کو نوازہ سلام میں دیکھا تھا کہ اس کا ہاتھ شل تھا۔

امام اہل ذوق نے ان کی درخواست سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اَلْکُفُّمُ ہر کس کے مقام ہر محرم اور ہر کس کے درمیان ہے اسلاف اور  
 تا کما یک مراد اور صورت ہے، وہ کعبہ میں داخل ہوئے تو مرد نے عربت کو کعبہ کے اندر پوسدیا تو کہہ تعالیٰ نے ان دونوں کو پھر بنا  
 دیا۔ پھر کعبہ سے نکال کر ایک کدو محرم کی جگہ نصب کیا گیا اور دوسرے کو کعبہ کے سامنے رکھ دیا گیا تاکہ لوگ جہرت حاصل کریں اور  
 بن جیسے احوال شیعہ سے اجتناب کریں۔ اس جگہ کو کُفُّم کہا جاتا ہے، کیونکہ یہاں قسمیں اٹھانے کے لئے لوگ جمع ہوتے تھے اور

اس میں دعا کوئی دیتی ہے۔ یہاں جس خاتم کے متعلق وعدہ کی گئی وہ ہلاک ہو گیا اور بہت کم یہاں منہ کی قسم اٹھائی گئی تیسرا توہر  
اس کو سزا دی۔ یہ توہر کو ظلم سے روکنے والی جگہ ہے اور لوگ یہاں جھوٹی قسمیں اٹھانے سے ڈرتے تھے۔ یہ وعدہ ای حرم چنان  
رہا حتی کہ ظلمت علی نے اسام کا سراج منیر طرّا فرمایا۔ پس اب اس سلسلہ کو مکملہ تعانی نے قیامت تک منور فرما دیا۔

۱۱۔ امام اذہری نے ابوب بن موسیٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ زہد جاہلیت میں ایک عورت تھی جس کے ساتھ اس کے  
چچا کا چھوٹا بیٹا تھا جس کے لئے وہ محنت مشقت کر کے روزی لاتی تھی۔ ایک دن اس عورت نے اس بچے سے کہا اے بیٹے میں  
تو سے غائب ہو جاتی ہوں اور مجھے توہر پر کسی خاتم کے علم کرنے کا ہندش ہوتا ہے۔ میرے بعد اگر کوئی تج سے پاس خاتم آجائے  
تو اللہ تعالیٰ کا حکم میں ایک گھر ہے، کوئی گھر اس کے مشابہ نہیں ہے اور متاسف اس کے قریب نہیں جاتے اور اس گھر پر لطاف  
ڈالے ہوئے ہیں۔ کبھی اگر کوئی ظالم توہر پر رقم کرے تو اس گھر کے رب سے ہذا ماگ لینا وہ تیری بات سنے گا۔ نہ توہر  
ایک شخص آیا اور اس کو اپنا ظلام بنالیا۔ جب توہر نے بیت اللہ شریف کو دیکھا تو اس کی محنت بچکان گیا، وہ سواری سے اتر کر عجب  
سے جہت مٹا۔ اس کا کلب آیا اس نے اسے پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو مالک کا ہاتھ خشک ہو گیا۔ دوسرا توہر بڑھا یا تو وہ  
بھی خشک ہو گیا۔ اس نے توہر سے جاہلیت میں توہر طلب کیا تو اسے ظوئی دیا گیا کہ ہر ہاتھ کے بدلے ایک اونٹ ڈال کر۔ اس  
نے اونٹ قربان کیے تو اس کے ہاتھ ٹھیک ہو گئے۔ اس نے وہ ظلام چھوڑ دیا اور آزاد کر دیا۔

۱۲۔ امام اذہری نے عبد المطلب بن ربیع بن الحارث رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بنی کنانہ کا ایک شخص زمانہ  
جاہلیت میں اپنے چچا کے بیٹے پر ظلم و ستم روا کرتا تھا اس نے اسے اللہ تعالیٰ اور اپنی قرابت کے واسطے رے نہیں اس نے انکار  
کیا۔ وہ ہلاک حرم شریف میں داخل ہو گیا اور اس نے دعا کی اے اللہ میں تجھ سے یک مجبور شخص کی طرح دعا کرتا ہوں کہ تو  
میرے چچا کے بیٹے کو اس بنیادی میں ہٹا کر دے جس کا کوئی علاج اور دوا نہ ہو۔ راوی فرماتے ہیں وہ بڑا کاوا میں آیا تو اس کے  
چچا کا بیٹہ عیب کی بیماری میں مبتلا تھا۔ اس کا بیٹہ تکلیف کی طرح چھوڑتا گیا حتیٰ کہ چھٹ گیا۔ عبد المطلب نے کہا کہ میں نے یہ  
وعدہ ابن عباس سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے ایک شخص دیکھا تھا جس نے اپنے چچا کے بیٹے کے لئے انوکھا ہونے  
کی دعا کی تھی پھر میں نے اسے دیکھا کہ اندھے کو کچھ کرنا چاہتا تھا۔

۱۳۔ امام ابن ابی شیبہ اور یحییٰ نے العقب میں حضرت عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے انہوں نے خطبہ دیا اے اہل مکہ اس  
حرم کے متعلق اللہ سے ڈرو کیا نہیں مسکون ہے تمہارے اس حرم میں جس سے پہلے کون رچے غے ۲ وہ غفلت سے انہوں نے  
اس کی مرستہ نوپا بنالیا تو وہ ہلاک ہو گئے اور غفلت اس نے اس کی خدمت کو غفلت کیا تو وہ بھی ہلاک ہو گئے حتیٰ کہ آپ نے بہت  
سے فائدہ ان شمار کئے۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم اس کو دیکھ کر گھبرا کر ہمارے نزدیک اس میں ایک گناہ کرنے سے بہتر ہے (۱)۔

۱۴۔ امام ابو حنیفہ نے حضرت طاہر رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں اہل جاہلیت حرم میں کوئی جرم کرتے تو فوراً  
جڑے جاتے تھے۔ ہوسکتا ہے پھر مدعی غریب ہذا کا دور نہ آئے۔

امام الزرقانی اور ابن خزیمہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے قریش سے فرمایا میں گھر کے دہانہ سے پہلے صوم گئے۔ انہوں نے اس کے پانی کی چٹائی کی اور اس کی حرمت کو پہچان کر تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ملائکہ کریمہ پر مرقوم قبیلہ کے کتب خانے کے مالک بنے، انہوں نے اس کے حقوق کا خیال نہ رکھا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی ملائکہ کریمہ۔ کیا تم ان کی امامت نہ کرو اور ان کی حرمت کا احترام نہ کرو۔

امام دارقطنی اور بخاری نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کسی اور جگہ ستر گنہ گنہ نامہ نہیں ایک گنہ کرنے سے زیادہ بڑا ہے۔

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ، تے ہیں جس طرح کہ میں عیسیٰؑ زیادہ دیتی ہیں اسی طرح محمدؐ کو بھی اتنی نماز یاد دہا دے جاتے ہیں۔

امام دارقطنی نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ مانتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ کہ میں ایک نعمی سو گھنٹیاں شمار کرتی ہیں اور انہیں کا معاملہ اسی طرح ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیت المقدس کے گھنٹوں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک شہر ہے جس کی ثقافتوں نے عظمت بیان فرمائی ہے اور اس کو بہت بلند حرمت عطا کی ہے۔ مگر کو پیدا فرمایا اور اسے ہزار ہا سالہ زمین کی تخلیق سے پہلے مگر کے ساتھ گھبراہٹ اور بے کربت اقدس سے ساتھ دیا پھر ہزار سال بعد قرآن میں کو نبی ہو کر پیدا فرمایا

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ

اور ان زرقانی نے محمد بن احمد رحمہ اللہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ سب اللہ تعالیٰ نے حرم کو رکھ کر ان کے لئے طائف و شطیپ سے نقل فرمایا۔

امام ابن جریر و ابن ابی عاصم نے محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم کے لئے دعا فرمائی کہ یا اللہ! انہیں جھوٹے کا رزق نہ عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے طائف و شطیپ سے نقل فرمایا (۱)۔

امام ابن ابی عمیر اور دارقطنی نے زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے شام کے ایماؤں میں سے ایک دیہات نقل فرمایا اس کو طائف میں رکھا اور یہ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے کیا۔

امام دارقطنی نے سعید بن انس سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ بن سیرینؓ سے سنا کہ انہوں نے کسی شے سے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملی کہ کیلئے جھوٹے سے رزق لے لے گا وہ کی تو اللہ تعالیٰ نے طائف کی زمین کو شام سے نقل فرمایا اور اسے یہاں حرم کے رزق کیلئے بچھ دیا۔

۱۲۱۱ اور انہی نے حضرت محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سونہن کے لئے دعا فرمائی اور کفار کو پھونک دیا ان کے لئے کوئی دوا نہ فرمائی۔ اور شافعی، یاقوتی، کفایت

حضرت سفیان بن عیینہ نے کہا وہ رحمہ اللہ سے ڈانڈتھی اظہار کے تحت روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ اور آخرت پر ایمان لائے و انہوں نے اسے روزِ قلم طلب کیا تو اللہ نے فرمایا جنہوں نے پہلے ذکر کیا انہیں میں رزق دوں گا۔

نام ابن ابی حاتم، ابی اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دعا میں سونہن کو خاص فرمایا کہ تمام لوگوں کے لئے آپ نے سونہن نہیں کیا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ سونہن کفر سے نازل فرمایا کہ میں ان کو رزق دوں گا میں عرب میں سونہن کو رزق دوں گا، میں خلق پیدا کرتا ہوں تاکہ ان کو رزق دوں۔ فَأَصْبَحَ نَبِيًّا ثُمَّ سَخَّرَ كَذَلِكَ لِلنَّبِيِّ عَذَابَ النَّاسِ زَمِنَ اسے مگر ناکوہ اٹھانے میں گا چند روز پھر مجھ کو وہ نکاحات اور رزق کے عذاب کی طرف ابھر حضرت ابن عباس سے كَذَلِكَ سَخَّرَ لَكَ (اسراء: 20) کی آیت ۱۷۱۱ اور فرمائی۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابوالحالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابی بن کعب نے وہ سونہن کفر سے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ ابراہیم علیہ السلام کا ارشاد ہے وہ اپنے رب سے سوال کر رہے ہیں کہ جو کفر کرے اسے بھی تمہوں کو رزق سے متنع فرما۔ مگر کہتا ہوں ابن عباس نے اسے فہمیتہ امر کے سینہ کے ساتھ بڑے حاسبہ الی وجہ سے انہوں نے اسے ابراہیم کا کلام بتا دیا ہے (۱)۔

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ طَرَبًا تَقْبَلُ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۲۱۱﴾

”اور یاد کرو جب اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو بتایا کہ آپ کی اور اسماعیل (جہ) اٹھائیں، اسی سے دور ہے اور یاد رکھو کہ اس سے (پہلے) بے شک تو ہی سب پہلے سنے والے سب کچھ جاننے والا ہے۔“

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تو اللہ سے عرض کیا: یہ اللہ کی بنیادیں ہیں۔

امام احمد، سعید بن عقیل، بخاری، ابن ابی حاتم، بخاری، ابن مردویہ، حاکم اور بیہقی نے وہ سونہن میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے جو انوار اللہ سے پوچھو، میں تمہارے درمیان جانے دوں گا۔ انہوں نے لوگوں نے آپ سے سب سے سوال کئے، ایک شخص نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی ملاح کرے، مقام کے حقیقی، آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا وہی ہے جو ہم کہتے ہیں؟ سعید بن جبیر نے پوچھا تو اس کے حقیقی کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا ہم کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام جب شریف لائے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جیڑی نے سواری سے ترنے کی گڑاؤش کی قوم نے اترنے سے انکار کیا اور وہ پھر چڑھا کر لائی، سعید بن جبیر نے فرمایا اب اس طرح نہیں ہے۔ فرمایا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا سب سے پہلے



نوروس میں سے جس نے کمر بند نہ کرنا دیا حضرت اسماعیل کی والدہ تھی۔ انیس نے اس لئے کیا تھا تا کہ حضرت سارہ رضی اللہ  
 عنہا کے جو فضیلت ہیں وہ غلط سے ہوجائیں۔ مگر حضرت ابراہیم، ہاجرہ اور اس کے بیٹے اسماعیل کوئے کرتائے اور بیت اللہ کے  
 قریب ایک درخت کے نیچے حرم کے وہ مسجد کی بالائی طرف پر اترنا اس وقت کہ میں کوئی شخص نہیں دیکھتا اور نہ یہاں کوئی  
 تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انکس میں غمیر یا اور ان کے پاس ایک خورق چھوڑی جس میں کھجوریں تھیں اور ایک مظکیرہ  
 چھوڑا جس میں پانی تھا۔ حضرت ابراہیم اور اس کے نوام اسماعیل بھی اس کے پیچھے آئی اور کہا اے ابراہیم تو کہاں جا رہا ہے اور  
 ہمیں یہی وہی میں چھوڑ کر جا رہا ہے چوں کہ کوئی انسان ہے اور نہ کوئی دوسری خور و نوش کی چیز؟ حضرت ہاجرہ نے یہ بات بار  
 بار کہائی لیکن آپ متوجہ نہ ہوئے۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا اللہ نے تجھے یہی حکم دیا ہے۔ حضرت ہاجرہ و اسماعیل  
 آگیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے گھر کو چلے گئے تھے کہ کوئی میں پہنچے جہاں سے حضرت ہاجرہ اور بچہ نظر نہ آتے تھے تو یہ نہ  
 کہ صرف حد کر کے یہ دعا مانگی رہتا رہی: اَسْأَلُكَ مِنْ دُونِیْ یَا ذِی الْجَبَرُوتِ وَذِی الرَّسْمِ جَلَدٌ تَبْتَیْتُكَ النُّعْرُ وَرُفَّتَالِیْ جَعَلُوا  
 الْعُقُوْلَ قُلُوبًا جَعَلَ الْفِئْدَیْنِ الْفَاسِیْ لَقَدْ عَلِیْ اِلَیْھِمْ وَارْزَاقُھُمْ قَرْنَ الْکَلْبِیْ لَعَلَّھُمْ یُکْرَمُوْنَ (ابراہیم: 37) حضرت اسماعیل  
 کی والدہ آپ کو رو روگ والی ریل پر موجود رہی تھی کہ جب مظکیرہ میں پانی ختم ہو گیا اور خود بھی یہی ہو گئیں  
 اور بچہ بھی چا سا ہو گیا تو آپ نے اسماعیل کی طرف دیکھا کہ میں پر پیار کی وجہ سے پاؤں مار رہا ہے تو ان کی اس کیفیت کو  
 برداشت نہ کر سکتے کی وجہ سے آپ اٹھ کر چلی گئیں۔ آپ نے پہاڑوں میں سے صفا کی پہاڑی کو اپنے قریب ترین پایا۔ آپ  
 اس پر چڑھ گئیں پھر وہی کی طرف دیکھ کر یہ کوئی شخص نظر آ جائے لیکن آپ کو کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ پھر آپ صفا سے تفرجی تھی کہ  
 وہاں میں پہنچ گئیں۔ آپ نے اپنی جاوہر کی ایک طرف اٹھائی اور ایک سمت کرنے والے انسان کی طرح صبر میں غصہ کی کہ وہی تو  
 مجھ پر آگئیں۔ پھر آپ سرور پر چڑھیں اس پر کھڑے ہو کر دیکھنا نہ یہ کوئی شخص نظر آ جائے۔ آپ نے اس طرف سے صفا  
 لگائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اسی وجہ سے لوگ نہ دو پہاڑوں کے درمیان چلی کرتے ہیں۔

جب آپ مردود پر چڑھیں تو آپ نے ایک آواز کی تو خود سے کہا: (مغصوب) پھر آپ نے پوری توجہ سے اس آواز کو جان لیا۔ فرمایا: کیا تو نے سنا ہے؟ میرے پاس ایک دو لکھ ہے۔ میں وہ زمرم کے پاس آیا۔ فرشتہ تھا میں نے اپنی ادا کی داری یا لیا۔ اس نے اپنا ہر ماہی کو پانی کا پیر ہو گیا۔ آپ اس پانی کو ہاتھ کے ساتھ مع کر دیں۔ اس نے منگیزہ میں چلو کر پھر کرنا۔ رہی تھی لیکن دو سو تراسرہ رح۔ ابن عباس فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زمرم کو نبی کریم پھونک دیتی یا فرمایا اگر وہ پانی سے چلو کر پھرتی تو زمرم ایک جاری چشمہ ہوتا۔ جس حضرت ہاجرہ نے خراب پانی پیا اور اسے پیئے گا وہ وہ پلا یا۔

اس فرشتے نے آپ کو کیا تھا اپنے خیموں کا اندھیرا کر دیا۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جسے یہ بچا اور اس کا باپ قہر کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس گھر کے رہنے والوں کو نذر نہیں کرتا۔ اس وقت بیت اللہ جن سے لیلہ کی طرح بلند تھا سیلاب آتے تھے اور اس کے دائیں بائیں سے گزر جاتے تھے۔ یہاں چٹیاہیں بھڑے رہے جن کو ان کے پاس سے جرم قبیلہ کے چند لوگ گزرے،

انہوں نے یہی راستہ اختیار کیا اور وہ مذمتی چلی طرف اتر چے۔ انہوں نے ایک پروردہ یہاں کھڑے دیکھا تو انہوں نے کہا یہ پتہ وہاں کے لوہے پر مسموم ہے، ہم اس راہ میں جائیں اس میں پانی ہوگا۔ انہوں نے ایک بار راہی بھیجے تو انہوں نے پانی دیکھ لیا۔ وہ اس آئے اور قافلہ والوں کو پانی کے متعلق بتایا۔ وہ تمام وہاں آئے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی واعدہ پانی کے پاس پہنچی تھی۔ انہوں نے کہا کیا تو ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ ہم توپ کے پاس قیام کر لیں۔ انہوں نے فرمایا: ہاں، لیکن اس پانی پر تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا۔ قافلہ والوں نے کہا ٹھیک ہے۔ انہیں عیاں فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرما: یوم واسمعیل نے یہ ان کے حق کو کم کرنے کے لئے کہا حالانکہ آپ اس ناس سے محبت کرتی تھیں۔

یہ لوگ دہاں رہنے لگے اور اپنے باقی ماندہ افراد کی طرف پیغام بھیجا تو وہ بھی یہاں پہنچ گئے حتیٰ کہ وہاں چند لوگوں نے اپنے گھر بنا لئے، حضرت اسماعیل ان کے ساتھ وہیں پروان چڑھنے لگے اور آپ نے عربی ان سے نیکی۔ جب آپ جوان ہوئے تو آپ کا عضو ان شباب انتہائی سرست کی تھا۔ قبیلہ جرم نے اپنی ایک عورت کا نکاح حضرت اسماعیل سے کر دیا اور اسماعیل مریجی تھے۔ حضرت ابراہیم کچھ عرصہ بعد آئے تاکہ اپنے اہل و عیال کی کیفیت معلوم کریں تو وہ گھر پہنچے تو وہاں حضرت اسماعیل موجود تھے، بیوی سے ان کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا وہ عادت لئے رزق کی تلاش میں نکلے ہیں۔ پھر آپ نے حالات زندگی پوچھے تو اس نے کہا ہم انتہائی تکلیف سے دو چار ہیں، روزی کی بہت کمی ہے، حالات بڑے پریشان کن ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جب حیرانہ دگر آئے تو اسے میرا سلام کہنا اور اسے کہنا کہ اپنے گھر کی دہلیز بدل دے۔ جب حضرت اسماعیل تشریف لائے تو انہوں نے کچھ انیت محسوس کی۔ پوچھا تو انی سہان آیا تھا، بیوی نے کہا اس کیفیت کا ایک بڑھا تھا آیا تھا۔ اس نے حیرے متعلق پوچھا، میں نے اسے بتایا۔ اس نے مجھ سے حالات زندگی دریافت کئے تو میں نے اسے بتایا کہ ہم جو بے مشکل حالات سے دوچار ہیں۔ پوچھا کیا اس نے کوئی وصیت بھی فرمائی تھی۔ پس اس نے مجھے تحہ کو سلام کہنے کو کہا تھا اور کہا تھا کہ اپنے دو وارہ کی دہلیز بدلیں، حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا وہ میرا آپ تھا اور اس نے مجھے تحہ کو جہاد کرنے کا حکم دیا ہے، پس تو اپنے غمخواروں کے پاس پہنچ جاؤ۔ آپ نے اس بیوی کو اطلاع دے دی اور اس کی خاندان جرم کی دوسری ایک عورت سے نکاح کر لیا، کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابراہیم پھر یہاں تشریف لائے تو اتفاق سے اسماعیل پھر بھی گھر پر نہ تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل کی بیوی سے استفسار کرنے لگے تو اس نے بتایا کہ وہ رزق کی تلاش میں نکلے ہیں، حضرت ابراہیم نے پوچھا تمہارے حالات کیسے ہیں، تمہاری معیشت کیسی ہے؟ اس بیوی نے کہا اللہ اللہ کا فضل و احسان ہے، ہر چیز کی فراوانی ہے۔ پوچھا تمہارا کھانا کیا ہے؟ اس عورت نے کہا گوشت، پوچھا تمہارا چائہ کیا ہے؟ اس نے کہا پانی، حضرت ابراہیم نے دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِقَمِ بَنِي النَّبِيِّ وَالْبَاءِ اے اللہ ان کے لئے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس رات دانے موجود ہیں، تھے ورنہ آپ دانوں کے لئے دعا فرما دیتے، پس ان دو چیزوں (مجموعہ اور پانی) پر کوئی شخص کہہ کے عطاہ کسی ہندہ لکھا، کہے گا تو وہ اس کو سوانحی نہ آئیں گی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جب تمہارا سر تاج آئے تو اسے سلام کہنا اور یہ پیغام بھی دینا کہ اپنے دروازے کی

دین کو ثابت نہ ہو۔ حضرت ام کلثوم علیہ السلام آئے تو پوچھا کہ کوئی مہمان آیا تھا۔ نبوی نے کہا ہاں ایک عجمی دیکھیں وہ نبی کی  
ابنہ کیس میں مرقع حسن خلق و حسن خلق عجمی آیا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ اے خلیفہ پوچھ تو میں نے۔ اے ابابکر اس سے  
نہاری بیعت کے انھیں پوچھا وہ اس نے ہر ایک سے عہد لے لیا۔ اے عہد لے لیا۔ پوچھا کیا اس نے کوئی بیعت بھی کی تھی؟ نبی نے کہا  
ہاں وہ آپ کو عہد کیے تھے اور انہوں نے مجھ سے عہد لیا۔ اے ابابکر اس کی دلیل قائم رکھئے کہ ابابکر حضرت ام کلثوم سے نہ ہر دو سو  
باپ تھا اور دین سے مراد آپ اور اس نے مجھ سے عہد لیا۔ اے ابابکر اس کے نوکھانے۔ پھر کھڑے ہو کر بعد ازاں میرا سلام پھر یہ  
اسے تو حضرت ام کلثوم آپ دوست نے اپنے دھرم کے کوئی کے پاس حج قریش رہے تھے۔ اب حضرت ام کلثوم سے  
دوے کہنا کہ آپ تقیما کر رہے ہوئے اور اب از روئے بھول گئے۔ اور باپ نے بھی بیٹے کی شفقت اور پرہیزگار خوب  
تھیں کہ پھر فرمایا۔ ام کلثوم نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے۔ عرض کی جو اس کا عہد ہے اس کو بجا ایسے۔ نہ یہ اس میں کوئی عہد  
معدون ہوئے اور عرض کی کہ حضرت ام کلثوم سے کہہ دیجئے کہ حضرت ام کلثوم علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ میں  
یہی اس کا حقیر کر دوں اور ایک بلدیہ میں حرف وشارہ فرماؤں۔ پس وہاں گئی وہاں رہی۔ کئی عہد تھے کہ اس میں علیہ  
السلام حجرا تھا اسے تھے اور ابابکر فرمایا کہ تھے جب وہاں رہی تھیں بلدیہ کو گھیر کر حضرت ام کلثوم سے سلام کیا پھر احرام  
زیر کیا اٹھا کر اسے اور آپ کے پیچھے رکھ دیا۔ حضرت ام کلثوم اس کے اوپر کھڑے ہوئے اور ام کلثوم علیہ السلام حجرا سے  
رہے اور ابابکر علیہ السلام حجرا سے رہے اور ابابکر علیہ السلام سے رہے۔ اِنَّكَ اَنْتَ اَسْبَغُ لَعَلَّيْكَ۔

اور جمعہ کے دن میں نے ایک عجمی کو دیکھنے سے کہنے سے کہ عمار حضرت ابابکر براتی پر سوار ہو کر حضرت ام کلثوم کے کمرے میں  
گئے اور میں نے عمار کو جب ابابکر علیہ السلام سے اس میں ملے تو وہ نے کہنے کی کہ پلٹے بھی لے کر گئے تھے۔ اس نے کہا اور

اور ام کلثوم سے عمار سے کہہ دیجئے کہ ابابکر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر عجمی کو سلام و فخر و احترام  
کی طرف سے جانے کا حکم دیا۔ اور ابابکر براتی پر سوار ہوئے اور ام کلثوم سے کہنے سے کہ عمار حضرت ابابکر براتی پر سوار ہو کر  
السلام کی کمرے میں وقت اور ساری فقی اور جوڑ لیں۔ آپ کے ساتھ تھے جوڑ کی کھلی رہنمائی دے رہے تھے حتیٰ کہ آپ کے کمرے  
پہنچ گئے۔ حضرت ام کلثوم اس کی والدہ کو یہاں سے نکال دیا اور حضرت ابابکر سے کہنے سے کہ عمار نے ابابکر علیہ السلام کی  
طرف کی بھی کہ روایت اللہ تعالیٰ کرے۔ اس وقت حضرت ابابکر کی عمر مبارک 100 سال تھی اور حضرت ام کلثوم سے سلام  
کی عمر تیس سال تھی۔ حضرت ابابکر علیہ السلام سے حضرت ام کلثوم علیہ السلام نے کہ تھیں کہ یہ عمار کی والدہ صاحبہ  
نے جانے کے بعد حضرت ام کلثوم کو یہاں سے نکال دیا۔ اے ابابکر علیہ السلام سے کہہ دیجئے کہ عمار نے ابابکر علیہ السلام سے کہہ دیجئے کہ  
کیا۔ اپنے باپ کے احوال کے بعد بیعت میں اس میں سے ہر عجمی کو سلام دیا۔ اے ابابکر علیہ السلام سے کہہ دیجئے کہ عمار نے ابابکر علیہ السلام سے کہہ دیجئے کہ عمار نے

ام کلثوم سے کہہ دیجئے کہ عمار نے ابابکر علیہ السلام سے کہہ دیجئے کہ عمار نے ابابکر علیہ السلام سے کہہ دیجئے کہ عمار نے ابابکر علیہ السلام سے کہہ دیجئے کہ عمار نے

1 صحیح بخاری، باب کھڑے ہو کر سلام دینا، صفحہ 414، مجموعہ کتب دار الفکر، طبع کراچی

2 طحاوی، ص 104، طحاوی، ص 104، طحاوی، ص 104، طحاوی، ص 104، طحاوی، ص 104

تحت روایت کیا ہے۔ فرمایا ایک چیلہ بانی قیام اس کا مرقعہ در کلام کر، چھ کہ گھر کی ہندی میرے چاروں کونوں کے برابر کرو تو انہوں نے کعبہ کونوں کے چاروں کونوں کے برابر جلع کیا (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ، محقق ابن راہویہ نے اپنی مسند میں، عبد بن حمید، المعمر بن ابی اسامہ، المنی بن مرہ، ابن ابی حاتم، الاذرقی، حاکم، ترمذی، (انہوں نے اسے صحیح بھی کہا ہے) اور امام بخاری نے دلائل میں حضرت خالد بن ولیدؓ سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ تو اب مجھے بیت اللہ سے متعلق بتائیں گے؟ یہ یہ زمین پر پسو گھر ہے؟ فرمایا نہیں لیکن یہ پہلا گھر ہے جو کوکب کے لئے بنا گیا جس میں برکت و ہدایت رکھی گئی، اس میں مقام ابراہیم ہے جو اس میں داخل ہوگا، وہ اس میں ہوگا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت ابراہیم جب یہ گھر بنا رہے تھے تو پریشان ہوئے کہ اسے کیسے بنادوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہلکبیرہ کو بھیجا، یہ سخت ہوا ان کے دوسرے گھر اور کعبہ کے اور، روحانی کی مانند ہوئی، حضرت ابراہیم کو نصرت ہوا کہ یہ ہوا جہاں پھرنے سے باہر نہ تھک کر وہی حضرت ابراہیم نے تعمیر کرائی، جب پھر اس کو کھنکھائی چہ پہنچے تو حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل سے کہا جاؤ اور میرے لئے ایک پھر تلاش کر کے لاؤ جو میں یہاں رکھوں، حضرت اسماعیل یہاں میں گھومتے رہے، حضرت جبریلؑ یہ پھر لائے اور اسے دکھایا۔ حضرت اسماعیل آئے تو یہ چھ پر پھر کہاں سے آیا ہے فرمایا سے وہ اسے کہتا ہے جو میرے اور میرے بیٹوں پر پھر دوسرا نہیں کرتا۔ یہ کعبہ کا پھر با پھر مرقعہ دو بار اسے لٹا کے جاتا تھا پھر کر گیا تو جرم نے تعمیر کیا۔ پھر گرا تو قریش نے تعمیر کیا۔ جب قریش نے حجر اسود کھنکے کا ارادہ کیا تو اس کے تمام پرورے کھنکے پر دے چکے تھے، ان کے لئے اور کہا جس اور اسے سے پہلے آئے گا وہ اس سے رکھے گا، ایسی رسول اللہ ﷺ باب بنی ثعلبہ سے شریف ماے۔ آپ ﷺ نے ایک کپڑا لے کر اس کے حکم دیات بچھایا اور پھر اس کے درمیں رکھ دیا۔ پھر قریش کے خاندان میں سے ایک شخص کو ایک کونا بکرا لے کر کہا۔ انہوں نے اسے بلند کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اپنے ہاتھ سے اسے اپنی جگہ رکھ دیا (۲)۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الاذرقی اور عاکم نے سعید بن انس سے واسطہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیمؑ آرمینہ سے آئے اور آپ کے ساتھ کچھ تھیں جو بیت اللہ کی جگہ کی طرف رجعت کی تھیں اور وہ کچھ ان کی تھیں جسے تھری اپنا جلا جاتی ہے۔ بنی آپ نے کعبہ کے نیچے کھدائی کی اور بیت اللہ کی بنیادیں ظاہر کیں۔ ایک بنیاد میں افراد سے کچھ لوگوں سے لٹی نکلی تھی۔ میں نے پوچھا اسے ابو محمد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ يُزَيِّنُ فَاِذَا هُمْ بِالْمَقَامِ الَّذِي فُتِحَتْ يَوْمَئِذٍ النَّاسُ فِي غَرَدٍ يٰۤاِبْرٰهٖمُ بَدِّعْ عَنْ خَشْيَةِ اٰلِهٰتِكِمْ

امام عبد اللہ بن ابی اسامہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر کے معمر بن جابر سے حضرت ابن عباس سے اس قول وَاِذْ يُزَيِّنُ فَاِذَا هُمْ بِالْمَقَامِ الَّذِي فُتِحَتْ يَوْمَئِذٍ النَّاسُ فِي غَرَدٍ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں القواعد سے مراد وہ بنیادیں ہیں جو پہلے تعمیر نہیں (۳)۔

امام عبد اللہ بن ابی اسامہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے عطاء بن مسعود اللہ سے روایت کر کے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام نے

۱۔ مسند الفراء بن زید، جلد ۴، صفحہ ۴۰۳ (۲۱۷۱) مطبوعہ دار الکتب مصریہ و دلت

۲۔ تفسیر طبری، تالیف ابن ابی شیبہ، جلد ۱، صفحہ ۶۳۷

عرض کی اسے میرے پروردگار کیا وجہ ہے کہ مجھے اب فرشتوں کی آوازیں سنائی نہیں دیتیں فرمایا میری خطا کی وجہ سے۔ لیکن زمین پر ہزاروں اور ہزاروں گھر بنائے اور پھر اس کی تعمیر کو (طواف کرو) جس طرح تو نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ میرے ان گھر کو تعمیر سے روکے ہیں جو آسمان میں ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت آدم نے بیت اللہ پانچ پہاڑوں سے تعمیر کیا تھا، حراء، الجنان، طور، جابا، ورینا، الجودی۔ یہ حضرت آدم کی تعمیر قائم رہی تھی کہ بعد میں اسے ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا۔

امام ابن جریر، ابن ابی مائہ اور طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اتارا تو فرمایا میں تیرے ساتھ ایک گھر کو بھی اتار رہوں، اس کا بھی طواف کیا جائے گا جس طرح میرے عرش کا طواف کیا جاتا ہے اور اس کے پاس نماز پڑھی جائے گی جس طرح میرے عرش کے پاس نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر جب طوفان کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے وہ گھر اٹھا لیا، خیابائے کرم حج کرتے تھے اور اس کا مکان نہ پتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی تعمیر کی سعادت عطا فرمائی، اللہ تعالیٰ ابراہیم کو اس کی اصل جگہ بتائی، آپ نے پانچ پہاڑوں سے اس کی تعمیر کی حراء، الجنان، مشرق، جبل طور، جبل حمر، یہ خیال بیت المقدس ہے (۱)۔

امام ابن جریر اور ابوالفتح نے اعظم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دنیا کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے پل کے چاروں کان پر بیت اللہ کے دو کان کو دکھا کر بیت اللہ کے نیچے زمین پھیلانی لگی (2)۔

امام عبد الرزاق، الاوزاعی نے تاریخ کتب میں احمد بن حنبل نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے بیت اللہ کی جگہ کو تخلیق فرمایا اور اس کے دو کان سے قوس زمینوں میں تھے۔

امام ابن ابی مائہ نے علیاء بن احمد سے روایت کیا ہے کہ ذوالقرنین مکہ شریف میں آیا تو اس نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کو بیت اللہ کی دیوار میں بناتے ہوئے دیکھ کر پانچ پہاڑوں سے بنا رہے تھے۔ اس نے پوچھا تم میری اس زمین میں کیا کر رہے ہو۔ حضرت ابراہیم و اسماعیل نے کہا ہم اللہ کے بندے ہیں، ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اس کعبہ کی تعمیر کریں۔ ذوالقرنین نے کہا جو تم بڑی کرتے ہو اس کی دیوار میں بنائے دو، پس پانچ سینہ سے طعنے ہوئے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ اسماعیل و ابراہیم اللہ کے بندے ہیں جنہیں اس کو بیک تعمیر کا حکم دیا گیا ہے۔ ذوالقرنین نے کہا میں نے تسلیم کر لیا پھر وہ چلا گیا۔

امام ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں بتایا گیا ہے کہ حرم برابر عرش تک حرم ہے۔ اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بیت اللہ اس وقت زمین پر اجڑ گیا جب آدم علیہ السلام زمین پر اترے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ارشاد فرمایا تھا کہ میں تیرے ساتھ اپنے گھر کو اتار رہا ہوں، اس کے اوپر دو حواف کیا جائے گا جس طرح میرے عرش کے اوپر دو حواف کیا جائے گا۔ آدم علیہ السلام نے کعبہ کا طواف کیا اور جو بعد میں موسیٰ بن نون نے بھی طواف کیا حتیٰ کہ جب صوفیوں کا زمانہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے نوم نون کو فرق کیا تھا اس کو زمین سے اٹھا لیا تھا۔ اسے کل زمین کی سزا الا حق نہیں ہوئی تھی۔ پس آدم علیہ السلام نے ان خیانات پر دوبارہ تعمیر فرمائی تھی (3) ابن عساکر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے نقل فرمایا ہے کہ

بیت اللہ شریف کو چھ پہاڑوں سے گھرایا گیا ہے حراء، الطور، حجاز، خورمیت اور لبنان۔

امام متقی نے دلائل میں صدی رحمر اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں۔ آدم علیہ السلام جس سے باہر تشریف لائے تو آپ کے ایک ہاتھ میں پتھر تھا اور دوسرے ہاتھ میں پتھر تھے۔ آپ نے بچے ہند میں کھیر دیے، جو کچھ خوشبو نظر آتی ہے یہ اس کا فیضان ہے اور پھر یہ سفید یا قوت تھا اس کے ذریعے روشنی حاصل کی جاتی تھی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ بنایا اور حجر اسود رکھنے کی جگہ پر پہنچے تو اس کا محل کو فرمایا ایک پتھر لے آؤ جو یہاں رکھوں، حضرت اس کا محل ایک پھاڑ سے پتھر اٹھا لائے آپ نے فرمایا کوئی اور لاد۔ حضرت اس میں بارہ پتھر لاتے رہے لیکن کوئی آپ کو پسند نہ آیا۔ پھر ایک مرتبہ پتھر لانے کے لئے اس میں علیہ السلام گئے تو جبریل علیہ السلام ہندوستان سے دو پتھر لے کر آئے جو آدم علیہ السلام جنت سے لے کر آئے تھے۔ حضرت ابراہیم نے دو پتھر لگا دیے جب اس کا محل علیہ السلام انکار آئے تو پوچھا یہ پتھر کون لایا ہے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جو تمھ سے زیادہ دوست ہے (۱)۔

امام فقہین نے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ابو القاسم یحییٰ بن محمد بن حبیب رحمہ اللہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے ابو بکر محمد بن محمد بن احمد افغان الشافعی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے سنا جو قرآن کے عالم تھے کہ ابراہیم علیہ السلام سریانی زبان بولتے تھے اور اسماعیل علیہ السلام عربی زبان بولتے تھے، ہر ایک دوسرے کی بات سمجھتا تھا نہ کسی ہر ایک دوسرے کی زبان بول نہیں سکتا تھا۔ معمر ابن ابراہیم حضرت اسماعیل کو کچھ حل لی کھینچا۔ یعنی مجھے پتھر، رخ کرو۔ حضرت اسماعیل کہتے تھاک: الحجر فحذوہ یہ ہے پتھر کو لٹو۔ پھر جب پتھر رکھے کی جگہ بتائی روگئی تو حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر کی تلاش میں گئے، ادھر حضرت خبیر علیہ السلام، عمان سے پتھر لے آئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام، اہل آئے تو ابراہیم علیہ السلام اپنی جگہ پر اس کے اوپر کھڑے تھے۔ اسماعیل نے پوچھا ابوحنیٰ! ایک کون الایہ ہے؟ فرمایا یہ ولایا ہے جو تیری اولاد پر۔ محمد بن کرجہ، پس رسولوں نے وہ مکان قبل کہ اس ارشاد: **وَأَنزَلْنَا فِيكَ الزَّكَاةَ مِنَ الْبَرَكَاتِ** تو اس جگہ سے یہی گرا دے۔

نامہ مستحق نے وفاق شہاب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب من بوقت کو پہنچے تو کعبہ کی صورت نے آگ جلائی۔ اس کے شرار سے اڑ کر کعبہ کے غلافوں پر جا پڑے۔ پس وہ جل گیا۔ لوگوں نے کعبہ کو گھونایا اور بھرنے سے نئے آگ جلائی۔ جب حجر اسود کھنکی جگہ پہنچے تو قریش اس کو اٹھ کر رکھنے کے متعلق جھگڑ پڑے۔ سب نے اتفاق کیا کہ ہم اس کو فہدہ سنہم کر لیں گے جو پہلے آئے گا۔ پس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جب کہ آپ ایک جوان کی حیثیت سے تھے۔ آپ نے وہاں کی دار چادر لٹکائی دینی تھی۔ تمام نے آپ کو حکم مقرر کر لیا تو آپ ﷺ نے حجر اسود کو پتھر سے پر رکھنے کا حکم دیا۔ پھر ہر قبیلہ کے سردار کو کپڑے کی ایک ایک طرف پھرائی۔ پھر جب چادر کو بلند کیا گیا تو حضور ﷺ نے حجر اسود کو اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ پھر زبانوں پر آپ کی تحریکات جاری ہو گئیں حتیٰ کہ لوگوں نے آپ کو اٹھانے کہا۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب کہ ابھی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ غریب جب بوقت ذبح کرتے تو وہ آپ ﷺ کو تلاش کرتے تاکہ اس میں برکت کی دعا فرمائیں۔

ابو ایوبؓ نے تاریخ مکہ میں سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حضرت کعبہ الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کعبہ اسماؤں اور زمینوں کی تخلیق سے چالیس سال پہلے جہاں کی طرف تھو بھاڑا ہے۔ زمین پھیلنے لگی۔

اور زنیؓ نے جہاد و سراف سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو زمینوں کی تخلیق سے پہلے پیدا فرمایا۔ اور زنیؓ نے انہما میں سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پہلے عرش بانی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تیز چلنے والا پہنچا جس پانی کے ساتھ گراگئی فوق ثوابت اللہ کی جگہ پر بزر و غابر ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے نیچے سے زمین پیدا کر لی پھر اس پر پہاڑوں کے کس گائے، سب سے پہاڑ اور لوگ پیدا کر دیے۔ ان کا قیام اور جسے اس کو مہاجر کی کہا جاتا ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: بیت اللہ چار ستونوں پر پانی کے اوپر سمونوں اور زمین کی تخلیق سے پہلے موجود تھا۔ پس اس کے نیچے سے زمین پیدا ہوئی۔

امام عبد بن حمید نے حضرت جہاد و سراف سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمین کعبہ کے نیچے سے پیدا ہوئی۔

اور لا زنیؓ نے حضرت علی بن الحسین سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ ان صحر کے طواف کی ابتداء کیسے ہوئی؟ انہوں نے فرمایا: ادب سے ہوئی اور کہاں سے ہوئی۔ حضرت ابن عباس سے فرمایا اس کی ابتداء کی طرح ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے عرض کی اے اللہ سے رب ہمیں جہود کو اسے خلیفہ بنا رہا ہے۔ زمین میں فساد برپا کریں گے اور خون بہا کریں گے اور ہمیں جسہ کریں گے اور بغض رکھیں گے۔ اے اللہ سے پروردگار ہم سے خلیفہ بنا۔ ہم تلوار زمین میں فساد برپا کریں گے اور خون بہا کریں گے اور شہداء جس میں بغض رکھیں گے۔ نہ جسہ کریں گے۔ بدکاری کریں گے۔ ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، تیری پاکی بیان کرتے ہیں، تیری اعانت کرتے ہیں اور تیری ہتھکڑیاں ٹھیک کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں جان ہوں جو تم نہیں جانتے۔ فرشتوں نے کھنکھانے لگا جو کچھ اللہ کی بارگاہ میں انہوں نے عرض کیا ہے، اور ذکر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ پس انہوں نے عرش کی بنیاد لی اور اپنے سراں کو بلند کیا اور پانی انہیں سے اتر کر کیا اور غضب اسی سے دور رہے تھے اور آواز نہ لگائی کہ وہ رہے تھے۔ انہوں نے عرش کے روگردین دھبہ چکر لگائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف نظر کر فرمایا، ان پر رحمت الہی کا نزول ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے زہرہ کے چار ستونوں پر یکے بیکے ٹھہرایا اور ان ستونوں کو سرخ یا قوت سے ڈھانپ دیا اس گھر کو انھیں ان کہا جاتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس خدمت فرمایا اس گھر کا طواف کرو۔ عرش کا چھوڑ دو۔ لگ لگاتے اس گھر کا طواف کیا اور عرش کو چھوڑ دیا پس بیان پر زیادہ آسان ہو گیا اور وہ بیت المسودہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ دن اور رات میں ستر بار فرشتے داخل ہوتے تھے اور پھر اس میں دو کھیلوٹ کر جس آتے پھر اللہ تعالیٰ نے لگ لگاتے کو فرمایا زمین میں اس کی مثل اور اس کی مقدار میں ہر ایک گھر کو دو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابلیس علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس گھر کا طواف کر۔ جس طرف آسمان اے الہیت مسودہ کا طواف کرتے ہیں۔

امام لا زنیؓ نے بیت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بیت اللہ اللہ تعالیٰ کے چند گھروں میں سے ایک ہے۔ سات آسمانوں میں ہیں سات پل زمین کی آویں لگے ہیں اور بلند ترین وہ ہے جو عرش کے قریب ہے۔

ان گھروں میں سے جو گھر کا حرم ہے جس طرح بیت اللہ کا حرم ہے اگر ان میں سے کوئی گھر کرے تو بجلی زمین کی تہوں تک ایک دوسروں کے وہ بھی نہیں گئے اور اساتذہ اور شیوخ کے ہر گھر کو آستان والے اور زمین والے آباد کرتے ہیں جس طرح جس گھر کو لوگ آباد کرتے ہیں۔

امام ملازرقی نے مروجین سیار میں دمر اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب کسی فرشتہ کو کسی کام کے لئے زمین پر بھیجا تو اس فرشتہ نے اللہ تعالیٰ سے بیت اللہ کا طواف کرنے کی اجازت طلب کی یہ وہ فرشتہ احرام کی حالت میں پڑا۔

امام ابن المنذر اور ملازرقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو انہیں قسم دیا کہ وہ کسی طرف جائیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے لئے جہاں اور زمین کی مسافت کو پیمت دیا ہر جہاں جس سے آپ گزرے وہ ایک قدم کی مسافت ہو گیا۔ اور زمین میں جو درود و مسند رکھے ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک قدم کی مسافت میں نکھر دیا اور آپ جس جگہ قدم رکھتے وہ جگہ آباد ہو جاتی اور برکت والی ہو جاتی حتیٰ کہ آپ نہایت گئے اس سے پہلے آپ کا روٹا دھوا، بجائی شدہ پڑھ کر آپ پر شدہ یہ نصیحت آپ ہی تھی حتیٰ کہ فرشتے بھی آپ کے رونے کی وجہ سے روتے تھے اور آپ کی پریشان کی وجہ سے پریشان ہوتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جنت کے حصوں میں ایک خیمہ کے ساتھ آدم علیہ السلام کو نقلی دینی اور اسے مکہ میں کعبہ کی جگہ رکھا جب کہ ابھی کعبہ نہیں تو اور یہ خیمہ جنت کے یوایت میں سے سرخ یا قوت کا تھا اس میں سونے کی تختیاں تھیں اور ان میں جنت کا نور چمکتا تھا ان کے ساتھ حجر اسود بھی اور اتحاد۔ یہ اس وقت جنت کا بغیر تھے تھا اور جب حضرت آدم کے لئے کرن تھا آپ اس پر بیٹھتے تھے۔ جب آدم علیہ السلام کے پٹنہ نے اللہ تعالیٰ نے اس کو بخیر کر دیا اور اس خیمہ کی فرشتوں کے ذریعے حفاظت فرمائی۔ فرشتے زمین والوں سے اس کو محفوظ رکھتے تھے اور اس وقت زمین کے رہنے والے جن اور شیاطین تھے اور زمین والوں کے لئے جنت کی کسی چیز کو نہ جانتے تھے کیونکہ جو جنت کی کسی چیز کو نہ جانتے تھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی اس وقت زمین پاک صاف تھی۔ اس میں نہ خور ہوئی کی نہاست تھی اور نہ اس میں گناہوں کی آلودگی تھی۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے ملائکہ کا مسکن بنایا اور ان کو زمین میں اسی طرح ٹھہرایا جس طرح وہ آسمان میں رہتے تھے۔ وہ دن رات اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے تھے اور عبادت سے ڈبے نہیں ہوتے تھے۔ فرشتے حرم کی حدود پر صاف باندھ کر کھڑے ہوتے تھے اور حرم کی طرف ان کی پیٹھ ہوتی تھی اور آگے تمام حرم ہوتا تھا ان سے کوئی جن و شیطان تہہ و تکبر نہ تھا۔ فرشتوں کے مقام کی وجہ سے یہ ایریا آج تک حرم ہے اور حرم کے مقامات وہاں لگائے گئے ہیں جہاں فرشتے ٹھہرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا پر حرم میں داخلہ حرام کیا تھا اور آدم علیہ السلام کے خیمہ کی طرف دیکھا بھی حرام کیا تھا اس غلطی کی وجہ سے جو ان سے جنت میں سرزد ہوئی تھی۔ پس آپ نے کچھ بھی نہ دیکھا حتیٰ کہ ان کی روٹ پر واز کر گئی۔ آدم علیہ السلام جب رات کے وقت ان سے ملاقات کا ارادہ کر کے توبہ کرے حرم کو محدود کر کے باہر جا کر ان سے ملاقات کرتے حضرت آدم کا خیمہ حرم میں باقی رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس خیمہ کی جگہ مٹی اور پتھروں سے ایک



مکان تعمیر کیا، وہ ہمیشہ باور، حتیٰ کہ نوح علیہ السلام کا زنا آیا تو سیلاب نے اسے جز سے اکھڑا دیا اور اس کی جگہ بھی چھپ گئی پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور غیمہ کی جگہ جہاں بنو آدم نے مکان بنایا تھا اس کی بنیادوں کو سناٹا کر کے کاٹھم فرمایا حضرت ابراہیم زمین کھودتے رہے حتیٰ کہ ان بنیادوں تک پہنچ گئے جو اوپر آدھ نے غیمہ کی جگہ رکھی تھیں۔ جب آپ متفرد تک پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ نے بادل کے ذریعے اس بیت کی تہہ سایہ کر دی۔ وہ بادل اس بیت پر چھایا اور حضرت ابراہیم کے سنے کو امد کی جگہ کی رضائی کرتا رہا اور آپ پر سایہ ٹپکنے کی حتیٰ کہ آپ نے بنیادیں کھڑی کر دیں۔ پھر بادل چھٹ گیا۔ اسی بیت کی اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَإِذْ أَنَا لَإِبْرَاهِيمَ مَشْكَانَ الْبَيْتِ رَاجٍ:** 26) پس جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے معمور فرمایا ہے وہ اللہ کی جگہ کر رہا ہے۔

امام وہب بن منہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے پہلی کتب میں سے ایک کتب پر بھی جس میں کعب کے امر کا ذکر تھا۔ فرماتے ہیں اس میں پڑھا تھا کہ ہر فرشتہ جو زمین پر اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے اسے بیت اللہ کی زیارت کا حکم دیتا ہے وہ عرش سے احرام کی حالت میں کعبہ پر جتے ہوئے آتا ہے حتیٰ کہ حجر اسود کا اسٹبل منہ لے کر پھر وہ بیت اللہ کے سات چکر لگاتا ہے، بیت اللہ کے غورو درخت غار پر جتا ہے پھر ادر پر جتا جاتا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے فضائل کعبہ میں وہب بن منہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ نے کوئی فرشتہ اور بادل جس بھیجا اور وہ وہاں سے گزرتا ہے جہاں اس کو بھیجا گیا ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ بیت اللہ کا طواف کر لیتا ہے پھر اسے حج عظیم ہوتا ہے اسے بجلاتا ہے۔ امام بخاری نے دلائل میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جبریل کو آدم و حوا کے پاس بھیجا نہیں فرمایا کہ ایک گھر بنا دو جہاں میں ان کو جگہ کے تھیں کہ لئے کھینچ دیا آدم زمین کھودتے اور حضرت خواد میں انھار باہر بچھڑکی نہیں حتیٰ کہ ہڈی تک پہنچ گئے۔ نیچے آواز آئی اسے آدم بس کہانی ہے جب دو گھر تعمیر کر چکے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ وہاں کا طواف کریں اور ارشاد دہو تو پہلا انسان ہے اور پھر پہلا گھر ہے پھر زمانہ گزشتہ کرتا رہا حتیٰ کہ نوح علیہ السلام کا زمانہ آیا تو انھوں نے حج کیا پھر حالات بدلتے رہے حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام نے اس کی دیواریں کھڑی کیں۔

امام ابن اسحاق الاثرقی بخاری نے دلائل میں عروہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہر نماز کے حج کیا سوائے حضرت عروہ اور صالح علیہما السلام کے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کا حج کیا پھر جب زمین پر سیلاب آیا تو ہر چیز فرق ہو گئی۔ بیت اللہ سرحد شیعہ کی مانند تھوڑا اللہ تعالیٰ نے وہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو آپ اپنی قوم کی اصلاح میں مشغول رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی آپ حج نہ کر سکے حتیٰ کہ وصال ہو گیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے کعبہ کی جگہ کا تعین فرمایا تو ابراہیم نے حج کیا۔ ان کے بعد ہر نبی نے حج کیا (1)۔

امام احمد نے الزہری میں محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ستر امتیاء نے حج کیا ان میں سے حضرت موسیٰ بن عمران بھی تھے ان پر وہ قطوانی چادریں تھیں ان میں سے یونس علیہ السلام بھی تھے جو کہتے تھے لَیْسَ لَکُمْ دُفَعْلٌ الْفَرْخُ۔ میں

۱۰۰ - آخر ہوا اب شکلات کھائے، دے ۱۰۰ -

[illegible]

اسلام انسانی ہے حضرت ان محمد کی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر لکھا تو لکھ بیت اللہ کی وجہ سے اس کو آپ حرکت کرنے میں شکنجہ کیا مانند تھے۔ مگر آپ پر حجر اسود اتارا اور سفیدی کی وجہ سے جبکہ وہ حجر اسود علیہ السلام نے سے نکلا کر چنے سے لگا پاؤں کی سے ٹکا ہوا ہوئے۔ پھر ان پر تھکا (فیفسہ الماؤن) ہونے لگتی رہا وہ آپ اسد علیہ السلام چلنے سے آپ سے ہر سنگ کی زمین پر تھے یہاں جتنا اللہ نے چاہا پھر بے رہے۔ پھر آپ کا حجر اسود کی طرف ششماں پر حاکم ارشاد ہوا کہ حج کر دو، پھر آپ نے حج پر توفیق ہوا تو آپ نے اپنی ملاقات ہوئی۔ ہر ششماں نے کہا ہے اسے حج کر دوں، وہ ہم نے سے کہا کہ تم سے اسے حج کر دوں، پھر اسے حج کر دوں۔

۱۰۔ اہل لہذا نے ان سے دعا کی کہ بیت جو اس گھر تھا وہ ایک پاؤں کا ایک ذرا تھا۔

۱۰۔ انسانا جانم نے حضرت ابن عباسؓ کی مجلسِ تعلیم سے روایت کیا ہے کہ: میں بیت اللہ میں قیامت سے قیامت تک رہا کرتے تھا۔



رکھا گیا۔ آپ اس کا طواف کرتے تھے اور اس سے پاس اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کا حج کیا اور آپ صلاب سے پہلے یہاں تشریف لے گئے۔ جب صلاب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کر دیا تو زمین کو خشک پڑھا تو وہاں ۱۱۰ رکعت کا ایک سرخ میلہ تھا جس کی جگہ معروف تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہر علیہ السلام کو قوم ہادی کی طرف مبعوث فرمایا تو آپ نبی توہم کی اصلاح اور تربیت میں مشغول رہے حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا اور آپ حج کی سعادت حاصل نہ کر سکتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو قوم خود کی طرف تو آپ بھی مشغول رہے اور حج نہ کئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہر علیہ السلام کو اس جگہ اتارا تو آپ نے حج کیا اور سنا کہ حج بھیجئے اور لوگوں کو اس کی زیارت کے لئے بلا لیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جو نبی بھی تشریف لایا اس نے حج کیا۔

امام الانورؒ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فرمایا میں تیرے ساتھ اپنے گھر اتارنے والا ہوں جس کے اور گروہاں کیا جائے جس طرح میرے فرش کا طواف کیا جاتا ہے اور اس کے پاس نماز پڑھی جائے گی جس طرح میرے فرش کے پاس نماز پڑھی جاتی ہے۔ وہ اسی طرح قائم رہے باقی کی خدمت نوح کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اٹھایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس جگہ بھیجا۔ آپ نے پانچ ہزاروں قربانے، شیر، بکرا، بھینس اور چمیل احمر سے اس کو تحریر فرمایا۔

امام ابی نعیمؒ نے حضرت عمر و محمد بن ابیہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں پیغمبر نوحؑ نے بیت اللہ کے اور مومنات پھر گئے حتیٰ کہ جب نوح علیہ السلام کی قوم فرج ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو دکھایا اور اس کی بنیادیں بتائی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو یہیں جگہ طواف فرمائی تو آپ نے پھر اس کو تحریر فرمایا: *وَرَأَيْتُنِي كُنَّا لِبَيْتِ الْقَوَاعِدِ مِنَ الْكَلْبَةِ وَالْأَسْنِئَةِ* سے ملتی مراد ہے۔ اور رکھی (نجر اسود) بوشی پس رکھو صاف کیا حتیٰ کہ جب ابراہیمؑ تحریر فرما رہے تھے تو انہیں پہاڑ نے ندا دی اسے ابراہیمؑ جبر اسود ہے۔ دوسرے اسے کہو اور پھر حضرت ابراہیمؑ نے اسے اپنی جگہ دکھایا۔

امام انصاریؒ نے اپنی تفسیر میں اور ابن عساکرؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اس گھر کا طواف کر اس سے پہلے کہ تیرے ساتھ کوئی دوسرا واقعہ پیش آئے، آدم علیہ السلام نے عرض کی یا رب کوئی حادثہ پیش آئے گا؟ فرمایا جسے تو نہیں جانتا یعنی موت۔ عرض کی موت کیا ہے؟ فرمایا وہ اس کا ذاتی ضرر نہ چمکے گا۔ عرض کی میرا میرے اہل میں سے خلیفہ کون ہوگا؟ فرمایا میں یا اسفون اور ذمیل اور پھاڑوں پر پیش کروں گا، پس اللہ نے یہ منصب آسفون پر پیش کیا تو سب نے معذرت کی۔ اللہ تعالیٰ نے پھر ذمیلوں پر پیش کیا تو انہوں نے بھی انکار کیا۔ پھاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے بھی معذرت کی۔ لیکن آپ کے کسی بیٹے نے یہ منصب قبول کر لیا جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا، آدم علیہ السلام ہند کی زمین سے حج کرنے کے لئے چلے آپ جس جگہ آئے اس میں کھایا اور یہ تو وہ آپ کے بعد آیا۔ ابھی حتیٰ کہ آپ کے کمرہ فتح کیے۔ آپ کا لاکھ نے بھلا میں استقبال کیا۔ عرض کی السلام علیکم یا آدم! آپ کا حج قبول ہو لیکن ہم نے اس گھر کا حج آپ سے دو ہزار سال پہلے کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیت اللہ اس وقت کھوکھلا سرخ

ی قوت تھ جس کے دور واز سے تھے جس کا طواف کرتے اس کو بیت اللہ کے اندر والا نظر آتا اور جو عورتیں باہر طواف کرتے  
 لے نکھرتے۔ جن آدم علیہ السلام نے مرسلہ حج اراکے وقفہ عافانے اس کی طرف وقی فرمائی اے آدم تو فرما ملک حج  
 ہوا کرتے ہیں۔ بعض کی ہاں یاد ہے فرمایا وہ اپنی حاجت طلب کر تیری حاجت پوری کی جائے گی۔ بعض کی میری حاجت  
 بھی سے کہ میرا تھاد اور میری اولاد کا کٹہ معاف کر دے۔ فرمایا اے آدم تم میرا آدم تو ہم نے اس وقت معاف کر دیا تھا جب تھ  
 سے پہلے (جول فر) سرزد ہوا تھا۔ لیکن شیخی اور دے کے کٹہ کا مسئلہ میں طواف ہے کہ جو مجھے پہچان لے گا اور کھ پڑایاں سے آئے  
 گا اور میرے دروازوں اور میری کتابوں کی تصدیق کرے گا تو ہم اس کے گناہی معاف کر دیں گے۔

امام ابن خزیمہ و ابوالشیخ (انھنکین شیں) اور ابوالحی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے  
 روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام بیت اللہ شریف پر اور عورت آئے اور کبھی بھی سو رہا کرتے آئے بیش بہہ سے  
 پیسہ جس کرتے تھے آپ نے تم سو حج کئے اور سات سو عمرے کئے۔ سب سے پہلا حج آدم سے کیا تھا۔ آپ حرکات میں  
 تھرتھکتے تھے کہ جبرئیل امینی آپ کے پاس آئے اور فرمایا اے آدم آپ کا حج قبول ہو گیا ہے ہم نے اس امر کا موافق آپ کی تخلیق  
 سے پہچان کر دیا۔ ہاں پہلے یا تھا۔

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف فرشتوں  
 نے کیا تھا۔ حجر اسود اور کن عافانے کے درمیان انبیاء کی قبور ہیں۔ انبیاء کرام میں سے کسی نبی کو جب اپنی قومستان تو وہ اپنی  
 قوم سے باہر نکل جاتا اور وہاں آ کر مہمانت کرتا حتیٰ کہ اس کا وصال ہو جاتا۔

امام ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابوب بن مہرہ، محمد اللہ سے روایت کیا ہے کہ آدم۔ یہ السلام جب زمین کی  
 طرف اترے تو انہوں نے وحشت نفس کی جب اس کی وسعت دیکھا اور اپنے علاوہ کوئی شخص نظر نہ آیا۔ عرض کیا کہ رب  
 کیا یہ تیری زمین آہ نہیں ہے اور اس میں تیری حمد اور پاکی بیان کرنے والا میرے علاوہ کوئی نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
 میں اس میں تیری اورا، میں سے کہہ لو کہ چاہا کہ وہ جو میری تخلیق و تقدیس بیان کریں گے اور میں اس میں ایسے گھر بناؤں گا  
 جن میں میرا ذکر بند کی جائے گا اور ان میں میری حقوق تصحیح بیان کرے گی، میں تجھے اس میں ایک ایسے گھر میں رکھوں گا جس کو  
 میں اپنے لئے چند کرتا ہوں اور اپنی کرامت کے ساتھ قائم کرتا ہوں اور میں نے اپنے نام کی وجہ سے زمین کے تمام گھران  
 پر امت زنج قلمی ہے، میں نے اس کو اپنا گھر کہا ہے، میں نے اپنی حکمت کے ساتھ اسے عزت و شرف بخشا ہے اور اپنی حرمت  
 کے ساتھ اسے مخصوص کیا ہے، میں نے اسے تمام گھروں سے ترازو اپنے ذکر کے لئے حق دار ٹھہرایا ہے۔ میں اسے ایک  
 مبارک جگہ رکھوں گا جو میں نے اپنے لئے خاص کی ہے اور میں نے اس کے لئے آدم نوں اور جن کی تخلیق سے پہلے ساری  
 جگہ پر چن کر یہ میری شان کے لائق نہیں کہ میں گھران میں رہوں اور یہ گھر مجھے مل سکتے ہیں، میری حرمت بہت قیمتی ہے۔  
 جس نے اس کی قیمت کی اس نے میری حرمت کا خیال لیا اور جن نے اس کے رہنے والوں کو امن دیا وہ اس وجہ سے میرے  
 جن کا مستحق ہوا اور جس نے اس گھر کے رہنے والوں کو خوف رکھا اس نے میرے ذکر و تکریم کو دیا اور جس نے اس کی شان کی

تعمیر کی اس نے میری ذات کی تظہیر اور جس نے اس کی اہانت کی اس نے میری شان و حقیرتی۔

برہنہ کی ایک مکتوظ نگاہ بولی ہے، اور نگاہ بطن میری مکتوظ جہ ہے جس کو میں نے صرف اپنے لئے بند کیا ہے میں اللہ سے اللہ ہوا اس نے علی میری بناء میں جہا اور میرے گھر کے چروٹی ہیں اسی کو آباد کرنے والے اور اس کے دارین میرے وطن ہیں اور سے بہت ہیں، میری مٹان میں ہیں، میرے پیرا ہیں اور میرے ہوا میں ہیں۔ میں نے لوگوں کے لئے اس کو پہلا تعمیر بنایا ہے، میں اس کو آوازوں اور آواز میں ان لوگوں سے آباد رکھوں گا اور اس میں فوجی دفعہ، عمارتوں، گھرے ہانوں کے ساتھ ہر گھر، دفعتی پر فوجی اور جوقی آئیں گے ہر گھر سے راست سے۔ اور وہ تعمیر بند کر رہے ہوں گے اور مل کر تلبیہ سب سے ہوئے امید (صغیرت) رکھے ہوئے ہوں گے۔ جس کو اس کا غرہ کرے گا (اسے عزت دے گی) اور ترکہ کا حق ہوتا ہے کہ اپنے مہمان زائرین اور ملاقاتیوں کو عزت عطا کرے اور جو کوئی حادثہ لے کر آئے اس کی حاجت پوری کرے۔ اسے آدم جب تک تو زانو ہے تو اس کو آباد رکھے گا اور تیرے بعد قومیں اور تیری اولاد میں سے انہما و اسے آباد رکھیں گے۔ مراست کے بعد دوسری ملت اور قوم کے بعد دوسری قوم اور دینی کے بعد دوسرا نبی کے بعد دوسرا نبی سے آباد رکھے گا حتی کہ یہ سلسلہ تیری اولاد میں سے یکے نبی پر ختم ہوگا جس کا مہم ہوگا اور وہ خاتم النبیین ہے۔ جس میں اس نبی کو اس کعب کے آباد کرنے والوں اس کے رہنے والوں سے کروں گا اور اس کے ہر مخلوق میں کے دیوں اس کی نگرانی کرنے والوں اور اس کے زائرین کو پانی پلانے والوں سے کروں گا۔ جب تک وہ اس دنیا میں رہے گا وہ اس گھر پر میرا امین ہوگا، جب وہ میری طرف لوٹ آئے گا تو وہ میرے پاس اتوار حصہ جو میں نے اس کے لئے قربت، امید کا تمام متعین و انیرہ کر رکھا ہے اور جنت کے اندر جو افضل مقام میں نے اس کے لئے مخصوص کر رکھا ہے وہ پالے گا۔

وہاں گھر کا نام داس کا کرے اس کا شرف میں نے چروٹی اور عزت کا شرف تیرا اولاد میں سے ایک نبی کو بخشوں گا جو میں نبی (محمد ﷺ) سے پہلے ہوگا اور وہ اس کی خدمت میں پہنچے گا۔ پھر وہ اس کا نام ہر امام ہوگا۔ وہاں گھر کی گھر کی بنیادیں گئے گا اور اس کے انھوں ہی اس کی تعمیر مکمل ہوگی اور اس کو پانی پلانے کا انتظام بھی اس کے ہر روز ہوگا، میں اسے کعبہ کا مقام علی و حرم اور موقف رکھا اس کا، اس کو مشاعر و مناہک فتح رکھا اس کا۔ میں اسے امت واحدہ و بانوں کا دودھ میرے حکم کا پانی اور اطاعت کرنے والا ہوگا، میرے امت کو راقی ہوگا، میں اس کو مقام اچھ و عطا کروں گا اور اسے صراط مستقیم پر چھاؤں گا، میں اسے آخر ذل کا تو وہ میرے گھر کا اور میں اسے غایت بخشوں گا تو وہ شکر ادا کرے گا، میں اسے حکم دوں گا تو وہ اسے بھولے گا اور میرے سامنے نہ رہے گا تو میں اسے چھوڑ دوں گا۔ وہ مجھ سے وعدہ کرے گا تو چھوڑ کرے گا میں اس کی عاقبتوں کی وارثے حق میں قبول کروں گا میں اس کی شہادت اس کی اولاد کے حق میں قبول کروں گا، میں انھیں اس گھر کا رہنے والا بنو اور ساری بنائوں گا اور انھیں اس گھر کی خدمت و نگرانی کا شرف بھی عطا کروں گا حتی کہ وہ ان تمام چیزوں کو خود بدل دیں گے، جب وہ بدل دیں گے تو میں خدمت رکھتا ہوں کہ ایک کہ بدل کر دوسرے کو اس کے قائم مقام کروں۔ میں ہر امام کو اہل شریعت بنائوں گا، میں دین تمام جو بھی اس جگہ آئے گا وہ ہر ایم کی اقتداء کرے گا اور آپ کی سنت پر عمل پیرا ہوگا اور آپ کی راہنمائی کی

اقتدار کے نام جس نے یہ کیا اس نے اپنی مذکورہ کچھ اور ایسی عبارت کو نقل کیا اور اپنے مقصد کو پایا اور جس نے ایسا نہ کیا اس نے اپنی عبارت کو نہ کیا اور اپنی سرکوش پیادہ اور اس نے اپنی مذکورہ کچھ نہ کیا اور جس نے مجھ سے اس خدمت پر سوال کیا تو میری کہل محض پر اٹھ رہا تھا اور اپنی مذکورہ کچھ نہ کیا اور اس نے والوں اور اپنی میر و قوت کی تکمیل کرنے والوں اور ساری علامات سے مزین دار کر اپنے رب کی طرف توجہ دے والوں کے ساتھ ہوا۔ لکھنے والے نے عکر مداد وہب بن مسد سے روایتوں نے ابن عباس سے اس طرح کی روایت نقل کی ہے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ اور سنی نے عصب الامان میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں بیت اللہ کی جگہ ایک باغ تھی یا زبیر تھی۔ ملائکہ آدم سے پہلے اس باغ کو گئے تھے پھر آدم نے حج کیا ملائکہ نے آدم کا استقبال کیا اور کہا اے آدم تو کہاں سے آیا ہے آدم نے کہا میں نے بیت اللہ کا حج کیا ہے۔ فرشتوں نے یہ ملائکہ کے قوت و جلال پر حیران ہو کر پہلے حج کیا ہے (2)۔

امام بخاری نے دعا ردِ حرہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کو بندہ سرور کیا تو انہوں نے عرض کیا یا رب کیا وجہ ہے کہ میں فرشتوں کی طرح آواز نہیں سنتا جس طرح میں جنت میں سنا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم اس کی وجہ تم کا خطبہ ہے، چاہے اسے لے کر ایک ٹھکانہ پر آکاٹوں کی طرح عرض تو کرے، دیکھا کہ فرشتے طواف کرتے ہیں۔ آدم علیہ السلام چل پڑے حتیٰ کہ کہہ کر رہ گئے اور بیٹہ اللہ تبارک و تعالیٰ آدم علیہ السلام کے قدم کی جگہ پر آبادیاں، انہیں درہنہ ویدہ ابو کیہ اور مصر اور یمن آباد کیا۔ آپ کے ایک قدم کا قاصد بن گئے۔ آدم علیہ السلام نے ہندوستان میں علیٰ کبریت اللہ کے چالیس حج کئے (۱۲)۔

امام مکی نے وجہ بن مسند رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو ان کی طرف پہنچے تاکہ وہ آپ کے لئے زمین کو لوہیت دی جتنی کہ آپ کو کمر بستہ رہے۔ ان کے مقام پر فرشتوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے آپ کو خوش آمدید کہا اور کہا ہے آدم ہم تم پر منتظر تھے، تیرا حج قبول ہو، ہم اس گھر کا چھتہ دو دروازہ سال پہلے بن کر چھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم پر جبریل کو حکم دیا کہ وہ انہیں سنا سکے، چھتہ نہیں، جبریل آپ کو لے کر گھر گئی کہ غریب سے مراد غنی اور غنا پر غصہ اور امان پر نماندہ کو قہار دروازہ اور غنی جہالت کے احکام اتار دے اور فرمانیبت اللہ آدم علیہ السلام کے زمانہ میں سرخ پا قوت تھا، بدست کے پاؤں کا نور ہو چکا تھا اس کے اور اس کے جنت کے سائے نہ تھے بیوں کے در شرفی اور غربی در افسوس تھے اس میں بدست کی چیزوں کی قیادت تھی، ان سے بھی دور نکلتا تھا سفید قوت کے نکلاؤں کی وجہ سے اس کا دروازہ چمکتا تھا۔ اس وقت کن سفید قوت کا ایک ٹکڑا تھا۔ یہ نوح علیہ السلام کے زمانہ تک ذی کیفیت میں رہا۔ لیکن ثاقبان کے وقت اسے اٹھا لیا گیا اور اسے عربی کے نیچے رکھا اور دروازہ بند کر دیا۔ عربی اس طرح سے معاشرہ چلا رہا تھا کہ بڑا آدم علیہ السلام کو کعبہ غیر کرنے کا حکم دیا، نبی کیسے آئی تو یاد ہو، دل ہے ان میں ایک سر تھا جو بولتا تھا اور اس کا ایک سر تھا

٢. نامة الريان، كتابه انما ملك بعد ٣٠٣٠ هـ، ١٣٩٥، المطبوعه دار مكتب قطیف بيروت.

(3997)2-3

(3985)434 J. K. G. 1.7

جیسا انسان کا رہوتا ہے۔ اس لیے کہ نے اہل بیت اور انہیں میرے سمان کی مقدار پر کعبہ قمریہ اور ان پر اٹھانے کے لئے اور ان کی  
 نرو اور انہیں علیہ السلام نے اس بات کے کہ یہ کی مقدار متعین کرنی پھر وہ انہیں علیہ السلام اور اس میں علیہ السلام نے اس بات  
 اللہ قمریہ اور ان کی اس وقت چھت نہ تھی۔ کعبہ میں اپنے زوہرات اور مالی متاع بھیجتے تھے حتیٰ کہ جب وہ میرے کے  
 قریب ہو تو پانچ آدمی پوری کرنے کے لئے اس میں داخل ہوئے، ہر ایک ایک کوٹ پر کھڑا ہو گیا اور پانچوں آدمی اندر میں  
 گیا، وہ میرے علی اور جاک ہو گیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے سفید سانپ بھیجا اس کا سر اور ام سیاہ تھے۔ پانچ سو سال تک وہ بیت  
 اللہ کی حفاظت کرتا رہا جو کوئی اس کے قریب جاتا تو وہ ہلاک ہو جاتا تھا، یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا حتیٰ کہ قریب میں نے کعبہ کو ختم  
 کیا (۱-۱۱) اور زرقی بہرہ کی گئی نے عطاء سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب سے پوچھا کہ  
 مجھے کعب کے متعلق بیان فرمائیں اس کا معاملہ کیا ہے؟ حضرت کعب نے فرمایا: یہ گھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے آدم  
 علیہ السلام کے ساتھ رات تھا، یہ سرٹ پا قوت کا تھا اور کھوکھلا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! یہ میرا گھر ہے تو اس کے دروازہ  
 طواف کر اور اس کے اندر نماز پڑھ میرا کو تو نے دیکھا کہ میرے فرشتے میرے کونے کے دروازہ طواف کرتے ہیں اور نماز  
 پڑھتے ہیں، اس کے ساتھ فرشتے بھی آتے ہیں۔ انہوں نے میں کی غیادیں پھجروں سے اٹھائیں میں پھر ان گھر کو ان بنیادوں  
 پر رکھا گیا جب اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی قوم کو فرق کیا تو بیت اللہ کو ان کی طرف لٹا دیا اور بنیادیں باقی رہیں (۲)۔

نام بتائی نے عطاء ابن ابی ریان عن کعب ماجار رحمہ اللہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کعب نے اپنے رب  
 کے حضور عنایت کی اور دعا دی کہ اے میرے رب میرے زائرین کی کم ہیں اور لوگوں نے مجھ پر عظیم کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے  
 فرمایا: میں تیری طرف انہیں بھیجے، لاہول، اور میرے لئے زائرین بنانے والا ہوں جو تیرا اس طرح شیعانہ رکھیں گے جیسے  
 کہ تیری، اپنے انہوں کا شیعانہ رکھتی ہے (۳)۔

امام الزرقی ابو یوسفی نے عبد الرحمن بن ساجد عن عبد اللہ بن عمر واسطوی رحمہ اللہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے  
 ہیں عطاء سے وہ کعب اور رک سے ہر روز ہم تر و تہیہ کی تھوڑی سی دعا کرنے کے لئے آتے تھے اور یہاں ان کا دعائے اور  
 گیا تھا پھر یہاں ان کی قبر میں بنی تھیں (۴)۔

امام یحییٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کعب نے کہا کہ اے اللہ سے آجاتی کہ جب وہ  
 کراں انہیں کے ساتھ تھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک تیز ہوا چلائی، جتنی تیز تھی کہ کھڑے شخص کے قدم جاکھیر دیتی تھی، کھڑے شخص بیٹھ  
 گیا اور کھڑا ہوا، لوگوں پر غلطی دینی، جو لوگوں کو اس سے بڑی تکلیف ہوتی۔ تیغ نے اپنے دو اہل کو ہرایا اور پوچھا یہ یہ ہے جو مجھ پر  
 مسلط کی گئی ہے؟ ان دونوں علماء نے کہا کیا تو ہمیں امن دیکھا؟ اس نے کہا تم امن میں ہو، انہوں نے کہا تو بیت اللہ کے بارہ  
 سے آیا ہے اور جو اس کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اس گھر کی حفاظت فرماتا ہے۔ تیغ نے پوچھا کہ مجھ سے یہ تکلیف کیسے



دور ہوئی؟ طے کرنے کے لئے قرآن و احادیث کے ذرائع سے ہمیں نے بھی لیک لیک کہہ کر اندر داخل ہوئے مگر کو طواف کر اور کسی کو تکلیف نہ پہنچا، اس نے کہا کہ میں وہاں وارد ہو کر لوں تو یہ سوا در ہو جائے گی، علماء نے کہا ہاں۔ اس نے (۱۷۱) امجدہ باغ علیہ کہا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا (۱۷۲) ایک رات کے غلو کے کی طرح (۱۷۳) علی (ک)۔

امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کو رکھا تو فرمایا۔  
 ہر حبیب، میری کٹی بند عصمت ہے، میری حرمت تختی زیادہ ہے اور میں کی حرمت تختہ اللہ کی باجور میں زیادہ ہے (۱۷۴)۔  
 امام طبرانی نے الاوسط میں محمد بن ابی حنیفہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنے سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کی طرف دیکھا تو فرمایا یہ ملک اللہ تعالیٰ نے مجھے شرف و کرامت بخشی اور میں کی حرمت تختہ سے زیادہ ہے۔  
 امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کی طرف چرو کر کے فرمایا تو حرمت والا ہے، میری حرمت تختی زیادہ ہے، میری خوشبو منی پاکیزہ ہے اور اللہ کی بارگاہ میں تھو سے زیادہ عظمت والا میں ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور امام ابی نعیم نے کتبوں میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ کو رکھا، جب آپ کر میں داخل ہوئے تھے تو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا لگی اے اللہ اس گھر کے شرف، تعظیم، عظیم اور میرے میں اضافہ فرما اور جو اس کی عظمت، شرف اور کرم مجھ کی خاطر اس کا عمر و باج کرے تو اس کی عزت و شرف میں اضافہ فرما (۱۷۵)۔

ماہ شافعی نے الام میں ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ کو دیکھتے تھے تو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کہنے لگے اے اللہ اس گھر کے شرف، عظیم اور میرے میں اضافہ فرما اور جو اس کے شرف، عظیم اور شرف کے اضافہ سے اس نفع و عمر و کرے اس کے شرف و عزت میں اضافہ فرما (۱۷۶)۔

ماہ طبرانی نے الاوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کی آیت زبان اور روز اوت ہیں کعبہ نے حکایت کی یاد اب میری طرف لوٹنے والے اور میرے ذرائع میں کہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی میں انسان کو یہ کرنے والا ہوں جس میں نہایت بھی ہوگی اور بعد کرنے والا بھی ہوگا، وہ تجھ سے اس طرح محبت کرے گے جیسے کہ تو کی اپنے انہوں سے محبت کرتی ہے۔

امام ابی نعیم نے حضرت جابر الجعفی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت کعب الاحبار یا حضرت سلمان فارسی جب کے سخن میں بیٹھے تھے فرمایا بعد نے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنے اور کعبہ نصیب شدہ تو اس کی عظمت کی اور ان کے تیروں کے ٹالنے کی حکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی میں نور کو نازل کرنے والا ہوں اور انسان کو پیدا کرنے والا ہوں جو اس طرح تجھ سے محبت کرے گا جس طرح کہ تو کی اپنے انہوں سے محبت کرتی ہے اور وہ گدھوں کی طرح تیرے پاس آئیں



اور حجر اسود میں رکھا تھا۔ یہ آدم علیہ السلام پر عہد نوح اور ابراہیم آدم نے فرمایا چلو تو دو چل پڑے وہ آپ ہند کی زمین میں تھے، مضافاً اللہ نے چاہا وہاں خیمہ رہے، پھر انہیں بیت اللہ کا شوق ہو تو انہیں کہا گیا اسے آدم حج کر، آپ حج کے ارادہ سے پہلے تو جہاں آپ نے قدم رکھا وہاں ہزار اور آبدی ہو گئی اور یہاں آپ کے قدموں کے درمیان ہو گئے حتیٰ کہ آپ مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ فرشتوں سے ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا اسے آدم تیرا حج قبول ہو۔ اہم نے تجھ سے دو ہزار سال پہلے اس گھر کا حج کیا تو۔ آدم نے پوچھا تم اس کے اور کون کیا سچے تھے انہوں نے ہابلسنحان الخلیہ والحمد للہ وللا اذ اللہ واللہ اکبر آدم علیہ السلام جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو یہی کلمات کہتے۔ آدم علیہ السلام ہون کے وقت سات طواف کرتے تھے۔

آدم علیہ السلام نے مہربانی و رب اس گھر کو بارگاہ کرنے والے میری ولادت سے بلائے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میرا اسے حرمی والا۔ جس سے ایک نبی کے ذریعے آپاد کرنے والا ہوں جس کا منہ ہر ایم ہے اور میں اس کو اپنا فیصلہ بناؤں گا، میں اس کے ہاتھوں اس کی تعمیر کروں گا اور اس کے زائرین کو یہ فیصلہ ہے کہ اگر بھی اس کے پروردگار کا میں اسے اس کا مل حرم اور مواضع بناؤں گا، میرا اسے مشاعر اور مناسک سکھاؤں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ جو میری ولادت سے اس گھر کا حج کرے اور وہ کسی کو تیرا شریک نہ خیرا ہے تو تو اسے جنت میں میرے ساتھ ملا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے آدم جو حرم میں فوت ہو گا اور کسی کو میرا شریک نہیں خیرا ہے تو تو اس کی موت کے روز اسے اس کے ساتھ اٹھاؤں گا۔

وہ یحییٰ نے حضرت ہاجرہ رحمہ اللہ سے کہا کہ وہ آدم علیہ السلام نے بیت اللہ کا طواف کیا تو اسے فرشتے ملے، انہوں نے آپ سے مصافحہ کیا اور سلام کیا اور فرشتوں نے کہا اسے آدم تمہارا حج قبول ہو، اس گھر کا طواف ہم تجھ سے دو ہزار سال پہلے کر چکے ہیں، آدم نے پوچھا تم طواف کے دوران کیا سچے ہو فرشتوں نے کہا ہم یہ کہتے ہیں سنحان الخلیہ والحمد للہ وللا اذ اللہ واللہ اکبر آدم علیہ السلام نے کہا میں اس میں ولا حق ولا حق الا بالحق کا اہل ذکر ہوں گا۔

امام الاذہنی نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عبد کی جگہ منیٰ خلی اور یہ حضرت نوح اور آدم علیہ السلام کے زمانہ تک یہ شہید رہی اور یہ جگہ گن سرسبز کی طرف تھی، وہاں پر سیلاب کا پانی نہیں چڑھتا تھا لیکن اب اسے جانتے تھے کہ یہاں بیت اللہ کی جگہ ہے لیکن انھیں متاثر نہ تھا۔ معنوم اور بنو ادب کر کے والے دور روز سے یہاں آئے تھے، اس کے پاس دعائیں مانگتے تھے، اگر یہاں دعا کرتا اس کی دعا قبول ہو جاتی، لوگ بیت اللہ کی جگہ کا طواف کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے جگہ کا نشان فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس گھر کی آمدی اپنے دین کے اہلکار اور اپنے شعائر کے اہلکار کو ارادہ فرمایا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے ہم کو زمین پر اتارا، اس وقت سے یہ گھر معتمرمز رہا۔ تو میرا اور ملتیں یعنی تیرا اور مٹی وہیں لیکن یہ اپنی حرمت کے ساتھ قمر رہا، فرمایا فرشتے اس سے پہلے حج کرتے تھے۔

امام الاذہنی نے طوفان بن ساج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام کی طرف بلند کیا گیا آپ نے زمین کے متعارف و مغرب کو دیکھا تو کعبہ کی جگہ پسند فرمائی۔ مانگے کہ اللہ اسے اللہ کے ظہیل تو نے زمین میں اللہ

کے حرم و پسند کیا۔ بل ابراہیم علیہ السلام نے سات پہاڑوں کے بقروں سے اس کو تعمیر کیا، بعض علماء نے پانچ گنے ہیں۔ ملائکسان پر زل سے چھراٹھا کر ابراہیم علیہ السلام کے پاس مانتے تھے۔

امام ابراہیمؑ نے بخاطر رسالہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام، السکینہ، چیز ہوا و فرشتہ شام سے آئے تھے۔ لیکن نے کہا انہی بیت اللہ پر دست بردار ہی وجہ سے کوئی عالم، و شاہ اکثر طرائع و اعمال بھی حسب صواب کرتا ہے تو اس پر کس کو اور حق و عادل ہو، ہے۔

امام ابراہیمؑ نے بشرین و مہاجرین سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم و اسمعیلؑ سے آئے اور آپ کے ساتھ سکینہ و فرشتہ ہوا اور بغور رہا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ کے لئے جگہ کا قیام کیا، وہاں جیسے کڑی اپنی گھر کے لئے جگہ کا قیام کرتی ہے۔ یہی آپ نے چنانچہ انہی و وہو آتی ہی تھی کہ اسے نہیں آتی اٹھا سکتے تھے۔ لیکن نے کیا مجھ پر اس کعبہ کو بنا اس وجہ سے کوئی اکثر طرائع و اعمالی عالم اس میں داخل ہوتا ہے تو اس پر سکینہ آتی ہے۔

امام ابراہیمؑ نے حضرت حم بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابراہیمؑ آئے تو فرشتہ دیکھ کر اور تیز ہوا بطور حسن یعنی کہ بیت اللہ کا قیام کیا، وہاں جیسے کڑی اپنی گھر کا قیام کرتی ہے اور اسے لازم پکارتی ہے۔ پس آپ کے لئے اس کی بنیادوں میں انہوں کی گولیاں کی مثل چٹائیں ظاہر ہوئیں۔ وہاں ہی بڑی قمیص کہ ان کو تمیز آتی حرکت دے سکتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو فرمایا شو و رہو۔ لے ایک گھر بناؤ۔ عرض کی یا رب کہاں بنائوں؟ فرمایا میں تجھے دکھائوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک باہر میں ایک سرخا جواریہ سے، تمہیں کرتا تھا۔ فرمایا اے ابراہیمؑ تیرا رب تجھے محمد و عیساؑ کے کوئی اور کی مقدار خط کھینچ لے۔ آپ اسے دیکھ کر خط کھینچ گئے، اس سرے کہا کیا تو نے خط کھینچ لیا ہے؟ حضرت ابراہیمؑ نے کہا جی ہاں۔ پھر وہاں اٹھ گیا پھر زمین سے اٹھی، وہی بنیاد نظر ہوئی، اس پر ابراہیم علیہ السلام نے بنیادیں رکھیں۔

امام ابراہیمؑ نے حضرت خدیوہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے کہا ہے کہ اس کی بنیادیں حرم سے ہیں۔

امام ابراہیمؑ نے حضرت عثمان سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کے بنانے کا حکم آیا تو آپ نے اس کو دیکھ کر پہنچ گئے۔ آپ نے سائلوں کو فرمایا میرے لئے ایک چھرا لاؤ جو لوگوں کے لئے صاف ہو جس سے لوگ طواف شروع کریں، آپ چھرا لے آئے لیکن آپ کو پسند نہ آیا، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس یہ چھرا لے آیا تو فرمایا میرے پاس وہ شخص چھرا لے آیا جو میرے چھرا کے عین عین ہے۔

امام ابراہیمؑ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام یہ چھرا جنت سے لائے تھے اور اس کو دیکھا جہاں تم دیکھتے ہو۔ فرمایا کہ فرماؤ کہ جب تک یہ چھرا ہے درمیان رہے گا پس حق اللہ و اس کو معصومی سے تم سے ہو۔ ہو سکتا ہے وہ جنت آجائے کہ یہاں تک لوٹ جائے جہاں سے آیا ہے۔

امام احمد بن حنبلہؑ نے اسے صحیح بھی کہا ہے اور اسے فقیر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول





اور مصعب بنی نے حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں سو آدمیان سے ملازمتی ہوا۔ میں وہاں بھی بنی نہیں چڑکھا لیا تھا وہ علیہ موفی کی طرح تھا۔ میں جو میں مال قبل اوقیس پر پہنچا حضرت ابوبکر کی بیادوں پر رکھا جو۔ امام الزرقانی نے مکرّم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہجر اسود جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے اور اس کی وہیج کی جگہ جنت ہے۔ زرقانی فرماتے ہیں انہی میں سے زرقانی اگر کہہ لیتے کہ ہاتھوں نے اسے مس نہ کیا ہو تو یہ گواہی کے سر بیٹھ اور یوں کے سر بیٹھ باب نہ کرے۔

امام الزرقانی نے حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رکن (مجر اسود) کا در مقام (مقام اربعہ) کو کرات کے وقت آدم کے ساتھ اتار دیا اور علیہ السلام رکن اور مقام کے درمیان اترے جب تک پہنچی تو رکن اور مقام کو دیکھ کر آپ انہیں پہنچان گئے، انہیں گلے لگایا اور ان سے انہیں کیا۔

امام الزرقانی نے حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہجر اسود جنت سے اتار دیا اور انہی غیبی کی وجہ سے چلتا تھا حضرت آدم علیہ السلام نے اسے چکر، میرے لگایا اور اس سے انہیں کیا۔

امام الزرقانی نے حضرت ابی بن اعب سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجر اسود آسمان سے ایک فرشتہ (یا مقادیر) اور امام الزرقانی نے حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام جنت سے اترے اور آپ کے ساتھ ہجر اسود آپ کی بغض میں تھا۔ یہ جنت کے یاقوت کا ایک یاقوت تھا۔ اُن اللہ تعالیٰ نے اس کا نور ختم نہ کر دیا جو کہ کوئی شخص اس کو دیکھنے کی قدرت نہ رکھتا اور آپ دس اور چوہ کھجور کے ساتھ اترے۔ امام الزرقانی فرماتے ہیں ہجر اسود سے مراد صنعت کاروں کے آلات ہیں۔

امام الزرقانی نے حضرت ابی بن اعب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب سے ہجر اسود کے متعلق پوچھ تو کعب نے فرمایا: جنت کے چھروں میں سے ایک پتھر ہے۔

امام الزرقانی نے حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہجر اسود کو اگر لاشعوری کی حالت میں مانعہ کو تو اس کو فرار کرنے نہ چھو اور جو جو حرم اور رکن والا اس کو چھتا یا ٹھاپا ہوگا۔

امام الزرقانی نے عمر ابن شعیب عن ابیہ بن جہد کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہجر اسود وہی کی طرح سفید تھا، اس کا طول بازو کی بند کی طرح ہے۔ یہ شکر گین کے مس کرنے کی وجہ سے یہ ہو گیا، اگر شکر گین نے اس کو نہ چھو تو جو بنیاد سے چھوٹ چکے ہو پاتا۔

امام الزرقانی نے عثمان بن سلمان سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے انہی سنیا بھی نے اپنی والدہ سے روایت کر کے بتایا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے اسے بتایا کہ میں نے ہجر اسود کو جتنے سے پہلے دیکھا تھا وہ وہاں سفید تھا کہ انسان اس میں اپنا چہرہ لکھتا تھا۔ عثمان فرماتے ہیں مجھے دھیرے خبر دی کہ اسے یہ بات پہنچی ہے کہ ہجر اسود جنت کے یاقوت کا ٹکڑا تھا، یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چلتا تھا لیکن مشرکین کی ہواستہ سے اسے سیا کر دیا۔ یہ پہلی عکس کی طرف دٹ جائے گا، قیامت کے روز وہ موبئی، چڑھائی میں

یعنی اپنی قیمتیں کی طرح ہو جائیں گی اور انہیں ایک زبان اور دو ہوت ہوں گے۔ یہ ہر اس شخص کے متعلق ہو گا جس نے حق کے ساتھ اس کا مسئلہ مبرا کیا ہوگا اور ہر اس شخص کے خلاف ہو گا جس نے اس کو بغیر حق کے استعمال کیا ہوگا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجر و جنت کے واقعت میں سے سفید ماقوت تھا اسے مشرکین کی کھاؤں نے سیاہ کر دیا، قیامت کے روز یہ اھد پہاڑی طرح ہوگا دیا کے ہر اس شخص کے متعلق ہو گا جس نے اس کا مسئلہ مبرا کیا ہوگا اور اس کو سیاہ ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ کی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) ابن ماجہ ابن خزیمہ ابن حبان ابن مردودہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دین اسود کو کھائے گا جس کی دو آنہیں ہوں گی جن کے ساتھ یہ آئیے گا اس کی ایک زبان ہوگی جس کے ساتھ یہ بولے گا اور ہر اس شخص کے متعلق ہو گا جس نے اس کا مسئلہ مبرا کیا ہوگا۔

امام الذرقی نے حضرت سلمان الحارثی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ایک پتھر ہے فرمایا قسم ہے ان ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں سلمان کی جان ہے قیامت کے روز حجر اسود آئے گا جو اس کی دو آنہیں لیکھتا ہوا اور دو ہوت ہوں گے اور ہر اس شخص کے متعلق ہو گا جس نے حق کے ساتھ استعمال کیا ہوگا۔

امام ابوداؤدی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حجر اسود جن میں اللہ کا (ایمان ہاتھ) ہے جس کے ساتھ اپنی مخلوق سے مصافحہ کرتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو سلطان اس کے پاس کھڑا ہو کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔

امام ابن ماجہ نے صحابہ و تابعین اپنی بات و معاملہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے کہنا اسود کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا مجھے ہر پیر و نیکو بتا کر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا تھا ہے جو اس کے ساتھ ہاتھ ملانے میں شریک ہوا اس نے اس کے ساتھ ہاتھ ملا دیا۔

امام ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) اکرم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) ابن ماجہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجر اسود کی ایک زبان اور دو ہوت ہوں گے۔ یہ قیامت کے روز اس کے حق میں آگاہی دے گا جس نے اسے حق کے ساتھ استعمال کیا ہوگا۔

امام ابن خزیمہ بطبرانی (ابن اسود میں) مسند احمد و بیہقی نے الامام و اصحاب میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز حجر اسود جن میں انہیں آپ سے بھی ہوا ہو کر آئے گا اس کی ایک زبان اور دو ہوت ہوں گے۔ یہ اس کے متعلق بات کرنے کا جس نے حسن نیت کے ساتھ اس کو استعمال کیا ہو تو یہ یہ اللہ کا دایاں



(ہاتھ) ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے مصافحہ کرتا ہے (۱)۔

امام طبرانی نے الاموال میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس حجر میں خیر جمو کیوں کہ یہ جنت کے دروازے کا یہ شفاقت کرتے والا ہوگا اس کی شفاقت قبول کی جائے گی۔ اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جسے جس نے اس کو استعمال کیا ہوگا اس کے متعلق کو اس کے گناہ (۲)۔

امام احمد کی نے عطاء بن اسد سب من محمد بن سابق النبی شیبہ الزہری کی سند سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی نبی کی امت ہلاک ہو جاتی تو وہ مکہ میں تشریف لے آتا۔ وہ نبی اور اس کے ساتھی یہاں عبادت کرتے رہتے تھے کہ اس نبی کا وصال ہو جائے۔ حضرت نوح اور عیسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کا وصال یہاں ہوا اور ان کی قبور و مزار اور حجر اسود کے درمیان ہیں۔

امام الاوزنی اور ابونعیم نے عطاء بن اسد بن عبد الرحمن بن سابق کے واسطے سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خود بن ہانے والا ہوں کھانے والا ہوں اور چوری اور چغلی کھانے والا نہیں ٹھہرے گا۔ فرمایا زمین کہ سے پھیلائی گئی۔ ملک بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں اور فرشتے ہی بیت اللہ کا پہلے طواف کرنے والے ہیں۔ یہ ملک کی زمین ہے ملک ملک اس کا طواف کرتے تھے۔ فرشتے ہی پہلے طواف کرتے والے ہیں، یہی زمین ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِیْہِ اٰیٰتٍ مِّنْ خَلْقِہٖ (انقرضہ: 30) (کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں) پہلے انبیاء میں سے کسی نبی کی قوم جب ہلاک ہو جاتی اور وہ نبی اور ملک و ملک جو اس کے ساتھ بیچ جاتے تھے وہ مکہ میں آ جاتے اور وصال تک یہاں عبادت کرتے رہتے تھے۔ حضرت نوح، یونس، شعیب، صالح علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور و مزار مقام ابراہیم کے درمیان ہیں۔

امام الاوزنی نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے سرخ اونٹ پر چڑھ کر چلنا شروع کیا۔ درود دعا سے گزرے تو ان پر دو قطرانی چاہویں تھیں، ایک اوپر اور دوسری نیچے پانی ہوتی تھیں۔ آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر مفاہم و مہاجر کے درمیان دائرہ جب دھڑلایا کہ ہے تھے اور علی گرد ہے تھے تو آپ نے آسمان سے ایک آواز سنی: اے میرے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام مجھ سے مل کر گئے۔

امام الاوزنی نے متقی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مسجد حرام میں مزارع اور مقام ابراہیم کے درمیان مزار انبیاء کی قبور ہیں جن میں ہود، صالح اور اسماعیل علیہم السلام بھی ہیں اور آدم، ابراہیم، یعقوب اور یوسف علیہم السلام کی قبور بیت المقدس میں ہیں۔

امام الاوزنی اور ابونعیم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کا موجب ہے۔ الاوزنی اور ابونعیم نے ابن السہیب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے ایمان اور تصدیق کی حالت میں کعبہ کی طرف دیکھا وہ خطوں سے اس طرح نکل گیا جیسے پھر ان کے پیٹ سے پھوٹتا ہے اور گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

ہام اللہ زوق اور الجھڑی نے زبیر بن محمد بن ابی السائب العدنی رحمہ اللہ کے حلقہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں میں نے  
 کعبہ کو حیران اور تعجب ہی کی حالت میں دیکھا اس کے منہ کا اس طرح کھڑکاتے ہیں جیسے رخت سے پتے نرے میں فرمایا اور جو  
 مسجد میں بیٹھا ہے اور بیت اللہ کو دیکھ رہا ہے اس کا رنہ طوف کر رہا ہے اور نہ نماز پڑھ رہا ہے تو وہ اس شخص سے افضل ہوتا ہے جو  
 ۱۔ جب مگر میں نماز پڑھتا ہوں اور بیت اللہ کو بھی دیکھتا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ کی گزارش اور یحییٰ نے شیعہ ائمہ کو ان کے خلاف طعن و تعدی سے روک دیا ہے فرماتے ہیں: بیعت اللہ کو دیکھنا عبادت ہے (۱) بلکہ بیعت اللہ کو نہ کیجئے والا رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے، نہ جزیئی کرنے والے اور فقہ کی دلوں میں جھجکاؤ کرنے والے کے حکم مقام ہے۔

ہام ایچ بی نے خط اور حمد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں طبرستان اور بغیر صلہ کے کہ کوئی نہ نظر نہ کھینا ایک سال کی عبادت، سال کے قیام، سال کے کوٹ اور سہ سال کے حکموں کے برابر ہے۔

امام ابن کثیر اور الجوزی نے طاہر اور مراد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: یہیت اللہ کو دیکھنا روزے سے مارا، ہمیشہ قیام کرنے والے (اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی عبادت سے افضل ہے) (2)۔

امام الاذوقی نے ہر ایم ٹی کی رسم اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کعبہ کی طرف دیکھنے والا دوسرے شہروں میں عزت میں محنت کرنے والے کی طرح ہے۔

امام ابن اثیر شیبہ اور الاذرنی نے مجاہد سے روایت کیا ہے، مرنے میں کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے (3)۔

امام الازدی، ابوہریرہؓ نے بھی نبی کے لئے (یعنی) اسے ضعیف کہا ہے (صحابی نے اسے غیب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ہر رات اور ہر دن میں ایک سو بیس رحمتیں ہیں، ان میں سے ساٹھ اس مگر کے طواف کرنے والوں پر، چالیس غلامانوں پر اور بیس اس کی زیارت کرنے والوں پر مازیل بدلتی ہیں (۴)۔

امام اہلحدیث نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرمایا: بیت اللہ شریف کی کثرت سے زیارت کیا کرو اس سے پہلے کہ اسے اٹھا لیا جائے اور لوگ اس جگہ کو معمول جائیں۔

ہیزار نے اپنی سندھ میں اور ان کی تیسری ماہی جہان، بطریق اور حاکم نے اس کی فکر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی گھر کی زیارت سے سعادتمن حاصل کرلو یہ وہ لفظ پہلے کر آیا جا چکا ہے اور تیسری مرتبہ انھوں نے کہا (5)۔

امام ائمہ کی نے نہ ہر ایک سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب قیامت کا دن ہو گا اللہ تعالیٰ کو بیت المقدس کی طرف اٹھائے

1- شعب الاموال: جرد 13 صفحہ 455 (4052) 2- مختلف اہمال شعبہ جرد 3 صفحہ 343 مطبوعہ مکتبہ الامامیہ بنہ سنورہ

3- این

4- شعبه بیان، جلد 3، صفحہ 451 (4051)

5. عہدہ کے حاکم، جارج، ۱ جنوری ۱۹۹۱ء کو بطور منسلک افسر ایف اے کے

[illegible]

اما باوجودیکہ اولا علی نے نفسا کی بیت اوتقدن میں حضرت خاندانِ معاد سے روایت کیا ہے، خرقہ اقامت کا حکم یہودیوں جنی کہ کعب چنان تک پہنچا ہے گا جس طرح کہ لوگوں نے اندک کے پاس پہنچائی جاتی ہے اور کعب کے ساتھ تمام جہاز و سرے والے ہوں گے، جب الصخرہ چٹان ا کعب کو کھینچی تو کعب کی زیارت کرنے والوں اور زیارت کے جانے والے کو خوش آمدید۔

امام ابوہاشمؑ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ بیت الحرام کو بیت المقدس کی طرف بھیجا جائے گا، وہاں جنت میں لے جائے جائیں گے، ان میں ان کے زائرین بھی ہوں گے اور اعلیٰ کی وحشتی اور حساب بیت المقدس میں ہوگا۔

امام ابن عربیہ اور ابن السبکی نے اتر غریب میں اور دہلی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو کعبہ کو میری قبر کی طرف بھیجا جائے گا وہ سلام عرض کرے کہ اَللّٰهُمَّ غَنِّمْهُ يَا مَعْزُومٌ مِّنْ كُفُوفٍ اَوْ غَلِّمْهُ السَّلَامُ يَا قَيُّمُ النَّهْمُ مَا صَنَعْتَ بِكَ اَوْثَقِيْنَ بِغُلَقِيْنَ۔ اے اللہ کے ہر فتح پر سلام ہو میری امت نے ہجرت بعد تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تمہارے گناہ کے جو میرے پاس آیا اس کی میں کفایت کروں گا اور اس کی میں سفارش کروں گا اور جو میرے پاس نہیں ہے اس کی آپ کفایت کریں گے اور آپ اس کے شفعہ کر گئے۔

امامِ ثلاثہ رقی نے ابوالحسنِ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ہر ائمہ علیہ السلام نے یہی بات اللہ بنایا اس کی کوئی نوجوانی نہ تھی اور زمین میں اس کا عرض بیش بہا تھا تھا بھی عجزِ اسو سے کہ شامی تک جو سامنے سے خبر کے پاس ہے اور کن شامی سے مغربی رکن تک جس میں حجرِ اسود ہے جس کا نہ عرض تھا اور چھپے کی طرف سے یعنی مغربی رکن سے یہاں کی رکن تک انھیں باہر تھا اور رکنِ شمالی اور رکنِ اسود کے درمیان میں باہر تھا تھا نہ کوئی کہ جس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کی بناؤں کعب بھی ہے۔

فرمایا ارم علیہ السلام کی بیویوں کی طرح کی تھیں اور آپ نے اس کے قادی و روڈ سے بٹائے اور اس کو مکمل خلاف پہنائے اور اس کے پاس وضو نہ کر کے اور ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کے پہلو میں ایک بازار بنائی تھی جس کے اوپر بکری ماراؤں کا بچھڑ تھا۔ اس میں بکریاں و افش ہوتی تھیں۔ یہاں مکمل صیہ اسلام کی بکریوں کا بازار تھا۔ بیت اللہ کے اندر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دو میں جو نب ایک گڑھا کھودا تھا۔ اس میں کعبہ کے لئے جو تحفے اور چرے آتے تھے اس میں ڈالے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حجر و سوار جس انی نہیں کو، وحیت کیا تھا جب اللہ تعالیٰ نے لوح صیہ اسلام کے زمانہ میں زمین و آسمان کیا تھا و فرمایا جب میں اپنے غلیل کو دیکھوں گا کہ وہاں آٹھ ہزار بچے ہوں گے اس کو بھرنے کا لوں گا۔ پھر اس کو جو جرنی میں لائے تھے وہ اس کو اپنی کتیرہ مدھ تھا اور اس پر ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر فرمائی تھی۔ یہ شہر صیہ غدیر کی وجہ سے چٹکا تھا

اس کا تو نصف جو تک ہر طرف چمکتا تھا اور اس کی اب سخت سیاہی کی وجہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام میں اس کے لیے بعد دیگرے چمکنے کا سزا کرنا چلا۔

۱۔ مالک، شافعی، بخاری، مسلم و سنائی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اپنی قوم کو نہیں دیکھا جب انہوں نے کعبہ بنایا ہے تو قواعد ابراہیم سے لیکھو کعبہ چھوڑ دیا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اس کو تو عدایہ ابراہیم پر نہیں لوثا میں سمجھتی ہوں کہ زمانہ کفر قریب نہ ہوتا تو میں بنیاد کرتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ان لوگوں کا مستحلام نہ کیا ہو جو حجرہ سوار کے ساتھ ہوئے ہیں مگر بیت اللہ قواعد ابراہیم پر مکمل نہ فرمایا (۱)۔

امام الارزقی نے ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کعبہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر بنایا تھا۔ فرمایا کعبہ بنی قحط کا ہے اس لئے اس کو کعبہ کہتے ہیں۔ فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی حیثیت نہیں بنائی تھی اس میں بنی اسرائیل استعمال نہیں کی تھی یہ اس میں پتھر استعمال کئے تھے۔

امام الارزقی نے ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ حجرہ میں تھے، یہاں حجرہ بنی قحط سے کعبہ میں لگایا تھا تو ہم نے کعبہ کے گرنے کی آواز کی تھی جیسے مرنے والے آواز کرتے رہتا ہے۔

امام ابوداؤد نے حضرت کلابہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے خواب میں کعبہ کو دیکھا، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کر رہا تھا وہ یہ عرض کر رہا تھا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کی امت ٹکڑوں سے ٹکڑے ہو گئی تو میں پھٹ جاؤں گا جی کہ میرا حجرہ چھڑائی اپنی جگہ ہو گا۔

امام ابوداؤد نے ویب بن الحور رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں اور سفیان بن سعید الخوری رحمہ اللہ تہ و طواف کر رہے تھے سفیان واپس آئے اور میں ابھی طواف میں تھا، میں کعبہ (مکرم) میں داخل ہوا اور ہوا پ دھست کے نیچے میں نے نماز پڑھی۔ جب میں کعبہ میں تھا تو میں نے کعبہ کے پردوں اور کعبہ کے پتھروں کے درمیان سے کلام سنی۔ کعبہ کو کہا تھا اسے جبریل میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور پھر جبریل سے پاس یہ شکایت کرتا ہوں کہ یہ طواف کرنے والے اور رُود کیا کر رہے ہیں میں گئی کیا تم کرتا یہ ان کی فحش طہاری اور ان کی خومست (کیا سمجھتے ہو) اور یہی نے کہا میں نے اس کی یہ بدولہ کی ہے کہ بیت اللہ جبریل کے پاس شکایت کر رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے رَبَّنَا اشْفِئْ بِنَا إِنَّكَ أَنْتَ الشَّهِيدُ الْعَلِيمُ

۱۔ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اَنْتُمْ لَنْ صُفُّوا عَلٰی رُؤُوسِ اَقْدَمِكُمْ قَتْلُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ اِلَیْهِ السَّاعِیْنَ الْعَلِیْمُ (۲)۔

۱۔ مکی اسم باب روزہ اللہ رب العالمین، جلد ۱، صفحہ ۴۲۹۔ مطبوعہ دار الفکر بیروت

۲۔ سنن ابی داؤد، ج ۱، صفحہ ۱۸۵، ۲۵۱۔ مطبوعہ دار الفکر بیروت





جڑھے اور اعلان کیا اسے اللہ کے بندہ رہنے پر جب ہر عمر نہ ہو جس آپ کی اس دعوت کو مستند رہاں کے درمیان سے ہر اس شخص نے من یا جس کے دل میں نورانہ ایمان تھا۔ انہوں نے لیلک اللہم لیلک کہا اور زمین پر سات مسلمان باہر سے آیا اور باقی رہے۔ آخر ایسا ہوا کہ زمین اور زمین پر رہنے والے ہر ایک ہو چکے ہوئے اور سب سے پہلے جنہوں نے آپ کے اعلان کا جواب دیا وہ اہل یمن تھے۔

اور اس روایت سے بخود حدیث کے روایت کیا ہے کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے۔

اور ساجد کی نے جواب دیا کہ یہ بات فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا اے میرے سے ملنے ایک کو رکھ کر خیر برد۔ عرض کی یاد کہیں خیر برداں؟ فرمایا میں تمہیں بتاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیجا جس کا ایک سر تھا اس ہاں سے نکلتا اور انکو تیرا رب کہتے تھے، چھوٹے چھوٹے تھے تو سب بادل کی مقدار نشان کا لے۔ اسی لئے کہ میں حضرت ابراہیم باس کو رکھ کر خط بھیجتے تھے۔ پھر بادل نے پوچھا خط بھیجے کیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا ہاں۔ پھر وہ بادل اسی چار میل حضرت ابراہیم نے بنیادیں کھودی تو زمین سے اٹھی ہوئی بنیادیں ظاہر ہوئیں حضرت ابراہیم نے خیر شروع کر دی۔ جب خیر سے فارغ ہوئے تو عرض کی یاد کہ خیر مولا کیا ہے میں؟ اس کا کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف ہر بل کو بھیجا۔ آپ نے ہر بل کے ساتھ کیا کیا کہ جب دوسری بنیادیں کھودی تو شیطان سامنے آیا تو جبریل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ گھڑیاں اٹھا کر اسے درود تو آپ نے نہ ملے کلکریاں ماریں، دوسرے خیر۔ اور چوتھے دن بھی ایسا ہوا پھر میں نے کہا کہ خیر پر نو پر پڑھو، دوسراں پہ چڑھ کر ابراہیم علیہ السلام نے اعلان فرمایا اسے اللہ کے بندہ رہنے پر جب کو کھجما ہوا تو اللہ کے بندہ اللہ کی اعانت کر۔ پس آپ کی اس دعوت کو مستند رہاں کے درمیان سے ہر اس شخص نے من یا جس کے دل میں ایمان تھا۔ انہوں نے لیلک اللہم لیلک کہا اور زمین پر سات مسلمان باہر سے آیا اور باقی رہے۔ آخر ایسا ہوا کہ زمین اور زمین پر رہنے والے ہر ایک ہو چکے ہوئے اور سب سے پہلے جنہوں نے آپ کے اعلان کا جواب دیا وہ اہل یمن تھے۔

اس زمانہ فریاد پڑھائی، کہ کہہ کہہ اللہ (انہوں نے اسے بھیج بھیج کیا ہے) اور اس حدیثی نے شعب الابرار میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت نقل کی ہے فرمایا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کا کہنا کہ اللہ کے بندہ رہنے پر آپ کے سامنے شیطان آیا تو آپ نے اسے سات کلکریاں ماریں حتیٰ کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر وہ خیر سے فارغ ہوئے تو آپ نے پھر اسے کلکریاں ماریں حتیٰ کہ وہ زمین میں دھنس گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں شیطان کو اس سے بہت دور کیا جاتا ہے اور خیر سے باپ ابراہیم کی سمت کی جوغ کی جاتی ہے اور

اور اس حدیث کی، حدیث میں لکھا جاتا ہے کہ حضرت ابن عباس نے اسے اس وقت فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے جب من ملک فرج دیکھا تو اس (من کرنے کی جگہ) کے پاس آپ کے سامنے شیطان آیا اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ میں نے شیطان کی تو حضرت ابراہیم اس سے بہت دور کیا جاتا ہے اور خیر سے باپ ابراہیم کی سمت کی جوغ کی جاتی ہے اور

چلے جتنی کہ انہیں نئی دکھایا فرمایا یہ لوگوں کے اذیت و غمانے کی جگہ ہے۔ جب حجرہ عقبہ پہنچے تو شیطان سرٹے آیا، آپ نے اسے سات ٹنگریاں مار دیں تو وہ بھاگ گیا، پھر جبریل آپ کو حجرہ وضحیٰ پر لے کر آئے تو پھر شیطان آگیا آپ نے اس کو پھر سات ٹنگریاں مار دیں جتنی کہ وہ چھٹا گیا، پھر جبریل آپ کو نزول فقہ سلے آئے اور کہا یہ شعر ہے پھر عرفہ لے آئے اور بتایا عرفہ ہے۔ جبریل نے پوچھا غوث کیا کیا آپ نے پہنچاں لیا؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ اسی سے عرفہ کو عرفہ کہتے ہیں۔ کیا آپ یہ سنے ہیں تلبیہ کیساتھ؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں میں حج کرنے کے اعلان کا حکم دیا گیا تو پہاڑوں کو تم ہوا کہ سر جھکا دیں تو انہوں نے سر جھکا دینے کی بجائے آپ کے لئے سرت شہر بند کئے گئے آپ نے لوگوں میں اعلان حج فرمایا (۱)۔

امام مہدی بن حمید نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم و اسماعیل کو سناٹا سکھائے عرفہ میں ضمیر نا، عرفہ سے چٹا، ابراہیم و اسماعیل اللہ کا طواف، مقام ابروہ کے درمیان تھی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ  
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۰۱﴾

”اے اللہ رب! بھیج ان میں سے ایک برگزیدہ رسول انہیں میں سے تاکہ پڑھا کر سنائے انہیں حیرت آئیں اور سکھائے انہیں یہ کتاب اور (اللہ تعالیٰ کی) باتیں اور پاک صاف کر دے۔ انہیں بے شک قوی بہت زبردست (اور) محنت و طاقت“

امام احمد و ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم، ابی مرزوق، بیہقی نے دیکھا کہ میں حضرت ابراہیم بن مبارک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی پکاراؤں میں ام الکتاب میں خاتم النبیین تھا جب کہ آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں گوندھے ہوئے تھے، میں تمہیں اس کی ابتداء سے آگاہ کر دیا (میں) اپنے باپ ابراہیم کی دعا یعنی علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا، اسی طرح انبیاء و کرام کی باتیں دیکھتی ہیں (۲)۔

امام احمد و ابن سعد، طبرانی، ابی مرزوق و بیہقی نے حضرت ابو امامہ و مرثدہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے معاند کی ابتداء کیا ہے۔ فرمایا: (میں) دعا گئے ابراہیم، یعنی علیہ السلام کی بشارت ہوں (۳) اور زہری و اندہ نے دیکھا کہ میں نے نور نکالا ہے جس سے شام کے غمات روشن ہو گئے تھے۔

امام ابن سعد نے طبقات میں اور ابن عساکر نے جوہر کے طریق سے عساکر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں ابراہیم کی دعا ہوں۔ فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی دیواریں تعمیر کرنے کے بعد یہ دعا مانگی تھی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ (۱۰۱) (۴)۔





امام ابن جریر نے اسناد صحیحہ سے روایت کیا ہے قرایہ جس نے اپنے حشر میں دعا کی وہ کہ  
 اے اللہ انہی جاننے والوں کو دے کہ وہ صابانہ سے وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُ بَاطِنِ أَخَذْتُهُمْ أَهْلًا مِّنْهُم مَّنْ لَّيَّا بِيَدِهِمْ

وَوَضَعِي يَدِيَّ عَلَيْهِمْ يَنْفِقُوا وَيَعْقُوبُ ط يَبْنِي إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ النَّبِيَّ  
 فَلَا تَكْفُرُوا ۚ إِلَّا أَنتُمْ مُسْلِمُونَ ط

”اور وحی کی یہ دین کی اور انہی نے اپنے دشمنوں کو دیا اور جنہوں نے اسے سیرے بھرا ہے وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُ بَاطِنِ أَخَذْتُهُمْ أَهْلًا مِّنْهُم مَّنْ لَّيَّا بِيَدِهِمْ

۔ امام ابن ابی شیبہ نے الصراح میں اس حدیث کا یہ ہے کہ مصنف عثمان میں ایک کے بغیر و وضعی تھا۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس علیہ السلام نے  
 اپنے بیٹوں کو اسلام کی وحی کی اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹوں کو ای کی وحی کی (۱۰۴)۔  
 امام شعبی نے التفسیر میں یحییٰ بن محمد سے روایت کیا ہے کہ شہداء موت  
 کا وقت سو تو تمہارا اللہ کے متعلق پہلے عثمان ہو۔

امام ابن عباس نے لکھی رسول اللہ سے روایت کیا ہے کہ مائے ہیں حضرت ابوبکر علیہ السلام کے کہ حجاز اسے اس میں ملے  
 اسلام پہلے اس کے یہ آپ کی لڑائی میں سب سے بڑے تھے اور حضرت اسامی علیہ السلام کی والدہ باجوڑ تھیں تھیں اور حضرت  
 ابوبکر علیہ السلام کے کہ حجاز اسے اس میں پیدا ہوئے اور آپ کی والدہ حارہ تھیں۔ پھر مدینہ مدینہ۔ یثرب۔ زمرا۔ اشقی اور  
 شوم پیدا ہوئے ان دنوں والدہ فطوہاء علیہا السلام ہوں میں سے تھیں یثرب کے بچے مکہ میں کریمین دے دے۔ مدینہ مدینہ کی  
 زمین میں مقیم ہوئے ان کی وجہ سے اس علاقہ کا نام مدینہ ہے وہ ہائی تمام تھیں مختلف علاقوں میں چلے گئے۔ وہ مدینہ میں ان کے  
 حضرت ابوبکر علیہ السلام سے کہا اسے بخارے والد محترم آپ نے اس میں اور اتنی جگہ اسلام کو اپنے ساتھ لے کر لیا ہے اور میں  
 جنہی علاقوں میں جو سر کے کا حکم دیا ہے اسے لے کر لیا ہے۔ یہ حضرت ابوبکر علیہ السلام نے انہیں اللہ تعالیٰ  
 کے اسماء میں سے ایک اسم نکھایا جس کے ذریعے ان کو اپنی ملکہ اور ان کی مدد کی جاتی تھی (۱۰۵)۔

أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا  
 تَعْبُدُونَ مِن بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَهَكَ وَآلَهُ أَبَا بَكْرٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَ  
 إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَهًُا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝

”جدا لیا تم (اس وقت) سو ہو، تھے جب آنجکی بظہار و صحت جب کہ پوچھا اس نے اپنے بھائی۔ کہ تم  
 تمہاری عبادت کرو گے میرے (ظہار کرو گے۔ نے) بعد؟ نہیں۔ نے عرض کی ہم عبادت کریں گے آپ کے  
 خدا کی اور آپ کے برادرانہم، اسماعیل اور اسحق کے خدا کی جو خدا نے وہاں اشریک سے اور ہم ہی کے  
 فرمانبردار ہیں گئے۔“

ہم ان کی حاکم نے بلاوجہ پوچھا۔ یہ روایت کیا ہے کہ مُثَنَّبُہ نے غضب میں کہا ہے۔

ہام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہوذا بن یوشی اور ولی دوسرا شخص حاضر  
 تھیں تھا جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے اپنی موت کے وقت عہد لیا تھا کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو۔  
 انہوں نے قرار کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے مطلق کو اسی ایمان سے کہ انہوں نے اپنی عبادت کا قرار کیا تھا اور وہ مسلمان تھے۔

ہام ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے وہاں جب بنو اسرائیل  
 نے حضور پر یہ آیت سرائے تھے قَالُوا لَنْ نَبْرُدَّ لَكَ عِبْدًا إِنَّكَ نَبَرُّهُ بِرُوحِنَا وَبِعَيْنٍ

اور اس میں کہہ رہے تھے کہ حضرت ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں کاذب کر پھل فرمایا کیوں کہ وہ کہتے تھے (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں بچا کو آپ کہا گیا ہے۔

ہام ابن ابی حاتم نے حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں خداوند ہے اور بچا خدا ہے۔ اور بچہ  
 یہ آیت ملا ہے کہ قَالُوا لَنْ نَبْرُدَّ لَكَ عِبْدًا إِنَّكَ نَبَرُّهُ بِرُوحِنَا وَبِعَيْنٍ (۲)۔

امام محمد بن جریر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالُوا لَنْ نَبْرُدَّ لَكَ عِبْدًا

يَذْكُرُ أُمَّةً قَدْ خَلَتْ لَنَا مَا كَسَبَتْ وَنَلَّكَ مَا كَسَبَتْ وَلَا تَسْأَلُونَا

عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۰﴾

”یہ ایک جماعت تھی جو گذر چکی تھی غامد اور کاذب نہیں تھیں انہوں نے کیا اور تمہیں نقل دیں گے (جو) آپ  
 اعمال، ان کے کئے و کرتے پر پوچھ جائے کہ تمہیں ان سے پوچھا کہ کرتے تھے۔“

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ثَلَاثُ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ عَنْكَ مَا كَسَبَتْ وَنَلَّكَ مَا كَسَبَتْ  
 فَمَنْ رَأَيْتُمْ بِهَا مِنْ عِلْمٍ فَلَا تَسْأَلُونَهَا۔

وَقَالُوا لَوْ نُوْهُدَا أَوْ نَصْرَى لَنَبْشَدُ وَأَنْ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ صَبِيحًا وَ

مَا كَانَتْ مِنَ الْأَشْرِكِينَ ﴿۱۱﴾

”اور (یسویٰ) کہتے ہیں یسویٰ بن جاز (عیسائی کہتے ہیں) عیسائی بن چو (حب) ہدایت پاو گے۔ آپ لہرے  
میرا ہیں تو زمین ابراہیم ہے جہاں میں سے میں نے دلائل حق پرستوں کو اور وہاں تک تھا شریک کرنے دلوں سے۔“

امام ابن کثیر (رحمہ اللہ) جو یہ روایت ابن کثیر (رحمہ اللہ) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے  
لہرے ہیں عہد اللہ بن سوریہ (امام) نے کہا ہوا ہے کہ ہے جس پر حکم کرنا ہے میں اسے محمد توہم کہ اس کا  
ہدایت پاو گے کا لہرے سے بھی ایسا ہی کہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے منہ سے یہ ارشاد نزل فرمایا ہے وَقُلُوا لِمَن كُنْتُمْ كُفَرًا  
تُكْفَرُ اِلَيْهِ فَكُفُّوا ۚ (۱)

۱۔ اس میں (الی) کہ تم نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہما سے حنیف کا معنی استعظیم (سید عالم) روایت کیا ہے اور ابن کثیر  
ابن کثیر نے ابن عباس سے اس کا معنی حنیف (حق کرنے والا) روایت کیا ہے (۲)۔ ابن کثیر اور ابن کثیر نے تم نے حنیف سے  
حنیف کا معنی متبع (اتباع کرنے والا) روایت کیا ہے (۳)۔ ابن کثیر نے حنیف سے اس کا معنی کلمہ روایت کیا  
ہے۔ ابن کثیر نے یہ روایت کیا ہے کہ حنیف (۴) ہے جو بعد از آدم سے نہ کرا آخر تک تمام نبیوں پر ایمان لائے۔  
امام ابن کثیر نے رسول اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قرآن میں ہو حَنِيفًا مَّسَلَبًا اور حَنِيفًا مُسْلِمًا  
کیا ہے اس کا معنی حَنِيفًا (حق کرنے والے) ہے۔

نہا احمد نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے آسان دین حنیف  
کے ساتھ معبود کیا گیا ہے۔

نہا احمد نے ابی بن کثیر (رحمہ اللہ) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عرض کی  
تھی اللہ کو کون سا دین پسند ہے؟ فرمایا آسان دین حنیف (۵)۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ابی بن کثیر (رحمہ اللہ) نے فرمایا میں اور خاتمہ رحمت اللہ نے تاریخ میں ابو موسیٰ الدیلمی نے صحیحہ میں اور ابن کثیر نے  
حضرت سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ایک غزالی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک  
پسندیدہ دین آسان دین حنیف ہے۔

قُلُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرٰهٖمَ وَإِسْحٰقَ وَإِٰسٰهٖمُ  
وَالْإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْإِسْحٰقَ وَمَا أُوتِيَ مُوسٰى وَعِيسٰى وَمَا أُوتِيَ  
الشُّعْيُونِ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ لَا تُقَرِّبُوا بَٰلَٰغًا أَحَدًا مِنْهُمْ ۖ وَتَحْنُ لَهُ  
مُسْمُوٰنٌ ﴿۱﴾



فَإِنْ آمَنُوا بِبَشِيرٍ مَّا أُمِّنْتُمْ بِهِ فَقَدْ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي  
شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦﴾

’تو اگر یہ بھی ایمان لائیں جس طرح تو ایمان لائے ہو جب تو وہ ہدایت پانچے اور اگر وہ نہ پھیریں تو (معلوم)  
رو کیا کہ ہادی غفلت پر کمر بستہ ہیں، تو کافی ہو جائے گا آپ کو ان کے مقابلے میں اللہ اور وہ سب کچھ سننے والا  
سب کچھ جاننے والا ہے۔‘

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بخاری نے اس حدیث و صفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے  
ہیں قَالَ آمَنُوا بِبَشِيرٍ مَّا أُمِّنْتُمْ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ تَقْدِيرٌ أَمِنُوا بِبَشِيرٍ مَّا أُمِّنْتُمْ بِهِ كَمَا (۱)۔  
نام ابن ابی حاتم نے اس حدیث میں تفسیر نے اپنی جہت میں ابو جہرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اَمِنُوا بِبَشِيرٍ مَّا أُمِّنْتُمْ بِهِ پڑھتے تھے۔

امام ابن ابی حاتم نے ابو حاتم رحمہ اللہ سے بِشْرَاقٍ کا معنی فرق (صحیح کی) روایت کیا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں جیسا کہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
تشریف لائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عثمان تجھے خبر کیا جائے گا جب کہ تو سورۃ بقرہ پڑھ رہا ہو گا اور تیرے خون کا قطرہ  
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ پڑھے گا۔ حدیث بھی مختصر المسند رک میں فرماتے ہیں یہ روایت تراجموت ہے اور اس کی سند میں احمد بن  
محمد بن عبد الحمید رحمہ اللہ ہے جو مسلم کا مکتب ہے (۲)۔

امام ابن ابی حاتم نے اس حدیث میں امام عاصم بن بشران نے امامی میں امام غنیم نے اس حدیث میں اور ابن عساکر نے ابو  
سعید خدیجی اور رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب مصری لوگ حضرت عثمان پر حملہ آور ہوئے تو قرآن کریم آپ  
کے سامنے پڑا تھا نبیوں نے آپ سے اُتھو اُتھو پر تھواریکی تو آپ کا نون فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پڑھا کر  
آپ نے اٹھا ہاتھ پھینکا یا اور کہا اللہ کی قسم یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے فصل (سورۃ غنیم) لکھی تھی۔

امام ابن ابی حاتم نے امامی بن ابی نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بعض غفاری کی طرف حضرت عثمان کا مصحف  
بجھا گیا، میں نے کہا ٹوٹ کہتے ہیں کہ آپ کا مصحف آپ کی گود میں تھا جب آپ کو خبر کیا گیا تھا اور نون فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ پڑھا  
کر اٹھا باغی نے فرمایا میری آنکھوں نے نون اس آیت پر غور دیکھا۔

امام عبد اللہ بن احمد نے زاد المعاد میں عروبت احاطۃ بعدیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میں حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے دن اسے سالن کی طرف لائی، ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو ہم نے اس  
مصحف کو دیکھا جو شہادت کے وقت آپ کی گود میں تھا آپ سے فرماں کا پہلا قطرہ اس آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ پڑھا اور عمرہ کہتی

میں ایمان لائے آپ پر حملہ کیا تھا ان میں سے کوئی بھی کچھ سخت نہیں مرا۔

صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ عَبِيدٌ ﴿۷۰﴾

”(ایم پر) اللہ کا رنگ (چہ چاہے) اور کس کا رنگ تو بصورت ہے اللہ سے رنگ سے ہم تو ہی کے ہوتے تیار ہیں۔“

امام ابن جریر ابن ابی حاتم و مرسلانہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ صِبْغَةُ اللّٰہ سے مراد اللہ کا دین ہے (۱)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر و مرسلانہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس فطرت سے مراد وہ فطرت ہے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا (۲)۔

امام ابن مردودہ اور اضیاء نے افکار و معنی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ نبی امرا اٹھلے سے کہا اے مومن! کیا تیرا رب رنگ کرتا ہے؟ فرمایا اللہ سے اور اللہ تعالیٰ نے مومن علیہ السلام کو وہی اے مومن! وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا تیرا رب رنگ کرتا ہے؟ آپ کہہ دیجئے ہاں میں سرخ و سفید اور سیاہ و گندہ کرتا ہوں تمام رنگ میرے دھتھے میں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی۔ اس حدیث کو ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے اعظم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متوافقی نقل کیا ہے۔

امام عبد بن حمید و ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ و مرسلانہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہود اپنے نبیوں کو یہودی رنگ کرتے تھے اور نصاریٰ اپنے نبیوں کو نصاریٰ رنگ کرتے تھے اور اللہ کا رنگ اسلام ہے اور اصنام جو اللہ کا رنگ ہے اس سے خوبصورت اور پاکیزہ رنگ نہیں ہے یہ اللہ کا دین ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے بعد کے انبیاء کو مبعوث فرمایا (۳)۔

امام ابن اجمار نے تاریخ خدا میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد سفید رنگ ہے۔

قُلْ أَتَحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿۷۱﴾ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۚ قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ ۚ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ شَهِدَ أَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ابْنُ اللَّهِ ۖ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۷۲﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ

لَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۷۳﴾

”اب وہ اپنے یا تو بھڑکتے ہو جاتے سرخو اٹھ گئے ہوتے میں خدا تک وہ نہ روکھی مانگ ہے اور تجربہ رکھتی  
انک اور انیس سو تے اٹھارہ سو تے چھارے میں کا وہ پہنچ گئیں گے ہم تو ان کی اخلاص سے عبادت کرتے  
ہیں۔ یا تو کہتے کہ اگر ایسا ہو تو میں انکی دین تو اب اور ان کے بچے یہودی تھے یا عیسائی“ فرمائیے کیا تم باہر  
جاتے ہو اللہ اور کوئی زاد و مقام ہے اس سے جو چھپ گئے کوئی جو کھنک طرف سے اس کے پاس ہے اور اللہ  
بے خبر نہیں ہے جو تم کو رہے ہو۔ وہ نیک است قہی جو کورجی اے اے ملے گا جو اس نے تمنا اور تمہیں سے کج جز  
نے کیا اور تم سے نہ بچھ جائے گا اس سے نہ روکنا کرتے تھے۔

”ہم ابن عباس سے تم نے حضرت ابن عباس سے سنا تھا“ کاترہ نفع خصوصاً (تم سے) سنا تھا کہ ہو کر ایت کیا ہے۔  
وہاں تیرے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا تھا کہ (تم سے) سنا تھا کہ ہو کر ایت کیا ہے۔ ۱۰۱

نام عبد بن مسعود بن عمر نے کہا وہ رسول اللہ سے وَهْنُ أَفْطَمَ الْخَلْقِ تفسیر میں روایت یہ ہے کہ یہ یہود کے متعلق ہے  
کیونکہ انہوں نے حضرت ابن عباس اور حضرت اسماعیلؓ سے اسلام اور دوسرے انبیاء سے متعلق کیا کہ وہ یہود، عیسائی تھے۔ اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا کہ یہ وہاں کی کوئی عبادت ہے تو کھوت و شہادت نہ چھوڑ جب کہ اللہ جانتا ہے کہ تم بھوکے ہو ۱۰۲

نام عبد بن مسعود ابن عمر نے کہا وہ رسول اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ میں کتاب ہی تھے جنہوں نے اسلام کو  
پھیلایا کہ وہ دے جاتے تھے کہ یہ اللہ کا دین سے وہ انہوں نے یہ روایت اور عمر اسیت کا پناہ اور محمد ﷺ کی ذات و صفات پر  
میں یہ روایت کی و طش لہا اللہ وہ دے جاتے تھے کہ آپ ﷺ کے رسول ہیں ۱۰۳

امام ابن عمر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حق قوم کے پاس لفظی خلاف سے شہادت تھی  
کہ نبی اکرامؐ یہ روایت اور عمر اسیت سے نہ لیا گیا نہ ۱۰۴

امام ابن عمر نے قتادہ بن ورقہ رحمہما سے روایت کیا ہے کہ تَلَفُ أُمَّةٍ قَدْ خَسَفَتْ مَرَدَايَاہِمْ اِسْمَاعِیلُ رَاقِی،  
مغروب ہم السلام اور اسلما میں ۱۰۵

امام ابن عمر نے قتادہ بن ورقہ رحمہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں چالیس سے سو تک یا اس سے زائد  
خبروات ہیں۔

سَيَقُولُ السُّفَهَاةُ مِنْ أَشْيَاسٍ مَا وَلَّهُمْ عَنِ قِبَلِهِمُ الْبَنِي كَانُوا عِيَهَا

قَدْ تَلَدَّ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يُبَيِّنُ مَنِ يَسْأَلُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٦٦﴾

”اب کس نے بوقوف کوئے کہ کس نے پھر بیان (مسئلوں) کو اپنے قبیلے سے جس پر وہ اب تک تھے“









[illegible]

اسمہانک اور والدہ (ساجدہ بیگم) میں بڑا ہاتھ پائی ہے، اہل میں حضرت امیر بن اسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھیج دیا کہ بعد صل میں بیت المقدس کی طرف نماز پڑھیں پھر جنگ جہاد سے روکیے پیئے خوب کھاتے، زیادہ (۱۰)۔

وہ ان میں سے ایک تھی اور اس کی والدہ اہل میں حضرت امیر بن اسیب اور اللہ کے غریب سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں نے سعد بن ابی وقاص کو یہ کہہ سنا ہے کہ وہ ابی ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بعد صل میں بیت المقدس کی طرف نماز پڑھیں پھر جنگ جہاد سے روکیے پیئے خوب کھاتے، زیادہ (۱۰)۔

ہم اپنی اذیت و تانتا میں حضرت سید بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے وارث کیا ہے کہ کوئی ان کے خلاف نہ اٹھ سکے۔

[illegible]

الہامی خبر کے حضرت معاذ بن جسر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی کہ میں نے حضرت ابراہیمؑ کے حجرہ کا بیت اٹھنے سے پہلے نماز جمعہ کی۔

انہی اہل راہ و گزیر نے حضرت اُمّیہؓ سے دعا کی کہ اپنے ہوتے ہیں نبی کریم ﷺ کی نسبت کو، جس کا وہ بیت المقدس کی طرف  
نہروں کی، آپ ایک دفعہ یہ میں کلمہ لیا، پر جو ہے، تھے، سب کہ اور تھیں بیت المقدس کی طرف پر جو ہے تھے تو آپ ﷺ  
نے پیچھے کہیں طرف پیچھے رہے، وہ بقولوں سے کہا انکس اے تیرے کے کہ پیچھے پیچھے رہے جس پر پہلے تھے راہ و

امام بخاری سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنہوں نے دونوں نبیوں کی طرف نماز پڑھی تھی ان میں سے میرے سوا کوئی بھی باقی نہیں رہا (۱)۔

۱۔ ۱۱۰۱۰۰۰۰ (۱۱۰۱۰۰۰۰) ابو یوسف اور یحییٰ رحمہما اللہ نے اپنی سنن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نماز پڑھتے تھے پھر جب یہ آیت گریز پڑھائی ہوئی قَوْلُی وَیُجَنَّبُکُمُ الشَّعْطَ اَلْفَصْلَۃَ (۱۱۰۱۰۰۰۰) تو انہیں سجدے پائے۔ عاتقہؓ بھی گریز پڑھیں۔ وہ ان کے کون میں تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ اور پڑھا وہ کوئی حد میں ہی کعبہ کی طرف پھر گئے (۲)۔

۲۔ ۱۱۰۱۰۰۰۰ (۱۱۰۱۰۰۰۰) مسلم، ابوداؤد (۱۱۰۱۰۰۰۰) میں ابودرداءؓ نے بیان فرمایا ہے کہ روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر اٹھنے والے آئے تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آج رات قرآن اتر رہا ہے، انھوں نے کہا کہ وہ کعبہ کی طرف منکریں، یہی تم کو نبی کی طرف منکر کرنا، پس ان کے چہرے میں کمی کی طرف تھے وہ کعبہ کی طرف پھر گئے (۳)۔

تفسیر میں ان کے اخبار میں سے عثمان بن مہاجرؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے تو قبلہ کے متعلق امرائی کا اعتقاد کرتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کتاب کے افعال میں سے کسی ایسے افعال کرتے تھے جن کا آپ و تنہم یا ہم تھا اور نہ آپ کو تنہا کیا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں غریب نماز پڑھ رہے تھے آپ اور کعبہ پڑھ چکے تھے جملہ امین شریفؓ نے اور ارشاد کیا کہ بیت اللہ کی طرف منکر کر کے نماز پڑھیں وہ جبریلؓ سے بھی کعبہ کی طرف منکر کر کے نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ قَدْ نَرٰی ثَقِیْبًا وَجْهًا لِّی الشَّمْلَۃَ عَلٰۤی لَیْسَ لَکَ فِیْہِۃَ F

۱۱۰۱۰۰۰۰ (۱۱۰۱۰۰۰۰) امام عابد بن حمید اور ابن المنذر نے قیادہ و حرافہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قبلہ کے حکم میں آزمائش تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چہرہ پہنچنے کے بعد حالہ و بیت المقدس کی طرف منکر کر کے نماز پڑھتے رہے دیگر اللہ تعالیٰ نے کعبہ کی طرف منکر

۱۔ صحیح بخاری، کتاب التیمم، جلد ۲، صفحہ ۱۵۴، مجموعہ مباحث اسلامیہ

۲۔ مسند ابی یوسف، جلد ۱، صفحہ ۳۳۱ (۳۸۱)، مجموعہ مباحث اسلامیہ، دار الفکر، بیروت

۳۔ سنن ابی یوسف، جلد ۱، صفحہ ۸۵، مجموعہ مباحث اسلامیہ، دار الفکر، بیروت

نے کہا تم کو ایسا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ میں کس چیز نے قبلہ سے پھیرا یا ہے جس پر پہلے یہ تھے اس شخص نے اپنے بچہ اتنی اٹنی سے محبت اور مہربانی سے فرمایا: قُلْ اِنَّ الشَّرْعَی وَالْعُلْمَی یُضِلُّونِی عَنْ ذِی السُّبُوْطِ اِنَّ شَیْئِیْمَ۔ بعض لوگوں نے کہا اب قیامت میں یہ ہے۔ امام اہل جو ہم نے قبلہ کو اٹھائی میں کہنے تھے ان کو کیا ہے کا اللہ تعالیٰ نے یہ اشارہ فرمایا خدا کا انزل لَیْضِیْعَۃً یُّنَاسِکُمْ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بھیجی کسی امر سے آزاد ہے کہ وہ ان کے لئے اطاعت کر اور کون ہے اور نارواں ان کو بے اور نقصانے اتنی کے سر سے ہر شیعہ نے کہا امام اہل میں ان کی اور جات ہیں۔ ان میں سے ہر ایک مقبول ہے۔

امام ابن سعد ابن ابی شیبہ نے عمار بن موسیٰ بن النعمان سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم ہم یہ مصر کی طرف تشریف لے رہے تھے ایک شخص مردانہ سے پرکھا: واجب کہ تم نماز میں تھے۔ اس شخص نے بلند آواز سے کہا نماز کعبہ کی طرف واجب ہو گئی ہے پس یہ امام جو ہم نے اور بچے سب کعبہ کی طرف پھر گئے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ اور اس کے معتمد انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کا مٹا ہوا کمرے والا آیا۔ میں نے کہا اب قبلہ بیت اللہ کو بنادیا گیا ہے جب کہ امام: دور نکلیں ہر جگہ تھا۔ پس سب لوگ گھوم گئے اور بعد دور نکلیں کعبہ کی طرف ادا کریں۔

ابن سعد نے محمد بن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ قبلہ بیت اللہ کو بنادیا گیا جب کہ ہم قمر کی نماز میں تھے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کعبہ کی طرف پھر گئے تو یہ بھی آپ کے ساتھ پھر گئے۔

امام ابن ابی حاتم نے ابو العابد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یحییٰ بن یوسف طرابلسی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل ان کی شجاعت، صلاحات اور فتوئوں سے نظری کی جگہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

امام احمد اور یحییٰ بن یوسف میں حضرت ابانہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل کتاب و انجاس کی چیز پر ہم سے حد نہیں کرتے جتنا کہ جو کے متعلق ہم سے حد کرتے ہیں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی فرمائی اور وہ میں کو نہ پاسکے۔ نیز وہ ہم سے قبلہ پر حد کرتے ہیں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی فرمائی اور وہ اسے کہہ کر بیٹھ اور وہ ہم سے حد کرتے ہیں جو ہم امام کے پیچھے آئیں کہتے ہیں۔

امام طبرانی نے عثمان بن عقیف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کر کے آنے سے پہلے صرف اللہ پر ایمان لانے کے قول کی طرف بلا تے تھے اور بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کی طرف دعوت دیتے تھے جب ہماری طرف ہجرت فرمائی اور قرآن نازل ہوئے۔ حدیث نے کہ وہ سنو سنو کر رہا اور بیت الحرام نے بیت المقدس کو مستحق کہہ دیا پس ایمان قول اور عمل دونوں پر مشتمل ہو گیا (۲)۔

امام ابی حاتم اور طبرانی رحمہما اللہ نے معتمد بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم اسی وقت رسول اللہ



ان سے پوچھا جائے گا تم نے پیغامِ توحید کیلئے کیا کیا دو تمہیں کے ہاں۔ چہ ان کی امت کو بلایا جائے گا چہ ان سے پوچھا جائے گا کیا انہوں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا؟ اور کہیں گے ہرے پاس کوئی ذرا نہ لگا اور کوئی شخص نہیں آیا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام سے برسرِ رو کا تمہارا مواہ کون ہے؟ اور وہ کہیں گے محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی امت۔ اس آیت میں اسی ہدایت کا ذکر ہے۔ اور وہ کا معنی حمل سے دیکھیں دینا ہوتا ہے۔ تم کوں طلبِ اسلام کی تبلیغ کی تو اسی دعوے کے لئے تم میں سے لوگوں کو اس کا (۱۲۰)۔

ابو سعید بن منصور، محمد بن یحییٰ، ابن ماجہ اور ترمذی نے ابھٹ و منشور میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کہہ دو ایک نبی تشریف لائے گا اور اس کے ساتھ ایک شخص ہوگا، ایک اور نبی تشریف لائے گا ان کے ساتھ دو شخص ہوں گے اور (کسی کے ساتھ) اس سے زیادہ (مقتدی) ہوں گے۔ نبی کی قوم کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کیا اس نبی نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے نہیں۔ پھر نبی سے پوچھا جائے گا کیا تو نے پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے ہاں۔ اسے کہا جائے گا تمہاری امت پیغامِ رسالتی پر کون مواہ ہے؟ وہ نبی کہے گا محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی امت۔ پھر محمد ﷺ کو وہ آپ کہے گا کہ امت کو بلایا جائے گا۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا کیا وہ نبی نے اپنی امت کو پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے ہاں۔ ان سے سوال ہوا تو انہیں کیسے معلوم ہے؟ امت محمدیہ کہے گی کہ نبی تشریف لائے تھے تو انہوں نے ہمیں بتایا تھا کہ رسول اس نے پیغام پہنچا دیا تھا۔ اس آیت میں بھی مراد ہے۔ وَمَنْ حَقَّ عَدُوُّكَ (۱۲۱)۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ کی امت و امت کیا ہے فرمایا میں اور میرے ساتھی قیامت کے روز ایک ٹیلے پر گھوک کر دیکھ رہے ہوں گے اس وقت جو شخص کسی خواہش کرتے گا کہ وہ ہم میں سے ہوتا وہ برہنہ کی اپنی قوم کو رعب کرے گی اور ہم کو اسی کے اس نے اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا تھا (۱۲۲)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے تحت روایت کیا ہے تم کو حق اور گمراہیوں کے رسولوں نے پیغام دیا تھا اور رسولی تم پر گھوسی دے گا جو تم نے کیا ہوگا (۱۲۳)۔

امام ابن ابی حاتم و ابو حاتم (خبروں نے اس کو صحیح بھی کہا ہے) نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے نبی کی صلہ کے ایک جنازہ میں تشریف لائے اور میں آپ کے پیلوں میں تھا، بعض لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ قسم یاد رسولی اللہ! یہ شخص بہت اچھا تھا یہ پاک دامن مسلمان تھا اور یہ ایسا تھا۔ انہوں نے اس کی خوب تعریف کی۔ رسولی اللہ ﷺ نے فرمایا تو یہ کہتا ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ کہتا ہے کہ وہ جو ہمارے لئے ظاہر ہوتا ہے (محمود ہی کہتے ہیں) اور کہ تو اللہ تعالیٰ کی جنت جانا ہے۔ رسولی اللہ ﷺ نے فرمایا وَجِبْتَ (اس پر جنت واجب ہوگئی)۔ راوی فرماتے ہیں یہ آپ ﷺ کے ساتھ نبی صادق کے ایک شخص کے جنازہ میں تھے یا نبی عبد اللہ صلہ کے جنازہ میں تھے، ایک شخص نے کہا یہ انسان بہت برا تھا، ہمیں چاہا تک ختم ہے یہ شخص کلام تھا، یہ ایسا تھا میرا یا تھا۔ رسولی اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کہتے ہو؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ

۱۔ جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۱۲۰، حدیث ۱۲۰، کتاب صلوٰۃ، ۲۔ سنن مسند بن مسعود، جلد ۲، صفحہ ۵۱۸ (۲۲۲) مطبوعہ دار الفکر



یہی اچھا ہے۔ اللہ نے یہ بات فرمائی: **وَاذْكُرْ لَكَ جَعَلْنَاهُ اٰمَنًا وَاَوْسَعَٰ طَرِيقًا** (انہیں آراغی نکالیں)۔ (۶۰)

[illegible][illegible][illegible]

۱۔ مہاجرین و انصار کی اہم خدمت اور ہر وہ عملی انتظام جس سے وہ ملت کی ترقی میں عینی حصہ لے سکیں اور ایک  
جسارت و ہمت پر مبنی عمل کے لئے تشریف لائے، ان لوگوں نے کہ یہ اچھا آدمی تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمودہ جو جنت میں لے لئے  
جنت و ادب کو مٹا دیا۔ ایک اور جہاد و لایا یہ لوگوں نے کہ یہ آدمی تو فرمایا جو جنت میں لے لئے اور یہ مایوس ہو گئے۔  
حضرت اہل بیت کو بے پناہ محبت تھی آپ کے اس ارشاد کا یہ مطلب ہے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد ہے (لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ  
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بَشِيرًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)۔

1- استندال، ماکملو، ص 294، 3061، معلوم از وقت المصنف پروت

کتاب مشتمل بر دو مجلد: جلد ۱: صفحہ ۱۲۰، مطبوعہ مختلفہ (عمر المصنف)

۷. جـ

٥٠٧



رسل کو بھیج دینا، رسل کو پکارنا یہ چاہئے جو نہ ہر مل نے میرا پیغام نہیں پہنچا دیا تھا۔ "اس کی کیس کے باب۔ جو رسل کو بھیج دینا چاہئے۔ جو رسلوں سے سوال کیا تو انہوں نے میرا عہد پہنچا دیا تھا، وہ کیس کے ہیں۔ اس کے بعد کہ رسلوں کو پیغام پہنچا دیا تھا۔ رسلوں کو بلا کر اسے کان سے پوچھ چاہئے گا کیا رسل نے انہیں میرا عہد پہنچا دیا تھا بعض انہیں کھڑے کر دیں گی اور بعض تھک چکیں کریں گی۔ اس عرض کریں گے ہمارے پاس ان کے خلاف کوئی اور دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کون سا رسل کیس کے امت کو پیش کرتا ہے۔ امت محمدیہ کے کوئی اور یہ چھ ہمارے کیا تھا تو انہوں نے اپنے ہر رسل نے انہیں کو پیغام پہنچا دیا تھا۔ جو انہیں کے ہی ہیں۔ اور انہیں انہیں کی یاد ہے ہمارے خلاف وہ کیسے گواہی دے رہے ہیں جنہوں نے ہمارا اور پابندی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا (اسے امت محمدیہ کے) قرآن کے متعلق کیسے گواہی دے رہے ہیں جو جب کہ تم نے ان کو پابندی نہیں ہے؟ امت محمدیہ عرض کرے گی کہ ہمارے پروردگار نے ہماری طرف رسول بھیج دیا تھا اور تو نے ہم پر کتاب نازل کی تھی اور تو نے اس کتاب میں انہیں بتایا تھا کہ رسل نے پیغام پہنچا دیا تھا۔ ہم نے اس کے معنی کو انہوں نے ہی جوتو نے انہیں بتایا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہوں نے کیا کیا۔ کَلَّا بَلْ يَحْسَبُونَ أَنَّ اللَّهَ مُنْظَرٌ عَلَيْهِمْ (اس میں بھی مراد اس کا معنی مرل ہے (۱)۔

نام ابن ابی حاتم نے ابو حاتم کے طریق سے حضرت ابی بن کعب سے روایت کیا ہے کہ تو اس کے بعد کہ لوگوں پر نازل ہوا ہے وہ لوگ علیہ السلام قرآن میں صانع قوم شعیب پر نازل ہوں گے اور امت محمدیہ کو انہوں نے دے دی کہ رسولوں نے انہیں پیغام پہنچایا اور انہوں نے انہیں کو چھلایا، ابو حاتم نے فرمایا ابن ابی حاتم میں ہے لَيُكْفَرُ نَا أَشْهَادًا عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ نام ابن ابی حاتم نے عطاء رحمہ اللہ سے فرمایا کہ لَيُكْفَرُ نَا أَشْهَادًا عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ کیا ہے کہ انہوں نے انہیں کو چھلایا اور انہوں نے انہیں کو چھلایا۔ اس کے جواب میں کہ ان کے پاس حق پہنچا تو یہ اس پر ایمان لائے تھے اور اس کو تو انہوں نے کیا تھا اور اس کی قسم حق کی تھی۔

عبد بن حمید نے حضرت عید بن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ کے ان سے ایک نبی خیر ایضاً لائے گا جس کو اس کے ساتھ ایک نبی بھی بھیج دیا جائے اس کے حق میں امت محمدیہ پہنچے گی تو انہوں نے دے دی کہ اس کی اس نے اپنی امت کو پیغام پہنچا دیا تھا۔ عبد بن حمید نے حضرت مکرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ارشاد ہوگا اسے نبی کیا تو نے پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ انہیں گئے ہاں رب اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہیں کے تیرا گواہ کون ہے؟ حضرت نبی عرض کریں۔ میں یہ کہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت۔ فرمایا جب بھی نبی کو بھیجا جائے گا تو اس کی امت اس کی کھڑے کرے گی۔ لیکن یہ امت (محمدیہ) اس کی تبلیغ کرنے کی گمان لے گی۔ جب اس امت کے بارے حوال ہوگا تو کسی اور سے نہیں صرف ان کے نبی شریف ہیں۔ یہ پوچھ جائے گا۔

عقیم ترمذی نے نوادر اصول میں حوالہ ابن ابی حاتم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک لمحے پر امت محمدیہ پہنچے گی جس کی ہمارے کی اور رسولوں کے حق میں انہوں کے خلاف پیغام حق پہنچانے کی گواہی دے گی اور ان میں سے ہر وہ شخص لائق دے گا جس کے دس میں اپنے مسلمان بھائی کے متعلق کوئی کلمہ نہیں ہوگا۔

اوام مسلم، بخاری اور عقیم ترمذی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ذر اور وحی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ

یہی ہے کہ آپ تو اس کے اور لغت کے دوا کے لئے اور غور سے دیکھیں۔

وَمَا جَعَلَ الْخَبْرَةَ إِلَّا لِكَيْ يَكُونَ

اور اس خبر کے لئے جو کہ دوا کے لئے ہے اس آیت میں خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ خبر جو کہ دوا کے لئے ہے۔

اور اس خبر کے لئے جو کہ دوا کے لئے ہے اس آیت میں خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ خبر جو کہ دوا کے لئے ہے۔

اور اس خبر کے لئے جو کہ دوا کے لئے ہے اس آیت میں خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ خبر جو کہ دوا کے لئے ہے۔

اور اس خبر کے لئے جو کہ دوا کے لئے ہے اس آیت میں خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ خبر جو کہ دوا کے لئے ہے۔

اور اس خبر کے لئے جو کہ دوا کے لئے ہے اس آیت میں خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ خبر جو کہ دوا کے لئے ہے۔

اور اس خبر کے لئے جو کہ دوا کے لئے ہے اس آیت میں خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ خبر جو کہ دوا کے لئے ہے۔

اور اس خبر کے لئے جو کہ دوا کے لئے ہے اس آیت میں خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ خبر جو کہ دوا کے لئے ہے۔

اور اس خبر کے لئے جو کہ دوا کے لئے ہے اس آیت میں خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ خبر جو کہ دوا کے لئے ہے۔

اور اس خبر کے لئے جو کہ دوا کے لئے ہے اس آیت میں خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ خبر جو کہ دوا کے لئے ہے۔

اور اس خبر کے لئے جو کہ دوا کے لئے ہے اس آیت میں خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ خبر جو کہ دوا کے لئے ہے۔

اور اس خبر کے لئے جو کہ دوا کے لئے ہے اس آیت میں خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ خبر جو کہ دوا کے لئے ہے۔

اور اس خبر کے لئے جو کہ دوا کے لئے ہے اس آیت میں خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ خبر جو کہ دوا کے لئے ہے۔

اور اس خبر کے لئے جو کہ دوا کے لئے ہے اس آیت میں خبر سے مراد یہ ہے کہ وہ خبر جو کہ دوا کے لئے ہے۔

### مَا لِلَّهِ بِعَاقِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ

اہم دیکھ رہے ہیں ہمارے آپ کا نہ کرنا انسان کی طرف تو ہم ضرور بھیڑیں گے آپ کو اس قلم کی طرف جسے آپ پسند کرتے ہیں (الو) اب پھر واپس پھر مسجد حرم کی طرف (اے مسلمانو) جس کو تم بھی لپکا کر اپنے من میں کی طرف اور ہے شک وہ نہیں کہ آپ کی ہر طرف جاننے ہیں کہ یہ غمزدگی ہے ان کے رب کی طرف سے اور انہیں اللہ تعالیٰ ہے خیر ان کاموں سے جو وہ کرتے ہیں۔

امام ابن ماجہ نے حضرت راوی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت المقدس کی طرف انھار دیکھے نہ پڑھی پھر کعبہ کی طرف قبلہ پھر اسیابی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے روزا بعد رسول اللہ ﷺ نے جب بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تو اکثر واپس پھر وہ انسان کی طرف اٹھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے نبی کریم ﷺ کے دل کی کیفیت معلوم ہوئی کہ آپ کعبہ سے محبت رکھتے ہیں۔ جبریل امین اوپر جاتے تھے تو رسول اللہ ﷺ پوچھتے ان کو کہتے رہتے تھے۔ جب دو زمین و آسمان کے درمیان ہوتے تھے تو ان کے حکم لانے کے منتظر رہتے تھے واللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا: **قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ** حضرت محمد ﷺ نے فرمایا اے جبریل میری اس نماز کا کیا حال ہوگا جو ہم نے بیت المقدس کی طرف پڑھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے **وَمَا كَانَ لَنُفِخَ فِي السُّورَةِ لَئِنِ اتَّخَذُوا ذُرًى وَقِيلَ لَهُمِ امْكُثُوا فَرَأَوْهُ مُتَوَلِّيًا** (۱)۔

امام طبرانی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد مسجد بیت المقدس کی طرف نماز پڑھیں پھر اللہ تعالیٰ نے کعبہ کی طرف پھرنے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا: **قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ**۔

امام ابن کثیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے تو نماز کا مقام پھرنے کے بعد پھر آسمان کی طرف اٹھاتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے **قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ** کا ارشاد نازل فرمایا۔

امام نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابویوسف، ابوسعد بن اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم مسجد رسول اللہ ﷺ میں کعبہ کی طرف جاتے تھے۔ مسجد سے گزرتے تو اس میں نماز پڑھتے تھے۔ ایک دن ہم گزرے تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر تشریف فرما تھے، میں نے عرض کی حضور کیا واقعہ ہوا میں جھٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت **قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ** نازل فرمائی تھی کہ آپ اس کی عداوت سے فارغ ہو گئے تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا آئیے رسول اللہ ﷺ کے حجرے سے اترنے سے پہلے اور کعبہ نماز پڑھ لیں، ہم ہی پہلے تھے منیوں نے نماز پڑھی۔ ہم چھپ گئے اور ہم نے نماز پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ نے حجرے سے اترے اور آپ نے ظہر کی نماز کعبہ کی طرف پڑھ لی (۲)۔

امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیت المقدس کی

طرف نما: جانتے تھے کہ وہ اپنے خلیفہ کے لیے ایک طرف متوجہ ہونا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی پیروی کیلئے یہ بل فرمایا کہ اے پیغمبر! یہ صحابہ کرام کی طرف بھڑک (۱۰)۔

امام زین العابدین اور امام حسن زین العابدین نے مجاہد رسول اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ نے کہا محمد طارنِ مخالفت کرتا ہے اور ہمارے تیسری پہچان کرتا ہے، میں رسول اللہ ﷺ کی تقلید کی تجدید کی دیا، تاکہ تھے رسول اللہ تعالیٰ نے قدس سرہ شکر و جہان فی سبک اللہ والا شمار ہو کر رہا، جس کی طرف منہ کرنے سے یہود کا اعتراض ختم کر دیا۔ مردوروں کی جگہ اور مردوروں کی جگہ کی جگہ جھڑکیں (2)۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ و دیگر من مفسرین احمد بن حنبل (فی مسندہ)، ابن جریر، ابن کثیر و ابن کثیر (فی حاتم بطریق ابی ابی)  
 اکبر، امام حاتم رحمہ اللہ (انہوں نے اس کو صحیح بھی کہا ہے) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی کہ ھذا  
 شتر ھماکے تحت، روایت کی کہ ان سے مراد حضرت ابوالکلام کا قبیلہ ہے ابویزید کی طرف متعلق ہے۔

امام محمد بن حمید انور راؤد (فیاضی) : ان جویہ و راہیں الہی حاکم و مہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کوئی شجرہ السجود الخمر کے تحت روایت کیا ہے کہ : شجرہ السجود الخمر اور سے مراد سجدہ خرام کا صحت ہے (۹)۔

ابو عبد اللہ بن حمید (م. 227ھ) نے ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے کہ (ابو جابر) (رضی اللہ عنہ) نے کہا ہے: میں نے اپنے والد (ابو جابر) سے سنا ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: "مَنْ شَهِدَ لِي بِأَنِّي نَذَرْتُ أَنْ لَا أَكُلَ لَحْمًا فَهُوَ كَأَنَّهُ شَهِدَ لِي بِأَنِّي نَذَرْتُ أَنْ لَا أَكُلَ لَحْمًا" (جو شخص میری شہادت دے کہ میں نے نذر کیا ہے کہ میں گوشت نہ کھاؤں، تو جیسے میری شہادت دے کہ میں نے نذر کیا ہے کہ میں گوشت نہ کھاؤں)۔ (5)۔

انما اور انوار، امن، بربر اور یسعی، صبح اللہ نے شطر کواکسی نحوہ روایت کیا ہے (یعنی اس کی حرف) (۱۵)۔  
انما اور ویرور، یزوری (لفظی الجاہد)، انعام یسعی نے توبہ سے روایت کیا ہے کہ شطر کواکسی نحوہ (اس کی حرف) ہے۔  
انما، مکح، وغیاں، ابن عیین، عبد الون حید، ابن ابی شیخ، ابن جریر، ابو یوسف، حمیم اللہ نے حضرت ابوالعلاء پر رحمہ اللہ سے شطر  
کواکسی تلقاء (سامنے) روایت کیا ہے (۱۶)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت یحییٰ رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ زبان کے مطابق شکر کا اصل عقائد روایت یہ ہے۔  
 امام ابو بکر بن ابی دؤد نے لکھا ہے میں اور زین رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قراوت  
 میں حیثاً کلتھم کو لاؤ اور ھذھ بنو۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بیت سارا قنبلہ ہے اور بیت کا قنبلہ دروازہ ہے (8)۔  
امام بیہقی نے مشن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ بیت والی مسجد کا قنبلہ ہے۔ اور مسجد

۱۔ تفسیر طبری: آیہ ۱۱، سورہ: صافات 23

3۔ خن موعید بن منصور، جلد 2، صفحہ 627 (226) طبعہ: دارالمصنفین، کراچی۔

5. یسے، جلد 2 صفحہ 30

۱۔ جزء بعد 2 صفحہ 28

22

4۔ تفسیر ضحریٰ میں آیات مذکورہ جلد 2، صفحہ 29

5 ربيع الثانی 1292ھ

A. الخليل 74 ج 2



اور اس میں جو نے حضرت امیرِ مومنین سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ بیت الخرم میں اور قبلہ ہے جس کا انکو ختم کیا گیا ہے لیکن **لَا تَكُونُ الْبُخْلَىٰ** میں آخر سے مراد قبلہ ہے (۱)۔

امام عبد بن عبد الوارث، امام ابن جریر و دیگر ائمہ نے حضرت ابو بدر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ **إِنَّ قُلُوبَنَا قَدْ تَهْتَبُ** سے مراد اہل کتاب ہیں۔ فرماتے ہیں اور محمد بن یحییٰ کہ کہو چھوٹے ہیں حالانکہ وہ ان کا ذکر کثرت و انجاس میں پاتے ہیں (۲)۔

امام ابن جریر، امام ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ بعض اہل کتاب جو مسلمان ہو گئے تھے انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم کو اپنی کتابوں میں سورج کی کریمہ شیخ کی طرح کی صفات کی وجہ سے آپ کو اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ جانتے تھے۔ وہ یہ ہمارے بیٹے تو ہمیں غلو نہیں کہہ رہے تھے (۳)۔

امام شعبہ نے عبد بن ابی شیبہ رحمہما اللہ کی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت یہ ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ صبیحہ پڑھ کر لائے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی ہے **الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ أَجْرٌ كَبِيرٌ** کہ جو ایمان لائے اور ظلم کے ساتھ نہیں لیسے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا اسے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں اس کی طرح پہچان کر جس طرح میں اپنے بیٹے کو پہچانتا ہوں۔ جب میں اسے دوسرے بچوں کے ساتھ دیکھتا ہوں اور مجھے اپنے بیٹے کی نسبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت زیادہ ہے۔ حضرت عمر نے کہا: اے محمد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سنا ہے کہ میں ان کی صفات بیان فرماتی ہوں اور مجھے معلوم نہیں کہ اس میں کیا کرنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا کہ اسے سلام اللہ تعالیٰ نے تجھے تو نہیں سنا۔

امام جرانی نے حضرت سلمان الدوری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب میں دیکھ کر حاشیہ میں افادہ میں اہل کتاب سے دیکھوں کہ پھر پتہ کیا کہ وہ کہا کرتے تھے یہ اس کی کارنامہ ہے جو عرب کی زمین سے ظاہر ہو گا اس کی علامات میں ان ملک سے یہ ہے کہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان گول ہٹکی ہوئی نبوت کی خبر ہے۔

**أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَبَّكَ فَلَا تَكُونُ مِنَ الْمُسْتَكْبِرِينَ**

”تو نے نہ دیکھا کہ تیرا رب کی طرف سے تو ہرگز نہ میں جانا ملک کرنے والوں سے۔“

امام ابو داؤد نے الترمذی میں اور امام ابن جریر نے ابوالطیب رحمہما اللہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو فرمایا کہ (یعنی نبی) آپ ملک میں جتانہ ہوں، یہ ملک کعبہ میں تیرا قبلہ ہے اور یہی تھو سے پیچھے انبیاء کا قبلہ تھا (۴)۔

**وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوْجِبَةٌ فَاِستَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ اِنَّ مَّا تَكُونُوا يَاتِ**

**بِكُمْ لِلّٰهِ جَمِيعًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ**



”اور یہ قوم کے لئے ایک سنت (مسٹر) ہے وہ کسی کے طرف نہ کرتی ہے پھر آگے بڑھ جاؤ وہ یہاں سے نکلیں میں تم کہیں ہو آئے گا اللہ تعالیٰ تم سب کو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔“

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وَلَکِنْ وَجْهَةٌ سے مراد اہل ایمان ہیں فرماتے ہیں جریرین و اہل بیت کے لئے ایک قبلہ ہوتا ہے جو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اعراسی قبلہ بھیج کر وہ چھ روز رسول نے توحید کی ۱۶۱۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ کسی کو وَجْهَةٌ کی طرف مضاف کر کے پڑھتے ہیں۔ فرمایا کہی انہوں نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی جب کہ اس سے پہلے اہل کی طرف نماز پڑھی۔ امام ابو ذر نے اس حدیث میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وَلَکِنْ وَجْهَةٌ هُوَ مَوْلَانَا یہاں کی بیت المقدس کی طرف نماز اور کعبہ کی طرف نماز کا بیان ہے۔

امام ابن جریر اور امام ابن ابی حاتم رحمہما اللہ (المصنف میں) نے منصور رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے ہم اس کو اس طرح پڑھتے ہیں۔ وَلَکِنْ جَعَلْنَا قِبْلَتَهُ لِيُخَوِّفَهُمَا ۱۲۱۔

امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا وَلَکِنْ وَجْهَةٌ هُوَ مَوْلَانَا کا مطلب یہ ہے کہ ہر صاحب ملت کا قبلہ ہوتا ہے جس کی طرف وہ سر کرتا ہے (3)۔

امام ابو ذر نے الانباری میں حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہود کے لئے ایک جہت ہے جس کی طرف وہ سر کرتے ہیں اور نصاریٰ کے لئے ایک جہت ہے جس کی طرف وہ سر کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت بخشی اسے مستحکم یہ کہ تمہارا قبلہ جس کا قبلہ ہے۔

امام ابن الانباری نے المصنف میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ اس مَوْلَانَا پڑھتے تھے۔ قَالَ يَتْلُوهُ الْغَنَاقَاتُ

۱۰۴۸ میں جریر نے قتادہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تمہارے قبلہ پر خوشی ہو ہو سکتی ہے کیوں کی طرف ہی جلدی کرو (4)۔ امام ابن جریر نے حضرت ابو ذر سے اس قول کے تحت روایت کیا ہے کہ نیکیوں میں جلدی کرو تم جہاں بھی ہو گئے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تمہیں لے آئے گا (5)۔

ایام بخاری میں عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما نے اپنی طرف سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جلدی نماز پڑھی، ہمارے قبضہ کی طرف حوہ دوا، تارازہ کھایا وہ مسلمان ہے، اس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذکر ہے پس تم اللہ کے ذکر کو نہ ڈرو (6)۔

1- کبیر فی ۲ ج ۱، جلد ۲، صفحہ 39

2- ہند جلد ۲، صفحہ 37

3- ایضاً جلد 2، صفحہ 36

5- ایضاً

6- بیہقی بخاری جلد ۱، صفحہ 96، معبر ترجمہ جامع الطائیف کریم

4- بیہقی جلد 2، صفحہ 38

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوِّبْ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَإِنَّهُ لَلْخَلْقِ  
مِنْ رَبِّهِ ۚ وَعَالِلَهُ يَغَابِلُ عِمَاتُصُّوْنَ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوِّبْ  
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ  
شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا  
تَعْسَوْهُمْ وَأَحْسِنُوا ۚ وَلَا تَمِمْ يَمْتَنِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝

اور جہاں سے بھی آپ (پیغمبر) نکلیں تو سوز و گریں (نماز کے وقت) اپنا رخ مسجد حرام کی طرف ہو رہے ہو۔  
یعنی جن سے آپ کے رخ کی طرف سے اور جس میں اللہ تعالیٰ نے نبرد وجود ختم کرتے ہیں اور جہاں سے آپ (پیغمبر)  
نکلیں تو سوز و گریں اپنا رخ (نماز کے وقت) مسجد حرام کی طرف ہو۔ (اب مسلم نے) جہاں کہیں تم ہو تو پھر برا  
کرنا ہے اور اس کی طرف نہ کرو گے۔ وہاں تو تم پر اعتراض (کی گنجائش) بجز ان لوگوں کے جو انصاف کی گریں  
ان سے صحت و درود تمہاراں سے (بلکہ صرف) تم سے ہوا کر دے کہ میں یہ و اگر وہ ان اپنا رخ تم پر بنا کر تمہارا راستہ پر  
ثابت قدم رہوں۔

ایامِ مہینہ حریر نے سنی علی صلی اللہ علیہ وسلم میں رضی اللہ عنہما کے طریق سے اور جن مردہ میں ان مسعودی میں ان صحابہ  
رضی اللہ عنہم کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ نے بیت المقدس کی طرف رخ کر دیا تو زمین پر پڑنے کے  
بعد جب کسی طرف اپنا رخ کرنا تو اس کے شرکین نے کہا تم اپنے دین کے مختلف تھے ہے اس نے اب اپنا قبلہ تیار کر لیا ہے  
اور اس معصوم کو گریہ کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ) یہ روایت ہو کر آئے وہ کہتا ہے کہ میں داخل ہو جائے میں اللہ تعالیٰ نے  
یہ ارشاد نازل فرمایا: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ هِيَ أَسْوَأُ** (۱۱)

ایامِ عبد بن حمید اور امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہاں سے سر الیٰی کرب ہیں۔ جب  
اللہ تعالیٰ نے حب کہ قبلہ بنا دیا تو اہل کرب نے کہا یہ شخص اپنے آپ کے گھر و راجی قوم کے دین سے محبت کرنے لگا ہے (۲۰)۔  
ایامِ عبد بن حمید اور امام ابن جریر نے حضرت عیوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہاں سے سر الیٰی کرب ہیں۔ جب  
قبلہ کی طرف صحت آئے (۳۰)۔

ایامِ ابوداؤد نے اس طرح میں امام ابن جریر اور امام ابن جریر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے البیہقی  
کلثوم و امیہ نے سر الیٰی کرب میں جب کہ جب قبلہ کعبہ کو بنایا تو انہوں نے کہا اب وہ تمہارا قبلہ کی طرف صحت آئے ہے اور  
نکلتے ہیں کہ ان کی طرف صحت آئے ہے اور



ہے ہر شخص نے اپنا کام نہ دیکھے اور کرتے سے بہتر ہے۔

مہاجر فی السلاسل میں اور پونچھنے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ان آدم جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو تو میرا شکر ادا کرتا ہے اور جب تو مجھے بھول جاتا ہے تو تو میری ناشکری کرتا ہے (1)۔  
ابن ابی اسیر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عوفی کی یاد میں مجھے یاد کیا کہ میں کیسے تیرا شکر ادا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو مجھے یاد کر مجھے بھول نہ بھول جس جب تو مجھے یاد کرے گا تو تو میرا شکر ادا کرے گا اور جب تو مجھے بھول جائے گا تو تو میری ناشکری کرے گا۔

امام غزالی، ابن مردودہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چار عبادتیں اسے چارسی حصے کے لئے اس کی تفسیر کتاب میں ہے کہ جس نے ذکر کیا اللہ نے اس کا ذکر کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہاں لا تروا فی آذنی کل من تم یحکم یاد کر میں تمہیں یادوں کا اور جس نے ایمان اس کی جان پر قبولیت صلا کی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَوْعَوْفِیْ تَأْتِیْ شَیْءٌ لَّکُمْ اَلْوَسْنُ (2) اگر مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ جس نے غم سے صبر کیا اس کا زیادہ صبر کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لَیْسَ لَکُمْ اَلْوَسْنُ (3) اور انہیں (7) یاد کر کہ شکر کر۔ ستور میں تمہیں یاد دلاؤ۔ اس کا جواب استغفار دعا کرے گا سے مغفرت دی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَسْتَغْفِرُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (4) (فرح) ہے رب سے مغفرت طلب کرو اور بہت زیادہ دو مغفرت کرنے والا ہے (5)۔

امام ابن جریر نے سعدی رحمہ اللہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ جبریل رحمہ اللہ کا ذکر کرتے اللہ تعالیٰ اس کو ذکر کرتا ہے جو صوم میں یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کے ساتھ یاد کرتا ہے اور جو دعا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب کے ساتھ یاد کرتا ہے (6)۔

امام ابن ابی شیبہ نے المصنف میں امام احمد نے ابو یوسف اور امام بیہقی نے الشعب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابن ابی شیبہ نے ازاد علی اسلام کی طرف اپنی فرمائی کہ طاعون کو کہہ دو کہ دو مجھے یاد نہ کر میں کیونکہ مجھے پتہ چلے گا کہ جو مجھے یاد کرے میں اسے یاد کروں، بے شک طاعون کو میری ذکر ماناں پہنچتے کرتا ہے (7)۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، ان سے پوچھا گیا تو ان نے فرمایا اور زمانہ جو اللہ کو یاد کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَوْعَوْفِیْ تَأْتِیْ شَیْءٌ لَّکُمْ (8)۔ ابن عمر نے فرمایا یہ شخص جب اللہ کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے لعنت کے ساتھ یاد کرتا ہے حتیٰ کہ وہ زندہ خاموش ہو جائے۔

امام سید بن منصور، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ثناء بن ابی مران سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اس نے اللہ کا ذکر کیا، اگرچہ وہ اس کی نذر اس کا روز اور قرآن کی

1۔ ابی حاتم، جلد 10 صفحہ 82  
2۔ شعب الایمان، جلد 1 صفحہ 126 (4529) مجمع بحوالہ کتاب الشعب ج 10

3۔ ابن جریر، جلد 2 صفحہ 43  
4۔ ابن ابی حاتم، جلد 2 صفحہ 92

لہذا اسے تم بھی نہ مارو اس کے بھائی یا بھائی کی، واللہ اعلم بالصواب کیا اگرچہ اس کی نماز روزہ اور تلاوت قرآن یا دعا بھی ضرور ہے۔  
 دوسرے قول میں اسے مسلم قرار دیا گیا، اس پر اچانک پوری توجہ اللہ نے لشعب بن محمد سے روایت کیا کہ وہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب انیس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے سے وہ عطا کرتا ہوں جو وہ میرے مطلقاً کوئی دین رکھتا ہے۔ اب وہ میرے ان کو دین ہے تو میں اس کے ساتھ جو کتابوں اور کتابتیں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کو دین دیتا ہوں، اور وہ مجھے کسی مجلس میں پڑھتا ہے تو میں اس سے اس سے بھڑکتا ہوں یا ذکر کرتا ہوں۔ اور وہ ایک بائست ہے اسے قریب ہے تا جب تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک قدم اس کے قریب ہوتا ہوں اور دوسری طرف چلی کرتا ہے تو میں اس کے پاس لاؤں گا تو میں (2)۔

۱۔ امام احمد اور ترمذی نے اسے امام احمد بن حنبلہ سے روایت کیا کہ وہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اب اس آدم جب تم مجھے اپنے دل میں روکا۔ اسے تو میں بھی بخشے گا، یا تم اس کا، اور تو مجھے کسی مجلس میں پڑھتا ہے تو میں اس کو دین دیتا ہوں یا تم اس کا، اور تو میرے دل میں پڑھتا ہے تو میں اس سے بھڑکتا ہوں یا ذکر کرتا ہوں۔ اور وہ ایک بائست ہے اسے قریب ہے تا جب تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک قدم اس کے قریب ہوتا ہوں اور دوسری طرف چلی کرتا ہے تو میں اس کے پاس لاؤں گا تو میں (3)۔

۲۔ امام احمد بن حنبلہ نے اسے امام احمد بن حنبلہ سے روایت کیا کہ وہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اب اس آدم جب تم مجھے اپنے دل میں روکا۔ اسے تو میں بھی بخشے گا، یا تم اس کا، اور تو مجھے کسی مجلس میں پڑھتا ہے تو میں اس کو دین دیتا ہوں یا تم اس کا، اور تو میرے دل میں پڑھتا ہے تو میں اس سے بھڑکتا ہوں یا ذکر کرتا ہوں۔ اور وہ ایک بائست ہے اسے قریب ہے تا جب تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک قدم اس کے قریب ہوتا ہوں اور دوسری طرف چلی کرتا ہے تو میں اس کے پاس لاؤں گا تو میں (4)۔

۳۔ امام احمد بن حنبلہ نے اسے امام احمد بن حنبلہ سے روایت کیا کہ وہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اب اس آدم جب تم مجھے اپنے دل میں روکا۔ اسے تو میں بھی بخشے گا، یا تم اس کا، اور تو مجھے کسی مجلس میں پڑھتا ہے تو میں اس کو دین دیتا ہوں یا تم اس کا، اور تو میرے دل میں پڑھتا ہے تو میں اس سے بھڑکتا ہوں یا ذکر کرتا ہوں۔ اور وہ ایک بائست ہے اسے قریب ہے تا جب تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک قدم اس کے قریب ہوتا ہوں اور دوسری طرف چلی کرتا ہے تو میں اس کے پاس لاؤں گا تو میں (5)۔

۴۔ امام احمد بن حنبلہ نے اسے امام احمد بن حنبلہ سے روایت کیا کہ وہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اب اس آدم جب تم مجھے اپنے دل میں روکا۔ اسے تو میں بھی بخشے گا، یا تم اس کا، اور تو مجھے کسی مجلس میں پڑھتا ہے تو میں اس کو دین دیتا ہوں یا تم اس کا، اور تو میرے دل میں پڑھتا ہے تو میں اس سے بھڑکتا ہوں یا ذکر کرتا ہوں۔ اور وہ ایک بائست ہے اسے قریب ہے تا جب تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک قدم اس کے قریب ہوتا ہوں اور دوسری طرف چلی کرتا ہے تو میں اس کے پاس لاؤں گا تو میں (6)۔

۱۔ شعب الایمان جلد ۱ صفحہ ۱۵۲/۱۵۳

۲۔ شعب الایمان جلد ۱ صفحہ ۱۵۲/۱۵۳

۳۔ شعب الایمان جلد ۱ صفحہ ۱۵۲/۱۵۳

۴۔ شعب الایمان جلد ۱ صفحہ ۱۵۲/۱۵۳

۵۔ شعب الایمان جلد ۱ صفحہ ۱۵۲/۱۵۳

۶۔ شعب الایمان جلد ۱ صفحہ ۱۵۲/۱۵۳

۷۔ شعب الایمان جلد ۱ صفحہ ۱۵۲/۱۵۳

۸۔ شعب الایمان جلد ۱ صفحہ ۱۵۲/۱۵۳



امام بیہقی نے از وسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انسان کا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو ذکر الہی کی نسبت عذاب سے زیادہ نجات دلائے والا ہو۔ عرض کی گئی اللہ کے راستہ میں جہاد بھی ایسا نہیں ہے۔ فرمایا جہاد بھی ایسا نہیں ہے لیکن جب جہاد نبی کو اسے لڑنا ہے حتیٰ کہ دھوٹ بے (نواس کا یہ مرتبہ ہے) (1) امام ابن ابی اثیمہ نے کتاب الفکر میں بطریق اور یحییٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا چار چیزیں جس کو عطا کی گئی ہوں اسے دنیا اور آخرت کی خیر عطا کی گئی ہے (1) شکر کرنے والا (2) ذکر کرنے والا (3) صاحب پر صبر کرنے والا (4) ایسی بیوی جو اپنے نفس اور خاندان کے مال میں خلیفتہ نہ کرے (2)۔ امام ابن حبان نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا میں قریش اس جوار قریش پر اللہ کا ذکر کریں گی اللہ انھیں بلند درجات میں داخل کرے گا۔

امام بیہقی، مسلم اور یحییٰ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے (3)۔ امام ابن ابی اثیمہ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کوئی دن رات ایسا نہیں گزرتا مگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے صدقہ فرماتا ہے اور بندے پر اللہ کی طرف سے اس سے افضل کو صدقہ نہیں کرے اللہ تعالیٰ اپنا ذکر اللہام کرے۔

امام ابن ابی شیبہ نے قالہ بین معدان و معدان سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر روز صدقہ فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر صدقہ فرماتا ہے اس میں سے اللہ کے ذکر سے کوئی چیز افضل نہیں۔

امام بیہقی نے حضرت ابو موسیٰ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ایک شخص کے کمرے میں درابم ہوں جنہیں وہ (مستاجر) تقسیم کر رہا ہے اور دوسرا شخص اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہوگا (4)۔

امام بیہقی اور یحییٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت کی کوثر وقت پر حسرت کا اظہار نہیں کریں گے سوائے اس گھڑی کے جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا (5)۔

امام ابن ابی اثیمہ اور امام بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو کوثر فرماتے سنا کہ جو گھڑی انسان کی بغیر ذکر الہی کے گزر جاتی ہے قیامت کے روز وہ اس پر حسرت کا اظہار کرے گا (6)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور یحییٰ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ یہ دونوں حضرت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو قوم ذکر الہی کے

1۔ بحیث نزدیک جلد 10، صفحہ 71 ملو، دار الفکر بیروت

2۔ شعب الایمان جلد 4، صفحہ 104 (4429)

3۔ شعب الایمان جلد 1، صفحہ 40 (538)

4۔ بحیث نزدیک جلد 10، صفحہ 72 ملو، دار الفکر بیروت

5۔ ایضاً، (511)

6۔ شعب الایمان جلد 1، صفحہ 392 (512)

نے منہ کھلی ہے اسے اور نہ کبیر لیتے ہیں اور رحمت نہیں ڈھانپ جاتی ہے اور نصیحت دین پر نازل ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں اس میں توفیق دے گا کہ وہ اس کے پاس ہیں۔ (1)۔

ابن ابی اسیر نے حضرت امام ہریرہ (رحمہ اللہ) سے روایت فرمائی ہے کہ اے مے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا ذکر کرنے والوں کے لئے چار باتیں ہیں ان پر سلطنت اس نازل ہوئی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لگتی ہے۔ ملائکہ انہیں تجر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں اس مجمع میں پادشاہ ہے اور اس کے پاس ہے۔

امام حاکم (رحمہ اللہ) نے اسے صحیح کہا ہے اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ دیکھتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے نام کے ساتھ اس کے عیون فراموش کرتے ہیں۔ (2)۔

امام احمد (رحمہ اللہ) نے اسے صحیح کہا ہے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اسے میرے بندے میں تمھارے قیام ملے فرماتا ہوں جو تمھارے مطلق گمان رہتا ہے اور میں تم کے ساتھ دیکھتا ہوں جب تم میرا ذکر کرتے ہو۔ (3)۔

ابن ابی شیبہ نے المصنف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کا ذکر کرنا ایسا کہ راستہ میں تھوڑی آواز دے اور سلامت کرتے ہوئے مال حلال کرنے سے عظیم قسم ہے (4)۔ ابن ابی شیبہ نے احمد بن حنبل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر وہ آدمیوں میں سے ایک آدمی کے راستہ میں تھوڑا سا پرہیز اور دوسرا اللہ کا ذکر کرے تو اللہ کا ذکر کرنے والا اور دوسرا اٹھ کے اٹھ کے اٹھ ہے۔ (5)۔

امام ابن ابی شیبہ (رحمہ اللہ) نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر ایک شخص میرے پاس آئے ہوئے رات گزارا ہے احمد کے الفاظ میں نہ متامل (کا فربہ پر توجہ سے غریب لکھا ہے اور وہ ہر شخص پر اس پر محبت ہے واللہ کا ذکر کرنا ہے تو دیکھو گا کہ اللہ کا ذکر کرنے والا انہیں ہے۔ (6)۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ دو شخصوں میں سے ایک مشرقی سے اور ایک مغرب سے آئے ایک کے پاس سوئے ہوئے اور دوسرے پر فرج کرے اور دوسرا اللہ کا ذکر کرے حتیٰ کہ وہ ایک رات میں طاعت کرے تو وہ ذکر کرنے والا ہوگا اور افضل ہوگا۔ (7)۔

امام بخاری نے المصنف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فرشتے راستوں کا پکا کر رکھتے ہیں اور وہ اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں جب وہ کسی آدمی کو اللہ کا ذکر

1۔ مجمع سمعہ جلد 5 صفحہ 345۔ ابن ماجہ کی کتاب عبادت جلد 1 صفحہ 496۔ مطبعہ مستطاب مصر الجدید

2۔ ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 497۔

3۔ ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 497۔

4۔ ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 497۔

5۔ ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 497۔

6۔ ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 497۔

7۔ ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 497۔



کرتے ہوئے پالیتے ہیں قرینہ دوسرے کو قوادچ میں اور اپنی حاجت کی طرف آؤ۔ پس اور فرشتے اس قوم کو آسمان تک اپنے پروں میں بٹھ کر لیتے ہیں۔ جب لوگ جدا ہوتے ہیں تو وہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ ان کا رب ان سے پوچھتا ہے: لاکھ و اجاتا ہے تم کہاں آئے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں: تمہارے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو میری شیخ بگیر اور ہمایاں کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انہیں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو اور زیادہ سخت عذاب کرتے۔ زیادہ تجری کر کرتے اور زیادہ تیریں قہقہہ بیان کرتے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: وہ کیا نام لگتے رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ خود سے جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ جنت کو دیکھ سکتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ وہ کہتے ہیں: اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کی جنت کی حد میں اور شدید ہوتی اور طلب میں مزید اضافہ ہوتا اور عذاب زیادہ ہوتی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے بناوا لگ کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ آگ سے بناوا لگ کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے آگ دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ آگ کو دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہو جتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر انہوں نے دوزخ دیکھی ہوتی تو اور بڑا دوزخ سے اس جو نئے والے ہوتے۔ دوزخ باند اس سے خوف کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا ہوں کہ میں نے ان کو معاف کر دیا ہے۔ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: فلاں شخص ان میں سے نہیں ہے۔ وہ تو کسی غرض دہنی کے لئے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ وہ ہے اس کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہے (۱۰)۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ، اسم برنامہ کی کہ سنائی ہے حضرت صحابہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے حلقہ میں تشریف لائے۔ پوچھا تمہیں کس چیز نے (دیاں) بٹھایا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: ہم اللہ کا ذکر اور اس کی حمد کرنے کے لئے بیٹھے ہیں جو اس نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور جن اس نے ہم پر احسان فرمایا۔ پوچھا صرف اللہ کے ذکر کی خاطر تم بیٹھے ہو؟ صحابہ نے عرض کی: ہم فقط اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے تہمت کی بنا پر تمہیں طلب کی بلکہ میرے پاس جبریل آیا ہے اور اس نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں کے سامنے مہمانت فرما رہا ہے (۱۱)۔

امام احمد رحمہ اللہ، ابو یعلیٰ ابن ابی صہبان اور یحییٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسمت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آسمانی کھڑیاں میں سے کون سی کرم کن ہیں، پوچھا کیا یا رسول اللہ! کرم کن ہیں؟ فرمایا: ذکر کی مجلس والے (۱۲)۔

امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن رواحہ جب صحابہ کرم میں سے کسی کو ملنے کو کہتے تو ہم ایک ایک کے لئے اپنے رب کی حمد پڑھیں۔ ایک ان انہوں نے ایک شخص کو یہ کہا تو وہ شخص ناراض

ہو۔ وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ ابن رواحہ کو بخش دیکھتے کہ وہ آپ کے ایمان سے انحراف کر کے ایک لمحے کے لئے ایمان کی طرف رجعت دلاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان سے ہر دہم فرمائے، وہ ان بالوں کو پسند کرتے ہیں جس کی وجہ سے خاک کی مہلات کرتے ہیں (۱)۔

امام احمد ابن حنبل اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا ہے جو قوم ذکر الہی کے لئے جمع ہوتی ہے اور اس سے مقصود ان کا رضائے الہی ہوتا ہے تو آسمان سے ایک مڑی نوا دیتا ہے کھڑے ہو جو تمہیں بخش دے گیوے تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں (۲)۔

امام طبرانی نے حسن بن حنظلہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قوم ذکر الہی کے لئے جمع ہوتی ہے تو ایک مڑی آسمان سے نوا دیتا ہے کھڑے ہو جاؤ اس حال میں کہ تمہیں بخش دیا جائے تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئی ہیں (۳)۔ یعنی نے عبد اللہ بن مقفع سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قوم ذکر الہی کے لئے جمع ہوتی ہے تو ایک مڑی آسمان سے نوا دیتا ہے کھڑے ہو جاؤ اور ان حاکمہ تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ تمہاری برائیاں نیکیوں میں بدل دی گئیں ہیں اور جو قوم کسی مجلس میں جمع ہوتی ہے پھر عہدہ و ملحدہ ہو جاتی ہے جس میں وہ ذکر الہی نہیں کرتی ہے تو قیامت کے روز یہ چیز ان کی حسرت کا باعث ہوگی (۴)۔

امام احمد نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کا کوئی عمل اللہ کے ذکر کی نسبت خدا پر قبر سے زیادہ نوبت دینے والا نہیں ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے عمل کی خبر خدوں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہو۔ تمہارے مالک کی بارگاہ میں یا کبیرہ ہو تمہارے درجات میں بلند ترین عمل ہو اور تمہارے لئے سونا اور چاندی محدود کرنے سے بہتر ہو اور اس عمل سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمن سے ملو اور تم ان کی گرائیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گزریں اڑائیں صحابہ نے عرض کی حضور ضرور کرم فرمائیے فرمایا اللہ کا ذکر ہے۔

امام احمد نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا افضل ایمان کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اللہ کے لئے محبت کرے اور اللہ کے لئے بغض رکھے اور حیرتی زبان اللہ کے ذکر میں مصروف رہے۔ پوچھا بھر کیا ہے؟ فرمایا تو لوگوں کے لئے وہی پسند کرے جو تو اپنے لئے پسند کرے اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرے جو تو اپنے لئے پسند کرے اور تو اچھی بات کہے یا خاموش رہے (۵)۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ بن احمد نے زید الخزرجی سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے کمرے میں آتے ہیں وہ دعا کرتا رہے اور دوسرا شخص اللہ کا ذکر کرنے والا ہو تو ذکر کرنے والا افضل ہوگا (۶)۔

1- مجمع الزوائد جلد 10 صفحہ 75 (16764)

2- مجمع الزوائد جلد 10 صفحہ 75

3- مجمع الزوائد جلد 10 صفحہ 76 (16767)

4- مجمع الزوائد جلد 10 صفحہ 76 (16767)

5- مسند ابی ہریرہ جلد 7 صفحہ 170 (39650)

6- مجمع الزوائد جلد 10 صفحہ 227 (215)

امام محمد بن احمد نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہر پھر وہ وقت اور مٹی کے ڈھیلے کے پاس اپنے کا  
 ڈاکٹر اور غلغلیائی کو خوشامی کی بھی یاد نہ کالیف میں کہہ رہا ذکر کیا جائے گا۔ ابن ابی شیبہؒ نے انہی میں ابوہریرہؓ سے روایت  
 کیا ہے فرماتے ہیں وہ لوگ جن کی زبانیں اللہ کے ذکر سے تڑپا رہی ہیں ان میں سے کوئی جنت میں داخل ہو گا تو جس پر ہر ایک کا  
 نام اہم نے انہی میں حضرت ابوہریرہؓ اور وارثی اللہ عز سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سو مرتبہ کہیں کہنا میرے نزدیک سو  
 دینہ صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے (2)۔

امام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جو قوم اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان کا حق  
 کے مجمع سے زیادہ معزز و محترم مجمع میں ذکر کرتا ہے اور جو قوم جدا ہوئی ہے جب کہ انہوں نے اپنی مجلس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا ہوتا  
 تو قیامت کے روز وہ ان کے لئے سہرے ہوگی۔

نام ابن ابی شیبہؒ نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ اللہ کی کتاب انبیاء و ائمہ سے پڑھ رہے  
 نام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنے لئے فرمایا انہیں  
 کا کوئی عمل ذکر کی نسبت آگے کے خدا سے زیادہ نجات دلانے والا نہیں ہے۔ سب سے پہلے چھایا رسول اللہ ﷺ کے دوست  
 میں جہاد بھی اس مرتبہ کا نہیں ہے؟ فرمایا جہاد بھی نہیں ہے مگر یہ کہ تو اپنی سوار کے ساتھ ہمارے جتنی کہ دونوں جائے پھر تو اپنی  
 سوار کے ساتھ ہمارے جتنی کہ دونوں جائے پھر تو اپنی سوار کے ساتھ ہمارے جتنی کہ دونوں جائے (3)۔

نام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے فرمایا میں نے اللہ کا ذکر کروں جتنی کہ سورج طلوع ہو  
 جائے یہ میرے لئے ایک سال سے پھر ہے کہ میں صبح سے گھوڑے پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کروں جتنی کہ سورج طلوع ہو جائے (4)  
 نام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت عبادہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا: تم میں میرا اس قوم سے ہونا جو میری  
 نماز سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں، مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں گھوڑوں کی انگلیوں  
 پر اللہ کے راستہ میں سورج کے طلوع ہونے تک جہاد کروں، اور میرا اس قوم میں ہونا جو عصر کی نماز سے لے کر حوزہ کے  
 غروب ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں سورج کے غروب ہونے تک اللہ کے راستہ  
 میں جہاد کرتے ہوئے گھوڑوں کی چوٹی پر سوار ہوں (5)۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو بندہ خوشی میں اللہ کی حمد کرتا ہے اور  
 خوشحالی میں بھی اس کی حمد کرتا ہے پھر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اللہ کو پکارتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یہ ضعیف بندہ ہے کی  
 معروف آواز ہے پس فرشتے اسے اس کی سفارش کرتے ہیں اور جو بندہ خوشی میں اللہ کا ذکر نہیں کرتا اور خوشحالی میں اس کی حمد نہیں کرتا  
 پھر اس کو کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو وہ اللہ کو پکارتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں یہاں پہنچنا یہ وہ (ارے) ہے (6)۔

1۔ مصنف ابی ابی شیبہؒ جلد 7 صفحہ 170 (35052) 2۔ کتاب الزہد صفحہ 170 3۔ مصنف ابی ابی شیبہؒ جلد 7 صفحہ 169 (35046)

4۔ ابن ماجہ جلد 7 صفحہ 170 (35048) 5۔ ابن ماجہ جلد 7 صفحہ 172 (35075) 6۔ ابن ماجہ جلد 7 صفحہ 181 (29480)



ہوتے ہیں، وہ بھی اچھی اچھی کھانسی چھینے میں جیسے مجھ میں نہ تھی، والا میں سے اچھی اچھی چھتا ہے (۱)۔

امام بطریق نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ قیامت کے روز ایسے لوگ اٹھائے گا جن کے چہروں پر نور ہوگا اور وہ موتیوں کے سمجھوں پر ہوں گے، لوگ ان پر رشک کریں گے، نہ وہ انہیا ہوں گے اور نہ شہداء۔ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ ان کی صفات بیان فرما کی تاکہ ہم ان کو پہچان میں۔ فرمایا وہ قلعہ قبائل مختلف شہروں کے لوگ جو انہی رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں اللہ کے ذکر پر جمع ہوتے ہیں (اور اس کا ذکر کرتے ہیں) (۲)۔

امام طبرانی نے انظر میں علیہ لعنری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ گھر کی رحمت ہوتی ہے اور مساجد کی رحمت وہ مرد ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

امام بیہقی نے الدعوات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! تم دعا میں اجتہاد کو پسند کرے اور لوگوں سے کہا ہاں فرمایا کہ لا اَللّٰهُمَّ اِنِّعَا عَلٰی ذٰکِرْکَ وَ شٰکِرْکَ وَ حَسِّنْ جَنّٰتِکَ۔

امام احمد نے الترمذ میں مرد بن قیس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دو دعاؤں کو اسلام کی طرف وحی فرمائی کہ اگر تو صراحت کرے گا تو میں تیرا ذکر کروں گا، اگر تو مجھے بھول جائے گا تو میں تجھے بھول جاؤں گا، اور تو اعتبار کر اس سے کہ میں تجھے ایسی حالت میں پاؤں کہ اس حالت میں تیری طرف نظر کر م نہ کروں۔

امام عبد اللہ نے الزوائد میں معاد بن قریہ بن ابیہ کے مسئلہ سے روایت کیا ہے انہوں نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا اگر تو کسی قوم میں ہو جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہی ہو اور پھر میرے لئے کوئی حاجت ظاہر ہو تو اٹھتے وقت اسی پر سلام کر، پس جب تک وہ اسی مجلس ذکر میں بیٹھ رہیں گے تو ان میں شریک ہوگا۔

امام ابن ابی شیبہ نے الاضطر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ کی بارگاہ میں ذکر اور شکر سے کوئی چیز محبوب نہیں ہے (۳)۔  
وَالْمُذَكِّرُ الَّذِي لَا تَشْكُرُوْنَ

امام ابن ابی الدنیا نے کتاب النکاح میں اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں ابن امکدہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ نبی کریم ﷺ کی دعا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّعَا عَلٰی ذٰکِرْکَ وَ شٰکِرْکَ وَ حَسِّنْ جَنّٰتِکَ۔ (۴)

امام احمد و ابو داؤد و مسالٰی و ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں میرے لئے پسند کرتا ہوں کہ تو ہر نماز کے بعد یہ دعا ترک نہ کرے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّعَا عَلٰی ذٰکِرْکَ وَ شٰکِرْکَ وَ حَسِّنْ جَنّٰتِکَ۔ (۵)

امام احمد نے الترمذ میں، ابن ابی الدنیا اور امام بیہقی نے ابو الجعد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت

۱۔ مجمع الزوائد جلد ۱۰، صفحہ ۱۷۸ (۱۸۳۷۱) ۲۔ بیہقی جلد ۱۰، صفحہ ۷۷ (۱۵۷۵۰)

۳۔ مسند ابن ابی شیبہ، ص ۸، صفحہ ۲۹۴ (۲۹۴۷۴) ۴۔ شعب الایمان، جلد ۱، صفحہ ۱۰۰ (۴۴۱۰) ۵۔ بیہقی جلد ۱، صفحہ ۱۰۹ (۴۴۱۰)

موسیٰ علیہ السلام کے مومل میں چڑھا ہے کہ انہوں نے عرش کی بار۔ میں تیرا شکر کیسے دے کروں؟ اب کہ تیری جھوٹی سی نعمت و قولہ میرے تمام عمل بھی نہیں کہہ سکتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہی آئی کہ وہ مومن بنے تو نے میرا شکر ادا کیا ہے (1)۔  
امام ابن ابی الدنیا اور بخاری نے سیران تھکی درمیان سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعام اپنی شان کے لائق فرمایا ہے اور میں کا شکر وہ مکلف میں کی اس لئے رحمت کے مطابق کیا۔ (مجاہد)

امام ابن ابی الدنیا نے عبد الملک بن مردان و صحابہ سے روایت کی ہے فرمایا کہی بندے سے محبوب ترین اور شکر میں بیش ترین کلمہ کہہ کر ایک کسی نے نہیں کہا مگر اس نے جس نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِنْعَمَ عَلَیْکَ مَا عَدَلْنَا بِاِسْلَامِہ۔

امام ابن ابی الدنیا اور امام بخاری نے امام ابن ابی الدنیا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ بیت الخلا میں داخل ہوئے تو یہ چاہتے ہستم اللہم اَحْضِظْ مِن اَمْوَالِیْ۔ اور جب باہر نکلتے تو اپنے ہاتھ کا پتہ پر لٹے اور یہ کہتے ہاتھ مِن اِنْعَمَ عَلَیْکَ مَا عَدَلْنَا بِاِسْلَامِہ (2)۔

حضرت ابن ابی الدنیا نے حضرت الحسن و مرثد سے روایت کی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے نعمت کو روک دیتا ہے اور جب دیکھا کہ شکر ادا نہ کیا جائے تو اسے عذاب میں مل دیتا ہے۔

حضرت ابن ابی الدنیا اور افراسی (3) نے کتاب اُتخذ میں، ہاتھ نہ بھٹی نے شعب ابی یحییٰ میں حضرت عاصم صمدی رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے پر اپنی نعمت کرتا ہے اور بندہ یہ بیان لیتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے نعمت ملی ہے تو اللہ تعالیٰ میں نعمت کا شکر لکھ دیتا ہے اگر سے پہلے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی حمد پر شرمندگی ہو جاتا ہے تو اس کو معاف کر دیتا ہے جس میں اس کے کہ وہ مستند کرے۔ ایک استاد، بار کے ساتھ کچھ خریدتا ہے پھر اسے بیٹہ ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے تو اس کی عزت کے لئے تک پہنچے۔ سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرماتا ہے (4)۔

ابن ابی الدنیا نے العلق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو شخص میرا لکھ کر یہ کہتا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غُفِرَ خُصْبُ النِّسَاءِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غُفِرَ خُصْبُ النِّسَاءِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غُفِرَ خُصْبُ النِّسَاءِ۔ تو اس نے دن اور رات کا شکر ادا کر دیا (5)۔

امام ابن ابی شیبہ میں ابی الدنیا اور امام بخاری نے حضرت عبد اللہ مرثد سے یہی طرح ذکر کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ میں ابی الدنیا اور بخاری نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا رب وہ شکر کیا ہے جو تیری شان کے لائق ہے؟ فرمایا تیری زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہے۔ عرض کی یا رب ہم بھی ایسی حالت میں رہتے ہیں کہ شکر ادا کرنا، خلاف اب سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا حالت ہے؟

1۔ کتاب الادب صفحہ 85 2۔ شعب ابی یحییٰ، جلد 4، صفحہ 28 (4578) 3۔ شعب ابی یحییٰ، جلد 4، صفحہ 113 (4465)

4۔ بیہادہ، ص 62 (4378) 5۔ بیہادہ، ص 95 (4388)

فرق کیا چاہا۔ یہ حالت اور جنت کے شمس کے وقت باجوب ہم بغیر وضو کے موتے ہیں۔ لہذا ایسا تمام مردہ ذکر کیا کہ وہ پوچھا یا رب میں نے یہ شکر ادا کرنا نہیں فرمایا اس طرح کیا کہ وہ متحلفنہ اہلہ و بہنکدک یا اہلہ لا ائت فحلیفین آدوی، متحلفنہ و متحلفنہ یا اہلہ لا ائت فحلیفین آدوی۔ (۱)

اسی لہذا یاد رہتی ہے کہ حق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے سلام کیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی، پھر وہ شخص ایک دن آؤ تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا اب تیرا تو کیسے ہے؟ اس نے کہا کہ میں حضور ﷺ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی دعا میں وہ کہے۔ اس شخص نے فرس کی اس دعا کے نبی آپ ﷺ سے پوچھے اور یہ دعا فرماتے تھے، تو آپ نے حالات پوچھے ہیں اور میرے لئے دعا نہیں فرمائی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے میں تجھ سے نہیں دیتا، یہ وقت نہ تھا تو اللہ کا شکر ادا کرتا تھا اور آج میں نے تجھ سے خبر لی تو میں شرم میں ملک کیا ہے۔

امام ابن ابی الدین نے حضرت ابو تراب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں دنیا میں تمہیں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی مگر تم اس کا شکر یہ ادا کر گے۔

ابن ابی الدین نے حضرت ابو تراب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ اپنی دعا میں یہ کہتے تھے: انا لله فاما البقرة فی الاغنیاء کلہا، والشکر لک علیہ خنی نوطنی و بعدلہ علیہا۔ میں تجھ کو تمام چیزوں میں نعمت کی نعمتوں اور ان پر شکر کو تو میں مانگا ہوں حتیٰ کہ تو منی ہو جائے اور خدا کے بعد بھی انہیں چیزوں کا طالب کا ہوں۔

حضرت ابن ابی الدین اور دیگر مفسرین نے حضرت ابو تراب سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے انہیں کوئی شکر کیا ہے؟ ابو حازم نے کہا: اگر تو اس کے ساتھ کوئی نئے دیکھے تو اس کا اعلان کرنا تو اس کے ساتھ کوئی برائی دیکھے تو اسے چھوڑ دے۔

اس نے پوچھا کہ انہیں کوئی شکر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر تو مجھے سے تو اسے یاد کر لے، اگر تو اس سے برائی سنتا تو اسے چھوڑ دے۔ اس نے پوچھا تو میں کوئی شکر کیا ہے؟ ابو حازم سے کہہ دیں کہ وہ تو کوئی چیز نہ ذکر ہوا ان کے لئے پکڑنی جائز نہیں ہے اور

من میں ہو اللہ کا حق ہے ہی کہ وہ کہے۔ اس شخص نے پوچھا پت کا شکر کیا ہے؟ اس کے چچے والے اللہ میں حواء ہو اور وہ دالے میں ملے۔ اس شخص نے پوچھا فرج (خرم کا) کا شکر کیا ہے؟ فرمایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ (۱)

اَلَّذِیْ جَعَلَ نَواصِیْتُکُمْ لَیْسَ بِاللَّہِ (۱) اَمْسِنَ (۲) اَمْسِ فَوَلَّوْا لَہُمْ اَلْعَدُوْیْنَ (۳) اس شخص نے پوچھا کہ میں کا شکر کیا ہے فرمایا اگر تو ایسے زندہ ہو دو گے جس پر تو رخصت کرتا ہے تو ان قدموں کے ساتھ اللہ جیسے اعمال کر اور آرتی سے مردہ دیتے جس سے تو نا افس ہے تو اپنے قدموں کو اس کے اعمال سے روک دے۔ پس تو اس طرح شکر کرنے والا ہے۔ جس نے زبان سے

شکر ادا کیا اور اپنے تمام اعضا سے شکر ادا نہیں کیا تو اس کی مثال اس شخص کی صرنا ہے جس کے پاس جو مردہ ہو اس کی ایک طرف دو گڑے ہوئے ہو اور اس کو چھینے نہیں دیا اس کو گڑی، مردی، حرف، الے اور بدش سے کوئی کوئی نہیں دیتی (۲)۔

[illegible]

ماہنامہ اہل بیت، جلد دوم، صفحہ ۱۰۷

انسان کی زندگی اور ترقی کے لئے جو لوگ انسانی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ چار ماہ کے کثرتِ محنت کا ثمر ہے ۱۳  
ان دن فی السرجانے کلمہ بنی حسین و صراطہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ چار ماہ کے کثرتِ محنت کا ثمر ہے۔  
ابنِ علی نے الجہیزہ و صراطہ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن حضرت اسیری و صراطہ نے جو میں شکر کیا ہے میں نے کہا  
میرے بڑا ایک شکر یہ ہے کہ چار ماہ کی محنت سے وہ صلہ مل رہی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رات میں ندری سے چہ بچا چہ بچا کر رہا ہوں ہے۔ فرمایا جس کی طرح اس کے لیے پر نہ ہو اور طحال اس کو شکر سے مائع نہ ہو (رواہ)

عن ابی عبد اللہ بن عبد الرحمن بن زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت کہ بے فرما تے ہیں خضر کے جسم اور اس کا اسرار، اس کا خضر سے ساتھ ہے۔ جس آسمان کے بادل آسمان، آتش اور قدوس وغیرہم اللہ کی نعمتیں ہیں ان کو کھنچ جائیے یا انسان کے بدن میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں اللہ کی نعمت نہ ہو۔ جس بندے پر حق ہے کہ اللہ کی نعمتوں کو اللہ کی اطاعت میں صرف کرے اور دوسری نعمتیں رزق میں جس انسان پر حق ہے کہ وہ رزق کی نعمتوں کو بھی اللہ کی اطاعت میں استعمال کرے، خضر۔ نے یہاں اس کے خضر کے جسم، ان کی جسم اور فرماؤں کو لکھا۔

حضرت دین الی الدین اور مکی نے حضرت مامرہؓ کو کہے فرماتے ہیں فکر نصف ایمان ہے، صبر نصف ایمان ہے اور یقین مکمل ایمان ہے۔ ایمان کا طرہ اور تہہ و جنس اسلمی نے بتایا کہ راستہ ابوسلم محمد بن سنان العلویؓ سے جو چچا کیا آپ شکر اور صبر سے کون افضل ہے؟ فرمایا، انوں پر ایمان میں شکر اور ایمان کا فریضہ ہے۔

امام آغا خان داماد، وجہ درستی کے حضرت جوہر و روشنی اللہ کے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ شجر کرنے والے کاٹھ (کھانے والے) کے لئے میرے لئے والے روزے اور کئی مثل جو ہے (۵۷)۔

امام باقرؑ نے حضرت ابوذر راوی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جس نے عرفہ کا۔ نے اپنے میں اللہ کی قسموں کو پکڑا، جس میں من غافل نہ ہو اور اس کا عذاب حاضر ہو (۱۶۷)۔

١- شعب ايمان بطله في ١٥ (4438) ٢- بنامه 4 متو (4516) 3- في (4541)

1- خطابه 4 ص 131 (4953) 5- خطابه 4 ص 109 (4448) 6- خطابه 4 ص 111 (4481)

7- من الملاحق: 113 (4467)







میں جبریل سے ملا اور اس نے مجھے قرآن مجید سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فرماتا ہے کہ جو آپ پر اور دیکھے گا میں اس پر درود  
نہیں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔ پس میں نے اس پر اللہ کا حمد و شکر ادا کیا۔

حضرت الخضر علیہ السلام نے کتاب الشکر میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جب کسی  
معصیت زادہ کو دیکھتے تو سجدہ میں گر جاتے۔

ابن سعد، ابن ابی شیبہ اور الخضر علیہ السلام نے انکار میں حضرت شعیب بن ابی سفیان سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ  
ﷺ کو کفر فرماتے سنا ہے کہ جب لوگ ۲۰ لے اور چاندنی کا خزانہ کریں تو تم یہ کلمات کثرت سے کہو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ سَأَلْتُ الْبَقِیَّةَ  
فِی الْاَمْرِ وَالْفَرْقِیَّةَ عَلٰی رُبِّیْ وَ اَسْأَلُكَ شُکْرَ بَعْیَّتِكَ وَ اَسْأَلُكَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ وَ اَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَ لِسَانًا  
صَادِقًا وَ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا نَعَلَمَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا نَعَلَمَ وَ اَسْتَخِیْرُكَ لِمَا نَعَلَمَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَامُ الْغُیُوْبِ۔

حضرت الخضر علیہ السلام نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ  
فرماتے سنا، اَنْفَعُ ذِکْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے پورا افضل شکر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔

الخضر علیہ السلام اور یحییٰ نے اللہ عزوجل میں حضرت سعید بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کو  
ایک شخص کے پاس سے گزرے جو یہ کہہ رہا تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُبْنٰی هَذَا بِنِیْ لِلْاِسْلَامِ وَ جَعَلَنیْ مِنْ لِّبِّیْ مَحْتَبٍ۔ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے عظیم شکر ادا کیا۔

الخضر علیہ السلام نے حضرت محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اسے لوگوں اور چیزیں یاد کر لو نعمت کا شکر  
اور ایمان کا اعلاں۔

حضرت الخضر علیہ السلام نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے طور کے دن فرمایا ارب  
میں نے غار پر آدمی کو یہ بھی تیری توفیق سے اور جو میں نے صوف کیا یہ بھی تیری توفیق سے، انگوٹھ میں نے حجرے احکامات پہنچائے  
ہیں تو یہ بھی تیری توفیق سے ہے۔ پس میں تمہارا شکر کیسے ادا کروں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب تو نے میرا شکر ادا کیا۔

حضرت ابن ابی الدیاء، الخضر علیہ السلام اور یحییٰ نے شعب الایمان میں حضرت عبد اللہ بن قریظ رضی اللہ عنہ سے روایت  
کیا ہے، یہ صحابہ کرام میں سے تھے فرماتے تھے نعمت اعظم عنده (جس پر اللہ مکیا گیا) کے معنی (نعمت کرنے والے)  
کے شکر کے ساتھ قائم رہتی ہے۔

حضرت الخضر علیہ السلام نے حضرت بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو  
تھو پر انعام کرنے والا ہے اس کا شکر ادا کر تاں کہ جب تو شکر کرے گا تو نعمتیں قسم قسم سے ہوں گی اور جب تو ناشکری کرے گا تو نعمتیں  
باقی ماند میں کی شکر نعمت میں زیادتی کا باعث ہے اور غم سے امان ہے۔

الخضر علیہ السلام سے خالد ابن ربیع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہا جا تا ہے کہ ایسے اعمال جو جلدی سزا کے مستحق  
ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں کہ کائنات میں حیثیت کی جائے (رحمہ اللہ) (جو تو ادا جائے) احسان کی ناشکری کی جائے۔

حضرت الخواص نے حضرت کعب الاحمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سب سے بڑی بات اتقادِ یف ہے۔ ابو عبید نے کہا کہ اسمعی کہتے ہیں التجدید کو معنی نعمتوں کی ناشکری ہے۔ اس کوئی نے کہا ہے اتقادِ یف یہ ہے کہ جو نعمت اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اسے اپنی نعمت نہ ٹھہرا کر بھٹا۔

## يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٥٠﴾

”اے ایمان والو! حوصلہ و صبر کا کرم اور نذر (کے ذریعہ) ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“  
امام الحاکم اور بیہقی نے دہاوی میں حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر درود کی وجہ سے غصہ کا دھبہ ہو گیا، لوگوں نے کہا کہ ان کی راسخ پرواز کر گئی ہے حتیٰ کہ وہ ان کے پاس سے ٹھٹھ گئے اور لوگوں نے اسے پتلا اور ڈھابا۔ ان کی زوجہ ام کلثوم بنت عقبہ مسجد کی طرف تھیں اور صبر اور نذر سے جو مدد طلب کرنے کا عزم کیا تھا اب اس سے مدد حاصل کرنے لگی۔ کب کچھ وقت گزیرا، وہ بے حرکت آپ بھی ٹھٹھ میں تھے پھر انہیں اتفاق ہو گیا۔

## وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُعَذِّبُكُمُ اللَّهُ سَبِيلَ اللَّهِ اَمْهُوَ اَنْ يَّبْلُغَ اَحْيَاكُمْ وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُشْعُرُونَ ﴿٥١﴾

”اور نہ کہہ کرنا انہیں جو تم کو عذاب دے جاتا ہے کہ یہ اللہ کی راہ میں کہ دو مردہ ہیں جلد و زندہ ہیں یہ کیسی تم (اسے) سمجھ نہیں سکتے۔“

امام متذہب نے امر قدس اللہ عنہ کی تصریح میں انکی صاف علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے روایت کیا ہے کہ کہتے ہیں جب کہیں انعام یا عذاب میں شیعہ ہوا، یہ آیت اس کے لئے دوسرے شہداء کے معصن ادا ہوئی۔  
امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سَبِيلُ اللَّهِ کا معنی فی صاعۃ اللہ فی نعل السحرة کہ یعنی اللہ کی اطاعت میں مشرکین سے جنگ کرنا۔

امام ابن ابی حاتم اور بیہقی نے شعب ابی یوسف میں حضرت ابو العالیہ دمر اللہ سے روایت کیا ہے کہ خدا مومن پر نودوں کی صورتوں میں جنت کے نامہ زندہ ہیں، جنت میں جہاں چاہتے ہیں اڑتے ہیں اور جہاں سے چاہتے ہیں کھاتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے اصحاب میں اور ابن جریر نے مکرّم دمر اللہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ شہداء کی ارواح جنت میں تنہا مغفیرہ نودوں (کی صورتوں) میں ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے البعث و انشور میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنت امواتی

میں بزرگ ہوتے ہیں جس میں شہداء کی رو میں بزرگ ہندوں کے پوتوں میں بلند ہوتی ہیں اور سونہن کے بہانے بچے جنت کی چراغوں میں سے چراغ ہیں جو چرائی اور کھینچتی ہیں۔

امام عبد الرزاق نے معمر بن قنار رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں یہ خبر پہنچتی ہے کہ شہداء کی رو میں سفید پرندوں کی صورتوں میں ہیں جنت کے چھل تھاتی ہیں (1)۔

امام ابی نعیم نے بھی اس روایت سے روایت کیا ہے شہداء کی رو میں سفید پرندوں کی صورتوں میں ہیں جو فرش کے نیچے معلق قنادیل میں چنہ لگتی ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے قنار رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ شہداء کی رو میں سفید پرندوں میں سرور ہے، جنت کے چھل تھاتی ہیں اور سرور ان کو اس کا نقش ہے۔ اللہ تعالیٰ عباد کو فخر کی نعمتیں عطا فرماتا ہے، جو اللہ کے راست میں شہید ہوتا ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے اور جو غالب آتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اجر عظیم عطا فرماتا ہے اور جو مر جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے رزق حسن عطا فرماتا ہے (2)۔

امام عبد بن حمید ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نے عابد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ شہداء جنت کے پھولوں کی وجہ سے زندہ ہیں اور وہ جنت کی خوشبو پاتے ہیں جب کہ وہ جنت میں نہیں ہیں (3)۔

ماہک، احمد، ترمذی (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) انسائی، ابن ماجہ نے حضرت کعب بن مالک سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہداء کی ارواح بزرگ پرندوں کے پوتوں میں ہیں جو جنت کے پھولوں یا جنت کے درختوں سے معلق ہیں (4)۔

امام عبد الرزاق نے احمد بن محمد بن ابی کعب بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہداء کی ارواح بزرگ پرندوں کی صورتوں میں ہیں جو جنت کی قنادیل کے ساتھ معلق ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں نوزائے گا (5)۔

امام نسائی، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل بیت سے ایک شخص کو۔ یا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے ارشاد فرمائے گا اے انسان تو نے اپنے مقام کو کیا پایا؟ او کہے گا اے میرے پروردگار بہت اچھی منزل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو سوال کر اور کسی خواہش کا اظہار کر۔ وہ عرض کرے گا میں کی سوال کروں اور کیا خواہش کروں، میں صرف اتنا سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے دین کی طرف لوٹا دے، میں دس مرتبہ اللہ کے دست میں شہید کیا جاؤں یہ اس لئے وہ کہے گا کیونکہ اس نے شہادت کی غنیمت ساقط کر لی ہوگی (6)۔

1۔ مصنف مدار فی، جلد 5، صفحہ 264-265 (9558) مطبوعہ دار الفکر، 2۔ تفسیر طبری، تاریخ بیت المقدس، جلد 2، صفحہ 48۔ 3۔ بیضاوی

4۔ جامع ترمذی، ابواب ما جاء فی ثواب شہید، جلد 1، صفحہ 197 مطبوعہ دار الفکر، 5۔ الحدیث الثابت

6۔ مصنف مدار فی، جلد 5، صفحہ 265 (9558) 7۔ نسائی، جلد 2، صفحہ 81 مطبوعہ دار الفکر، 8۔ اللطیف، کراچی





روایت سے نہ ایمان زمین و آسمان میں نہ ملتا تھا۔

حضرت امین ابی الدین نے اعجاز میں یوحنا بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو چھابھری کہنا سیکھی ہے۔ انہوں نے فرمایا: وہ مصیبت کے دن اسی طرح ہو جس طرح مصیبت سے پہلے تھا۔

حضرت امین ابی الدین نے کتاب الاعتقاد میں حضرت عمر بن عبدالمعز رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ سلیمان بن عبد الملک نے اسے ان کے بیٹے کی موت کے وقت کہا کیا سوچیں؟ ان کا جواب ہے کہ وہ مصیبت کی وجہ سے تکلیف محسوس نہیں کرے گا۔ حضرت عمر بن عبدالمعز نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کے نزدیک محبوب اور مکروہ اور نیک ہے لیکن صبر جو نیک کی بنا کا ہے۔

امام محمد بن ماجہ اور بخاری نے شعب الایمان میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے وارث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ مسلمان کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے پھر اس کو یاد کرتا ہے اگرچہ اس کا زمانہ لمبا بھی ہو جاتا ہے پھر اس کو ایسا غم و انا کہتا ہے کہ کوئی چھوٹا بھائی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس وقت اس کا قصد فرماتے ہیں اور اسے مصیبت کے دن اِنَّا لَنُفِوْذُ اِنَّا لَنُفِوْذُ کہنے کی طرح ارجح فرماتے ہیں۔

امام سید بن منصور القاضی نے المعتمد میں حضرت مالک رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نعمت اگرچہ اس کو بہت عرصہ گزر چکا ہو اور وہ جب اس نعمت پر حیرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت ثواب عطا فرماتے ہیں اور کوئی مصیبت اگرچہ اس کا زمانہ بہت گزر چکا ہو اور وہ اس کے لئے اِنَّا لَنُفِوْذُ اِنَّا لَنُفِوْذُ چھوٹا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت اس کا اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں۔

ابو اسحاق ابی الدین نے اعجاز میں سید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ جس نے چالیس سال بعد اِنَّا لَنُفِوْذُ اِنَّا لَنُفِوْذُ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت کے دن جیسا ثواب عطا کرے گا۔

حضرت امین ابی الدین نے حضرت کعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انسان کو کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے اور چالیس سال بعد وہ اس مصیبت کو یاد کر کے اِنَّا لَنُفِوْذُ اِنَّا لَنُفِوْذُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت بھی ایسا ہی اجر عطا فرماتے ہیں جیسا کہ اس نے مصیبت کے دن اِنَّا لَنُفِوْذُ اِنَّا لَنُفِوْذُ کہنا چاہا۔

امام احمد اور بخاری نے شعب الایمان میں حضرت امام علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو مسلمان ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر پھر سے اس سے اور فرمایا کہ میں نے آنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی ہے جس سے میں بہت خوش ہوں۔ فرمایا: یا کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ مصیبت کے وقت اِنَّا لَنُفِوْذُ اِنَّا لَنُفِوْذُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پھر سے اللہم اجر نبی فی مصیبتی واخلف لی خیراً جنتاً تو اللہ ایسا ہی کرے (اللہ تعالیٰ اس مصیبت پر اجر و مظلما کرتا ہے اور اس کو پھر بدل عطا فرماتا ہے) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں میں نے یہ دعا یاد کر لی۔ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں اِنَّا لَنُفِوْذُ اِنَّا لَنُفِوْذُ کہتا تھا پھر میں نے با اللہم اجر نبی فی مصیبتی واخلف لی خیراً جنتاً پھر میں نے فرمایا۔



کہ میرے لئے ابوسلمہ سے بھڑکوں ہو سکا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ کا بھڑول رسول اللہ ﷺ پر عطا فرما دیا (۶)۔  
امام مسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ  
بندے کو جب کوئی مصیبت لاحق ہو مجھ روہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِہِ رَاجِعُونَ پڑھے پھر یہ کہے اَللّٰہُمَّ اٰجِرْہِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ  
وَ اَخْبِثْ لِیْ غَیْرَہَا تَوَافَقَہَا عَالِیْ ہِیْ مصیبت میں اسے اجر عطا فرماتا ہے اور اسے بھڑول عطا فرماتا ہے۔ حضرت ام  
سلمہ فرماتی ہیں جب ابوسلمہ کا وہال ہوا تو میں نے اسی طرح کہا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے  
بھڑول رسول اللہ ﷺ پر عطا فرما دیے (۲)۔

امام احمد ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی انسان کا کچھ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کیا تم  
نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم نے میرے بندے  
کے دل کا پھل قبضہ میں لے لیا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے میرے بندے نے کیا کیا؟ فرشتے  
عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِہِ رَاجِعُونَ پڑھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت  
میں گھر بنادو اور اس گھر کا نام بیت الحمد رکھو (۳)۔

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ملک موت  
کی وجہ سے ٹھہرا ہوا (فطرتی امر) ہے جب تم میں سے کسی کے پاس اپنے بھائی کی وفات کی خبر آئے تو اسے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا  
اِلَیْہِہِ رَاجِعُونَ۔ وَ اِنَّا اِلَیْہِہِ رَاجِعُونَ (الزکریٰ) کہنا چاہیے (۴)۔

حضرت ابن ابی الدینانہ نے انفراد میں حضرت ابو بکر بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے  
اپنے مشائخ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل مصیبت پر مصیبت نازل ہوتی ہے وہ اس پر جو زعفران  
کرتے ہیں۔ پھر کوئی گزرنے والا اس کے پاس سے گزرے اور کہتا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِہِ رَاجِعُونَ تو اس مصیبت میں اس  
فصل کا اجر مصیبت وائلوں سے زیادہ ہوتا ہے۔

امام طبرانی نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کے  
جوئے کا نقشہ ٹوٹ گیا تو آپ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِہِ رَاجِعُونَ پڑھا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بھی مصیبت ہے؟  
اور شافعی یا موسیٰ کو جو بھی پانچویں و امر لاحق ہو ہے مصیبت ہے (۵)۔

ابو امامہ نے ضعیف سند کے ساتھ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے

1۔ شعب الایمان جلد ۱ صفحہ 118 (9697) 2۔ صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ 300 بطور حدیث کتب خانہ کراچی

3۔ جامع ترمذی باب المصیبت جلد ۱ صفحہ 121 بطور حدیث کتب خانہ کراچی

4۔ صحیح ابوداؤد جلد 3 صفحہ 77 (3945) 5۔ بیہقی جلد 3 صفحہ 78 (3948)

روایت کیا ہے، وہ اب ہم میں سے کسی کے حومت کا نام لٹ جائے تو اسے اِنَّا لَنُفِخُ فِي السُّورِ وَنُؤْتِي السَّحَابَ شَوَاحِدًا ہے کیونکہ یہ بھی مصائب میں سے ہے (۱۶)۔ الہیہ ارے صلیفِ سند کے ساتھ شواہد میں اس سے مرفوع حدیث ایضاً روایت کیا ہے۔

حضرت ابن ابی الدین نے ان حضراء میں شہر بنی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو کہتا ہوں کہ تم لوگ اسے **رُفَاتُ الْوُجُوْهِ** پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ معصیت ہے۔

حضرت ابن ابی الدیاء اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عوف بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں کاسرہ  
نہیں جاتے اسے اِنَّا لَنُحِبُّكَ وَنُحِبُّكَ اِنَّا لَنُحِبُّكَ کہنا چاہیے کیونکہ یہ مصیبت ہے، ابن ابی شیبہ اور ابن ابی الدیاء نے عوف بن عبد  
اللہ سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود چل رہے تھے ان کا سرہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے اِنَّا لَنُحِبُّكَ وَنُحِبُّكَ اِنَّا لَنُحِبُّكَ کہہ کر  
پوچھا گیا یا ایہا الذی یحبہ فی کمالی اِنَّا لَنُحِبُّكَ کہنا چاہا ہے انہوں نے فرمایا یہ بھی مصیبت ہے۔

انام اللہ سعد، سعید بن مسعود، ابن ابی شیبہ، ہشام بن محمد، ابن احمد نے زائد اور ترمذی، ابن اسحاق، راوی تھامی نے زعمہ بن ابی یان  
 میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ کی جوتی کا ترمز سے سیاہی انہوں نے اِن اَلْیَوْمِ وَالْاِثْنِیْنِ سَاطِئُونَ  
 پڑھا، پوچھا گیا کیا ہوا؟ فرمایا ہر قسم سے رنگ گیا ہے جس اس سے مجھے تکلیف پہنچا اور عجز تکلیف دے دو مسیت ہے۔

حضرت امین ابی الدین نے اہل بیت میں اور دینی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا اس نے جوتے پہنے ہوئے تھے تو اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جوتے پہنے ہوئے ایک امیر کو دیکھا ہے جب تم میں سے کسی کے جوتے کا ٹکڑا ٹوٹ جائے پھر وہ دیکھو کہ انا لکھتے ہیں جنوں کے جوتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر صلوات اور رحمت کا نزول ہوتا ہے اور یہ اس کے لئے ساری دنیا سے بڑھ کر ہے۔

انام عبدی سیدہ امینہؓ کی اللہ تعالیٰ نے اعزاز میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے راز امت کیا ہے فرماتے ہیں: ”نما کر کچھ بچہ پکڑ لیا کا پورا بچہ ماریا تو کہا انا یتیم و انا اللہ و انا علیہ و انا اللہ و انا علیہ“ عرض کی کئی بار رسول اللہ ﷺ کیا یہ مصیبت ہے؟ فرمایا ہاں، مردہ چیز جو مومن کو ذریت دے وہ مصیبت ہے اور اگر ذر ہے۔

حضرت ابن ابی الدنایہ نے حضرت عبدالعزیز بن ابی داؤد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے خبر ہو چکی ہے کہ جبرائیلؑ کو نبی کریم ﷺ نے اِنَّا نُنْفِذُ رَاقٍ لِّکُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ پُرٌّ حَالًا اور فَمَا جَعَلْنَاهُ سِوَا ذَٰلِكَ وَهُوَ صَبِيْرٌ عَلٰٓی طَرَفِیْنِ اور سمویہ نے نو محمد بن ابوالاسود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نظر کرتے تو نبی کریم ﷺ کی طرف سے جو کچھ اسرار تشریف کیا۔ آپ نے اِنَّا نُنْفِذُ رَاقٍ لِّکُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ پُرٌّ حَالًا اس شخص نے عرض کن حضور! یہ تمہارے اس پر یہ کفر؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ مصیبت ہے (۲)۔

اسلام اور انسانیت کے مکمل پیغامِ ہدایت میں حضرت ابو اور ایس اخوانِ فی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام ؓ، ہم سب محمد رسول اللہ ﷺ کا قصہ گوٹ گیا۔ اچھے بڑے بڑے لوگوں نے اس قصہ کو نقل کیا ہے جو ان کا حکم سمجھانے کے لیے تھا۔



سے چار کا مٹا دیا اور یہ بیسے صد میں ہے (1)۔

امام عبد بن محمد نے کثیر بن ابی اسحاق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم میں سے ایک شخص فرماتا ہے کہ میں اس کے پاس گیا اس نے مجھ کو اس کی وجہ سے انتہائی رنج و کد سے حضور ﷺ کے ایک صحابی حبش نے کہہ کیا میں تجھے اس کی مثل دیتا ہوں وہ کہہ مٹاؤں جو میں نے نبی کریم ﷺ سے فرود کیا ہے ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جس کے ساتھ ایک بیٹا تھا جو فوت ہو چکا تھا اس کا باپ انتہائی پریشانی میں تھا نبی کریم ﷺ نے پوچھا اسے کیا ہوا؟ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ اس کا بیٹا فوت ہو گیا ہے اس کے ساتھ آپ کی بڑا کادھی آیا کہ تھا نبی کریم ﷺ نے اسے ملے اور فرمایا اے غلام کیا تجھے یہ پسند ہے کہ تیرا بیٹا تیرے پاس بچوں کے دورے کی طرح دوڑ رہا ہو اسے ملاں کیا تجھے یہ پسند ہے کہ تیرا بیٹا تیرے پاس بچوں کے کھیلنے کی طرح کھیل رہا ہو اسے غلام کیا تجھے یہ چیز خوش کرتی ہے کہ تیرا بیٹا تیرے پاس خوبصورت نوجوان کی شکل میں ہو یا تجھے یہ پسند ہے کہ تجھے کہا جائے جنت میں داخل ہو یا اس کا ثواب ہے جو تجھ سے لیا گیا ہے۔

امام احمد، عبد بن محمد، اسحاق، حاکم (نہوں نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے) سنن ابی داؤد میں مولود بن قریہ میں اس کے سلسلہ روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آنا بنا رہا تھا اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا تھا ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا کیا تو پہلے اس بیٹے سے محبت کرتا ہے اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ سے ایسے دن محبت کرتا ہوں جیسے اس سے محبت کرتا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے کچھ دیا تو دیکھا تو پوچھا غلام کے بیٹے کو کیر ہوا؟ (نکھر نہیں آیا) عرض کی وہ فوت ہو گیا ہے نبی کریم ﷺ نے اس سے بچے کے باپ سے ملاقات کی اور فرمایا کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر آئے تو اس کو کھانا چاہے تو وہ بچہ دوڑ کر آئے حتیٰ کہ تیرے لئے خود دروازہ کھولے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسی فضیلت اس ایک شخص کے لئے ہے یا ہر عام کے لئے ہے فرمایا ہر عام کے لئے ہے (2)۔

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن بچے یا اپنی کسی حاجت کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا رہنا ہے حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہو تو اس کا کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

امام مالک کے متعلق میں اور سنن ابی داؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن پر اس کی اولاد اور حاجات کے بارے میں سبببش آتی رہتا ہیں۔ حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس معاملہ میں ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا (3)۔

امام احمد اور طبرانی نے عقب بن عامر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو اپنی صلب کے تھن بچوں نے دلا یا ہو (یعنی جس کے تھن سے فوت ہو گئے ہوں) اور اس نے ان پر رضائے الہی کی خاطر صبر کیا ہو تو اس

1. جامع ترمذی، باب: ذوالی ثواب کہ تم چارہ جلد 1 صفحہ 126، مطبوعہ دار الفکر بیروت، کتب خانہ لبنان

2. صحیح ترمذی، جلد 1 صفحہ 139 (73) 3. شعب ابی داؤد، جلد 7 صفحہ 158 (3835)



دُفن کئے ہوں؟ فرمایا جس نے دو دفن کئے ہوں۔ پھر عرض کی جس نے ایک دفن کیا ہو؟ پھر آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا جس نے ایک دفن کیا ہو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے (۱)۔

امام احمد، ابن قاریؒ نے جمع الصحابہ میں اور ابن مندہؒ نے المعرفہ میں حسب رحمہ اللہ کے وارد ہے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا: جس کا چہرہ فوت ہو گیا ہو پھر اس نے مہر کیا ہو اور اس سے مقصود ضاع الیمی ہو تو اسے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو گا اس کے فضل کی وجہ سے جو ہم نے تمھ سے لیا تھا (۲)۔

امام نسائی، ابن جریر، طبرانی، حاکم (الہیوس نے اسے صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آفرین پانچ چیزوں کے لئے جو میزان میں کٹتی بھاری ہیں لا الہ الا اللہ، اکبر، ہمان، اللہ، الحمد للہ، ودیک، پھر جو انسان کا فوت ہو جائے اور آدمی اس پر ثواب کی نیت سے مہر کرتا ہے (۳)۔

امام ابن ابی الحدادی نے الحزاء میں اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے قبر تھے ہیں حضرت عثمان بن مظعون کا چہرہ فوت ہو گیا تو انہیں اس کا بہت دکھ ہوا انہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ہر ایک کے سات دروازے ہیں، کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو جنت کے جس دروازے سے تھے تو اپنے بیٹے کو اپنے پیلو میں پائے۔ وہ تیرے پیڑ سے پکڑ کر تیرے لئے تیرے رب کی بادشاہ میں سفارش کرے؟ اس نے کہا کیوں نہیں۔ مسلمانوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے جو بیٹے فوت ہو گئے ان کا بھی یہی حکم ہے جو عثمان کے لئے ہے؟ فرمایا ہاں میں نے بھی مہر کیا اور ثواب کی امید رکھی (۴)۔

امام نسائی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندہ مومن سے راضی نہیں ہوتا جس کی نکل زمین میں پسند نہ ہو چیز خارج ہو جائے اور وہ مہر کرے اور جنت سے کم کی امید رکھے (۵)۔

امام ابو نعیم نے اخیار میں حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کو تین اجزاء پر تقسیم فرمایا ہے جس میں یہ تینوں اجزاء ہوں وہ عقل مند ہے اور جس میں یہ تینوں اجزاء نہ ہوں وہ احمق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے حسن معرفت، اللہ کے لئے حسن طاقت اور اللہ کے لئے حسن مہر۔

امام ابن سعد نے معارف بن عبد اللہ بن العقیل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس کا بیٹا عبد اللہ فوت ہوا تو اچھا لباس پہن کر تنگی کر کے باہر تشریف لائے۔ ان سے اس موقع پر ایسے لباس اور ان کی زینت کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے دو مصیبتوں پر تین چیزوں کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور ہر ایک چیز مجھے پوری دینا سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلْاَلِیْنِیْ (اُو اَصْلَہُمْ قَبِیْلَہُمْ) قَالُوْا اَلْاَقْبَابُ وَرَاٰ اَنْہُمْ یَحْیُوْنَ وَرَآ اَنْہُمْ مَیْتُوْنَ اَوْ لَیْسَ لَہُمْ اَلْیَمَّیْنُوْنَ۔

اِنَّ الصَّغَاوَاتِ الْمُرُوَّةَ مِنْ شَعَاہِ اللّٰہِ کَمَنْ حَبَّعَ الْبَیْتِ اَوْ اَعْسَرَ فَلَکَ جُنَاحُہُمْ اَنْ یَّطُوْکَ بِہِمَا وَ مَنْ تَطَوَّعَ خِیْرًا قَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلَیْہِمْ

”بے شک صفا و سرور اللہ کی نشانی میں سے ہیں۔ جس طرح کہ اس مگر ہر عمر کا۔ تو کچھ نہ نہیں  
۔ نہ اچھڑکا۔ نہ اٹھانے، نہ سونے اور نہ کھانے کی خوشی سے نکلی کہ۔ تو اللہ تعالیٰ اللہ رواں نوب جائے  
ہوئے۔“

اس مالک نے خود میں انوار احمد، نظامی، مسیح اور اکرسانی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن ابی الدار، ابن ابی حاتم اور یحییٰ بن  
یوسف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ  
نے اس سے پوچھا کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کوئی مٹا دے وہ کسی بھی ذکر سے تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ حضرت عائشہ نے  
فرمایا ہے کہ یہ بعد نبیؐ کو نے غلام کہ ہے اگر یہ منسوب ہوتا تو آپ نے بیان کیا کہ یہ تو حدیث اس طرح ہوتی فلا ضاع غلظتہ  
آنذا یقظونہ۔ لیکن یہ آیت کہ یہ مالک کوئی کہ وہ مسلم قرار کرنے سے پہلے متواتر کے لئے احزاب ہاں سے تھے  
جس کی کو، حدیث کہتے تھے اور اس حدیث کے لئے امام ابو حاتم و سرور کی کوئی کہنے سے اجتہاد کہ حدیث اس  
وقت اللہ تعالیٰ نے یہ کہ وہ آیت اس زمانہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر مقرر ہوئی کہ حدیث اس کو سخت جادہ  
جس اب کسی کے لئے صفا و سرور کی کوئی بھی چھوڑنا جائز نہیں ہے (۱)۔

امام عبد بن حمید، نظامی، ترمذی، ابن جریر، ابن ابی الدار و ابن الصنف، ابن ابی حاتم، ابن ابی اسحاق اور یحییٰ بن  
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے صفا و سرور کے متعلق پوچھا کہ تو فرمایا ہمارے ہاں حدیث میں صفا و سرور کی روایت  
کہتے تھے جب اسلام آیا تو ہم کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کہ یہ مالک فرمادی (۲)۔

اس مالک (انہوں نے اسے صحیح کہ ہے) اور ابن جریر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ فرمائی ہیں یہ آیت  
انصار کے حق میں نازل ہوئی۔ وہ حدیث حدیث میں جب امام ہاں سے تھے تو حدیث سرور کے وہ ہاں ہوا کہ ان کے لئے طواف  
نہیں، حدیث ہجر سے ہم آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (۳)۔

امام ابن جریر، ابن ابی الدار و ابن الصنف، ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم (انہوں نے اسے صحیح کہ ہے) نے حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تھے میں شامین زمانہ چالیس میں تمام حدیث صفا و سرور کے وہ ہاں تھے کہ یہ حدیث ہجرت  
ہجرت تھے۔ صفا و سرور میں حدیث تھے جن کو وہ خدا سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہم  
صفا و سرور کا طواف نہ کریں گے کہ یہ ایک یہ کہ حدیث ہجرت چالیس میں کہتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔  
فرمایا اس پر کہ نہ کہیں نہ کہیں (۴)۔

امام طبرانی نے الامام میں حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں انصار نے عرض کیا کہ صفا و سرور

۱۔ ترمذی، ج ۱، ص ۲۵۲، حدیث ۵۹

۲۔ ترمذی، ج ۱، ص ۲۵۲، حدیث ۵۹، ص ۲۵۲، حدیث ۵۹، ص ۲۵۲، حدیث ۵۹

۳۔ ترمذی، ج ۱، ص ۲۵۲، حدیث ۵۹، ص ۲۵۲، حدیث ۵۹، ص ۲۵۲، حدیث ۵۹

۴۔ ترمذی، ج ۱، ص ۲۵۲، حدیث ۵۹







تَلْكَزَ بَيْنَ يَدَيْهِمَا وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ يَوْمَئِذٍ لَا يَرْجُوا زُلْماً أَهْلًا وَلَا سُلْطَانًا (النور: 26) اس آیت میں نماز سے پہلے طواف ہے (۱)۔

امرو کبچے نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا مناسبت کی کیوں شراعت کی جاتی ہے نہ کہ یا کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے اِنَّ الصَّلَاةَ وَالزُّكُوْفَ مِمَّا رَفَعْنَا بِكَ وَالنَّاسَ

امام شافعی، ابن سعد، احمد، ابن المنذر، ابن قانع اور ذہبی و کبیر اللہ نے حیدر بیت ابی عمران رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے قریب تشریف لے گئے تو لَرَّيْنَا اِلَى الصَّلَاةِ لَتَذَكَّرُنَّ اَنْهُمْ شَاعَرُوا الشُّعْرَ پس اللہ تعالیٰ نے کلام کو اس سے شروع کیا ہے تم بھی اسی سے شروع کرو۔ آپ ﷺ نے کسی مناسبت سے شروع کی اور میں پوچھ گئے (2)۔

امام شافعی، ابن سعد، احمد، ابن المنذر، ابن قانع اور ذہبی و کبیر اللہ نے حیدر بیت ابی عمران رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسنا و مرو کے درمیان طواف کرتے ہوئے دیکھا جب کہ لوگ آپ کے آگے تھے اور آپ ﷺ لوگوں کے پیچھے سعی فرما رہے تھے حتیٰ کہ جزئی کی وجہ سے آپ کے کھلے رکھے۔ آپ اپنی ازار پہنے ہوئے تھے اور فرار سے تھے کہ سعی کر دیکھا۔ خدا تعالیٰ نے تم پر سعی فرض فرمادی ہے (3)۔

امام بھڑائی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کی ہے ہر سعی کرو (4)۔

امرو کبچے نے ابو الطفیل، ہارون و احمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا مناسبت کی کیوں شراعت کی جاتی ہے نہ کہ یا کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے اِنَّ الصَّلَاةَ وَالزُّكُوْفَ مِمَّا رَفَعْنَا بِكَ وَالنَّاسَ

امام بھڑائی نے ابو الطفیل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا مناسبت کی کیوں شراعت کی جاتی ہے نہ کہ یا کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے اِنَّ الصَّلَاةَ وَالزُّكُوْفَ مِمَّا رَفَعْنَا بِكَ وَالنَّاسَ

امام بھڑائی نے ابو الطفیل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا مناسبت کی کیوں شراعت کی جاتی ہے نہ کہ یا کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے اِنَّ الصَّلَاةَ وَالزُّكُوْفَ مِمَّا رَفَعْنَا بِكَ وَالنَّاسَ

امام بھڑائی نے ابو الطفیل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا مناسبت کی کیوں شراعت کی جاتی ہے نہ کہ یا کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے اِنَّ الصَّلَاةَ وَالزُّكُوْفَ مِمَّا رَفَعْنَا بِكَ وَالنَّاسَ

1۔ مستدرک ما ترمذی ج 2 صفحہ 297 (3071) مطبوعہ دار الفکر بیروت

2۔ فتح الباری ج 2 باب 2 صفحہ 52 مطبوعہ دار الفکر بیروت 3۔ بیانات ابن سعد ج 3 ص 247 مطبوعہ دار الفکر بیروت

4۔ مجمع الزوائد ج 3 صفحہ 553 (5527) مطبوعہ دار الفکر بیروت 5۔ بیانات ابن سعد ج 3 ص 354

6۔ مستدرک ما ترمذی ج 2 صفحہ 297 (3072) مطبوعہ دار الفکر بیروت





الَّذِينَ تَبَوَّأُوا صُلُوحًا وَيَتَوَفَّوْا ثَوْبًا عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَابُ

الْمُرجِعِينَ

”جسے توبہ جو تک چھپاتے ہیں نہ چیزوں کو جو ہم سے نازل ہیں، دشمن دیلوں اور بدایت سے اس کے بعد بھی نہ ہم نے پس کر چیاں نہ وہ انہیں نہ توں کے۔ مثلاً (اپنی) کتاب میں میں، وہ تک میں کہ اور کہتا ہے جس نے نہ کوئی (اپنی) توبہ سے) ورجعت کرتے ہیں ہمیں لائے کرنے اے۔ لبت ہم کو کہ تو یہ کہ لیں اور اپنی اصلاح کر لیں اور خدا کر دیر (جو) سب تک چھپتے رہے) اے ایسے لوگوں کی توبہ قبول کر رہے ہیں اور میں بہت توبہ پس کر نے والا ہوں۔ تم کہنے والا ہے۔“

امام ابن کثیر، ابن جریر، ابن کثیر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں محدثین میں ابن عباس، ابن عمر، سعد بن معاذ، ابی اہل، مبارک بن زیاد، غوث بن افراتج نے یہ روایت کی ہے کہ وہ متواتر ہیں جو ان سے تعلق پر چھا جس کی یہ روایتوں نے ان چیزوں کو چھپا کر دیا ہے سے انہیں کہ یہ اب اللہ تعالیٰ نے ان سے متعلق یہ آیت نازل فرمائی (۱)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر نے خود حوالہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت ابن کتاب۔ کہ تفسیر نازل ہوئی (۲)۔

امام ابن سعد، عبد بن حمید، ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کتاب تھے صلوات نے سرسرم ہوا ہے کہ میں نے اس سے چھپ کر اور کچھ شیئہ کی طرف توں کو چھپا کر لایا وہ تو آیت و تفسیر میں اپنے پاس آپ کا ذکر لکھا ہوا جاتے تھے۔ **يَتَعَلَّقُكُمْ اللَّهُ** سے حوالہ ہے کہ اللہ کے فرشتے اور مومنین ان پر لکھتے کرتے ہیں (۳)۔

امام ابن ابی حاتم نے ابی ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت نازل فرماتے ہیں وہابی کتاب تھے جنہوں نے خدا اور نبی کی وجہ سے کچھ شیئہ لکھا اور آپ کی صلوات کو چھپا کر لایا وہ تو اپنے پاس آپ کا ذکر لکھا ہوا جاتے تھے۔

امام ابن جریر نے سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ روایت کا ایک شخص تھامس کا ایک انصاری، دست تھا جس کا نام شہید بن غفرہ تھا، انصاری نے یہ چھپا کر کچھ شیئہ لکھا کہ وہ اپنی کتاب میں لکھتے تھے کہ یہ آیت نازل فرمائی (۴)۔

امام عبد بن حمید نے عطارد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں **الَّذِينَ** سے مراد ہیں وہابی، ابن جریر، ابن عمر، ابن کثیر، ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ روایت کا ایک شخص تھامس کا ایک انصاری، دست تھا جس کا نام شہید بن غفرہ تھا، انصاری نے یہ چھپا کر کچھ شیئہ لکھا کہ وہ اپنی کتاب میں لکھتے تھے کہ یہ آیت نازل فرمائی (۴)۔

امام عبد بن حمید نے عطارد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں **الَّذِينَ** سے مراد ہیں وہابی، ابن جریر، ابن عمر، ابن کثیر، ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ روایت کا ایک شخص تھامس کا ایک انصاری، دست تھا جس کا نام شہید بن غفرہ تھا، انصاری نے یہ چھپا کر کچھ شیئہ لکھا کہ وہ اپنی کتاب میں لکھتے تھے کہ یہ آیت نازل فرمائی (۴)۔

امام عبد بن حمید نے عطارد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں **الَّذِينَ** سے مراد ہیں وہابی، ابن جریر، ابن عمر، ابن کثیر، ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ روایت کا ایک شخص تھامس کا ایک انصاری، دست تھا جس کا نام شہید بن غفرہ تھا، انصاری نے یہ چھپا کر کچھ شیئہ لکھا کہ وہ اپنی کتاب میں لکھتے تھے کہ یہ آیت نازل فرمائی (۴)۔

1- تفسیر مجری، ج ۲، صفحہ 65 2- ابن جریر، ج ۲، صفحہ 65 3- ابن جریر، ج ۲، صفحہ 65

4- ابن جریر، ج ۲، صفحہ 65

سے جو غلطی ہوگئی ہے ان کے لئے بددعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے بارش روک دی گئی ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابوالخیر نے انجلیہ میں اور بخاری نے شعب الایمان میں بجاوے سے روایت کیا ہے زمین کے جانور پتھرو اور کینڑے کوڑے کہتے ہیں کہ ان کے گناہوں کی وجہ سے بارش روک دی گئی ہے، اسی وجہ سے جانور و انسانوں پر لعنت کرتے ہیں (۱)۔

امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر نے حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہر چیز کا جو اس پر لعنت کرتی ہے حتیٰ کہ کینڑے اور بچھوگی کہتے ہیں انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے بارش ہم سے روک دی گئی ہے (۲)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو جعفرؓ سے روایت کیا ہے کہ ہر چیز ان پر لعنت کرتی ہے حتیٰ کہ کینڑے بھی۔

امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جہاز میں تھے، اور شاہ فرمایا کافر کو روٹوں آنکھوں کے درمیان غریب لگا کر جاتی ہیں جس کو جن و انس کے علاوہ جرح و نوحہ ہے۔ پس اس کی ہر ہر جانور لعنت کرتا ہے جب اس کی آواز سنتا ہے۔ **يَلْعَنُھُمُ الْبَشَرُ** سے یہی مراد ہے۔ یعنی زمین کے کینڑے ان پر لعنت کرتے ہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت سہلی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کافر کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک جانور آتا ہے جس کی آنکھیں تانبے کی لٹاٹیاں ہیں ان کے ساتھ لوہے کے دو گرز ہوتے ہیں وہ اسے دونوں کندھوں کے درمیان مارتے ہیں، وہ کافر جتنا ہے اس کی آواز اور کوئی نہیں سنتا مگر وہ اس پر لعنت کرتا ہے اور ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے سوائے جن و انس کے (۳)۔

امام ابن جریر نے صحابہ رحمہم اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب کافر کو گرز سے مٹا دالا جاتا ہے تو اسے تھوڑا مارا جاتا ہے۔ وہ اس کی چٹا مارتا ہے کہ جن و انس کے علاوہ ہر چیز اس کی آواز کو سنتی ہے اور ہر چیز اس کی آواز کو سنتی ہے وہ اس پر لعنت کرتی ہے (۴)۔ بخاری نے شعب الایمان میں عبد الوہاب بن عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت کلثی کو یہ فرماتے سنا ہے **إِنَّ الْأَنْفِیَّ یَلْعَنُ الْکَافِرَ** سے مراد یہود ہیں۔ فرمایا جس نے کسی کو لعنت کی اور وہ اس لعنت کا مستحق نہ ہو تو لعنت یہودی کی طرف لڑتی ہے اور **يَلْعَنُھُمُ الْبَشَرُ** سے یہی مراد ہے۔

امام بخاری نے شعب الایمان میں محمد بن مرزبان رحمہ اللہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ مجھے کلثی نے ابو مسلم بن الحنفیہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اپنے ساتھی کو کسی مسئلہ میں لعنت کرتا ہے پھر لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے پس وہ آتی کہ اس کو اس لعنت کا اہل نہیں پاتی تو لعنت اس شخص کی طرف لوٹ آتی ہے جو لعنت کرتا ہے پھر اس کو بھی لعنت کا اہل نہیں پاتی تو وہ یہودی کی طرف چلی جاتی ہے۔ پس **يَلْعَنُھُمُ الْبَشَرُ** سے یہی مراد ہے مگر جو ان میں سے توبہ کرے تو اس سے لعنت اٹھ جاتی ہے اور جو باقی ہوتے ہیں ان میں لعنت قائم رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ اللہَ یُبْدِلُ مَا یَکُونُ

اِس مِمَّا یَکُونُ اَمْرًا فَرْدًا لِّیْ اَمْرًا ۚ جہاں آگے نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سے کوئی مسمیٰ ایسا ہو جیسا کہ میں نے وہ چھپاؤ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے کنگن نکالے گا ۱۱۰۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جس نے کوئی مسمیٰ - مال یا اس کے اوست چھپاؤ تو قیامت کے روز اسے آگ کی لگم مٹی جانتے گی ۱۱۱۔

۱۱۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انصاری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی مسمیٰ چھپاؤ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ دین کے عوض میں لوگوں کو قلعہ پہنچا دے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے کنگن نکالے گا ۱۱۳۔

۱۱۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا جب میں اوست کے آخری پہلوں پر دست کریں گے یہی جس نے حدیث کو چھپا دیا یقیناً اس نے وہ چھپا دیا جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ۱۱۵۔

۱۱۶۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا جس نے کوئی حدیث اللہ تعالیٰ نے نازل کیا وہ اس کو چھپا دیا تو قیامت کے دن وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اسے آگ کی لگم مٹی ملے گی ۱۱۷۔

۱۱۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہنا کہ ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا جس نے کوئی حدیث اللہ تعالیٰ نے نازل کیا وہ اس کو چھپا دیا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگم مٹی ملے گی ۱۱۹۔

۱۲۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ

۱۲۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ جس کو چھپا دیا ہے بھروسہ کرنا کہ میں نے اس کی مثالیں ان شخصوں کی مانند ہے جو قرآن مجید کو چھپا دیا ہے اور قرآن مجید کو چھپا دیا ہے

۱۲۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے کوئی حدیث اللہ تعالیٰ نے نازل کیا وہ اس کو چھپا دیا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگم مٹی ملے گی ۱۲۳۔

۱۲۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے کوئی حدیث اللہ تعالیٰ نے نازل کیا وہ اس کو چھپا دیا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگم مٹی ملے گی ۱۲۵۔

۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے کوئی حدیث اللہ تعالیٰ نے نازل کیا وہ اس کو چھپا دیا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگم مٹی ملے گی ۱۲۶۔

۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے کوئی حدیث اللہ تعالیٰ نے نازل کیا وہ اس کو چھپا دیا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگم مٹی ملے گی ۱۲۷۔

۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے کوئی حدیث اللہ تعالیٰ نے نازل کیا وہ اس کو چھپا دیا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگم مٹی ملے گی ۱۲۸۔

۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے کوئی حدیث اللہ تعالیٰ نے نازل کیا وہ اس کو چھپا دیا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگم مٹی ملے گی ۱۲۹۔

امام ابو داؤد نے انہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کے تفسیر سے انہیں ایسا ہوا  
وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنَّا اسْمَکَ۔

امام عبد بن حمید نے حضرت وطی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ (الْأَلْبَانِیُّ قَدْ تَلَوَّاهُ وَأَصْلَحُوا مَا جَاءَهُ فَهَذَا دَعَا)۔  
امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ أَصْلَحُوا کا مطلب یہ ہے کہ ان کے  
آپس میں جو معاملات تھے اور جو اختلاف تھے ان کے ساتھ معاملات تھے ان کی اصلاح کی وہ بنو اور جو اللہ تعالیٰ ان طرف سے ان  
کے پاس آیا اس کی جان کیا اور نہ مصلحا اور نہ اس کا کار کیا۔ ۱۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ اَنْتَوْبَ حَلَبَہُمْ کا مطلب یہ ہے کہ میں ان سے عجاوب کروں گا۔  
وَأَنَاءَاتُ ابْنِ

امام سعید بن منصور ابن ابی عمیر رحمہ اللہ نے بخاری میں ابو زہرہ اور ابن جریر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے  
ہیں سب سے پہلی چیز جو تم سے گئی وہ تھی اَنْتَوْبَ تَوْبَ عَلٰی مِنْ کَذِبٍ میں بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والوں جو توبہ  
کرنے کا میں اس کو توبہ قبول کروں گا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَآمَنُوا وَهُمْ نُفَرًا أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمُ لَعْنَةُ اللَّهِ  
الْمَكِيدِ وَأَشَارِهِمْ فِي خِلَابِ اللَّهِ فِيهَا لَا يَخْفَىٰ عَنْهُمْ الْعِلَابُ  
وَلَهُمْ يَنْظُرُونَ ۝

”بے شک جس قوم میں سے کفر اور ایمان کے دو گروہ نکلیں اور وہ ایک ہی قوم ہوں اور ان پر لعنت ہے اللہ کی  
اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔ ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ بچا گیا جائے گا ان سے عذاب اور نہ انہیں مصلحت  
دی جائے گی۔“

امام ابن جریر اور ابن ابی عمیر نے ابو حامد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قیامت کے روز کافر کو دکھایا جائے گا،  
اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے گا، پھر لاکھ ستر ہزار لعنت کریں گے پھر قیامت لوگ اس پر لعنت کریں گے (۲)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہاں اَلْأَجْنِبِیْنَ سے مراد منافقین ہیں (۳)۔  
امام ابن جریر نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اور وہ منیٰ آویں لعنت کرتے ہیں اور وہ کفر لعنت  
کرتے ہیں ایسے دوسرے کو کہتا ہے اللہ تعالیٰ ظالم پر لعنت کرے تو وہ لعنت کافر پر لیتی ہے کہ تکبر و دلالت ہے پس محقق کام فرما  
اس پر لعنت کرتا ہے (۴)۔ امام عبد بن حمید نے جریر بن عازم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حسن رحمہ اللہ کو یہ





کے ساتھ زمین کو اس کے سرور ہونے کے بعد اور پھیل دینے میں ہر قسم کے باؤ اور سببوں کے بدلتے رہنے میں اور بڑی میں جو قلم کار ہندو برکرا سلطان اور زمین کے درمیان (لنگھتا رہتا) ہے (ان سبب میں) لنگھتا رہتا ہے۔  
پس ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ سے کہا اللہ تعالیٰ سے دعا فرما میں کہ ادا دہارے لئے منہ (پیر ز) سونا بنا دے تاکہ ان کے ساتھ دشمن کے خلاف قوت حاصل کریں پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف فرمایا میں ان کو یہ چیز عطا کروں گا اور میں منافقوں کے لئے سونا بنا دوں گا لیکن اس کے بعد اگر انہوں نے کفر کیا تو میں انہیں ایسا سخت عذاب دوں گا جو کسی کفر اور کونکس دوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے عرض کی اے میرے پروردگار مجھے اور میری قوم کو کچھ عطا دے میں اس کو ہر روز دعوت دینا دوں گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی یہ منہ کا آپ سے کیسے منہ لگا کر تے ہیں یہ منہ کے سونے سے بھی بڑے بڑے عجزات دیکھ چکے ہیں۔

امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ تم انہیں وہ بیان کرو جو سوائے علیہ السلام سے دے پاس آیات لائے تھے تو یہود نے کہا کہ باؤ اور ادا دہارے کو اور برص کے مرض کو ٹھیک کرتے تھے اور اللہ کے ان سے مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اس وقت قرآن مجید نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ جو دے لئے منہ کو سونا دے تاکہ ہم اس سے یقین حاصل کریں اور دشمن کے خلاف اس کے ذریعہ قوت حاصل کریں۔ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کیا تو اللہ تعالیٰ نے انی فرمائی میں تمہیں یہ چیز عطا کروں گا لیکن اگر اس کے بعد انہوں نے کلمہ یہ کہ میں انہیں ایسا سخت عذاب دوں گا جو کسی کفر اور کونکس دوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے عرض کی ادا دہارے مجھے اور میری قوم کو کچھ عطا دے میں انہیں ہر روز دعوت دینا دوں گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا یہ دنیا اور ادا دہارے کا آنا، منہ کے دہارے سے عظیم ہے (۱۰)۔

امام کوئی، الطبرانی، آدم بن ایاس، سعید بن منصور، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ ذی النضر، اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت کریمہ **وَإِنَّمَا إِلَهُ الْوَاحِدُونَ** نازل ہوا تو مشرکوں نے تعجب کیا اور کہا کہ کلمہ (یہ) کہتا ہے تمہارا خدا ایک ہے کہ وہ چاہے تو ہم سب آپ کی اس کی کوئی دلیل لے آئے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ **إِنِّي لَفِي غُلْفٍ** نازل فرمائی۔

امام ابن جریر، ابن کثیر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے یہ آیت نازل ہوئی **وَإِنَّمَا إِلَهُ الْوَاحِدُونَ** تو کفار کہنے لگے کہ ایک خدا تمام لوگوں کی ضروریات سے چھوڑی کرے لہذا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی میں جس اس سے انہیں معلوم ہو گیا کہ اللہ ایک ہے اور وہ ہر چیز کا خدا ہے ہر چیز کا خالق ہے (۲۰)۔

اے تعالیٰ ! ارعنا رے اشیلاب الیل والنہامی

[illegible]

انہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَالْمُحَلِّقَاتِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ**

امام ابن ابی حاتم نے صفحہ ثانی پر ملاحظہ فرمادیتے کیا ہے کہ: **الْعَلَّابُ** سے مراد کس ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَبِكُفْرِهِمْ يُؤَيِّدُ بَعْضُهُمْ أَوْسَادُ بَعْضٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ عَلِيمٌ

امامؒ نے جانی حاتم نے سہمی، محمد اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے شکر کا مطہر پیا ہے کہ اس نے غلوں کو بھینچا۔

انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے گھر میں جب پاؤں کی آواز نہ سنی تو میں لوگ جب چھانڈ کر دیکھیں اس سے مراد یہ تھا کہ وہ ایسی جگہ پر تھے جہاں رسول اللہ ﷺ کی اپنی کنواری بیوی تھیں جو چھتا ہے بھیجتا ہے (۱)۔

انہی خانی کا ارشاد ہے۔ تھیں قیق الزبیر

۱۔ مہر بن حیدر، بنی قریظہ اور بنی امیہ کا تم رکنہ اللہ نے حضرت قرہ و مرشد سے روایت کیا ہے قرآن کے ہیں اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے دعاوی کو دس کے لئے رحمت بنا دیتا ہے اور رحمت سے پہلے عذابت دیتا ہے اور جب چاہتا ہے ان ہر کوئی کو تپا دے دیتا ہے انہیں ایسی بے فائدہ بنا دیتا ہے کہ عمل صالح بھی نہیں کر سکتے (2)۔

۲۔ ام و بن ابی حاتم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے قرآن میں جہاں راجح و مشابہل ہوا ہے وہاں رحمت اور جہاں دفع استغفری ہوا ہے وہاں عذاب ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ اور ثقفی نے شعب الایمان میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اے میرے  
بھائی! وہی ہے جو کہ یہ قرآن کے سانس ہے لیکن وہ الملقم انا نسلمت میں حلیہ طیبہ التوبہ و خیر علیہا و خیر ما  
اؤسملت بہ و نعوذ بہ من شیئہا و شر ما اؤسملت بہ۔ (یہ اللہ تم فتح سے اس دعا کی تیرا دعا کرتے ہیں اور جو اس  
میں خیر ہے اور جس خیر کہ مہر کہیں گئی ہے تم سے کہ کبھی سوال کرتے ہیں اور تم تیری دعا کہ ہم اس کے شر سے بچاؤ۔ تھے ہیں)



میں سے اس کا نام چڑپ بندہ۔ یہاں وہ ہے جو عجب کے سامنے سے آئی ہے اور وہ ہے جو پیچھے سے آئی ہے۔

امام ابن ابی حاتم، ابو اسحاق، نصر بن حبیب، رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ درستی غریب قول شریف و مثال جنوب، ایمان قبلہ اور نکاح، چاروں طرف سے آئی ہے۔

حضرت ابو اسحاق نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے اس کو جو حدیث کے اوسمان سے آئی ہے اور وہ ہے جو حوض کے مغرب سے لے کر شمال ستارہ تک پہنچی ہے۔

ابو اسحاق نے حضرت انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنوب کی ہوا جنت کی ہوا ہے۔ اسی لیے اللہ نے کتاب الحساب میں رکھ دیا اور اس پر ابو اسحاق، انس، مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنوب کی ہوا جنت سے ہے اور یہ درختوں میں گل پھل کرتی ہے۔ اس میں لوگوں کے بہت سے مٹھے ہیں اور مثال آگ سے نکلتی ہے پھر جنت سے گزرتی ہے۔ پس اسے جنت کا ایک جھوکا ٹکڑا ہے تو درخت خدی جھومتی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، ابی اسود، رحمہ اللہ نے اپنی اپنی سند میں ابو اسحاق، ابو ہریرہ اور بخاری نے اپنی حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت میں سات سال کے فاصلے کے ساتھ ہوا کے بعد ہوا بچھرائی ہے جس کا دروازہ بند ہے۔ اس دروازے کی دروازوں سے تم پر ہوا آتی ہے، اگر وہ دروازہ کھل جائے تو جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے وہ اڑ جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک الازرب ہے اور خبر دے گا کہ ایک یہ جنوب ہے۔

حضرت ابو اسحاق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنوب تمام ہواؤں کی سردا ہے اس کا نام اللہ کے نزدیک الازرب ہے۔ اس کے سات دروازے ہیں، پانچ دروازوں کی دروازوں سے آتی ہے۔ ان میں سے ایک دروازہ کھولا جائے تو جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے وہ کھرجائے۔

حضرت ابو اسحاق نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے اس کو کتب ہے۔ اگر مثال ہوا نہ جاتی تو زمین پر دروازہ نہ جاتی۔

امام عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے زکریا دقترہ میں، ابو اسحاق نے العطر میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر نہ تو زمین و آسمان سے ہوا نہ پانی و آسمان میں جو کچھ ہے وہ دروازہ نہ جاتا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عبد اللہ بن الہریرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو انعام ہے وہ دروازہ پانی کے خلاف کی طرف چلا لیتا ہے۔

حضرت ابو اسحاق نے عثمان بن عفان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہوا کے سات عالمین فرش فرشتوں کے پیروں کے نیچے ہیں۔ ہوا بھرتی ہے تو وہ سورج کی گازی پہنچتی ہے۔ پس ہوا گلاس کے کھینچے پر متعین ہیں۔ چودہ سو سال کی گازی سے سندھ میں واقع ہوتی ہے پھر سندھ میں اُبھرتی ہے تو پہاڑوں کی چوٹیوں پر واقع ہوتی ہے۔ پھر پہاڑوں کی چوٹیوں

سے ابھر کر خشکی میں آتی ہوئی ہے۔ مثال جنت نعدان سے گزرتی ہے اور اس کی خوشبو محل کرنی ہے ہر ٹھنڈی کھلی مسات  
مکھڑوں کی گرمی سے مغرب کی طرف آتی ہے۔ دوا اور کھلی سورج کے غروب ہو۔ زمی ٹھنڈ۔ یہ مطلع غرض تک اور مسات ستاروں  
کی گرمی تک پہنچتی ہے۔ یہ ایک دوسرے کی حد میں داخل نہیں ہوتی ہیں۔

امام شافعی، ابن ابی شیبہ، لاہم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور بخاری نے سنن میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں  
موسم کے درمیان چارے کے تیز ہونے اور حضرت عمرؓ کی کر ہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا ہوا  
کے متعلق تمہارے پاس کوئی اثر نہیں ہے؟ میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ رسول اللہ کی روئے سے ہے۔ یہ  
رحمت اور عذاب آتی ہے ماں اور باپ کو۔ اس کی خبر کہ اللہ سے سوال کرو اور اس کے شریعت اللہ کی ہے (بخاری ۱۰۱۰)۔

امام شافعی نے صفوان بن مسلم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور اگر راجعاً اور  
اس کے شریعت اللہ کی بناؤ، تم کو۔

امام شافعی نے شعب ابی یزید میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ہوا پر لعنت کی تو  
رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا اور کو لعنت نہ کر، یہ مسموم ہے۔ جو کسی ایسی چیز کو لعنت کرتا ہے جو لعنت کی مستحق نہیں ہوتی تو  
لعنت اس لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے (۱۶)۔

امام شافعی، ابوالشیخ، البیہقی نے المعتمد بن عمارؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب بھی ہوا  
چلتی حضور ﷺ تمھوں کے من میں جاتا اور دعا کرتے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا  
رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اے اللہ اس دعا کو دعا کرے کہ رحمت ہو اسے۔ اسے عذاب نہ بنانا۔ اسے۔ یاں مانا اور نہ اسے  
بنانا۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم اس کی تفسیر قرآن حکیم میں ہے اَنَّا سَلَّمْنَا عَلَيْكُمْ مَّا يُخَافُ مِنْكُمْ اَلْقُرْآنُ (۱۹) اور سلسلہ  
علیہم لیس۔ القیوم (احادیث: 41) اور فرمایا اَنَّا سَلَّمْنَا عَلَيْكُمْ كَوَافِقُ (آخر: 27) اَنَّا يُبْرِسِي الْيَاكُوْرُ مُبْتَلِيَاتِ  
(آخر: 46) (یعنی جہاں رہنے آیا ہے وہ رحمت کی ہوا میں ہیں اور جہاں رہنا استعمال ہوا ہے وہ عذاب کی ہوا سے اس سے  
آپ دعا کے پانچ ماننے کی دعا کرتے اور نہ ماننے کی بناوا سکتے۔)

امام ترمذی، نسائی، عبد اللہ بن احمد نے زوائد مسند میں حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی روح سے ہے اس کو برا بھلا نہ کہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی خبر اور اس میں جو کچھ ہے اس  
کی خبر کا سوا کہ وہ جس امر کے ساتھ بھیجی گئی ہے اس کی خبر کا سوا کہ وہ اس کے شریعت سے ہے اور کچھ اس میں ہے اس کے شریعت  
جس امر کے ساتھ بھیجی گئی ہے اس کے شریعت بناوا سکتے (۱۳)۔

1۔ سنن ابی ماجہ، ابی یزید، ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، بخاری، معجم، 13/21124 مطبوعہ دار الفکر، بیروت

2۔ شعب ابی یزید، 315/32535 مطبوعہ دار الفکر، بیروت

3۔ جامع ترمذی، ابی ماجہ، ابی یزید، ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، بخاری، معجم، 2252/451 مطبوعہ دار الفکر، بیروت

امام ابن تیمیہ نے کچھ زمراۃ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: ہوا چلی تو کوئی نے اسے برا بھلا کہا۔ ابن حواری نے فرمایا: ان کو برا بھلا نہ کہو چہرے والی ہے۔ درمیان والی ہے۔ کچھ فرما کر اس کو جواب دیا کہ: ہاں۔  
 امام ابن تیمیہ اور ابوالفتح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ بیٹھتا تو حضور باقی تو آپ فرماتے ہیں: تمہیں کوئی کلمہ یاد آکر ہے؟ نے والی ہے۔

امام ابن تیمیہ اور ابن حواری نے ابوالفتح سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان رات سون، وہ نماز کو دو بار پڑھو، یہ کہہ کر تو میرا پھر وہاں بھیجی جاتی ہیں اور کسی قوم پر بطور دست نہیں جاتی ہیں۔  
 وَلَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ

امام ابن تیمیہ اور ابوالفتح نے ابوالفتح سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان رات سون، وہ نماز کو دو بار پڑھو، یہ کہہ کر تو میرا پھر وہاں بھیجی جاتی ہیں اور کسی قوم پر بطور دست نہیں جاتی ہیں۔  
 وَلَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ

امام ابن تیمیہ اور ابوالفتح نے ابوالفتح سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان رات سون، وہ نماز کو دو بار پڑھو، یہ کہہ کر تو میرا پھر وہاں بھیجی جاتی ہیں اور کسی قوم پر بطور دست نہیں جاتی ہیں۔  
 وَلَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ

حضرت ابوالفتح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان رات سون، وہ نماز کو دو بار پڑھو، یہ کہہ کر تو میرا پھر وہاں بھیجی جاتی ہیں اور کسی قوم پر بطور دست نہیں جاتی ہیں۔  
 وَلَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ

امام ابن تیمیہ اور ابوالفتح نے ابوالفتح سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان رات سون، وہ نماز کو دو بار پڑھو، یہ کہہ کر تو میرا پھر وہاں بھیجی جاتی ہیں اور کسی قوم پر بطور دست نہیں جاتی ہیں۔  
 وَلَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ

امام ابن تیمیہ اور ابوالفتح نے ابوالفتح سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان رات سون، وہ نماز کو دو بار پڑھو، یہ کہہ کر تو میرا پھر وہاں بھیجی جاتی ہیں اور کسی قوم پر بطور دست نہیں جاتی ہیں۔  
 وَلَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ لَسْتَ خَابَ





تعلقات۔ اور اس کے ساتھ دینی کلمے، اس کے لفظی افسانے کو بھلا دیتا (دیکھیں) کہ اگر ہم بھی بڑا بوجھت  
 ان سے ہیں وہ (یعنی کلمہ اور کلمہ) ہیں ہم سے۔ چنانچہ اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ کے (برسے) اعمال کو  
 باعث بنیائی جان کے ان کے لئے اور وہ (کی صورت میں) نہ ٹکنا یا نہیں گئے آگ (کے حساب) لئے۔

امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: **وَمِنْ الْقَالِبِ مَنْ يَتَّخِذُ الْإِسْلَامَ**  
**بَابًا كَالْبَابِ**۔ سے کہ وہ جس کو اللہ کے ذریعے نفعان پہنچائے ہیں، **وَالَّذِينَ تَتَوَفَّوْا أَشِدَّ** ایہ میں نے چیز کا اعتبار سے کہ  
 مؤمنین اللہ تعالیٰ سے آپ سے زیادہ محبت کرتے ہیں کہ کفار اپنے بتوں سے کرتے ہیں (1)۔

امام ابن جریر نے حضرت سہری رحمہ اللہ سے ان آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ اللہ سے مراد اولیٰک میں نہیں کی وہ  
 انعت کرتے تھے میرا۔ مؤمنین اللہ کی طاعت کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ انہیں کوئی حکم فرماتا تھا اور وہ لوگوں کی طاعت  
 کرتے تھے اور اللہ کی نافرمانی کرتے تھے (2)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ اوستا مراد شرکاء ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے خداؤں سے اس  
 طرح محبت کرتے ہیں جیسے مؤمنین اللہ سے محبت کرتے ہیں اور مؤمنین اللہ تعالیٰ سے اس سے زیادہ محبت کرتے ہیں چنانچہ کہ  
 کفار اپنے بتوں سے محبت کرتے ہیں۔

امام عبد بن حمید نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اولیٰک اپنے بتوں سے اس طرح محبت کرتے ہیں جس طرح اللہ  
 سے محبت کرتے ہیں اور مؤمنین اللہ تعالیٰ سے اس سے زیادہ محبت کرتے ہیں چنانچہ کہ کفار اپنے خداؤں سے کرتے ہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو جرح رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ **وَالَّذِينَ تَتَوَفَّوْا** یعنی ظالمین انہیں کہ  
 پانوں پر ظلم کرنے والوں کو دیکھیں۔ بتوں نے میرے علاوہ میرے شریک بنا رکھے ہیں جن سے وہ اس طرح محبت کرتے ہیں  
 جس طرح تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔ یہ قیامت کے روز میرا وہ سب ایکھیں گے جو میں نے ان کے لئے تیار کر رکھا ہے تو  
 جان لیں گے کہ قوت تو میری تھی میری اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، ان شرکاء کے پاس نہیں ہے۔ یہ بت انہیں کچھ فائدہ نہ دے  
 گے اور ان کے نفاق کو وہ جانتا نہیں بلکہ ان کے میں ان کو یقین دلاؤں گا کہ جو میرا کفر کرتا ہے اس کے لئے میرا نفاق سخت  
 ہے اور جو میرے ساتھ کسی اور خدا کا کوئی کفر کرتا ہے اس کے لئے میرا نفاق شدید ہے (3)۔

امام احمد بن حنبل نے احمد بن محمد بن عیسیٰ بن عمر سے روایت کیا ہے کہ ایک عورتی میں یہ لکھا تھا **أَلَيْسَ اللَّهُ قَاتِلُ جَبِينًا**۔

امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ **أَلَيْسَ اللَّهُ قَاتِلُ جَبِينًا** ایہ مراد وہ جاہل اور  
 قاتلہوں ہیں جو شر اور شرک میں مراد تھے۔ **بِئْسَ الْوَيْبُ الَّذِي تَتَوَفَّوْا** سے مراد وہی کرنے والے اور کفر و لوگ ہیں (4)۔

امام ابن جریر نے سہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ **وَالَّذِينَ تَتَوَفَّوْا** یعنی ظالمین مراد وہ شیاطین ہیں جو انسانوں سے



حدیث کی کیا کیفیت تھی۔ یہ تو سعد بن ابی وقاصؓ کھڑے ہوئے اور ان میں علیؓ یا رسول اللہ ﷺ نے سے دعا فرمائی کہ وہ مجھے سب سے پہلے ملے۔ اور وہاں اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ سعد بن ابی وقاصؓ کو اسے تو سب سے پہلے ملے گا۔ وہ جاکر وہاں پہنچا۔ اس کی خبر کے بعد حضرت علیؓ کی خبر خود پہنچ گئی۔ ان کی جان بے انتہا ہنس پڑی۔ میں ایک قصہ درمیان کرتا ہوں تو چاہیے کہ ان سے اس کی روایت قبول نہیں کی جاتی۔ مگر اگر گوشت مراد ہے تو اس سے بعد آتا ہے۔ وہ آگ کا زیادہ مستحق ہے۔ امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ شیطانوں کے شیطانی مطالب پر ہے کہ شیطان نے تمہیں اس کے پیچھے نہ چلو۔ ۱۱۔

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ہر گاہ قرآن کے کلمہ پڑھا ہے وہ شیطان کے نفوٹ سے ہے۔ عید بن عبد اللہ اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ عید بن عبد اللہ اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ شیطان کے دوسروں کی تباہی نہ کرو۔ ابونعیم نے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ شیطان کی آنکھوں کی جو وی نہ کرو۔ ابن ابی حاتم اور ابونعیم نے کہا ہے کہ وہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ کی زبان پر ان کی شیطان کے خطرات سے ہے۔ امام عید بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا جو قسم یا نذر نصیر میں ہو وہ شیطان کے خطرات سے ہے اور اس کا نذر دھرم کا نذر ہے۔

۱۲۔ مگر ابورائیؓ و سعید بن مسعودؓ و عید بن عبد اللہؓ و ابن ابی حاتمؓ و طبرانیؓ اور حاکمؓ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ پانچ قسم کی چیزیں توڑنے سے بچنا چاہیے۔ اول تلک لایا تو بے دھنیاں نہ رہے تھے۔ ایک شخص غنیمہ و ہتھیار تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے ساتھی کو بھی پیش کر دو۔ اس نے کہا میں نہیں کہتا۔ پوچھ کیا تو روزہ دار ہے اس نے کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا کیا وہ ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا تو کو بیٹھ کے لئے تیار کرنا چاہیے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ فحشاءات شیطان سے ہے۔ تیار اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔

۱۳۔ مگر عید بن عبد اللہ اور ابونعیم نے ابونعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ خطرات شیطان سے مراد کامیابیوں کی نذرین چیزیں۔ عید بن عبد اللہ نے جہلی بن عبد الرحمنؓ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں ایک شخص حسن کے پاس آیا تو اس نے آپ سے پوچھا جب کہ میں آپ کے پاس بیٹھتا تھا، اس نے کہا میں نے قسم اٹھائی ہے کہ اگر میں ایسا ایسا نہ کروں تو مجھ پر شخصوں کے بل جلی کر دیں گے۔ حضرت حسنؓ نے فرمایا یہ شیطان کے خطرات سے ہے۔ مگر اگر اس کا کفارہ دے دے۔

۱۴۔ مگر عید بن عبد اللہ نے عثمان بن غنیؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس نے نذر مانی تھی کہ وہ اپنی ہاک میں سونے کا مسقر ڈالے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ شیطان کے خطرات سے ہے۔ وہ شخص پیشہ نگار کا رہے گا۔ پس اسے چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے۔

۱۵۔ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ شیطان کو شیطان اس لئے نہ کہتا ہے کہ وہ شیطان کا نام کرتا ہے۔



[illegible]

۱۱۔ اُنہی نے صہرت اور عیسیٰ بنی النضر کے رواج کو اپنے کہنے کی وجہ سے ترک کر دیا۔ اُنہی نے اپنے کہنے سے کہا کہ مجھے اس آیت میں تو ایسی باتیں ملتی ہیں جن سے اللہ عزوجل نے تمہاری قوم کو منع کیا ہے۔ تمہاری قوم کو چاہیے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ نہ ہو جنہوں نے اللہ عزوجل سے کفر کیا ہے۔ اُنہی نے کہا کہ اگرچہ یہ باتیں تمہاری قوم کے لئے ہیں مگر تمہاری قوم نے ان سے کفر نہیں کیا ہے۔ اُنہی نے کہا کہ اگرچہ یہ باتیں تمہاری قوم کے لئے ہیں مگر تمہاری قوم نے ان سے کفر نہیں کیا ہے۔ اُنہی نے کہا کہ اگرچہ یہ باتیں تمہاری قوم کے لئے ہیں مگر تمہاری قوم نے ان سے کفر نہیں کیا ہے۔

عَلِيٌّ لَكُمُ الْيَوْمَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولٍ مَثَلِي

یہ ایک بہت بڑا ہے، مگر کسی شے کے لئے جو اس کی شکل اور رنگ سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

۱۰۔ بعد ازاں پیدائش کے وقت تمام دریا اس سے رواں دواں ہو گئے۔ اسی وقت اس کی بیٹیوں سے مرزا کی والدہ نے کہا: ”یہ لڑکیاں تم سے مراد ہیں۔“

مناجی کے حضرت محمدؐ کے اندر سے ریت نکالنے والا آیت میں بالفرد چرچ ہے نہ توحید، یعنی کسی نے خدا کا  
 شریک نہ کیا ہے۔

اسلام میں اگرچہ زمانہ کے فرق، جغرافیہ کے واسطے سے اور اس کا کیا پرکار۔ مگر میں مجھے ملے، وہ نے ہی آیت کے متعلق یہ کہ  
 اللہ تعالیٰ نے علیؑ کو توحید، بغضِ کفار سے وہ انھیں ہم علیؑ اور ان کے عقائد، آیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ہر بات پر  
 آیت جو یہود کے متعلق ہے۔ (۱۰)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ عَنْ صَلَاتِكُمْ وَاسْكُرُوا لِلَّهِ إِنَّ

گنہگار یا تعبدون

اس کا نام دیکھ کر مجھے یہ خیال ہوا کہ میں اور میری والدین نے اس کا نام صرف اس کی عمر کے لئے رکھا ہے۔

امام احمد، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ نے حضرت امام ابو یوسفؒ کی حد سے روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے اسے





اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سزا دے دی کہ جو ان کو جو سزا دے گا اس کے لئے وہ سزا دے گا۔  
 اور ان کو سزا دے گا کہ وہ ان کو سزا دے گا۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنْ آيَاتِنَا مِنْ الْكِتَابِ وَيَسْتَرْشِدُونَ بِمَكَامٍ  
 قُبِيلًا أَوْ يَتَّبِعُوا مَا يَكْفُرُونَ فِي بَطُولِهِمْ إِلَّا الثَّأْرَ الَّذِي يَبْتَغِيهِمُ اللَّهُ يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠﴾

انہوں نے ان لوگوں کو سزا دے دی کہ جو ان کو جو سزا دے گا اس کے لئے وہ سزا دے گا۔  
 اور ان کو سزا دے گا کہ وہ ان کو سزا دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سزا دے دی کہ جو ان کو جو سزا دے گا اس کے لئے وہ سزا دے گا۔  
 اور ان کو سزا دے گا کہ وہ ان کو سزا دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سزا دے دی کہ جو ان کو جو سزا دے گا اس کے لئے وہ سزا دے گا۔  
 اور ان کو سزا دے گا کہ وہ ان کو سزا دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سزا دے دی کہ جو ان کو جو سزا دے گا اس کے لئے وہ سزا دے گا۔  
 اور ان کو سزا دے گا کہ وہ ان کو سزا دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سزا دے دی کہ جو ان کو جو سزا دے گا اس کے لئے وہ سزا دے گا۔  
 اور ان کو سزا دے گا کہ وہ ان کو سزا دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سزا دے دی کہ جو ان کو جو سزا دے گا اس کے لئے وہ سزا دے گا۔  
 اور ان کو سزا دے گا کہ وہ ان کو سزا دے گا۔



مذہب ہے۔ ملاحوں کے تصور اور رائے کے ذریعہ وہ انہوں نے کھڑی بنائی ملاح کے گناہ کا قصہ کہیں  
 کچھ انہوں نے کھڑی کیا ملاح کے گناہ کو دوسری ملاحوں نے ملاحے میں لکھ کر انہوں کو انہوں میں کوئی ملاح  
 کو اس کی بصورت میں اور بنی آیت کی یہ ملاح نہیں ہیں۔ یہ وہ ملاح ہیں جو انہوں نے کوئی ملاح بنائی ملاح  
 انہیں شہد ملاح کے خلاف پانچوں نے کھڑی کیا ملاح بنائی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے یہ آیت انہوں نے انہوں نے  
 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا ذٰلِکَ

اُوَیْکَ اَیُّہِیْنَ اَشْرَکُوْا الصَّلٰۃَ بِالْہٰدِیْ وَالْعَذَابُ بِالْغَفُوْرَةِ فَمَا  
 اَصْبَرَہُمْ عَلٰی الذَّہْرِیْ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ نَزَّلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ اَنَّ  
 الَّذِیْنَ اَخْتَفَوْا لَکِتٰبَ نَفْسِیْ شَقَاقِیْ یُعِیْدُوْہُ

یہ وہ ملاح ہے جس میں انہوں نے یہ کہیں ملاح کے خلاف اور عذاب کو ملاح کے بد سے (ملاح ہے)  
 کس چیز نے اس کا برتا دیا انہوں نے اس کے خلاف کیا یہ وہ ملاح ہے جس سے ملاح کے خلاف ہے انہوں نے کتاب  
 کی کے ساتھ اور یہ ملاح جو انہوں نے اس کے خلاف کیا یہ وہ ملاح ہے جس سے ملاح کے خلاف ہے انہوں نے کتاب  
 امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابو نعیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے یہ کہیں ملاح کے خلاف ہے انہوں نے کتاب  
 پر عذاب کو ملاح کے خلاف کیا یہ وہ ملاح ہے جس سے ملاح کے خلاف ہے انہوں نے کتاب کے خلاف ہے انہوں نے کتاب

حضرت عثمان بن عیینہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے یہ کہیں ملاح کے خلاف ہے انہوں نے کتاب کے خلاف ہے انہوں نے کتاب  
 امام احمد بن حنبلہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے یہ کہیں ملاح کے خلاف ہے انہوں نے کتاب کے خلاف ہے انہوں نے کتاب  
 انہوں نے یہ کہیں ملاح کے خلاف ہے انہوں نے کتاب کے خلاف ہے انہوں نے کتاب کے خلاف ہے انہوں نے کتاب

انہوں نے یہ کہیں ملاح کے خلاف ہے انہوں نے کتاب کے خلاف ہے انہوں نے کتاب کے خلاف ہے انہوں نے کتاب  
 انہوں نے یہ کہیں ملاح کے خلاف ہے انہوں نے کتاب کے خلاف ہے انہوں نے کتاب کے خلاف ہے انہوں نے کتاب  
 امام محمد بن حنفیہ نے یہ کہیں ملاح کے خلاف ہے انہوں نے کتاب کے خلاف ہے انہوں نے کتاب کے خلاف ہے انہوں نے کتاب  
 بخاری نے یہ کہیں ملاح کے خلاف ہے انہوں نے کتاب کے خلاف ہے انہوں نے کتاب کے خلاف ہے انہوں نے کتاب

لَیْسَ اَمْرٌ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْہَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِیْقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنْ الْیَدَیْنِ  
 اَمْرٌ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَ اِنَّ اَمْرًا  
 عَلٰی حُجَّتِہٖ ذِی الْقُرْبٰی وَالْیَسْرِی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْمَسٰکِیْنِ

وَفِي الْإِنْقَابِ وَقَافَ الصَّلَاةِ وَالْإِنِّكَوَةِ وَالْمُؤْتُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا  
عُهِدُوا وَالصَّيْرِينَ فِي الْبَنَاءِ وَالصَّارِعَ وَجَيْنَ الْبَاسِ أُولَئِكَ  
الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿٥٠﴾

"ننگی (میں کی) انیس کی (غلام میں) آخر بھیجی ہو اپنے رہنے مقرر کی طرف اور صرب کی طرف بلکہ ننگی (میں کی) تو یہ ہے کہ کوئی شخص جو ان کے اللہ پر اور دنیا کی بات پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور مسیحیوں پر اور  
اسے اپنے دین کی محبت سے دیکھتا ہو اور ان کے مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو اور (خارج  
کر کے انعام ادا کرنے میں اور بھیجی ہو ان کا کیا کرے نماز ادا کیا کرے زکوٰۃ اور جو پورا کرنے والے ہیں اپنے  
اعدوں کو دیکھ کر کھانسی سے روک کر رہیں اور ان کی ایک میں جو مہر کرتے ہیں معصیت میں اور ننگی میں اور جہاں کے  
وقت۔ یہی لوگ ہیں جو راست ہیں اور ان کی لوگ عقل پر نیز کار ہیں۔"

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ذر سے روایت کی ہے اور اسے صحیح بھی کہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایمان  
کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تلاوت فرمائی پھر یہ بھی پڑھا کہ آیت تلاوت فرمائی پھر یہ بھی پڑھا تو آپ ﷺ نے یہی  
آیت تلاوت فرمائی اور یہ واجب تو نہیں کرتے تو حیران رہے پسند کرے اور جب تو رہیں کرے تو حیران رہیں اس کو پسند کرے۔

امام انصاری نے یہ روایت اپنی مسند میں۔ عبد بن حمید اور ابن جریر نے اسے حسن میں عبد بن حمید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے  
فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابو ذر سے کہ میں آپ کو پوچھا کہ ان کی کیا ہے تو آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی لیس اللہ الرحمن  
اس شخص نے کہا میں نے آپ سے ننگی کے متعلق سوال نہیں کیا ہے۔ ابو ذر نے فرمایا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا  
اور لکھ لکھ کر کہہ دیا جو کہنے لگا ہے تو آپ ﷺ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔ وہ شخص اس جواب پر راضی نہ ہوا  
جس طرح تو راضی نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ اور قریب ہو تو ارشاد فرما پاؤ جو کہنے کوئی ننگی کرنا  
ہے تو اسے ثواب کی امید کی وجہ سے ننگی سے خوش رقی مبتلا ہو۔ جب یہی کہتا ہے تو یہی اس پریشان کرتی ہے اور وہ اس  
کے خطاب سے ڈرتا ہے۔

امام عبد البر اسی اور عبد بن حمید نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما  
سے شام سے آتے وقت ایمان کے متعلق سوال کیا کہ تو آپ نے یہی آیت قریب پڑھی۔

امام عبد البر اسی اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں جب یزید غریب کی طرف منہ کر کے نماز  
پڑھتا تھا اور ادا ہوتی مقرر کی طرف منہ کر کے پڑھتا تھا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اور

اس کی خبر اور انہی کی خاطر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ اور روایت کیا ہے کہ لیس اللہ الرحمن لکھ لکھ کر



ہم ان لوگوں کو آپ پر مشورہ کرتے ہیں کہ وہ ان کے اپنے گھنٹے کی گھنٹی بجانی چھوڑ دیں۔ اپنے ہاتھ اپنے گھنٹے پر رکھ لیں۔ اللہ ان کے لیے جو بھی اسرار رکھتا ہے، یا اللہ لا اِلهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کی کوئی برکت اور توفیق نہ دے گا۔ اور اگر ان کے روزے رکھنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا تو ان کے لیے جو بھی عبادتیں ہیں، جو ان کے لیے بہتر ہیں، ان سے ان کی کیفیت میں کسی نہ کیا تو اسے دیکھ رہے ہیں۔ اگر یہ کیفیت گننے سے ہو تو اس طرح عمل کرنا ہوگا۔ خیر و کچھ بات۔ ہر شخص نے جو بھی کیا، اسے سب سے فائدہ ہوئی، اگر بلا سبب و علل سے دیکھیں، ہر شخص نے جو بھی کیا، اس کی قیامت کی نشان دہی کیا ہے، اگر وہ سب سے فائدہ پہنچانے کے لیے ہو، تو ان کے لیے ہوگا۔ یعنی مالک اور غلام کی۔ (یہ وہی ہے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے ان کو دیکھا ہے کہ ان کے لیے جو بھی کیا، اس کی قیامت کی نوٹس میں رکھا جائے گا۔ ان حضرات میں سے کئی اللہ اور نہ کوئی رسول بہتر جانتے ہیں۔ اگر وہ دیکھ لیں تو ان کو سمجھ جائے گا۔)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہداء کے ساتھ دیکھا ہے کہ ان کے لیے جو بھی کیا، اس کی قیامت کی نوٹس میں رکھا جائے گا۔ ان حضرات میں سے کئی اللہ اور نہ کوئی رسول بہتر جانتے ہیں۔ اگر وہ دیکھ لیں تو ان کو سمجھ جائے گا۔"

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہداء کے ساتھ دیکھا ہے کہ ان کے لیے جو بھی کیا، اس کی قیامت کی نوٹس میں رکھا جائے گا۔ ان حضرات میں سے کئی اللہ اور نہ کوئی رسول بہتر جانتے ہیں۔ اگر وہ دیکھ لیں تو ان کو سمجھ جائے گا۔"



امام احمد رحمہ اللہ اور ترمذی و حاکم اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ: "میں جو سے کہتے فرج کرتا ہے، یا صدقہ کہتے ہیں اس کی تمناں میں شخص کی ہے جو یہ دینا ہے۔" (ابن ماجہ برکاتہ ۱۰۱۰)۔

لہذا لی کا رخا ہے وہی تھوڑی

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد اسی رشتہ دار ہیں۔

امام طبرانی، حاکم اور بیہقی نے مسلم بن الحجاج و کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ: "میں نے سنا ہے کہ: "میں جو سے کہتے فرج کرتا ہے، یا صدقہ کہتے ہیں اس کی تمناں میں شخص کی ہے جو یہ دینا ہے۔" (ابن ماجہ برکاتہ ۱۰۱۰)۔

امام احمد رحمہ اللہ اور ترمذی و حاکم نے حضرت سعید بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ: "میں نے سنا ہے کہ: "میں جو سے کہتے فرج کرتا ہے، یا صدقہ کہتے ہیں اس کی تمناں میں شخص کی ہے جو یہ دینا ہے۔" (ابن ماجہ برکاتہ ۱۰۱۰)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ: "میں نے سنا ہے کہ: "میں جو سے کہتے فرج کرتا ہے، یا صدقہ کہتے ہیں اس کی تمناں میں شخص کی ہے جو یہ دینا ہے۔" (ابن ماجہ برکاتہ ۱۰۱۰)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ: "میں نے سنا ہے کہ: "میں جو سے کہتے فرج کرتا ہے، یا صدقہ کہتے ہیں اس کی تمناں میں شخص کی ہے جو یہ دینا ہے۔" (ابن ماجہ برکاتہ ۱۰۱۰)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ: "میں نے سنا ہے کہ: "میں جو سے کہتے فرج کرتا ہے، یا صدقہ کہتے ہیں اس کی تمناں میں شخص کی ہے جو یہ دینا ہے۔" (ابن ماجہ برکاتہ ۱۰۱۰)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ: "میں نے سنا ہے کہ: "میں جو سے کہتے فرج کرتا ہے، یا صدقہ کہتے ہیں اس کی تمناں میں شخص کی ہے جو یہ دینا ہے۔" (ابن ماجہ برکاتہ ۱۰۱۰)۔

لہذا لی کا رخا ہے ابیہریرہ

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ: "میں نے سنا ہے کہ: "میں جو سے کہتے فرج کرتا ہے، یا صدقہ کہتے ہیں اس کی تمناں میں شخص کی ہے جو یہ دینا ہے۔" (ابن ماجہ برکاتہ ۱۰۱۰)۔



نے فرمیں کہ میں نے اس کو اپنی مملکت میں لے کر آیا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں جو روایات اس آیت کی حاکم اور بعض روایات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہیں، ان میں سے روایت کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے زکوة کے علاوہ بھی حق ہے پھر یہ آیت نہیں لے کر آیا ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے زکوة کے علاوہ بھی حق ہے۔

اس آیت میں جو روایات اس آیت کی حاکم اور بعض روایات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہیں، ان میں سے روایت کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے زکوة کے علاوہ بھی حق ہے۔

اس آیت میں جو روایات اس آیت کی حاکم اور بعض روایات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہیں، ان میں سے روایت کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے زکوة کے علاوہ بھی حق ہے۔

اس آیت میں جو روایات اس آیت کی حاکم اور بعض روایات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہیں، ان میں سے روایت کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے زکوة کے علاوہ بھی حق ہے۔

اس آیت میں جو روایات اس آیت کی حاکم اور بعض روایات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہیں، ان میں سے روایت کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے زکوة کے علاوہ بھی حق ہے۔

اس آیت میں جو روایات اس آیت کی حاکم اور بعض روایات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہیں، ان میں سے روایت کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے زکوة کے علاوہ بھی حق ہے۔

اس آیت میں جو روایات اس آیت کی حاکم اور بعض روایات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہیں، ان میں سے روایت کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے زکوة کے علاوہ بھی حق ہے۔

اس آیت میں جو روایات اس آیت کی حاکم اور بعض روایات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہیں، ان میں سے روایت کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے زکوة کے علاوہ بھی حق ہے۔

اس آیت میں جو روایات اس آیت کی حاکم اور بعض روایات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہیں، ان میں سے روایت کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے زکوة کے علاوہ بھی حق ہے۔



امام طوسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ روایع میں اللہ تعالیٰ نے ان سے لہجۃ الحمد والفضل آواز سے گفتگو کی پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے شکر ادا کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس سے مراد فقہ حنبلی ہے۔ ان کا لہجہ عربی ہے۔ پوچھا کیا عرب اس کو منسوب کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہاں لیا کرتے ہیں اور وہ فقہ حنبلی ہیں۔

ان الاله غمیراً واسعاً حکماً بکتفه الضم والکسہ ولفجہ اللہ تعالیٰ غامب اور وسعت والا ہے بکمالی اور قلم اور غصوں کا مہم وغیرہ اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔

اللہ تعالیٰ اور خدا ہے اُوْثِقْ اَمْرٌ مِّنْ صَلَاحِہٖ

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اُوْثِقْ کسے مراد دانگ میں جمنی کا ذکر اس جہت میں کہ کیا ہے جمنی یہ دانگ راست ہوتا ہے۔

امام ابن جریر نے اربع صحیحہ سے اس جہد کے تحت روایت فرمایا ہے کہ انہوں نے ایمان کی کلام سے کام کیا۔ انہیں ایمان کی حقیقت معلوم ہے کہ انہوں نے اللہ کو تصدیق کی اور انہیں فرماتے تھے یہ ایمان کی کلام اور انہیں کی حقیقت ہے کیونکہ اگر قرآن کے ساتھ کسی نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

تھیں ہرگز ہی نے حضرت ابی عامر الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ کی کن تکمیل کیا ہے؟ فرمایا تو پوچھو، جی وہی کس کرے جو وہ طاعت کرتا ہے۔

امام ابن عباس کہتے ہیں انہیں اپنی شیطان رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میں نے یہ سن کر یقیناً رحمہ اللہ سے پوچھا میں نے کہا ہے کہ حضرت خوالد بن اوس کے متعلق کیا کہتے ہو؟ وہ دو دو گوں کو کافر کہتے ہیں؟ فرمایا انہوں نے اللہ کے اس ارشاد لَیْسَ الْکُفْرُ اَنْ تُشْرَکُوْا وَتُجْرَمُوْا ۔ لایسہ کن کفر یہ کی ہے۔ ہاں جو اس چیز میں پراگندہ ہائے کفر و کفر ہوگا اور جو ان چیزوں کا کارکر ہے گا کافر ہوگا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ ۚ الْحُرُّ بِالْحُرِّ  
وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ ۚ وَالْأَنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ  
فَأَبْتِغَاءٌ بِأَعْرَافٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَحْفِظُ لَكُمْ دِيَارَكُمْ ۚ  
وَمَنْ رَحِمْتُمْ فَقَدْ رَحِمْنَا ۚ وَمَنْ عَصَاكُمْ فَقَدْ عَصَىٰ إِلَهُكُمْ ۚ

اے ایمان والو! تم پر لکھا گیا ہے کہ قصاص ہو (قاتل) مارے جائیں۔ آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ عیسٰی کو معاف کی جائے تو کسی کے بھی (مقتول کے وارث) کسی طرف سے کچھ چیز تو چاہیے کہ طلب کرے (مقتول کا وارث) خون برادستور کے مطابق (مقتول کو چاہیے)





ان جریر، اگر چاہتی تھیں کہ اپنی مرضی سے روایت کیا جائے کہ جس سے مراد وہ رحمت ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس امت پر رحمت فرمائی، ان کو یہ بت کا حکمانا عطا فرمایا۔ دیت کو ان کے لئے عطا فرمایا۔ جب کہ پہلے کسی قوم کے لئے یہ عطا نہ تھی۔ اہل قرأت کے لئے قصہ میں یہ غلو تھا، درمیان میں ارشاد کا حکم نہ تھا۔ اہل انجیل کے لئے سراسر غلو تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے قصہ میں غلو اور دیت کو مقرر فرمایا۔ اگر یہ امت چاہے تو ان کے لئے دیت عطا ہے جب کہ پہلے کسی امت کے لئے عطا نہ تھی۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، احمد، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے اہل شرع، انحرافی و مرافقہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس کو قتل یا زخم کی معصیت پہنچائی تھی، وہ اس کو نین چیزوں میں اختیار ہے یا تو قصاص لے یا معاف کر دے یا دیت لے لے۔ اگر کوئی چاہی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ روک لو، جس کے بعد تیار ہو کرے گا اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

امام ابن جریر اور ابن السکیت نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے دیت لینے کے بعد قتل کرنے والے پر صرف قتل ہے، اس سے دیت قبول نہیں کی جائے گی۔ ایسے بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دیت لینے کے بعد قتل کیا، اس سے کبھی معاف نہیں کروں گا (۱)۔

امام سوہروردی نے نوادہ میں حضرت سرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دیت لینے کے بعد قتل کیا، اس سے کبھی معاف نہیں کروں گا۔

امام کبیر محمد بن یحییٰ اور ابن جریر نے حضرت انس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص کسی کو قتل کر دیتا تو اپنی قوم کے ساتھ جاتا اور اس کی قوم آتی اور اس کی طرف سے دیت پر صلح کر دیتی۔ پس قاتل اور مقتول دونوں سے اپنے نفس پر اس حد تک پس پھرتے کہ قاتل کیا باتا اور اس کی طرف سے دیت پھینک دی جاتی۔ یہ زیادتی اور معصرت (۲)۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ دیت لینے کے بعد قتل کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَكُلُّهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔

### وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَاۤأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰتٰكُمُ الْكِتٰبَ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اور تم میں زندگي ہے اسے عقل مندو اتاکر (قتل کرنے سے پرہیز کرنے کا نکتہ)۔

امام عبد الرزاق اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں قہر ہے نہ نصیحت اور سزا ہے جب ظالم شخص کو قصاص کا تصور دیکھیں میں آئے گا تو وہ قتل سے رک جائے گا (۳)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس قصاص کو قصص والوں کے لئے حضرت نوح علیہ السلام میں ہمارا اور ہے ان کو اس کے لئے نصیحت ہے۔ کتنے لوگ جو اس حکمانے (قتل) کا ارادہ







امام عبد بن عبد نے حضرت محمد (ص) سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ سے دو وصیتیں حاصل کیں۔  
 ایک کہ میں نے تم کو اور یہ میرا موصوفی ہوئی۔

امام عبد بن عبد نے حضرت قتادہ (ص) سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ سے دو وصیتیں حاصل کیں۔  
 ایک کہ میں نے تم کو اور یہ میرا موصوفی ہوئی۔

امام عبد بن عبد نے حضرت قتادہ (ص) سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ سے دو وصیتیں حاصل کیں۔  
 ایک کہ میں نے تم کو اور یہ میرا موصوفی ہوئی۔

امام عبد بن عبد نے حضرت قتادہ (ص) سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ سے دو وصیتیں حاصل کیں۔  
 ایک کہ میں نے تم کو اور یہ میرا موصوفی ہوئی۔

امام عبد بن عبد نے حضرت قتادہ (ص) سے روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ سے دو وصیتیں حاصل کیں۔  
 ایک کہ میں نے تم کو اور یہ میرا موصوفی ہوئی۔

فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَأَنبَأَ إِبْرَاهِيمَ عَلَى آلِهِ أَنْ يَبْدِلُؤُنَّ مِنْ اللَّهِ  
 سَيِّئًا مِمَّا عَلَيْهِمْ ۚ فَمَنْ خَافَ مِنْ قَوْمٍ فَوُضِعَ آدَمُ الْإِسْمَاقُ فَاسْمُهُمْ فَخَرَجَ  
 رَاجِعًا عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَفُوفٌ ذَرِيَّةٌ

پھر جو جس نے اسے اس وصیت کو بدلنے کے بعد تو اس کا گناہ بھی بدلنے والا ہے گا۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ  
 سب کو بخشنے والا جاننے والا ہے۔ اور جسے کوئی چیز ہو وصیت کرنے والے کسی طرف اور اس کے گناہوں کو بدلنے  
 کو اسے ان کے گناہوں کو بدلنے والا ہے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے۔

امام ابن جریر نے اس آیت کو روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ سے دو وصیتیں حاصل کیں۔  
 ایک کہ میں نے تم کو اور یہ میرا موصوفی ہوئی۔

امام ابن جریر نے اس آیت کو روایت کیا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ سے دو وصیتیں حاصل کیں۔  
 ایک کہ میں نے تم کو اور یہ میرا موصوفی ہوئی۔



امام حسین علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اسی اگر میت ہے میت بنے کے بعد اس کو نافذ نہ کرے جب کہ وہ وصیت محل پر بھی ہو تو اس کو گناہ اسی پر ہوگا جس نے اس وصیت کو بدلا۔ میت نے چونکہ وصیت صحیح کی تھی اس پر کوئی حرج نہیں۔ اس منشاء سے بری ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْكَ لَكُمْ تَعَالٰی اس وصیت کو سننے والا ہے اور اس کو جاننے والا بھی ہے اور جسے وصیت کرنے والے سے غلط وصیت کرنے کا عذر ملے جو یا گناہ کا خطرو ہو تو وہ اس کے درمیان اصلاح کر دے۔ یعنی اس کو وہ صحیح سمت لو تاویں اللہ تعالیٰ وہی پروردگار ہے نہ کہ اس سے کہیں کہ اس سے دروغ کے درمیان اصلاح کرانی۔ حیم میت کی وصیت کے ظلم کے خلاف جہد علی میں اس کو نصرت دینی گئی ہے۔

امام العسکری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تابع بن الاثرق نے جَنَفًا کا معنی پر پھتاہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کا معنی وصیت میں ظلم کرنا ہے۔ ابن الاثرق رحمہ اللہ نے کہا کیا عرب اس کا معنی جانتے ہیں؟ فرمایا ہاں کیا قرآن مجید میں زیادہ قول نہیں ملتا۔

اَلَمْ يَأْتِ لَعْنَتِيْ فِیْ اَخَوَانِيْ يٰ اَبْنِیْ مَا لَیْسَ بَیْنَهُ جَنَفًا

امام ابن جبر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الجحف کا معنی خطا کرنا ہے اور تخر کا معنی جان پر جو تخر ظلمی کرنا ہے۔ (۱)۔

حضرت سفیان بن عیینہ اور عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جَنَفًا کا معنی خطا ظلمی کرنا ہے اور اِشْمًا کا معنی جان پر جو تخر ظلمی کرنا ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے جَنَفًا کا معنی جحفًا یعنی ظلمًا نقل کیا ہے۔

امام عبد بن حمید اور امام ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تَكُنْ خَافٍ مِّنْ خَوَافٍ، یعنی یہ اسی وقت کا معنی ہے جو انسان قریب اسوت ہو جائے پھر عدلی نہ کر سکے اور حقوق العباد میں کوتاہی کر لے تو لوگ اسے کہیں کہ اس طرح وصیت کر اور فلاں کو اتنا مال دے (۲)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے جو ظلم کے ساتھ وصیت کرے تو میت کا ولی یا امام وقت اسے کتاب وصت کے مطابق درست کرے اس کے لئے تبدیل کرنا جائز ہے۔

حضرت سفیان بن عیینہ معید بن منصور اور یحییٰ بن یمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وصیت میں ظلم اور نقصان پہنچانا گناہ کبیرہ ہے۔

امام ابو داؤد نے مراسیل میں ابن ابی حاتم اور ابن مردودہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ میں صدقہ کو نکالنا کرنے والے کے صدقہ کو جو دنا ہے وہ اسی طرح وصیت میں سوت کے وقت ظلمی کرنے والے کی وصیت صحیح سمت لو تا دے۔





امام ابن ابی داؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے **الَّذِي يُكْرَهُ مِنْ قِيلٍ لَكَ مِنْ رَأْسِ ابْنِ تَابٍ** ہیں۔  
 امام ابن جریر نے بھی صحیحہ سے روایت کیا ہے کہ **رَوَى عَنْ ابْنِ تَابٍ** میں تفسیر کے روزے فرض تھے جس طرح ہم  
 یہ رمضان کے روزے فرض میں ان سے روزے کو پہلوں کے موسم میں آتے تو وہ انہیں دوسرے موسم کا طرف دیکھ رہے تھے  
 اور کفار کے موسم کا ان میں اضافہ کرتے تھے حتیٰ کہ وہ چھ ماہوں میں روزے ہو گئے۔ یہی اس آیت کا یہی مطلب ہے کہ ان پر بھی  
 روزے فرض تھے (۱)۔

امام ابن جریر نے صحیحہ سے روایت کیا ہے کہ ہم نے پہلے نسخہ دیا تھا جس پر رمضان کے روزے فرض تھے اور  
 ان پر فرض تھا کہ وہ رات کو سونے کے بعد کوئی چیز نہ کھائیں نہ پئیں اور نہ رمضان کے پہلوں میں اپنی بیویوں سے حقوق زوجیت  
 اور ان میں انہوں پر رمضان کے روزے سخت ہوتے تو انہوں نے مختلف طور پر رمضان کے روزوں کو ہم ہمارا کہی صرف جیسر دیا  
 اور کہا ہم اس پر تھیں کہ روزہ نہ کر دیں گے، یہ ہماری اس تبدیلی کا کفارہ ہو گا۔ مسلمان بھی انہوں کی طرح روزہ رکھتے رہے  
 اپنی سونے کے بعد کچھ کھاتے پیتے نہ تھے کہ ان میں عہدہ اور عربی خط کا اور انہیں پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے سچے طرح  
 دے دیے سب کچھ ان کے لئے کھانا پینا اور ہمارے روزہ قابل قرار ملا (۲)۔

امام ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں، انھوں نے تابع میں اور طبرانی نے معقل بن حکم رحمہ اللہ کے واسطے سے بھی کہہ  
 شیخ الاسلام سے روایت فرمائی ہے کہ نسخہ دیا پر رمضان کے پہلوں کے روزے تھے۔ میں ان کا یہ دشاہ میں ہو گیا تو انہوں نے کہا  
 اگر اللہ تعالیٰ اسے شفا دے گا تو ہم ان روزوں پر دن کا اضافہ کریں گے۔ پھر ان کے دوسرے بہ دشاہ نے موت کھایا اور اس  
 کے سر کو لٹیف ہو گیا۔ انہوں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ اسے شفا دے گا تو ہم ان روزوں پر رات کا اضافہ کریں گے۔ پھر  
 ان کا ایک اور دوست تھا۔ انہوں نے کہا ہم بقیہ میں روزوں کو کھلیں گے اسے وہ روزے اضافہ کریں گے اور یہ روزے ہم ہم  
 ہمارے میں رکھیں گے۔ میں اس طرح ان کے روزے بھی ہو گئے۔

امام ابن جریر نے صحیحہ سے روایت کیا ہے کہ **رَوَى عَنْ ابْنِ تَابٍ** میں دوسری شواہد پر رمضان فرض ہوا تھا (۳)۔  
 امام ابن جریر نے صحیحہ سے روایت کیا ہے کہ **الَّذِي يُكْرَهُ مِنْ قِيلٍ لَكَ مِنْ رَأْسِ ابْنِ تَابٍ** میں (۴)۔  
 امام ابن جریر نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ **كُنْتُمْ تَسْتَعْتُونَ** تاکہ تم کرشمہ کو اس کی طرح کھاتے پیتے  
 اور غور و فکر سے بچو (۵)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی داؤد نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے **أَنَّ قَاتِلَةَ دَابَّةٍ** سے مراد وہ مہینہ کے قہر  
 روزے تھے کہ چارے مہینہ **أَنَّ قَاتِلَةَ دَابَّةٍ** کا نام نہیں دیا ہے۔ اس کے پہلے لوگوں کے یہی تھے روزے تھے۔ پھر وہ  
 قہر نے رمضان کے مہینہ کے روزے فرض فرمائے (۶)۔

۱۔ تفسیر مجتہد محمد امجد، ج ۱، صفحہ ۱۵۵؛ طبع دار الفکر، بیروت۔ ۲۔ ایضاً، جلد ۲، صفحہ ۱۵۵۔ ۳۔ ایضاً

۴۔ ایضاً، جلد ۲، صفحہ ۱۵۵۔ ۵۔ ایضاً، جلد ۲، صفحہ ۱۵۵۔ ۶۔ ایضاً، جلد ۲، صفحہ ۱۵۵۔

۷۔ ایضاً، جلد ۲، صفحہ ۱۵۵۔

[illegible]

امام ابن جریر رحمہ اللہ اپنی احادیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے پہلے یہ مہینہ کے تین روزے تھے پھر  
ایک عافیت کے مضان کے روزے، پھر ان کو منسوخ کر دیا۔ پہلے روزہ عفا سے شروع ہوتا تھا اور اس میں اللہ تعالیٰ  
نے مسکین کو کھانا کھانے کا نام بھی رکھا تھا۔ مسافہ تہم میں سے حج پر جاتا مسکین کو کھانا کھاتا تھا اور ان کو کھانا کھاتا تھا اور اس کی  
ترتیب خاص تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فضلۃ حقیر آیت و آخرۃ ہارثہ نازل فرمایا اور دوسرے روزوں میں اللہ تعالیٰ نے فضلۃ  
مقدور حبیبین کو رکھیں فرمایا جس نے یہ منسوخ کر دیا۔ پھر ماہ یونینہ انہ یوم الثمن والی یوم الثمن الثمن یعنی سفر میں  
انکار کی اجازت سے پھر دوسرے روزوں میں اس کی تہذیب کر لے۔

امام مہدیانؑ نے کفر سے قیود و حرمان سے روایت کیا ہے کہ پہلے لوگوں پر بھی غضبناکی نے رمضان کا مہینہ فرض کیا تھا اور پہلے اوج میں تھیں روزے رکھتے تھے اور دو رکعت نماز صحیح اور دو رکعت نماز غلط سم واد کرتے تھے حتیٰ کہ ان پر غضبناکی نے رمضان کا مہینہ فرض فرمایا۔

امام حسن بن علیؑ نے اشدّۃً در حدّ سے روایت فرمایا ہے پہلا روزہ فوجِ مایہ اسلام اور ان کے حدود و لوگوں کا تقاضا کی سہولتی اور بغیرِ روزہ اور صحابہ کرامؓ نے کبھی روزہ نہ رکھے اور ان کے پیچھے تین روزے جسے جمعہ عشاء تک ہوتے تھے، نبی کریمؐ نے منع فرمایا اور صحابہؓ نے بھی اس میں غرض روزہ دوڑا لکھا۔

اسم ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصلیٰ کا راز اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے کی باتوں پر بھی غرض کیا تھا۔

اہم ایسا لیا جو قرآن مجید کی نصیحت کے ساتھ ساتھ روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں یہی انہوں میں سے ہر صفت پر پورے مضامین کے روزے فرض کیے گئے تھے جس طرح ہم نے یہ روایت: رمضان کے روزے فرض ہیں۔

امام محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انصاری پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے تھے اسی طرح قرآن پڑھنا بھی کئے گئے ہیں۔ اس کی تصریح قرآن مجید ہے کہ تَعْلَمُ اَنَّكَ الْاَوَّلُ الْاَوَّلُ انصاری کا معاملہ یہ تھا کہ انہوں نے ایک دن پہلے روزہ رکھا۔ کہنے لگا ہر دفعہ نہیں کر رہا ہوں پھر ایک دن مقدم کر آیا اور ایک دن مؤخر کر دیا۔ لیکن ہم فقط نہیں کر رہے۔ ان کا انکاری جواب یہ ہو گا انہوں نے کہا ہم دس دن پہلے کر چکے تھے اور دس دن مؤخر کر رہے تھے مگر ہم فقط نہیں کر رہے۔ پس وہ روزوں کا مہینہ بھی ترک کر بیٹھے۔

امام زمان علیہ السلام نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی اور ان پر فرض تھا کہ حسبِ وظیفہ

امام محمد بن قاسم نے حضرت مولانا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مجھے لوگوں پر درود ادا کرنے کا طریق فرمایا تھا کہ جب



الشَّهْرُ فَلْيَصُومُوا فِيهِ ۖ قَوْلُ آيَةِ سَابِقَةٍ مِّنْهُنَّ ۚ

۱۱۔ ابن حبان نے حضرت سلم بن اکوع سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان کے مہینہ میں مرضی سے روزے رکھنے سے جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا روزہ نہ رکھتا اور فریاد یا تعلق کہ یہ بہت کمین شہین نامہ نازل ہوئی۔ امام بخاری نے جو یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں اصحاب محمد ﷺ نے خبر دی کہ جب رمضان شریف نازل ہوا تو لوگوں پر یہ حکم بہت مشکل ہوا۔ پس جو روزہ ایک مسکین کو کھانا کھاتا تو وہ رمضان کے روزے نہ رکھتا بلکہ صحابہ کرام پر روزوں کا زک بھی شافی کر رہا جو مشکل سے روزہ رکھ سکتے تھے اور پھر ان کو ان کی درخواست دی گئی پھر اس حکم کو ذَلَّیٰ مَخْصُوعًا مِّنْكُمْ کے ساتھ منسوخ کیا گیا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا (۱)۔

امام ابن جریر نے ابو یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اصحاب محمد ﷺ نے فرمادے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو صحابہ کو ہر ماہ ٹھکانا نفل روزے رکھنے کا حکم دیا۔ یہ روزے فرض نہیں تھے۔ پھر رمضان کے روزے نازل ہوئے اور لوگ روزہ رکھنے کے عادی نہ تھے تو ان کے لئے انجائی مشقت کا باعث ہوا۔ پس جو روزہ نہیں رکھتا تھا وہ مسکین کو کھانا کھاتا تھا پھر یہ آیت نازل ہوئی تَمَنُّ شَهِدٌ مِّنْكُمْ الشَّهْرُ فَلْيَصُومُوا ۚ ۱۱۔ ایہ پھر یہ رخصت مرضی اور مسافر کے لئے تھی اور ہمیں روزے کا حکم تھا۔

امام صدیق عظیم اور ابن المنذر نے عامر الشعمی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت وَاعْلَمُوا أَنِّي لَا رَيْبَ لِقَوْلِي ۚ نَزَلَ ہُوَیْ قَوْلِي ۚ نَزَلَ روزہ نہیں رکھتے تھے اور کھانا کھاتے تھے۔ پس لوگوں نے روزہ صرف قراء کے لئے کر دیا تھا اور عدلی نے یہ آیت نازل فرمائی تَمَنُّ شَهِدٌ ۚ پھر تمام لوگوں نے روزہ رکھا۔

امام کبیر اور عبد بن حمید نے ابو یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں رمضان شریف میں عطاء بن ابی رباح کے پاس گیا جب کہ وہ کھانا کھا رہے تھے۔ میں نے پوچھا کیا تو رمضان میں کھانا کھا رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا روزہ کا حکم پہلے نازل ہو تو جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا نظر کرنا اور ایک دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھاتا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تَمَنُّ تَمَنُّ مِّنْكُمْ ۚ فَهُوَ شَهِدٌ ۚ پھر اپنی طرف سے دو مسکینوں کو کھانا کھاتا تھے۔ پھر جب تَمَنُّ شَهِدٌ مِّنْكُمْ الشَّهْرُ کا ارشاد ہوا تو مرضی، مسافر، کبیر کے علاوہ ہر مسلمان کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہو گیا۔ ہڑھ کے لئے جو کھانا کھا کر وہ افطار کرے اور یزید کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھائے۔

امام کبیر و عبد بن منصور، ابن ابی شیبہ (نے معصوم میں) بخاری، ابن جریر، ابن المنذر و ابن ابی شیبہ نے اپنی سنن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ یزید بن مطلق سے کہتے تھے اور فرمایا یہ منسوخ ہے اور اس کی تاریخ بعد ازل آیت تَمَنُّ شَهِدٌ مِّنْكُمْ الشَّهْرُ فَلْيَصُومُوا ۚ ہے۔

امام کبیر، سفیان، عبد الرزاق، المزیلی، بخاری، ابو داؤد (اللاحق میں) ابن جریر، ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن





کھانا چاہتا ہے مثلاً ماہِ عورت، دودھ پلانے والی عورت، ایوز عافرت اور انکی مرہض (۱)۔

امام ابن جریر نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہاں شمار ایسے روزے مفسقین کے متعلق ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہو اور روزہ رکھنے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابویعلیٰ، ابن المزیں، ابوداؤد، ترمذی، رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ صوم سے پہلے ایک سال روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے تھے تو انہوں نے شریعہ کا ایک جزائزین تیار کروایا پھر ان میں مسکین کو بلا کر انہیں کھلایا۔

ابو طبرانی نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک انسان صوم سے ایک سال پہلے روزہ رکھنے سے عاجز آ جئے تو وہ روزہ نہ رکھے اور ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور دارقطنی (انہوں نے اس کو صحیح بھی کہا ہے) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ابن عباسؓ کو لڑائی یاد دودھ پلانے والا لڑائی سے کھانا تو ان لوگوں کی قائم مقام ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ پس تجھ پر ایک مسکین کو ایک روزہ کے بدلے کھانا کھلا دیا ہے اور تجھ پر ان روزہ کی قضاء نہیں ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور دارقطنی نے حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹوں میں سے ایک کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ وہ حضرت ابن عمر سے حل کی حالت میں رمضان کے روزے کے متعلق پوچھے تو حضرت ابن عمر نے فرمایا اور انظار کرے اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت عبد بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ماہِ عورت روزے انظار کرے اور ۶۶ دودھ پلانے والی عورت ہنسی بچے کی تکلیف کا اندیشہ ہو تو وہ بھی انظار کرے اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلائیں اور ان پر قضاء نہیں ہے (۲)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عثمان بن الاسود رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اپنی عورت کے متعلق پوچھا کہ وہ حاملہ ہے اور روزہ رکھنا اس کے لئے مشکل ہے؟ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا اسے انظار کا حکم دے اور وہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ جب ٹھیک ہو جائے تو قضا کرے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ دودھ پلانے والی کو اگر خطرہ ہو تو وہ بھی انظار کرے اور کھانا کھلائے اور حاملہ کو بھی اپنے نفس کے نسیان کا خوف ہو تو وہ انظار کرے اور قضا کرے اور یہ مرہضین میں سے ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دو روزوں روزہ انظار کریں اور روزے کی قضا کریں۔

امام عبد بن حمید نے ابی نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حاملہ اور دودھ پلانے والیوں کو جب خطرہ ہو تو انظار

کہ یہ لہو ان کی جگر سے تھک رہا ہے۔

امام عید بن حید نے روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے ابا عبد اللہ کو رمضان میں اپنی مجلس کا اور بیڑہ کو روزہ کا اذان کر دیا۔  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَقَامُوا بِسُبْحَتِیْ

امام عید بن حید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے منیر بن عمرو غزوہ بدر میں جب اس آیت پر پہنچے تو فَقَامُوا بِسُبْحَتِیْ پڑھا۔

امام عید بن حید نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بھی سُبْحَتِیْ کا صیغہ پڑھا ہے۔

امام عید بن حید نے حضرت عطاء بن محمد سے روایت کیا ہے کہ یہ کہ یہ یقیناً لی کہ کہہ کے کے مطابق ایک مذہب ہے۔

امام عبد الرحمن بن عید بن حید نے حضرت عمر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے ہاؤس سے اپنی اللہ کے تعقیب پر چھوڑ دی اور میں نے وہ ستونوں کے رکھنے کی تحریق فرمادی ہے کہ فرمایا، اٹھا کر میں ہر روز ایک مذہب رکھا کریں۔  
میں نے پوچھا جس طاق کا روزہ فرمایا ہے مانتا کہہ کے کے مطابق دے۔

امام ابن قسطنطین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں جس کو لاہور کا روزہ ہو اور ہر رمضان کا روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو ہر روز ایک مذہب رکھائے۔

امام عبد الرحمن بن عید نے حضرت سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں صدقات و کفارات کا ہذا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب کا تھا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَصَلُّوا لِحُکْمِیْ وَلِذَٰلِكُمْ تَعْبَدُونَ

مروان بن عیسیٰ نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان کا جواب یہ ہے کہ وہ مسکین کو ایک صاع کھانا کھلا دے۔  
امام عید بن حید نے حضرت عمر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

امام عید بن حید نے حضرت طاہر بن عیسیٰ سے روایت کیا ہے کہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

امام عید بن حید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ہر رمضان کا روزہ اٹھارہ روزہ کیا جب کہ وہ بڑھے ہوئے تھے تو انہوں نے ہر روز کے بدلے چار مسکین کو کھانا کھلا دیا۔

امام ابن قسطنطین نے سفیان بن عیسیٰ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے جنس بن ابراہیم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رمضان کے مہینے کا انسان نہ پورے تو ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دے اور میری طرف سے تم پر ان کے بدلے دو مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ۔ امام ابن جریر نے ابن شہاب بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ روزہ رکھنا،  
نہ پورے مہینے سے بھر ہے (1) امام مالک، ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبل، مسلم، ابوداؤد و ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر اور بیہقی



اس میں صرف روزہ و ریش ہوں تھے، ان کے ساتھ اور کوئی دخل نہیں ہوگا۔ رشاد ہوگا روزہ اور ریش ہیں، اس سے ان کے اہل دین کے، اب ان کا آخری فرد داخل ہوگا تو روزہ بند کر دیا جائے گا۔ پھر اس روزہ اور سے کوئی اور داخل نہ ہوگا۔ ان تین کے لئے یہ زمانہ روایت کیا ہے تو اس روزہ اور سے دخل ہوگا دوسرے کا اور جو چاہے گا وہ بھی کیا سنا ہوگا۔

نامہ تہجدی نے حضرت پروردگار سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دوسرا اللہ علیہ السلام نے فرمایا روزہ و ریش یا کادری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا روزہ و ریش کے لئے ہے روزہ کے کی میں ہزار سال کا میرے لئے کھانا چٹا کرک کرنا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت پروردگار کے ارشاد سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو یوم النبی کے صحت میں اور وہ آپ کی خاطر رمضان کا روزہ رکھے گا اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے (۱)۔

امام نسائی اور بیہقی نے عمر ابن سعید بن ابی عن جدہ رحمہ اللہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے روزہ اور کے لئے روزہ افطار کرتے وقت مقبول ہو جاتا ہے۔

امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ اور کا سوا عبارت ہے، اس کا خاموشی نہ ہو شیخ ہے، اس کا شمس روٹتا ہے، اسی کی دعا مقبول ہے اور اس کا گناہ معاف ہے۔

اسی طرح (۲) نے الکاف میں (۱) ابن ابی شیبہ، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور بیہقی نے رحمہم اللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو بندہ روزہ کی حالت میں سبک کرتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، اس کے اعضا تسبیح کرتے ہیں اور آسمان والے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جاتا ہے۔ اگر وہ ایک یا دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو اس کے لئے آسمان نور سے روشن ہو جاتے ہیں۔ اسی کا یہ جو میں نے سنا ہے کہ جو شخص یوم النبی کے صحت میں اور وہ آپ کی خاطر رمضان کا روزہ رکھے گا اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے (۱)۔

امام بخاری نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس روزہ کے لئے ایسے کھائے اور پینے سے روکے، رکھا جس کی اس کو خواہش تھی تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے کھل کھلے گا اور جنت کا شراب پائے گا۔

امام بخاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نبی تعالیٰ نے نبی و مرسل کے ایک کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی قوم کو بتاؤ کہ جو بندہ میری رضا کے لئے روزہ رکھے گا میں اس کے جسم و صحت و عقل کا اور اس کا اجر بھی بڑا کروں گا۔

امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم مسند میں ایک غزوہ پر جا رہے تھے کہ ایک منادی نے ندا دی اسے کشتی والو! تم اپنی بات بتاؤ۔ حضرت ابوسری نے کہا میں نے کہا کہ تم تمہیں

یہ کہتے کہ جو احبار سے لئے پکیزہ ہے اور نظر جہر سے لئے الجھائے گئے ہیں اور منشی ہمارے لئے مسند رکی مگر انکی میں بھل رہی ہے، اس نے فرمایا کیا میں تمہیں اس فیصلہ کے متعلق نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر لازم کر رکھا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں نہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ پر یہ فیصلہ لازم کر رکھا ہے کہ جو بندہ دنیا میں اللہ کی رضا کے لئے اپنے آپ کو ایک دن پیاسا رکھے گا اللہ پہنچے گا کہ اسے قیامت کے دن میرا پ کرے۔

امام احمد سنائی، ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو میں آپ سے حاصل کروں تو مجھے اللہ اس کا صلہ دے کر فرمایا تم پر روزہ لازم ہے، اس کی مثل کوئی عمل نہیں ہے۔

امام بیہقی نے عبد اللہ بن ابی ربیع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قیامت کے روز روزہ داروں کے لئے دس خران لگائے جائیں گے وہ دھارے ہوں گے اور لوگ حساب کی تکلیف میں مبتلا ہوں گے۔

امام بیہقی نے حضرت کعب الاحبار سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قیامت کے دن ایک سادو ہندارے گا ہر بھیٹ والے کو اپنی بھیٹ کی کار لے دیا جائے اور زیادہ بھی دیا جائے لیکن اہل قرآن اور روزہ داروں کو اجر بلیغ حساب کے دینے جائیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نیک کام کرنے والوں کے لئے رخصت کے روزہ داروں میں سے ایک نیک شخص روزہ داروں کا جس سے امن کو ملایا جائے گا اور روزہ داروں کے لئے حدود و حدود کا نام بیان ہے (۱)۔

امام مالک نے عطاء بن یدع، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، نسائی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ داروں کا حال ہے۔

امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ کے نبی فرماتے تھے اور وہ اپنے رب سے روایت فرماتے تھے کہ تمہارا رب فرماتا ہے روزہ داروں کا حال ہے پھر اللہ اس کے ذریعے تم سے پچھاؤ کہ تمہارے۔

امام احمد اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ روزہ داروں کا حال ہے اور آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلم ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور بیہقی نے عثمان بن ابی العاص اشجعی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ روزہ داروں کے ذہن کا حال ہے جیسے تمہیں میں سے کسی کی جنگ سے ڈھان ہوتی ہے (2)۔

امام ابن ابی شیبہ، نسائی، ابن خزیمہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ روزہ داروں کا حال ہے جب تک کہ اس کو چرخہ چھڑا دیا جائے (3)۔

امام طبرانی نے الاسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ

و حال ہے جب تک اسے چاڑ نہ جائے پوچھا گیا کہ کس سے بچتا ہے فرمایا بھوت اور فحیت سے بچتا ہے۔

امام ترمذی اور بیہقی نے علی سلیم کے ایک نفع سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا سبحان اللہ نصف میزان ہے، الحمد للہ میزان پیکر روز ہے، اللہ اکبر آسمان اور زمین کے درمیان و الحمد للہ وہ ہے، و نحو نصف میزان ہے اور روز نصف صبر ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روز نصف صبر ہے اور ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

امام ابن ہری اور بیہقی نے حضرت مسلم بن سعد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

امام ابن سعد، ابن ابی شیبہ ترمذی (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) نسائی، ابی داؤد اور بیہقی نے حضرت امام مارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا پیش کیا آپ ﷺ نے فرمایا تم بھی کھاؤ۔ اس نے عرض کی میں روزہ سے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جاتا ہے تو خوشی روزہ دار کیسے آجاتے ہیں حتیٰ کہ دوسرے لوگ کھانا کھانے سے غارٹا اوہ جے میں یا کھنا ختم کر دیتے ہیں۔

امام ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے درگاہ میں حاضر ہوئے جب کہ آپ ﷺ کھانا کھا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مال کھانا کھاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں روزے سے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم یا ہر ذوق کھا رہے ہیں اور حضرت ذوال رضی اللہ عنہ کا ذوق بہت حساس تھا وہ بے روزہ دار کی ہڈیاں بھی کھا کر دیتے ہیں اور جب تک روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جاتا ہے خوشی روزہ دار کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب روزہ دار کے پاس کھانا کھاؤ تو ہے تو جاتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں (۱۰)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب روزہ دار کے پاس کھانا کھاؤ تو ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت محمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب روزہ دار کے پاس کھانا کھاؤ تو ہے تو اس کے مناسل تک بیان کرتے ہیں (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے (۳)۔

امام ابو یوسف، ابو یوسف، ابو یوسف رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ



غایہ اسلام نے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر آپ ان ظلمات کے ساتھ مجھ سے سبقت لے گئے تو مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے یا مجھے مذہب و دین کے تمام لوگ سب سے ائمہ قدس میں میں سے ہو گئے اور وہ جگہ سے بھر کر ایک بلڈرگ پر بیٹھے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ کلمات کے طابقی ملل کرنے کا حکم دیا ہے اور جنہیں بھی غلامِ رب نے کہ تم بھی اس کے مطابق عمل کرو۔ پس یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرو۔ بواحد کا شریک ٹھہراتا ہے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو اپنے نہ جس سے نہ یا جاننے کے ذریعے ایک غلام خریدتا ہے پھر اسے کہتا ہے یہ میرا مگر ہے اور یہ میرا کام ہے تو کام نہ راہ اور حاصل مجھے پہنچا۔ وہ کام نہ کرتا ہے اور اس کا صلہ انک کے علاوہ کسی کو پہنچاتا ہے۔ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اس کا ختم ہو اس طرح ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے، جب تم نماز پر حقوق اور احقر نہ لکھو۔ اللہ تعالیٰ بندے کے سامنے ہوتا ہے جب تک وہ نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھتا اس نے تمہیں روزے کا حکم دیا۔ اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو ایک گروہ کے ساتھ ہے اور اس کے پاس ایک خوشبو کی قھلی ہے۔ گروہ کا ہر فرد اس کی خوشبو کو پسند کر رہا ہے اور روزہ دار کی بواحد اس گروہ میں کشتوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اس نے تمہیں حدود کا حکم دیا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی، تہ ہے جس کو دشمن نے گرفتار کر لیا ہو اور اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھ دیئے ہوں۔ دو آگے چڑھیں تاکہ اس کی گردن اڑا دیں تو اس نے کہا میں تم کو اپنے نفس کا لکھن کا کثیر کے ساتھ نہ دینا ہوں۔ پس اس نے اپنے نفس کا ان کو بندہ کر دیا۔ اس نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اللہ کا ذکر کرو۔ اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کے پیچھے اس کا دشمن چوری سے ٹکرا ہے جنی کہ وہ ایک مضبوط غلط پروا تو اس نے اپنے نفس کو دشمن سے بچا لیا۔ اس طرح بندہ شیطان سے اپنے نفس کو نہیں بچا سکتا ہے مگر اللہ کے ذکر سے۔

امام طبرانی نے علامہ ابن کثیر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنگ کرو نیست باوئے روز سے رکھو صحت مند ہو جاؤ گے، مگر کوئی ہو جاؤ گے۔

امام احمد ابن ابی خالد نے کتاب الجہاد میں، طبرانی اور احکم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے فرمایا قیامت کے روز روزہ اور قرآن بندے کی شفقت کریں گے روزِ عرض کرے گا اسے رب میں نے اس کو کھانے سے اور شہوت کے چر کرنے سے روک دیا، پس تو اس کے متعلق میری سفارش تو اس فرما تو ان کہے گا میں نے اس کو رات کی بندہ سے روک دیا اس کے متعلق میری سفارش تو اس فرما۔ پس دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

امام ابویہنی اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ایک شخص نفی، روزہ رکھتا ہے پھر اسے زمین بھر سونڈ دیا جائے تو حسب کے دن سے پہلے اس کا ثواب مکمل نہ ہو گا۔

بخاری و مسلم ہر دہائی اور نسائی نے حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ اللہ کی رضا کیلئے روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے آگ سے اس کے چہرے کو تر سالہ اور درویشا ہے (۱)۔

امام حیرانی نے اوسط اور صغیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے



فرمایا جس نے اللہ کی رضا کے لئے ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو رکعت کے دو نمازیں ایک خندق بنا دے جو جس کی چڑائی آسمان اور زمین کے درمیان مسافت یعنی ہوگی۔ طہرانی نے عمرو بن حصہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک دن اللہ کی رضا کے لئے روزہ رکھا آگ اس سے سو سال کی مسافت دور ہوئی۔

ماہ ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی رضا کئے ایک دن روزہ رکھے گا اس دن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال (کی مسافت) دور کرے گا (1)۔

ماہ ترمذی نے ابو امامہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی رضا کے لئے ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان ایک خندق بنا دے گا۔ اس کی چڑائی اتنی ہوگی جتنی کہ زمین و آسمان کے درمیان مسافت ہے۔

امام احمد و ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے)، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخصوں کی عبادتیں کی جاتی۔ روزہ دار جب دو اظہار کرتا ہے، حامل امام اور مظلوم کی دعا، اللہ تعالیٰ اس کو دواؤں کے اوپر اٹھاتا ہے، اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیتے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عزت کی قسم میں تیری ضرورتہ اگر وہ رکھوں گا اگرچہ کچھ عرصہ بعد (2)۔

امام ابن ابی شیبہ نے کتاب الجوامع میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ داروں کے مومنوں سے کشمور کی خوشبو منگنی ہوگی۔ ان کے لئے قیامت کے دن عرش کے نیچے ستر خوں لگایا جائے گا، اور اس سے کھنکھیں گے جب کہ لوگ شہت میں ہوں گے۔

امام طہرانی نے معاد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک ستر خوان لگایا ہے جس کے اوپر بیٹے کھاتے ہیں جو نہ کچھ نہ دیکھے ہیں اور کافروں نے سنے ہیں اور نہ کسی کھول میں ان کا تصور آیا ہے اور اسی ستر خوان پر صرف روزہ دار بیٹھیں گے۔

حضرت ابو اسحاق بن حبان نے فتاویٰ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز جب روزہ دار اپنی قوم سے انھیں ملے تو اپنے روزے کی خوشبو کی وجہ سے پچھانے میں نہیں آئیں گے ان کے سہنجوں کی خوشبو کشمور کی خوشبو سے پاکیزہ ہوگی، ان کے لئے ستر خوان اور آفتاب رکھے ہوئے ہوں گے جن پر کشمور کی مہر لگی ہوگی، اور شاد ہوگا کھاؤ تم جو سے ہو، چو تم پیاسے ہو، دو گوں کو چھوڑو اور آرام کرو، فرماتے اس وقت عداوت برداشت کی جب لوگ استراحت میں ہوتے تھے اور کھاتے پیتے تھے لوگ اس وقت مشغول اور پیاس میں ہوں گے۔

امام ابن ابی الدیانی نے کتاب الاحیاء میں معیوب بن کثیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس مرد کو لوگوں کے سروں کے اوپر ایک بانٹوں کی بلندی پر ہوگا، جنم کے روز اس کے کھلے ہوں گے، ان کے اوپر اس کے شعلے اور گرم لولہ چل رہی ہوگی اور روزانہ کے شعلے ان پر پھل رہے ہوں گے جتنی کہ زمین پر لوگوں کے پیوند سے انکی بددعا تھی جی بھی مردہ کی بدبو ہوتی ہے







جاتے ہیں اور روزے کے روزوں کے بند کئے جاتے ہیں اور شیطانوں و جنوں کو روکا جاتا ہے اور مورت و ایک مٹائی نہ لڑتا ہے اسے  
خبر کے مطابق کرنے والے اور اسے قرآن مجید کی حد تک جو حد تک حد مضان ختم ہو جائے گا اور  
امام احمد، ابو نعیم اور بیہقی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
انھار کے وقت اللہ کے لئے چند لوگ آگ سے آزاد کئے گئے ہوتے ہیں۔

امام مسلم اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نماز میں اور  
جو سے جمع ہو گا اور رمضان سے رمضان تک درمیان میں جتنے گناہ مٹا دے گا وہ سب چیزیں گناہ ہیں جب کہ انسان  
نفاق و کبر سے بھٹک کر رہے۔

امام ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا میں نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کی حد کو پہنچا تا کہ جس چیزوں سے روزے کی حفاظت ضروری ہے اس سے  
حفاظت کرے تو مجھے سب ملے گا کفار و کفار۔

امام ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز کے وقت  
اللہ کے لئے کچھ آزاد کرتے ہیں اور یہ ہر رات کو کرتے ہیں (۱)۔

امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، مسلم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو قریش میں اور  
رسول میں پانچ سو ہتھیار رکھے جاتے ہیں اور ان میں سے ایک سو نو ہتھیار کھینچ کر رکھا  
جاتا ہر رات کو ایک مٹائی نکالتا ہے اس خیر کے متواتر توجہ دے کر اسے خیر کے متواتر رک جائے گا چاہے اللہ کے لئے جہاد سے مراد  
ہوئے ہیں۔ یہ ہر رات کو طے جاری رہتا ہے (۲)۔

امام ابی نعیم، نسائی اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر رات کو  
فرما ہم شیش ٹونٹری نکالتے ہیں کہ تمہارا پاس رمضان کا مبارک بیڑہ آجکے دن کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض  
کئے ہیں اس میں بدلتے روزے رکھ لے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے  
اس میں ایک رات سے چار روزہ تک اس کی فیر سے محروم ہو گیا اور ہر روز ہو گیا (۳)۔

امام احمد، ابو نعیم، ابو نعیم (فی الثواب) بیہقی (۱۱ ص ۱۱) ابن ماجہ (۱۱ ص ۱۱) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کو رمضان کے پانچ ایسے خصال دیئے گئے ہیں جو ان سے پہلے  
کسی امت کو عطا نہیں کئے گئے روزے دار کے منہ کی بول اللہ کے نزدیک مستحب سے زیادہ مانگنا ہے۔ ان کے لئے ملائکہ

۱۔ مصنف ابن ابی نعیم جلد ۲ صفحہ ۲۷۰ ۲۔ سنن ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۳۰۸ (۶۴۳) ۳۔ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

۳۔ ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ (۱۵۴۲) ۴۔ مصنف ابن ابی نعیم جلد ۲ صفحہ ۲۷۰ (۸۸۶۷)

استغفار کرتے رہے ہیں حتیٰ کہ روزِ اقصیٰ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی جنت کو حیران فرماتا ہے پھر فرماتا ہے: ہو سکتا ہے میرے نیک بندے دنیا سے تکلیف اور مشقت اٹھائیں اور وہ میری طرف آئیں اور رمضان میں شایعین کو بکھڑا دیا جاتا ہے، جتنی غلامی اس مہینہ میں کی جاتی ہے اتنی اور کسی مہینہ میں نہیں کی جاتی اور انہیں آخری رات معاف کر دیا جاتا ہے۔ عرض کی گئی بارِ رسول اللہ ﷺ کیا یہ لیدہ اللہ ہے؟ فرمایا: نہیں، لیکن حامل کو پورا کر دیا جاتا ہے جب وہ اپنا عمل کر لیتا ہے۔

امام ترمذی اور الاصہبائی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو رمضان میں پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں۔ (1) جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ میری امت کی طرف دیکھتا ہے اور جس کی طرف اللہ رکھے گا اسے بھی عذاب نہ دے گا (2) ان کے مومنوں کی خوشام کے وقت اللہ کے نزدیک تیسویں سے زیادہ پاک ہوتی ہے (3) مانگہ برج اور تمام ان کے لئے استغفار کرتے ہیں (4) اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو تحمید دیتا ہے کہ وہ تیرا ہو جائے اور میرے بندوں کے لئے عین ہو جائے، ہو سکتا ہے وہ دنیا کی عطا سے آرام حاصل کرنے کے لئے میرے گھر اور میری کراست میں آجائیں (5) جب آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ تمام کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ یہ لیدہ اللہ ہے؟ فرمایا: نہیں کیا تم مرادوں کی طرف نہیں دیکھتے جو کام کرتے ہیں جب وہ کام سے دور رہا ہوتے ہیں تو انہیں پورا کر دیا جاتا ہے۔

امام ترمذی نے شعب ابیہان میں اور الاصہبائی نے الترفیب میں حضرت اسحاق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے لئے رمضان کی برکت پورے سال (کافی) آگ سے آزاد ہوتے ہیں اور جب آخری رات ہوتی ہے تو گزشتہ تمام راتوں کی تعداد کے برابر آزاد کئے جاتے ہیں۔

امام ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پورا مہینہ ان میں سے کوئی ایک نہیں بدلتا، کیا ہر کس جن بکھڑا رہے ہر تے ہیں اور ہر رات صبح کے طلوع ہونے تک ملاؤں نہ دیتا ہے اسے خیر کے مثلاً شیوا! عمل کرو اور خوش ہو۔ اسے شر کے مثلاً شیوا! رک جاؤ اور آسمان کی طرف دیکھو، کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ ہم اس کو بخش دیں؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ ہم اس کی توبہ قبول فرمائیں؟ کوئی ہے دعا کرنے والا کہ ہم اس کی دعا قبول فرمائیں؟ کیا ہے کوئی سائل کرنے والا کہ ہم اس کا سائل پورا فرمائیں؟ ہر انھوں نے کہ وقت رمضان میں اللہ تعالیٰ کے لئے آگ سے ساتھ ہر روز فرادہ زاد ہوتے ہیں جب عید کا دن ہوتا ہے جتنے پہلے پورے پہنچے ہیں آزاد کئے گئے ہوتے ہیں ان کی مثل میں ان آزاد کئے جاتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن خزيمة، (فی المسیح) ترمذی اور الاصہبائی نے الترفیب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر تیرے مہینہ پہنچ چکا ہے یعنی رمضان کا مہینہ آچکا ہے رسول اللہ کی قسم مسلمانوں پر مسلمانوں کے لئے اس سے بہتر مہینہ نہیں گزرا اور منافقین پر اس سے برا مہینہ نہیں گزرا۔ رسول اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اس کا اجر

ہو اب اس نے داخل ہونے سے پہلے کھتا ہے اور اس کے داخل ہونے سے پہلے اس کا ہوجا اور شدت لکھتا ہے۔ یا اس لئے کہ سونہر عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لئے اس میں مقتدی کرنا ہے اور مخالف اس میں مویشیں کی نیبت اور اس کی پروا درہی تیار کرنا ہے یہ لہجہ مویشیں کے لئے طبیعت ہے اور فوجوں پر جتنی ہے ۱۷۔

اور العقیلی (انہیں نے اسے ضعیف کہا ہے) ابن خزیمہ (صحیح میں) یعنی، خطیب اور صاحبہ بن (ترغیب میں) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن خطب فرمایا اے لوگو! تمہارے پاس بڑا بزرگت عفت و ایمان پہنچ چکا ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ایک رات ہے جو جزا و معجزوں سے بھر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے کو فرض اور اس کے رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے جو اس میں ایک نکل کرے گا وہ اس طرح ہوگا گویا اس نے غیر رمضان میں فرض کیا ہوگا اور جو اس میں فرض لا کرے گا وہ اس نقص کی تہ ہوگا جس نے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے ہوں یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ مہینہ غم خواروں کا ہے۔ اس مہینہ میں مومن کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے اور جو اس میں کسی روزہ اور کو روزہ اقطاع کرے گا تو یہ اس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور اس کی گناہوں سے آزاد ہو جائے گی اور اس کو روزہ دار کی نفل و اجر ملے گا لیکن روزہ دار کے اجر میں کمی نہیں ہوگی۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا تم میں سے ہر شخص ایسا مال پاتا ہے جس کے ساتھ روزے اور کو روزہ اقطاع کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ثواب اسے بھی ملے گا فرماتا ہے جو روزہ کے گناہوں یا ایک گناہ پر اپنی کے گناہوں سے روزہ اور کو روزہ اقطاع کرے اور جو روزہ دار کو صبر ہو کر کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے عوض سے اس طرح ملائے گا کہ وہ بھی ایسا مال ہوگا جتنی کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کا پرانا اور جہانی عشرہ معفرت اور آخری عشرہ اہم سے آزادی کا ہے۔ جس نے رمضان میں اپنے غلام سے تحفہ کیا اس کو بخش دیا جائے گا اور اہم سے آزاد کر دیا جائے گا۔ جس نے اس میں چار نعلینوں کی کفرت کر دیا وہ چھتیس ایکس ہیں جن کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کر دے اور وہ ایکس ہیں جن سے چھتیس اشتیاق نہیں۔ وہ چھتیس جن کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کر دے وہ ہیں لا الہ الا اللہ اور اس سے استغفار کرنا۔ وہ چھتیس جن سے چھتیس خفا نہیں وہ یہ کہ تم جنت کا سوال کر دے اور روزے سے بندھا لگو۔

امام ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ نے تم پر فرض کئے ہیں اور میں نے اس کا قیام سنت بنا دیا ہے۔ جو رمضان کا روزہ روزہ رکھے گا اور رات کو قیام کرے گا ایمان کی حالت میں اور قرب کی نیبت سے خود گم نہ ہوں۔ اس طرح نکل جائے گا جیسے بچے کو ماں جنم دیتی ہے تو اس دن اس پر کوئی جناہ نہیں ہوتا۔

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرض نماز دوسری نماز تک کہ وہ ہے اور جمعہ ماجد جمعہ تک گناہ ہے ان گناہوں کے لئے جو درمیان میں آئے اور ایک رمضان کا مہینہ آئندہ

انھوں نے جیسے کہ ایک روسی قادیان کا گروہ ہے۔ سوئے چینی ٹاپاؤں کے ساتھ شریک تنظیم اور صحت لاکرٹ کرنا اور عہدہ توڑنا جس نے اس کی بار سال الہ مشیخہ الحارم نے اللہ کا شریک تنظیم ان کو بچایا نہ ہے یہ عہدہ توڑنا اور صحت ہا قراب کیا ہے؟ فرما بہاؤ تو رہا ہے کہ شریک تنظیم کی جانیں ہاتھ کے ساتھ صحت کرتے پھر اس کی مخالفت کرتے ہیں سے اپنی تمام کے ساتھ حق کرتے ہو صحت ہا قرابت ہر صحت سے نکل دیا۔

امام ابن خلیزیر، یحییٰ اور ابوسعید خدری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب رمضان کا مہینہ آتا تو مومن غلہ بھرتا، فرماتے: جہاں اللہ قسم کہ اس کا استقبال کر دے وہ قسم، کوئی استقبال کر رہا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے تم سے بڑا چاہیے، آپ پر قربان کیا ہوں، ذوالِ حق ہے، دشمن کبھی چکا ہے؟ فرمایا: نہیں۔  
 رشتہ دار کا مہینہ (آچھا ہے)۔ کہیں کبھی رات کو نوافل کی اس کو تم تہجد والوں کی منگرت فرماتا ہے تو میرا ایک فیصلہ اپنے سر و حرکت ہے: وہ افطار کو کبیرہ یا جودادادو۔ کسی کی برائی پہنچ گئی تو نے اسے فرمایا میں نے کون خیر سیرنگ لگا دیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے کسی قسم یا رسول اللہ! یا نہیں۔ میں نے مسافروں کے لیے سوچا ہے (کہ کیا میں کسی بھی مفقودت ہو جائے گی؟) تو کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافروں کا فرستادہ رکھنے کے لئے اس میں کچھ نہیں ہے۔

[illegible]

۱۱) حاکم (آہل حق سے کبھی کہا ہے) نے سہروردی اکتی بن کعب بن عمرو بن ابی ذرہ اللہ کے طلبہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارحم الراحمین منیر الے آرام منیر الے آئے جب آپ صبح یزیدی چمے تو فرمایا آمین۔ جب دوامی یزیدی چمے تو فرمایا آمین۔ پھر جب تیسری یزیدی چمے تو فرمایا آمین۔ جب آپ اترے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آج آپ سے ایک نیک بات سنی ہے جو پہلے ہمیں نہ ملے تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو تم سے ہے سو آیا اور کہا



ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان پایا بھروسہ کی مغفرت نہیں ہوئی۔ میں نے کہا آمین۔ جب میں دوسری نیز گھا پر چڑھا تو جبریل نے کہا زیادہ ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسری نیز گھا پر چڑھا تو ہرگز نے کہا ہلاک ہو جائے وہ جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا یا ان میں سے ایک کو پایا بھروسہ میں داخل نہیں کیا۔ میں نے کہا آمین۔

امام ابن حبان نے حضرت الحسن بن مالک بن حریث بن ابی بن جعدہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ خیمہ منبر پر چڑھے پھر جب ایک نیز گھا پر چڑھے تو فرمایا آمین پھر دوسری پر چڑھے فرمایا آمین پھر تیسری پر چڑھے فرمایا آمین۔ پھر فرمایا میرے پاس جبریل آیا اور کہا ہے میرا جو رمضان کو پائے بھروسہ کی بخشش سے وہ اللہ تعالیٰ اس کو پاک کرے۔ میں نے کہا آمین۔ پھر کہا جس نے اپنے والدین کو یا ایک کو یا پھر درود رخ میں داخل ہوا اللہ اس کو بھی پاک کرے۔ میں نے کہا آمین۔ جبریل نے کہا جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے اللہ اس کو بھی تباہ کرے۔ میں نے کہا آمین۔ امام ابن خزيمة اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے نبی کریم ﷺ خیمہ منبر پر چڑھے اور فرمایا آمین آمین آمین عرض کی گئی یا رسول اللہ آپ منبر پر چڑھے اور آپ نے فرمایا آمین آمین آمین۔ آپ ﷺ نے کہا جبریل میرے پاس آیا اور اس نے کہا جو رمضان کا مہینہ پائے بھروسہ کی مغفرت سے ہو اور درود رخ میں داخل ہو جائے تو اللہ اس کو تباہ کرے (مجھے کہا) تم کہو آمین تو میں نے آمین کہا۔

امام بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں رسول اللہ ﷺ جب رمضان کا مہینہ پانا تو کمر بستہ ہو جاتے پھر آپ بستر پر نہ آتے حتیٰ کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو جاتا۔ امام بیہقی اور اصحابی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ کا رنگ خیمہ ہو جاتا اور آپ کی نواز زیادہ ہو جاتی اور دعائیں گزرتی۔ حدیث پیدا ہو جاتی اور رمضان میں اجماعی نوافل نہ ہو جاتے۔

امام طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب رمضان داخل ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ہر قیدی کو آزاد کر دیتے اور ہر سائل کو مٹھا فرماتے۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا رمضان میں رات کے پہلے تیسرے صبح میں یا آخری تیسرے صبح میں ایک مٹائی تیار دیتا ہے کیا کوئی سائل نہیں ہے جو سوال کرے تو اسے عطا کیا جائے۔ کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا نہیں ہے کہ وہ مغفرت طلب کرے تو اس کی مغفرت کی جائے۔ کیا کوئی قرب کرنے والا نہیں ہے کہ وہ قرب کرے تو اس کی قرب قبول کی جائے۔

امام بیہقی اور اصحابی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ تیرے نوافل سے صدقہ افضل ہے؟ فرمایا رمضان شریف میں صدقہ کر۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت ایک سال سے



امام بیہقی اور ابوالصہبانی نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں پھر ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا حتیٰ کہ رمضان کی آخری رات آجاتی ہے اس کی کسی رات میں بعد از صبح نہ نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عمدہ کے بدلے فیروزہ پڑائیگیں لکھتا ہے اور اس کیلئے جنت میں سرخ یا قوت سے مگر نہ تاج ہے جس کے ساتھ ہزار دروازے ہوں گے۔ اس میں سوئے کا ایک کھل ہوگا جو سرخ یا قوت سے مرصع ہوگا۔ جب رمضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ رمضان کے اس دن کی مثل تک نور اس کے لئے ہر روز ستر ہزار فرشتے جس سے شام تک استغفار کرتے ہیں اور رمضان کے مہینہ میں دن بہ رات کے وقت کعبہ و کرا تاج اس کے بدلے لکھا ہرخت ہوگا جس کے سایہ میں پانچ سو سال ایک سواری چلے گا۔

امام طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہینوں کا سرور اور رمضان کا مہینہ ہے اور دنوں کا سرور جمعہ ہے۔ بیہقی نے کعب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دن اور رات کی کھڑکیوں کا چرڈ کیا اور ان میں فرض نمازوں کو مقرر فرمایا پھر دنوں کو منتخب فرمایا اور دن میں سے جمعہ بنایا، مہینوں کو چنا پھر ان سے رمضان کا مہینہ بنایا، اتوں کو چنا اور ان میں ایک دن اللہ و ملائکہ مقامات کو چنا اور ان میں سے صبر چنا۔

امام ابوہریرہ (نے الثواب میں) بیہقی اور ابوالصہبانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ چند رمضان کے دخول کی خاطر ایک سال سے دوسرے سال تک تبادلی کی جاتی ہے اور طریقیں کی جاتی ہے۔ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے ہوا چلتی ہے جس کو طیر و کھا جاتا ہے جنت کے پتے اور دروازے کے کیواڑوں کے نیچے پڑ پڑاتے اور بچتے ہیں تو آواز سی جاتی ہے کہ سنئے والوں نے کبھی اس سے خوبصورت نواز نہیں سنی ہوگی۔ پھر موئی و انگھوں والی حوریں اچھلتی ہیں اور جنت کی بلندی میں جھانکتی ہیں پھر بخاری بتی ہیں کہ کوئی اللہ کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا والا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا نکاح کر دے وہ موئی موئی انگھوں والی حوریں اچھلتی ہیں ہائے جنت کے رضوان یہ رات کون کی ہے وہ انہیں نصیب کے ساتھ جواب دیتا ہے پھر کہتا ہے۔ یہ رمضان کی پہلی رات ہے۔ امت محمدیہ ﷺ کے روزہ و دنوں پر جنت کے دروازے کھولے گئے ہیں اسے جبریل رضی اللہ عنہ براتر جا اور سرکش شیطانوں کو بھڑکے اور انہیں جڑیاں ڈال دے پھر انہیں سند میں پھینک دے حتیٰ کہ یہ محمد ﷺ میرے حبیب کی امت کے روزوں کو خراب نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات کو مہمانی کو فرماتا ہے کہ تین مرتبہ ندا دے کوئی سوائی ہے کہ میں اس کا سال پورا کروں کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اس کی توبہ قبول کران، کیا کوئی استغفار کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں۔ کون ایسا مجھ سے ہوئے خزانوں والی ذات کو قرض دے گا جو کسی چیز سے محروم نہیں ہے جو پورا پورا بدلہ دینے والا ہے ذرہ برابر بھی کسی نے کرنا نہیں ہے۔ فرمایا اور ہر روز رمضان کے مہینہ میں افطار کی وقت اللہ تعالیٰ ایسے لاکھ آدمی آزاد فرماتا ہے جن پر روزہ واجب ہو

بچتی تھی اور جب رمضان کا آنی دیکھا تو اس دن اللہ تعالیٰ کی اتنی مقدار میں بند سے آگ سے تیز اور گرمی سے جتنے دن سے پہلے دن سے نئے گرا تھی دن تک آگ اور گرمی سے اور جہیز اللہ ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو تھم کر فرمایا ہے اور مکہ کے گرد وہیں زمین پر اتنا ہے اور ان کے پاس بڑھ چکا ہوتا ہے۔ وہ جھنڈا کھینچ کر لے گا اور جہیز کے چھ سو چوبیس اور ان میں سے دو پانچ سو ہیں جن کو وہ صرف اسی رات کھاتا ہے وہ مشرق سے مغرب تک پہنچ جاتا ہے۔ جہیز ملائکہ کو اس رات بڑھ چکا ہے وہ ہر گھر سے لوٹے والے اور بیٹھے والے پر سلام کرتے ہیں اور یہ نماز پڑھنے والے پر سلام کرتے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ معاف کرتے ہیں اور ان کی دعاؤں پر آئین کہتے ہیں حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ جب فجر طلوع ہوتی ہے تو جہیز ملے ہوا ہے ملائکہ کے گرد کھینچ کر لے۔ وہ کہتے ہیں اے جہیز اللہ تعالیٰ نے اس کو تھم کر فرمایا ہے اور ان کی دعاؤں کا کیا کیا ہے؟ جہیز ملے کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے آج کی رات ان کی طرف دیکھا ہے ان کو معاف فرمادیا ہے اور ان کو بخش دیا ہے سوائے چار شخصوں کے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ فرمایا وہ ان کی شراب پیئے والے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اور اللہ تعالیٰ کو توڑنے والا اور مشرک۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! عیش کون ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کرنے والا۔

جب فجر کی رات ہوتی ہے اس رات کو انعام کی رات کہا جاتا ہے۔ جب فجر کی صبح ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہر شے میں فرشتے بھیجتا ہے وہ زمین پر اترتے ہیں اور انہیں کھدو، غلے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور انکی آواز سے ندا دیتے ہیں جس کو انہوں اور انسانوں کے علاوہ اللہ کی تمام مخلوق سنتی ہے فرشتے کہتے ہیں اے اللہ تعالیٰ نے اپنے رب کی طرف نظر دوڑانی جزا سے کھدو ہو رہے ہو؟ تمام معاف کر دے گا جب وہ اپنی میدان کھاتے تھے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں محدود، جب محدودی نہ لے تو اس کی کیا جزا ہے؟ ملائکہ کہتے ہیں اے اللہ! وہ محدودی نہ لے گا اس کو پوری جزا ملنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے ملائکہ تم کو اللہ تعالیٰ نے ان کے روزے کا ثواب اور ان کے قیام کا ثواب اپنی رضا اور مغفرت کو بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! مجھ سے مانگو! مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! انہیں جمع میں جو بھگوسے میں تمہیں ضرور عطا کروں گا۔ تم اپنی دنیا کا سوال کرو گے تو میں تمہاری طرف دیکھوں گا اور میری عزت کی قسم میں تمہاری مغفرتوں پر پروں ڈالوں گا جب تک تم مجھے دیکھتے رہو گے اور میری عزت کی قسم میں تمہیں اصحاب حدود کے سامنے دیکھائیں کروں گا تم وہاں جاؤ تمہاری بخشش کی جگہ ہے تم نے مجھے راضی کیا میں تم سے راضی ہوں۔ پس ملائکہ خوش ہو گئے ہیں اور اس است کو جو اللہ نے عطا فرمایا ہے رمضان کے مہینہ میں اللہ تعالیٰ کے وقت اس کی وجہ سے استغفار کرتے ہیں۔

انام بتی نے شعب الایمان میں حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سوائے طبع اسلام کی طرف اسی فرمایا کہ میں نے اپنے بندوں پر روزے فرض کئے ہیں اور وہ رمضان کا مہینہ ہے اسے سوائے جو قیامت کے دن آئے گا اور اس کے نام نہ آئیں اس میں ہی رمضان ہوں گے تو ابواہل میں سے ہو گا اور جو قیامت کے دن آئے گا اور اس کے نام نہ آئیں اس میں ہی رمضان ہوں گے تو وہ بھیجیں میں سے ہو گا اور جو قیامت کے روز آئے گا اور اس کے نام نہ آئیں اس میں ہی رمضان ہوں گے تو میرے نزدیک اللہ تعالیٰ نے انہیں وہاں سے اٹھل دو گا اسے سوائے میں مالمیں عیش و تھم رہا ہوں

بہار رمضان۔ اس میں بتایا کہ وہ ہمارے ساتھ رہیں، جب روزے دار رمضان میں دعا مانگیں تو وہ ان کی دعا پر آمین کہیں اور میں نے اپنے ویرنہم کر دیا ہے کہ میں رمضان کے روزے رکھنے والے کی دعا کو رد نہیں کروں گا۔ اسے کوئی نہیں رمضان میں آٹھ سو دن میں، چنانچہ وہ چار یوں اور سات آٹھ سو دن میں رہا ہے۔ اور رمضان کے روزے رکھنے والوں کے لئے اعتقاد کریں۔ اسے کوئی ایسی چیز نہیں کہ جو رمضان کے روزے رکھنے میں مددگار ہو۔ بلکہ ان کے ساتھ ہر چیز سمجھو اور ان کے ساتھ خدا و رب۔ میں کسی ایسی چیز کو نہیں سمجھتا اور میرا تو نہیں سمجھتا کہ ایسے شخص میں ہوں جنہوں نے رمضان کے روزے رکھے ہوں اسے کوئی اگر تو سالہا ہے تو اس کے روزے کو تو تو نہیں ہے تو تو کوئی کوئی کہ تجھے اٹھا کر لے جائیں اور عورتیں، انیسویں اور چھوٹے بچوں کو قسم دو کہ وہ حج سے ساتھ نہ ہوں۔ ہمارے رمضان کے روزے کے وقت روزہ دار کو ہر روز میں اس کے لئے ہے۔ میں اس کے لئے قرآن اور اپنی زمین کو احکامات اور تو روزہ داروں پر سلام کریں اور ان سے سلام کریں اور نہیں جو میں جڑا رہتا ہوں۔ ان کی بشارت دینا۔ میں اپنے رمضان کے روزے رکھنے والے ہندوں کو کہتا ہوں کہ وہ اپنے گھر میں کوئی چیز نہیں رکھیں۔ تم نے مجھے راضی کر لیا اور ہم نے تیرے روزوں کو قبول کیا ہے۔ ہمارا یہ کہ تمہیں آگ سے آزاد کر دینے میں تمہارا بہت آسان حساب ہو گا اور میں تمہاری غرض کو صاف کروں گا اور کسی کے سامنے میں تمہیں دیکھوں کروں گا اور میری عزت کی قسم تمہارے رمضان کے روزوں کے بعد اور میں تمہارے لئے بعد آخرت کے منتظر مجھ سے جو میں کر دے میں تمہیں عطا کروں گا اور تم مجھ سے اپنی کے حقوق کو نہ کرنا، تمہیں نہیں کھانا گا۔

اب میرا بھائی نے اس واسطے سے کہتی اور امیر مکی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا مخلوق (مخلوق) آپ اور رمضان میں اللہ سے سوال کرنے والا بھی پورے روزے میں رہتا۔

اب بخاری، مسلم، ترمذی (فی الشیخین) و بیہقی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ حق ہے اور سب جہر لی رمضان میں اوقات کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جہر تھا کہ روزہ کرتے اور رمضان میں ہر روز جہر لی آپ سے اوقات کرتا تھا کہ رمضان میں جہر لی جاتا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پیش کرتے تھے سب جہر لی آپ سے اوقات کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہر لی جاتا تھا اور دعا کرتے فرماتے (۱)۔

اب ابن عباس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رمضان آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میں تمہارا پاس آیا ہے۔ اس میں ایک رات ہے جو چار مہینوں سے بہتر ہے اور جو میں سے محروم رہا تو محروم بھلائیوں سے محروم رہا اور اس کی خبر سے محروم نہیں رہتا محروم رہا تو ان کی عروم ہو (۲)۔

اب ابن عباس نے حضرت امیر مکی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں (لوگ) اللہ کے لئے آزاد ہو گئے ہیں اور ہر دن اور رات میں ہر مسلمان کی ایسا دعا قبول ہوئی ہے۔

ہو اور سبائی نے الزلیخہ میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی چالی رات آئی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی غریب نظر فرماتا ہے اور جب اللہ اپنے بندے کی طرف دیکھتا ہے تو اس کو بھی غریب نہیں دیکھتا اور یہ روزہ اللہ تعالیٰ ایک اکھٹے سے تو اور شہدہ ہوتے ہیں۔ جب بخیر ہو کر رات ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ اس رات چارے مہینہ کی تعداد کے برابر آواز فرماتا ہے۔ جب بخیر کی رات آئی ہے تو وہ آواز دے گا کہ اے اللہ ہے میں یا میرے گناہ سے ہوتے ہیں اور مجھ پر اپنے نور کے ساتھ بھی فرما تا ہے اور میں کی محبت اور صف بیان کرے گا اے پیغمبر بھی کر سکتے۔ وہ دیکھ کر اسے آواز دے گا۔ تا ہے جب کہ وہ ایک عید منائیں گے اے فرشتوں کے کرو اور عباد کی کراہی ہو۔ جب کہ وہ عمل کرے۔ فرشتے کہتے ہیں اے فرشتہ راجع ملنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہیں دعا دے گا۔ انہوں نے کہا میں نے یہ کی مشغرت کر دی ہے۔

ابو جابر نے حضرت عباد بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا جب کہ رمضان کا مہینہ آچکا تھا تب نہ پانچ رات کا مہینہ چکا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس مہینہ میں اپنی رحمت سے احباب دے گا رحمت نازل ہوگی۔ گناہوں سے محفوظ رہو اور اس میں وہ قبول ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ان نیکوں کے مقابلہ کو دیکھے گا اور ان کے پروردگار سے دیکھے فرما رہا ہے فرماتے گا میں اللہ تعالیٰ کو اپنی نیکیاں ادا کرتی (بد بخت) اور ہے وہ اس مہینہ میں اللہ کی رحمت سے غرور کرتے۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابی جریجی (نے) احمد میں) حضرت ابو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو رمضان میں پانچ آچکا ہے اس میں رحمت کے دروازے کھولے ہو گئے تھے اور اس میں رات کے دروازے بند نہ کیے جائیں گے۔ اس میں فرشتے نظر پڑا ہوا ہے گا۔ رات ہے اس کے لئے جس نے رمضان پایا اور پھر اس کی بخشش نہ ہوئی۔ جب رمضان میں اس کی بخشش نہیں ہوئی تا پھر غریب ہوئی۔

حضرت ابی شیبہ نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کا مہینہ میری امت کا مہینہ ہے اس کی سرکھ میں بعض اوقات ہے تو وہ کسی کی ہے۔ ہر کی کرتے ہیں اور جب کسم دروازہ کھلتا ہے تو رحمت نہیں ملتا اور نہ رحمت کے دروازے پر اس کا نظر کرنا چاہیے۔ وہ اپنے نفس کی محافظت کے لئے عیش و ملی نازوں کی غریب کی کرتے ہیں تو وہ انہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح اس کا پانی پھلتے لگتا ہوتا ہے۔

امام ابن جریر اور ابی حبیبی نے الزلیخہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کا ایک روز کو کھانا اور تین چیزوں (کے شراب سے محفوظ رہ کر میں اس وجہ کی رحمت دیا میں رحمت ابی حبیب میں لیا اور وہی اللہ رحمت کے لیے ہر مومن کو بخیر فرماتا ہے۔ انہیں چار چیزیں ہیں جو اس میں آتی ہیں انہیں فرمایا میں کی زبان ابھرتے اور ان کی غریب کی رحمت میں اس میں برابر ہیں۔

امام ابی حبیبی نے زمرہ میں رسول اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رمضان کے مہینہ میں ایک شیخ اور دوسرے مہینوں کی چار چیزیں (سجنا اللہ) سے افضل ہے۔

امام ابی حبیبی نے حضرت معمر بن الفضل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ لوگ چھ مہینے دھا کرتے تھے کہ

میں نے ان امیدوں کو پہنچے ہوئے نہیں دیکھے۔ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ سے قبول فرمائے

ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سب کچھ بتا دیا ہے۔ لیکن اگر ہم اس بات پر غور کریں تو ہم کو اس بات پر یقین ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سب کچھ بتا دیا ہے۔ لیکن اگر ہم اس بات پر غور کریں تو ہم کو اس بات پر یقین ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سب کچھ بتا دیا ہے۔

ابو اسبغہ نے انھیں یہ نصیحت کی کہ تم لوگ اس بات پر اکتفا نہ کرو کہ تم لوگ اس بات پر اکتفا نہ کرو کہ تم لوگ اس بات پر اکتفا نہ کرو۔

[illegible]

اہم الامور کے لئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: "تھے، سال اللہ منہ تقدر" نے فرمایا یہی امت مکی صورت میں جتنا کہ وہی وہ کہ یہ رمضان کے مہینہ کا نام رکھیں گے۔" یہ آیت اللہ نے کہی، رمضان کو خدای تعالیٰ نے کیا صورت پر۔" کی انفرادی احکام جو بالکل رتہ و جہاں کی کرے مجاہد کرے گا چاروں کر سے قاف سے رمضان کا مہینہ تو نہیں کیا جائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نام رکھ کر لے لے گا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ: "اے رمضان سے پہلے ایسا نہیں کرنا ہے تو اس کی بشارت وہ" نہیں رہے مہینہ کے مہینہ سے نام نہ رکھا اس میں انکیس کی گئی جو جاتی ہیں اور ای خبریں برائیاں بھی کہی گئی: وہ جاتی ہیں۔

۱۴۱۱ھ میں نبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں جب رمضان کی پہلی رات قحطی و رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہونے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پر نغمہ لڑایا کرتا تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے دشمن سے تمہاری جنت سے کفایت فرمائی ہے اور تم سے امانی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ فرمایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْاَسْبَغِیْہِ لَکُمْ (عافہ 60) اور اللہ تعالیٰ نے ہر مومن شیعیان پر سات فرشتے مسلط کئے ہیں اور وہیں جھوٹا حق میسر نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارا حق قبول کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری پہلی رات سے لے کر آخری رات تک کھنڈے دے دیے ہیں۔ شیخ دار رمضان میں دعا قبول فرماتی ہے حتیٰ کہ رجب (آخری) و عشرہ کی پہلی رات پہلی اور رسول اللہ ﷺ کو تمہارا حق ملے گا لے کر تمہارے ہوتے اور اسے تمہارے نکلے گا اور ان راتوں میں

امکان پہنچے اور راتوں کو زندہ کرتے۔ پھر چھ گیارھٹی (الْبَزْد) (سریست ہونے) کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے اس معرکہ میں اپنی ازارانِ مطہرات سے جدا ہو جاتے تھے۔

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت احنبن ابی اہلی حنفی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ابو جریزہ نے کعب سے پوچھا اپنے افعال میں رمضان کو کیسا پاتے ہو؟ کعب نے کہا میں کوکتہ بول کر اتارنے والا ہاں ہوتا۔

امام احمد، طبرانی، ابن جریر، ابن حبان، ابن مردودہ اور بیہقی نے عمرو بن مروان الحنفی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ تھے ہیں قضاہ قبیلہ کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اگر میں لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَشْفَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دوں، پانچواں نماز میں ادا کروں رمضان کا روزہ رکھوں اور اس کا قیام کروں اور ذکوۃ ادا کروں تو میں کن لوگوں سے ہوں گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ان احوال پر میرے کا وہ قیامت کے روز انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوں گا۔ آپ ﷺ نے دونوں انگلیوں کو کھڑا کیا۔ جب کہ وہ اپنے والدین کا نام نہ ہو۔

امام بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب رمضان آتا تھا تو آپ ﷺ خطبہ ایشا فرماتے تھے اور فرماتے یہ مبارک مہینہ وہ ہے جس کا روزہ اللہ نے فرض کیا ہے اور اس کا فخر فرض نہیں فرمایا ہے۔ بس انسان کو یہ کہنے سے بچنا چاہیے کہ جب فلاں روز اور کچھ نماز میں روزہ رکھوں گا۔ جب فلاں انظار کرے گا تو میں بھی انظار کروں گا۔ خبردار روزہ صرف کھانے پینے سے روکے رہنے کا نام نہیں بلکہ بھوک، باطل اور لغو سے بھی روزہ بچانا چاہیے۔ خبردار اس مہینے سے آگے نہ بڑھو۔ جب چاند دیکھو روزہ رکھو اور چاند نہ دیکھو انظار کرو اور اگر مطلقاً ابراہیمؑ ہو جائے تو قطعاً اور چری کر۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **الَّذِي اَنْشَأَ فِیْہِ الْاَنْثَرٰ**

امام احمد، ابن جریر، ابن نصر، ابن ابی حاتم، طبرانی، بیہقی نے شعب الایمان میں اور اسمہانی نے اترغیب میں واطیل بن لا مضع سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم پر صحائف رمضان کی پہلی رات کو نازل ہوئے اور تو رات مجھ پر رمضان کو نازل ہوئی اور انجیل نازل ہوئی جب کہ رمضان کی حیر و ماتیں گزر چکی تھیں اور پورا نازل ہوئی جب کہ رمضان کی انعام و راتیں گزر چکی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا جب کہ رمضان کی حیر و ماتیں گزر چکی تھیں (۱)۔

امام ابو یوسف، ابن مردودہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام پر نصفہ رمضان کی پہلی رات کو نازل فرمائے موسیٰ علیہ السلام پر تو رات نازل فرمائی جب کہ رمضان کی حیر و ماتیں گزر چکی تھیں اور داؤد علیہ السلام پر پورا نازل فرمائی جب کہ رمضان کی حیر و ماتیں گزر چکی تھیں اور عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل فرمائی جب کہ رمضان کی انعام و راتیں گزر چکی تھیں اور محمد ﷺ پر فرقان نازل فرمایا جب کہ رمضان کی حیر و ماتیں گزر چکی تھیں۔

امام ابن العسکری نے ابو الجہلہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحائف رمضان کی پہلی رات نازل فرمائے اور انجیل نازل فرمائی جب کہ رمضان کے سینے کی انعام و راتیں گزر چکی تھیں اور



قرآن نازل فرمایا جب کہ رمضان کی چوبیس رات گزر چکی تھیں اور جس بیان کیا گیا ہے کہ اللہ کے نبی نے فرمایا مجھے تو رات کی تہ صبح حوالہ (بیکسی سات سو تیس) اخطائی گئی ہیں اور انھیں کی جگہ مجھے صلیب عطا کی گئی تھیں (۱۰) سو تیس جن کی آیات وہاں ہیں کے قریب ہیں اور وہ روزوں کی جگہ لکائی عطا کی گئی ہے اور مسلسل سو روزوں کے ساتھ مجھے فیصلت دی گئی ہے۔

حضرت ابو بن نضر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں اٹھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات نازل ہوئے۔ دو رات رمضان کی چوبیس رات نازل ہوئی اور انھیں بارہ رمضان کو نازل ہوئی اور زبور، انجیل اور انجیل کو نازل ہوئی اور قرآن چوبیس رمضان کو نازل ہوا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے کتاب الصلوٰۃ میں بیان کیا ہے کہ ابو بن کثیر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے رات کی چوبیس رات نازل ہوئی اور انھیں بارہ رمضان کو نازل ہوئی اور زبور، انجیل اور انجیل کو نازل ہوئی اور قرآن چوبیس رمضان کو نازل ہوا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے کتاب الصلوٰۃ میں بیان کیا ہے کہ ابو بن کثیر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے رات کی چوبیس رات نازل ہوئی اور انھیں بارہ رمضان کو نازل ہوئی اور زبور، انجیل اور انجیل کو نازل ہوئی اور قرآن چوبیس رمضان کو نازل ہوا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے کتاب الصلوٰۃ میں بیان کیا ہے کہ ابو بن کثیر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے رات کی چوبیس رات نازل ہوئی اور انھیں بارہ رمضان کو نازل ہوئی اور زبور، انجیل اور انجیل کو نازل ہوئی اور قرآن چوبیس رمضان کو نازل ہوا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے کتاب الصلوٰۃ میں بیان کیا ہے کہ ابو بن کثیر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے رات کی چوبیس رات نازل ہوئی اور انھیں بارہ رمضان کو نازل ہوئی اور زبور، انجیل اور انجیل کو نازل ہوئی اور قرآن چوبیس رمضان کو نازل ہوا۔

۱۔ بحوالہ طبرانی معجم ص ۱۷۵، مجمع زاد المآثر ص ۱۷۵، ۲۔ بیاض ج ۲ صفحہ ۱۶۴، ۳۔ بیاض

۴۔ بیاض، ۵۔ بیاض ج ۲ صفحہ ۱۶۵



امام عبد بن حمید، راویان جریج بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ **فَقُسَّ فَهَذَا كَمَا مَطْلَبُ يَسَّ** کہ جو کہ میں نے تمہارا بیان سنا ہے۔  
 امام عبد بن حمید نے حضرت ابو جریج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جو سڑکی راستہ میں کسی شہر میں گھوم رہا ہے۔  
 امام عبد بن حمید نے حضرت احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے...

امام ابی نعیم، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس نے رمضان کو پوچھا  
 جب کہ وہ قیام کو چھ ستر سو سال کیا تو اس پر روزہ لازم ہے کہ نہ کہ انتہائی فرماتا ہے **فَقُسَّ فَهَذَا كَمَا مَطْلَبُ يَسَّ** کہ جو کہ میں نے تمہارا بیان سنا ہے۔  
 امام عبد بن حمید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رمضان آگے جب کوئی شخص گھر میں ہو چکا ہو  
 نماز کا اور اگر گھر سے تو روزہ رکھے۔

امام قسطلی نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ رمضان  
 کے مہینہ کا ایک روزہ بچھوڑو نہ حالت حصر میں تو وہ ایسا ہے ان کے معنی کہ روزہ رکھ کر پائے تو تمہیں صابح سمجھو سر گھبراہٹ سے اٹھانے  
**وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ إِذَا كَانَ عَلَى سَفَرٍ لَيْسَ بِأَيِّامٍ أَوْ لَا يَوْمٍ**  
 امام ابن جریر نے حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کر  
 روزہ رکھو۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ستر میں روزہ نماز کی شکل ہے۔ جب روزہ نہ  
 رکھے گا تو نماز قصر کرے گا اور جب نماز پڑھ جائے گا تو روزہ رکھے گا (4)

حضرات سفیان بن عیینہ، احمد، عبد بن حمید، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن جریر اور عقیلی نے سفیان بن عیینہ سے حضرت انس  
 بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر پر روزہ اور نصف نماز عبادت  
 کر دینی ہے اور وہ عبادت اور روزہ پانچ دنوں کی عبادت سے روزوں کا گھروا ہے (5)

یہ اثنی عشر فی شیعہ عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے حضرت ابن عمر  
 کے حقیقی پوچھ کیا تو انہوں نے فرمایا آسانی اور آسانی ہے جس میں تم اللہ کی آسانی کو بکراؤ (6)

امام ذہبی، شافعی، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے  
 سے روایت کیا ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ تم باہر روزہ رکھو اور اگر چاہو تو گھر میں (7)

امام ابن قسطلی نے حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں...

1. مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 174، طبع دار الفکر، بیروت۔

2. ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 180، بیروت۔

3. سفیان بن عیینہ، جلد 2، صفحہ 190، بیروت، دار الفکر، بیروت۔

4. مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 293 (50/5)

5. مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 200، بیروت۔

6. ترمذی، جلد 2، صفحہ 138

مشیت بنیامین میں سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں کیا مجھے روزہ رکھ لینے میں کوئی حرج ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کی طرف سے نصرت ہے، جو اس پر عمل کرے گا تو اچھا ہے، اور روزہ رکھنا چاہیے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد، عہد بن حید اور مسلم نے سفر میں روزہ کے متعلق نقل کیا ہے کہ اگر تو روزہ رکھنا چاہے تو روزہ رکھ لے، اگر تو نہ رکھنا چاہے تو نہ رکھ ۱۱۔

امام عہد بن حید اور ابو غلیس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں یہ سب کام کئے اور روزہ رکھنا اور اللہ رکھی کیا، نہ رکھنا بھی پر بھی اور قصر بھی کی۔

امام خضیب نے ابی طلحہ بن مسعود سے روایت فرمایا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے روایت فرمایا ہے کہ میں نے سفر میں رخصت کے نزول کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا۔

امام عہد بن حید نے حضرت ابو میاض رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں سفر پر تشریف لے گئے۔ لوگوں میں یہ بدواؤں تھی کہ جو چاہے (سفر میں) روزہ رکھے، اور جو چاہے نہ رکھے، حضرت ابو میاض سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس پر عمل کیا تھا فرمایا آپ مشیت بنیامین نے روزہ رکھا تھا اور آپ اس بات کے زار و ناز دار تھے۔

امام عہد بن حید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سفر میں روزہ رکھنے والے اور نہ رکھنے والے دونوں کو سبب نہیں سمجھتا۔

امام عہد بن حید نے عہد بن المسیب سے روایت کیا ہے کہ دونوں کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رمضان میں سفر کرتے تھے اور روزہ دار روزہ رکھے ہوئے ہوتے تھے اور روزہ نہ رکھنے والے بھی ہوتے تھے۔ اظہار کرنے والے روزہ دار پر عیب نہیں نکالتے تھے اور روزہ دار مغلطہ پر عتر اڑی نہیں کرتے تھے۔

امام مالک، شافعی، عہد بن حید، بخاری اور ابو داؤد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سفر کیا تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا، نہ روزہ داروں نے افتخار کرنے والوں پر اعتراض کیا اور نہ انظار کرنے والوں نے روزہ رکھنے والوں کو تنقید کا نشانہ بنایا ۱۲۔

امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم رمضان کے مہینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے، ہم میں سے بعض روزہ دار تھے اور بعض افتخار کئے ہوئے تھے، افتخار کرنے والے نے روزہ دار پر تنقید نہ کی اور روزہ رکھنے والوں نے افتخار کرنے والوں پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ لہذا تنقید یہ ہے کہ جو طاقت رکھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے تو یہ بھی اچھا ہے اور جو کمزوری میں ہے اور روزہ نہیں رکھتا تو یہ بھی اچھا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، ابو داؤد اور نسائی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ستر میں روزہ رکھنا مکمل نہیں ہے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، مسند بن حید، نسائی، ابی ماجہ اور حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت کعب بن عجم ان شعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: ”یہ کرنا واجب ہے نہ کہ نماز“ نے فرمایا ستر میں روزہ رکھنا مکمل نہیں ہے (۲)۔

امام عبد بن حید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رمضان میں روزہ نہ رکھنا میرے نزدیک روزہ رکھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ستر میں روزہ نہ رکھنا، صدق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر صدق کیا ہے۔

امام عبد بن حید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے ستر میں روزہ کے حلقی پوچھا گیا تو انہیں نے فرمایا یہ رخصت سے جو آسمان سے اتر کر ہوئی ہے اگر تم چاہو تو اس کی کر دو۔

امام عبد بن حید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے ستر میں روزہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا اگر تم صدق کرو اور دواہی کرو یا جائے تو کیا تم ناراض نہ ہو گے؟ یہ صدق ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے۔

امام نسائی، ابی ماجہ اور ابن جریر نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ستر میں رمضان کا روزہ رکھو (۳) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے کی طرح ہے (۴)۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ستر میں روزہ رکھنے والا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابو عبد بن ابی شیبہ اور عبد بن حید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ستر میں روزہ رکھنا ضروری ہے (۵)۔

امام عبد بن حید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ ستر میں شے تو انہوں نے رمضان کا روزہ رکھا، جب ستر سے واپس آئے تو حضرت ابو جریج نے انہیں روزہ رکھنا کرنے کا حکم دیا۔

امام عبد بن حید نے عبد اللہ بن عامر بن عبد حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو روزہ کے عباد کا حکم دیا جس نے رمضان میں ستر کی حاجت میں روزہ رکھا تھا۔

امام کبیر اور عبد بن حید نے عامر بن عبد حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے ستر میں روزہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اگر تجھ پر یہ آسان ہو تو روزہ رکھ۔ ایک روایت میں ہے اگر آسان ہو تو روزہ رکھ، اگر مشکل ہو تو افطار کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **يُؤْتِيكَ اللَّهُ مِنْ لَدُنْهِ الْكَسْرَ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ الْبَاسِرَ**  
عبد بن حید نسائی اور ابن جریر نے فضیلت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک سے ستر میں روزہ

۱۔ سنن ابی شیبہ، ج ۱، صفحہ ۱۷۶، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔  
۲۔ مسند ابن ابی شیبہ، ج ۲، صفحہ ۲۷۳، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔  
۳۔ تہذیب طبرستان، ج ۱، صفحہ ۱۸۳۔

۴۔ مسند ابن ابی شیبہ، ج ۲، صفحہ ۲۷۳، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔  
۵۔ مسند ابن ابی شیبہ، ج ۲، صفحہ ۲۷۳، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا روزہ رکھے۔ میں سنہ ہائے قیام میں آیا اور آخر کار یہ مطلب سے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو یہ جھوکے سفر کرتے تھے، وہ جھوکے ہی آتے تھے۔ آج ہم سیر ہو کر سیر کرتے ہیں اور سیر ہی پر ہی اترتے ہیں (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے افطار کیا تو یہ رخصت سے اور جس نے روزہ رکھا تو یہ افضل ہے (۲)۔

امام عبد بن حمید نے ابی امام، حضرت عیسیٰ بن خیر اور حضرت محمد بن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا سفر میں روزہ نہ اُمرہا، تو غرہ رکھو، اگر چاہا تو رکھو، روزہ رکھا افضل ہے۔

امام عبد بن حمید نے ابی امام بن حماد کے حریف سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ سفر میں روزہ رکھتے بھی تھے اور یہ بھی رکھتے تھے، مگر اس نے دیکھا کہ آپ روزہ رکھتے ہیں۔ آپ شہیدِ علم نے فرمایا تم کھاؤ، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے، اللہ اسے کھامی سے عجز سے کما کر یہ کیا ہے؟ فرمایا رمضان میں روزہ رکھنا، غیر رمضان کے روزے سے افضل ہے۔

امام عبد بن حمید نے ابی النضر بن علی کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عیدہ نے فرمایا جب آدمی سفر کرے جب کہ اس نے رمضان کے روزے پہلے رکھے تھے، پھر وہ انہی کے روزے رکھنے چاہی پھر انہوں نے دلیل کے طور پر فقہان شیعہ بنیہ و متکلمین کا قول بیان کیا کہ آیت پڑھی حضرت ابن عباس فرماتے تھے جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

امام عبد بن حمید نے محمد بن اسیر بن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حمید رحمہ اللہ سے پوچھا کیا میں رمضان میں سفر کروں؟ فرمایا نہیں۔

امام عبد بن حمید نے ابی امام رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب رمضان ہو جائے تو انسان سفر نہ نکلے، اگر نکلے اور چھے رمضان کے روزے رکھ چکا ہے تو اب سفر میں بھی روزہ رکھے کیونکہ رمضان میں اضافی غیر رمضان کی اور الحجی کی نسبت بہتر ہے۔

امام عبد بن حمید نے ابو جعفر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب رمضان کا مہینہ داخل ہو جائے تو انسان سفر نہ کرے۔ اگر سفر کرنا مجبور ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہیے۔

امام عبد بن حمید نے ابو الحسن بن القاسم سے روایت کیا ہے کہ ابی امام بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، ان کو سلام کیا، ابیہ رمضان کا مہینہ تھا، حضرت عائشہ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ حجہ کا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا تو جیسا رہا حتیٰ کہ یہ مہینہ داخل ہو گیا ہے، اب سفر نہ کر۔ انہوں نے عرض کی میرے ساتھی اور میرے مرد والے سفر پر نکل چکے ہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا اگر تمہیں ہے تو ان کو بھی دائیں بازو، پھر پھر سے رہو حتیٰ کہ رمضان کا مہینہ گزر جائے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ام سلمہ رحمہا اللہ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی، میری طرف ایک پیغام رساں آیا اور یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ میں

نے کہ میرے بھائی کا چچا سولے دلا ہے دو سو لاکھ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نگہی کہ یہ مینہ گزرے۔ اگر رمضان برات میں آجائے تو میں وہاں ہی ختم ہو جاؤں۔

امام محمد بن حنفیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رضوان اللہ علیہ میں مفر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔  
کرجاتے تو انظار کرتے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کو قیام نہیں بنایا۔

امام مہدیؑ نے حضرت عطاء اللہؒ سے روایت کیا ہے جو رمضان کا مہینہ ہے اس کے سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ پھر روزہ گزارے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

امام عبید بن حمید اور امام داؤد نے سنان بن سلت بن عقیق لہریؒ کی عن ایسہ کے منہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس سواری ہو جو اسے ایسی چوہ نہ چھوڑے جہاں انسان کھائے نہ میر ہو نہ کتا نہ تو جہاں سے رمضان مہینہ ہو وہ روز رکھے۔

امام بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ قرآنی چہرہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مہبطوں اور مسافروں پر مہمضان کے افقہ رکھا ہے۔

امام طبرانی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ جب قبیلہ کے ایک فرد سے روایت کیا گیا کہ تمہارے  
 ہیں رسول اللہ ﷺ کے شہسواروں نے ہم پر حملہ کیا، میں جب چپ کے پاس پہنچا تو آپ کا کمانا کھار پے تھے۔ آپ ﷺ  
 نے فرمایا: چھوڑ، تمہارے اس کھانے میں سے کچھ کھاؤ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں روزہ دار ہوں۔ فرمایا: چھوڑ  
 تمہیں روزہ اور روزے کا مسئلہ ۳۱۰ ہوں۔ ان اقوال نے مسافروں کو نصف روزہ ساقی کر دی ہے اور روزہ اور رمضان، مسافر اور عیال  
 عورت سے ساقی کر دیا ہے۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت کمر سے **قَوْلُهُمَا قَيْنَ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِهِ** کے تحت نقل کیا ہے کہ مسافر  
 پر ہے تو بعد میں روزہ بے اثر نہ رکھے جائے تو متفق رکھے (۱)۔

امام ابن ابراہیم را ابن ابی حاتم اور یحییٰ نے اپنی سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رمضان کے ہمارے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر چاہتے ہو تو ہزار کھے۔ اگر چاہتے تو مئزر کھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قُلْ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ يُكَلِّمُ مَن يَشَاءُ فَيَهْدِي مَن يُهْدِي (رواہ ابن عباس میں تفسیر کوئی کرے)

۱۔ مومن ابلیشیہ اور باطنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رمضان کے تھہ روزوں کے متعلق روایت کیا ہے کہ جیسے چار روزہ کہ ان طریقے کو پامانیہ نے انکار کے ہیں وہ پسہ رکھ (2)۔

امام مالک اور احناف کی شیعہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مائتے ہیں جو غصوں مرض یا ستر کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے تو روزہ رمضان کے مہینے کے تقاضا روزے کو آٹھ روز رکھے۔

امام سعید بن منصور اور بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ان سے رمضان کے قضا اور روزوں کے متعلق جو چھ گمیا تو فرمایا **فَعِدَّةٌ مِّنْ أَثَافِيرٍ** آخر، پس بس گنتی پوری کر دے تو تفریق میں کوئی حرج نہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، دارقطنی اور بخاری نے حضرت ابو سعید بن الجراح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے رمضان کے قضا اور روزے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دے کر تمہیں دلی کرہ تمہیں بعد میں حقیقت میں دکھائے گا چاہتا ہے۔ پس قضا اور پوری کرو اور جیسے چاہو روزے رکھو۔

امام دارقطنی نے رافع بن خدیج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قضا اور پوری کرو اور جیسے چاہو روزے رکھو۔  
امام ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے رمضان کے قضا اور روزوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا قضا اور پوری کرو جیسے چاہو روزے رکھو (۱)۔

امام دارقطنی نے حضرت محمد بن اعاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رمضان کے قضا اور روزے متعلق رکھو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **فَعِدَّةٌ مِّنْ أَثَافِيرٍ**

امام کبیر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے ایک عورت نے پوچھا کہ وہ رمضان کے روزے کی قضا کرے یا نوافل تو روزے رکھ جیسے تیری مرضی ہو اور قضا اور پوری کر کے بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **لَا يَنْفَعُ الْفَسَادَ وَلَا يَنْفَعُ الْفَسَادَ**

امام ابن المنذر، دارقطنی اور بخاری نے اپنی سنن میں حضرت مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں، **فَعِدَّةٌ مِّنْ أَثَافِيرٍ** آخر، متتابعات نازل ہوا تھا لیکن متتابعات کا لفظ ساتھ ہو گیا اور امام بخاری فرماتے ہیں یہ لفظ مفسوس ہو گیا۔ اس حدیث کو امام دارقطنی نے صحیح کہا ہے۔

امام دارقطنی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے ضعیف کہا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر رمضان کے روزے ہوں وہ اسے متواتر رکھنے جائیگی متفرق نہ کرے۔

امام دارقطنی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اسے ضعیف کہا ہے، نبی کریم ﷺ نے رمضان کے قضا اور روزوں کے متعلق جو چھ گمیا تو فرمایا متواتر روزے رکھے، اگر طویلہ و طویلہ رکھے تب بھی جائز ہوں گے۔

امام دارقطنی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رمضان کے قضا اور روزے چاہے تو متفرق رکھے۔ چاہے تو متواتر رکھے۔

امام دارقطنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی اسی کی مثل نقل کی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے محمد بن المنذر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر پہنچی ہے کہ رمضان کے روزوں کی قضا میں تفریق کے متعلق جو چھ گمیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تیرے ہر پر منحصر ہے مثلاً اگر



کئی شخص پر قرض ہو اور وہ اس کو ایک دو درہم خر کے دے تو کیا وہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ کی ہے کہ اسے قرض کرنے اور بخل فرمائے۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں اس کی سند اس میں اور بر علی ہے پھر اسے دوسرے طریق سے حضرت جابر سے مرفوع متصل روایت کیا ہے اور اسے ضعیف کہا ہے (۹)۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی قحطہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے تحت روایت کیا ہے پھر فرماتے ہیں اے ابوبکر سے مراد سر میں افکار ہے اور عمر سے مراد سر میں روز رکھنا ہے (۱۰)۔

امام ابن مردودہ نے بھی ابن ابی الدرداء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر آپ ﷺ نے ایک لمحہ کے لئے اسے دیکھا اور پھر فرمایا کیا تو دیکھتا ہے کہ یہ بھی نماز پڑھ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ شخص اہل مدینہ میں سے زیادہ نماز پڑھنے والا ہے۔ فرمایا تو اس کو یہ بات نہ سناؤ ورنہ تو اسے ہلاک کر دے گا اور پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس امت سے آسانی کا ارادہ فرمایا ہے تنگی کا ارادہ نہیں فرمایا ہے۔

امام احمد نے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تمہارا بھروسہ آسمان پر ہے۔ آسمان دین ہے تمہارا دین آسمان پر ہے۔

امام ابن سعد، احمد، ابویعلیٰ و طبرانی و ابن مردودہ نے عمرو بن العاصی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا ہوسے لئے اس میں کچھ حرج ہے؟ فرمایا اے کوئی اللہ کا دین آسمان سے آپ ﷺ نے یہ جملہ نہیں سنا اور ادا فرمایا۔

امام ابو حنیفہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آسانی کرو، سختی نہ کرنا۔

امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دین پختہ دین ہے، اس میں نرمی کے ساتھ لوگوں کو رخ کرو۔

امام ابو حنیفہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دین پختہ دین ہے اور اس میں نرمی سے داخل کرو، تیزی سے دوڑنے والا نہ دھن کا سناٹے کرتے ہو اور نہ سوار کی کوہاٹی دکھاتا ہے۔

امام احمد نے ابو زر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا اسلام نرم اور مطیع (گھوڑا) ہے اس پر سوار نہیں ہوتا مگر جو نرم اخلاق ہو۔

امام ابو حنیفہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ دین آسان ہے جو دین پر کوئی نہیں آئے گا مگر دین اس پر غلبہ آجائے گا کہ وہ اعتدال پر چلا اور اللہ کا قرب حاصل کرو، پشاد میں سناؤ اور میں دشنام اور بات کے حکم وقت سے مدد طلب کرو۔

امام علیؑ کی ماحول اور بیعتی نے بریدہ و منہی اللہ عزہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے میرے ماتھ کو کھڑا رکھا اور مجھ کو اپنے گلے میں لے کر اپنے منہ سے میرے منہ میں دیکھا اور فرمایا: اے علیؑ! جو تم سے پہلے ہوا وہ تم سے پہلے تھا اور جو تم سے بعد ہوا وہ تم سے بعد ہے۔ آپ ﷺ نے میرے ماتھ کو کھڑا رکھا اور فرمایا: اے علیؑ! جو تم سے پہلے ہوا وہ تم سے پہلے تھا اور جو تم سے بعد ہوا وہ تم سے بعد ہے۔

امام بیہقی نے حضرت جانشینِ ائمہؑ کے حوالہ سے یہی اگر ہم مقلدِ خیرات روایت کیا ہے فرمایا یہ دینِ چلتا ہے۔ اسی میں ہمیں کوئی کمی نہیں ہے۔ ساتھ اس میں کہ وہ جن کی عبادت کو لوگوں کے نزدیک پسند نہ آئے وہ کیونکہ تیز روئے والے مسلمانوں کے لئے ہے۔

امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مراد بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ سب چاند  
ریز ہے اس میں لوگوں کو نری کے ساتھ داخل کرو اپنے نفس کے نزدیک اپنے رب کی عبادت کو منہیں نہ بنادو کیونکہ تیر  
دور نے ولادت سے غلط کرتا ہے اور نہ سوارئی باقی رکھتا ہے۔ پس تو ایسے شخص کے نفس کی طرح عمل کر جو تیران کرتا ہے کہ وہ کبھی  
نہیں مریں گا اور اعتبار نہ کرے (اور) تو ذرا کہ تو مریں تو مریں جائے گا۔

امام بطبرسی اور ترمذی نے کل بن ولید، امام بن کل بن حنیف بن ابی عن جدہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے نفسوں پر غصی نہ کرو، پیسے لوگ اپنے نفسوں پر غصی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے تو ان کے بتایا لو گویا کہ: ”گرم گھروں اور دوسرے گھروں (منازل خانوں) میں جاؤ گے۔“

امام مہدیؑ نے معبود انجمنی رحمانہ کے طریق سے بعض صحابہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اُمّی ہوں یعنی لکھنا نہیں پڑھتا تھا۔

امام ابن عسیر اور نسفی نے بحق بن سوید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عبد اللہ بن مسعود نے حکمتِ عبودیت کی حق سلف نے انھیں کہا کہ عبد اللہ عم اعلیٰ سے افضل اور نیکی و جنت دوس کے درمیان ہے اور حضرت کام در میان کا کام ہے اور ہر ایک دفعتاً جیز و قمار ہے۔

امام ابو سعید اور یحییٰ نے تمیم الدری سے روایت کیا ہے کہ اے تمیم! میں تم سے اپنے نفس کے لئے کچھ حاصل کرو اور اپنے نفس سے اپنے دین کے لئے کچھ حاصل کرو حتیٰ کہ معاملہ ایسی حالت پر قائم رہے جس کے کرنے کی توہمات رکھتا ہے۔

امام یحییٰ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ تم اس کی رخصت کر مل کرے جس طرح وہ پسند فرماتا ہے کہ تو اس کے لئے کچھ حاصل کرے۔

احمد، لکھنؤ، امین خرمیہ، امین جہان، بطرفانی (ناروڑ میں) اور بھٹی نے اس ٹکرت روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ تو اس کی رخصت پر عمل کرے جس طرح وہ ناپسند کرتا ہے کہ تو اس کی نفی فرمائی کرے۔

ادب بخاری نے ادب المفرد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک کون سا دین پسندیدہ ہے؟ فرمایا سچہ عا وراۃ مامان (یعنی ابن اسلام)

امام طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے انہیں کہا میں ستر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول نہیں کرتا اسی پر عذاب کے پھانسل کی مثل حملا ہے۔

امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن زیاد بن ابیہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے ابوہریرہؓ کا معاملہ میں اسبق اوجامام ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رخصت کے قبول کرنے کو کس طرح پسند فرماتا ہے جس طرح خدا اسیتہ رب کی سقراط کو پسند کرتا ہے۔

امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو میری محوِ ذی اچے کندھے پر رکھی تاکہ میں مصیبتوں کا ٹھکانہ دیکھوں حتیٰ کہ میں تمک جی اور ان کے ٹھکانے کو دیکھنا چھوڑ دیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں آپ ﷺ نے مجھ کو فرمایا یہود جانے ہیں کہ ہمارے ذی میں دعوت ہے یعنی میں سید محمدی اور آسمان شریعت کے ساتھ جھکا گیا ہوں۔

حکیم اترند کائے نرود را رسول میں بحسن سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ کا دین غلو سے بچے اور کوٹاہی سے بلند ہے۔  
عبدالرزاق نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سفر میں روزہ رکھنے والے ہم اور روزہ نہ رکھنے والے پر عین  
واحد رمضان نہ کرنا تو دین کے لئے اس میں سے آسانی کا اہم ترین ذکر ماثقلیٰ فرماتا ہے **يَوْمَئِذٍ لَكُمْ الْفُسْخُ وَالْكَفْرُ** (پھر تم کو فساد اور کفر کا

امام عبد الرزاق نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے، فرمایا تمھو پر لازم ہے کہ آسمانی کو اختیار کرنا، اللہ تعالیٰ صریح آسمانی کا ہی راہ فرماتا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے بھی ردِ حملہ سے روایت کیا ہے وَشَهِدُوا بِالْبَيْتَةِ مَرَّاتٍ بِهٖ کہ رمضان کی تعداد پوری کر دو۔  
امام ابو داؤد اور ترمذی، ابن ماجہ، دارقطنی نے اپنی تصنیف میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کے مہینہ سے پہلے روزے نہ رکھوئی کہ تم جانوروں کی طرح بنو یا تمیں دن کھل کر پھر روزہ رکھو گئی کہ  
مرد کا بچہ نہ دیکھ لو یا تمیں دن کھل کر پھر روزہ رکھو گئی۔ (۱)۔

امام ابو داؤد، ترمذی اور نسائی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کے مہینہ سے چھ دن ایک یا دو روزہ سے نہ کھو مگر یہ کہ کوئی ایسا دن آجائے جس میں تم ٹہلی روزہ چلے سکتے ہو اور روزہ نہ کھوئی کہ چاند کو کھوڑ دینا، آلودہ جانے تو سیدان مکمل کرو مجھ پر کر دو۔

امام بخاری، مسلم اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاند کو کچھ کر روزہ رکھو اور چاند کو کچھ کر روزہ رکھو، اگر مطلقاً آلود ہو جائے تو تم قعدہ تکمیل کر دو اور بعض روایات میں سے تیس دن تکمیل کرو (2)۔

۱۔ مرد و تھکنی نے رفیق ابن خدیج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کے لئے شہان کی تعداد پوری کر دو اور ایک روز جس مہینہ سے پہلے نہ رکھو اور جب تم چاہو نہ کھوتو روزہ رکھو اور جب یہ ناکردو تو کھو تو انشاء کرو کہ اگر اتنا روزہ تو کسی دن کی تعداد تکمیل کر لو اور بھی انشاء کرو کہ کوئی مہینہ اسے ۲۹ یا ۳۰ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان مہینوں کی افلیکوں سے اشد و فراہ اور تیسری سربہ اشارہ رکھا تو انکو ٹھیکے روند کر لیا یعنی مہینہ باقی ۵ کا ۶ تا ۱۱ کا ۶ ہے۔

امام دارقطنی نے عبد الرحمن بن زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ہم نے اصحاب کی مجلسِ تلامذہ سے مشقت و اختیار کی اور انہوں نے ہمیں بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا چاند کو کچھ کروڑہا کھواور چاند کو کچھ کروڑہا انکار کرو۔ اگر تیرے مطلب ہو، کھو جائے تو تیرے بن غم کرو۔ اگر نہ دے گا تو آبی گموازی ہوگی اور نہ دھوکا انکار کرو اور قربانی دو۔

انعام دار تقاضی نے ابو مسعودؓ کو انھوں کی دعا سے روایت کیا ہے۔ یہ کرم مشیخہؒ نے درمضان کے تیس دن کھمکن نہ کرنے کے لئے صبح کو روزہ رکھا۔ اعرابیؒ نے اور انہوں نے چاند دیکھنے کی لہذا بِاللَّهِ وَاللَّهِ جِد کر گواہی دی کہ انہوں نے انھیں چاند دیکھا تھا تو آپؐ نے انھیں نے انعام دے کر فرمایا۔

امامین جرم نے انصحاك درماتہ سے ووشكلمنا الیھنہ کے تحت روایت كیات فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے كہ مریض اور مسافر نے پچھلے دن روزے نہیں ركھے اونی قہہ ادا كمل كریں۔ (2)۔

امام ابن الحزم اور ابن قدامہ نے کتاب العیوب میں زید بن العلم رحمہ اللہ سے فرمایا کہ: **وَلَيْسَ بِكَوْنِ اللَّهِ عَلَى مَا خَلَقَكُمْ نَكْرًا** (خدا تم کو نکر نہیں کہتا ہے کہ اس کا غضب یہ ہے کہ تم کو انصاف سے بن کر پیدا کیا ہے)۔

اسی خبر کے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مسلمانوں پر حق ہے کہ وہ جب سوال کا جائزہ دیکھیں تو تکبیریں شروع کر دیں حتیٰ کہ میری نماز سے فارغ ہو جائیں کیونکہ: **ثُمَّ قِيلَ لَهُمَا تَبَّ الَّذَانِ ۖ ذَاكَ الَّذِي كُنَّا نُنْذِرُكُمَا** (31) اہم طبرانی نے معجم صغیر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یا علی صلوٰۃ کی تکبیر سے سجدہ کی طرف نہ جھکیں۔

امام الرافضی و امام طحطاوی اور یحییٰ نے سنن میں ابو عبد الرحمن السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ غیر الفکر میں عبد الحاکمی سے زیادہ مجسموں میں شدت کرتے تھے۔

امام ابن ابی شیبہ نے المصنف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ شیطان بن عبد العفر کے لئے نیکے تو کبیر کہنے لگی کہ میرا وہاں پہنچ جاتے ہو نماز وا فرما لیتے، جب نماز وا فرما لیتے تو کبیر تو فرم کر رہے (4)، امام بخاری نے ایک دوسرے طریق سے موصولاً ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور اسے ضعیف کہا ہے (5)۔

امام بخاری نے شعب الایمان میں نافع بن عبد اللہ و محمد اللہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۰۔ اے قریش! یہاں سے آؤ، میں تم کو بتاؤں گا۔

اور اس کی شہرہ کے حضرت علامہ مولانا محمد علی صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ ایک عظیم الشان کتاب ہے اور اس میں جو عقائد اور اصول بیان کیے گئے ہیں، وہ سب صحیح اور درست ہیں۔ اور اس میں جو عقائد اور اصول بیان کیے گئے ہیں، وہ سب صحیح اور درست ہیں۔

ابو ذر بن ابی بکرؓ اور انکی بیوی حضرت انی جو رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے کہ یہ صحابہ کرام نے اللہ کو کبریا اللہ کو کبریا اللہ کو کبریا و بھوہ لعمدہ اللہ اکبر و اعلیٰ علی ماھذا۔

[illegible]

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۚ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِلَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿٥٠﴾

اور اب پھر بھی آپ سے (اسے میرے صیب) میرے بندہ کے لیے سے متعلق (انہیں جو) میں (ان کے) بے افسانہ کی طرح تصور کرتا ہوں۔ دعا کا نئے نئے کتب و ادب دونا، مجھ سے مجھ سے جس انہیں پر ہے کہ مجھ سے ہم سائیں اور ایزان انہیں مجھ پر نہ کہ وہ ان کی عزت پان میں۔

[illegible]

امام عبدالمزنی و دیگر محدثین نے اس حدیث کو اس حدیث سے روایت کیا ہے قرب ہے جہن صحابہ کرام نے پوچھا ہمارے رب  
 کجایں ہے؟ واللہ تعالیٰ نے یہ ایت: نزل فرمائی: انہ

ان مردوں نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ اے رسول اللہ! مجھ سے جو قصائد آپ کہیں  
 ہے (فرمایا) میں عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ بخیر دے گا۔ (حدیث) تو انہوں نے اس آیت مازل نہیں۔

۱۱۔ ابن مسعودؓ نے اپنی تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرمایا:

سے عاجز نہ ہو گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ آیت اذْهَبْ اِلٰی قَوْمِكَ (المومن: 60) کی نازل فرمائی ہے ایک شخص نے عرض کی کہ رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کا کوہستان ہے یہ کیسا معاصر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔

اور اسی بعد میں حمید الدین ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جب وہ کائنات پر چلے گا اذْهَبْ اِلٰی قَوْمِكَ (المومن: 60) کا ارشاد نازل ہوا تو صحابہ نے کہا کہ حق نہیں معلوم ہے کہ کس وقت یہ خبر نہ آئے گی تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (۱)۔

اور یہ سن کر ان میں نے اپنی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ انہوں نے انبیاء کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مسلمانوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا وہ رادب قریب ہے کہ ہم اس سے محتاجات کیا کریں یہ وہ ہے کہ ہم اس کو کواکب کریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور میں بن جریر نے قاضی احمد رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرمایا کہ میں نے یہ آیت کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اذْهَبْ اِلٰی قَوْمِكَ (المومن: 60) تو صحابہ نے کہا کہ اللہ کے نبی ہم کیسے علماء نہیں تھے یہ آیت نازل ہوئی۔

اور عبد بن حمید ابن احمدؓ نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اذْهَبْ اِلٰی قَوْمِكَ (المومن: 60) کا ارشاد نازل ہوا تو صحابہ نے عرض کی ہم کیسے اس کو نہیں سمجھتے تاکہ ہم اس سے دعا کریں؟ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ صحابہ نے کہا ہم اسے رب نے ہی فرمایا وہ چھوڑ ہے۔

اور ابن ابی شیبہؓ نے ابن جریر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے مسلمانوں نے عرض کی کہ یہ رادب قریب ہے کہ ہم اس سے محتاجات کریں یہ وہ ہے کہ ہم اس کو کواکب کریں۔ اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت قسطنطین سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں مسلمانوں کی جانب کشتیاں ہیں نہ ان کی جانب اسے ہیں اور آسمان کی پہلی وہ ہے۔

امام ابن ابی شیبہؓ نے انھیں میں وراحمہ نے انہوں میں حضرت کعب سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اسے میرے رب کیا تو قریب ہے کہ میں تجھ سے مناجات کروں یا تو بعید ہے کہ میں تجھے خاکوں سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہی میں اس کے پاس ہوتا ہوں تو میرا ذکر کرتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ رب میں بھی ایسی حالت میں ہوتا ہوں کہ میں اس حالت میں تیرا ذکر کرنے سے حیرت ذات کو جلتے جھکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ دونوں کی حالت سے؟ عرض کی کہ جنابت اور عداوت (پوشاب ایما خانہ) کا داشت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ تو میرا ہم غائب میں ذکر کیا کر۔

ابن ابی شیبہؓ، احمد، بخاری، مسلم، برہان، نسائی، ابن ماجہ، ابن مردودہ اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں ہم ایک جنگ میں رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم کسی بلند جگہ پر چڑھے یا کسی وادی میں اتارے تو ہم نے تفسیر کے ساتھ اپنے آواز میں بلند نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب ہونے اور ارشاد فرمایا اے لوگو! اپنے



ان ممبران اور روایتی نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بن آدم ایک چیز میرے لئے ہے اور ایک چیز تجھے لئے ہے اور ایک میرے اور تجھے درمیان ہے اور ایک تجھے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ وہ چیز جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ تو میری عبادت کرے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ وہ چیز جو تجھے لئے ہے وہ یہ ہے کہ جو تو عمل کرے گا میں تجھے اس کا پورا پورا اجر دوں گا۔ وہ چیز جو میرے اور تجھے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تجھے اور پر دما مانگنا ہے اور مجھ پر قبول کرے ہے اور وہ چیز جو تجھے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تو ان کے لئے دینی پسند کرے جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری (ارباب الشہداء) اور حاکم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان بھی اللہ سے کوئی عداوت رکھتا ہے جس میں عداوت قطع رحمی نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ اس دعا کے بدلے تین خصال میں سے ایک ضرور عطا فرماتا ہے یا تو اس کی دعا کو فوراً شرف قبولیت عطا فرماتا ہے یا اسے آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس کی مشر کوئی اور تکلیف دہ فرما دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی پھر تو ہم پر وہ دعا مانگیں گے۔ فرمایا اللہ زیادہ عطا فرمائے والا ہے۔

امام بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک تم میں سے کوئی جہدی نہ کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے یعنی وہ کہے کہ میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہیں ہوئی۔

امام ابی نعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میرے آنے سے احتیاطاً کچھ غصہ نہیں، دعا نفع دیتی ہے اس کے بارے میں جو مصیبت نازل ہو چکی ہے اور جو امر نازل نہیں ہوئی۔ مصیبت نازل ہوئی ہے تو دعا اس سے ملاحات آتی ہے۔ پس وہ قیامت تک آئیں میں بھڑکی رہیں گی۔

امام ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابن ماجہ اور مسلم نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ پر کس صرف دعا ملاتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف بھی کرتی ہے۔

امام ترمذی اور حاکم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دعا اس کے لئے بھی نفع بخش ہے جو نازل ہو چکی ہے اور اس کے لئے بھی جو نازل نہیں ہوئی اسے اللہ کے بند پر دعا کرنا لازم ہے۔

امام ترمذی، دامن ابی سالم اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ سے دعا، مگر جب کہ تم اس کی قبولیت کا یقین رکھتے ہو اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دلی کی دعا کو قبول نہیں فرماتا۔

امام حاکم نے حضرت انس سے سرفہ روایت نقل کی ہے کہ دعا سے عاجز نہ جاؤ کیونکہ دعا کے ساتھ کوئی جلاک نہیں ہوتا۔ امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سرفہ روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قیامت کے روز بلائے گا حتیٰ کہ اسے اپنے ساتھ کھڑا کرے گا پھر ارشاد ہوگا اے میرے بندے! میں نے تجھے دعا مانگنے کا حکم دیا اور میں نے تجھ سے وعدہ کیا کہ میں تیری دعا قبول کروں گا کیا تو نے مجھ سے دعا مانگی تھی؟ وہ کہے گا ہاں یا رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے مجھ سے دعا مانگی



تو میں نے جیڑی دعا قبول کی، کیا کرتے تھے؟ قصہ یہ تھا کہ اس دن میں نے ایک سو بار دعا مانگی تھی کہ مجھے اپنی جگہ پر بھیج دے، میری پڑھائی اور لکائی، دو سو بار عرض کر کے گا کیوں نہیں بددب، بدعتی فوراً نے کاش نے میرے لئے دعا میں کوئی ایسا کام نہ کیا تھا کہ تو نے فلاں فلاں میں اس نے پھر بدعتی کے لئے دعا مانگی تھی جو تجھے اپنی جگہ پر بھیج دے کہ میں اب دور کر دوں، تجھے اس سے لئے گاؤں سے لے کر پھر نہیں آؤں گا۔ دو سو بار کہ اس بار میں نے دعا مانگی تھی، اللہ تعالیٰ کرنا ہے گا میں نے اس دعا کے بدلے ہفت میں یہ چیز دیکھ کر ہے، تو نے مجھ سے حاجت کے لئے دعا مانگی تھی تو میں نے اسے میرے لئے پورا کر دیا، کیونکہ میں نے اپنے ساتھ دو سو بار دعا سے جو دعا مانگا ہے اس کے لئے اسے بیان کیا جو ۲ یا تو جلدی اس کے لئے اس کا سونہرا کرنا یا جانا ہے، جو آخرت میں اس کے لئے خیر دیکر جاتا ہے، سو میں اس مقام پر کہے گا کاش اس کی دعا نہ مانا میں کچھ بھی جلدی دعا نہ مانا کرتا ہوں۔

امام بخاری نے اسباب المغرور میں اور صاحب نے حضرت ابوہریرہؓ سے مرسلہ روایت کیا ہے کہ نبیؐ جب بھی اللہ کی بارگاہ میں حوائج کیلئے حاضر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہوتا ہے کہ یا رب! میں تو خدا کو مان کر آیا ہوں یا آخرت کے واسطے یا دنیا کا دار و مہم ہے۔ اور بخاری نے اسباب المغرور میں حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ کے کلام الہی نبی کریمؐ کی روایت کیا ہے کہ جب نبیؐ قریب سے کسی کی دعا میں ٹھکانا واقع ہوئی گا اس لئے کہ وہ دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ وہ ہمدی نہ کہے اور وہ کہے میں نے دعا کی تھی میں نے نبیؐ کی قبولیت نہیں کی تھی۔ پھر اس کیفیت میں دعا کو تسلیم کرتے۔

ہم کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت آیا ہے کہ اس نے فرمایا: جب تک کہ یہ بددلی نہ کرے جس پر اللہ نے یہ صحابہؓ پر چڑھا ہے یا کاپا، غلبہ ہے، اگر وہ کہیں سے ہے، یہ سب دعا کی سبب ہے، اے مایوس مسکین۔

نماز میں اسے اڑھ بیٹھا۔ اس کے بعد دعا پڑھی اور دعا کے بعد اس نے اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھا اور کہا: "اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے اور اسے جہنم سے بچائے۔" پھر اس نے اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھا اور کہا: "اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے اور اسے جہنم سے بچائے۔" پھر اس نے اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھا اور کہا: "اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے اور اسے جہنم سے بچائے۔"

نہ صرف یہ شہر، بلکہ ہرگزنی جسم اور مائے الخلق اس میں اللہ عزوجل کی رویت کیسے ہوتی ہے اس میں اللہ عزوجل نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کے کوئی خاص تو نہیں ہے، ہر ایک سے سوائے ایک اللہ تعالیٰ کو کوئی دے والا نہیں ہے۔

[illegible]

ہم اندھے نے حضرت صاحبزادے کو ایسا ہی کہا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتا ہے کہ: جو شخص میرا چہرہ دیکھے وہ میرا چہرہ دیکھ گیا ہے۔







مرضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز کے بعد اپنی زوجہ سے حقوق زوجیت ادا کئے اور صبر و محنت پر نیند لب آگئی جب آپ مغرب کی نماز پڑھ چکے تھے آپ نے انتظار رکھا تا کہ آپ پر بارش ہوئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھ چکے تھے آپ اس وقت اٹھے اور کھانا کھایا اور پانی پیا جس کی کریم ﷺ نے آپ کے پاس حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اور شام کے بعد فجر کے طلوع ہونے تک کھانے پینے اور جماع کرنے کی اجازت فرمائی۔ اس آیت میں الزام لگتا ہے مرد و عورتوں سے جماعت ہے۔ **تَحْتَ لَوْنٍ تَقْصُومُونَ** یعنی تم عشاء کے بعد کھاتے، پیتے اور عورتوں سے جماعت کرتے ہو۔ **فَإِنْ تَابَا فَزَادَ لَكُمْ** ان سے اب مباحتر کرو اور آپس میں لگتے ہو اللہ لکھ یعنی بچے طلب کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت عموماً درست ہے۔

امام ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رمضان کے مہینے میں مسلمان جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تھے تو ان پر عورتیں اور کھانا حرام ہو جاتا تھا حتیٰ کہ دوسرے دن شام ہو جاتی پھر کچھ مسلمانوں نے عشاء کی نماز کے بعد کھانا کھایا اور عورتوں سے جماع کر لیا، ان میں سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پس صحابہ نے اس بات کی حکایت نبی کریم ﷺ سے فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (۱)۔

امام ابن جریر و ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں میں سے کوئی جب دن کو روزہ رکھتا حتیٰ کہ شام کو کھانا نہ کھاتا تو دوسرے دن شام تک روزہ رکھنے کی پابندیوں کے ساتھ رہتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سو گئے تو دل میں حقوق زوجیت کا خیال آیا تو اپنی بیوی سے حقوق زوجیت ادا فرمائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے اس خطا کار شخص کی انصاف بارگاہ میں اور آپ کی بارگاہ میں معذرت کرتا ہوں۔ میرے نفس نے مجھے رات کو جماعت پر براعت کیا تو میں نے جماعت کر دی۔ کیا میرے لئے کوئی رخصت ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر رخصت تو دلالت نہیں تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہلے تو آپ ﷺ نے نہیں بلکہ صحابہ پھر ان کے مندرجہ کی قبولیت کی خبر دی کہ قرآن میں اجازت آگئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکر دیا کہ اس آیت کو سورہ بقرہ کے دوسرے دن رکھو، پس اللہ تعالیٰ نے صبح کے طلوع ہونے سے پہلے تک کھانے پینے اور جماع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی (2)۔

امام ابن جریر نے عشاء سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رمضان میں اپنی بیوی سے حقوق زوجیت ادا کر بیٹھے تو آپ کو اعتجالی پریشانی ہوئی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی (3)۔

امام ابو داؤد اور بیہقی نے ابنی سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جب لوگ رمضان کی نماز پڑھ لیتے تھے تو ان پر کھانا چنانا اور حقوق زوجیت ادا کرنا حرام ہو جاتا تھا اور وہ آئندہ رات تک عذرہ رکھتے تھے۔ پس ایک شخص نے اپنی بیوی سے خیانت کی اور اپنی بیوی سے جماعت کر دی جب کہ عشاء کی نماز پڑھ چکا تھا اور

میں نے انہیں نہیں کیا تھا۔ فقہان نے جتنی دُکھ تو کھائی، خلعت و زینت ایسے ہمارے ہمارے ہاتھ پر یہ آیت کریمہ نازل فرما کر خلعت و زینت سے ہماری آواز سنائی گئی۔

ہم ان الہیاتیات کو جس سے دعا ہے کہ وہ قتل ہو جائیں اور ان کی ذراحت کے ایک شخص پر نہیں ہے۔  
 حرم کے دروازے میں داخل ہوا۔

[illegible]

اس عظیم ذی حصہ اور ان جرنی نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ عثمان کے روزوں سے رہتے لوگوں کو بہر  
میں فجر روزے رکھنے کا طریقہ بتائی۔ جس دن میں ایک روز رکھنے کا حکم تھا تو صبح، شام، دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم تھا تو روز  
اور روزہ کا یہ نماز تھا۔ لہذا یہی روزے رکھتے تھے۔ وہ صوفی شریف کے روزے فرض ہونے کے بعد جب لوگ سوچتے  
تھے تو آئندہ رات تک بیدار رہیں اور کھانا ان پر خراب ہو جائے تو ان کو کھانا ان کے ہونے کے بعد اپنا ہوا میں سے جلا کر  
کھا کر لیا تو یہ ان کی نفسان سے خیانت تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن نامہ فرمایا عَلِيمٌ اِنَّهُ اَقْبَمَ لَكُمْ رَحْمَتًا۝۱۶

امام عبد اللہ انبیاء اور ائمہ جبرئیل نے عبادت اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں رمضان ٹریفک میں عہدہ شیطان کا ہے صلیب روئے نہ لکھتے تھے۔ جب ان عبادت کوئی شرم کرنا تو اظہار کے وقت کاٹا، چیراوی پی پی پی کے۔ جس طرح کہتے لیکن جب سورہ ۲ تو آنکھ روایت نہ۔ یہ سب کچھ اس پر حرام نہ رہا۔ انہوں نے اس معاملہ میں اپنے غلبہ سے غیبت کر گئے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے غشیں مٹائی فرمادی اور دوسرے کے بعد صلیب فخرت پہلے تک یہ سارے معاملات حاوی قرار دینے لگا۔

اہم عہد بنی نبیہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر وراثت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ”ہم نے اسلام میں مسلمانوں کو فرمان“







تو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ دعا ملے گی کہ:

امام ابو محمد ابراہیم کی کتاب الوصف و الذیاد میں روایت کیا ہے جو اسطریق نے اپنے مسامک میں احادیث اس حدیث  
میں اپنے مجلہ سے روایت کیا ہے کہ: اے ابن ابراہیم! کہہ دے کہ تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے  
میں عباس کے فرزند، الخلیفۃ الاولیٰ بن الخلیفۃ احمد سے روایت کی، تاریکی سے دن کی غیبتی ہے۔ شیخ نے فرمایا کہ یہ  
مفسر عرب جانتے ہیں کہ یہ زبان کا مجموعہ ہے، اور یہ کہ یہ قرآن مجید ہے۔

التي هي الأيضا صفة الصلابة منهي  
بالخصوص الإسوداد لون اللون منهي

خطیبِ انیس سے مراد بھی کئی مرتب ہیں۔ بلاشبہ کسی سے جھوٹی ہے ورنہ یہ سب سے حوروات کا گروہ ہے۔ (جلد ۱، ص ۱۸۰)

اور ذریعہ تسلیم دہاں اسی جرمِ جہنمی و مہرِ رافضی الیہ تم اور منتقلی کے سلسلے میں حلال بن سہرہ رحمانیہ سے روایت کیا ہے کہ یہ بات مانا کرتے ہیں جب یہ بات ماناں تو میں تو میں انتہائی کے لئے ظاہر ہوا کہ اسے سوک چپ و زور دیکھو و جانو کہ تیرے تو ایک شخص اپنے زبان میں سفید اور سیاہ دھواں نکالتا اور دیکھتا ہے کہ وہاں کے مصلح طور پر کہیں جتنا ہی سے ہوا اللہ قادر نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مجھ کو ان ناموں کو کہیں سے مراد ہے کہ ان کی روایت کی ہے کہ ان کو

[illegible][illegible]

کی سفیدی ہے۔ اس سے مراد اس کی تاریخی سے وہاں کی روشنی ہے (۱)۔

امام عبد بن حمید، بخاری، ورمضان جریر نے حضرت عبد بن حماد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عائشہ کی بارگاہ میں ایسا دھاگے سے سفید دھڑ سے پایا دھاگے کی مراد ہیں؟ فرمایا بھرتہ تو چوڑی کمری، اعلان ہے اگر تو دو دھاگے دیکھے۔ پھر فرمایا انہیں بلکہ اس سے مراد اس کی تاریکی اور اس کی سفیدی ہے (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ نے جو بر عبد بن حماد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اس بیت کے حلقہ بنی وچ تو فرمایا اس سے مراد وقت اور دان ہے۔

امام القزالی، عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب فجر طلوع ہوئی تو فرمایا اب تمہارے لئے سفید دھاگہ ہے (دھاگے سے) (جمع ہو گیا) (۳)۔

امام کعب بن زید، ابی شیبہ اور بخاری نے اپنی نسخ میں ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس سے پوچھا کہ نبی کمالی جائز ہے؟ اس شخص نے کہا جب مجھے شک ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک تجھے شک رہے تھا تاہم جتنی کہ تجھے لئے یا نبی سے سفید (اشیاء) جمع ہو جائے۔

امام کعب نے ابو نعیم سے روایت کیا ہے کہ لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ پھیلنے والی فخر آسمان میں ہے۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی حاتم، ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس دھاگوں سے مراد وہاں فجر ہے۔ وہ فجر زجر کا ڈب (جو آسمان میں چھٹی ہے) وہ کسی چیز کو طویل کر مٹک کر دیتی ہے لیکن وہ فجر (فجر صادق) جو پانزدہ کی چوتھوں پر ظاہر ہوتی ہے وہ پہلے کو تمام کر دیتی ہے (۴)۔

امام دہبی، ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ورمضان جریر نے حضرت عبد بن حماد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں حضرت مال رضی اللہ عنہ کی اذان محمدی سے منع نہ کرے اور نہ وہ فجر جو پہلانی میں پھیلتی ہے۔ لیکن اس فجر کے وقت محمدی سے رک جائز اگرچہ ظاہر ہوتی ہے (۵)۔

امام بخاری اور مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انہیں مال کی اذان محمدی سے نہ روکے کیونکہ وہ رات کو اذان دیتے ہیں تم کہہ دو جو حق کو تمہیں اذان امم کو تم کی اذان کی لو۔ کیونکہ وہ اذان اس وقت دیتے ہیں جب فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابوداؤد اور ترمذی (انہوں نے اس کو سن کیا ہے) نے حضرت علی بن علی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ فجر اور اپنی طرف پھیلنے والی کچھ نہیں نہروکے کہا اور بخاری نے تیار سے نے سرش عرضا پھیل جائے۔ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ فجر نہیں ہے جو افق میں طوائف پھیلتی ہے بلکہ وہ فجر ہے جو سرش عرضا پھیلتی ہے۔

اہم کو بیچ، امین ابی شیبہ، امین جریر، وادعینی اور یحییٰ نے محمد بن عبد الرحمن من ثوبان کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انہیں خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجری دو قسمیں ہیں ایک دو جو سرمان کی دم کی طرح ہوتی ہے وہ کسی چیز کو طہان و حرام نہیں کرتی اور وہ حجر جو فنی پر طہان و طہلشی ہے وہ نماز کو طہال کرتی ہے اور کھانے کو حرام کرتی ہے۔ حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو مسنداً روایت کیا ہے (۱)۔

امام دارقطنی، حاکم (انہوں اس کو صحیح کہا ہے) اور یحییٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حجری دو قسمیں ہیں نایک وہ حجر ہے جو کھانے، پینے کو حرام کرتی ہے اور نماز کو طہال کرتی ہے اور ایک وہ حجر ہے جس میں کھانا طہال ہوتا ہے اور نماز کو حرام ہوتی ہے (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو روزہ رکھنا چاہے تو اسے عمری کھانی چاہیے خواہ وہ کئی چیز بھی کھالے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَمْ أَشَأْ أَنْتَهَآءُ إِلَى الْكَلِّ﴾

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب احقر سے رات آجائے اور اصر سے دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ روزہ کھول دے۔

نام ابن ابی شیبہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جو روزہ افطار کر دے پھر سورج ظاہر ہو جائے تو وہ روزہ افطار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا روزہ رات تک مکمل کرو۔

امام حاکم نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں سو یا ہوا تھا، دو شخص میرے پاس آئے، انہوں نے میرے پیلوؤں کو کچلا لیا اور مجھے ایک خوشحاک پہنا کر کے پاس لے گئے۔ مجھے کہا اس پر جو عرضیں نے کہا میں اس پر نہیں چڑھ سکتا۔ انہوں نے کہا ہم اس کو آپ کے لئے آسمان بنا دیں گے۔ میں اس کے اوپر چڑھائی کہ جب میں چڑھ کر دو سالان میں تھا میں نے سخت آوازیں سنیں، میں نے پوچھا یہ کون سی آواز ہیں؟ انہوں نے کہا یہ درخشاں کی آوازیں ہیں۔ پھر وہ مجھے لے کر چلے تو انہی قوم کے پاس پہنچا جو سینوں کے تل لٹکے ہوئے تھے، ان کی باجمیں بچتی ہوئی تھیں اور ان کی ہچکچاہٹ سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ کھولنے سے پہلے روزہ کھول دیتے ہیں۔

امام احمد، حمید بن حمید، ابن ابی حاتم اور طبرانی نے ثعلبی، بشر بن الحصاصہ کی بیوی سے روایت کیا ہے فرمائی ہیں میں نے دو دن ملا کہ روزہ رکھنے کا ارادہ کیا۔ مجھے بشر نے اس سے منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ملا کہ دو دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا اس کی ایسا کرتے تھے لیکن تم روزہ رکھو جیسا اللہ نے تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے اور روزہ رات تک مکمل کرو جبہ رات ہو جائے تو روزہ افطار کرو۔

امام طبرانی نے الاموال میں اور ابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دو دن اور ایک رات مختار روزہ رکھا تو جبریل آپ کے پاس آئے اور کہہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا موسم وصال قبول فرمایا ہے اگر آپ کے بعد کسی کو یہ اجازت نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِنَّهُوَ الَّذِي يُمْرُؤُكَ بِالْهَيْبَةِ وَالْمَنْعَةِ وَنَزَّلَ مِنْكُمْ الْوَحْيَ۔ رات تک روزہ مکمل کرو۔

انام بن ابی شیبہ اور عبد بن مسعود نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ سے فرمایا کہ وہ صوم وصال کو پابند فرماتی ہیں (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے حضرت ابو نعیمہ سے روایت کیا ہے کہ ان کے پاس مسموم وصال کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دن کا روزہ فرض کیا ہے فرمایا لَعَلَّكُمْ آتَمُوا الصَّيَّامَ إِلَى الْفَيْل۔ جب رات آجائے تم منظر ہو چاہو تو کچھ کھاؤ یا پوٹو نہ کھاؤ (۱۲)۔

انام وکائناتی شہید انسانیت، حاکم (انہوں نے اس کو بھی نکھا ہے) اور دیکھنی نے شعبہ لایا ان میں حضرت الازہر و رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں غلبہ دے گا جب تک لوگ منظرہ میں جلدی کرتے رہیں گے۔ یہود و نصاریٰ (انفار میں) تاخیر کرتے ہیں (3)۔

امام مالک و شافعی و ابن ابی شیبہ و بخاری و مسلم اور ترمذی نے حضرت کل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک ان کا دین جہدی نہ رہے رہیں گے (۴)۔

امام مالک، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کی آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ فرمایا تم یہی عمل نہیں ہو، مجھے کلاما جانا ہے اور چلایا جاتا ہے (۵)۔

وام دین علی شیبہ اور بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا صوم وصال نہ رکھو۔ صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا میں تم بعد انہیں ہوں میں رات گزرتا ہوں مجھے خلا پاؤ اور پلا چاتا ہے (۸)۔

امام بخاری اور ابو داؤد نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ صوم وصال نہ رکھو، جو تم میں سے وصال کا ارادہ کرتا ہو تو عمر کی تک وصال کرے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا میں تمہارے طریق نہیں ہوں۔ میں رات گزارتا ہوں تو میرا ایک کھلانے والا ہے جو مجھے کھلاتا ہے اور میرا ایک پلانے والا ہے جو مجھے پلاتا ہے۔ (۲۷)۔

1- مصنفین کی شرح: جلد 2، صفحہ 331 (9598)

2. أيضا على 2، صفح 331 (9597)

3- استاذ، علمي، محترم: محترم (8944)

4- این مورد 2:8 و 2:8 (8953)

5۔ گنج جہاں، مطبوعہ اصل 336، مطبوعہ انیسویں صدی

6. احيى

W. J.

امام بزرگ، مسلم اور نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر پر آتے ہوئے متنبہ فرمایا۔ چاہے غصہ کی آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا میں تمہاری طرف نہیں جوں میرا رب مجھے حکایت ہے اور مجھے پتا ہے (۱)۔

امام، کتب، ابن ابی شیبہ، بخاری، اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال سے منع فرمایا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض لی یا رسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا تم میں سے کون میری مثل ہے میں رات گزارتا ہوں میرا رب مجھے حکایت ہے (۲)۔

امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف کھانے پینے سے رکھنا روزہ نہیں۔ ابو ہریرہ سے روایت بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی تجھے کالی رات یا جاہلیت کا مظاہرہ کرے تو تو صرف اتنا کہہ دے میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔

امام بزرگ، نسائی، ورنیقی نے حضرت ابو ہریرہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے فرمایا جو روزہ ورمحرمی بات اور جماعت پر نہیں اور جہالت کو نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے اور پینے کے ترک کرنے کی ضرورت نہیں (۳)۔

امام احمد (انہوں نے اس کو کتب کیا ہے) اور ورنیقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے قیام کرنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ قیام سے ان کا صبر صرف بیداری ہوتا ہے اور بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں کہ اس سے ان کا صبر صرف بھوک اور پیاس ہی ہوتا ہے۔

امام ورنیقی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں غیبت روزے کو بھاری دیتی ہے اور استغفار اس کو ہموار دیتا ہے تم میں سے جو بہت سی طاقت، لغت، کمال، وہاں سے کئے ساتھ گئے جس کو جوڑا گیا ہو تو وہاں سے (یعنی استغفار کر کے) امام ابن ابی شیبہ اور ورنیقی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں جب تم روزہ رکھو تو اپنے نون، اپنی آنکھوں اور اپنی زبوں کا جموت سے اور کھار کا روزہ رکھو اور خادم کو تکلیف دینا چھوڑ دو روزہ سے والے دن تم پر ہمارا اور سون ہوتا چاہیے۔ اپنے روزے اسے دینا اور اظہار دے دن کو براہمت کر (۴)۔

امام ابن ابی شیبہ اور ورنیقی نے طلق بن قیس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابو ہریرہ نے فرمایا جب تو روزہ رکھے تو اپنی طاقت رکھتا ہے اپنی طاقت کر۔ طلق جب روزہ رکھتے تو کرب میں داخل ہو جاتے تھے اور صرف خدا کے لئے ہار جاتے تھے (۵)۔

امام ابن ابی شیبہ اور ورنیقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر لی اس کا روزہ علامت ہو گیا (فرمایا) روزہ نصیبت اور جموت میں (۶)۔

امام ابن ابی شیبہ اور ورنیقی نے حضرت ابو العباس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں روزہ دار، عبادت میں ہوتا ہے

جب تک نصیحت نہیں کرتا (31)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: "میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے رازداری نہیں رکھی جو سارا دن لوگوں کے گوشت کھاتا" (32)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: "میں لوگ کہتے ہیں کہ جموت روزے کو توڑ دیتا ہے (33)۔ امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: "میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی یہ برکت نہ کہے کہ میں نے رازداری، عصیان، قیام کیا اور شب گزار رکھا۔ بلکہ مجھے معلوم نہیں کہ کیا انہوں نے جی توہیف کرنے کو مانا نہ فرمایا۔ یا سونہ یا گڑبھروں سے۔"

امام بخاری نے انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: "ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا معنی بیان ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس سے جانتا ہے کہ کیا یہ سچا ہے۔"

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: "ولا یتکلموا فی الزنا وھو فی رشاواں غھیب" کے تحت ہے: "میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ تم رازداری میں (حکاف) کرتا ہے کہ کسی اللہ تعالیٰ نے محکم پر رازداری کے وقت رازداری کے وقت جہاں راز کیا ہے حتیٰ کہ پھر احکاف مکمل کرے (34)۔"

امام کعبہ ابن ابی شیبہ، ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت فضیل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: "لوگ احکاف کی عادت میں نجاست کرتے تھے حتیٰ کہ: 'ولا یتکلموا فی الزنا وھو فی رشاواں غھیب' کی آیت سچا اور سچا (35)۔"

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: "میں پہلے جب کوئی شخص احکاف کرتا تھا تو مسجد سے گئی جانا تھا اور اگر وہ چاہتا تو جہاں کر لیتا تھا پس اس پر آیات نازل ہوئی (36)۔"

امام ابن جریر نے حضرت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: "میں لوگ حالت احکاف میں اپنی عورتوں سے حقوق زواریت ادا کرتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا (37)۔"

امام ابن جریر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: "میں پہلے جب لوگ احکاف چلتے تھے تو کوئی شخص جو شاباشی عرضی سے لگتا تھا تو اپنی عورت سے جہاں بھی کرنا تھا پھر غسل کرتا تھا چھ بی بی احکاف کی جگہ نوٹ آتا تھا۔ پس اس شخص سے منع کیا گیا (38)۔"

امام ابن المنذر نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ: "میں سب جہ میں مہر واد سے جہاں سے منع کیا گیا جیسا کہ انصار کرتے تھے۔"

1- مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 صفحہ 271 (8889)

2- بیہ: (9906)

3- بیہ: جلد 2 صفحہ 215

4- بیہ

5- تفسیر طبری، بیہ: جلد 2 صفحہ 215

6- بیہ: جلد 4 صفحہ 217

7- بیہ



تھے ایک مومن ان کے پاس کسی کام کے لئے آیا تو آپ اس کے ساتھ چل پڑے اور فرمایا میں نے اس قبر والی ذات سے جو چیز سے سنا ہے کہ جو بھائی کی حاجت روائی کے لئے جلتا ہے اور اس کام کو اچھا تک پہنچا دے تو یہ بھائی اس ماں کے احکام سے بچ رہے اور جس نے اللہ کی رضا کے لئے ایک دن احکام کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور اُٹھ کے درمیان میں غصہ نہیں ہوا دوسے کا جو زمین و آسمان کے درمیان کی مسافت سے بھی زیادہ بڑی ہوئی ہو گی۔

امام بخاری نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اپنے باب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان میں دس دن احکام کیا اور درجن اور درجوں کی طرح ہے۔

امام بخاری نے حضرت الحسن و عمرہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مکلف کے لئے ہر روز حج (کا ثواب) ہے۔ بخاری فرماتے ہیں حضرت حسن و عمرہ اللہ علیہ السلام نے نہیں کرتے تھے مگر انہیں کسی سے کبھی ہوئی تھی۔

امام بخاری نے حضرت زید بن النکعی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زید علیہ السلام اور کچھ لوگ تیرہ روز ہجرت کے روزانہ مساجد میں احکام کرنے سے بچ گئے تھے انہوں نے اپنے گھر پر احکام کیا اور ہم نے اپنے ایمان پر احکام کیا (اسے اللہ) ہر روز بخش فرما۔

امام بخاری نے حضرت قطار خربڑی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مکلف کی مرضا اس حرم کی کشتی ہے جو اپنے آپ کو رخنہ کے سامنے ڈال دیتا ہے اور کچھ بھائی کی قسم میں تیرہ روز کبھی چھ روزوں کا حتیٰ کہ کچھ پر ہم فرماتے۔

امام ابن ابی الدین نے کتاب تہذیب الوضو میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص حسین بن علی کے پاس آیا اور عرض کی کہ ایک کام کے غصہ میں میرے ساتھ چلیں، حضرت حسین نے فرمایا میں مکلف ہوں۔ وہ شخص حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور روادا عرض کیا۔ حضرت الحسن نے فرمایا اگر وہ میرے ساتھ چلیں تو یہ ان کے احکام سے بچ تو اللہ کی قسم کی کام کے لئے تیرے ساتھ چنا میرے نزدیک ایک مہینہ احکام کرنے سے افضل ہے۔

امام بخاری نے جزاء ابن ابی شیبہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ کسی کام کے لئے چنا میرے لئے ایک دن سے بچ رہے کہ میں اپنی اس مسجد میں ایک مہینہ احکام کروں، جو اپنے سرسبز بھائی کی حاجت کے لئے اس کے ساتھ چلا حتیٰ کہ اس نے اس کی دعا حاجت پوری کر دی تو اللہ تعالیٰ اس دن اس شخص کے لئے مہینہ روایت فرمائے گا جس دن اللہ عزوجل انہیں گئے۔

امام عبد البر نے حضرت محمد بن اسحاق المازنی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کی حاجت کی تو یہ اس کے ایک مہینہ احکام سے بچ رہے۔

امام دارقطنی نے حضرت ہذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس مسجد کو سوزن اور امام ہوا اس میں احکام صحیح ہے (۱)۔



امام ابن ابی شیبہ نے حضرت المسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: اعتکاف صرف مسجد میں ہوتا ہے۔

امام دارقطنی اور حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اعتکاف صرف روزے کے ساتھ ہوتا ہے (۱)۔

امام مالک نے قاسم بن محمد اور حضرت نافع بن ابی نعیم رحمہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: چونکہ قرآن کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اعتکاف کا ذکر روزے کے ساتھ کیا ہے اس لئے اعتکاف روزے کے بغیر نہیں ہوگا۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مختلف پر روزہ لازم ہے (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اعتکاف نہیں ہے مگر روزے کے ساتھ (۳)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ذکوان رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے (۴)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ایک دوسرے طریق سے حضرت علی اور حضرت عثمان بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: مختلف پر روزہ واجب نہیں ہے بشرطیکہ اس نے اپنے اپنے روزہ شرط کر لیا ہو (۵)۔

امام دارقطنی اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مختلف پر روزہ لازم نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اپنے اپنے پر روزہ لازم کرے (۶)۔

امام ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: مختلف پر بعض کی عبادت کرے، جتنا روزہ میں شامل ہو، جہ پڑھنے کے لئے آئے، اپنے گھر والوں کے پاس آئے، لیکن ان سے مجلس اقیانہ کرے۔

امام مالک، بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر مبارک کو میرے حجرے میں دھنسنے کرتے تھے جب کہ آپ ﷺ کو خود مسجد میں جاتے تھے تو میں آپ کو چھگی کرتی تھی، دھو کر میری، اعلیٰ نہیں ہوتے تھے مگر حاجت کے لئے جب کہ آپ مختلف ہوتے تھے (۷)۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ بایک رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے (۸)۔

امام بخاری، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر رمضان میں دن اعتکاف بیٹھتے تھے اور جس سال آپ کا وہ سال ہوتا تھا اس میں بیش دن اعتکاف کیا تھا (۹)۔

امام مالک نے وطن بخیل دین سے روایت کیا ہے کہ وہ رمضان کے آخری دس دن میں اعتکاف کرتے تھے اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس نہ لوٹتے تھے حتیٰ کہ وہ لوگوں کے ساتھ عید میں شریک ہوتے تھے۔

۱۔ مسند الدارقطنی، جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔ ۲۔ مختلف ابن ابی شیبہ، جلد ۲ صفحہ ۱۳۳۴ (۲۵۲/۱)

۳۔ ابن ماجہ، جلد ۲ صفحہ ۳۳۳ (۹۶۲/۱) ۴۔ ابن ماجہ، جلد ۲ صفحہ ۳۳۴ (۹۶۲/۱) ۵۔ دیلمی، (۹۶۲/۱)

۶۔ بخاری، جلد ۱ صفحہ ۳۴۵ مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔ ۷۔ بخاری، جلد ۱ صفحہ ۱۹۳

۸۔ بخاری، جلد ۱ صفحہ ۳۴۸ ۹۔ بخاری، جلد ۱ صفحہ ۳۴۸

ماہ ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ عطاء بن یدعہ کہتے تھے کہ محلف ابن القطر بھی مسجد میں گزار دیتا کہ صبح سے وقت میرا کاؤن طرف جانا مسجد سے ہو (۱)۔  
 امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قولہ ابن القطر بن مسجد میں گزار دینا جس میں تو نے اختلاف کیا ہے تاکہ عطاء بن ابی شیبہ سے ہو (۲)۔

امام عظیم ترمذی نے نوادر الاصل میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کو میت کے ساتھ دیکھا اس کا یہ عمل میری اس مسجد میں ایک سال امٹاؤں کرنے سے بہتر ہے۔  
 امام ابن ابی شیبہ نے مکرّمہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک زوج محترمہ مستحضر تھیں جب کہ وہ محلف تھیں (۳)۔  
 امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ لَا تَجَاوِزُهَا لَعْنَةُ اللَّهِ لِمَنِ اتَّبَعَهَا۔  
 امام ابن ابی حاتم نے بھی حاکم سے حُدُودُ اللَّهِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ لَا تَجَاوِزُهَا لَعْنَةُ اللَّهِ لِمَنِ اتَّبَعَهَا میں مباشرت کرنا۔  
 امام ابن ابی حاتم نے حضرت متقل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حدو اللہ سے مراد یہاں ہے۔  
 امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے كَذَلِكَ كَقِتِّ رِوَايَتِ كَيْسِ كَيْسِي فَرَحَ اللَّهُ بِأَن فَرَمَاتُ ہے۔

وَلَا تَاْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا  
 فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٦٧﴾

”اور نہ کھاؤ ایک دوسرے کا مال آپس میں ناجائز طریقہ سے اور نہ دلوں مائی حاصل کرو اس میں سے (دشوت و سزا)  
 (۶۷) تاکہ تم نہ کھاؤ نہ دلوں کہ جو حق صدمہ لوگوں کے مال کا ظلم سے حالانکہ تم جانتے ہو (کہ اللہ نے یہ حرام کیا ہے)۔“

امام ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ اس شخص کے متعلق ہے جس کے اوپر کسی کا مال (قرض) ہو لیکن اس کے خلاف کوئی موجود نہ ہو، وہ مال کا انکار کر دے اور حکام کے پاس بھڑکے جائے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ حق اس کے خلاف ہے۔ اور اسے مظلوم ہو کر یہ گناہ ہے تو یہ حرام کھانا ہے (۴)۔  
 امام سعید ابن منصور اور عبد بن حمید نے کہا حدو اللہ سے روایت کیا ہے کہ تو بھڑکنا کہ جب کہ تجھے مظلوم ہو کہ تو ظالم ہے۔  
 امام ابن المنذر نے قتادہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں اپنے بھائی کے مال کا بھڑکاؤ حکام کے پاس نہ دے چاہیہ کہ تجھے مظلوم ہے کہ تو ظالم ہے کیونکہ قاضی کا فیصلہ میرے لئے کوئی ایسا چیز حلال نہیں کرے گا جو تجھے حرام ہوگی۔  
 امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں الباطل سے مراد ظلم ہے۔

اس آیت ہاشم بن علیؑ کے بارے میں ہے اور جہان بن الحنفیہؑ کی کچھ زمین کے بارے میں تفسیر اور مرثیہ نقیب میں قصہ اٹھانے کا رد کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

امام مالک، شافعی، ابی حنیفہ، بخاری اور مسلم نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایک بشر ہوں اور تم میرے پاس تھکوتے کرتے ہو۔ شاید تم میں سے بعض نبی، دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ صحیح ہو مگر میں اس کے حق میں فیصلہ کروں اس کے مطابق جو میں نے سنا، جس نے جس سے سنا اس کے بھائی کے حق میں فیصلہ فرمایا وہ بڑا ذلیل ہے، میں اس کے آگ کے ٹکڑے کا فیصلہ کروں گا۔ امام احمد نے حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا مال بھرتی کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان پر مسلمان کا مال حرام قرار دیا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ کوئی شخص کچرا فروخت کرے پھر اپنے بھائی سے کہے کہ اگر تو اسے پسند کرتا ہے تو ایک ہزار کے ساتھ اس کو واپس کر دے۔ یہ بھی وہی آیت کے حکم میں ثابت ہے اس باطل طریقہ سے نہ کھانا۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ رضی اللہ عنہما سے کہ یہ تمہارے بچے کا پنا میں غلام ہوتا ہے کہ بڑا ہی باطل طریقہ ہے، لیکن تمہیں اور اپنے آپ کو قائل کریں جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَكُونُوا لِلنَّاسِ بِالْعِلَالِ (یعنی تمہیں نے دونوں باتوں کو لے کر اپنے منہ پر رکھا اور کہا تو تمہیں کی اطاعت میں اس کی طاعت اور اللہ کی نافرمانی کی صورت میں اس کی نافرمانی کر۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الَّذِينَ قَتَلُوا نَفْسًا وَهُمْ حُرٌّ وَلَا عَبْدٌ وَلَا تُؤْتُوا النِّبْيُوتَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذَلِكَِ الْبُذْرُ مِنَ النَّفْسِ الْأَوْثَمِ  
النِّبْيُوتَ مِنَ آبَائِنَا وَأَتَقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَتْلَحُّونَ ۝

”اور تمہاری بات کرتے ہیں آپ سے کہ قتل کی جانوں کے تعلق (کہ یہ کیونکر گھٹتے بڑھتے ہیں) فرمائیے یہ وقت کی عاقبت میں تو لوں گے اور حج کے لئے اور یہ کوئی سنگ نہیں کہ تم داخل ہو گروں میں ان کے کھجور سے۔  
ہاں سنگی تو یہ ہے کہ انسان کوئی اختیار کرے اور آیا کر گروں میں ان کے دروہوں سے اور ڈرتے رہو اللہ سے کہ اس پر نہ کسانیاں ہو جائیں۔“

امام ابن عساکر نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت روایت کی ہے فرماتے ہیں یہ آیت تمہارے حضرت حجاز بن جملؓ اور عمار بن غنم رضی اللہ عنہما کے تعلق میں ہے، ابن درون کا تعلق انصار سے تھا، انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں جاننا کر رہا ہوں کہ یہ کلمہ جو آپؐ کو حاکم کی مجلس میں ایک دن پڑھا ہے پھر پڑھتا جاتا ہے حتیٰ کہ بڑا

خواتین کو پتہ نہ دیا۔ یہ کھنڈا جاتا ہوا وہ دیکھتا تھا۔ چنانچہ کہ پہلے کی طرح دوبارہ اس کا ایک حالت یہ کہوں نہیں۔ رات آتاں وقت یہ کہتے اور یہ حال معلوم، یہ کہوں گے کہ تو نے اس کی اور نیکی ان کے دوسرے اور ان کی عیال کی عورتوں کی عورت ورنہ وہ اس کے لئے ہوتی بہت محکم ہوتی ہے ان کے دوش کے قلعے کے لئے کھنڈا چھو رہا۔

مقامِ اہم میں تیرہ اور بی بی بی بی نے حضرت فدیہ دومرحمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پیچھے کو کچھ نہ کہوں گا کہ میں نے یہ بات نہ فرمائی یہ میں نے کہا ہے میں تاکہ اسماء ان کے مطابق اپنے روزے نہ رکھیں اور ان میں سے کسی ایک نے ان میں روایتی عورتوں کی حد تک اتنا دیا کہ میں اور اپنے قریبیوں کاوشے کے قریب نہیں رہا اور اللہ بجز جانتا ہے جو ان کی غلطی میں صحت ہے۔

اس موقع پر نبی کاٹھرنے حضرت ابو العاصیہؓ کو فرمایا کہ وہ لوگوں سے کہے کہ تم لوگوں کے لیے یہ دعا پڑھاؤ کہ ”یا اللہ تعالیٰ نے یہ بات نازل فرمائی کہ مسلمانوں کے روزوں اور عظام، حج، احسان، حج، خیراتوں کی وجہ سے فاقہ پڑے اور قرضہ کی ادائیگی کے وقت کو یہ نہ کرنے کے لئے دعا کی گئی ہے۔“

[illegible]

امام محمد بن حنیفہ نے حضرت مجددِ سرائے سے روایت کیا ہے کہ یہ یہ لکھنؤ کے مولانا قاضی داماد علی اور محمد قاسم کی وصیت کی تعمیل کے لئے لکھا گیا ہے۔

اور مصطفیٰ نے فرماتے ہیں کہ میں اللہ کی رحمت سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ میں اللہ کا رُوح داخل ہونے لگا تو اس نے کہا کہ مجھ میں آیت کے مطابق ہمارے خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے جو لوگوں کی صورت پر خلق کی وہ لوگوں کی شہرہ کے ہوتے کے تقیید سے بنے ہیں۔ لیکن میں نے اپنے چہرہ کو اس کے منہ پر نہ کیا تو اسے شہرہ پر فرمایا نہیں بنا۔

وَنُفِثَ نَحْوِي عَلَيَّ وَلَقِيَ مُسَخَّرًا  
(سورج، چاند، فرماں، وراثت پر پھلائے) (ابن ابی سرحفہ) کہ یہاں تو کیا سحر، کونج، خرافات ہے)

[illegible]

مام احمد بن حنبل، ابو النضر، اور دارقطنی نے شریف سلسلہ کے ہر تلمذ حضرت لکھنؤ، ابن عمر، رضی اللہ عنہ سے روایات یہ ہے

فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاند لوگوں کے اوقات کے لئے بنائے ہیں، جب چاند اٹھو تو روزہ رکھو اور جب قرآن پڑھو تو آٹھ روزہ اور قرآن پڑھ کر آٹھ روزہ رکھو۔

لَيْسَ بِالْجَنَّةِ ثَلَاثُ الْيَوْمَاتِ وَبِهِ

امام کبیرؒ، بخاری اور ابن جریر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ جب رات جاہلیت میں اور چاند نہ دیکھتے تھے تو اپنے گھر میں بیٹھ کر اسے سے داخل ہوتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (1)۔

امام طحاوی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انصار جب باغ کرتے تھے پھر لوگ کراتے تھے تو اپنے گھر میں بیٹھتے سے داخل ہوتے تھے۔ ایک انصاری آیا تو وہ دروازے سے داخل ہوا۔ اس پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت نازل فرمائی (2)۔

امام ابن ابی حاتم اور حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) نے ابن ابی حاتم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قریش کو کسی کو جانا ہے وہ احرام کی حالت میں اپنے دروازوں سے داخل ہوتے تھے اور انصار اور دوسرے عرب احرام کی حالت میں اپنے گھروں کے دروازوں سے داخل نہیں ہوتے تھے۔ اسی اثنا میں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک باغ میں تھے۔ آپ اس کے دروازے سے باہر تشریف لائے اور آپ کے ساتھ قطب بن عامر الانصاری بھی نکلا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ قطب بن عامر ایک باغ میں ہے کیونکہ وہ آپ کے ساتھ دروازے کے ذریعے باہر نکلا ہے، اس سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تھے اس عمل پر کس چیز نے براہین کی ہے؟ اس نے عرض کی حضور! میں نے آپ کو جہیز دیکھا میں نے بھی وہی کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں تو خمس شخص ہوں۔ اس انصاری نے کہا مہر اور میں آپ کا دین ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اس میں سے روایت کیا ہے کہ اہل مدینہ کے کھانگے اپنے گھر کے دروازوں سے کسی کو اپنے دشمن سے کوئی خطروں تو وہ آٹھ روزہ رکھ کر آتا۔ جب وہ احرام باندھ لینا تو وہ اپنے گھر کے دروازے سے داخل نہ ہوتا اور اپنے گھر کے پیچھے سے ایک سوراخ نکالتا (اور اس سے داخل ہوتا)۔ جب رسول اللہ ﷺ نے کھانگے تشریف لائے تو وہیں ایک عرم خمس تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک باغ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ نے اس کے دروازے سے داخل ہوئے تو وہ عرم خمس بھی دروازے سے داخل ہوا۔ اس کو پیچھے سے ایک شخص نے آواز دینی اسے نکلا تو عرم ہے اور تو لوگوں کے ساتھ دروازے سے داخل ہو گیا ہے۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! آپ عرم ہیں تو میں بھی عرم ہوں۔ آپ انہیں جس تو میں بھی انہیں ہوں۔ اس شخص نے یہ آیت نازل فرمائی اور تمام مسلمانوں کے لئے دروازوں سے داخل ہونے کو حلال فرمادیا (3)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت قیس بن جبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لوگ جب احرام باندھ لیتے تھے تو باغ میں اور گھر میں دروازے سے داخل نہ ہوتے تھے اور انہیں (قریش) اپنے گھروں کے دروازوں سے داخل ہوتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور صحابہ کرام ایک گھر میں داخل ہوئے تو ایک انصاری شخص دفاع سے توجہ آیا اور اس



امام عید بن حید نے لکھن سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا مگر اس سے رک بات تو وہ اپنے گھر سے دور سفر کے طرف سے داخل نہیں ہوتا تھا حتیٰ کہ وہ کام کر لیتا تھا اس نے ارادہ کیا کہ وہ خدا

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا

يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۸۰﴾

اور خود حق کی راہ میں اس سے جو تم سے لڑے ہیں اور ان پر بھی (زیادتی نہ کرتا۔) بے شک اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا زیادتی کرنے والوں کو۔

امام آدم بن ابی ایسی (نے اپنی تفسیر میں) اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں محمد مصطفیٰ کے صحابہ کو کفار سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ابوہریرہ جریہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لَا تَعْتَدُوا یعنی عربوں اور یوں کو حق نہ کرو نہ بڑے بڑے جو مسیح آئے اور اپنا ہاتھ جنگ سے رک لے کر اُتر کر ایسے لوگوں کو قتل کیا تو تم زیادتی کرنے والے ہو گے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ بخاری اور مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت میں ایک عورت منولہ پائی مکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرما دیا (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم نے لوگوں کو جنگ کے لئے بلایا اور پھر جریہ بن عبدالمطلب کے قریب ہم نے پکارا کیا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس پھر برف لائے اور فرمایا اللہ کا نام لے کر چلو اور اللہ کی رضا کے لئے دشمن سے جنگ کرنا اور کسی بڑے عرصے فرقت کسی معصوم بچے اور کسی عورت کو قتل نہ کرنا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنا۔

امام کمال اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عیسیٰ بن یحییٰ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عمر بن عبدالمطلب کی طرف اس آیت کے تعلق استفسار کر کے لکھا تو انہوں نے فرمایا یہ بچوں اور ان عورتوں کے متعلق ہے جن کی طرف سے تم سے لے جنگ جاری نہیں ہوئی ہے۔

وَأَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجْتُمُوهُمْ

الْيَهُودُ أَشَدُّ مِنْ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تَقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ السُّعَيْبِ الْهَرَاءِ وَحَتَّىٰ

يُقَاتِلُوا فِيهِ ۖ فَإِنْ قُتِلُوا فَمَا قُتِلُوا ۚ كَذٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ﴿۸۱﴾

فَإِنْ أَتَتْهُمُ إِتْرَانٌ مِّنَ اللَّهِ عَفْوٌ مَّا رَحِمْنَاهُ ﴿۸۲﴾





وَقَسْبُهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الرِّبَا بِيَدِهِمْ قَالَتِ اسْمُوهَا قَالُوا

عُدُّوْا اِنَّ اِلٰهَ الْمُظْلِمِيْنَ ۝

”اور اسے یہ کہہ کر چلا گیا کہ: (اے نبیؐ) جو چاہے: میں صرف اللہ کے لئے۔ جہاد کرو اور جہاداً

بانی: (تجدید) ماسٹر: دیوبند، پاکستان

اور ان چیزوں سے بھی ناواقف تھی کہ ان کی مثالیں ان لوگوں میں بھی اچھے نہیں تھیں۔ اور یہ جاننے والے تھے کہ ان لوگوں کی مثالیں ان لوگوں کی مثالیں تھیں۔

انہی پر ہی قیود و سببیں مقرر ہیں۔ انہی کے بغیر تو ہر مصلحت سے دلالت کیا جاسکتا ہے کہ قیود سے مراد کیا ہے۔ قلمبندوں کو ان کے افعال و  
الظہور کے بغیر صرف ان سے جنگ کر دیتا ہے جنگ کرتے ہیں اور

یہ سہریں تھیں، انہیں بھی انہی خاصہ آدمیوں (انے ناسخ میرا) اور انہی سے حضرت شاد محمدیہ سے روایت کی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جنگ کی اور انیسی ہجرت کی اور انیسویں سال آپ کے کرمال اللہ علیہ السلام نے حجۃ الوداع کی تھی۔ یہ سب باتیں قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

مجھے قسم رہا ہے کہ میں اس سے اپنے دوستی کو جاری رکھتا ہوں۔ اے اللہ! ان کے لیے عذاب و عقاب بھی بھیج دینا۔

مقام میں موجود رہے اور قریب تین سو سال تک یہاں رہے۔ ان کے بعد ان کے بیٹے اور بیٹیاں نے یہاں سے کوچ کر کے دوسرے مقامات پر کوچ کر کے رہنے لگے۔ ان کے بعد ان کے بیٹے اور بیٹیاں نے یہاں سے کوچ کر کے دوسرے مقامات پر کوچ کر کے رہنے لگے۔

امام بخاری، ابوالفتح و ابن جریر نے حالات ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان کے پاس حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما کے قریب سے، علی و آئی کے اہل کھوٹوں نے کہا کہ کیا ہے ارادے ابنا عمر یہ اور انہی اہل کھوٹوں نے کہا کہ

[illegible][illegible]

عَنِكُمْ وَاعْتَصِمُوا عَنِّي بِمِثْلِ مَا عَصَيْتُمْ عَنِّي وَاتَّقُوا اللَّهَ وَ

## اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۵﴾

”خود الامینہ جنت والے مسیحہ کا بدلہ ہے۔ در ساری باتوں میں (فریقین کے رویہ میں) ہماری حمایت ہو۔  
جو ہم پر زیادتی کرے تم اس پر زیادتی کرو (لیکن اس قدر جسکی زیادتی اس نے تم پر کی ہو اور دیتے، ہر گز وہ  
سے در جان و یقیناً اللہ (کی نصرت اور یہ گاہوں کے ساتھ ہے۔“

امام بخاری نے حضرت تابعی رصاصہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عمر کے پاس آیا اور کہا جیسے کس چیز نے  
اس بات پر برا بھلا کیا ہے کہ تم ایک سال حج کرو اور ایک سال عمرہ کرو اور اللہ کے راستہ میں جہاد چھوڑ دو حالانکہ آپ جانتے  
ہیں کہ جہاد کے حصول اللہ تعالیٰ نے کئی ترفیع دی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا اے میرے بھتیجے اسلام کی بنیاد پائی ارکان پر  
ہے۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پانچ نمازیں ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور کراہی اور نیت اللہ کا رخصت کرنا۔  
میں شخص نے کہا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا، وَإِنْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَأَرْبَابُهُمْ وَنَبِيُّهُمْ أَنِ شَهِدْنَا  
(انجرات: 9) اگر واقعی ایمان کے دو گروہ آپس میں فوجیں تو ان کے درمیان صلح کرو اور قُتِلُوا وَلَهُمْ عَقْبٌ ذَاتُ سُلْطَانٍ مُّسْتَقِيمٌ  
حضرت ابن عمر نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا کیا تھا اور اس وقت اسلام تھوڑا تھا اور آپ شخص اپنے اپنی  
کے بارے میں خود میں جھگڑتا تو لوگ اسے قتل کر دیتے یا اسے عذاب دیتے حتیٰ کہ اسلام کثیر ہو گیا جس کی نشانی ہے۔

اس میں اپنی حاکم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقربہ  
کیا آپ کو جو جس کے ساتھ حج کر جہاد نہیں کریں گے حتیٰ کہ فتنہ پائی نہ رہے۔ حضرت سعد نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
سعیت میں جہاد کیا حتیٰ کہ فتنہ نہ رہا لیکن جو اور داخل ہیں چاہتے ہو کہ میں جہاد کروں یا نہ کروں فتنہ پائی رہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج اچری کو عمرہ  
کے ارادہ سے چلے تو مشرکین نے آپ کو بیت اللہ شریف میں داخل ہونے اور اس تک پہنچنے سے روک دیا اور جو آپ پہنچا  
کے ساتھ مسلمان تھے انہیں بھی آپ کے ساتھ فتنہ و فساد کے حرمت والے مہینہ میں روک دیا۔ حتیٰ کہ فیصلہ ہوا کہ آئندہ سال  
بیت اللہ میں داخل ہوں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان آئندہ سال بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ اسی واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے  
جان فرمایا ہے۔ یا آیت کریمہ نازل ہوئی۔

امام الاصبہی نے حضرت ابی بن صالح من ابی عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے ابن عباس سے  
فرمایا یہ آیت صلی اللہ علیہ وسلم میں نازل ہوئی۔ اس کا وہ اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بیت اللہ سے روک دیا گیا پھر  
مشرکین نے آپ سے صلح کی اس شرط پر کہ آپ آئندہ سال عمرہ کے لئے آئیں، جب اٹھا سالی آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ  
کرام نے عمرہ فساد کی تیاری کی، مسلمانوں کا فائدہ یہ تھا کہ قریش اپنا وعدہ پورا نہیں کریں گے اور وہ انہیں مسجد حرام سے روکیں  
گئے اور ان سے قریش کے صحابہ کرام نے حرمت والے مہینہ میں جنگ کو بایں نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمادی۔





[illegible][illegible]

۱۰۔ انگریزی، اس جہاں اساتذہ نے حضرت ابن عربیؒ کو ملحق کیا ہے، وراثتاً ہی ہے، فرماتے ہیں: **الْاِشْهَاقُ** یہ جس کو اس نے ہلاک کر دیا ہے، نہ اس کو بچا۔ بلکہ **الْاِشْهَاقُ** ہے کہ اللہ کے واسطے میں خرقہ سے انسان کو ہلاک کرے۔ (۱۲)۔

اگر آپ کو یہ معلوم ہو کہ یہ آیت کریمہ اللہ کے واسطے نہیں ہے  
بلکہ اس کے متعلق باطل مولیٰ (۱) ہے

امام باقرؑ اور محمد بن عمرؑ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ ثابت کر دیں کہ اللہ کے راستہ میں قربانی کرنے کے معنی بڑی بڑی۔

نام اسی پروردگار اعلیٰ عالم کے حضرت محمدؐ میں حب الوطنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگوں اللہ کے راستہ میں جتنے تھے ایک آدمی زکوٰۃ لینا تھا اور دوسرے زکوٰۃ دینے والے تھے دوسرے سے افضل (مقام والا) اپنے زکوٰۃ سے ٹھیک خرچ کرنا تھا جس کو اس کے زکوٰۃ کوئی امتیازی باقی نہیں رہتی تھی جس سے ساتھ وہ اپنے ساتھی کو بھی نعمت داری اور دکر کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ پتہ دیا کہ جو مال ادا کرے۔

۱۰۔ مائیں اور بچے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ سزا دیتے تھے اور بچوں کو مارنے کا معاملہ ہوتا تھا تو ادرائے وہ بچہ توجہ نہیں کرتے تھے۔ یہاں سے معافی لے آئیں غصہ ہوا کہ اللہ کے راستہ میں یہاں کے بچے جیسے خرچ نہیں کریں (15)۔

اور منہ میں قید ہو سکتی ہے شعبہ میں حضرت الحسن واسہ اللہ سے روایت کیا ہے یا آپت کل کے متعلق ذراں ہوں۔  
اور اس کی بنیاد اور کئی انی ہمارے حضرت زید بن احمد و مرسلہ سے روایت کیا ہے فرما۔ میں لوگوں کو بغیر غرض کے ان متعلق

رسول پر لکھتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر غلبہ سے تھک چکا ہوں اور اس قسم ہو جا تا تھا کہ چلنے سے عاجز آجاتا۔ پس اہل حق نے انہیں غم دیا کہ ہمیں بھی اسے فریاد کریں جو خدا تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہے اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ بہرہ کو دے، بھوکے کو کھانے اور پیچھے کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں۔ اسی کے یہی اللہ تعالیٰ مال ہو اسی کو فرمایا ہوا ہے۔

اَفَبِمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رُسُلِنَا

۱۔ محمد علی، آغا، جبرہ، بلوخی، انجمن میں شامل ہیں۔



اتے یہ آپ نے اس شخص کو دیکھی اور جان لیا اور فرمایا خدا تعالیٰ نے اسی سے جوڑا تھا تو پائیں گے اِلٰہِ شَہِیْدَہٗ۔

اگر میں نے اپنے ایک بھائی کو اپنی اہل خانہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کھینٹا کا مطلب یہ ہے کہ انھوں نے اس کو (1) مہربانی سے براؤں تختہ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ

اگر میں نے اس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اَلْاُخْبَرُ لَا مَطْلَبَ وَبِہٖ کہ خدا تعالیٰ کے متعلق صحیح نہیں کہ (2)۔

وَأَتَّبِعُوا الصَّحَابَ وَتَعَمَّرُوا بَيْنَهُ فَإِنْ أُخْبِرْتُمْ فَمَا اسْتَسِيرَ مِنَ الْهَدْيِ تَوْ  
لَا تَحْفِظُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَجْلَهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ  
مَرِيضًا أَوْ بِهٖ أَدَىٰ مِنْ شَأْسِهِ فَقَدِيَّةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ  
نُسْكِ فَإِذَا آمَنْتُمْ فَمَنْ تَمَثَّرَ بِالْعَمْرِؤِ إِلَى الْحَاجِّ فَمَا اسْتَسِيرَ مِنَ  
الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ قَصِيَامًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةً إِذَا  
رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَلْنِ أَهْلُهُ حَاضِرِي  
السَّعْيِ الْحَرَامِ وَأَتَّقُوا اللَّهَ وَعَلِمُوا أَنَّ اللَّهَ شَهِيدُ الْعِقَابِ

اور یہ کہ حج اور عمرہ کا سفر کی وجہ سے ہرگز تم کو جواز تو قربانی کا جو نور ہوا مانی سے مل جائے اور  
اپنے اور نہ خدا کے پیچھے سر یاں تک کہ پہنچ جائے قربانی کا مالو اپنے ٹھکانے پر نہ جس جوش تم میں سے ہو  
نہ وہاں سے توجہ ٹھیک ہو تم میں (اور ۱۰۰ روپے ملے) تو وہ نہ یہاں سے روزوں سے یا نہ اس سے و قربانی سے  
اور جب قرآن میں وہ جانا اور حج کے پہلے کھانچ جانا تو جو نہ وہ دیکھا جائے عمرہ والی کے ہاتھ تو جو سے صبر  
ہو قربانی سے۔ پھر جسے قربانی کی حاجت نہ ہو تو وہ نہیں دن روزہ رکھے اور نہ وقت اور نہ جب تم گھر آئے  
تو یہ پورے دن (روزہ رکھو) یہ عبادت اس کے لئے ہے جس کے گھر والے مسجد امام کے قریب نہ  
ہوں اور اگر وہاں سے ہو جان لو کہ یہ تم کو اللہ تعالیٰ عتق کر دینے والا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ (۱) کہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اسلوب نقل میں یہ دو حدیثیں سے روایت کرتے ہیں کہ  
ایک غلطی کیا کہ یہ مشہور ہے کہ اس کا ترجمہ ہے کہ آپ گھر آئے کے مقام پر تھے اور انھوں نے یہ یہاں دیکھا اور اس پر ان کو  
کے بارے میں اس نے غلطی کی یا رسول اللہ آپ مجھے یہ علم دیتے ہیں کہ میں عمرہ کیسے کروں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے فرمایا









امام ابی حنیفہ اور عہد بن عبید نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہر حج فاضل ہے اور طہ و  
نفس ہے۔ یعنی، نے الام میں آئندہ نذرانہ، ابی حنیفہ اور عہد بن عبید نے ایسا کیا، باہن اٹھیں سے روایت کیا ہے فرماتے  
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج بھرا اور عمرہ نکال ہے (3)۔

امام ابن ماجہ نے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں  
کہ حج بھرا، عمرہ نکال ہے (4)۔

امام ابن ابی شیبہ عہد بن عبید اور ترمذی (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) نے ہر حج بھرا، عمرہ نکال ہے روایت کیا ہے کہ ایک  
مفسر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا عمرہ واجب ہے؟ فرمایا نہیں لیکن تمہارے لئے عمرہ کرنا اچھا ہے (5)۔

امام حاتم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج عمرہ  
دونوں فرض ہیں جس سے چاہو آنا نہ آؤ (6)۔

امام ابن ابی شیبہ اور امام ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ عمرہ بن ثابت سے حج سے پہلے عمرہ کرنے سے احتیاط پوچھا تو  
تو انہوں نے فرمایا یہ اون دن میں ہے اور ایک روایت میں ہے یہ دن کے لئے تھا ہر دو دن میں جس میں سے چاہو آنا نہ آؤ (5)۔

امام الشافعی نے امام میں حضرت عہد بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس خط میں جو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کو لکھا تھا اس میں تھا کہ عمرہ حج مضرب ہے (8)۔

امام بخاری نے مطلب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک مجلس میں کہ ایک شخص نے کہا کہ  
میں حاضر ہوا اور عمرہ کی جگہ کوئی اہمیت نہ فرمایا۔ فرمایا تو اللہ کی عبادت کیا کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ تو کوئی  
کہا کہ تو کیا اور عمرہ مکہ کے روزے دیکھو اور حج کر اور عمرہ کرو، اسے اہمیت کی بات تھی اور اطاعت کرنا اور تھا ہر دو دن میں  
وہیپ میں اور اذیت دہانے سے تھا، (7)۔

امام ابن جریر اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اللہ کے نزدیک افضل ایمان وہ ہے جس میں ملک نہ ہو اور دنیا چھوڑ کر ہے جس میں خیانت نہ ہو اور بیجا جو عقوبت ہو (8)۔  
امام مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ، مسمرہ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

1۔ حلف بن ابی شیبہ، جلد 3 صفحہ 233 (3845)۔

2۔ حلف بن ابی شیبہ، جلد 3 صفحہ 298 (2989)؛ بخاری، جلد 3 صفحہ 298۔

3۔ حلف بن ابی شیبہ، جلد 3 صفحہ 22 (13646)۔

4۔ حلف بن ابی شیبہ، جلد 3 صفحہ 22 (13646)؛ بخاری، جلد 3 صفحہ 22 (13646)؛ بخاری، جلد 3 صفحہ 22 (13646)۔

5۔ حلف بن ابی شیبہ، جلد 3 صفحہ 22 (13646)؛ بخاری، جلد 3 صفحہ 22 (13646)؛ بخاری، جلد 3 صفحہ 22 (13646)۔

6۔ حلف بن ابی شیبہ، جلد 3 صفحہ 22 (13646)؛ بخاری، جلد 3 صفحہ 22 (13646)؛ بخاری، جلد 3 صفحہ 22 (13646)۔

7۔ حلف بن ابی شیبہ، جلد 3 صفحہ 22 (13646)؛ بخاری، جلد 3 صفحہ 22 (13646)؛ بخاری، جلد 3 صفحہ 22 (13646)۔

8۔ حلف بن ابی شیبہ، جلد 3 صفحہ 22 (13646)؛ بخاری، جلد 3 صفحہ 22 (13646)؛ بخاری، جلد 3 صفحہ 22 (13646)۔

سے روکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عہد سے دوسرے عہد تک جتنے گناہ معذور ہوئے ہیں دوسرے عہدوں کے لئے گناہ ہے اور قبول حج کی جزا اس کے سوا کچھ نہیں ہے (۱)۔

امام احمد نے حضرت عامر بن ابی سرحہ سے اس کی شکل مرفوع روایت نقل کی ہے۔

امام بخاری نے شعب میں الاصبغی نے الترغیب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صحابی جو حج کرتا ہے جو کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور جو اللہ اکبر کہتا ہے ہر ایک کے بدلے خوشخبری دی جاتی ہے (۲)۔

امام مسلم اور ابن خزیمہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام پہلے سارے گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ ہجرت پہلے سارے گناہ کو مٹا دیتی ہے اور حج پہلے سارے گناہ کو مٹا دیتا ہے (۳)۔

امام طبرانی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضور! میں بزدل ہوں اور میں کمزور آدمی ہوں (جہاد نہیں کر سکتا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسے جہاد کی طرف آؤ جس میں گناہ نہیں ہے اور حج ہے (۴)۔

امام عبد الرزاق نے المصنف میں حضرت علی بن حسین سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ سے جہاد کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تیری ایسے جہاد کی طرف راہنہ دیتی نہ کروں جس میں گناہ نہیں ہے؟ فرمایا حج ہے (۵)۔

امام عبد الرزاق و عبد الکرمی و عزری سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں بزدل آدمی ہوں، دشمن کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تیری ایسے جہاد کی طرف راہنہ دیتی نہ کروں جس میں جنگ نہیں کرنی پڑتی؟ میں نے عرض کی ضرور کہ فرمائیے۔ فرمایا تھو پر حج و عمرہ لازم ہے (۶)۔

امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دیکھتے ہیں کہ جہاد افضل عمل ہے کیا ہم (عمرہ و حج) جہاد نہ کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا افضل جہاد قبول حج ہے (۷)۔

امام ابن ابی شیبہ ابن ابی داؤد (نے المصالح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا عورتوں پر جہاد ہے؟ فرمایا ان پر ایسا جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں ہے فرمایا حج اور عمرہ (۸)۔

امام سنن نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہونے سے ضعیف اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہیں (۹)۔

۱۔ صحیح بخاری باب الحج ۲۳۸ جلد ۱ صفحہ ۲۳۸

۲۔ صحیح بخاری باب الحج ۲۳۸ جلد ۱ صفحہ ۲۳۸

۳۔ صحیح مسلم کتاب الحج جلد ۱ صفحہ ۷۸

۴۔ صحیح بخاری باب الحج ۲۳۸ جلد ۱ صفحہ ۲۳۸

۵۔ صحیح بخاری باب الحج ۲۳۸ جلد ۱ صفحہ ۲۳۸

۶۔ صحیح بخاری باب الحج ۲۳۸ جلد ۱ صفحہ ۲۳۸

۷۔ صحیح بخاری باب الحج ۲۳۸ جلد ۱ صفحہ ۲۳۸

۸۔ صحیح بخاری باب الحج ۲۳۸ جلد ۱ صفحہ ۲۳۸

۹۔ صحیح بخاری باب الحج ۲۳۸ جلد ۱ صفحہ ۲۳۸

۸۔ صحیح بخاری باب الحج ۲۳۸ جلد ۱ صفحہ ۲۳۸

۹۔ صحیح بخاری باب الحج ۲۳۸ جلد ۱ صفحہ ۲۳۸

۱۰۔ صحیح بخاری باب الحج ۲۳۸ جلد ۱ صفحہ ۲۳۸



امام حاکم اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے وفد تمہارا ہیں، عازلی، دماکی اور عمروہ تمہارے (۱)۔

امام ابو نعیم نے ہر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج کرنے والے اور عمروہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں۔ اس نے انہیں چارہ تو انہوں نے اللہ کی رحمت کو یوں دیکھا، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ نے انہیں خط فرمایا۔

امام ابن ماجہ، ابن حبان اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج کرنے والے اور عمروہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں، عمروہ اس سے دعا مانگیں گے تو روانہ کی دعا نہیں قبول فرمائے گا، عمروہ مغرب غلب کرے گی تو ان کی مغفرت فرمائے گا (۲)۔

امام بیہقی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ کے رہنے والے یہ جان چکے کہ ان پر حج کرنے والوں کا کتنا حق ہے تو چار مہینوں کی آمد پہاں کا استقبال کرتے، دورانہ کی ساریوں کو چوتھے کیونکہ وہ تمام مہینوں میں سے اللہ کا وفد ہیں۔

امام ابن ابی حاتم، ابن خریز، طبرانی (فی المعجم)، حاکم (المستدرک) نے اسے صحیح کہا ہے، اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چاروں کی بخشش سوجائی ہے، اگر حج نہ کیا ہے تو دعا کرتے ہیں ان کی بھی بخشش ہو جاتی ہے۔ بعض روایات میں ہے اے اللہ جان کی مغفرت فرما اور جس کے لئے حاکم دعا کرے اس کی بھی مغفرت فرما (۳)۔

امام ابن ابی شیبہ اور مسند نے اپنی سند میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دعا کی اور حق نبی کے لئے دعا کرتے ہیں ذی الحج، محرم، صفر، دو دن، دن، دن، اولیٰ کے دن تو اس میں مغفرت ہو جاتی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے نعبہ کے دروازے کے پاس ٹھہر دیا اور فرمایا ہر دن گھر کی روایت کے لئے آیا ہو، مگر وہ اس شہ نواز پرست کی غرض سے اس کے قریب آیا ہو جی کہ اس نے عمر اسود کو اطلاع دے دیا، تو اس کے چیل گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے ان گھر کی حج کیا اور اس کا قصد، وہی صرف حج ہو تو وہ گناہ اس سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح پاک ہوا جاتا ہے، جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا اور وہ گناہوں سے پاک تھا۔

امام حاکم نے حضرت ام حقیصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح بھی کہا ہے، اس کے خاتمہ نے اللہ کے راست میں ایک اونٹ تیار کیا اور حضرت ام حقیصہ رضی اللہ عنہا نے عمروہ اور دعا کیا، اس نے اپنے خاتمہ سے دو اونٹ لے لیا تو اس نے وہ دینے سے انکار کر دیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا اقرار عرض کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے خاتمہ کو ٹھہرایا، اسے دینے سے انکار کر دیا، اس نے فرمایا حج و عمرہ بھی فی سبیل اللہ کے عمرہ میں ہیں اور رمضان میں عمرہ ایک حج کے برابر ہے، فرمایا حج سے کفایت کرتا ہے (۴)۔

نام عاتق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حج کا بار بار فرمایا تو ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا تو میرے ساتھ حج پر چل۔ خاوند نے کہا میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ میں تیرے ساتھ اس پر سوار ہو کر حج کروں۔ اس عورت نے کہا اپنے اذنت پر سوار ہو کر میرے ساتھ حج پر چل۔ خاوند نے کہا وہ تو میں نے اپنے لئے اور حرمی اور آزاد کے لئے چھوڑا ہے۔ نبوی نے کہا کھانا و ذلت پر سوار ہو کر میرے ساتھ حج کرو۔ خاوند نے کہا وہ تو اللہ کی راہ کے لئے روکا ہوا ہے عورت نے کہا اپنی کھجوریں بیچ کر چل۔ اس نے کہا وہ تو حرمی اور میری خوراک ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ نے ان سے بات کر کے ان سے خاوند کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور اسے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس میرا سفر خرچ کر دلا۔ پوچھنا کہ آپ نے حج حج کرنے کا کتنا ثواب ہے۔ اس کا خاوند نے کہا کہ میرے حج کے پاس پہنچا اور سارا اللہ عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو اس امرت پر اس کے ساتھ حج کرتا جس کو تو نے فی سبیل اللہ روکا ہوا تھا تو بھی وہی سبیل اللہ ہی ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ عورت کے حج کرنے کی حرص پر قہر کرتے ہوئے بیٹھے اور فرمایا میری طرف سے اسے سلام اور رحمت پہنچانا اور اسے بتانا کہ میرے ساتھ عمرہ نہ کرنا رمضان میں حج کے برابر ہے (۱)۔

نام ابن ابی شیبہ اور حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں عمرہ کے دوران فرمایا تیرا خرچہ کی تمکاٹ اور خرچ کے معافی ہے (۲)۔

ابن اسحاق ابی شیبہ نے حضرت حبیبہ رحمۃ اللہ علیہا سے روایت کیا ہے کہ ایک قوم ابوذر کے پاس سے ربذہ کے مقام سے گزری تو آپ نے ان سے فرمایا تمہیں حج نے تن تمکاٹا ہے۔ پس تم سرے سے ٹھل دو۔

ابن اسحاق ابی شیبہ نے حضرت برانہ رحمۃ اللہ علیہا سے روایت کیا ہے کہ ان سے سود نے ایک قوم سے یہ فرمایا تھا۔

ابوہامین ابی شیبہ نے حضرت حبیبہ بنت مریم رحمۃ اللہ علیہا سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میرے عطاء سے پوچھا کیا تجھے یہ دت پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج کے بعد سے سرے سے اٹھائی کرو۔ فرمایا کہ میں یہ صلیب اور ابوذر نے کہا تھا۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت کعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حجاج کا عمرہ دیکھا اور فرمایا کہ انہیں معصومہ بوجانے کی عفت کے بعد ان کے لئے کیا ہے تو ان کی انکھیں ٹھنکی ہو جائیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت کعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں جب حجاجی عمرہ کرنے والا اور عازمی کعبہ کعبہ ہے تو اس سے متعلق لٹنے کی بھی تکبیر کہتی ہے پھر اس سے متعلق بلندی کی تکبیر کہتی ہے حتیٰ کہ افق فطر ہو جاتا ہے۔

امام احمد اور حاکم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج کا سارا دو رکعت جہت سے جہتی کرتی چاہے جو کچھ کوئی چیز کہہ سکتی ہے کوئی فردوس میں ہو سکتا ہے اور کوئی ضرورت پیش آسکتی ہے (۳)۔

امام لامیہانی نے الترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (فرمیں)

ججائے لے جلدی نہ کرنا نہ کام ہم سے کوئی نہیں جاننا اس کو کیا اکل ہو جائے گی۔

امام مسیحی نے اپنا غصہ من علی بن ابی حمزہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے جج کو کسی دنیا کی حاجت کے لئے پھونکا تو وہ مانیوں کو دیکھ کر کہنے لگے کہ تم نے اپنی حاجت کے چرہ ہونے سے پہلے اور دوسرا یہاں ہے جج کی حاجت دانی کے لئے کرنا تو نہیں چھڑاؤ وہ حاجت پوری ہو جائے وہ اس کو اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کی مدد پر لگے گا جو اس سے ناپ نہ کرکام اسے دے گا اس میں اس کا اجر بھی نہیں ہوگا۔

اس طرح انی نے اللہ عالم میں حضرت ابوذر سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہاں طیارہ اس نے عرض کیا کہ اللہ جو تیرے بندے تیرے گھر کو زبانت کے لئے آتے ہیں ان کا کیا حکم ہے ان فرمایا میرا ذکر ضرور پر حق ہوتا ہے دے دو ان کے لئے یہ ہے کہ میں ان میں دیکھ جائوں اور جب میں ان سے رفاقت کروں گا تو میں ان میں معاف کروں گا۔

امام طبرانی نے اللہ وحشا حضرت مسلم بن ہود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے مسلمان اللہ کی راہ میں جو دیکھتے ہوئے باج کرتے ہوئے اترام ہاتھ دھوئے اور تہجد کہتے ہوئے چمٹا ہے سورج اس کے گھر ہوں گے رات کو فروغ ہوتا ہے اور وہ شخص گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

امام نسائی نے اسلمب میں مروی حدیث میں ایک حدیث سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جج اور مرد و کمرے والے اللہ کے وفد ہیں اور وہ سوال کرتے ہیں تو ان میں عطا کیا جاتا ہے اور اگر وہ دعا کرتے ہیں تو ان کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر خرچ کرتے ہیں تو ان میں بدل دیا جاتا ہے۔ آخر ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں اہل عظام کی جان ہے جو غصہ کینے والا کسی دینی شخص پر کبیر کہتا ہے اور غصہ کینے والا غصہ کہتا ہے تو اس کے سر سے جو کچھ ہوتا ہے وہ وہ غصہ کبیر کہتے ہیں حتیٰ کہ سسڑ میں شرمسار جاتا ہے (۱)۔

امام نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جج کرم اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں جو وہاں جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں عطا فرماتا ہے اور ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے اور جو انہوں نے روایات خرچ کئے ہوئے ہیں ان سے دے انھوں عطا فرماتا ہے (۲)۔

امام ابی داؤد اور ابی نعیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہاں معجز حاجت نصیب (کسی کوئی حاجت ایسی نہیں ہوتی) حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا اس کا کہ مطلب ہے فرمایا فقیر و غنک دست ہونا۔

امام ابن ابی شیبہ نے انہوں نے اس کو گھٹ کر کہا ہے (نسائی) میں جبر الکی خیرہ اور اس بیان نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جج و سرور کے درمیان حدیث کرو جو کہ یہ دونوں خیرہ اور گناہوں کو جس طرح ختم کرتے ہیں جس طرح جلی لڑے ہوئے اور چاندی کے خبث کو دور کرتی ہے اور مسکین جج کا وہ آپ جسٹ کے سرا کچھ نہیں اور وہ شخص ایک دن اترام کی حالت میں اترتا ہے تو سورج اس کے گناہوں کے ساتھ فروغ ہوتا ہے (۳)۔



امام ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، ابن جریر اور ترمذی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ حج اور عمرہ کے درمیان مباحات رکھو، ان کی تہجیت فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتی ہے جس طرح بجلی لوہے کے ٹیٹ (رنگ) کو دور کرتی ہے (۱)۔

امام ابو داؤد نے حضرت ابو ہریر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔

امام احرث بن ابی اسامہ نے اپنی سند میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے حضرت عامر بن دینار رحمہ اللہ سے اسی طرح مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے عہد سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جس نے تہیہ کیا اور تکبیر کی اس کو بشارت دی گئی عرض کی گئی جنت کی؟ فرمایا ہاں۔

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی احرام باندھنے والے نے احرام بھیجا یا نہ دیا مگر اس کے گناہوں کے ساتھ سورج غروب ہو (2)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جہنم جہنم کے پاس دین دو دنیا کی حاجت سے کراؤ یا دعا جانی حاجت لے کر وہاں کسی لڑکا۔

امام ابو یعلیٰ طبرانی، دارقطنی اور بیہقی نے حضرت ابو ہریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حج و عمرہ کچلے گا اور اسی طرح اس کا وصال ہو مگر تو اس پر نہ اعمال کی خوشی اور گناہوں کا کٹاؤں اور خدا ہوگا جنت میں داخل ہو گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں پر نازل فرماتا ہے (3)۔

امام احرث بن ابی اسامہ نے اپنی سند میں صحابی نے اتر نبی میں جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ جہنم جہنم کے پاس دین دو دنیا کی حاجت سے کراؤ یا دعا جانی حاجت لے کر وہاں کسی لڑکا۔

امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے شعب میں حضرت ام سلمہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج و عمرہ کا احرام باندھا اس کے اچھے کچھلے گناہ معاف ہو گئے اور اس کے لئے جنت واجب ہو گئی (4)۔

امام بیہقی نے حضرت ابو ہریر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے اور نہیں من سکر کر لیتا ہے یا نہیں راتھی سفر کر لیتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا اور اس پر کوئی گناہ نہیں تھا۔ باقی دن اس کے درجات کی بلندی ہوتی ہے اور جس نے کسی میت کو

نکھن پر بنایا اسے جنت کا لباس پہنا دیا جائے گا۔ جس نے میت کو غسل دیا وہ گناہوں سے پاک ہو گیا اور جس نے میت کی قبر میں مٹی ڈالی تو اس کا چلو اس کے میزان میں پہلاڑ سے بھی بھاری ہوگا (5)۔

۱۔ سنن ابن ماجہ، جلد 3، صفحہ 408 (2957) 2۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 448 (4029)

3۔ مسند ابویعلیٰ، جلد 4، صفحہ 152 (4589) 4۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 448 (4026) 5۔ سنن ابوداؤد، جلد 3، صفحہ 478 (4114)

امام باقریؑ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ  
 حاجی کا اونٹ جو قدم اٹھا رہا ہے اور ہاتھ دھکتا ہے برا ایک کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک انگلی لکھتا ہے یا ایک منگھلا منگھا  
 ہے یا اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے (۱)۔

امام باقریؑ نے حضرت حبيب بن ابراهيم صاحب بنی وصر اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح سے  
 پوچھا کیا تجھے پرخیر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجاہد سے سر سے تل شرع کر گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ  
 مجھے پرخیر حضرت عثمان بن عفان اور ابوذر غفاریؓ کی طرف سے پہنچی ہے فرماتے ہیں کہ وہ مجھے سر سے تل کر گئے ہیں (۲)۔  
 امام باقریؑ نے ابی ہریرہؓ کی طرح سے حضرت سعید بن مسیبؓ بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ ایک  
 شخص حضرت عمرؓ کے پاس سے گزرا جب کہ وہ حج کر چکا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا کیا تو نے حج کر لیا ہے؟ اس نے کہا  
 ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ان کاموں سے اعتنا نہ کر جن سے تجھے صبح کیا گیا ہے۔ اس شخص نے کہا میں کوشتش میں کوتاہی نہیں  
 کروں گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنے تل سے عمرؓ سے شرع کر (۳)۔

امام باقریؑ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک حج کی  
 وجہ سے تمہیں غصہ، ایک جنت عطا فرماتا ہے۔ میت اس کی طرف سے حج کرنے والا اور اس کی وصیت کو پورا کرنے والا (۴)۔  
 امام عبدالرزاق نے المصنف میں، ابن ابی شیبہ نے المصنف میں اور ابویعلیٰ اور بیہقی نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ  
 عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندے کے جسم کو میں نے صحت بخشی، میں  
 نے اس کے رزق میں وسعت فرمائی پھر اس پر پانچ سال گزر جائیں اور میری طرف سے آئے تو وہ مکرور آدمی ہے (۵)۔  
 امام ابویعلیٰ نے حلیہ ابن الداری سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس  
 بندے کے جسم کو میں نے صحت بخشی اس کے رزق میں وسعت فرمائی پھر پانچ سال گزر جائیں اور وہ ان سالوں میں میرے  
 پاس نہ آئے تو وہ مکرور ہے (۶)۔

امام شافعیؒ نے حضرت ابی حسان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہر مہینہ میں ایک مہرہ ہے۔  
 امام عبدالرزاق نے حضرت ثمر بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب تم جہاد سے واپس آکر زمین امار و خون و  
 مرا کے لئے دھت نظر باندھ لو کہ کوئی نہ کہے یہ بھی ایک جہاد ہیں۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں روزہ اور نماز بہان تو تکلیف دہتے  
 ہیں اور مال کی مشقت نہیں دیتے ہیں، صدق مال کی مشقت رہتا ہے اور بدن کی مشقت نہیں رہتا لیکن میں حج سے زیادہ کوئی  
 دوسرا شے نہیں جانتا جو مال اور بدن دونوں کی مشقت کا باعث ہو۔

1- بیہقی جلد ۳ صفحہ 479 (416) 2- ایضاً جلد ۳ صفحہ 479 (417) 3- ایضاً جلد ۳ صفحہ 479 (418)

4- ایضاً جلد ۳ صفحہ 480 (4123) 5- ایضاً جلد ۳ صفحہ 483 (4133)

6- مسند ابویعلیٰ جلد ۱ صفحہ 444 (1027) مسند دارالکتب العلمیہ روت

[illegible]

۱۱۔ حرام کی حالت میں باقی رہنا تھا تو اس کی کیا ہیئت قائم رہتی جاتی۔ یہ سب ہی گس پر پہنچ جاتی تو (۱۲) اور جو صحت (۱۳) تھا۔

[illegible]

۱۔ ام بن جریر نے حضرت علیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے الصحیح سے مراد وہ شخص ہے جو مکمل روئے نہ ہو گیا ہو۔  
۲۔ ام مالک، صحیحہ بنت منصور، ام بن شیبہ، عیسیٰ بن عبد اللہ بن ہاشم، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری، امی ابی عامر اور یحییٰ بن مغویہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے صحیح مسلم سے مراد ان کے ہیں (۵)۔

۱۔ ام کلثوم رضی اللہ عنہا، عید الفطر، عید النحر، عید النبی، عید الجرم، عید النضر، اسی اہل بیت نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جوئی سے مراد ہے یا اوست ہے ان سے پوچھا گیا کہ پانچویں کافری نکاح سے فریاد نہیں (ج)۔

اور مائع، سیان میں مین، معدن اوراق، انجریانی، سیاہی، بنی، قصہ، معدنی حید، زہر، خستہ، انجریانی، زہری، مائع، مائع،  
وہ کہتے ہیں، جہاں میں جو انسان بدلتا ہے تو بھی انسان کو ایک حالت اور حالت بھی مقرر ہے جسے

[illegible]

امام ابن جریر اور ابن حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اگر ان دونوں خوشحال ہوں تو ان کے لئے قربانی دے دو نہ مگر یہی قربانی دے (1)۔

امام نسائی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ:

امام سفیان بن عیینہ، الشافعی (امام میں)، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں (صراحتاً) کہ (اگر) صرف دشمن کی وجہ سے (موت) ہے اور میں کو کوئی مرض یا تکلیف یا غلامی ہوں اس پر بھگتوں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَإِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْهُمْ فَأُفْسِحْهُمْ** پس ان میں سے کون سے ایسے ہیں (2)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: احصاء و سرلہ دشمن سے ہے۔  
امام ابن ابی شیبہ نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: احصاء و سرلہ دشمن یا کسی ایسے امر سے ہے جو راکب است۔  
امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مزور رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: اگر وہ چیز جو راکب و کوفہ و احصاء ہے۔

امام بخاری اور نسائی نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: عبد اللہ بن عبد اللہ و سلام بن عبد اللہ نے حضرت ابن عمر سے عرض کی کہ اس سال حج نہ کریں تو پھر بے نیکی و بدعت ہے کہ آپ نبوت اللہ تک نہیں جاتے دیا جائے گا۔ یہ دور تھا جب عبد اللہ بن زبیر پر لشکر کشی کی گئی تھی۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میرے جانے والے نے لے لئے تھے تو کھارے نہیں، یہ اللہ تک جاتے سے راکب دیا تھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعتی ٹھہری تھی اور یہ کام حق کرنا تھا (3)۔

امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راکب یا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق کر دیا اور اپنی امانت سے حق تلفی کر دیتا تھا اور اس کی بدعتی ٹھہری تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ سال عمرہ کیا (4)۔

**وَلَا تَقْبَلُوا الزَّهْدَ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدَى حَافِلَهُ**

امام بخاری نے حضرت اسود بن سنان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق کرانے سے پہلے قربانی کی اور صحابہ نہ سکوچی اس میں (5)۔

امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بغیر سند کے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ: جس شخص سے اس نے حج کو جس شخص کی وجہ سے توڑا (حجۃ)، کیا وجہ ہے؟ کسی اور وجہ سے، راکب یا گمراہی ہوں اس کے لئے طہارۃ اور نہ چارہ نہیں ہے اور اس کے پاس بچہ یا بوی ہو تو وہ کھس ہے اور وہ بدعتی کو آگے بھینچنے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہاں ہی (حج) کر دے اگر آگے بھینچنے کی طاقت رکھتا، اور اس کے لئے طہارۃ اور نہ چارہ نہیں ہے حتیٰ کہ ہماری گمراہی تک پہنچ جائے (6)۔

اسمہ نامہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل حدیث کو (آئندہ سال) ہماری کا بدلہ  
ماترک نہ پائے یا نہ کرے یا نہ کرے جس میں وہ حالتی ہو گئے تھے۔ اہل حدیث کے ساتھ ہم ہو گئے تھے تو انہیں دفعہ دہائی تھی کہ جو  
انہیں نہ پائے وہ گئے تھے۔ (1)

امام حاکم نے حضرت ابو داؤد سے روایت کیا ہے کہ اس سال عمرہ کرنے کے لئے نکلا جس  
سال حضرت ابن عمرؓ کا عمرہ کیا گیا تھا اور میرے ساتھ مدنی بھی تھی، ہمیں حرم میں داخل ہونے سے روک دیا یا تو میں  
نے اسی جگہ اپنی جہی ذبح کر دی اور وہی ہو گیا جب آئندہ سال آیا تو میں اپنے عمرہ کو قضا کرنے کے لئے نکلا۔ پہلے میں ابن  
عباس کے پاس آیا میں نے ان سے مسئلہ پر چھا تو انہوں نے ہدی کا بدلہ لے جانے کو کہا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ  
کرام کو حدیبیہ کے سال ذبح کی گئی بدایا کا بدلہ قضاء کے عمرہ میں لے جانے کا حکم دیا تھا (2)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو یوسفؒ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو ذبح کرنے سے پہلے صلیق کرے تو وہ  
خون پرے۔ پھر بطور مکمل یہ آیت پڑھی وَلَا تَحْلِفُوا أَوْ تَنْصِرُوا فَمَا تَعْلَمُونَ (3)۔

اسمہ نامہ نے اس طرح سے روایت کیا ہے کہ وہ حلیٰ بیلا اللہ فی تعجلہ اور قد پال لہما لقصیر المائدہ (95) کو اہل  
کے کسرہ کے ساتھ شہد پڑھتے تھے۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرْضًا أَوْ كَانَ أَزْمًا فَلْيُكْفِ يَوْمَئِذٍ وَفِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ وَأُولَئِكَ أَفْوَاجٌ

اسمہ احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن جریر، طبرانی نے اس میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ  
سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر احرام کی حالت میں تھے کہ مشرکین نے  
ہمیں روک دیا اور میرے پاس لیے تھے، انہیں میرے چہرے پر گرتی تھیں، نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور  
پوچھ کیا تجھے یہ جو میں تکلیف دیتی ہیں میں نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا میں کراؤں۔ فرمایا اس پر یہ آیت نازل  
ہوئی رسول اللہ ﷺ فرمایا تم ان روزے رکھو، چھ مہینوں کے درمیان ایک فرقہ صدقہ کرو یا پھر چوٹی (4)۔

امام ابو داؤد نے ابن عمرؓ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرْضًا  
شروع کیا۔ کی وَلَا تَحْلِفُوا أَوْ تَنْصِرُوا فَمَا تَعْلَمُونَ (5)۔

امام ابی یوسفؒ، ابن ابی شیبہؒ، ابن عمرؓ، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم و ابن  
حبان اور بخاری نے حضرت عبد اللہ بن مسفل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں کعب بن عجرہؓ کے پاس بیٹھا تھا تو  
میں نے اس آیت فذلک عاصم الخ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ میرے متعلق نازل ہوئی ہے میرے سر میں اذیت  
(تکلیف) تھی میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو جو کہ میرے چہرے پر کھڑی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے  
فرمایا میں آپ میں جو کیا تکلیف دیکھ رہا ہوں۔ کیا میرے پاس کھڑی نہیں ہے میں نے عرض کی نہیں فرماتے ان دنوں روزے رکھنا چھو

میں نہیں کوکہ تا کلام اس طرح کہ ہر شخص کو نصف صاع کھانا ملے اور اپنے سر کا طلق کرالے۔ نہیں اس کا نزول ہوا جس سے  
میں ہے ورنہ اس سے عام ہے (1)۔

امام ترمذی اور ابن جریر نے حضرت کعب بن جراح سے روایت کیا ہے کہ، تھے ہیں یہ آیت میرے حلق لائیں ہوئی اس  
کے میں نے تے قل مراد کعبی۔ کعب سے نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر رخصت کے لیے بچے پوچھا کیا تجھے جو کس تکلیف دیتی  
ہیں میں نے کہا ہاں، کعب یہ آیت کریمہ لائی ہوئی (2)۔

امام ابن مردودہ اور احمد بن حنبل نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب ہم حدیبیہ کے مقام  
پر آئے تو کعب ابن جراح نے کہا کہ ان کے چہرے پر سر کی جو کس کھڑی ہوئی تھیں۔ نہیں۔ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے  
ان دونوں نے بہت تنگ کر رکھا ہے کہ ان جگہ اللہ تعالیٰ نے نہ کوہ آیت لائی فرمادی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واللہ  
سے مراد کعب بن جراح ہے ان دونوں نے کعب بن جراح اور کعب بن جراح کی ایک فرق ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے، لکن کلن یستلکم فہر نہضتا سے مراد کعب بن جراح کی مرض شدہ ہے۔  
امام ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مراد کعب بن جراح سے مراد کعب بن جراح ہے  
جس کے سر میں کوئی تکلیف یا زخم نہ ہو یہ نہیں آیت ہو اور لا ذکی سے مراد جو کس ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے حضرت ابن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ، تھے ہیں میں نے طہا سے پوچھا  
تذکی فیہن تراجم سے کہ مراد ہے فرماتے ہیں جو کس اور دوسری تکلیف جو سر میں ہوں (3)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کعب بن جراح سے  
پوچھا کیا تیرے سر کی جو کس تجھے تکلیف دیتی ہیں انہوں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا سر کا طلق کرالو۔ اور نہ یہ دے دے۔ ان  
ان دونوں سے کہ پوچھنا کہ کعب بن جراح کی ایک فرق ہے۔ (4)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے اس آیت کے حلقوں پر پوچھا کیا تو فرمایا اور اسے بھی  
ہیں۔ حدیث میں مراد کعب بن جراح کی ایک فرق ہے۔ (5)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے کہی روایت فرمادیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ، تھے ہیں میں نے طہا سے پوچھا  
کیا ہے فرماتے ہیں قرآن میں جسوں کو، کو استعمال ہوا ہے ہاں اختیار ہے۔ جس جوجہ میں وہ تہیہ دار ہیں (6)۔  
امام ابن ابی شیبہ نے ابن جراح سے روایت کیا ہے کہ، تھے ہیں قرآن میں جہاں کعبی کو استعمال ہوا ہے وہ اختیار ہے۔

1۔ عجیب، 1۔ خزائن قرآن المجلد 1، صفحہ 282، مطبوعہ قری کتب خانہ کراچی۔ 2۔ تفسیر طبری، 2۔ ج 1، صفحہ 279۔

3۔ ابن ابی شیبہ، 2۔ ج 1، صفحہ 274۔ 4۔ ابن ابی شیبہ، 2۔ ج 1، صفحہ 280۔

5۔ ابن ابی شیبہ، 2۔ ج 1، صفحہ 282۔ 6۔ ابن ابی شیبہ، 2۔ ج 1، صفحہ 284۔

امام باقرؑ نے امام حسینؑ سے روایت کیا ہے قرآن میں جہاں بھی آؤ، آؤ کیا ہے تو تکلف کو اختیار ہے جو چاہے کر لے۔ اہل بیتؑ فرماتے ہیں لیکن اِنَّمَا جَعَلُوا الْكَلِمَ بَيْنَ يَدَيْكَ يُخَافُونَكَ فَهُوَ مُرْسَلٌ وَلَا يَلْزَمُ (33) اختیار نہیں ہے (1)۔

امام شافعیؒ و دیگر محدثین نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے میں قرآن میں جہاں آؤ، آؤ آیا ہے اس میں تکلف کو اختیار ہے نہ چاہے کرے (2)۔

ابوہاشم بن علیؒ نے محمد بن ابی اسحاق سے اور محمد بن حمادؒ نے یحییٰ بن عبد الرحمنؒ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ امام ابن جریرؒ ابن المنذرؒ و ابن ابی شیبہؒ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے مَن كَانَ مُتَشَكِّكًا بِالْقُرْآنِ فَلْيَقْرَأْ إِلَى الرَّجُلِ فَرَمَاتے ہیں اس نے حج کے میمنوں میں عمرؓ کا احرام باندھ (3)۔

امام عبد بن حمیدؒ نے حضرت عبد الرحمنؒ سے روایت کیا ہے میں شیخ سے مارا حج کے میمنوں میں عمرؓ کرتا ہے۔ ابن ابی شیبہؒ و ابن جریرؒ و ابن المنذرؒ نے حضرت ابن ابی شیبہؒ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے خطبہ دینے کو نہ ارشاد فرمایا اے رسول اللہؐ کی تصدیق، انہیں ہے جو تم کرتے ہو بلکہ شیخ یہ ہے کہ کوئی شخص حج احرام باندھے پھر ارشاد میں یا عرض یا کسی عضو کے ٹوٹنے کی وجہ سے روک دیا جائے حتیٰ کہ اس شخص کو گزیر جائے عمرؓ یا عمرہ آئے اور حج کو عمرہ بدلادے پھر آگاہی دے کہ تم عمرہ اور حج کر رہے ہو تو تَشَكُّكًا بِالْقُرْآنِ (4) یہ سزا ہے (4)۔

امام ابن جریرؒ و ابن المنذرؒ و ابن ابی شیبہؒ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابن ابی شیبہؒ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم اس شخص کے لئے نہ ڈراؤ کہ دیا گیا ہو اس کے لئے نہیں جو چھوڑ دیا گیا ہو ان میں سے فرماؤ کہ یہ میں کے لئے ہے تو پھر ان کے لئے نہیں جس کو چھوڑ دیا گیا ہو (5)۔

امام ابن جریرؒ نے حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ جس نے عمرہ و عمرہ کو کیا حتیٰ کہ حج کے ساتھ اس کو چھوڑ دیا تو اس پر ہدیٰ لازم ہے (6)۔

ابوہاشم بن علیؒ و ابن ابی شیبہؒ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں اس لئے کہتے ہیں کہ ہدیٰ لوگ اس میں پورا توں اور پھر ان سے اتنا حج جوتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے اہل اور گھرانے سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔

امام عبد بن حمیدؒ نے ابوہشام سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں علیؓ مدینہ جب حج کرتے تھے تو کہتے تھے اِنَّمَا غَنَّا الْقُرْبَانَ وَنَوَلِي الْقُرْبَانَ وَاحِلٌ صَفَرًا حَلَبْتُ الْقُرْبَانَ خَتَمْتُ بَنِي خَتَمِي جَبَّ بَلَّ بَعْرًا مِمَّنْ تَعَى الْوُطُوں کے درمیان ایک ہوا میں گئے اور ہجر کا مہینہ و غل ہوا جائے گا تو عمرہ کرنے والوں کے لئے عمرہ ملاں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اہل جاسیہ کے گناہ کو تبدیل کرنے کا حکم دیا اور ان کو حج کے میمنوں میں عمرہ کرنے کی رخصت عطا فرمائی۔ ابن المنذرؒ نے ابوہشام سے روایت کیا

ہے کہ آئیہ ٹھیک ہے، بن عباس سے نہا میں نے حج کے ساتھ نظر بھی کیا ہے اور میرے پاس چائیس اور نم ہیں، ان کے ساتھ میں نے یہ دعا لے کر لے لی ہے اور اس سے قرچ بھی پکا کر لیا ہے جب میں کیا کر لوں گا بن عباس نے فرمایا تو وہ دیکھ

[illegible][illegible]

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں منع کئے گئے احرام بانہ حصے سے نہ کر  
نویں ذی الحجہ تک قبل روزہ نہ رکھئے ہیں (3)۔

انما اس کی جڑیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بہت صحیح ہے کہ اگر نے اللہ کی ناپاکی کو اس پر نوین کی النجی سے پہلے عین روز سے حج کے دوران رکھے واجب ہیں۔ اگر کوئی کے دن تیسرا روز ہو تو اس کے روز سے مکمل ہو گئے۔ پھر سات روز سے گھر واپس آ کر رکھے (۱۷)۔

۱۰۔ ایک اور شافعی نے حضرت مولانا رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتی ہیں: روزے کے حج متعلق کرنے والے پر ہیں جو پہلی کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ حج کا تمام باندھنے سے نہ کر فرزند کے دن تک وہ روزے نہ رکھے۔ اگر ان دنوں میں روزے نہ رکھے گا، بیوقوفی کے امام میں روزے رکھے (۵)۔ ایک اور شافعی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، السنن، ترمذی اور بیہقی نے حضرت ابن عمرؓ اور عائشہؓ رضی اللہ عنہما کو وصیت کیا ہے کہ ایمان شریف میں روزے رکھنے کی اجازت نہیں ہے مگر ایسا شخص ان دنوں میں روزے رکھ سکتا ہے جس نے حج متعمد کیا ہو اور اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو (۱)۔

امام ابن جریر، مقلد اور مدظلہ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج تہجد کرنے والے کو ایام شریف کے دورے رکھنے کی اجازت فرمائی جب کہ اس کے پاس ہونی سے علاوہ دوسری وجوہ کے پہلے وہی دنوں میں دراز سے نہ تھکا جائے گا۔

1. تفسیر طبرستان، ج ۱، ص ۲۹۶ 2. یسنا 3. یسنا 4. ایضاً، ص ۲۹۸

1- تفسیر طبرسی در مقام مفسر، جلد 2، صفحہ 296 2- بیضا  
3- بیضا 4- ایضا، جلد 2، صفحہ 298  
5- کتاب الاقسام، ابواب افراد، حدیثیہ، جلد 2، صفحہ 188  
6- تفسیر طبرسی در مقام مفسر، جلد 2، صفحہ 298  
7- بیضا، جلد 2، صفحہ 300  
8- سنن ابن ماجہ، باب: تحلل الخلع، رقم الحدیث: 156، (2/2)



ایام مالک اور ابن جریر نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن حذافہ بن قیس کو بھیجا اور انہوں نے ایام تشریق میں یہ اعلان کیا کہ یہ ایام کھانے چنے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لئے ہیں لیکن جس پر بدی قابل روزے ہیں تو وہ ان دنوں میں روزے رکھ سکتا ہے (1)۔

امام دارقطنی نے حضرت زہری رحمہ اللہ، المسیب بن عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کے ساتھ حجہ الوداع کے موقع پر یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ وہ منی میں عواف کریں۔ منی لوگوں نے عواف کیا کہ یہ ایام کھانے چنے اور اللہ کا ذکر کرنے کے متعلق ہیں۔ لیکن ان دنوں میں کوئی روزہ نہ رکھے لیکن جس نے بدی کے بدل کے طور پر روزہ رکھا ہو تو اس کے لئے جائز ہے (2)۔

امام عبد الرحمن بن ابی شیبہ رحمہ اللہ، ابن جریر، ابی احمد راوی بیہقی نے حضرت یحییٰ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حج تمتع کرنے والے کے لئے تین روزے صرف احرام کی حالت میں جائز ہیں (3)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تمتع روزے سے نہ رکھے مگر ذی الحجہ کے پہلے دنوں میں۔ ابن ابی شیبہ نے ابن ابی شیبہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجاہد نے فرمایا تمتع اگر چاہے تو ایک روزہ وصال میں اور ایک روزہ ذی الحجہ میں رکھ لے۔

حضرت عاتق اور عطاء فرماتے ہیں یہ تین روزے صرف ذی الحجہ کے پہلے عشرہ میں رکھے، مجاہد فرماتے ہیں اس شریعت میں یہ روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام بخاری اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سات حادی کے حد کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میری جڑیں اور انھہ راوی نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات نے حجہ الوداع کے موقع پر احرام باندھا ہوا تھا، ہم نے تمبیہ کیا مگر جب تک عمر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے حج کے احراموں کو محروم بنا دو لیکن جنہوں نے بدی کو قیادہ پسایا ہے اس کے لئے یہ حکم نہیں۔ پس ہم نے عواف کیا اور صلا و صرود کے درمیان سلی کی، پھر ہم اپنی عورتوں کے پاس آئے اور ہم نے کپڑے پہن لئے، فرمایا جس نے بدی کو قیادہ پسایا وہ حلال ہے مگر حاجی کو اس کی بدی اپنے مقام پر پہنچ جائے پھر ہمیں آٹھویں ذی الحجہ کی نام حج کا حرام بنا دے گا حکم فرمایا جب ہم سنا کہ حج سے لوٹے ہوئے تو ہم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا، صلا و صرود کی سن کی اور ہم اپنی عورتوں کے پاس آئے اور ہم نے اپنے لباس پہن لئے۔ پس ہمارا حج مکمل ہو گیا اور ہم پر حق واجب ہوئی میرا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لَمَّا أَتَيْتُمُوهُنَّ الْفُتُي تَكُنَّ لَكُمْ نِكَاحٌ كَمَا نِكَحْتُمُوهُنَّ ثَلَاثَةً أَيَّامًا وَفِي الْيَوْمِ ذِي الْحِجَّةِ إِذَا تَجَدَّدْتُمْ۔ اور کئی سن میں ایک بیت کرتی ہے۔ پس ایک سال میں لوگوں نے حج و عمرہ کی دو عبادتیں مکمل کیں۔ اس لئے انہوں نے اپنی کتاب اور اپنے نبی کریم ﷺ کی سنت میں یہ حکم اور فرمایا اور اہل مکہ کے سوا باقی تمام لوگوں کے لئے عمرہ

جج اکٹھے کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ فرمایا: **وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَنِي إِسْرَءِیْلَ لَنُتَبِّحَنَّهُنَّ مَعَهُنَّ حَاضِرِیْ** (تسبیح الہمزاورہ جج کے سینوں سے مراد شوال روزہ وقفہ داورہ داغچ ہیں بلکہ جس نے ان میںوں میں عمرہ اور حج اکٹھے کئے ان پر دم یاد روزہ واجب ہیں۔ الزلفہ سے مراد دھج ہے بالخصوص سے مراد گناہ ہیں اور الجحدہ سے مراد شکر ہے (۱)۔

امام مالک، محمد بن سعید اور یحییٰ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے حج کے میںوں تکلیف شریعتی وقفہ داورہ ذی الحجہ کے میںوں میں عمرہ کیا وہ متع ہے اس پر وہی واجب ہے یا وہی نہ روزہ واجب ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا جس نے ثعلبی یا ذی قعدہ میں عمرہ کیا پھر وہاں پھر اور حاجی کہ اس نے حج بھی کر لیا تو وہ متع ہے اس پر پھر وہی واجب ہے جو جو وہی نہ پائے اس پر تین روزہ (حج) کے دوران کو واجب ہیں اور سات روزہ جب کہ وہ عمرہ لوٹ آئے اور جس نے حج کے میںوں میں عمرہ کیا پھر وہی واجب بلت آیا تو وہ متع نہیں ہے یہ حکم ہی لئے ہے جو ظہر اور نہ اور لوٹ کر نہ آئے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر نے فرمایا جب حج کے میںوں میں عمرہ کرے پھر وہاں پھر اور نہ متع ہے تو وہ متع ہے اگر نہ آئے تو متع نہیں ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں صحابہ کرام جب حج کے میںوں میں عمرہ کرتے تو اس سال حج نہ کرتے اور نہ ہی دیتے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے حج کے میںوں میں عمرہ کیا پھر وہی لوٹ آیا پھر اسی سال حج کیا تو وہ متع نہیں ہے یہ حکم اس لئے ہے جو وہی عمرہ کرنے کے بعد پھر اور نہ اور وہی عمرہ نہ آئے۔

واسم احکم نے حضرت ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ خصام ثلاثۃ ایہم متبعہ پڑھتے تھے۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن المنذر اور ابن حاتم اور یحییٰ نے سنن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے **سَبَّحُوا ذَاکُمْ جَعَلْتُکُمْ** کے تحت روایت کیا ہے جب تم اپنے گھروالوں کے پاس لوٹ آؤ۔

امام عبد بن سعید اور ابن جریر نے اس جملہ کے تحت قنادہ سے روایت کیا ہے کہ جب تم اپنے شہروں کی طرف لوٹ آؤ (۲)۔

امام عبد بن سعید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جب تم اپنے شہروں کی طرف لوٹ آؤ جہاں مکی ہو۔

امام کتبہ ابن ابی شیبہ عبد بن سعید اور ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ شخص ہے اگر چاہے تو راستہ میں رکھ لے چاہے تو گھر آ کر رکھے اور ان سات روزوں کو متفرق نہ کرے (۳)۔

امام عبد بن سعید نے حضرت عطاء اور حضرت حمزہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے عطاء نے کہا اگر چاہے تو راستہ میں رکھے اور حسن نے کہا ہے جب تم اپنے شہر لوٹ آؤ تو رکھو۔



میں مرجھ کر نہ رہا، ایک شخص جو بے پاں آ جا کر رہ گیا تو نہیں جو تہ جویہ ہاویں میں نے حج کے استسفی کی بات کہائی ہے۔ میں نے کہا کہ لوگو! میں لوگوں کے لئے رہا ہے، اے ان کی تہذیب کو پی چاہیے۔ یہ میرا لکھنؤ تھا، ہمارے پاس آئے والے ہیں، میری بی بی علیہ السلام، جب حضرت حمزہؓ کو قتل کرنے والے قاتل نے کہا کہ میرا لکھنؤ یہاں ہے، حج کے متعلق یہ بی بی مات کہاتی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تم سب اللہ کی قسم! قاتل کو قتل کر دو، اے اللہ! تمہارے پیٹھے اچھوڑاؤ، اچھوڑاؤ اللہ تعالیٰ! اور تمہارے پیٹھے میں کسی قسم پر عمل کریں، تو میں نہیں طالب علم نہ ہوئی کہ میری ذرا عمر ہے۔

اسم حق تعالیٰ را بپیرائے انجی منہ میں اور احمد نے خطبات الحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عمر بن خطاب نے فرمایا: جس شخص نے کلمہ کو یاد کر لیا تو وہ انجی منہ میں ہے۔

۱۔ ہم علم نے حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ انہی کا یہ کہہ کر، کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے شیعہ سے منع فرماتا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے قاصدینے تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے یہ بات کہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ میرے ارسل اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت عثمان نے کہا اس شخص پر لعنہ لائی گئی ہے۔ (بخاری و مسلم) ۲۔

امام غفرلہ بن واسطیہ نے حضرت خصال بن مغالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اپنے حلقے کی طرح کرے۔

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں جو موقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے ساتھ خاص تھا۔

[illegible]

اوس پر دانی، نہ رسم نے سفر سے اور نہ درود خدا سے و نہایت کباب قیام میں نے حضرت بن عمرؓ میں دیکھی کہ جہاں سے حج تمتع کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے حج تمتع کرنے کا حکم فرمایا میں نے اس سے بدلے کے احسن کو چاہا تو فرمایا میں نے اوس کی گائے یا کمری سے باوند پس خرما سے ہے۔ فرمایا جب لوگ اس کو (حج تمتع) مانگا ہند کرتے تھے جس میں سب تو ہیں۔ یہ خوب میں

دیکھا کہ ایک انسان منادی کر رہا ہے۔ حج مبرورہ اور مقبول حج متعین ہے۔ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اپنا خواب بتایا۔ انہوں نے کہا اللہ اکبر (یہ) اللہ تعالیٰ میں جبریل کی سنت ہے (1)۔

امام حاکم (انہوں نے اس کو صحیح بھی کہا ہے) بھی مبرورہ عطا فرمایا اللہ کے طریق سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں فرماتے ہیں کہ جب دو گوں میں بات پھیل گئی تو ہرج مرج کرنے لگے۔ راوی سے پوچھا کہ کتنے ہی کہارے طاری ہوئے تو صرف چند باتیں باقی تھیں تو ہمیں طاری ہونے کا حکم دیا گیا ہم نے کہا کیا ہم میں سے کوئی نہ لڑنے کی طرف جائے گا اور اس کی شرمگاہ سے مٹی کے قہرے جب رہے ہوں گے، جب یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو رسول اللہ ﷺ نے خطاب فرمایا۔ کیا اے مومن! تم مجھے اللہ کے بارے جانتے ہو اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ کو پائے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اگر مجھے اس حکم کا پہلے علم ہو تا تو میں وہی ساتھ لے کر نہ آتا اور میں بھی طاری ہو جاتا جس طرح لوگ طاری ہوئے ہیں۔ لیکن میں نے اس کے پاس ہڈی تدبیر کی کہ دونوں میں تین روزے رکھے اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر کی طرف لوٹ جائے۔ پس جو ہڈی پائے وہ اسے نخر کرے۔ پس ہم سات اطراف کی طرف سے ایک سمت نخر کرتے تھے وہ ملہ فرماتے ہیں ابن عباس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس دن صحابہ کرام میں بکریاں تقسیم فرمائی تھیں، یہی حضرت سعد بن ابی وقاص کے حصہ میں کر آیا تھا جس کو آپ نے خود ذبح کیا تھا (2)۔

امام مالک نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حج سے پہلے عمرہ کرنا اور ہڈی دو غامبت نزدیکی اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ذی الحجہ میں حج کے بعد عمرہ کروں۔

ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ فِي أَهْلِهِ حَائِضٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

امام بیہقی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید نے حضرت عطاء و حمزہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے ان قرآنی چھ طاقوں کے لوگ ہیں۔ عرفہ، مزدحم، جمع، اقلان، امر الفطران اور فحان۔ پانچوں فرات ہیں اس سے مراد اہل حرم ہے۔

امام ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد اہل حرم ہیں (3)۔

امام عبد بن مسعود اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تمام حرم مسجد حرام ہے۔

امام ابن المنذر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مش روایت کیا ہے۔

امام الاذہری نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کیا ہے کہ ان سے مسجد حرام کے حلقے چھایا گیا تو فرمایا وہ تمام حرام ہے۔

امام الاذہری نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مسجد حرام جس کی بنیاد حضرت ابوہریرہ علیہ السلام نے رکھی تھی وہ حرام ہے مسجد حرام کے قریب کے قریب تک بھی۔

امام الاذہری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس میں ہم اللہ کی کتاب میں پڑھتے ہیں اس کی مسجد

حرام کی حد احراز سے مستثنیٰ تک ہے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید نے حضرت زبیرؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل بیت میں مسجد حرام کے رہنے والوں میں تمہاری کمی کے لئے رخصت نہیں ہے، بلکہ جب کوئی مریض ہو جائے گا تو وہ اٹھ کر لے جائے گا اور کوئی غرضت اور طواف بھی کر رہا ہو جائے گا۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے حضرت غزوہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے حضرت ابی اسحاقؓ سے براہ راست کہ چہا ان کے لئے حج تمتع جائز نہیں اور مشعر کے قریب ہونے کی وجہ سے ان پر احرام بھی نہیں ہے۔

امام الاثرقی نے حضرت ابن جریجؓ سے روایت فرمایا ہے کہ میں نے علماء سے پوچھا حج تمتع کس کے لئے جائز ہے انہوں نے فرمایا ہے: **وَاللّٰہُ لَیْسَ یُحِلُّ لَہٗ حُجَّۃً حَتّٰی یُخْرِجَہٗ مِنَ السَّجْدِ الْعَرَبِیِّ**۔ پس وہ وہاں سے جو مسجد حرام کے قریب ہیں ان کے رہنے والے حج تمتع نہیں کر سکتے وہ کہے یہ قریش علاقے ہیں۔ نخلون، الظمران، اعرہ، یمنان اور جمیع وہ وہاں سے جو مسجد حرام کے محکمہ میں ہیں ان کے رہنے والے حج تمتع کر سکتے ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو ان کے لئے سفر کی مسافت بھی ہے اور سفر کی مسافت وہ ہے جس میں نماز قصر کرنی پڑتی ہے مثلاً مدینہ، جدہ، باطا اور اس کے ساتھ ساتھ دوسرے شہر ہیں۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل مکہ کے علاوہ تمام مکہ کے لئے حج تمتع کرنا جائز ہے اور اس کی اصل یہ رہا ہے۔ **وَاللّٰہُ لَیْسَ یُحِلُّ لَہٗ حُجَّۃً حَتّٰی یُخْرِجَہٗ مِنَ السَّجْدِ الْعَرَبِیِّ** (۱)

امام محمد بن حمید، ابن جریر اور ابن کثیر نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تمہارے اہل مکہ حج تمتع تمہارے لئے نہیں ہے یہ اہل آفوش کے لئے حلال کیا گیا ہے اور تم پر حرام کیا گیا ہے تم میں سے کوئی ایک دوسری طے کرنا مجہر کرے گا حرام بائعہ لیتے ہے (۲)۔

امام ابن کثیر، ابن ابی اثبہ، ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کنواری عورت حج مجہر کر سکتی ہے یا نہیں انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو رخصت دی ہے اگر وہ مسجد الحرام کے رہنے والوں سے نہ ہو۔

امام ابن کثیر نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل مکہ پر حج تمتع حرام نہیں ہے بلکہ اہل مکہ کے لئے حج تمتع حرام ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت طاہرؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل مکہ پر حج تمتع نہیں ہے بلکہ وہ روایت پر بھی۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں اہل مکہ پر حج تمتع نہیں ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت یحییٰ بن عمر بن حمران رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل مکہ اور جو مکہ کو ملے گا، اہل مکہ کے لئے حج تمتع نہیں ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت حاذقؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل مکہ کے علاوہ تمام لوگوں کو حج تمتع کی اجازت ہے۔

۱۔ جہاں اپنی تہذیب کے نظریات، روای و مہاندہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اعلیٰ علم پرستی کا ہے نہ انصاف، نہ ہمدردی، نہ انصاف۔

[illegible]

ابو یونس ان کے سب سے بڑے مخالف سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تلاوت فرمایا، ﴿وَإِن مِّن مَّا تُدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لِيُفْعَلَ شَيْءٌ مِّنْهُ﴾۔

الْحَجَّ أَشْهُرٌ مُعْتَمَرَاتٍ نَسْنَا فَرَضْنَاهُنَّ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفْعَ وَلَا تَسْوِيٍّ وَلَا أَجْدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ وَتَرَوْهُ مُطَافًا خَيْرَ الْإِذَا شِئْتُمْ وَاتَّقُوا يَوْمَ الْأَنْبَابِ ﴿٥﴾

”جج کے چند مہینے ہیں جو معلوم ہیں بڑا بہتر کرے۔ ان میں جج کی تہ اسے جو کچھ بے چارے کی بات اور نہ مافوقانی اور نہ جج کے کہوں میں اور جو تم غیب کا ہم مراد تھے یہی انے چاہتا ہے اور نہ مافوق کہ تو شہید اور نہ بے بات۔“

الہامی نے اور دوسری طرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہم خبر ملی ہے! اور وہ یہی منبر است، جس پر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے علوم نبیؐ ہیں خواہ ان کی تعداد دویں سو ہو۔  
وخطیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے لَعَلَّكُمْ أَشْهُرُ تَعْلَمُونَ کے تحت شمول ذاتی القصد وادرازی الحکم ذکر کرنا پڑے۔

۱۔ ہم صحیح دین منظور اور ایمان اٹھانے پر تعلق نہیں بننا چاہتے۔ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: ﴿مَنْ مَلَكَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ جو شخص ایک ذرہ کا نیکی کا عمل کرے گا وہ اس کا ثواب دیکھ لے گا۔

امام شافعیؒ نے اہل تشیع میں منصور بن سید، ابن شیبہؒ، عبد بن حمید، ابی حنبلہؒ، احمد بن حنبلہؒ اور زکی الدینی حاتم کے حضرت تابعی راویان سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے کہ انہوں نے حج کے مہینوں کے نام لے کر ہر سال انہوں نے نماز ماہوں اور شوال، اذان، استعداد اور زمی الحج کا تمام ایستغاثہ (۱۵)۔

۱۰۔ ام ایمن ابی شیبہؓ نے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو عشاء اور صبح کے درمیان سے اسی طرح دیکھا ہے۔

امام شیخ رحمہ اللہ عن منصور بن ابی شیبہ، محمد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، وحاتم (انہوں نے اس کو بھی کیا ہے) اور یحییٰ بن یسار نے سن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی طریق کے ذریعے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا حج کے مئیے شمالی، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کی کسی رات میں ہیں۔ (1)۔

امام کبیر رحمہ اللہ عن منصور بن ابی شیبہ، محمد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی عامر اور یحییٰ بن یسار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اَشْهُدُ فَعَلُوا حُجَّتَ سَراشوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کی کسی رات میں ہیں۔ (2)۔

امام قزلباشی رحمہ اللہ، ابن جریر، ابن المنذر، الطبرانی اور یحییٰ بن یسار نے متعدد طریق کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اَشْهُدُ فَعَلُوا حُجَّتَ سے مراد شمال ہے، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کے کسی دن میں ہیں۔ حج صرف انہیں میں فرض ہے (3)۔ امام ابن المنذر، دارقطنی، الطبرانی اور یحییٰ بن یسار نے حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں اَشْهُدُ فَعَلُوا حُجَّتَ سے مراد شمال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کی کسی رات میں ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت حسن، محمد اور برادہ رحمہ اللہ سے اسی کی قسم روایت کیا ہے۔ امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور یحییٰ بن یسار نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے اکثر حج میں عروہ بن زید کے متعلق یہ چھائی گئی انہوں نے فرمایا حج معنوی مینے میں ان میں عروہ نہیں ہے (4)۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کسی مالک کو شک نہیں کہ حج کے معنوں کے علاوہ جس عروہ کو حاج کے معنوں میں عروہ کرنے سے افضل ہے (5)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے حج اور اپنے عروہ کو شہد و شکوہ کرو حج، اکثر حج میں کرو اور عروہ اکثر حج کے علاوہ میں کرو اس طرح تمہارا حج اور تمہارا عروہ مکمل ہوگا۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں القاسم سے حج کے معنوں میں عروہ کے متعلق یہ چھائی گئی انہوں نے فرمایا لوگ اس قسم کی کھلی تھوڑی کرتے تھے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور یحییٰ بن یسار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حُجَّتَ قَدِیضَ لَیْسَ بِحُجَّتٍ اِنْ تَحْتَ فَرَمَا کہ جس نے من معنوں میں حج کا احرام باندھا یا (6)۔

امام عبد بن حمید، ابن المنذر اور یحییٰ بن یسار نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہاں عمل احرام ہے (7)۔ ابن ابی شیبہ نے الضحاک سے اسی طرح سنس کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ احرام سے حج فرض ہو جاتا ہے۔

- 1۔ تحریر طبری، ج 1، ص 311۔ 2۔ ج 2، صفحہ 310۔ 3۔ ج 3، ص 315۔
- 4۔ ج 2، صفحہ 313۔ 5۔ ج 5، ص 315۔ 6۔ ج 2، صفحہ 315۔
- 7۔ سنن ابی داؤد، ج 1، ص 342، مطبوعہ دار الفکر بیروت۔



امام ابن مسعودؓ اور انس بن مالکؓ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حج کو فرض حرام کرتا ہے۔

۱۔ ابن مسعودؓ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرض احرام باندھنے سے حج واجب ہوتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہؓ نے حضرت زبیر بن عبد اللہؓ سے روایت کیا ہے کہ احرام باندھنا حج کا فرض ہے۔

امام ابن جریرؓ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا اس پر یہ چیزیں فرض ہو گئیں: ۱۔

امام شافعیؒ نے امام ابن ابی حاتمؒ ابن مروویہؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ کسی کے لئے حج کا احرام باندھنا مناسب نہیں مگر یہ کہ اللہ کا ارشاد ہے **اِنَّ حَجَّكَ لَکُمْ فَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی الْاُخْطٰی فَعَلُوْهُ** (2)۔

امام ابن ابی شیبہؓ ابن خزیمہؒ صاحب (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور ترمذیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرماتے

ہیں حج کا احرام صلہ حج کے میٹھوں میں باندھا جانے کا کیونکہ حج میں ملت حج کے میٹھوں میں حج کا احرام ہونا مناسب ہے (3)۔

۲۔ ابن عمرؓ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حجی کہ جب تک پہنچنے سے روایت کیا ہے کہ کسی کے لئے مناسب

نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھے مگر حج کے میٹھوں میں۔

۳۔ امام ترمذیؒ نے (امام ابن ابی شیبہؓ اور ترمذیؒ نے صریحاً کسی طرح نقل کی ہے۔

امام ابن ابی شیبہؓ نے عمار سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کسی شخص کو کفر یا جس نے حج کا احرام حج کے میٹھوں کے علاوہ کسی

مہینہ میں باندھا تھا وہ اس کو کفر کے لئے ایک تیرہ حج نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **اَللّٰهُمَّ اَشْهَرُ عَذَابٍ لِّمَنْ کَفَرَ** (4)۔

امام ابن ابی حاتمؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جو ان میٹھوں میں حج فرض کر لے تو اس کے

حج کا مناسب نہیں کہ وہ حج کا قیام کہے پھر حجی کہ جس پر تھیرا ہے۔

۴۔ جابرؓ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ تلبیہ اور احرام سے حج فرض ہو جاتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہؓ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تلبیہ سے حج فرض ہو جاتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہؓ نے حضرت عطاء بن عبد اللہؓ سے روایت کیا ہے کہ تلبیہ سے حج فرض ہو جاتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہؓ نے حضرت عطاء اور ابی انیسؓ سے اس کی شکل روایت کیا ہے۔

امام مالکؒ شافعیؒ ابن ابی شیبہؓ ابو داؤدؒ احمد ترمذیؒ (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) تہذیب ائمانہ جہاد ابن خزیمہؒ اور حاکمؒ

ذہبیؒ نے اس کو صحیح کہا ہے) نے عطاء بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس اللہ عزوجل نے فرمایا میرے

پاس جو چیزیں ہیں ان میں سے کسی ایک کو تمہارے لئے واجب کر دوں کہ وہ تلبیہ کے وقت اپنی آوازوں کو بلند کیا کرے کیونکہ یہ حج کا

شعار ہے (4)۔

۵۔ امام ابن ابی شیبہؓ ابن خزیمہؒ ابن ماجہؒ ابن حاتمؒ (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) نے حضرت زبیر بن خالدؓ نے

روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس اجر ہے۔ لیکن آیا ار کہہ کہ اسے صحابہ کو حکم دو کہ وہ تفسیر کے ساتھ اپنی دواؤں کو لیتے کریں کیونکہ یہ سچ کا شعار ہے (۱)۔ لیکن ابی شیبہ نے اس خبر سے روایت کیا ہے کہ تفسیر ہی کی زینت ہے۔

امام ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جو چاہے کہ کون سا عمل افضل ہے، افر یا المذآء واذا سے تفسیر کرنا اور خون بہانا (2)۔

امام ترمذی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور بخاری نے حضرت اسلم بن سعد رحمہ اللہ سے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کوئی تفسیر کہنے والا تفسیر نہیں کہتا مگر اس کے دائیں بائیں پھرنے اور حق پائی کے ذمے جو بھی ہوتے ہیں سب تفسیر کہتے ہیں حتیٰ کہ دائیں بائیں سے سلسلہ زمین ختم ہو جاتا ہے (یعنی زمین کی انتہا تک پھرا اور پھر تفسیر کہتے جاتے ہیں) (3)۔

امام احمد اور ابن ماجہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حرم اللہ کے لئے قربانی دیتا ہے، اس تفسیر کہتا ہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو جاۓ تو سورج اس کے گلہ بون کے ساتھ غروب ہوتا ہے۔ لیکن وہ لوتہ ہے جیسے ان کی مائے نے اس کو ختم دیا تھا تو اس پر کوئی گڑہ نہیں تھا (4)۔

امام مالک، شافعی، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ کا تفسیر یہ تھا: لَيْتَكُمْ لَيْتَكُمْ لَيْتَكُمْ لَا خَيْرَ لَكُمْ لَيْتَكُمْ إِنَّ الْخَيْرَ وَالْبُخْعَةَ لَدَّ الْفُلْكَ لَا خَيْرَ لَكُمْ لَيْتَكُمْ لَيْتَكُمْ لَيْتَكُمْ وَتَعْلَمُهُمْ وَالْخَيْرُ بَيْنَكُمْ لَيْتَكُمْ وَالْقِيَامُ الْيَتُّ وَالْقِيَامُ الْيَتُّ لَيْتَكُمْ (5)۔

بخاری اور مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص کو سواری نے گرا کر اس کی گردن توڑ دی جب کہ وہ محرم تھا، زہ فوٹ ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو پانی اور میری کے چوسا سے غسل دوا اور اس کو اس کے گیزروں میں ملے علیٰ لیکن، دوا داس کے سر کو اور چرسے کو نہ دھاؤ کیونکہ یہ قیامت کے درد تفسیر کہتے ہوئے (6)۔

امام اسحاقی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے تفسیر میں سچ اور عمرہ کا نام نہیں لیا (7)۔

امام شافعی، ابن ابی شیبہ اور حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے تفسیر میں سے یہ بھی تھا لَيْتَكُمْ إِلَهُ الْخَلْقِ لَيْتَكُمْ (8)۔

1۔ مستدرک ما کر جلد 1، صفحہ 619 (1853) 2۔ سنن ابی ماجہ جلد 3، صفحہ 427، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ سنن ابن ماجہ جلد 3، صفحہ 425 4۔ بیضاوی، 3، صفحہ 427

5۔ سنن نسائی، باب کیا یہ اجماع، جلد 3، صفحہ 180، مطبوعہ دارالان للتراث بیروت

6۔ صحیح مسلم باب الغسل بالحرم ثلاث جلد 1، صفحہ 384، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

7۔ کتاب الاہم باب من علی شیء، دار الفکر، صفحہ 10، سوال 10، جلد 2، صفحہ 166، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

8۔ مستدرک ما کر جلد 1، صفحہ 618 (1853)



وَحَنَ يَتَشَمَّنُ بَا هَبْنَسَا اِنْ جَلَّيْكَ الصُّعْبُ فَتَكْ لَهْبَسَا

میں نے کہا تراہم کی حالت میں رفت کا ارتکاب کر رہے ہو انہوں نے فرمایا ارفد سے مراد ایسی باتیں ہیں جن میں عورتوں کا ذکر ہو (۱۹)۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، حاتم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور بخاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آیت میں وقت سے مراد صبح و شوق سے مراد کن دجال میں سے مراد گالی دینا اور ٹھکڑا کرنا ہے (۲۰)۔  
 و اما ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وقت سے مراد عورتوں سے جماع ہے اور شوق سے مراد گالی دینا اور دجال سے مراد ٹھکڑا کرنا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آیت میں رفت سے مراد عورتوں کا ذکر کرنا ہے اور مردوں اور عورتوں کا جماع کرنے کی باتیں کرنا ہے جب کہ وہ جماع کا زبانی ذکر کریں۔ شوق سے مراد حرم میں گناہوں اور نامانوس کارکتاب کرنا ہے۔ دجال سے مراد گالی دینا ہے اور ٹھکڑا کرنا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت جلیل رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ، تے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے کہ عورتوں کا ذکر نہ کرے۔  
 امام ابن ابی شیبہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے تے عورتوں سے بچ کر کمرہ نقوش کھای رفت ہے طاؤس نے فرمایا میں نے یہ بات ابن عباس سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا ابن زبیرؓ نے سچ کہا۔  
 امام ابن ابی شیبہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حرم کے لئے الاعراب نکر دو ہے۔ ان سے پوچھا گیا الاعراب کیا ہے فرمایا حرم کہے کہ اگر میں حلالی دہ تو حرم سے ساتھ جماع کرتا۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ رفت سے مراد عورتوں کا ذکر کرنا ہے، چٹکائی سے مراد تیرا اپنے ساتھی سے ٹھکڑا کرنا ہے حتی کہ وہ تجھ سے ہواض ہو جائے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابی شیبہ ازلی نے القاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں رفت سے مراد جماع فرمائی کرتا اور ساتھیوں کو برے القاب سے یاد کرتا ہے مثلاً تو اپنے بھائی کو کہے اسے ظالم، اسے قاتل اور جہل یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے جھگڑے حتی کہ وہ تجھ سے ہواض ہو جائے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت کباب اور کمرہ رحمہم اللہ سے روایت کیا ہے کہ رفت سے مراد جماع ہے، شوق سے مراد معاشی ہیں اور چٹکائی سے مراد ٹھکڑا کرنا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے عموک اور حضرت عطاء رحمہم اللہ سے اس کی شرح روایت کیا ہے۔  
 امام ابن ابی شیبہ نے ابراہیم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رفت کا معنی عورتوں کے پاس آنا، شوق کا معنی رعب، چٹکائی، ٹھکڑا کرنا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے رفت کا معنی جماع کرنا، شوق کا معنی گالی دینا اور



امام باہمالی نے الترقیب میں حضرت سعید بن المسیب سے روایت کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمین و آسمان کے درمیان جہاد فی سبیل اللہ کے بعد قبول حج سے افضل کوئی عمل نہیں جس میں قتل کوئی فسخ اور جھگڑا نہ ہو۔

امام حاکم نے حضرت اسحاق بن ابی کر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور اسے صحیح کہا ہے فرماتی ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کی فرائض سے بچے۔ بارہ ہجرتی والا ہوا نور الابرار کے علوم کے ساتھ تھا ہم چنے کر ایک جگہ بٹھا دیکھ کر نے گھر کا کہ روایتی پہنچ جائے۔ غلام پیدل چل کر آ رہا تھا اور اس کے ساتھ اونٹ نہ تھا۔ ابو بکر نے پوچھا اونٹ کہاں ہے اس نے کہا آج رات وہاں ہو گیا ہے۔ ابو بکر اسے مارنے لگے اور کہا ایک اونٹ تھا وہاں تو نے گم کر دیا تو انسان ہے؟ لیکن یہ سارا سطر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کو مسکرا رہے تھے اور فرمایا اس عمر کی عرف دیکھو کیا کر رہا ہے (۶)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں حرم نہ شیش دیکھے نہ نہ کسی کے لئے بدھا کرے اگرچہ وہ اس پر غم مگنی کرے۔

وَتَزَوَّجُوا الْوَلَدَ خَيْرٌ اِنْ اَوَّلَ الشَّحْوَى كَذَلِكَ يَنْبَغِي لِيَاوِي الْاَلْكَالِبِ

امام سعید بن حمید بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن السنہ، ترمذی، حبان اور ابی نعیم نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں اہل یمن حج کرتے تھے تو زوار اور مسافرت لے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو کل کرنے والے ہیں مجرور یہاں آکر لوگوں سے سوال کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے غرور اور شر و نازیہ فرمایا (2)۔

ابو یوسف و ابو داؤد ابن ابی عمیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ اپنے گھروں سے نکلنے کے لئے لوگوں کے ساتھ زوار اور انہیں ہذا تھا۔ روایت ہے کہ ہم اللہ کے گھر کا حج کریں گے۔ (ایا) اور ہمیں کھانا نہیں کھائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا کہ (زوار کو ساتھ و اور بہت زاری ہے) جو تمہیں لوگوں کے سامنے ہاتھ بچھلانے سے بچائے (3)۔

ابو یوسف ترمذی اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ جب اہرام باندھتے تھے وہ ان کے ساتھ زوار فرجوتا تو اسے پیچک دے اور پوچھ زوار اور احاصل کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا کہ انہیں منع فرما دیا اور انہیں علم دیا گیا کہ کیا کیا آنا اور مستوحا تھا سے کیا کرو (4)۔

امام خضرائی نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لوگ خراج میں ایک دوسرے سے مجرورسا کرتے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں قسم دیا کہ زوار اور مسافرت لیا کریں۔

امام ابن جریر نے حضرت ابراہیم انجمی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بدو لوگ بخیہ زوارہ کے حج کو آتے تھے اور کہتے تھے ہم اللہ پر تکیہ کرتے ہیں۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی (5)۔

امام سعید بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اہل یمن کے کچھ لوگ حج کرتے تھے اور زوار اور مسافرت نہیں

1۔ مستدرک نہ کہ طہ 1، ص 623 (1837) 2۔ بخاری، باب فی قول اللہ تعالیٰ (زوارہ انہیں غیر اکرار کہیں) جلد 1، صفحہ 206

3۔ شعبہ جبریل، باب آیت نماز جلد 2، صفحہ 338 4۔ بیضا جلد 2، صفحہ 336 5۔ ابی داؤد جلد 2، صفحہ 337

ہوتے تھے، ان کے لئے نہیں فرج نہ تھا، نہ ان کے لئے عفو اور نہ ان کے لئے رحمت تھی۔

انہی میں سے ایک آدمی ان کے شیعہ کے لئے گھر سے گھر سے دعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے عفو اور رحمت کے لئے فرما دے۔

مہر رسول خدا ﷺ نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میں نے کہا کہ (مہر رسول خدا ﷺ)۔

وآخر الخ (یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے عفو اور رحمت کے لئے فرما دے)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

نے کہا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

مہر رسول خدا ﷺ نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

مہر رسول خدا ﷺ نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

مہر رسول خدا ﷺ نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

مہر رسول خدا ﷺ نے حضرت معمر بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا کہ وہ ان کے لئے دعا کرتا تھا۔

تقریباً چھ ماہ پہلے آپ نے اپنے ہم محنت اے۔ جس کی طرف اشارہ فرمایا۔

امام الاصحابی نے حضرت قتادہ بن عمارؓ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے میری قوم پر حاضر فرمایا تو میں آپ ﷺ کو دیکھ کر اس کا کہہ کر اُن کے ہاتھ کو فرمایا اللہ تعالیٰ تعالیٰ تمہیں دلا اور اپنائے اور میرے گناہ بخش دے اور تجھے خیر کی طرف مستوج کرے تو جہاں بھی ہو۔

امام ترمذی اور حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص حاضر ہو اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سزا کا وارث ہوں۔ آپ مجھے زور و عطا فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے قویٰ کا وارث دے گا۔ اے حاضر فرمائے۔ اس نے عرض کی چودہ زفر، کہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے معاف فرمادے۔ اس نے عرض کی پھر سے ماں باپ آپ پر قربان ہو، کہہ کر یہ کہہ کر فرمائیں۔ فرمادیا اللہ تعالیٰ تیرے لئے مشک کی آگیاں فرمائے تو جہاں بھی (۱)۔

امام ترمذی (انصاری) نے اس کو حسن کہا ہے انسان کی دولت، باجہ، حاکم (امیر) نے اسے صحیح کہا ہے اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو سفر کا ارادہ رکھتا تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو وصیت فرمائیے۔ فرمایا میں تجھے اللہ سے اور نبی کی وصیت کرتا ہوں اور ہر بلدی پر جو جتے وقت تکیر کیے گی وصیت کرتا ہوں۔ جب دو چلا گیا تو فرمایا: اللہ سے اللہ کے لئے زمین کو بیٹ دے اور اس پر سفر آسان فرمایا ۱۲۔

امام احمد عجلانی نے القریب حکم حضرت ابوکر العاصم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ کیا المات ہے، مصوٹ خیانت ہے، سب سے بڑی ذلت تعزنی ہے پھر سب سے بڑی، دانی فخر ہے۔

امام ابن ابی العزیز نے کتاب القسطنٹینی میں حضرت عمرؓ کا خطاب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انہوں نے اپنے بیٹے عبید اللہ کو لکھا کہ خود مسلولہ کے بعد میں جبے اللہ سے ڈرنے کی اہمیت کرتا ہوں جو کہ سے ڈرا اس نے اسے پورا پورا اثر و عطا فرمایا اور جس نے اس کی قرض دیا اس کو پس نے بزرگوں میں۔ جس نے اس کا شکر کر لیا اس نے اس کو زیادہ دیا اور حق تعالیٰ کو ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ اور اپنے دل کی اسے چمک عطا دے جو ان کے لئے کہ جس کی کوئی نیت نہیں اس کا کوئی عمل نہیں۔ جس کی کوئی نیکی نہیں اس کا کوئی اجر نہیں اور جس کے پاس زہنی نہیں اس کے لئے مہل نہیں اور جس کا اخلاقی نہیں اس کے لئے کوئی جہاد (دوست) نہیں۔

امامین ابی العزیز نے ایک سخن دیا، جو حضرت روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے سخن سے پوچھ کر ان کی زیادت  
 کیا ہے، فرماتے تھے۔

امام بن ابی ہریرہؓ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ تو رات میں ہے اے اللہ! آمین اے تو رات میں ہے۔

ہام ابن ابی الدنیہ نے حضرت دہیب بن منہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہاں پر بڑے اور اسی کا پاس  
تھوڑی ہے اور اسی کی زیست چاہے اور اسی کا ملی منت ہے۔





کرتے ہیں کوئی سنا نہیں سکا۔

امام کبیر سعید بن مسعود، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابو داؤد، ابن جریر، ابن ابی عساکر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ سوئم بن جحش بن یزید سے اجتناب کرتے تھے اور کہتے تھے یہ اللہ کے ان کے دن میں اس پر یہ آیت نازل ہوئی (۱۷)۔  
امام ابو داؤد، حاکم (فیصل سے اس کو کچھ کہا ہے) اور بیہقی نے عبد بن حمید بن عیسیٰ بن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ پہلے لوگ سوئم بن جحش بن یزید، عرفہ روزہ، الجوز کے بازار میں بیٹھ کر مارتے تھے پھر احرار کی حالت میں بیٹھ کر مارتے تھے اور اللہ نے اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی لَئِيسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَتَخَفُوا الْمُفْلَكَةَ فَاِنْ تَرْتَمِكُمْ فَاِنْ فَوَاسِمِ الْفَحْصَةِ عبد بن حمید بن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ وہ المصنف میں یہ پڑھتے تھے (۱۸)۔

امام عبد الرزاق، سعید بن مسعود، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابو داؤد، ابن جریر، ابن کثیر، ابن ابی حاتم، حاکم (انہوں نے اس کو کچھ کہا ہے) اور بیہقی نے حضرت ابو امامہ شامی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ابن عمر سے پوچھا تم لوگ کراہت دیتے ہیں، کیا امارت ہے۔ عبد اللہ بن عمر نے فرمایا تم لوگ عمواف نہیں کرتے، صفہ و مرد کے درمیان سکی نہیں کرتے، عرفات نہیں جاتے۔ دینی اور دنیا کرتے، سر نہیں منڈاتے، میں نے کہا کیوں نہیں دسم؟ یہ سب کام کرتے ہیں۔ ابن عمر نے فرمایا ایک شخص نے کریم بن عبد اللہ کے پاس آیا اور بالکل بھی سوال کیا جو تو نے مجھ سے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی جواب نہ دیا تھی کہ جبر لی یہ آیت لے کر آئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پا کر یہ آیت سنائی اور فرمایا تم پہنچ جاؤ (۱۹)۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن کثیر، ابن عمر، ابن ابی حاتم، ابن ابی عساکر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اس آیت کو اس طرح پڑھا ہے لَئِيسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَتَخَفُوا الْمُفْلَكَةَ فَاِنْ تَرْتَمِكُمْ فَاِنْ فَوَاسِمِ الْفَحْصَةِ (۲۰)۔  
و کبیر، ابو حمید، ابن ابی شیبہ، بخاری، عبد بن حمید، ابن جریر، ابو امامہ، ابن کثیر، ابن عمر، ابن ابی حاتم سے روایت کیا ہے کہ وہ بھی اس آیت میں فی فَوَاسِمِ الْفَحْصَةِ کے الفاظ پڑھتے تھے (۲۱)۔

امام ابن ابی داؤد نے السلف میں عمواف سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت اس طرح نازل ہوئی لَئِيسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَتَخَفُوا الْمُفْلَكَةَ فَاِنْ تَرْتَمِكُمْ فَاِنْ فَوَاسِمِ الْفَحْصَةِ اور ابن مسعود کی قرأت میں تَخَفُوا فَاِنْ تَرْتَمِكُمْ۔  
امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سُبُحَسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اسلوب یہ ہے کہ اگر اس سے پہلے اور احرار کے بعد خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر نے حضرت عبادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ لوگ، اس طرح میں خرید و فروخت سے اجتناب کرتے تھے یہی آیت کریمہ نازل ہوئی۔

امام ابو داؤد نے عبادہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو پڑھا پھر فرمایا لوگ میں میں

۱۔ تفسیر حمیری، روایت ۲، جلد ۲، صفحہ ۳۴۱ ۲۔ جہان، جلد ۲، صفحہ ۳۴۳ ۳۔ مصدک حاکم، جلد ۱، صفحہ ۵۰۸ (۱۵۴۸)

۴۔ تفسیر حمیری، روایت ۲، جلد ۲، صفحہ ۳۴۱ ۵۔ جہان، جلد ۲، صفحہ ۳۴۲ ۶۔ جہان، جلد ۲، صفحہ ۳۴۱

تجارت کے نام سے اہتمام کرتے تھے۔ جس انجیل ضرور پانچویں صدی کے پہلے غلط سے واپس آئیں تو تجارت کے نام سے۔

امام مہدین بنی ہاشم اور بنی جریجر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے اس قیامت سے یہ ثابت ہے کہ وہ نبی مکی تھا۔

امام مہدیینؑ نے حضرت فیروز محمدیؑ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں لوگ کہیں کہ رات کو نیند اچھا رہتی ہے اور ناسخ کی آواز بھونکے اور شہر اور اپنی حالت میں سے کچھ چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اور ان رات میں نماز پڑھتے کرتے تھے، جس اثناء میں ان کے سامنے اپنے غمزدہ رات زندگی کی طرف متوجہ ہونے کو مطالب فرمادیا اور فضل الہی کو تلاش کرنے کو سامان قرار دیا۔

لوذا انقسم بيني وبينكم

نام نسیح، الامام جبریل، ابن ابی حمزہ، نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فروغ نے چار عرقات کو یہ نام اس لئے دیا ہے تاکہ کیونکہ جبریل نے حضرت ابوہریرہ علیہ السلام سے کہا یہ قرآن مجید ہے، یہ فلاں مجید ہے تو حضرت ابوہریرہ کہتے **عرقات عرقات** (وہی ہے اس کا نام عرقات پڑ گیا)۔

امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے شیخوں سے سنا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا پیش کیا جاتا تو آپ اسے نہ لیتے اور نہ ہی انکار کرتے بلکہ ہاتھ اٹھا کر دعا پڑھتے اور فرماتے:

امام حمید افروز اہل نور ابن نبیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔

۱۔ ام حاکمؓ اپنی مراد یہ دیکھتی تھی کہ وہ اپنی سن میں حضرت سوریؓ کی عمر دیکھی اللہ عز سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن ہم پر غصہ کیا، یا اللہ تعالیٰ کہ محمد ﷺ فرمائی بھائی مایا، بعد آپ جب بھی غصہ دیتے تو فرماتے تھے (بعد آج کا دن مجھ کو کھر ہے، غریبوں کو شرک اور بت پرست یہاں سے سورج غروب ہونے سے پہلے چٹنے تھے جب سورج پہاڑوں کی پیچوں پر ایسے سوتے تھے جیسے مردوں کے کھائے ان کے پیروں میں اور ام سورج کے غروب ہونے کے بعد جانیں گئے، اور مشرق پر ام (سورج) نے سورج کے غصوں ہونے کے بعد ہاتھ تھے جب سورج پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایسا لگ گیا مردوں کے کھائے ان کے چہروں میں ہیں اور ہم اہل قرآن کی مخالفت کرتے ہوئے سورج کے غصوں ہونے سے پہلے ہی کیا گئے ہمیں ہدایت ان کی ہے (۱۲)۔

کام پہنچتی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت سے منہ سے  
 بیٹے کو ناسر کاٹ کر نکلس اور جس سے یہ فرقت ہو اس کا منہ فوت ہوا۔

امام بخاری نے حضرت زین عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انسان جب تک حلائی ہو بیت اللہ کا طرف کرے جس کی گنج کا احترام نہ کرے پھر جب عزت کی طرف سوار ہو جائے تو اس کو اونٹ سمجھئے یا فرس جو بصر ہو ۶۱



سقف میں چھبے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا میں تمہاری طرف اللہ کے رسول کا پیغام سامان بن کر آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے شاعر! وہاں کیونکر تم حضرت ابراہیم کی اور ایشہ پر ہو؟ (1)۔

امام ابو داؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہر روز سے چلے تو آپ پر سکون اور وقار کی کیفیت تھی اور آپ کے پیچھے سواری پر حضرت اسامہ سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! تم پر وقار اور سکون ہونا چاہیے کیونکہ منگی کھڑے اور لذت و زوانے میں نہیں ہے۔ فرماتے ہیں میں نے ہاتھ اٹھائے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ ﷺ پیچھے پھر آپ نے اپنے پیچھے القفل بن عباس کو بٹھایا اور فرمایا اے لوگو! منگی کھڑاں اور انہوں کو بچھڑ جانے میں نہیں ہے، سکون عطا کر دو، فرماتے ہیں میں نے ہاتھ بلند کرتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ ﷺ میں پہنچ گئے۔ (2)۔

امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حرم سے چھ توہمی کریم مثنوی نے اپنے پیچھے انہوں کے بارے میں اور تھرتھرتے کا شور مچا، آپ ﷺ نے اپنے کوزے کے ساتھ لوگوں کی طرف اشارہ فرمایا اور اشارہ فرمایا اے لوگو! سکون کو لازم پکڑو کیونکہ منگی پیچھے میں نہیں ہے۔ (3)۔

امام حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح کہا ہے۔ فرماتے ہیں تیز چلنے کا آواز دیرپا تھیں کی طرف سے ہوا تھا، وہ لوگوں کے جھوم کے کناروں پر غمیرتے تھے اور انہوں نے اپنے کوزے اور لائیں کھائی ہوئی ہوئی تھیں۔ جب لوگ چلے تو وہ اپنی لائیں کھکھکاتے جس لوگ بھاگ پڑے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کی اونٹنی کے پاؤں کا درمیانی حصہ زمین پر نہیں لگتا تھا اور آپ ﷺ فرمادے تھے اے لوگو! سکون سے چلو۔ (4)۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ جب حرم سے چلے تو کیسے چلتے تھے (فرماتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے عرفات سے انہیں اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا اور آپ کی چال مستقیم تھی لیکن جب راستہ کشادہ پاتے تو تیز چلتے۔ (5)۔

امام ابن خزیمہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر روز سے چلے تو یہ کہہ رہے تھے کہ میں بھڑپنے کے بغیر چلتا ہوں، اللہ کی نعمت دینا ان کی جان کی اور چلے رہے حتیٰ کہ حرم سے پہنچ گئے۔

امام طبرانی نے الوسط میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے چھ تو یہ کہہ رہے تھے

إِنَّمَا تَعْدُو قَلْدًا وَضَمَّةً مُتَعَبِلًا دِينَ الثَّغْلَى وَنَقْلًا

امام شافعی نے الامام میں وہ عبد الرزاق نے المصنف میں اور سعید بن منصور نے حضرت مروان بن زید رضی اللہ عنہ سے

1۔ سنن ابن ماجہ باب المواقف عرفات جلد 3 صفحہ 471 (3011)

2۔ سنن ابوداؤد باب المواقف کی طرف جلد 2 صفحہ 134 مطبوعہ مکتبہ ارشدیہ

3۔ صحیح بخاری، باب المواقف، سنن ابوداؤد جلد 1 صفحہ 226

5۔ مسند سلیمان بن احمد جلد 1 صفحہ 457

4۔ مسند حاکم جلد 1 صفحہ 637 (1710)

روایت کیا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب عرفہ سے چلے تو یہ کہہ رہے تھے۔

إِلَّا أَنَا تَعُدُّوْا فَلَقًا وَضَعْتُمْ مَخَافَتِي وَفِيَّ الْفَضْلَ وَفِيَّ

امام عبدالرزاق نے حضرت عبدالملک بن ابی کریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ابو بکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام ماجہ سلم بن سفیان رحمہم اللہ کو ملن عرفہ کی ایک طرف ٹھہرے ہوئے دیکھا اور میں بھی ان کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا جب اسی جگہ سے چلاؤ ان دونوں حضرات نے کہا

إِلَّا أَنَا تَعُدُّوْا فَلَقًا وَضَعْتُمْ مَخَافَتِي وَفِيَّ الْفَضْلَ وَفِيَّ

وہ یہ الفاظ کثرت سے کہتے تھے وہ کہتے ہیں انہوں نے ابو بکر بن عبدالرحمن کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے جاتے ہوئے یہ کہتے تھے۔

امام بخاری، مسلم نسائی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اسامہ بن زید رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔ جب آپ عرفہ سے مزلقہ جا رہے تھے پھر مزلقہ سے منی کی طرف جاتے ہوئے الفضل بن عباس کو ٹھایا تھا وہ دونوں کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی تلبیہ کہتے رہتے تھے حتیٰ کہ تھروا تھبہ پر نکل گیاں مارنے (۱)۔

امام مسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ عرفہ سے چلے تھے تو وہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر تھے۔ جب گھاٹی میں پہنچے تو آپ ﷺ نے سواری کو بٹھا دیا اور حاجت کے لئے خریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو میں نے دیکھا میں کیا آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ پھر آپ سواری ہوئے حتیٰ کہ آپ ﷺ مزلقہ پہنچ گئے۔ یہاں مغرب و عشاء کی نمازیں اٹھیں پڑھیں (۲)۔

امام ابوداؤد ترمذی و ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مزلقہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھیں اور ایک اقامت کے ساتھ مغرب کی تین رکعتیں اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں۔

قَدْ كَلِمَاتُ اللَّهِ بِحَسْبِ الْكَلِمَاتِ

امام کعبہ سفیان، ابن ابی شیبہ، محمد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، اللہ زرقی نے تاریخ کد شبہ اور یحییٰ بن یسویہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان سے مشعر حرام کے متعلق پوچھا تو وہ خاموش رہے حتیٰ کہ جب سواریوں کے قدم مزلقہ میں اترے تو فرمایا یہ مشعر حرام ہے (۳)۔

امام عبدالرزاق، محمد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، سہاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مشعر حرام تمام مزلقہ ہے۔

امام عبدالرزاق، محمد بن حمید، ابن جریر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو ذیل قرآن

یا بھیجتے، لیکن فرمایا کہ لوگ انہیں بھیج کر رہتے ہیں یہ تو ہم بھگتے ہیں۔

اور مسجد بنی منصور، بنی قریظہ، بنی اہلہ، اور تھقی کے سنیوں میں حضرت ابن مرثد بن ابی النعمان سے روایت کیا ہے مگر حرام سے مراد یہ ہے کہ انہیں نیکو اور نیکو کا نہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ابن جریر نے کی طرح روایت کیا ہے۔

امام محمد بن حمید ابن قریظہ، ابن امانہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، تھے ہیں دونوں بیاض جو عمر القیس ہیں ان کا درمیان میں محمد بن جعد۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں عزالد کے دونوں پہلوؤں کے درمیان درجہ ۱۲۷ ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عبد الرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں پایا جو مجھے مثمر بن عامر سے محترم تر ہو۔

امام ابی حاتم بن قریظہ نے حضرت عبد اللہ بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں مرثد اور اسلاف بن د نے وہی حرم کے اور حرام اور حرام موقوف ہے سوائے وہی حرم کے۔

امام ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حرم سے دور رہوں گا۔

امام ابی حاتم نے حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے علماء سے پوچھا کہ انہوں نے کہا میں نے فرمایا کہ وہی حرم کے دونوں پہلوؤں کے راستوں سے چلے دو، وہی حرم تک ہے اور وہی پہلوؤں پہاڑی راستے اور حرم کے ہیں وہ مرثد سے نہیں ہیں لیکن وہی حرم کے پہلوؤں کے چلے چلے کر آیا تو جہاں چاہے شہم باور ہرگز ایک ہندو ایک ہندو سے چلے نہیں۔

امام ابن عباس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ مرثد میں نہیں رہتے۔ یہ موقوف ہے اور حرم تمام موقوف ہے اور جب قرآن پڑھیں تو نہ پالیا یہ موقوف ہے اور مرثد نہ موقوف ہے (3)۔

امام ابن قریظہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے فرمایا کہ وہی حرم کے دونوں پہلوؤں کے چلے چلے کر آیا تو جہاں چاہے شہم باور ہرگز ایک ہندو ایک ہندو سے چلے نہیں۔

امام ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کہ وہی حرم کے دونوں پہلوؤں کے چلے چلے کر آیا تو جہاں چاہے شہم باور ہرگز ایک ہندو ایک ہندو سے چلے نہیں۔

تو: مجھے ساتھ نہیں لیں گے۔

اور بڑی اور سب سے بڑی نعمت خداوندی کہ ہم نے اللہ سے رو بہ کیا ہے کہ وہ اپنے کاروانوں کو پہنچانے دیتے تھے۔  
 ۱۔ مشعر حرم میں رات کے وقت اُٹھ اُٹھ کر تھے۔ جس کو سجدہ تک اللہ کا ذکر کرتے۔ فجر و صبح کے اُٹھنے سے پہلے اور صبح کے اُٹھنے  
 سے پہلے دو صبح ہوتے تھے۔ کچھ کئی میں فجر کی نماز سے پہلے بیٹھا جاتے اور کچھ بعد میں بیٹھتے تھے۔ جب آواز آنے کو ضرور  
 نکلتے۔ اس کو مقرر فرماتے تھے۔ اسے وائوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے رکھ دیا ہے (۱)۔

اما۔ ایوانور، نصیاحی، الامار، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت امروانیؒ کی مجلس رسم اقامہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت امروانیؒ کی مجلس اقامہ کے بعد صبح کو اپنے گھر میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ شرک میں سورج کے طلوع ہونے کے بعد یہاں سے چلتے تھے اور کعبے کے مشرق (یعنی میر پور روشتی کو گیا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حفاظت فرمائی تھی اور آپ صبح کے غروب ہونے سے پہلے چلے گئے (2)

۱۔ امام بازرگان نے حضرت عقیب انجلی جو اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر دیکھا کہ آپ غرض سے حلالی حرف چلے اور اللہ میں آگ جلانی لگی تھی اس سے تشدد سے چلے اور اس کے قریب جا کر آئے۔

۲۔ امام بازرگان نے حضرت امین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مایہ کبریا اور سخاوت رضی اللہ عنہم کے درمیں آگ جلائی جاتی تھی۔

اسجاہزرقی نے اٹھتی ہی مہواغھ میر خوجہ کی اپ کے سلسلہ سے رداہ سے کیا ہے فرماتے ہیں جب سیران بن عبدالملک بن مران چلائی راستوں سے چہا تو اس نے زنگ دیکھی جو قوس پہ جلائی گئی تھی۔ اس نے خارہ نہ نریہ کو جلا سے اور زیدان آگ کا ٹکڑا دوسرے کی تھ۔ خارہ نہ کہہ دیا ہالیٹ میں آفرش نے پیچے یہ جلائی تھی اور درجہ موندنی صرف نہیں نکلتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اس تھ ہیں۔ خارہ نے کہا مجھے میری قوم کے لوگوں نے قیابہ نہ کیوں نے یہ آگ نہا ہالیٹ میں دیکھی تھی اور وہ اس وقت قیابہ تھے۔ جنہوں نے مجھے تالمان میں حسنہ نہ ثابت بھی ہے اور کی دوسرے افراد بھی تیرا۔ دو کہتے تھے کہ قسیمی بن طاب نے سردار نہ میں آگ جلائی تھی جہاں وہ ٹھہرا تھا تاکہ عرقات سے چنے واس اس آگ کو کہے (اور آسانی سے یہاں آگیا جائے)

ماہِ بقاری، مسعود بن ابیہ اور انسانی نے حضرت عبدالرحمن بن ابیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں عبداللہ کے ساتھ کوئی طرف نکلا پھر ہم سب کو اللہ تعالیٰ نے ہونا دیا۔ کبھی چارھیں، ہم نماز میں کھڑے تھے وہ بھی۔ ان اور امامتِ نبوی اور عشاء کا کہ ان کے درمیان قبا۔ پھر جب نجر خلوع ہو گئی تو نجر کی غار چلی۔ کسی کہنے والے نے کہا نجر بھڑک رہی تھی۔ کسی نے کہا اسی نجر خلوع ہو گئی۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ان کو اپنے اوتاروں سے لے کر بھڑکی ہوئی تھی۔ یعنی مغرب اور عشاء۔ غار میں۔ نوگ۔ مز۔ غار میں۔ پھر عشاء کی قبر کو دیکھا ہو چکی تھی اور نجر کی قبر میں (یہ خبر کہ) اوست



میں نہ جھٹکتے۔ پھر وہ فرمے: رہے تھی کہ انکی طرف، اپنی بوجھنی بکارت پر، پکارا میرا، سو میں اس وقت جب تو سنت کو پالے گا۔  
 تیسرے کلمے، انہیں آپ نے یہ قول پہلے نہ ہو حضرت عثمان یہ جملہ پڑھنے پر آپ تفسیر کرتے۔ پہلی جگہ کہ میں نے اس سے وقت  
 پر لکھ کر دیں (۱۶)۔

ابا طربانی وہ نہ کہنے حضرت اسی اثر پر، میں اللہ عز سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: حج کی حالت سے یہ ہے کہ ابا غفر،  
 مصر وغیرہ، عشاء اور صبح مکی میں پڑھے پھر سورہ عرہ کی طرف جائے اور پھر وہاں غفر پڑھے جس اس کے لئے غفر نے کا  
 فیض کیا کہ جو حج کی سب ساری حلقہ جاتے تو ان کو غفر دے، پھر ظہر اور عصر کی قرآن بھی پڑھے۔ پھر عروا کے میں میں  
 غفر پڑھے حتیٰ کہ سورہ غور پڑھے جو جائے پھر جمل پڑھے۔ پھر جب اسے سورہ پڑھے پھر پڑھے ۱۔ تو اس کے لئے غفر توں اور خوشبو  
 کے طور پر جب حج میں حلال ہو جائے تو اس کی حق کہ بیت اللہ کا طواف کرے وغیرہ میں اور خوشبو میں حلال ہو جائے کی ۲۱۔

ابو اسحاق ابی حنیفہ (میرا) اور ابو اسحاق (انہوں نے اس کو بھیج کر ہے) انسانی، اسن ماجہ اور حاکم (انہوں نے اس کو بھیج کر  
 ہے) اسے حضرت مروان بن سعید، مسامحہ سے روایت کیا ہے: فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ  
 عز وجل میں تھے۔ میں نے عرض کی میں آپ کے پاس میں منی سے آیا ہوں اور میری ساری کھانسی گئی ہے اور میں خود بھی چھینے  
 سے عاجز آ گیا ہوں، اللہ کی قسم میں نے کوئی پڑھ نہیں چھوڑا مگر میں اس پر غصہ ہوں۔ کیا میرا حج جو کیا ہے؟ فرمایا: جس نے  
 ہزارے، تو اسے کان پر یہ ناز پڑھی پھر اس کو اس وقت میں غفر اور حاجی کہ تمام اس پڑھ اور وہ اس پیسے دن پڑھتے سے وقت  
 عروا کے میں غفر اتنا اس کا حج مکمل ہو گیا اور اپنی نعلین چلے، اتار دے گا۔

ابو اسحاق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جس نے سورہ کی رات کو پالیا اور فجر کے  
 ٹھونسنے سے پہلے اپنی طرف پڑھ لیا تو اس نے حج کو پالیا اور جس نے قواف عرفات کو کیا اور وہاں میں ساری حلقہ کے ٹھونسنے  
 کرنے سے پہلے غفر اتنا اس کا حج مکمل ہو گیا۔ اسے چاہیے کہ اور بیت اللہ کا طواف کرے۔ صفا و روضہ کے درمیان سہی کرے،  
 پھر طواف کرے۔ پھر ترابے اُتر پڑھے اور اُترنے کے پاس ہنسی ہو تو اسے طواف کرانے سے پہلے ذبح کرے۔ جب طواف اور  
 منی سے فارغ ہو جائے تو طواف کرے یا قصر کرے پھر گھر کو آئے۔ پھر وہاں حج کا مسوق یا کے اور طواف کرے یا ذبح  
 کرے اور نہ ہوئی۔ اگر چہ نہ یا کے تو ٹھن روئے حج کے ارکان رکھے اور سات روزے ابھی آ کر رکھے۔

ابو مسلم، زبانی نے حضرت عبدالرحمن بن زید سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے عبد کعب جب وجرالد  
 سے حج آیا، عبد الرحمان نے پوچھا: کون ہے؟ عبد اللہ نے فرمایا کہ لوگ بھول گئے ہیں یا اگر وہاں گئے ہیں، میں نے اس ذات کو  
 اپنی قاصد کہ لَعَلَّكَ الْاَلْفَهُ جَنَّكَ کہتے سنا ہے جس پر وہ وجرہ لائے ہوئی تھی ۱۶۔

ابو اسحاق ابی حنیفہ اور حضرت ابن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ذَاوَلَّوْءُ قَا لَعَلَّكَ لَمْ يَكُنْ مَكْمُومًا

۱۔ صحیح بخاری باب فی صلاۃ الخیم، صفحہ ۷۲۹ ۲۔ مستدرک و ترمذی، ص ۱۶۳۴ (۱۷۶۰)

۳۔ مستدرک و ترمذی، ص ۱۶۳۴ (۱۷۶۰) ۴۔ صحیح مسلم، ص ۱۶۳۴ (۱۷۶۰)

ہے۔ یہ ارشاد کے لئے ہے، یہ عزاد سے لگتے تھے اور باقی تمام لوگ عرفات سے لگتے تھے۔ جس اللہ تعالیٰ نے ان کے اس عمل کا ثواب دیا اور یہ آیت نازل فرمائی ﴿يُحْمِلُهُمُ الْعِلْمُ﴾ اٹھائے اٹھائے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت سفیان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے اس آیت میں بین کلمہ کی تفسیر سے مراد قرآن ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت جابر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے ﴿وَرَأَى الْكَلِمَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ﴾ کہ اس میں ضامن سے مراد جاملین ہے (یعنی تم ہوا وقف تھے)۔

امام مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوسری کے دن سواری پر لگ کر پھرتے ہوئے دیکھ لیا کہ وہ آپ فرما رہے تھے حج کے روز تک حاصل کرو، میں نہیں جانتا شاید میں اس حج کے بعد حج نہیں کروں گا (۱۱۱)۔

امام ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے جعفر بن محمد بن ابیہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے میں نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے متعلق بتائیے فرمایا رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں اور حج کیا پھر دوسری سال طواف کیا یا رسول اللہ ﷺ اس سال حج کریں گے۔ بہت سے لوگ مدینہ صبر میں بیٹھ ہو گئے۔ ایک کی خبر مثنوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا قصد کرے اور آپ کے عمل کے مطابق عمل کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے لکھے قرآن بھی آپ کے ساتھ لے گئے تھے کہ ہمدان و اہل بیت کے لئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز ادا فرمائی پھر آپ انصار و انصاری پر سوار ہو گئے حتیٰ کہ جب دیہات کے مقام پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے اور آپ اس کی سزا دے رہے تھے کہ ہم نے ہمدان کی جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ آپ ﷺ نے تو حید کے ساتھ تبلیغ کیا۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذَا الْقَوْمَ﴾ لَقَدْ كُنَّا لِلَّهِ أَعْدَاءً وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ اور لوگوں نے بھی اسی طرح تبلیغ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر اس میں سے کسی چیز کو لازم کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے تبلیغ کرتے رہے حتیٰ کہ ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے دیکھی کہ کو اسلام کیا، طواف کے حق پھر دوسری میں مل گیا اور چار چکر مناسب چلے پھر آپ مقام براء الیم پر آئے اور ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذَا الْقَوْمَ﴾ لَقَدْ كُنَّا لِلَّهِ أَعْدَاءً وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ (۱۲۵) کا ارشاد دہرایا۔ آپ نے اس کے اور بیت اللہ کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی۔ اس میں آپ نے سورہ قل ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ صَمٌّ وَبَصٌّ ۝ لَا يَدْرِي مَا تَدْعُونَ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝﴾ (۱۲۸) آپ نے اسی اس طرف سے شروع کی جس کا اللہ نے پہلے ذکر فرمایا۔ پس آپ نے معافے آغا فرمایا، آپ اس کے لہر چڑھے حتیٰ کہ آپ کو بیت اللہ نظر آیا آپ نے پھر گئی پھر کہا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَقَدْ كُنَّا لِلَّهِ أَعْدَاءً وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ



نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور پھر سے رہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور جب سورج کی ٹکڑیاں ابھرنی لگیں تو انہوں نے دیکھ کر بعد از غروب ختم ہو گئی۔ آپ ﷺ نے اسامہ کو پیچھے پیچھے بھجوا دیا کہ آپ یہاں سے چلے جائے، آپ نے حضور ﷺ کی تکلیف کو منہ سے نکال دیا۔ کچھ دن تک پہنچ گیا اور آپ اپنے اہل بیت کو اشارہ کرتے ہوئے یہ کہہ کر سے اٹھ کر لوگوں کو آرام سے چلے گئے۔ جب آگے کوئی پہاڑ آجاتا تو آپ انہیں کی مبارک دعا پڑھ کر دیتے حتیٰ کہ آپ چلے چلے عرواۃ فوجی تھے۔ آپ نے یہاں ایک اذان اور دو اذانوں کے ساتھ مغرب و عشاء کی نمازوں کو ادا کیا۔ ان کے درمیان نماز پڑھے۔ پھر آپ سید بنی نضیر کے محلے کی طرف چلے گئے۔ آپ سید بنی نضیر نے نماز فجر میں وقت پڑھی جب صبح آپ کے لئے ظاہر ہو گئی۔

پھر آپ فضا اور ہوا پر سو رہے کہ سفر حرام پہنچے۔ آپ اس کے اوپر چڑھے اور کعبہ کی طرف منہ کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد پڑائی۔ اور اس کی توحید بیان کی۔ آپ یہاں ٹھہرے رہے حتیٰ کہ آج کی طرح اجالا ہو گیا پھر آپ سورج کے طلوع ہونے سے پہلے چلے گئے کہ ادویہ ٹھہر چکے۔ آپ تھوڑے سے تیز چلے پھر آپ نے درمیانی راستہ اختیار کیا جو ہمدانہ پہنچی پر جاتا ہے حتیٰ کہ آپ اس ہمدانہ پر آئے جو درخت کے قریب ہے آپ سید بنی نضیر نے اس کو سات سنگریاں ماریں اور ہر سنگریہ کے ساتھ کھیر بھی۔ آپ نے وادئ کے پہلو سے سنگریاں، مٹی، چھری، پتھر (سنگ کی جگہ) میں آئے اپنے ہاتھ سے تیس سو اونت ڈال دیے اور بتی وادئوں کو زخم کرنے کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور آپ نے اہل ہمدانہ میں انہیں شریک فرمایا۔ پھر ہر اونت کا ایک ٹکڑا ہندیا میں پکانے کا حکم دیا۔ وہ پکایا گیا تو نبی کریم ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ گوشت تناول فرمایا اور اس کا شور مچا۔ پھر آپ ۳۰ مارے گئے اور بیت اللہ کی طرف چلے پڑے۔ آپ سید بنی نضیر نے کہ میں حکیم کی نار پڑھی، پھر آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جو حرم پر پانی پلا رہے تھے نہر بابا سے جو سد اوسط پانی کھینچ کر کھجے تو لوگوں کا ہم پر پانی کھینچنے میں بھیڑ کرنے کا اندیشہ ہوتا تو میں بھی قہار سے ساتھ پانی کھینچتا۔ انہوں نے ایک ڈول لیا اور آپ ﷺ نے اس سے پانی پیا (۱)۔

ثُمَّ أَقْبَضُوا مِنْ حَيْثُ أَقْبَضَ النَّاسُ وَاسْتَقْبَلُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱﴾

”پھر ہم بھی (اسے غزوہ ان قریش) وہاں تک (جا کر) لوگوں کو جہاں جا کر دوسرے لوگ واپس آتے ہیں اور معافی مانگوں گے۔ رہے گئے اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

۱۔ ام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی قحطافہ، ابوالفہم (دلائل میں) اور نسائی نے نسخ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں قریش اور حواص کے دین پر چلے تھے وہ روزِ غد میں ظہر تھے، ان کو انہیں کہا جاتا تھا اور پانی تمام عرب عرفات میں ٹھہرتے تھے جب اسلام آیا تو نبی کریم ﷺ تھکے و عرقا تھکے آئے کہ حکم ہوا۔

قریش مدینہ میں ٹھہرتے تھے، اسی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَجِدُ أُمَّةَ مُعْتَدِلَةً إِلَّا آتَتْهُمُ الْغُلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ عِلْمٌ فَقَالُوا الْبَشَرُ لَغُفْلٌ** (۱)۔

اہم یہی امر ہندوئے دھرت سے ۱۰۰۰ برس پہلے روایت کیا ہے کہ قریش میں قریشی مردانہ میں ٹھہرتے تھے اور وہ کھڑے  
میں ٹھہرتے تھے وہاں شہر بن رہی ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَجِدُ أُمَّةَ مُعْتَدِلَةً إِلَّا آتَتْهُمُ الْغُلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ عِلْمٌ فَقَالُوا الْبَشَرُ لَغُفْلٌ**۔

اہم یہی امر ہندوئے دھرت سے ۱۰۰۰ برس پہلے روایت کیا ہے کہ قریش میں قریشی مردانہ میں ٹھہرتے تھے اور وہ کھڑے  
میں ٹھہرتے تھے وہاں شہر بن رہی ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَجِدُ أُمَّةَ مُعْتَدِلَةً إِلَّا آتَتْهُمُ الْغُلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ عِلْمٌ فَقَالُوا الْبَشَرُ لَغُفْلٌ**۔

۱۔ سنا جو میرے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قریش میں قریشی مردانہ میں ٹھہرتے تھے اور وہ کھڑے  
میں ٹھہرتے تھے وہاں شہر بن رہی ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَجِدُ أُمَّةَ مُعْتَدِلَةً إِلَّا آتَتْهُمُ الْغُلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ عِلْمٌ فَقَالُوا الْبَشَرُ لَغُفْلٌ**۔

امام عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قریش میں قریشی مردانہ میں ٹھہرتے تھے اور وہ کھڑے  
میں ٹھہرتے تھے وہاں شہر بن رہی ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَجِدُ أُمَّةَ مُعْتَدِلَةً إِلَّا آتَتْهُمُ الْغُلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ عِلْمٌ فَقَالُوا الْبَشَرُ لَغُفْلٌ**۔

**لَا تَجِدُ أُمَّةَ مُعْتَدِلَةً إِلَّا آتَتْهُمُ الْغُلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ عِلْمٌ فَقَالُوا الْبَشَرُ لَغُفْلٌ**

۱۔ سنا جو میرے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قریش میں قریشی مردانہ میں ٹھہرتے تھے اور وہ کھڑے  
میں ٹھہرتے تھے وہاں شہر بن رہی ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَجِدُ أُمَّةَ مُعْتَدِلَةً إِلَّا آتَتْهُمُ الْغُلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ عِلْمٌ فَقَالُوا الْبَشَرُ لَغُفْلٌ**۔

امام مسلم بن الحجاج قشیری نے قریش میں قریشی مردانہ میں ٹھہرتے تھے اور وہ کھڑے  
میں ٹھہرتے تھے وہاں شہر بن رہی ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَجِدُ أُمَّةَ مُعْتَدِلَةً إِلَّا آتَتْهُمُ الْغُلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ عِلْمٌ فَقَالُوا الْبَشَرُ لَغُفْلٌ**۔

۱۔ سنا جو میرے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قریش میں قریشی مردانہ میں ٹھہرتے تھے اور وہ کھڑے  
میں ٹھہرتے تھے وہاں شہر بن رہی ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **لَا تَجِدُ أُمَّةَ مُعْتَدِلَةً إِلَّا آتَتْهُمُ الْغُلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ عِلْمٌ فَقَالُوا الْبَشَرُ لَغُفْلٌ**۔

الاسلم اور ابو بکر، امین خزیمہ، امین حنان اور سبکی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سے افضل بن زادہ کے پہلے دیں ہیں۔ پھر چھ گیا اللہ کے راستہ میں ان کی کوئی شے ہے، پھر باقیوں کی کوئی شے نہیں۔ جس کا چہرہ اللہ کی راہ میں نرد آلود ہو اور اللہ کی چہرہ گاہ میں دھوئیں کی آگھٹے کوئی دن افضل نہیں۔ اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے لائق) آسمان زمین پر نازل فرماتا ہے اور زمین و آسمان پر فخر فرماتا ہے اور فرماتا ہے میرے بندوں کی طرف دیکھو، وہ میرے پاس پر اللہ اہل، اعمہ اور قربانی کرتے ہوئے آئے ہیں اور وہ دروازے سے آئے ہیں۔ میری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور میرے عذاب سے بھاگتے ہیں حالانکہ انہوں نے میرا عذاب دیکھا نہیں ہے اور آج کے آزاد کرنے والے مرد اور عورتیں اسی دن سے زیادہ کبھی نہیں ہوتیں (۱)۔

امام احمد اور طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ عز کی تمام فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے، ارشاد فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو، میرے پاس پرانے والے غبار اور قربانی کرتے ہوئے اور دروازے سے آئے ہیں، میں تمہیں گواہ داتا ہوں کہ میں نے انکو بخش دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نبی اہل دن نہیں جس میں عذاب سے زیادہ آگ سے آزاد رکھے جاتے ہوں۔

امام مالک، بیہقی اور اسہبانی نے اتر غریب میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کر بن رسول اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان عذاب سے زیادہ کبھی نہ ملے، زکریا، یحییٰ، اسماعیل، موسیٰ اور یونس غیب میں نہیں جتے اور وہی وجہ ہیں دن رحمت کا نزول ہے اور اللہ تعالیٰ کو جڑ سے لے کر ہڈیوں سے تجاویز فرماتا ہے لیکن بد کے دن جو اس نے دیکھا تھا اس کی وجہ سے اس سے بھی زیادہ جمل اور ساقا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے بد کے روز کیا دیکھا تھا۔ فرمایا اس نے جبریل کو دیکھا تھا جو فرشتوں کی صفیں کو تہجد سے رہے تھے (2)۔

اسہبانی نے انھیں بن عباس سے روایت کیا ہے کہ وہ عرض میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے اور نوجوان (الفضل) اور دوسرے کو دیکھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے آنکھوں کی حفاظت کے متعلق ارشاد فرمایا اور افضل کو چہرہ دوسری طرف پھیر دیا اور فرمایا اسے میرے بھائی کے بیٹے ہیں، وہ دن ہے جس میں جس نے اپنی آنکھوں کو بغیر رکھ کر ان سے صرف حق دیکھا اور اپنے کانوں پر ضبط کیا مگر ان کی آواز نہ سنی اور اپنی زبان کو کنٹرول کیا مگر اس سے حق کی بات نہ تو اس کی بخش ہوگی (3)۔

امام سبکی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، افضل دعا عز کی دعا ہے اور افضل قول میرا اور حق سے پہلے، نیکی کا قول ہے اور وہ یہ ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ وَلَهُ الْحُكْمُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

1۔ مستدرک، جلد 7، صفحہ 299 (2006) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ بیہقی، جلد 3، صفحہ 62، 61 (4071)

2۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 461 (4069) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

1۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 462 (4072)

میں نے بھی اسے جو میں نے اس کے لئے کیا ہے وہ اسے اس کے لئے کیا ہے کہ اس نے اس کے لئے کیا ہے۔

[illegible]

ماہر مثنوی کے لکھنے میں حضرت بابا فرید الدین عارف نے جو کچھ لکھا ہے وہ صرف ایک ہی نسخہ ہے اور یہ نسخہ اب تک نہ مل سکا ہے۔ اس کے بارے میں ایک شخص نے کہا ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کے پاس ہے جو اسے لکھ کر اپنے پاس رکھ کر اپنے دوستوں سے چھپاتا ہے۔ اس شخص کے نام سے اس شخص کو مل سکتا ہے۔

[illegible]

اس آیت الہیہ اور آیت قرآنی کے فتنائی کرد میں حضرت علیؑ کی اہمیت اور اہمیت کے دو پہلوئے ہیں۔ پہلا اہمیت کے فتنائی کرد میں اور دوسرا اہمیت کے فتنائی کرد میں۔ پہلا اہمیت کے فتنائی کرد میں اور دوسرا اہمیت کے فتنائی کرد میں۔ پہلا اہمیت کے فتنائی کرد میں اور دوسرا اہمیت کے فتنائی کرد میں۔









جنت کی اسیر رکھے ہوئے ہیں۔ اگر ان کے گناہ و عیث کے ذرات ابدان کے قطرات، مسند کی جھاگی کے برابر ہوتے تو بھی میں انہیں معاف کر دوں۔ اسے میرے بند و اہل و قہار کی بخشش کی نگہ سے ادراس کی تم نے عطاوار کی جہاں کی بھی سفارش ہوگی ہے۔ رہا تمہارا دینی جنازہ تو برنگہری جو تم نے چھٹی ہے وہ تیرے جاک کرنے والے گناہوں کا گناہ ہیں۔ رہا تیرا قربانی کرنا تو پتیرے لئے رب کے حضور ذخیرہ ہے اور رہا تیرا اطلاق کرا تو یہ پیل جس کا تو نے اطلاق کر لیا اس کے بدلے میں ایک نئی کھسی جائے گی اور ایک گناہ معاف کیا جائے گا۔ پھر ان کے بعد تو طواف اقصاء کرتا ہے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ ایک فرشتہ آتا ہے جو تیرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنے ہاتھ رکھتا ہے اور کہتا ہے آئندہ قتل کر تیرے ساتھ گناہ معاف کر دے گئے ہیں۔

۱۴۱۱ھ میں بڑا اور اچھا میرے انہی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے عرفة کی شام خطبہ ارشاد فرمایا کہ لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر اس جبار احسان فرمایا ہے اس نے تمہارے نیکو کاروں کو قبول فرمایا ہے اور جو تم نے انہی کی طلب کی وہ تمہیں عطا فرمائی ہے اور تمہارے گناہ گاروں کو نیکو کاروں کی وجہ سے معاف فرمایا سوائے ان شخصوں کے جو تمہارے ایک دوسرے کے اوپر ہیں، وہیں اللہ کا نام لے کر چلو۔

پھر حذیفہ کی صبح ہوئی تو فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان فرمایا جس جگہ اس نے تمہارے نیکو کاروں کی نیکیاں قبول فرمائی ہیں اور تمہارے نیکو کاروں کی وجہ سے تمہارے گناہ گاروں کو معاف فرمایا ہے اور تمہارے انہی میں جو ایک دوسرے پر حقوق تھے وہ بھی اس نے اپنی طرف سے دے دیئے ہیں۔ تم اللہ کا نام لے کر چلو، صبح کرام نے کہا یا رسول اللہ! کھل آپ ہمارے ساتھ چلے گئے تو منسوبہ پریشان تھے، آج آپ چلے ہیں تو خوش و سرور ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھل میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک سوال کیا تو وہ مجھے عطا ہوا۔ میں نے تمہارے حقوق العباد کی معافی کے متعلق سوال کیا تھا اور یہ سوال پورا ہوا تھا۔ لیکن آج کے دن جبریل میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا رب تجھے منام کہتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے آپ کے غلاموں کے حقوق العباد کی بھی منامت دی ہے، میں نے ان کا خوش اپنی جانب سے دیا ہے (۱)۔

یہاں طبرانی نے حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عرفة کے دن فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے آج کے دن تم پر احسان فرمایا ہے، اس نے حقوق العباد کے علاوہ تمہارے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں اور اس نے تمہارے گناہ گاروں کو تمہارے نیکو کاروں کی وجہ سے معاف فرمایا ہے تمہارے نیکو کاروں کو وہ عطا فرمایا جو اس نے مانگا۔ پس اللہ کا نام لے کر چلو۔ جب آپ ﷺ عظمیٰ عظمیٰ میں تھے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیکو کاروں کو معاف فرمایا ہے اور تمہارے نیکو لوگوں کی سفارش تمہارے حرم لوگوں کے حق میں قبول فرمائی ہے اور صحت نازل ہوتی ہے تو سب پر نازل ہوتی ہے پھر صفت کو ذمہ پر نکھیرا تو پتہ ہو کر کے والے پر واقع ہوئی جو بھی اپنی زبان اور اسے ہاتھوں کی حرکت کرتا ہے، انہیں اور اس کا لشکر وادعا اور جلاکت پکار رہے ہیں۔

۱۴۱۲ھ میں ماجہ، تھیم الترغی نے نوادر الاصول میں عبد اللہ بن احمد نے زوائد انسید میں ماہی جریر طبرانی اور بیہقی نے سنن

میں، اللہ یا، اللہ کی نے عقائد میں ایمان میں مردانہ انسانی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لئے منفرد و درست کی عہد کی تمام، مافرمائی اور بہت کثرت سے دہرائی، عرض کی یا رب تو اس بات پر قادر ہے کہ تو مظلوم کو اس کی مظلومیت کی وجہ سے غیر معاف فرمادے اور اس کی کو کبھی بخش دے۔ اس بات کی کہ وہ قبول نہ ہوئی۔ جب مرد مذکر کی صبح تھی تو آپ ﷺ نے پھر میں دہرائی، اللہ تعالیٰ نے آپ کی وہ کو شرف قبولیت عطا فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے ہرگز اس کے سماپہ تمام نے قسم فرمائی کہ وہ چھٹی کو فرمایا میں اللہ کے آئینہ انیس کی وجہ سے مسکرایا، اور جب اسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے حق میں میری دعا قبول فرمائی ہے تو دوست اور ہلاکت بکار نے لگا ہوا ہے سر پر بھی ڈالنے لگا (۱۸)۔

امام ابن الدین نے طاہرہ علی میں اور ابو علی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمانے کا سنا ہے کہ اللہ نے عزالت و انزل پر احسان فرمایا ہے اور ان کی وجہ سے لڑنے کے ساتھ فخر فرماتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے فرشتے! میرے بندوں کی طرف رکھو جو اللہ مال اور آؤ کہ وہ درود و دعا سے ملے کر کے آئے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعاؤں کو قبول فرمایا ہے اور ان کی شفاعت بھی قبول فرمائی ہے اور ان کے جنازہ کا رول کو ان کے صاحبین کی وجہ سے معاف کر دیا ہے اور حقوق و عہد کے علاوہ جو بھی ان کے نیکو کاروں نے مجھ سے، ان کا میں نے انہیں معاف فرمایا ہے۔ جب تک مردانہ کی طرف جانے ہیں وہ نہ ان کو فتنہ کی دعا و نصیحت کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتے! میرے بندے سے پھرے اور دعا کی درخواست مانتی تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعاؤں کو قبول کیا، ان کی سفارشوں کو بھی قبول کیا، ان کے غریبوں کو ان کے نیکو کاروں کی وجہ سے معاف کیا، میں نے ان کے نیکو کاروں کو وہ سب کے معاف فرما کر جہنم میں بھیج دیا۔ (۱۲) اور ان کے اور جو ۱۲: ۱۱ تھے ان کا میں کفیل بن گیا (۱۲)۔

امام ابن ہمامؒ نے حضرت انسؓ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ میں گھسٹھے ہیں۔ اس وقت سورج غروب ہونے والا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو میری بات سننے کے لئے خاموش کر دو۔ حضرت بلالؓ اٹھے اور اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بات سن رہے ہیں لوگ خاموش ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! میرے پاس جبریلؑ اچھی اچھی آئے۔ انہوں نے مجھے میرے رب کا سلام پہنچایا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل معرفت کو بخش دیا ہے اور اہل مشرک کو بھی بخش دیا ہے اور ان کی طرف سے حقوق العباد کا سنا سنایا ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ سعادت و بخشش ہمارے ہاتھ میں خاص ہے؟ فرمایا یہ تمہارے لئے بھی ہے اور قیامت تک جو تمہارے بعد آئیں گے ان کے لئے بھی ہے۔ عمر بن خطابؓ نے فرمایا اللہ کی خبر زیادہ دار و کثیر دے۔

امام ابن ماجہ نے حضرت جلال بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر باغ کی صحیح ٹھیکس فرمایا کہ لوگوں کو خاموش کرو، پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر کرم فرمادیا ہے اسی طرح اس میں سے تمہارے بھائیوں کو خاموش کر دینا۔



یلاؤ۔ حضرت عائشہ نے فرمایا اس راقی تجھے راز دہ نہیں ہے، اس پر بقی نے کہا نہیں مجھے اندیشہ ہے کہ آج کا دن قربانی کا دن نہ ہو۔ حضرت عائشہ نے فرمایا ایسا نہیں ہے، وہ عرذ کا دن ہے جس دن نام عرفہ میں آتا ہے اور وہ قربانی کا دن ہے جس دن امام قربانی کرتا ہے۔ اسے سنہ دہی تو نے چھوٹا کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس روز سے کوہِ طور و زون کے برابر قرار دیتے تھے (۱)۔ امام ابن ابی الدنیا نے کتاب الامارہ میں اس حدیث میں ایک ضمیمہ اضافہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اُمی اُحمر کے دن ان ہر دن اُھلیت میں جُزوان کے برابر ہے اور عزاء کا دن دس ہزار دنوں کے برابر ہے (۲)۔

۱۔ مرتضیٰ نے حضرت الفضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی زبان کا دن اور آنکھ کی عرفہ کے دن حفاظت کی اس کے عرفہ کے دن سے آئندہ ہر روز کے دن تک شہادۂ عاقبت کو دینے جاتے ہیں (۳)۔ امام ابن سعد نے حضرت ابن عباس سے روایت فرمایا ہے فرماتے ہیں الفضل بن عباس عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے، وہ دونوں ان عورتوں کو نکلتے تھے اور ان کی طرف دیکھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے میرے بھائی کے بیٹے یہ وہ دن ہے جس نے آج کے دن اپنے کانوں، آنکھوں اور زبان کی حفاظت کی اس کی بخشش ہوگی (۴)۔ امام المروزی نے کتاب المعیونہ میں حضرت محمد بن عبدالحکیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کوئی مومن شہید نہیں ہوگا جس کا نام عرفہ کی رات شہیدوں میں لکھا جاتا ہے۔

۲۔ امام ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا نے اشعری میں اور المروزی نے حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ شہروں میں تعریف کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا تعریف عرفات میں ہوتی ہے (تعریف کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں اس طرح عرفات میں جمع ہوتے ہیں ایک خراج دوسرے شہروں کے یہ انہوں میں عرفہ کے دن جمع ہوتا)

۳۔ امام ابن ابی الدنیا نے ابو حاتم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے مومن بھری کو عرفہ کے دن عصر کے بعد بیٹھتے ہوئے دیکھا آپ اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور غانا آتے رہے تھے اور لوگ آپ کے ارد گرد جمع تھے۔ المروزی نے یہ روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے الحسن، مگر بن محمد رحمہ اللہ، ثابت بن ابی نعیم، داؤد بن علی بن جریر کو دیکھا عصر میں عرفہ مناتے تھے۔

۴۔ امام ابن ابی شیبہ اور المروزی نے حضرت موسیٰ بن ابی نعیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عرفہ کے دن عروہ بن حریث کو مسجد میں دیکھا جب تک لوگ ان کے ارد گرد جمع تھے۔

۵۔ ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا، المروزی نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں صبح سے پہلے جس نے بصرہ میں تعریف کی وہ دین لیا جس تھے۔

۶۔ امام المروزی نے حضرت علقم سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صبح سے پہلے تعریف کی وہ معصوب بن زبیر تھے۔ امام ابن ابی شیبہ اور داؤد و ترمذی (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) سند فی ابن ابی الدنیا، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا)







میں اپنے آپ کے کورسوں کو یاد کرتے تھے جب کہ وہ غرض میں ظہر تے تھے۔ جس مذکور آیت اہل ہوئی۔

تمام مجمع، عبد بن حمید نے حضرت عطاء سے روایت کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ جب مکی میں آتے تو اپنے آپ کو یہ  
فرمان کہ ایک کھٹا ہیرے، پ نے دینا یا ریا کیا تھا۔ دوسرا کھٹا ہیرے باپ نے یہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے یہ درشتا نازل فرما دیا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ شیخ کے والد سے میں قول ہے کہ وہ  
زبان کھوتے تھے، اپنے باپ اور اپنی ماں کو پکارتے تھے۔ اللہ نے فرمایا اللہ کا نام یاد کرو۔

امام ابن احمد زہرا ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اس سے گنبدی، عَمَّ ابْنُ عَمِّم کے  
معلق پوچھا گیا کہ انسان پر ایک دن نر داتا ہے جب کہ وہ اپنے باپ کو یاد کرے نہیں کرتا (تو اللہ تعالیٰ نے یہ تشبیہ کیوں دی ہے کہ  
اللہ کو اپنے باپ کی طرح یاد کرو)۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ کی  
نافرمانی کی جائے تو اللہ کے لئے زیادہ زاری ہو نسبت اس پر معلق کے جب کہ میرے باپ کا ذکر رانی سے کیا جائے۔

فَمَنْ تَأْتِيهِمْ مِنْ يَتِيمٍ فَزَيِّنْ لَهُمُ الْيَتِيمَ

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ بانی لوگ موقوف میں آتے تو دعا کرتے یا نہ  
اس میں کو بارش والا سال بنا دے، شاہل کا سال بنا دے انجی، ولاد کا سال بنا دے۔ آخرت کے امور میں سے کچھ آ کر  
کرتے اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: اِنَّ كَيْدَ الْاِنْسَانِ لِرَبِّهِ لَكَاۤءِدٌ۔ اور یہ مومنین آتے تھے تو وہ دنیا و آخرت دونوں کی  
بھلائی مانگتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ اَوْ لَيْسَ لَهُمْ حُصْبٌ فَمَا كَسَبُوا وَاِنَّهُمْ لَكَاۤءِدٌ مِّنْ يَّكْفُرٍ۔

امام طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جب شجرہ عام میں ظہر تے  
تو دعا مانگتے ایک سبتا اے اللہ مجھے انت عطا فرما اور راکھتا اے اللہ مجھے بکریاں عطا فرما، پس اللہ تعالیٰ نے فَمِنْ تَأْتِيهِمْ مِنْ  
يَتِيمٍ فَزَيِّنْ لَهُمُ الْيَتِيمَ وَاَمَّا الَّذِي فِي الْاُخْرَىٰ فَلَمْ يَزَلْ يَنْتَهِ اَوْ تَأْتِيهِمُ الْيَتِيمَ فَزَيِّنْ لَهُمُ الْيَتِيمَ وَفِي الْاُخْرَىٰ  
حُصْبَةٌ فَمِنْ تَأْتِيهِمْ مِنْ يَتِيمٍ فَزَيِّنْ لَهُمُ الْيَتِيمَ وَاِنَّهُمْ لَكَاۤءِدٌ مِّنْ يَّكْفُرٍ۔ آیات نازل فرمائیں۔

امام ابن جریر نے حضرت انس بن، کہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لوگ بیت الشک طواف کرتے ہوئے ذکر کرتے تھے  
اور دعا مانگتے تھے اے اللہ ہم پر بارش نازل فرما ہمیں دشمن پہ ظہر عطا فرما، ہمیں بھوکا رکھنا کہوں کہ طرف لوتہ (۱)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت یحییٰ بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے وہ یہ دعا مانگتے تھے اے اللہ سے رب نہیں رزق  
اور حق عطا فرما۔ وہ آخرت کے متعلق کچھ نہیں مانگتے تھے بلکہ یہ آیات نازل ہوئیں۔ اِنِّیْ اِنِّیْ شَیْءٌ مِّمَّکَ وَاَسْأَلُکَ مِنْ  
اِیَّکَ۔ حضرت انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا مانگتے تھے رَبِّیْنَ اَوْتِنِی الْفَتْحَ حَسْبُکَ وَ  
فِی الْاُخْرَىٰ حَسْبُکَ وَفَمِنْ تَأْتِيهِمْ مِنْ يَتِيمٍ فَزَيِّنْ لَهُمُ الْيَتِيمَ (۲)۔

تمام ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابویعلیٰ، ابن حبان، ابن ابی حاتم اور شیخی نے تصحیح میں



امام اوزرقی نے وہاں ہائی ٹی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حواہ میں حضرات عمر اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما اکثر یہ دعا مانگتے تھے۔ **رَبِّهِنَا اِنِّیْ لَیْلٌ لِّکُمْ حَسْبٌ وَّ لَیْلٌ لِّاُخْرَکُمْ حَسْبٌ وَتَعَاذُکَ الْاَشَیْءُ۔**

امام ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن احمد نے کراہ میں حضرت صیب بن مہبان الکافلی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ تے ہیں میں عمر بن خطاب کے ساتھ بیت اللہ کا حواہ کر رہا تھا، وہ حواہ میں کہیں امانا گئے تھے **رَبِّهِنَا اِنِّیْ لَیْلٌ لِّکُمْ حَسْبٌ وَّ لَیْلٌ لِّاُخْرَکُمْ حَسْبٌ وَتَعَاذُکَ الْاَشَیْءُ۔** امام ابن جریر نے حضرت عمر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک مشرق میں یہ دعا پڑھنا سبیب ہے۔ **رَبِّهِنَا اِنِّیْ لَیْلٌ۔**

امام عبدالرحمن بن سعید نے حواہ سے روایت کیا ہے کہ باجوہی اپنے گھر کی طرف روئے گئے تھے وہاں امانا گئے **رَبِّهِنَا اِنِّیْ لَیْلٌ۔** امام ابن جریر نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں قسم کے لوگ وہاں تھے اور اللہ شفیق علیہم اور بخیر نکلیں، کھلا اور سناٹا تھا۔ اس آیت میں ان کا ذکر ہے کہ ان میں سے کچھ صرف دنیا کی غرض سے اور دنیا کے سوال کے لئے حج کرتے ہیں اور آخرت کا ارادہ نہیں کرتے اور شأنت پر انہیں کہتے ہیں۔ دوسرے دعا دینا اور ثمرت دونوں کا سوال کرتے ہیں اور تیسرا گروہ ہے جس کا ذکر وہاں آیت میں ہے **فَمَنْ یُّجَاهِدْ لِنُکُلِیْ لِحُجُوِّہِ وَالدُّنْیَا (البقرہ: 204) (1)۔**

امام احمد اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کو کبھی دعا افضل ہے؟ فرمایا جس میں تو اپنے رب سے دعا اور آخرت کی معافی و عافیت طلب کرے۔ پھر دوسرے سوال آیا۔ کبھی سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں تو اپنے رب سے دین، دنیا اور آخرت میں غصہ و عافیت طلب کرے۔ پھر دوسرے سوال آیا۔ کبھی سوال دوسرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں تو اپنے رب سے دعا اور آخرت کی معافی و عافیت کا سوال کرے، جب دنیا میں تجھے یہ دونوں چیزیں سھل کی جائیں گی پھر آخرت میں بھی عطا کیا جائے گی تو خلاصہ یہ ہے کہ (2)۔

امام عبدالرزاق نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں **حَسْبٌ** سے مراد عافیت ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن حمید، ابن جریر، ابی نعیم نے الفضل الکلم میں اور نسائی نے شعب الایمان میں حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں **حَسْبٌ** سے مراد اطمینان و عافیت ہے اور آخرت میں **حَسْبٌ** سے مراد جنت ہے (3)۔

ابن جریر نے ہمدانی سے روایت کیا ہے کہ ان میں **حَسْبٌ** سے مراد دل ہے اور آخرت میں **حَسْبٌ** سے مراد جنت ہے۔ امام ابن ابی شیبہ نے کہا کہ تم نے الحسن سے یہ روایت کیا ہے کہ ان میں **حَسْبٌ** سے مراد پاکیزہ رزق اور نافع علم ہے، ابن ابی حاتم نے کہا کہ ابن کعب سے روایت کیا ہے کہ حسان میں سے ایک صاحبہ فوت ہو گئی تھی۔ ابن المنذر نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر سے









کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں (۱)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن حذافہ کو کسی میں پھر کا کر یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ ان دنوں روزہ رکھو کیونکہ یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں (2)۔

امام ابن جریر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایام تشریق کے روزوں سے منع فرمایا۔ فرمایا یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں (3)۔

امام ابن ابی ملکہ نے حضرت ابو اسحاق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بحرانِ عمر کے پاس ایام تشریق کے درمیان والے دن کھنے کو کھانا تھیں کہ تمہارا کیا طرف ہو گیا۔ ان عمر نے اسے فرمایا قریب آ جاؤ اور کھاؤ۔ اس نے کہا میں روزہ دار ہوں۔ ان عمر نے فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دن کھانے اور اللہ کا ذکر کرنے کے ہیں۔

۱۔ ام حکم نے مسود بن الحکم و لڑتی من امہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میں کو یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے مفید و راز کو نقل کیا تھا انہوں نے انصاری کی کھانی میں دیکھ دی تھی اور وہ کہہ رہے ہیں مے ہو گو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ کے دن نہیں چس۔ یہ کھانے پینے اور ذکر کرنے کے دن ہیں (4)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایام تشریق کے دن کھانے پینے اور ذکر کرنے کے دن ہیں (5)۔ ابن ابی شیبہ منافی اور ابن ماجہ نے بشر بن عجم سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایام تشریق میں خطاب دیا اور فرمایا جنت میں صرف مسکنِ عجمی داخل ہوگا اور یہ ایام کھانے پینے کے لئے ہیں (6)۔

امام مسلم نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اور انہیں من لحد کان کو ایام تشریق میں بھیجا کہ اعلان کریں کہ جنت میں صرف مسکنِ عجمی داخل ہوگا اور یہ دن کھانے اور پینے کے دن ہیں (7)۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ اور ابن ابی اسحاق نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مٹھی کے دن کھانے پینے کے دن ہیں (8)۔

۱۔ ام ابیہ اور ابن ابی الدنا اور حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھریب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے دونوں کے سامنے کھانا رکھ دیا تو فرمایا کھاؤ اور خدا کا فضل ہے تمہاری روزہ دار ہوں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھاؤ یہ وہ دن ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے انکار کا حکم دیا ہے

۱۔ مسند سلیمان بن صالح، جامع الترمذی، جلد ۱، صفحہ 360 2۔ تیسری مرتبہ، جلد 2، صفحہ 387 3۔ مسند

4۔ مسند حاکم، کتاب الصوم، جلد 1، صفحہ 1598 5۔ مسند ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 398 (15285)

6۔ مسند ابن ماجہ، کتاب الصوم، جلد 2، صفحہ 350 (1720) 7۔ مسند ابی حاتم، جامع الترمذی، جلد 1، صفحہ 380

8۔ مسند ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 350 (1719)





امام ابن جریر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قول کے تحت روایت کیا ہے جو دونوں میں جلدی چلا گیا اس کا بخش دیا گیا اور جس نے اس سے تاخیر کی اس کو بھی بخش دیا (2)۔

امام وکیع، الطبرانی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، راہن ابن حاتم اور طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے تحت روایت کیا ہے کہ جو دونوں میں جلدی چلا گیا اس کی بخشش ہوئی اور جو تاخیر سے آیا اس کی بھی بخشش ہوئی۔ یحییٰ بن یسار میں ابن ابی شیبہ سے اسی حدیث کے تحت روایت کیا ہے جو دونوں میں جلدی چلا گیا اس کو بخش دیا گیا اور جس نے تین دن تک تاخیر کی اس کو بھی بخش دیا گیا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، راہن اور یحییٰ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جو دونوں میں جلدی چلا گیا وہ منظور ہو کر فدا (3)۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رخصت دی ہے کہ گروہ میں جو دونوں میں چلے جائیں اور جو تیسرے دن تاخیر کرے گا اس کو بھی کوئی گناہ نہیں۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جو حلق ہے۔ قتادہ فرماتے ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں یہ تاخیر معاف کی گئی ہے۔

امام وکیع اور ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جو دونوں میں چلا گیا اس پر آئندہ سال تک کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر سے گیا اس پر بھی آئندہ سال تک کوئی گناہ نہیں۔

امام عبد بن حمید نے حضرت اشعاک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے قبضہ قدرت میں ضحاک کی جان ہے وہ یہ آیت کریمہ اقامت اور سزا کرنے کے متعلق نازل ہوئی ہے یعنی جو ٹھہرا۔ جو اس پر بھی گناہ نہیں اور جو سزا کر جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں بلکہ وہ گناہوں سے نکلے۔

امام سفیان بن عیینہ، عبد بن حمید اور ابن جریر نے عمرہ رحمہ اللہ عن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قلنا رطل علقو کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام گناہوں سے پاک ہو گیا اور جو حیر سے گیا وہ بھی تمام گناہوں سے بری ہو گیا (3)۔

امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے یعنی اٹھنی یعنی جوج میں تقویٰ کا پیکر رہا۔ قتادہ فرماتے ہیں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ابن مسعود فرماتے تھے کہ جس نے حج میں تقویٰ اختیار کیا اس کے پہلے ہمارے گناہ معاف ہو گئے (4)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابی صالح رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک منہ جو مردہ نے حج کیا پھر جب وہ واپس آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو نے تقویٰ اختیار کیا؟ اس مردہ نے کہا ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے مرے سے گھر کر (پہلے تیرے رب ترہ معاف کر دیے گئے ہیں)۔

امام ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر نے حجاج کو کہہ کر فرمایا کیا تجھ میں حج کے علاوہ کوئی اور غرض یہاں لائی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ فرمایا تم نے تقویٰ اختیار کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ فرمایا پھر تم سے عمل شروع کرو۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب محمد بن قاسمؓ جہوں کو ملے، بتا ہے تو ان کی یہ کیفیت ہوئی۔ (یعنی یہ جہ جہوں کو ملے کا اور جہوں کے اندر چٹا گیا اس کی بکھر گئی ہوئی۔ لوگ اس آیت کی سمجھ اور تاویل کرتے ہیں تو اس میں ہر ذیل کے خوف ہے (۱)۔ کہی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر ابن اسحاق نے معاذ بن عمرؓ، المعمری نے روایت کیا ہے **فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ**، ماہود کتاب اس سے اس طرح نقل کرے جس طرح جس میں اس کی والدہ سے اس نے نہ دیا تھا (روایت پر کوئی غور نہیں کرتا)۔

ابن ابی شیبہ نے لکھی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ نے یہ مرتبہ ہائے تاکر انسانوں کے گناہ معاف کر دیے۔ امام عبد بن حمید، ابن جریر نے حضرت ابو داؤد، دہمقہ سے روایت کیا ہے **فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ** اس کے قیام تھا، خبر کر دینے کے اگر وہ تیس مرتبہ توفیق اختیار کرے گا۔

امام شعبہؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عمرؓ کو ٹھکتے ہیں حاجی کی مہفرت ہو جاتی ہے یا اس صورت میں ہوتا ہے جب وہ ہر رات کو چھوڑ دے۔

امام شعبہؒ نے حضرت فضل بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب تم حج کرو تو اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرو، جو ممکن ہے تو اس قول کو جانے۔

امام صہبانی نے ابو حنیفہؒ سے حضرت ابو ایوبؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کیا ہوتا ہے کہ حج کرے اور صعد کرے اس سے پہلے کہ وہ گناہوں میں مہم ہو جائے۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت محمد بن ابی اللہؒ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حج کرنا ضرور کرنے والوں اور غازیوں سے سو گناہوں میں مہم ہونے سے پہلے کہ وہ گناہوں میں مہم ہو جائے۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت حنیف بن ابی ثابتؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حج کرنا کرام سے متعلق ہے اور ان کے بعد ہونے سے پہلے ان سے مصافحہ کرتے تھے۔

امام اصحابیؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ان سے پوچھا کہ حج پر روز کن ماہ ہے انہوں نے فرمایا جب لوگ توفیق سے مہم ہو جائیں گے اور ان کے آخراۃ میں رحمت دے۔

امام حاتمؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنا حج مکمل کرے تو اسے جلدی اپنے گھر، ان کی طرف لوٹ، جو اچھا ہے کوئی اس میں اجازت دے (۲)۔

امام مالکؒ، بخاریؒ، مسلمؒ، ابوداؤدؒ، ترمذیؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی غزوہ میں جو عمرہ کے شریف! نے تو ہر زمین کی مالک ہے، جس کی تعمیر کرے، پھر یہ کلمات کہتے **اِنَّهُ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَحَدٌ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهٗ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْاَمْنُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَقْبُوْنَ، تَابُوْنَ** کھانڈوں ساجدوں پر ہے۔

خَدَعُوا بَنِي صَدُوقِ الْمَلِكِ وَخَدَعُوا نَعْمَرُ حَبَشَةَ، وَفَرَّقُوا الْأَخْرَبَ وَاجْتَلَدُوا (11)

۱۱۔ اہم این صوان نے انصاف میں دو اہل عدل کے پاس میں، اور قطعی نے اہل عمل میں عزت میں مرثیہ کے لئے، اور اسے نبی اور سچہ کہتے، اسے ثابت اس کے حق یا اور سچہ، یا اسے نبی اس کے کجھت بھائی (2)۔

۱۲۔ بعد ان قصہ اور قطعی بطور نبی اور نبی، اور قطعی اور نبی نے انصاف میں ان میں، اسے عزت میں مرثیہ کے لئے، اور اسے نبی اور سچہ کہتے، اسے ثابت اس کے حق یا اور سچہ، یا اسے نبی اس کے کجھت بھائی (3)۔

۱۳۔ غم مژدہ، بطور زمانہ اور نبی اور نبی نے انصاف میں مرثیہ کے لئے، اور اسے نبی اور سچہ کہتے، اسے ثابت اس کے حق یا اور سچہ، یا اسے نبی اس کے کجھت بھائی (4)۔

۱۴۔ بطور نبی نے انصاف میں مرثیہ کے لئے، اور اسے نبی اور سچہ کہتے، اسے ثابت اس کے حق یا اور سچہ، یا اسے نبی اس کے کجھت بھائی (5)۔

۱۵۔ اس میں مرثیہ کے لئے، اور اسے نبی اور سچہ کہتے، اسے ثابت اس کے حق یا اور سچہ، یا اسے نبی اس کے کجھت بھائی (6)۔

۱۶۔ اس میں مرثیہ کے لئے، اور اسے نبی اور سچہ کہتے، اسے ثابت اس کے حق یا اور سچہ، یا اسے نبی اس کے کجھت بھائی (7)۔

۱۷۔ اس میں مرثیہ کے لئے، اور اسے نبی اور سچہ کہتے، اسے ثابت اس کے حق یا اور سچہ، یا اسے نبی اس کے کجھت بھائی (8)۔

۱۸۔ اس میں مرثیہ کے لئے، اور اسے نبی اور سچہ کہتے، اسے ثابت اس کے حق یا اور سچہ، یا اسے نبی اس کے کجھت بھائی (9)۔

۱۹۔ اس میں مرثیہ کے لئے، اور اسے نبی اور سچہ کہتے، اسے ثابت اس کے حق یا اور سچہ، یا اسے نبی اس کے کجھت بھائی (10)۔

۲۰۔ اس میں مرثیہ کے لئے، اور اسے نبی اور سچہ کہتے، اسے ثابت اس کے حق یا اور سچہ، یا اسے نبی اس کے کجھت بھائی (11)۔

۲۱۔ اس میں مرثیہ کے لئے، اور اسے نبی اور سچہ کہتے، اسے ثابت اس کے حق یا اور سچہ، یا اسے نبی اس کے کجھت بھائی (12)۔

۲۲۔ اس میں مرثیہ کے لئے، اور اسے نبی اور سچہ کہتے، اسے ثابت اس کے حق یا اور سچہ، یا اسے نبی اس کے کجھت بھائی (13)۔

۲۳۔ اس میں مرثیہ کے لئے، اور اسے نبی اور سچہ کہتے، اسے ثابت اس کے حق یا اور سچہ، یا اسے نبی اس کے کجھت بھائی (14)۔

اور مکتبی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری قبر کے پاس سلام بھیجا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فردوس تعین فرمائے گا جو چھوٹکے کھانے کا اور بڑے کا اور دھارم کی آخرت دینے والا اور میں تعین کرے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شہید کا مبلغ ہوں گا اور۔

مکتبی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا بھوچا سلام بھیجنا ہے اللہ تعالیٰ میں دے گا جو میرا داتا ہے تو کد میں اس پر سلام لونا ۷۰ سالوں تک چلتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی قبر پر آتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے تھے اور قہر تو نہیں چھپاتے تھے بلکہ حضرت ابو بکر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما سلام پیش کرتے تھے (13)۔

مکتبی نے حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میرا بھوچا سلام بھیجنا ہے اللہ تعالیٰ میں دے گا جو میرا داتا ہے تو کد میں اس پر سلام لونا ۷۰ سالوں تک چلتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی قبر پر آتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے تھے اور قہر تو نہیں چھپاتے تھے بلکہ حضرت ابو بکر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما سلام پیش کرتے تھے (13)۔

مکتبی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میرا بھوچا سلام بھیجنا ہے اللہ تعالیٰ میں دے گا جو میرا داتا ہے تو کد میں اس پر سلام لونا ۷۰ سالوں تک چلتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی قبر پر آتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے تھے اور قہر تو نہیں چھپاتے تھے بلکہ حضرت ابو بکر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما سلام پیش کرتے تھے (13)۔

مکتبی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میرا بھوچا سلام بھیجنا ہے اللہ تعالیٰ میں دے گا جو میرا داتا ہے تو کد میں اس پر سلام لونا ۷۰ سالوں تک چلتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی قبر پر آتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے تھے اور قہر تو نہیں چھپاتے تھے بلکہ حضرت ابو بکر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما سلام پیش کرتے تھے (13)۔

مکتبی نے حضرت حاتم بن مردان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میرا بھوچا سلام بھیجنا ہے اللہ تعالیٰ میں دے گا جو میرا داتا ہے تو کد میں اس پر سلام لونا ۷۰ سالوں تک چلتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی قبر پر آتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے تھے اور قہر تو نہیں چھپاتے تھے بلکہ حضرت ابو بکر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما سلام پیش کرتے تھے (13)۔

مکتبی نے حضرت ابی بن کثیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میرا بھوچا سلام بھیجنا ہے اللہ تعالیٰ میں دے گا جو میرا داتا ہے تو کد میں اس پر سلام لونا ۷۰ سالوں تک چلتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی قبر پر آتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے تھے اور قہر تو نہیں چھپاتے تھے بلکہ حضرت ابو بکر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما سلام پیش کرتے تھے (13)۔

مکتبی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میرا بھوچا سلام بھیجنا ہے اللہ تعالیٰ میں دے گا جو میرا داتا ہے تو کد میں اس پر سلام لونا ۷۰ سالوں تک چلتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی قبر پر آتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے تھے اور قہر تو نہیں چھپاتے تھے بلکہ حضرت ابو بکر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما سلام پیش کرتے تھے (13)۔

- |                                      |                                      |                                      |
|--------------------------------------|--------------------------------------|--------------------------------------|
| 1. شعب الایمان جلد 3 صفحہ 489 (4153) | 2. شعب الایمان جلد 3 صفحہ 491 (4154) | 3. شعب الایمان جلد 3 صفحہ 492 (4155) |
| 4. شعب الایمان جلد 3 صفحہ 491 (4156) | 5. شعب الایمان جلد 3 صفحہ 492 (4157) | 6. شعب الایمان جلد 3 صفحہ 493 (4158) |

دروازے پر آیا تو اپنی ساری کوششاں اور اسے باندھ دیا مگر مسجد میں داخل ہو کر قبر انور پر آیا، حال اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ قدس کے سامنے کھڑا ہو گیا مگر کہا میرے پاس باب آپ پر نہیں ہوں یا رسول اللہ میں آپ کی بارگاہ میں گناہوں اور خطاؤں سے بوجھل ہو کر آیا ہوں اپنے رب کے حضور آپ کی سفارش طلب کرنے آیا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے: **وَقُولُوا أَنتُمْ آذَنُكُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ أَلَمَ تَعْلَمُوا** اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا میں نے تمہیں سنا (نساء: 64) میرے پاس باب آپ پر قربان ہو گیا تھا ہوں سے بوجھل ہو کر آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں اپنے رب کی بارگاہ میں آپ کی سفارش چاہتا ہوں کہ وہ میرے گناہ معاف فرما دے اور آپ کی سفارش میرے حق میں قبول فرمائے پھر وہ لوگوں کے سامنے آیا اور یہ اشعار پڑھے

بَاخِرٌ مِّنْ دِفْعَتٍ فِي الثَّرَابِ أَغْطِيهِ  
فَقَطَبٌ مِّنْ طَبِيعَتِنِ انْفِصَاغٌ وَالْآثِمُ  
نَفْسِي الْبُذْءُ الْفَقِيرُ أَتَيْتُ سَفَاةً  
فِيهِ تَعَفُّفٌ وَفِيهِ الْحُورُ الْغَنَمُ

اے ہجرات جس کا جسم اطہر کئی میں مدفون ہے، جس کی خوشبو سے کائنات کے خشب و درخت سطر و مسطر ہو گئے ہیں، اس قبر اطہر کے لئے میری جان قربان ہو جائے جس میں آپ ﷺ آرام فرما، جس دو قبر منور جس میں بکر حفت موجود ہے اور جس میں سراپا جوہر کمزمت جلوہ افروز ہے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عالمی جب آقاؐ اسے کہنے اللہ تعالیٰ تیری عبادت قبول فرما، اور تجھے اجر عظیم عطا فرمائے اور تیرے خرچ کا تجھے نعم الہی عطا فرمائے  
امام باقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سفر سے اپنے الہ کے پاس آئے تو اسے اپنے الہ کے لئے یہ لانا چاہیے جس سے گمراہوں کو ضرور تھک دینا چاہیے خواہ وہ جھری ہوں (2)۔

وَمِنَ الثَّانِي مَنْ يُعْجِبَتْ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَىٰ مَا فِي  
قُلُوبِهِ ۚ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ۝

”اور (اے سننے والے) لوگوں سے وہ بھی ہے کہ پسند آتی ہے تجھے اس کی کشت و دنیاوی زندگی کے بارے میں  
اور وہ گویا تار جتا ہے اللہ کو اس پر جو اس کے دل میں ہے حالانکہ وہ (حق کا) سخت ترین دشمن ہے۔“

امام ابن ابی حاتم، ابن جریر، ابی داؤد، ابی حاتم، ابی حاتم، ابی حاتم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب جنگ ہوئی جس میں عامر اور مرثد شہید ہوئے تو منافقین میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہائے افسوس ان مشرکوں پر موت تو اپنے گمراہوں کے پاس بیٹھے اور نہ اپنے ساتھی کا پیغام و پہنچائے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کہ اس کی زبان سے جو اسلام کا اظہار ہو رہا ہے اس کا دل اس کے مخالف ہے، یہ ٹھکانا ہے، جب آپ سے کلام کرے گا تو آپ کو ہٹا دے گا



















يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ  
الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ٥ فَإِنْ رَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكُمْ  
الْبَيِّنَاتُ فَاغْلِبُوا إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ٦

”اے ایمان والو! داخل ہو دو اسلام میں پورے پورے اور نہ پھر شیطان کے نقش قدم پر۔ یہ ہے شیطان کا اندھا  
دشمن ہے۔ اور اگر تم پچھلے گلوں کے جھک کر آنکھی میں تمہارے یہی دشمن ابلیس کو جان دو کہ اللہ تعالیٰ زبردست  
ہے صحت والا ہے۔“

ماہرینِ قرآن نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اِذْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً کے تحت روایت کیا ہے کہ انہوں نے  
كَآفَّةً کو منصوب پر حاکم اور فرماتے ہیں یہ اصل کتاب کے مسکین کو خطاب ہے کہ نہ کدو، نہ تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ ساتھ  
تورات کے بعض حکامات اور ان پر نازل شدہ مسائل میں کچھ پرانگی مٹھی جڑا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محمد کی شریعت میں مکمل  
ظہورِ باطن ہو جاؤ اور اس میں سے کسی چیز کو نہ چھوڑو تورات اور اس کے جو احکامات ہیں ان پر صرف تمہارا ایمان کافی ہے۔  
ماہرینِ قرآن نے کمر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ ثعلب، عبداللہ بن مسعود، ابن عباس، اسد، اسید (۱)  
دورنِ حب کے بیٹے ہیں (۱) اسید بن عمرو، نفیس بن زید کے متعلق نازل ہوئے۔ یہ تمام یہود و نصاریٰ نے عرض کی یا رسول  
اللہ! بھتے سے دن کی ہم تعلیم کرتے تھے اب بھی آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس میں اپنی عبادت کیا کریں اور تورات اللہ کی  
کتاب ہے آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم بات کے انت اس کی کھڑے ہو کر عبادت کیا کریں اس پر آپ نے نازل ہوئی (۱)۔  
امام ابن جریر نے حضرت ابن جریر رحمہ اللہ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ  
خطاب اصل کتاب سے ہے اور گائیکہ کا معنی جمع ہے (۲)۔

۱۱۱۔ ابن عباس نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انبیاء کا معنی طاعت ہے اور گائیکہ کا معنی جمع ہے۔  
۱۱۲۔ ابن جریر اور حضرت ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انبیاء سے مراد  
اسلام ہے اور الہی انکس اسلام ہے۔

۱۱۳۔ ابن جریر نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فَإِنْ رَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكُمْ الْبَيِّنَاتُ کہ اگر تم محمد بنی  
کے پہنچنے کے بعد گمراہ ہو گئے (۳)۔

۱۱۴۔ ابن عباس نے ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فَاغْلِبُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ کہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ جب  
انشاء لینا چاہے تو انتقام لینے پر غالب ہو۔ حَکِيمٌ کا معنی یہ ہے کہ اسے حکم میں حکم ہے یعنی اس کا ہر حکم عدالت پر مبنی ہوتا ہے۔













الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى تَصْرُفُ ۖ أَلَا إِنَّ تَصْرُفَ الشُّرَكَائِ ۖ

”کیا تم جنہوں کو تم سے ہو کر (جو انہیں) بائیس جو باؤ کے بندہ میں عائد نہیں کرتے تم پر وہ حالات جو تم سے ان کو مل رہا ہے جو تم سے پہلے ہوئے ہیں، انہیں نہیں بخشتی اور وصیت اور وراثت بھی یہاں تک کہ کہہ دو (اس زمانہ) کار میں اور جو انہیں نے آؤ تھے اس کے ساتھ سب نے کی اللہ کی مدد؟ ان کو اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔“

امام حمید بن عمار بن ابی حاتم اور ابن اسحاق نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس آیت کے متعلق روایت کیا ہے کہ یہ آیت یوم الاحزاب میں نازل ہوئی۔ اسی دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ام ایہابیہ مصیبت میں مبتلا ہوئے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن اسحاق نے حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مومن کو آگاہ کیا ہے کہ یہ دنیا مصیبت کا گھر ہے، وہ دن میں انہیں آزمائے گا اور عہد بتایا کہ انہیں آزمائے گا اور پہلے پیہہ دلوگوں کے ساتھ ایسا کیا گیا ہے۔ یہ آگاہی اس لئے بخشی تاکہ مومنین کے دل تسلی پائیں۔ اللہ کا آخر سے مراد اٹھے ہیں اور اللہ کا آخر سے مراد بادل ہے۔ رُفُو لُوْنٌ۔ وہ جنہوں اور لوگوں کی فتنوں کی وجہ سے لڑھکرائے۔

امام احمد، بخاری، ابوداؤد اور نسائی نے حضرت حباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ ہم سے لئے مدد طلب نہیں فرمائیں گے کہ آپ ہمارے لئے دعا فرمائیے؟ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے کسی کے سر کی مانگ پڑی رہی جاتی تھی۔ اس کے قدموں تک پہنچ جاتی تھی لیکن یہ تکلیف مجھ (میں) سے بڑھ کر نہیں کرتی تھی۔ لوہے کی پٹھریوں کے ساتھ اس کی ہڈیوں اور گوشے کے درمیان ٹنگی کر جاتی تھی۔ یہ چیز بھی اس کو دین سے نہیں بچھرتی تھی۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم یہاں جس سے ہر گاہ (یعنی اسلام غالب آئے گا) حتیٰ کہ ایک سو ارصاع سے معصومیت تک سفر کرے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا نہ پڑے نہ ہوگا اور اپنا بکریوں پر بھیڑے گا اسے خوف ہوگا (ذکوٰۃ اور چرواہوں کا نہیں) لیکن تم جلدی کر رہے ہو (۱)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سہل بن سعد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یوم الاحزاب میں مسلمانوں کو ایہابیہ تکلیف کا سامنا کرنا چاہی کہ کسی نے کہہ دیا تُوْنَا لَللّٰهِ وَرَبِّ الْعَالَمِیْنَ (الاحزاب: 12) ترجمہ نہیں وعدہ کیا ہم سے (خدا کا) اللہ اور اس کے رسول نے تمہارے لئے (2)۔

امام حمید بن عمار، ابن اسحاق اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ تم سے پہلے انہیں آزمائے گا اور وہ مومنین کو بھی ایسی شدید تکلیف سے آزد یا تمیز کا کرکل طاعت و اہل مصیبت سے ممتاز ہو جائیں۔ یہی قوموں کو انہی اکس نکالیف سے آزد یا تمیز کا ان کے رسول نے نہایت شہادت اللہ حال کندہ وہی سب سے بہتر اور سب سے زیادہ صبر کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی زیادہ معرفت رکھنے والا تھا۔

اور حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں سے کسی کا صحبت کے ذریعے تجربہ کرے گا حالانکہ وہ سب کچھ چاہتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی سونے کا آگ کے ذریعے تجربہ کرتا ہے پس اس میں بعض خاص سونے کی طرح نکلتے گا۔ یہ وہ شخص ہوگا جس کو اللہ نے تمہاریوں سے نجات دینی ہوگی اور بعض یہ سونے کی طرح نکلیں گے یہ وہ بے یقینہ میں مبتلا کیا ہوگا (۱)۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أُنْفِقُكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلَّهِ الدِّينُ وَالْآُفْرَافُ وَالْيَتَامَىٰ وَالسُّكَّانُ وَابْنُ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿۹۱﴾

آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں آپ فرمائیے جو کچھ خرچ کرو (اپنے) ماں سے تو اس کے سختی تمہارے برابر ہے اور قرعی رشتہ دار ہیں اور یتیم ہیں اور مسکین ہیں اور سائل ہیں۔ اور جو نیکی تم کرتے ہو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس وقت نزول کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ اس سے مراد وہ فقیر ہے جو مرد یا بچہ یا عورت یا کتا یا بھڑا ہوا اس سے مراد وہ صدقہ ہے اور وہ صدقہ کرتا ہے۔ ان کو سونے کا کرہ (۲)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن جریر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مسکین نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا وہ اپنے اموال کو کہاں خرچ کریں؟ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور یہ فقیر بھی تھا۔ ان سب کے بعد نزول کا حکم ہے (۳)۔ امام ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا میں اپنے اموال کو کہاں خرچ کریں؟ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس نے اموال کو خرچ کرنے کی تجویز دی۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے اموال خرچ کرنے کے متعلق پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے پوچھا کہ وہ اموال کو کہاں خرچ کریں؟ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ فرمایا ہے اس کو اپنی خوشی اور حق پر اس صرف کر۔ مال نے برابر اور نہ جلا کر اپنے قرعی رشتہ داروں کو نہ پھولا نہ۔

نام داروں، اہل دار، اہل دار اور طربانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بہتر قول نہیں دیکھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حیر و سحر کے متعلق دریافت کیا، حتیٰ کہ

سَبَّكَ اَصْحَابُ دُومٍ اَوْ دُرٍّ مَسْأَلُ قُرْآنٍ مِّنْ تِلْكَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ (البقرہ: 219) يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْغَنَىٰ

۱۔ سبک مائے کتاب از قرآنی جلد ۴ صفحہ 306 (7070) 2۔ تفسیر طبری: ۱۲۸۔ 3۔ ابن ماجہ جلد 2 صفحہ 414







مناہن ہوتا ہے کہ وہ شہید ہو جائے گا تو اسے جنت میں داخل کرے گا یا اگر وہ نیست کے ساتھ سے صحیح و ملامت لٹائے گا (۱)۔ امام بخاری اور بیہقی نے العقب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: رسول اللہ مجھے کوئی ایسا نعل کہہ نہیں جو جہاد کے برابر ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا نعل نہیں پاتا جی کہ تو اس بات کی طاقت رکھتا ہو کہ جب مجاہد جہاد کے لئے نکلے تو مسجد میں داخل ہو جائے اور قیام کرے اور اس میں سستی نہ کرے اور تو روز رکھے اور افطار نہ کرے۔ اس شخص نے کہا میں ایسا تو نہیں کر سکتا۔ ابو ہریرہ نے فرمایا مجاہد کا گھوڑا اپنی رسی میں آگے جھپے دوڑتا ہے تو مجاہد کے سنے علیک اس نکلی جاتی ہیں (2)۔

امام مسلم، ترمذی، نسائی اور بیہقی نے العقب میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایک شخص کو ایسا نعل بتا میں جو جہاد کی سیل سیل اللہ کے برابر ہو؟ فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے عرض کی کہ میں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اللہ! کچھ راستہ میں بجاؤ۔ فرماتے ہیں اس شخص کی مانند ہے جو بیٹھ قیام کرتا ہے روزہ رکھتا ہے اور آیات اچھی گوڑھتے ہوئے رات گزارتا ہے اور روزے اور نماز سے سست نہیں پڑتا جی کہ مجاہد اپنے اہل کی طرف لوٹ آئے (3)۔

امام ترمذی، ابو داؤد، حاکم اور بیہقی نے العقب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجاہد کہرام میں سے ایک شخص ایک کھائی سے گزر رہا تھا میں نے شیشے پانی کا پھونکا سا چٹھہ تھامو اس سماجی کو بہت اچھا لگا۔ اس نے کہا اگر میں اس کو دانی میں چھڑوں، اور نگوں سے جدا ہو جاؤں (تو کتنا اچھا ہے) لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے مشورہ کے بغیر ایسے ہرگز نہیں کروں گا، اس نے اپنی اس خواہش کا اظہار رسول اللہ ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو ایسا نہ کرنا کہ تم میں سے کسی کا اللہ کے راستہ میں چھڑنا سا ستھ سال گھر والوں میں عار بننے سے افضل ہے۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت فرمادے اور تمہیں ہمت میں دلا کر کرے۔ تم اللہ کے راستہ میں جہاد کرو، جو اللہ کے راستہ میں کوئی دوسرے کے ہتھکڑی حقدار نہیں جو وہ کہہ سچے جس کے لئے جنت واجب ہے (4)۔

امام احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، کون سا شخص افضل ہے؟ فرمایا وہ مومن جو اپنے نفس اور دل کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا وہ مومن جو کسی کھائی میں اٹھ کر جہاد کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے منع کرنا رکھتا ہے (5)۔

ترمذی، نسائی اور ابن حبان نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اندرون سے نکلنا بہتر شخص کے متعلق نہ کہوں؟ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (نہر درم فرماتے)۔ فرمایا: شخص جو اپنے گھوڑے کو سر سے اللہ کے راستہ میں (جہاد کرنے کے لئے) پکڑتا ہے حتیٰ کہ فوت ہو جاتا ہے یا شہید ہو جاتا ہے۔ (فرماتے) میں تمہیں اس

۱۔ سنن نسائی، باب قتل اللہ جہاد فی سبیل اللہ، جلد 8، صفحہ 47، مطبوعہ دار ابن الخیر، بیروت

2۔ شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 4218

3۔ شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 4230

4۔ سنن ترمذی، جلد 7، صفحہ 90 (1819) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

5۔ حینا جلد 4، صفحہ 8 (4214)

شخص کے متعلق نہ بتائیں جو اس مرتبہ میں قریب ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا وہ شخص جو کسی مکانی میں طہرہ درہتا ہے، نماز قائم کر رہے ہو، زکوٰۃ دے رہا ہے اور لوگوں کے شرور سے علیحدہ رہتا ہے۔ فرمایا میں تمہیں برسہا برس ترین انسان کے متعلق نہ بتاؤں تاہم یہ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں ضرور بتائیے۔ فرمایا وہ جو اللہ کے نام سے سوال کرتا ہے اور اسے عطا نہیں کیا جاتا (2)۔

امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن حمید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے اسلام کی تین صورتیں ہیں، دینی، دنیا اور غرہ۔ یعنی اسلام جس میں عام مسلمان داخل ہیں وہ ان میں سے کسی سے سوال نہیں کرے گا مگر وہ تنہا مجھ سے نہیں۔ علیہ السلام یہ ہے۔ ان کے اعمال میں قصور ہے، بعض مسلمان بعض سے اعمال میں افضل ہوتے ہیں اور عرفہ اسلام یہ ہے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، اس کو دینی شخص پائے گا جو ان میں سے افضل ہوگا (2)۔

امام احمد اور طبرانی نے حضرت حذیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کے آٹھ حصص ہیں: اسلام ایک حصہ ہے، نماز ایک حصہ ہے، زکوٰۃ ایک حصہ ہے، روزہ ایک حصہ ہے، حج بیت اللہ ایک حصہ ہے، اور بالمعروف ایک حصہ ہے، نیک امن اسٹر ایک حصہ ہے، جہاد فی سبیل اللہ ایک حصہ ہے اور امر اور نہی کا کوئی حصہ نہیں۔ صحابی نے ترفیب میں حضرت علی سے اس کی مکمل مرفوع روایت کی ہے۔

امام احمد اور طبرانی نے حضرت مبارکہ بن العاص رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان لانا، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا اور متعول بننا۔ جب وہ شخص واپس چلا گیا تو فرمایا تم پر اس سے آسان عمل کما، کھانا، نرم کلام کرنا اور حسن اخلاق سے خوش آنا ہے، پھر وہ شخص واپس چلا تو فرمایا تم پر اس سے آسان عمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو تم پر فیض کیا ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کے متعلق جو کمائی کرنے والا نہ ہو۔

امام احمد اور طبرانی اور ماکن نے حضرت مبارکہ بن العاص رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اس کے ایک دروازہ ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ رباً و الم سے نجات دیتا ہے (3)۔

امام عبد الرزاقی نے اصمغٹ میں حضرت ابوالاسود سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پر اللہ کے راستہ میں جہاد فرض ہے یہ تکلیف جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ رباً و الم دور فرماتا ہے (4)۔

امام احمد، ابوداؤد، طبرانی نے حضرت نعمان بن اشیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے حتیٰ کہ اس وقت لوٹتا ہے جب غازی جہاد سے لوٹتا ہے (5)۔

1۔ سنن ترمذی جلد 7 صفحہ 114 (1552) 2۔ کنز العمال جلد 18 صفحہ 310 (822) مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، المکرمہ بیروت

3۔ سند حدیث جامع، جلد 2 صفحہ 240 (7404) 4۔ حنفی جہاد الرزاقی جلد 15 صفحہ 173 (9278) مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، المکرمہ بیروت

5۔ مسند امام احمد جلد 4 صفحہ 272 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، المکرمہ بیروت







مورخان کے راز میں چھپا کر رکھے والے کی مثال اس شخص کی ہے جو بیٹھ رہا اور کہتا ہے اور قیام کرتا ہے، جو کبھی سستی نہیں کرتا حتیٰ کہ کجاہر بھرا ہے، لوٹ آئے ۱۱۰۔

اوام امیں، جدِ عالم (نبیوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور شیعی نے اربع میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اسے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے سنا ہے کہ: "آپ انھیں ایسی ہیں جن کو آگ نہیں چھوئے گی" وہ آگم جو خشتِ اخیائی ہے۔ رسولی اور وہ آگم جس نے اللہ: کہہ دیا کہ وہ خشتِ کرتے ہوئے رات گزار رہی ہے۔

اور وہ یہ بھی اور طبرانی نے اوامہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: "جس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آپ انھیں ایسی ہیں جنہیں آگ نہیں چھوئے گی۔" وہ آگم جس نے اللہ کے راست میں جانے ہوئے رات گزار رہی ہے۔" وہ آگم جو اللہ کے خوف سے دہائی (2)۔

۱۔ مہر رانی نے حضرت مودودیؒ کی یہ تینوں ہر سالہ روایات کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو شخص جس شخص کی آنکھیں ملے گا وہیں دیکھیں گی۔ اور تم کو جو اللہ کے راستے میں مخالفت کرنی رہی، وہ آنگے جو فضیلت اُنہی کا وجہ سے رونما ہو، وہ وہ آنگے جو اُنہی کی محارم کے ارتکاب کو کبھی کر غصہ نہ ہوئی۔

وہ مہم قیام و رہتی تھی نے حضرت امین مہر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایلاہ القدر سے آگاہ کر دوں۔ دو مکان جو نصف کی زمین میں حفاظت کر رہا ہے، ہو سکتا ہے اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر نہ آئے۔ حاتم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے (۱۵)۔

اب سو گم اور بھٹی گئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر گم  
تیا مت کے دانہ روئے والی ہوئی نہیں دوا آگم ہر دانے کے کلام کی وجہ سے غضب تک ہوئی اور دوا آگم جو اللہ کے راستہ میں  
بہادری اور دوا آگم جس نے خوف الفحشاء منکر کی وجہ سے بھی گم ہوئی اس کی مثل منسلک ہے (یہ بھی روایتیں ہیں)

۱۰۔ ان ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرما کر سنا ہے کہ اللہ کے راست میں ایک رات حفاظت کرنا کا امن کے گھر میں بیٹھ کر سناں روزہ رکھنے اور قیام کرنے سے افضل ہے۔ (مسلم صحیح)

ماہرین ماجہ نے حضرت انسہا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمانے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ایک کے راستے میں خوشی سے ایک مرتبہ ملا تو دوسری خوشی سے روایت میں غبارِ راحی ہو جو کسی کی شکل قیامت کے روز اس کے لئے کستوری ہوگی (۱۵)۔ امام غزالی نے حضرت کعبہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرمانے ہیں مجھے کسی مکانی نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے

1. خلی بنی، در مجموع 342 (274) سال بعد از تئوبت بنی است

فرمایا جس نے اللہ کے راستہ میں اتنی کدو بنے کے وقت کی مقدار چاہ لیا اور شہید ہو گیا یا دوسرے فوت ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ جس نے حیر بھٹا، بھنک، کھانا یا کھانسی کے لئے کدو بن کر مارنے کے برابر ثواب ہے۔ جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے ہوئے پھر معاہدہ قیامت کے دن اس کے لئے دس ہزار (تقدیر ہائی) نور ہوگا۔ اور جس کو اللہ کے راستہ میں کوئی رخصت کا دودھ قیامت کے روز آئے گا وہ اس کی خوشبو کشتورنی فی باطن ہوگی اور اس کا رنگ زعفران کی طرح ہوگا (1)۔

اسم پہنچنے کے بعد حضرت امیر، ابن عباس، مسلمانہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے ایک صحابی نے بتایا کہ ایک نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا ہے کہ وہ اپنے منہ سے ایک نوجوان نکلتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہوا اور پوچھا کہ جہاد کے برابر کون سا عمل ہے؟ وہ حاضر خدمت ہوا اور سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز نہیں۔ پھر ہم نے اسے دوبارہ پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا جواب دیا۔ پھر ہم نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیسری مرتبہ جواب ہو گا تو آپ نے منہ سے بارہمی فرمایا وہی کلمہ جہاد کے مساوی نہیں تو عرض کیا کہ اس کے قریب کون سا عمل ہے؟ وہ صراحتاً فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عمل اس کے برابر نہیں۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کے قریب کون سا عمل ہے؟ فرمایا ابھی کا کلمہ یا ایہد روز و دکن، ہر سال حج کرنا۔ کوئی چیز اب بھی اس کے قریب نہیں ہے۔

اسم لسانی، ابن جہان اور حاکم (دوہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) نے حضرت فضل بن عیودہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے چہرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا کر فرماتے تھے کہ میں اس کے لئے جنت کا درخت میں ہوں جو مجھ پرانے مان، یا اور اس کا منہ جس کا ہر اللہ کے راستہ میں جہاد کیا اور جنت کے درخت میں گھر کا خاصا میں ہوں اور جنت کے اسی گھر میں گھر کا خاصا میں ہوں جس نے دیکھا کہ اس نے کئی گھر بنائے کی کوئی جگہ نہیں چھوڑی اور میری سے بچنے کے لئے ہتھیار کے لئے کوئی جگہ نہیں چھوڑی اور جو اس کا چاہے میرے (2)۔

اسم کہہ دہانتی نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستہ میں صف میں انسان کا ہر ہوشا کے نزدیک ساتھ رسول کی خیرات سے افضل ہے (3)۔

اسم احمد اور طبرانی نے حضرت معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کی اب اللہ کے ہی! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں پہنچا دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو نے بہت عظیم سوئی کیا ہے تو نے بہت عظیم بات پوچھی ہے! یہاں شخص برینا انسان ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہمال کا ارادہ کیا، بوسۃ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لانا، کلام کرنا، کدو کرنا اور صرف اللہ کی حمد و ثناء کے ساتھ کسی دشمن کی سرکوت نہ دے جائے اور تو اس عمل پر پھر فرما دے اللہ معاذ تو تو چاہے تو جس تجھے اس معاملہ کی اصل بنادوں اور اس معاملہ کا تو امروں کی زبان کی چوٹی کے بارے میں کہہ دو۔ حضرت معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بتائیے فرمایا اس معاملہ کی اصل یہ ہے کہ تو ان (4)۔

1۔ صفحہ 639، جلد 5، صفحہ 953 (953) 2۔ صفحہ 639، جلد 5، صفحہ 953 (953)

3۔ صفحہ 639، جلد 5، صفحہ 953 (953)

4۔ صفحہ 639، جلد 5، صفحہ 953 (953)

اللّٰهُ بِحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنْتَ مُخَلِّدٌ عَذَابُهُ وَوَسَّوْنُهُ كِي مَرَدُّهُ دُونَ رَأْسِ مَحَلِّهِ كَقَوْلِهِمْ: وَرَدُّهُ دُونَ رَأْسِ كِي كِهَانِ كِي پوٹی اللہ کے دست میں جھونکا رہے ہو نہ تمہو دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں حتیٰ کہ وہ غار قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور اے اللہ بِحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنْتَ مُخَلِّدٌ عَذَابُهُ وَرَسُولُكَ كِي گواہی دین، جب وہ یہاں کر لیں تو انہوں نے اپنے خونِ ادا سے اسامی محفوظ کر کے مگر شریعت کے ساتھ (یہ چیزیں ان سے لی جائیں گی) اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے کوئی جہاد نہیں ہوا اور کوئی قدم جہاد آلود نہیں ہو سکی۔ ایسے مکمل میں جس سے منظور رہا ت آخرت ہوں رضی نمازوں کے بعد، جہاد کی طرح کوئی مکمل نہیں ہے، اور بندے کے میزان میں راد خدا میں صرف کئے جانے والے جو نور یا اس پر بند، کسی کو سوار کر کے جہاد پر بھیجا ہے، اس سے جہاد کی مکمل کوئی نہیں ہے۔

امام جبرائی نے حضرت ابوالاسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی کوہان کی چوٹی جہاد سے اس کو حاصل نہیں کرتا مگر جب سے افضل ہو (۱)۔

امام ابو داؤد اور ابن ماجہ نے حضرت ابوالاسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے نہ جہاد کیا اور نہ کسی غازی کے لئے سمان جہاد تیار کیا یا نہ کسی مجاہد کے چاشنی کی حیثیت سے آپ کے گھروالوں کی خیر کے ساتھ دیکھ جائے کی تو قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے ایک سخت حادثہ سے دوچار کرے گا۔

امام عبد الرزاق نے المصنف میں حضرت تھوعل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا مگر جس سے کوئی یہ جہاد کے لئے نہیں نکلتا یا وہ کسی مجاہد کے لئے سمان جہاد تیار نہیں کرتے یا کسی مجاہد کے چھن کی دیکھ بدل نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ انہیں موت سے پہلے کسی مصیبت اور حادثہ میں مبتلا کرے گا (۲)۔

امام عبد الرزاق، احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، عاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اونٹنی کے دو بچے کی مقدار جہاد کیا، اس کے لئے جنت واجب ہے اور جس نے صدقہ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کیا پھر وہ فوت ہو گیا یا قتل کیا گیا تو اس کے لئے شہید کا اجر ہے اور جسے اللہ کی راہ میں ڈھنگ لایا کسی مصیبت میں گرفتار ہوا تو قیامت کے روز اس کا خیر میرا ہو گا ان کا رنگ زعفران کی طرح ہو گا اور اس کی خوشبو کشور کی طرح ہو گی اور جو اللہ کی راہ میں دشمنی ہو اس پر شہید کی مہر ہو گی (۳)۔

امام نسائی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے پیروکاروں کی طرف سے روایت فرمایا ہے کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ میری رضا کی خاطر اللہ کے راستہ میں نکلے گا میں اس کا خائن ہوں اگر سے واپس لوٹا یا تو اجر و نعمت کے ساتھ





کرے اپنا ٹیکس مال خرچ کرے اقلان کو قید کرے اور لوہے کے دے اجنبی کہے تو اس کا سوا اور پیدا ہونا سبب قرار ہے اور جس نے اظہار فرمایا در شہرت جہاد کیا اور اس میں کافر مافی کی اور زمین میں نہ دیکھا یا تو وہ کسی خود سے ہے اور کے ساتھ بھی نہیں لوئے گا (1)۔

امام مسلم، ابو داؤد، ابی یاسر، حاکم اور بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لشکر اللہ کے راستہ میں جنگ کرتا ہے مجروح و سلاحتہ رہتے ہیں اور نصیب حاصل کرتے ہیں تو انہوں نے آخرت کے اجر کے وارثت جہاد کے لیے اور ایک اثر ان کے لئے باقی ہے اور نہ لشکر جہاد المیرانا ہے اور ان کا ہے پھر شہید ہوجاتا ہے تو ان کے لئے اجر مکمل ہو (2)۔

امام ابو داؤد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب تم علیہ کرامتے اور کایوں کے ہم یکو کے اور بھیجی بائی پرامنی ہو گے اور جہاد تک کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر انکی دولت ملانا کر دے گا حتی کہ جو تم اپنے دین کی طرف لوٹ آؤ گے۔

امام حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر کو کسی بہم پر روانہ ہونے کا حکم دیا تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ تو کی شہادت کو ہی روانہ ہو جائے یا نہیں اور یہ تو کی کہنے کو جانے؟ فرمایا کیا تم پسند نہیں کرتے کہ جنت کے باغیچوں میں سے کسی باغیچہ میں رات گزارو (3)۔ امام اظہار انی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب بندہ سوائے کاہن اللہ کہ راستہ میں حرکت کرتا ہے تو اس سے اس طرح غلط نہیں کرتی جس جیسے مجبور کے خوشے کرتے ہیں (4)۔

امام طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک حج جائیس جہاد۔ عافضل ہے اور ایک جہاد جائیس حج۔ عافضل ہے۔ فرمایا جب اسلام کا حج کرے جو جہاد میں لے لئے جائیس حج سے افضل ہے اور اسلام کا جہاد جائیس خودات سے بہتر ہے۔

امام طبرانی (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے نفس کا حج کرنا جس نے (پہلے) حج نہ کیا اور اس خذات سے بہتر ہے اور جس نے حج کیا ہو اس کا حج و کر اس (نقل) حق سے بہتر ہے اور مستند میں ایک جہاد جنگی میں دس جہادوں سے افضل ہے اور جس نے مستند مجبور کیا اس نے فرمایا تمام دس کو مجبور کیا اور جہاد میں چلنے والا خون میں لبت بہت کی طرح ہے (5)۔

امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک حج دس خذات سے

2۔ حدیث کا نمبر 287-88 صفحہ 2414

4۔ مجموعہ جہاد صفحہ 6-36 235-6086

1۔ مشہد 30 صفحہ 4265

3۔ مسند ابن عمر صفحہ 15 4239

5۔ مسند ابن عمر صفحہ 11 4221

افضل سے اور ایک نذر و نصیحتات سے افضل ہے (۱)۔

امام ابو داؤد نے مراسل میں حضرت تحویل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، فرزندہ جب تک میں حج کے لئے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگنے والے زیادہ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کر لیا ہے اس کے لئے جہاد پالیس حجرات سے افضل ہے۔

امام میرزا قاسمی نے ان مرتبہ روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ کے راستہ میں ایک سفر بچاؤن حجرات سے افضل ہے۔

امام مسلم، ترمذی اور حاکم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہہ کر جنت کے دروازے کے کناروں کے مائیںوں کے نیچے میں (۲)۔

امام ترمذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے راستہ میں جہاد کرنے والا میری حمان میں ہے مگر میں اس کی روح قبض کر لوں گا تو میں اسے جنت کا وارث بناؤں گا اور اگر وہ ایسا کرے گا تو میری حمان میں ہے (۳)۔

امام احمد، ابو یعلیٰ، ابن خزیمہ، ابی حبان، طبرانی اور حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا وہ اللہ کی حمان میں ہے جس نے مریض کی عیادت کی وہ اللہ کی حمان میں ہے، جو مسجد کی طرف سے گیا یا شام میں گیا تو وہ اللہ کی حمان میں ہے، جو جنگ کے ساتھ امام پر داخل ہوا وہ اللہ کی حمان میں ہے اور جو گھر میں بیٹھا رہا کسی کی خدمت نہیں کی وہ اللہ کی حمان میں ہے (۴)۔

امام احمد، ابو داؤد و نسائی نے عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پوچھا کیا کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا جان جس میں لڑکے نہ ہو، جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور قبول حج۔ پوچھا کیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا جہاد، یعنی تم ملے والا بہتر و صحت صدقہ کرے۔ پوچھا کیا کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا جس نے ہر ایسی چیز کو چھوڑ دیا جو اللہ نے حرام کی ہے۔ پوچھا کیا کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا جس نے اپنے غصے اور مال کے ساتھ مشرکین سے جہاد کیا۔ عرض کی گئی کون سا شہید افضل ہے؟ فرمایا جس کا خون بہا لیا گیا ہو اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کالی تھیں (۵)۔

امام مالک، بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستہ میں دہم و دریا فروغ کیے اسے جنت کے دروازے سے دعا دی جائے گی اسے اللہ کے بندے سے یہ خیر ہے، جس جو نماز پڑھنے والوں سے ہو گا اسے غزوات کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو جہاد کرنے والوں سے ہو گا اسے جہاد کے دروازوں سے بلایا جائے گا اور جو اہل صدقہ سے ہو گا اس کو صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا، ابو بکر نے کہا میرے میں باپ آپ پر قربان ہوں جس کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا اسے تو کوئی نقصان نہ ہو گا؟ رسول اللہ

۱۔ شہد ۱۱ ایلی جلد ۴ صفحہ ۱۲ (۴۲۲۲) ۲۔ سنن ترمذی جلد ۷ صفحہ ۱۱۸ (۱۶۵۹) ۳۔ ایضاً جلد ۷ صفحہ ۹۱ (۱۶۲۰)

۴۔ شہد ۱۱ ایلی جلد ۲ صفحہ ۹۹ (۲۴۵۰) ۵۔ سنن امام احمد جلد ۱ صفحہ ۴۱۱













آخر والی آخری درجہ ہے جب کہ وہ آپ کی جیسی اور اسی قسم کی مسلمانوں نے انھیں ہی ناقص کر دیا۔ انہیں نے کہہ کر نہیں سکتے تھے کہ طہر نامہ اور یوحنا میں جنگ نہ ہو۔ اور نہ شیعہ حرام میں قسم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی کہ جس نے تم کو لڑنے کا حکم دیا ہے وہ حضرت علیؓ کے فضل سے ہے۔ 21- اور اگر آپ کسی پر حرام ہو یہ قسم سے بڑا گناہ ہے۔ 22-

ابہم یعنی نے انہیں میں زہری عروہ کے صریح سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کی جھوٹی سی رعاست ایک مہم پر روانہ فرمائی اور ان کا یہ مہم اللہ کی بخشش کو یاد دہانہ پڑے حتیٰ کہ قتل کے مقام پر پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے عروہ بن حضرہ کی قتل و غارت کی ایک تمہارے قتل میں بیلا۔ ابھی شہر دار کے شراب خانے میں ایک دن اپنی تھا۔ مسلمان بغیر پڑے۔ جو مسلمانوں میں سے کسی نے کہا یہ دشمنوں کی رعاست ہے اور وہاں غصہ سے ہو اللہ کی طرف سے تمہیں عطا کیا گیا ہے، انہیں معلوم نہ تھا کہ آج کا دن حرمت والے مہینے کا ہے یا نہیں۔ ایک کہنے والے نے کہا آج کے دن کو ہم شہر حرام سے نکال کر رہتے ہیں، ہم کسی لڑائی کے لئے اس کو طلاق نہیں کرتے، یہی سامان دینا کا ہمارا کرنے والے غالب آگئے۔ انہوں نے انہیں انھیں پرست کر دیا۔ اسے انہیں سے قسم کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی عینیت بنا دیا۔ کفار و کفر کی کو اس کی خبر پہنچی اور وہیں انھیں مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان میں ملاشوں تھا کہ ان کے دل سو اور کر رہی کہ یہ مہم اللہ کے پاس عطا ہوا ہے۔ انہیں نے کہہ کر کہ ہم حرمت والے مہینہ میں جنگ طلاق کرتے ہو۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا کہ حرمت والے مہینہ میں جنگ نہ ہو۔ جسے پہنچے علی اور موسیٰ سے جو انہیں نے طلاق بھجوا ہے۔ شہر حرام میں انہیں روکنا اور انہیں اللہ کے راستہ سے روکنا انہیں حرام دینا۔ انہیں کرنا تاکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حرمت کر جائیں۔ یہ مسلمانوں کے ہرم سے ہے۔ اسے اسی عرب کہہ رکھا اللہ تعالیٰ کا انکار کرنا۔ مسلمانوں کو مسجد حرام میں حج کرنے اور نماز پڑھنے سے روکنا اور مسجد حرام سے انہیں لڑنا۔ انہیں کہ مسلمان مسجد حرام کے رہنے والے تھے اور انہیں دین سے برگڑ کر رہنے کے لئے آؤ، انہیں دین والو (یہ سب مسلمانوں کے جرم سے ہے۔ جرم میں) اور انہیں فریاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں کی۔ یہ ان کی غلطی اور غم حرام کو اس طرح حرام فرمایا تھا جیسے پہلے حرام تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آؤ یعنی نفی و نکرانوں پر (تو) 23- اور شہر نازل فرمایا۔ 24-

2- مہم اور زہری (الراہۃ) (لے لیا تھا)۔ ان جرم اور انہیں اپنی حاکم نے زہری اور مقسم جو اللہ سے روایت کیا ہے۔ 3- انہیں دین والو یعنی مہم اللہ عروہ کو انہیں کی پہلی رعاست ہے۔ ان کا خیال تھا ابھی عروہ کی آخری قسم ہے۔ یہی انہوں نے عروہ کو انہیں کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت نازل فرمائی کہ زہری فرماتے ہیں میں انہیں کو زہری پہنچی ہیں۔ ان میں یہ ہے کہ شہر حرام میں قتال نہیں کرنا۔ 25- اور پھر بعد میں طلاق کی تھا۔ 26-

ابہم یعنی انہیں۔ جو جرم اور انہیں کی حاکم اور انہیں نے یہ عروہ بن حضرہ کے طریق سے عروہ دیکھنے سے روایت کیا



محقق خاوندوں کے معنی سے یہ ہوا اللہ میں بخش یعنی اللہ سے تھے (۱۱)۔

امام ابن کثیر نے حضرت ربیع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اے ابی بکر! یہ بڑے بڑے تھے۔ اور میں نے اس کا علم بھی نہیں کیا تھا کہ یہ بڑے بڑے تھے۔ عن ابی بکر بنی وہابی آپ نے اس میں بھی شک کے متعلق یہ بھیجے تھے کہ: وہ امام ابن ابی داؤد نے المعاصی میں حضرت زکریا رحمہ اللہ سے روایت کر کے فرماتے ہیں عبد اللہ کی قرأت میں اس طرح تم یسئلونک عن الخمر والنمرام عن بقیہ یسئلون۔

امام ابن ابی داؤد نے حضرت زکریا رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بقیہ بڑے تھے۔

حضرت عطیہ بن یسر رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں یہ وہ بڑے تھے کہ شہر میں ہر شخص ان کی مجلسی رٹا اور باہر نکلا یسئلون انہم عن الخمر والنمرام عن بقیہ یسئلون (الترمذی: 35)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت زکریا رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اے ابی بکر! یہ بڑے تھے ان سے پوچھا گیا تو کہہ دیا کہ میں نے ان سے کچھ نہیں سنا۔

امام افغانی نے (تابع میں) حضرت ابو بکر بن ابی بکر کے من میں ان میں بھی کچھ بھرنے کے ساتھ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس آیت شریفہ سے مراد بھی انھیں انحرام ہے اور کثیر کا معنی عظیم ہے۔ اس سورت میں جب صلوات بھیجی گئی کہ اے ابی بکر! اسے جو سورت برأت میں ہے فاقضوا الشر کثیر خیر و خیر خیرکم (توبہ: ۵۶) اس کے ساتھ یہ قسمیں سنیں کہ کیا کچھ درست دے سکتے ہو اور اسے میں نے کچھ نہ مل سکا۔

امام ابن کثیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں کثیر سے مراد شرک ہے۔

نعم محمد بن قیسہ و ابن جریر نے خود رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وَذَرِ الْکُفْرَ الَّذِیْ یُکَذِّبُکُمْ وَکُلْ مِمَّا رَزَقَکَ مِنْ رِزْقِہِ نام ابن ابی حاتم نے ابی بکر بن ابی بکر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اے ابی بکر! یہ کفر جو تم کو کفر کا لقب دے اس سے بچو۔

امام عبد بن حمید نے حضرت زکریا رحمہ اللہ سے اس آیت کے ضمن میں نقل کیا ہے کہ یہ لوگ اس وقت کے بزرگ ہیں اللہ نے انھیں اہم و عظیم کر کے رکھے۔

یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْمِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ  
وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُقْفُونَ قُلْ أَعْلَمُ  
بِمَا تَدْعُونَ إِيَّائِي أَنَا أَلَدُّ لَكُمْ أَزِیْبَ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

”اے بکر! یہ تم سے شراب اور جوئے کے کچھ بہت، آپ فرماتے ہیں ان دونوں میں بڑا نفع ہے اور کچھ ہمارے



















مصلح بن حیدر، اس اہل حق نے حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے: **وَإِنِّي لَأَكُونُ فَرَسًا مَخْضُوحًا**۔  
 یہ کہہ کر وہ خیمہ اُٹھا کر لوٹ گیا۔ چنانچہ اس نے لوگوں کو یہ بتایا کہ میں اپنے گھر کے لئے اور تم اس کی بیعت کے لئے  
 اور تم اس کے پاس سے گزرو۔ **وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا تَصْنَعُونَ** فرماتے ہیں جو یہاں سے گزرتے ہو وہاں سے گزرتے ہو اور  
 اس سے بچو۔ اس کی اصلاح کی یہ باتیں سن کر وہ لوگ اوجھلے ہوئے، **وَلَوْ كُنْتُمْ لَدَيْكُمْ لَا تَعْلَمُونَ** میں اس نے فرماتے  
 ہیں اگر تم یہ جانتا تو تمہارے لئے ان کی اصلاحی باتیں سن کر تمہارے پاس سے گزرتے ہو۔

امام امیر مومنین رضی اللہ عنہما اور ان اہل حق نے حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں ابھی  
 نے جب ان اہل حق یا کفاروں نے ان کو قتل کیا، **لَا تَقُولُوا لَمْ يَكُنْ فِي بَيْتِهِمْ نَارٌ**۔ **وَيَقُولُونَ كَذِبًا**۔ ان کے پاس  
 مسلمانوں کے بھی ہیں اور کفار بھی، یہ بات سن کر ان کی اصلاح کی باتیں سن کر ان کے پاس سے گزرتے ہو۔  
 یہ باتیں سن کر ان اہل حق نے یہ باتیں سن کر ان کے پاس سے گزرتے ہو۔ **إِنَّمَا هِيَ دُخَانٌ**۔ **وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا تَصْنَعُونَ**  
 ان کی باتیں سن کر ان کے پاس سے گزرتے ہو۔

امام امیر مومنین رضی اللہ عنہما نے ان کو یہ بتایا کہ میں ابھی نے جب ان کو قتل کیا، **لَا تَقُولُوا لَمْ يَكُنْ فِي بَيْتِهِمْ نَارٌ**۔  
 اور میں اس نے ان کو یہ بتایا کہ میں ابھی نے جب ان کو قتل کیا، **لَا تَقُولُوا لَمْ يَكُنْ فِي بَيْتِهِمْ نَارٌ**۔  
 ان کے پاس سے گزرتے ہو۔ **وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا تَصْنَعُونَ**۔ ان کی اصلاح کی باتیں سن کر ان کے پاس سے گزرتے ہو۔  
 ان کے پاس سے گزرتے ہو۔

امام امیر مومنین رضی اللہ عنہما اور ان اہل حق نے حضرت امیر مومنین رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں ابھی  
 نے جب ان کو قتل کیا، **لَا تَقُولُوا لَمْ يَكُنْ فِي بَيْتِهِمْ نَارٌ**۔ **وَيَقُولُونَ كَذِبًا**۔ ان کے پاس  
 مسلمانوں کے بھی ہیں اور کفار بھی، یہ بات سن کر ان کی اصلاح کی باتیں سن کر ان کے پاس سے گزرتے ہو۔  
 یہ باتیں سن کر ان اہل حق نے یہ باتیں سن کر ان کے پاس سے گزرتے ہو۔ **إِنَّمَا هِيَ دُخَانٌ**۔ **وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا تَصْنَعُونَ**  
 ان کی باتیں سن کر ان کے پاس سے گزرتے ہو۔

امام امیر مومنین رضی اللہ عنہما نے ان کو یہ بتایا کہ میں ابھی نے جب ان کو قتل کیا، **لَا تَقُولُوا لَمْ يَكُنْ فِي بَيْتِهِمْ نَارٌ**۔  
 اور میں اس نے ان کو یہ بتایا کہ میں ابھی نے جب ان کو قتل کیا، **لَا تَقُولُوا لَمْ يَكُنْ فِي بَيْتِهِمْ نَارٌ**۔  
 ان کے پاس سے گزرتے ہو۔ **وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا تَصْنَعُونَ**۔ ان کی اصلاح کی باتیں سن کر ان کے پاس سے گزرتے ہو۔  
 ان کے پاس سے گزرتے ہو۔

**وَلَا تَقُولُوا لَمْ يَكُنْ فِي بَيْتِهِمْ نَارٌ**۔ **وَيَقُولُونَ كَذِبًا**۔ ان کے پاس  
 مسلمانوں کے بھی ہیں اور کفار بھی، یہ بات سن کر ان کی اصلاح کی باتیں سن کر ان کے پاس سے گزرتے ہو۔  
 یہ باتیں سن کر ان اہل حق نے یہ باتیں سن کر ان کے پاس سے گزرتے ہو۔ **إِنَّمَا هِيَ دُخَانٌ**۔ **وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا تَصْنَعُونَ**  
 ان کی باتیں سن کر ان کے پاس سے گزرتے ہو۔

## الْجَنَّةُ الْمُغْفِرَةُ بِأَرْبَعَةِ دُورٍ بَيْنَ الْإِلَهِ وَالْإِنْسَانِ لَعَلَّهُمْ يَسُدُّ كُرُوتَهُ

تفسیر: لکھا کہ اگر شرک جو کس کے ساتھ یہاں تک کہ وہ ایمان لے آگئے اور اب تک مسلمان ہو گا تو جہنم ہے (آزار)۔ غرض کہ عورت سے اگرچہ دو دور ہے چنانچہ آئے تھیں اور نہ نکاح کر دیا کہ وہ اپنی عورتوں کا شرکوں سے یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں اور اسے تک مومن غلام بہتر ہے (آزار)۔ شرک سے اگرچہ دو پندرہ آئے تھیں۔ وہ دو دور قرأت میں روزی کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہے جنت اور مغفرت کی طرف اپنی توفیق سے اور کھول کر بیان کرتا ہے کہ تعالیٰ اپنے غلام کو اس کے لئے تاکہ وہ بصحت و صلی کرے کہ

امام ابن ابی حاتم اور ابن المنذر نے حضرت قتادہ بن حیوان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت حضرت ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سچ فرماتے ہیں کہ عورت عیب کی کہ وہ عاتیق سے نکاح کر لیں۔ وہ عورت حسن و جمال کی یکساں تھی یعنی شریک و ابومرثد اس وقت مسلمان ہو چکے تھے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بہت پسند کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: وَلَا تَشْكُرُوا لِلَّهِ كِتَابَ حَقٍّ يُؤْتِيهِ الْإِنْسَانُ

نابھانہ جو جو ایمان لکھتا رہا تو اس نے اپنی حاتم، ابھی اس (الاح) میں اللہ تعالیٰ نے منی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شرکات میں سے اہل کتاب کی عورتوں کو مستثنیٰ کیا ہے فرمایا: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْأَنْثَىٰ أُولَٰئِكَ لَا تَلَاحُظْنَ (ماوردی: 5) (1)

امام ابو داؤد نے الاح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وَلَا تَشْكُرُوا لِلَّهِ كِتَابَ حَقٍّ يُؤْتِيهِ الْإِنْسَانُ آیت کو اہل کتاب کی عورتوں کے کان سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کی عورتوں کو مسلمانوں کے لئے حلال کر دیا ہے اور مسلمان عورتوں کو اہل کتاب کے مرد و اہل پر حرام فرما کر دیا ہے۔

امام بیہقی نے منی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے، اللہ نے شرکات میں سے اہل کتاب کی عورتوں کو حلال فرما دیا ہے۔ (2)

امام ابن ابی حاتم اور طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو لوہے کے ٹکڑے کرنے سے رک گئے حتیٰ کہ بعد میں الْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْأَنْثَىٰ تِلْكَ الْوَدَّ وَالْكَفَّيَّةُ مِنَ قُلُوبِكُمْ نازل ہوئی پھر لوگوں نے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کیے۔

امام بیہقی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابی حاتم نے الاح میں اور بیہقی نے منی میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں اس آیت میں شرکات سے مراد بت پرستوں کی عورتیں ہیں (3)۔

1۔ تفسیر طبری: جز 2، جلد 2، صفحہ 451 2۔ سنن ابی داؤد: جلد 7، صفحہ 171 مطبوعہ دار الفکر بیروت

3۔ تفسیر طبری: جز 2، جلد 2، صفحہ 452





عورت سے لئے اس مرد میں برکت آئے گی۔

امام ابو امامہؓ نے حضرت عوف بن مالکؓ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے عبادت کو دیکھا اور اس کے ساتھ جاؤ اور شوق میں آؤ تم پر اللہ تمہیں سے جو فرما دے گا تمہیں سے کوئی عورت سے اس کے حسن کی وجہ سے نکاح نہ کرنا یہ ایک عیب تھا جس سے جو فرمائیں اور تم پر یہ بھی لازم نہیں ہے کہ تم کسی عورت سے اس شرط کی وجہ سے نکاح نہ کرنا یہ فیضان ہے جو فرمائیں لا تا کیس دین اور امانت اور خود توں سے نکاح کرو۔

وَلَا تَنْكِحُوا النِّسَاءَ كَيْفَ تَنْكِحُوا

امام ابن جریر نے حضرت ابو امامہؓ بن علیؓ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں وہی کے ذریعے نکاح کرنا قرب اللہ سے عبادت ہے پھر عورت نکاح پر آتے رہی وَلَا تَنْكِحُوا النِّسَاءَ كَيْفَ تَنْكِحُوا (۱)

امام ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) ورنہ سنی سے سنن میں حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نکاح نہیں ہوگا مگر وہی کے ذریعے (۲)۔

امام ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نکاح نکاح ہے مگر وہی کے ذریعے اور حضرت عائشہؓ نے حدیث میں ہے جس کا وہی وہی نہ ہو سلطان (۳) ورنہ اس کا وہی سے (۴)۔

امام شافعی، ابو داؤد، ترمذی (انہوں نے اس کو حسن کہا ہے) ابن ماجہ، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کہا ہے) اور بیہقی نے سنن میں حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے وہی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔ یہی کریم ﷺ نے فرمایا اور مرد اس سے حقوق خود میرٹ ادا کرے تو اسے میرٹ کا ٹیکہ دے اس نے اس کی شرم کا وہ سلطان کیا نہ اگر وہ دلیبری کر گیا تو سلطان اس کا وہی ہے جس کا وہی نکاح (۵)۔

امام ابن ماجہ ورنہ بیہقی نے حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ عورت اپنا نکاح خود کرے، بے شک وہی ہے جو اپنا نکاح خود کرتی ہے (۶)۔

امام بیہقی نے حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نکاح نکاح ہوتا مردوں اور عورتوں کی وہیوں میں (۷)۔

امام بیہقی نے حضرت عمران بن حصینؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہی اور وہی عادی کو ان کے بغیر نکاح جائز نہیں (۸)۔

۱۔ تشیبہ طبری، ج ۲، ص ۴۵۵۔ ۲۔ سنن ابی داؤد، ج ۴، ص ۱۱۰۱۔ ۳۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۴۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۵۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۶۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۷۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۸۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔

۱۔ تشیبہ طبری، ج ۲، ص ۴۵۵۔ ۲۔ سنن ابی داؤد، ج ۴، ص ۱۱۰۱۔ ۳۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۴۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۵۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۶۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۷۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۸۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔

۱۔ تشیبہ طبری، ج ۲، ص ۴۵۵۔ ۲۔ سنن ابی داؤد، ج ۴، ص ۱۱۰۱۔ ۳۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۴۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۵۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۶۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۷۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۸۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔

۱۔ تشیبہ طبری، ج ۲، ص ۴۵۵۔ ۲۔ سنن ابی داؤد، ج ۴، ص ۱۱۰۱۔ ۳۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۴۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۵۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۶۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۷۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۸۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔

۱۔ تشیبہ طبری، ج ۲، ص ۴۵۵۔ ۲۔ سنن ابی داؤد، ج ۴، ص ۱۱۰۱۔ ۳۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۴۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۵۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۶۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۷۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔ ۸۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۱۱۰۱۔



امام زکریاؑ اور یحییٰؑ نے حضرت عمرؓ میں خطاب نہیں کیا وہ اسے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں حضرت سیدنا علیؑ اپنے اہل میں سے بہت حب امروئے بنی سلفان کی اجازت کے بغیر کائنات کو گئے (1)۔

الشافعی اور حنفی نے اس میں سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ولی مرشدہ (روایت دہلی) کہ ان کے بغیر کائنات نہیں ہو (2)۔  
وَعَبْدُكَ مِنْ مَكْرُومٍ مُشْرِكٍ ذُوْا عَجَبَيْنِ

امام بخاریؒ اور ترمذیؒ نے جوئے حضرت عمرؓ میں سے روایت نہیں کی۔ حضرت عمرؓ نے فرماتے ہیں ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا رسول اللہ ﷺ نے اس سے متعلق کیا کہنے پر وہ صحابہؓ کے کہنا پر اس اہل حق سے کہ کائنات کا بیجا ہونا کیسے ممکن ہے کائنات کو کیا جاسا۔ خدا کا اسے تو اس کی ساخت پر قبول کرنا ہے۔ اگر یہ بات کرنے کو سختی جاسا۔ رسولی فرماتے ہیں پھر آپ عاصی ہو گئے۔ پھر مسلمان گھرا۔ میں سے ایک شخص گزرا آپ ﷺ نے یہ وجہ اس سے متعلق کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا میں اس کو نہ کہتا ہوں۔ عیظام سے تو کائنات کو کیا جاسا۔ خدا کا اسے تو ساخت پر قبول کرنا ہے۔ اگر یہ بات کرنے کو سختی جاسا۔ رسولی فرماتے ہیں ایک شخص اس کی شکل میں گھرا۔ میں سے کہتا ہے (3)۔

امام ترمذیؒ نے اس میں سے روایت نہیں کی کہ اسے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے کہ یہ تمہیں بھیجے جس کے دین و اسلاف کو تمہیں پسند کرتے ہو تو اس کا کائنات کرو۔ اگر تمہارا نہیں کہو گے تو زمین میں قحط ہو۔ وسیع مہلک قحط ہو پھیلے گا (4)۔

امام ترمذیؒ اور دیگر محدثین نے اس میں سے روایت نہیں کی کہ اسے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کے دین و اسلاف کو تمہیں پسند کرتے ہو تو اس کا کائنات کرو۔ اگر تمہارا نہیں کہو گے تو زمین میں قحط ہو۔ وسیع مہلک قحط ہو پھیلے گا (5)۔

امام سہامؒ نے اس میں سے روایت نہیں کی کہ اسے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کے دین و اسلاف کو تمہیں پسند کرتے ہو تو اس کا کائنات کرو۔ اگر تمہارا نہیں کہو گے تو زمین میں قحط ہو۔ وسیع مہلک قحط ہو پھیلے گا (6)۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحْضِ ۖ قُلْ فَوَ أَدْمَىٰ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحْضِ ۖ وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَضْهَرْنَ ۚ قَدْ أَتَتْهُنَّ ذُنُوبُهُنَّ مِمَّنْ  
حَيْثُ أَمَرَ كُمْ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الشَّوَابِينَ وَيُحِبُّ الْمُسْتَقِيمِينَ ﴿٦٦﴾

1۔ نزاع 14م، ایک کتاب الکفر جلد 2 صفحہ 247 (2) طبرستان، کتاب النکاح جلد 2 صفحہ 247

2۔ سنن ابی یوسف جلد 1 باب 12 صفحہ 172 (3) طبرستان، کتاب النکاح جلد 2 صفحہ 247

4۔ سنن ابی یوسف جلد 1 باب 12 صفحہ 172 (5) طبرستان، کتاب النکاح جلد 2 صفحہ 247

5۔ سنن ابی یوسف جلد 1 باب 12 صفحہ 172 (6) طبرستان، کتاب النکاح جلد 2 صفحہ 247



امام عبد بن حمید اور ابن ابی شیبہ نے حضرت قتادہ اور محمد بن ابی نعیم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں لوگ خضر والی عورت کو اپنے گھر میں نہیں خیراتے تھے اور نہ ایک برتن میں سے کھانا کھلاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے تخلیق یا آیت نازل فرمائی۔ جسے جب تک وہ خضر سے ہو اس کی قرب حرام نہ رہی اور باقی تمام علامات عزالت خروارہ (۱)۔

یہ منظر ان کے بعد مسلمانوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا اب کہو وہ خضر سے جس میں یہ ایک ایسا مود ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر لازم فرمایا ہے (2)۔

امام عبد الرزاق (سنن المستوفی میں) سعید بن مسعود اور مسدد نے اپنی سند میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اس امر انکی کی جو تم مردوں کے ساتھ صف میں نماز پڑھتی تھیں اور دو ٹکڑی کے قوالب ہوتی تھیں ان کے ساتھ ان کا قد بلند ہو جاتا تھا یہ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ ان کے ساتھ دو کی تھیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر نہیں فرمایا اور خضر مساجد سے منع کر دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے ان پر جنس مسلما کر دیا پس وہ بھیجے کر دی گئیں۔ ان سے خود نے فرمایا خذوا من حنظل و اخرجوا من اللہ (انہیں بھیجے کر دجسے اللہ نے انہیں بھیجے کیا)

امام عبد الرزاق سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ کی عورتیں ٹکڑی کی جوتے ہوتی تھیں وہ ان کے ساتھ مساجد میں مردوں کے لئے آراستہ ہوتی تھیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر مساجد میں آہ حرام کر دیا اور ان پر جنس مسلما ہو گیا۔

امام احمد اور یحییٰ بن یحییٰ نے سنن میں حضرت زید بن ابیہر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے کہا تم احرام کے بارے کیا کہتی ہو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمہاری اس سے مرد جنس ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمہیں اس کو ہی نام ہو جو اللہ نے اس سے دیا ہے (3)۔

امام طبرانی اور درر القطبی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنس کا کم از کم کھت جنس دن اور زیادہ سے زیادہ وہی انسان ہے (4)۔

امام جہرانی نے اسود میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنس دان عورت جنس کے شرعاً ہونے سے لے کر دن دن تک انتظار کرے۔ اگر وہ خضر و کچھ لے کر وہ طار سے باگردن دن سے خون تیار کر جائے تو مستحضر ہے۔

امام ابو یعلیٰ اور درر القطبی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنس دان عورت پانچ سات، آٹھ نو دن دن انتظار کرے۔ اگر وہ اس سے خون تیار کر جائے تو مستحضر ہے (5)۔

2. صحیح البخاری جلد 1 صفحہ 113 (296) مطبوعہ دار الفکر بیروت

3. سنن الدار قطنی جلد 1 صفحہ 210 (243) مطبوعہ دار الفکر بیروت

1. تفسیر طبری جلد 2 صفحہ 458

3. سنن ترمذی جلد 1 صفحہ 307

5. (25)







امامؑ نے حضرت امیرؑ کو دعا دی کہ اللہ سے دعا ہے کہ میرے فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کی بات سے عاصی ہو کر نہ ہوا تو میرا دخل نہ لے۔ اُٹھ کر بیٹھا، فرمایا میں نے تم کو بھائی بنا لیا۔

امامؑ اور امیرؑ نے حضرت معاویہؓ کو بھی اسی اللہ سے دعا کی کہ اللہ سے دعا ہے کہ میرے فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کی بات سے عاصی ہو کر نہ ہوا تو میرا دخل نہ لے۔ اور اس سے بھی بڑا اچھا ہے۔

امامؑ نے ابوسفلیؓ کے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دعا کی کہ اللہ سے دعا ہے کہ میرے فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کی بات سے عاصی ہو کر نہ ہوا تو میرا دخل نہ لے۔ اور اس سے بھی بڑا اچھا ہے۔

امامؑ نے ابوسفلیؓ کے حضرت ابوسفلیؓ سے دعا کی کہ اللہ سے دعا ہے کہ میرے فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کی بات سے عاصی ہو کر نہ ہوا تو میرا دخل نہ لے۔ اور اس سے بھی بڑا اچھا ہے۔

امامؑ نے ابوسفلیؓ کے حضرت ابوسفلیؓ سے دعا کی کہ اللہ سے دعا ہے کہ میرے فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کی بات سے عاصی ہو کر نہ ہوا تو میرا دخل نہ لے۔ اور اس سے بھی بڑا اچھا ہے۔

امامؑ نے ابوسفلیؓ کے حضرت ابوسفلیؓ سے دعا کی کہ اللہ سے دعا ہے کہ میرے فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کی بات سے عاصی ہو کر نہ ہوا تو میرا دخل نہ لے۔ اور اس سے بھی بڑا اچھا ہے۔

امامؑ نے ابوسفلیؓ کے حضرت ابوسفلیؓ سے دعا کی کہ اللہ سے دعا ہے کہ میرے فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کی بات سے عاصی ہو کر نہ ہوا تو میرا دخل نہ لے۔ اور اس سے بھی بڑا اچھا ہے۔

امامؑ نے ابوسفلیؓ کے حضرت ابوسفلیؓ سے دعا کی کہ اللہ سے دعا ہے کہ میرے فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کی بات سے عاصی ہو کر نہ ہوا تو میرا دخل نہ لے۔ اور اس سے بھی بڑا اچھا ہے۔

امامؑ نے ابوسفلیؓ کے حضرت ابوسفلیؓ سے دعا کی کہ اللہ سے دعا ہے کہ میرے فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کی بات سے عاصی ہو کر نہ ہوا تو میرا دخل نہ لے۔ اور اس سے بھی بڑا اچھا ہے۔

امامؑ نے ابوسفلیؓ کے حضرت ابوسفلیؓ سے دعا کی کہ اللہ سے دعا ہے کہ میرے فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کی بات سے عاصی ہو کر نہ ہوا تو میرا دخل نہ لے۔ اور اس سے بھی بڑا اچھا ہے۔

امامؑ نے ابوسفلیؓ کے حضرت ابوسفلیؓ سے دعا کی کہ اللہ سے دعا ہے کہ میرے فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کی بات سے عاصی ہو کر نہ ہوا تو میرا دخل نہ لے۔ اور اس سے بھی بڑا اچھا ہے۔

امامؑ نے ابوسفلیؓ کے حضرت ابوسفلیؓ سے دعا کی کہ اللہ سے دعا ہے کہ میرے فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کی بات سے عاصی ہو کر نہ ہوا تو میرا دخل نہ لے۔ اور اس سے بھی بڑا اچھا ہے۔

امامؑ نے ابوسفلیؓ کے حضرت ابوسفلیؓ سے دعا کی کہ اللہ سے دعا ہے کہ میرے فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کی بات سے عاصی ہو کر نہ ہوا تو میرا دخل نہ لے۔ اور اس سے بھی بڑا اچھا ہے۔

۱۔ جامع الزکریٰ، کتاب المغنی، جلد ۱، صفحہ ۱۹۵، رد المحتار، جلد ۱، صفحہ ۱۹۵

۲۔ رد المحتار، جلد ۱، صفحہ ۱۹۵، رد المحتار، جلد ۱، صفحہ ۱۹۵

۳۔ رد المحتار، جلد ۱، صفحہ ۱۹۵، رد المحتار، جلد ۱، صفحہ ۱۹۵

وَلَا تُقْرِئُوا فِي حَتْمٍ يَطْفِئُونَ

[illegible]

۱۔ امیر امیر اقلی نے (المصنف میں) جمیع منقید المناہجہ و المنہ راہو الہکماں نے حقیرت مجاہدہ و صرافتہ روایت  
کئے کہ **حَقِّي يَطْلُبُكَ** کا مطلب یہ ہے کہ تم میرے پاس جاؤ۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، شیبہ بن شیبہ، حرانی، نسائی، ابن ماجہ، بخاری نے سخن میں عظمت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ جس نے حافظہ عروت سے بیان کیا یا عروت کی دیر میں جلی کی یا جو کافران کے پاس تھا اس نے اس کا انکار کر دیا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو کافران کا زلیلہ کیا (31)۔

۱۱۔ امام ابن ابی شیبہ، محمد ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم (انہوں نے اس کو صحیح کیا ہے) اور یحییٰ بن سعید نے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جو شخص عورت سے مجلس کی حالت میں بلی کرے یا چمکے وہ کُفّار و ناصف درجہ وصول کرے (۱۱)۔

امام ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے کہ جب مرد عورت سے غلامی کی حالت میں حقوق زنا دیتے ہیں تو ایک دینار صدقہ کرے اور جب خون کے قلم ہونے کے وقت ایسا کرے تو نصف دینار صدقہ کرے (5)۔ امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب خون مرتد آجے جو کہ بلی کرے تو ایک دینار صدقہ کرے اور جب خون مردہ جو نصف دینار صدقہ کرے (6)۔

۱۔ ام ابیہ اور اہل بیت حضرت علیؑ کے ساتھ تھے۔ روایت کیا ہے کہ کئی کئی کورم مشرق بنائے گئے اور ان کے درختوں کے خشک پھل کاغصہ فرمایا اور ان کو کھلایا۔

۲۔ ام جھرنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: میں ایک عجمی نبی کورم مشرق بنانے کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے یہ بتائیے کہ حق تعالیٰ زوجہ جنت ادا کرتے ہیں۔ جب کہ وہ دھاکھڑ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سے ایک نوحہ آواز کونے کا کھمبہ چڑھ کر ان وقت ایک تہہ کی قیمت ایک چارہ چھوٹی۔

وَلَا تَصْهَرْنَ

ام اس بات پر ایمان لے لو کہ اللہ تعالیٰ حاتم، الحارث اور یحییٰ نے حضرت ابراہیم عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب چاہیے تاکہ ایک سو چالیس 40۔

ماہ بنی مینہ بعد لمرات (مکسٹ مرس) میں تیرہ روز ایمان لے لو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ سے روایت کیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب چاہیے تاکہ ایک سو چالیس 40۔

1. کتابخانه ملی، وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه، 461	2. ایضاً.	3. جامع ترویج کتابخانه‌ها، شماره 19
4. فصلنامه «ادب و ادبیات»، 25 (1395)	5. ایضاً، شماره 25 (1395)	6. «جامع ترویج کتابخانه‌ها»، شماره 20
7. فصلنامه «ادب و ادبیات»، 25 (1395)	8. کتابخانه ملی، وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه، 463	

3. جامعہ خیر کی انتخابی فہرست: صفحہ 18

تج. ایجاب

۱۔ آج کے دن... راہِ راست اور غلطی: 401

© 2006 The Authors  
Journal compilation © 2006 Blackwell Publishing Ltd

ایضاً: جلد 2، صفحہ 250128.

4- من 25 إلى 50 (45)

46

این طرح را می توان به گونه ای دیگر نیز بیان کرد:

پیش روئے: ۱۲۵۱۳



نیا سے قیادۃً تکلفہن یعنی (جب غسل کر لیں) اور ان کے لئے عورت حلال نہیں ہے حتیٰ کہ وہ غسل کر لے (۱)۔

• مہاجرین جو اپنے حضرت نکرہ رحمہ اللہ سے نئے عربین روایت کیا ہے (2)۔

• امام ابن جریر نے ایک اور بے حرقی سے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب عورت پاک ہو جائے تو وہ اسے وضو کا حکم دے اور اس سے تلاوت کرے (3)۔

• امام ابن المنذر نے ایک اور بے حرقی سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب عورت طہرہ دیکھ سے تو کہیں حرق نہیں کہہ دیا پانی کے ساتھ یا آبِ زمزمی کا غسل کرے اور وہ اس کے غسل کرنے سے پہلے اس سے مل کرے۔

• ماہرین نے سنن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک اہل اہل اُردیا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بہن جو چار مہینے سحرانی علاقہ میں رہی ہے اور ہم میں خضہ وغصہ والی عورتیں اور بیٹی ہیں گے تو ہم کیا کریں۔ فرمایا تم پر مٹی پر گھلا کر مٹا دے (4)۔

• امام بخاری، مسلم و نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے غسل کے بعد غسل کرنے کا طریقہ پوچھا۔ آپ ﷺ نے اسے غسل کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا خوشبو کی ٹوکی لے لے وہ اس کے ساتھ طہارت حاصل کر (یعنی خون نکلنے کی جگہ کا دباؤ اس نے عرض کیا اس کے ساتھ کیسے طہارت حاصل کر رہی؟ فرمایا اس سے طہارت ہو جائے گی۔) اس عورت نے کہ وہ اس خوشبو کے ساتھ کیسے طہارت حاصل کر رہی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کے ساتھ طہارت حاصل کر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچا اور کہا آپ کے اشارہ کا مطلب یہ ہے کہ یہاں خون کے نشان ہیں وہاں خوشبو کا (5)۔

فَاتَوَضَّعُوا مِنْهَا وَغَسَّطُوا كُفَّيْكُمْ مِنَ الْمَاءِ۔

• امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ مرد و عورت کے پاؤں آگے جب وہ پاک ہو جائیں تو اس سے نہ (6)۔

• مہاجرین یا حبشہ نے حضرت قتیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کے پاؤں آؤ جب وہ پاک ہو۔ یعنی سے نہ ہو۔

• امام دارمی، ابن جریر، ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت نقل فرمایا ہے کہ جہاں اللہ کے جسمیں انسان طہرہ دے وہیں کا حکم (یا تھا) (7)۔

• امام ابن ابی شیبہ نے حضرت نکرہ رحمہ اللہ سے روایت کی کہ غسل مفہومِ روایت کیا ہے۔

- |   |                                 |                           |
|---|---------------------------------|---------------------------|
| 1۔ تفسیر طبری، ذیل آیت 2، صفحہ 66   | 2۔ بیضاوی                       | 3۔ بیضاوی                 |
| 4۔ مشکوٰۃ، ابن ابی شیبہ، ابی نعیم، جلد 1، صفحہ 206، مطبوعہ دار الفکر، بیروت |                                 |                           |
| 5۔ مشکوٰۃ، جلد 1، صفحہ 116 (378) مطبوعہ دار الفکر، بیروت                    | 6۔ تفسیر بیہقی، جلد 2، صفحہ 485 | 7۔ بیضاوی، جلد 2، صفحہ 66 |







امام محمد بن حنفیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہو ایک حبشہ کرنے والی تھیں، انہوں نے کہا ہے  
 اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم تمہارے لئے عورتوں کے پاس آنے کا صرف ایک طریقہ ہی حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی  
 تکذیب کی اور یہ آیت نازل فرمادی، پس اللہ تعالیٰ نے اجازت فرمادی کہ مرد اپنی بیوی سے جیسے چاہے لطف وعدہ اور چاہے  
 قرآن کے کسی طرف آنے چاہے تو پیچھے کی طرف آئے لیکن راستہ ایک ہی استعمال کرنے (یعنی قرآن میں خواہش پوری کرے)  
 امام محمد بن حنفیہ نے حضرت ائمن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا تم اپنی عورتوں  
 کے پاس جانوروں کی طرح آتے عداوت کی طرح انہیں بٹھاتے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فرمایا مرد عورت  
 کے پاس آنے کی جیسے چاہے وہ جب کہ نکل ہو فرج میں۔

امام محمد بن حنفیہ نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ یہودیوں نے عورتوں کے پاس آنے کے متعلق مسلمانوں کو عار دلائی تو  
 اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور یہودیوں کو اپنی عورتوں کے پاس آنے کی ہر طرح کی رکعت اسے دی۔  
 امام ابن عباس نے حضرت محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عبد اللہ بن عمرو بن  
 بنانے ہیں کہ عورتوں کے پاس مرد آتے تھے جب کہ وہ لکھی ہوئی ہوتی تھیں۔ یہودیوں نے کہا جو اس کیفیت میں عورت کے  
 پاس آئے اس کو پتھر بھینکا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: **وَيَسْأَلُكَ خَدُوتُكَ لَمَّا كَفَاكَ بَعْضُ مَا فِي بَيْتِهِمْ**۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ترمذی نے الصحاح میں حضرت حنفیہ بنت عبد الرحمن ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سے روایت  
 کیا ہے فرمائی ہیں جب مرد جو عین عین طیبہ کے قوانین سے اپنی عورتوں کے پاس ان کی قرآن میں ان کی بھینکی طرف سے  
 آنے کا ارادہ کیا، عورتوں نے اس طریقہ سے انکار کیا۔ مرد میں ام سلمہ کے پاس آئیں اور یہ مسئلہ ان کے سامنے پیش کیا،  
 حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ عورتیں تمہاری بھینچی ہے  
 تمہاری بھینچی میں جیسے تم ہو آؤ لیکن راستہ ایک ہو (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، دارمی، عبد بن حمید، ترمذی (انہوں نے اس کو حسن کہا ہے)، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے  
 سنن میں حضرت عبد الرحمن بن سابط رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حصہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ  
 عنہا سے کہا میں آپ سے تیب بات یا چھو چاہتا ہوں لیکن مجھے دو بات پوچھنے میں حیا آ رہا ہے۔ حضرت حصہ رضی اللہ  
 عنہا نے فرمایا اے میرے بھائی پوچھو جو میرے دل میں ہے، انہوں نے کہا میں آپ سے عورتوں کی دہری طرف سے قرآن  
 میں بھینچی کرنے کے متعلق پوچھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا مجھے ام سلمہ نے بتایا کہ انصار اس طرح نہیں کرتے تھے جب کہ کہا کہ  
 اس طرح کرتے تھے اور یہودی کہتے تھے کہ جو اپنی عورت سے دہری طرف سے قرآن میں وہی کرے گا اس کا پتھر بھینکا ہو  
 گا۔ مہاجرین جب مدینہ طیبہ کے تو انہوں نے انہوں کی عورتوں سے قہار کیا، انہیں انہوں نے دہری طرف سے قرآن میں وہی  
 کرنی چاہی تو عورت نے اپنے خاوند کو اطلاع سے انکار کر دیا اور اس نے کہا ہم ایسا ہو کر نہیں کریں گے حتیٰ کہ ہم رسول اللہ





جیت لیتی، اگرچہ ہے تو اس کے پاس جب کہ وہ اٹلی ہو [مگر تو چاہے] وہ لوگوں اور باتوں پر ایک لگائے ہوئے ہو (4)۔  
 امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تو اس کے پاس آئے اس کے سامنے بے  
 اس کے پیچھے سے اب کہ بھی وہ جس نہ ہو (5)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت محمد بن سعد سے روایت کیا ہے کہ تم اپنے عربوں کے فروغ میں موطان سے آؤ (6)۔  
 امام سعید بن جبیر نے حضرت حماد بن عمار سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں ایک شخص ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ میں  
 ابن عباس کی اور میں اٹلی کرتا تھا۔ میں نے انہ تعالیٰ وہ یہ اور شادنا تھا فانما خذو قلم اونی بشکم میں سمجھا تھا۔ یہ میرے لئے  
 حال ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ تو کون اونی بشکم کا مطلب یہ ہے کہ جیسے تم پر دو درختیں ہو، دیکھ کر یہ جیت لیتی ہو، اٹلی بھی  
 ہو سکتی ہو، فرج میں۔ اس سے تو وار نہ کر۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں حضرت سے مراد فرج ہے (7)۔  
 سعید بن حماد نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں اپنی گھٹن میں آجوب سے کچھ نکالے (8)۔  
 امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تم جیسے چاہو اپنی زوی کے پاس آؤ، اب کہ دیکھ کر  
 میں نہ ہو، وہ عورت اس شخص میں (9)۔

امام ابن جریر اور بخاری نے سنن میں ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضرت سے مراد فرج ہے (10)۔  
 جیت لیتی ہو، اٹلی بھی ہو، جیسے تم چاہو، لیکن فرج سے کسی اور کی طرف تھامنا نہ ہو، جن خشیت اعدائکم لکم، یہ کہی مطلب ہے (11)۔  
 امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ لوگ کی اور میں اٹلی کو ناپسند کرتے تھے اور  
 فرماتے تھے لوگوں سے مراد انھیں (فرج) ہے جس سے نسو اور بغض آجوب ہے۔ فرماتے ہیں یہ روایت اس دولی بنی آل وکھ خولٹ  
 لکم ایضا، یعنی تم جس ضرورت سے چاہو (12)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں مراد اپنی  
 دیکھ کے پاس آؤ، دیکھ کر یہ یا بھی ہو آجوب۔ سو جیسے چاہو، لیکن محل جانے کی جاگ میں۔

امام بخاری نے سنن میں حضرت محمد بن سعد سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
 اس آیت کے متعلق پوچھ کر انہوں نے فرمایا تو اس کے پاس آؤ، ان سے شخص آجوب ہے اور پوچھا ہوتا ہے (13)۔ بخاری نے  
 حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں تو اس کے پاس فرج میں آئے، اب وہ جیت لیتی ہو یا اٹلی بھی (14)۔

- 1۔ سنن ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 517 (18665) 2۔ ابن ابی شیبہ (18672) 3۔ ابن ماجہ، جلد 3، صفحہ 105 (18677)
- 4۔ تفسیر ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 46
- 5۔ سنن ابی نعیم، جلد 1، صفحہ 195، موطا، جلد 2، صفحہ 471
- 6۔ سنن ابی نعیم، جلد 2، صفحہ 463 7۔ ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 470 8۔ ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 471
- 9۔ سنن ابی نعیم، جلد 2، صفحہ 463 10۔ ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 471 11۔ ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 471
- 12۔ سنن ابی نعیم، جلد 2، صفحہ 463 13۔ ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 471 14۔ ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 471



























روایت کیا ہے یہ اس کے ساتھ اپنی نگاہ نہ کرنا ہے (61)۔

امام ابو داؤد و ابن جریر و ابن حبان و ابن مردودہ نے اور بخاری نے عطاء بن ابی رباح کے طریق سے روایت کی ہے کہ اس سے یحییٰ بن یحییٰ نے یحییٰ بن جہاد سے کہا کہ تو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ آدمی کا بیٹا قسم میں جو کہہ ہے: **قُلَّا اللَّهُ، بَلَىٰ وَاللَّهِ** (۶۱)۔

امام حماد و قرظ و عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں کہ کسی معاملہ میں بھڑک اُڑتے تو آپ کہتا ہے: **لَا وَاللَّهِ** (دوسرا کہتا ہے: **قُلَّا وَاللَّهِ** و معاملہ میں بھڑک اُڑتے اور ان کے بدل میں قسم پر پختہ نہ ہوتے (2)۔

امام ابن جریر و ابن ابی حاتم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں قسم، حرام اور بڑل میں ہوتی ہے مثلاً ایک شخص کہتا ہے: **لَا وَاللَّهِ، بَلَىٰ وَاللَّهِ** یہ اس قسم ہے کہ اس میں کاہرہ نہیں ہے۔ لہذا وہ اس قسم کا ہوتا ہے جس کے اور بدل کا ارادہ نہ ہو کہ وہ ایسا کرے گا یا نہیں کرے گا (3)۔

امام ابن جریر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک قسم کے پاس سے کر رہے جو یہ دعاؤں کی شق کر رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے کہا کہ ساتھ ایک صحابی بھی تھے۔ ایک شخص نے تیر چمکا تو کہا اللہ کی قسم تیر نشانہ پر ہے (۱) کہنا (اللہ کی قسم میرا تیر نشانہ پر نہ لگا۔ جو صحابی نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے انہوں نے عرض کی ہاں رسول اللہ ﷺ یہ شخص نہ تھا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں تیر دعاؤں کی قسمیں نہویں، ان میں نہ کلمہ ہے اور نہ ان میں سزا ہے (۲) اب ابو اسحاق نے عطاء کے طریق سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن عباس اور حضرت امیہ عمرہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں قسم یہ ہے: **لَا وَاللَّهِ وَبَلَىٰ وَاللَّهِ**۔

امام سعید بن منصور، ابن جریر و ابن المنذر اور بخاری نے عکرمہ کے پاس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: **لَا وَاللَّهِ وَبَلَىٰ وَاللَّهِ** (5)۔

امام سعید بن منصور، حماد بن حمید و ابن المنذر و ابن ابی حاتم اور بخاری نے عطاء کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یحییٰ بن یحییٰ نے کہا کہ وہ کسی حالت میں قسم اٹھائے (6)۔

امام ابن ابی حاتم اور بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کہ یہ بائیل بیان فرمائی تھیں کہ ایک شخص تم میں سے کسی چیز پر قسم اٹھاتا ہے اور وہ اسے سچا کہتے ہے، لیکن اس کے خلاف ہوئی ہے (7)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یحییٰ بن یحییٰ نے کہا کہ ایک شخص کسی شے پر قسم

۱۔ تفسیر طبری، ج ۲، صفحہ ۱۸۵، ۲۔ ایضاً، ۳۔ ایضاً، ۴۔ سنن ابی داؤد، ج ۲، صفحہ ۴۹۴

۵۔ سنن ابی داؤد، ج ۲، صفحہ ۱۰، ۱۰، ۴۹، مجموعہ اس شرح میں ۶۔ ایضاً، ۷۔ سنن ابی داؤد، ج ۲، صفحہ ۱۰، ۴۹

۸۔ تفسیر طبری، ج ۲، صفحہ ۲، ۴۸۷

اتحادیہ مراہم کا خاتمہ ہو کہ ایسی ہی نتیجی ہو جسی اس نے قسم اٹھائی ہے بغیر (دعا اس کے خلاف تھی) (8)۔

اہم مبنی جو کہ اعلیٰ الصافی کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں میں نے کسی شخص سے نہ کہا کہ ایک شخص ایک نام پر قسم اٹھائے اور دوسرے سے کہ قصور کرے گا کہ لیکن حقیقت میں وہ کامیاب رہا (۱)۔

[illegible][illegible]

نام محمد انور ان محمد بن حمید اور اس کی باقی حاتم نے حضرت ابراہیمؑ کی روحِ اللہ سے رویت کیا ہے۔ ماسے جس میں حسن النور ہے۔ ماسے کا یہ قطع کسی نام پر قسم اٹھائے مجھ وہ بھول جاوے تو اللہ تعالیٰ اس پر سزا دے وہ نہیں فرمائے کفارین وہ کفار دے۔

نام محمد بن سید زاد ولد الشیخ نے حضرت قتادہ و مرثدہ کے طریق سے حضرت علی بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ قدامت میں یحییٰ بن عمر سے مرثدہ وغیرہ روایت کی گئی ہے۔

انما اخرجوا من قبلنا لعلهم يرجعون اور ان کو اُتار دیا تاکہ لوٹ سکیں۔  
 سے ہے اور تم لوگ لوٹو۔

امام محمد بن حنفیہ نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں یقیناً یہی ہے کہ ایک شخص اپنے گھر سے معاف کی گئی کام پر چلی تھی اس نے مالکہ فقیرت میں دو مجھے، جو یہ یقیناً لہو ہے اور اس پر تھپڑ مارا مولا خذہ نہیں ہے، و لیکن یہ اؤخذ کہ ہذا کہتے ہیں غلام مالک سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کسی چیز پر قسم اٹھائے جب کہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس قسم میں جھوٹا ہے، یہ وہ قسم ہے جن پر مولا خذہ ہوگا۔

امام باقر علیہ السلام نے معصوم اطفال کو جہنم سے روک دینے کا حکم فرماتے ہیں: **وَلَوْ عَلَا قَبْرُ كَرِيمٍ كَرِهَ أَنْ يَرْتَمَ فِيهِ** جسے جہنم سے روکا جائے اور اس کا قبر ایک جگہ پر اٹھ جائے تو اس کے لئے مناسب ہے کہ وہاں اچھا آدمی نہ گرا کر رہے۔ **اللَّهُ حَتَّىٰ لَوْ فَرَمَا بَابَ النَّارِ لَوَضَعُوا فِيهِ كَرِيمًا تَائِبًا** اس میں اتنا بڑا شخص تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

۱. شیرازی، آیت الله العظمی، ج ۲، ص ۴۹۷. ع. ایضا، ج ۲، صفحہ ۴۹۴

ہاں فرمایا: مَا لَكُمْ أَلَيْسَ لَكُمْ رَسُولٌ أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ (آخریم: 1) اللہ تعالیٰ نے اس بات میں نبی کریم ﷺ کو کوئی نیکو اپنے اوپر جو اس نے کیا ہے۔ کہہ دو۔  
 کا قسم دیا ہے۔ حکم دیا ہے کہ اس قسم کا کفار و منافقین، دراصل کوفہ کی طرف رجوع کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے لا یُؤْمِنُ تِلْكَ  
 اللَّهُ بِالْقَوْلِ آتِیَ الْکُفْرُ (آخریم: 2) فرمایا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے: وَانَّهُ عَفُوٌّ یعنی جب قسم سے بخود بخوار کرتا ہے تو اللہ  
 تعالیٰ اس پر اپنی عفت بخاری کا اظہار کرتا ہے۔ حَلَلْتُمْ وہ تعلیم ہے اس قسم پر کفار و منافقین کو یا پھر کفار کا قسم نازل فرمایا۔

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاعُوا  
 فَإِنَّ اللَّهَ عَفُوٌّ مُرْتَجِلٌ ⑤

ان کے لئے جو قسم اٹھاتے ہیں کہ وہ اپنی عیالوں کے قریب نہ جائیں گے بہت سے چاروں کی بھاری  
 رجوع کریں (اس حد میں) تو آپ ﷺ نے غور فرمایا ہے۔

امام عبد الرزاق، ابو سعید بن مسعود، حمید بن حذیفہ، ابن المنذر، ابن الاثیر نے الصنف میں ابن عباس سے روایت  
 کیا ہے کہ وہ اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے: وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ہے۔  
 امام ابن المنذر نے ابی بن کعب سے اس طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی رزاق نے الصنف میں حضرت حذافہ بن مرثد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے مصعب ابی میں لَبِثْتُ  
 وَنِسْوَةٌ پڑھا ہے۔

امام ابن ابی حاتم، حمید بن حذیفہ، عبد الرزاق، ابن المنذر، دارقطنی نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے  
 فرماتے ہیں اربعہ چار ہے کہ انہیں بیٹھ اپنی بیوی سے جماعت نہ کرنے کی قسم اٹھائے (1)۔

امام ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے  
 ہیں ایک شخص قسم اٹھا ہے کہ وہ اپنی بیوی سے جماعت نہیں کرے گا پھر وہ چار مہینے انتظار کرتا ہے۔ اب اگر وہ اس سے  
 جماعت کرے گا تو اپنی قسم کا کفار و منافقین کا۔ اگر اس کی جماعت سے پہلے چار مہینے گزر جائے ہیں تو سلطان اس کا اختیار دے گا  
 یا قرعہ کر کے یا اسے طلاق دے دے۔ جس کا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (2)۔

امام سعید بن مسعود، حمید بن حذیفہ، طبرانی، ابی حاتم، ابن ابی حاتم نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
 کیا ہے فرماتے ہیں اس جاہلیت کا ایسا ایک سال اور اس سے زائد نہ تھا۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے اس کا وقت چار مہینے  
 مقرر فرمایا۔ مگر چار مہینوں سے کم یا زیادہ تو وہاں دیکھو (3)۔

1۔ سنن ابی حاتم، باب من قال لا یؤمن تِلْكَ اللَّهُ بِالْقَوْلِ، صفحہ 380

2۔ سنن ابی حاتم، باب من قال لا یؤمن تِلْكَ اللَّهُ بِالْقَوْلِ، صفحہ 380

3۔ سنن ابی حاتم، باب من قال لا یؤمن تِلْكَ اللَّهُ بِالْقَوْلِ، صفحہ 380

امام محمد بن حنفیہ نے کہا: اسے روایت کیا ہے کہ میں پوراقت میں غصے سے متعلق سے جوابی میں سے ایسا کرتا تھا۔  
 مقلد ہے اللہ کی قسم کہ اسے اور میرا حق نہیں ہوتا۔ میں تج سے قریب نہیں آؤں گا اور میں تجھ سے دلی نہیں کروں گا۔ فرمایا  
 زید بن جابر نے کہ اسے اس طاق نے نہ دے تھے وہیں اس کے لئے چار بیسے حد مقرر کی گئی، اگر وہ ان کے اندر نہ جوع کرے تو  
 اپنی قسم کا کٹا دے اور وہ جوت اس کی پوری ہے، اور اگر چار بیسے گز مٹے اور اس میں سن چار بیسوں میں جوع نہ کیا تو  
 عورت مطلقہ ہو جائے گی۔ عورت اب اپنے نفس کی نگہ داری کا بیسہ خود نہ لگے، اسے بیسہ نکال بھیجنا مکنت ہے۔ اس کا بیسہ  
 نکال نہ دے کہ اگر نہ بھی اسے بیسہ نکال بھیج سکتا ہے، لیکن دوسرے شخص کے سے عدت کے اندر ایہ کرنا جائز نہیں۔ اگر  
 دوبارہ اس سے نکاح کرے گا تو اسے دھوئیں کا اختیار ہوگا۔

امام محمد بن حنفیہ اور یحییٰ نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے میں ہر قسم کے عورتوں سے مانا ہو رہا ہے۔  
 امام محمد بن حنفیہ نے ابراہیم اور شعیب بنہما سے اس طرح روایت کیا ہے۔

امام محمد بن حنفیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ابھی ہے ہر قسم کے عورتوں سے۔

امام محمد بن حنفیہ نے عید بن الحسیب اور یحییٰ بن یزید جہاں سے روایت کیا ہے کہ۔ قالہ بن سعید بن الحنفیہ نے اپنی  
 بیوی کو ایک سال چھوڑے رکھا، اب کہ اس نے قسم نہیں اٹھائی تھی، حضرت عائشہ نے اسے فرمایا کہ تو نے آیت ایلما جیسے آدمی  
 ہے کسی مرد کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے بیوی کو چار بیسوں سے زیادہ چھوڑے رکھے (اور اس نے قریب نہ جائے)

امام محمد بن حنفیہ نے قاضی بن محمد بن ابی کریم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا  
 ہے کہ وہ عائد بن الحنفیہ کو علی و عیسیٰ کر رہی تھیں، ان بارے میں کہ وہ علی عرصہ اپنے بیوی کے قریب نہیں گئے تھے۔  
 آپ نے فرمایا: عائشہ علی عرصہ قریب نہ جانے کی روش سے نکلتی تو نے سنا ہے کہ اللہ نے میت کی بیوی کے لئے سختی حدت  
 مقرر کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو چار بیسے تک رکھا، حکم فرمایا ہے اور یہ عورت عدت مقرر فرماتی ہے۔

حضرت محمد بن مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے یہ خبر سنی ہے کہ زید بن جابر نے اسے طلاق واقع ہو جانے سے پہلے حضرت  
 عائشہ سے اسے فرمایا ہے اور یہ روایت فرمائی ہے کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرے اور اسے زیادہ کی سزا بہت سے ڈرایا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ابھی ہے ہر قسم کے عورتوں سے (۱)۔

امام محمد بن حنفیہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں ایلما کی دو قسمیں چوں ایک  
 ایک غضب میں ہوتا ہے اور دوسرا سنا میں ہوتا ہے۔ غضب میں ایلما کی حدت جب چار بیسے گز جائے تو موت مرد سے جدا  
 ہو جاتی ہے اور جو مرد میں سے اسے اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔

عید الرزاقی، محمد بن حنفیہ اور یحییٰ نے عید بن حنفیہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں نے ایک آدمی کو ایلما کی حدت ہوئی، وہ میرا  
 رشتہ دار تھا۔ میرے والد صاحب نے قسم اٹھائی کہ وہ میری ماں سے حقوق زناہیت کرے، انہیں کرے گا، انہیں کہہ دے گا کہ وہ

نہاں ہے۔ چار مہینے گزر گئے تو وہ نے کہا میری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی ہے۔ میرے والد صاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا اگر تو نے نقصان پہنچانے کی نہ طرح تم اٹھان تھی تو وہ تجھ سے جدا ہو گئی اور نہ کہیں۔ امام محمد بن حنفیہ نے حضرت امام عسکریہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرمائی کہ ہمارا ایک بچہ پیدا ہوا وہ ۱۰ سال اور ۱۰ مہینے کا تھا۔ لوگوں نے اس کے باپ کو یہ کہنا شروع کیا کہ وہ بچہ کھڑا رہتا ہے۔ اس کے باپ نے کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اس کی ماں کے قریب نہیں جاؤں گا جب تک کہ یہ بچہ کا درد نہیں چھڑا رہتا۔ لوگوں نے کہا اللہ کی قسم، میری بیوی تجھ سے فارغ ہو گئی وہ میرا بیوی کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور مقدمہ پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے اپنی طرف سے یہ قسم اٹھائی تھی یا اس پر مقدمہ کا اظہار کرتے ہوئے قسم اٹھائی تھی۔ اس بچہ کے والد نے کہا نہیں میں تو بچی صلات چاہتا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اصلاح میں ایلا نہیں ہے۔

امام محمد بن ابراہیم اور محمد بن حمید نے حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہ وہ بچہ چھوڑ گیا کہ میں اپنی بیوی کے دوسرا قریب نہیں جاؤں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میرا خیال ہے تو نے ایلا کیا ہے۔ اس شخص نے کہا میں نے اس نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ بچہ کا اتنا عرصہ دودھ پلائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو ایلا نہیں ہے۔

امام محمد بن حمید نے الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی بیوی کو کہا اللہ کی قسم میں تیرے قریب نہیں جاؤں گا حتیٰ کہ تو اپنے بچے کا درد چھڑا دے۔ حضرت علی نے فرمایا اللہ کی قسم یہ ایلا نہیں ہے۔ امام محمد بن حمید نے عمار سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوالکلام مرثیہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا جب تک کہ وہ بچے کا درد چلائی رہے گی۔ ابوالکلام نے فرمایا میرے خیال میں ایلا، عمار کی حالت میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَوَیْلٌ لِّكَ كَذُوْنُ اللّٰهِ عَظُوْمٌ ثُمَّ جِئْتُمْ عَلٰی (ذکر جرم) غلبہ کے جدا ہوتا ہے۔ ابوالکلام نے کہا میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔ حمار نے کہا میں بھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔

امام عبد الرزاق اور محمد بن حمید نے حضرت زید بن ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ایک عورت سے کہا کیا چلے میں اکیس ماہ سے جدا ہوا کہ میں نے بطلانِ بہتہ پر یہ سے نکاح کیا ہے اور مجھے پتہ چلا ہے کہ اس کے بطن میں کوئی تکلیف ہے بلکہ کہ اللہ کی قسم میں بطلانِ آؤ اور اس سے بات نہ کی۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا پوچھیں گے کہ اس سے پہلے تیرے ساتھ کیا جماعت نہ ہو یا ضروری ہے (۱)۔

امام عبد الرزاق اور محمد بن زید نے حضرت منصور مرثیہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ابوالکلام رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ اپنی بیوی سے کلام نہیں کرے گا۔ میں اس کی جماعت سے پہلے چار مہینے گزر گئے۔ ابوالکلام نے فرمایا ایلا، وہ نہ کہنے کی قسم میں ہوتا ہے اور مجھے قسم اس کے ایلا ہونے کا اندیشہ ہے (۲)۔



امام عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب کوئی شخص ایک عید یا دوسرے عید میں جیسے کہ لے کر آیا اور اس کی قسم پڑھ کر ہو گیا اور اس پر ایلا کا حکم جاری نہ ہوگا۔

امام شافعی، عبد بن حمید اور قتیبہ نے اس حدیث سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں چار عیدیں سے گہمت ایلا نہیں ہے۔

امام عبد بن حمید نے عطاء سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر بیوی سے ایک عید بھی ایلا کرے گا تو اس پر ایلا ہوگا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت انصاری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عید اپنی بیوی کے قریب نہ جانے کی قسم اٹھائی پھر اسے چھوڑ کر کھانسی کی چار عیدیں گزر گئیں تو انہیں نے فرمایا ایلا ہے بیوی اس سے باندھ ہو گئی ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ویرد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے دس دن بیوی کے قریب نہ جانے کی قسم اٹھائی پھر اس پر چار عیدیں گزر گئیں وہ حضرت عبد اللہ کے پاس آیا تو انہوں نے اسے ایلا بتادیا۔

امام عبد بن حمید نے ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر ایک دن کے لئے ایلا کیا تو وہ بھی ایلا ہے۔

امام عبد بن حمید نے انس سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اللہ کی قسم میں تجھ سے آج رات وحلی نہیں کروں گا۔ کسی دن اس وجہ سے ان کے قریب نہیں گیا۔ فرمایا کہ وہ اس کے قریب نہ گیا حتیٰ کہ چار عیدیں گزر گئیں تو وہ ایلا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے قتادہ میں اور ابن المنذر نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے فَمَنْ فَعَلَهَا فَبُذِلَتْ عَنْهُ الْعَقْدَةُ وَرَجِمَ۔

امام عبد بن حمید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الفعی سے مراد جہار ہے۔

امام عبد الرزاق، العسقلانی، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور قتیبہ نے سنن میں حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کئی طرق سے روایت کیا ہے کہ الفعی سے مراد جہار ہے (۱)۔

امام ابن المنذر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ الفعی سے مراد جہار ہے۔

امام ابن المنذر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ الفعی سے مراد جہار ہے (راضی ہوتا)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ الفعی سے مراد جہار ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں اس حدیث سے کہا الفعی سے مراد جہار ہے ان سے کہا کیا آپ نے ان کے علاوہ دوسرے علماء سے یہ مسئلہ نہیں پوچھا، انہی نے فرمایا میری فکر میں وہ اس سے بہت بلند ہیں۔

امام عبد بن حمید نے حضرت انس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الفعی سے مراد گما مٹاتا ہے۔

امام عبد الرزاق نے المصنف میں اور عبد بن حمید نے حضرت انس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ الفعی سے مراد جہار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی عید کی وجہ سے کوئی عذر ہو تو زبان کے ساتھ رجوع کرے (۲)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایسا، ایسی کی کد میان عرض یا مثر

یہ یقین دہانی اور نتیجہ حاکم یہ تو معذور سمجھ جائے گا کہ جس میں کوئی گناہ نہ ہو، جو عیسیٰ بن مریم

اور محمد بن عبد اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسلاف سے روایت کیا ہے کہ انہیں نے منکر سے نیک نفس کے بارے میں کچھ نہیں سنا اور ان کی بیٹی سے یا ان کا بھائی یا کوئی اور ان کی بوسہ پر کسی دوسری وجہ سے اس کے ساتھ وہی نہیں کر سکتا تو مقرر کرنے پر یا وہ اس کو اور ان سے رجوع کرتے اور ان پر راضی ہو جانے تو رجوع نہیں کرتے بلکہ

امام محمد ابن ابراہیم اور محمد بن عبد اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس کا بوسہ سے رجوع نہ کرے بھی رجوع نہ کرے اور محمد ابن ابراہیم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ اس نے بوسہ دہلی میں رجوع کرنے سے انکار کیا تو یہ کافی ہو گا اور نہ۔

امام محمد ابن ابراہیم اور محمد بن عبد اللہ اور ابن جریر نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ایسا کرے پھر چار مہینوں سے پہلے طہارت کر لے تو اس پر (گناہ نہیں ہے) کیونکہ کلمہ حقانی کا اثر اس سے قائلان قاتل و قاتلانہ مطلق و موقوف چھینے والی اس شخص کو کھینچنے والا ہے۔

امام محمد ابن ابراہیم اور محمد بن عبد اللہ اور ابن جریر نے حضرت برہمہ دارمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لوگ یہ امید رکھتے تھے کہ ایسا کر کے کلمہ اور جرم مٹا دے گا (31)۔

امام محمد بن عبد اللہ نے حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس پر گناہ ہے۔  
امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر وہ رجوع کرے گا تو کلمہ اللہ سے گناہ گزر جائے گا اگر نہ کرے گا تو قیام طلاق واقع ہو جائے گی۔ اب گناہ اس پر کسی کی یاد اور حضور نبویؐ۔

### وَإِنْ خَرَّ مُوَالًّیً أَوْ غُلَامًا فَذَلِكُمُ الْفَلَاحُ ۚ وَاللَّهُ سَمِیعٌ عَلِیمٌ ﴿۴۰﴾

”اور اگر بچہ یا غلام یا غلام گرا جائے تو یہ نجات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتے اور جاننے والا ہے۔“

امام علی ابن ابراہیم، مسعود بن منصور، ابن ابی حمزہ اور ابن مردودہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس قریب کو اس طرح پڑھتے تھے وَإِنْ خَرَّ مُوَالًّیً أَوْ غُلَامًا (32)۔

امام ابن جریر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب ایسا ادا کر لے تو اس سے چار ماہ گزر جائے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہوگا (33) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو قریب کر دیا ہے۔

امام شافعی، ابن جریر اور بخاری نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اسے دیکھ کر دیکھا تو ایک روایت میں ہے کہ ایسا کر کے چار مہینے گزر جائیں تو کسی کو توفیق ہو جائے گا (34)۔

امام مالک، ابن ابی شیبہ اور محمد بن ابی حمزہ اور بخاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب ایک شخص سے

1. مصنف: ابی حمزہ، صفحہ 463، 11622، 2. ریاض الصلوٰۃ، صفحہ 1403، 16811، 3. تفسیر طبری، ج 1، صفحہ 519، 519

4. مصنف: ابی حمزہ، صفحہ 453، 1643، 5. تفسیر طبری، ج 1، صفحہ 520، 6. ایضاح، ج 2، صفحہ 632









نے عورت سے پوچھا کیا تو میں سے عارضی ہے؟ عورت نے کہا ہاں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم دونوں اپنے سر قریب کر دو۔ پس آپ ﷺ نے عورت کی پیشانی مرد کی پیشانی کے اوپر رکھی۔ پھر یہ فرمائی اے اللہ ان کے درمیان ولایت پیدا فرما، ان کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت عطا فرما۔ پھر رسول اللہ ﷺ پہنچے کے ایک بازو سے گزارے، اور آپ کے ساتھ حضرت عمر تھے۔ ایک عورت سر پر رکھیں اٹھائے ہوئے سامنے آئی۔ جب اس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو کہا میں نبیؐ کی بیوی دو آ کر نبی کریم ﷺ کے پاس چوٹنے لگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرا دور تیرے غلام کا یہ حال ہے، نہ نے کہا قسم ہے ان ذات کی جس نے آپ کو کفر سے فوجا رکھے دوسرا اس سے زیادہ خوب نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

ناجی ابوہشام اور یونس نے دلائل میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حدیث سے اس طرح کا واقعہ نقل فرمایا ہے۔  
ناجی مسلم ابو داؤد اور نسائی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انسان کے ہر ہڈ پر ہر صحت صدقہ ہے۔ ملاقات کرنے والے پر صحت کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا صدقہ ہے۔ اہل البیہ سے محبت صدقہ ہے، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہر آدمی میں سے کوئی ایسی شے ہے جو اس سے اور اس صدقہ کا ثواب ملتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں، اگر ایسا ہوتا تو ہر آدمی اس سے کوئی شخص تراہم جگہ پہنچ لیا تو کیا مومن ہو جاتا؟ (۱)

۱۔ مہتممی نے اصعب میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مالدار لوگ اگر میں سے بڑھ گئے۔ فرمایا کیا تم ناز میں نہیں پڑتے، روزے نہیں رکھتے اور جہاد نہیں کرتے۔ میں نے عرض کی کہ یوں نہیں۔ وہ بھی امانی طرح غلام، زورور جہاد کرتے ہیں اور وہ صدقہ دیتے ہیں، ہم صدقہ نہیں دیتے، فرمایا تیرا یہی شخص کی بات سننا جو سن کر کہیں کہیں پھر تیرا الہ حاجت کو بیان کرنا یہ بھی صدقہ ہے۔ تیرا کسی ذہنی شخص کی راستہ کی طرف ہدایت کرنا صدقہ ہے اور ضعیف کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا بھی صدقہ ہے اور بیوی کے پہلو میں سونا بھی صدقہ ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کوئی شخص اپنی خواہش پوری کرنا ہے اور اسے اجر ملتا ہے؟ فرمایا جتنا تمہارا کیا خیال ہے اگر تو قبر میں سے ایا کر کہو کیا تمہارے پاس (یا نہیں)؟ میں نے کہا گناہ ہوں، فرمایا کیا تم شرکاء شمار کرتے ہو اور نیکی کا حساب نہیں لگاتے؟ (۲)

۲۔ مہتممی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرا بیوی زوجہ سے جماع کرنا اس میں تیرے لئے اجر ہے، میں نے کہا اپنی شوکت کو پورا کرنے میں تیرے میرے لئے اجر ہوگا؟ فرمایا جتنا تو تیرے لئے چاہیو، پھر وہ دن آئے گا اس سے خیر کی امید رکھنا اور پھر وہ فوت ہو جائے تو کہہ تجھے ثواب ہوگا؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم نے اسے پورا کیا تھا؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے، فرمایا کیا تو نے اسے ہدایت دی؟ میں نے کہا نہیں، لہذا اللہ نے

اسے ہدایت دی تھی۔ فرمایا تو نے اسے رزق دیا؟ میں نے کہا نہیں، مگر اللہ تعالیٰ نے اسے رزق دیا تھا۔ فرمایا اسے طلال میں نہادو اور اسے حرام سے بچا۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو اسے زندہ کرے گا۔ اگر چاہے مجھ کو اسے مارے گا اور میرے لئے اجر ہوگا۔

امام ابن اسنی ہمارا یوسفیم نے الطب النبوی میں اور سیوطی نے شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ہر جمعہ اپنی بیوی سے جماعت کرے تو اس کے لئے دو اجر ہوں گے۔ ایک جمعہ کے غسل کا اور دوسرا جماعت کے غسل کا اجر۔

امام سیوطی نے شعب میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں اپنے غسل کو حرام پر مجبور کر رہا ہوں اس سبب کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ایک ایسی روح نکالے گا جو اللہ کی تسبیح بیان کرے گی۔

امام عبدالرزاق نے المصنف میں حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور عرض کی کہ اس کا خاوند اس کے ساتھ جماعت نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بلا سمجھا اور وہ چوتھی تو اس نے کہا بولنا ہوا ہو گیا ہوں اور میری طاقت ختم ہو گئی ہے۔ حضرت عمر نے پوچھا کیا تو ہر جمعہ ایک مرتبہ جماعت کرتا ہے۔ اس نے کہا اس سے تو زیادہ مرتبہ کرتا ہوں۔ حضرت عمر نے پوچھا کتنی مرتبہ کرتا ہے؟ اس نے کہا ہر طہر میں ایک مرتبہ۔ حضرت عمر نے عورت سے فرمایا تو پہلی سہاں میں اتنی طاقت ہے جو ایک عورت کے لئے کافی ہے۔

وَالْحَالِقُ يَتَرَضُّ بِأَنْفِهِ ثَلَاثَةً قَرَوَاتٍ وَلَا يَجْلُ لَكُنْ أَنْ  
يَكْتُمَنَّ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِمْ إِنْ كُنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ ۖ وَهُمْ لَكُفٌّ أَحْسَىٰ بِرَدِّهِمْ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ۚ  
لَكُنْ وَمِثْلَ الَّذِي عَلَيْهِمْ بِالنَّعْرُوفِ وَلِلَّذِينَ جَاءُوا عَلَىٰ  
وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

”اور حلاق دلی ہوئی عورتیں دو کے رکھیں اپنے آپ کو تین حیضوں تک اور جائز نہیں ان کے لئے کہ چھپائیں جو پیدا کیا ہے اللہ نے ان کے دھنوں میں اگر وہ ایمان رکھتی ہوں اللہ پر اور روز آخرت پہ ان کے خاوند زیادہ تقار ہیں ان کو کوفتے کے اس مدت میں اگر وہ ارادہ کریں اصلاح کا اور ان کے بھی حقوق ہیں (مردوں پر) جیسے مردوں کے حقوق ہیں ان پر دستور کے مطابق لہجہ مردوں کو عورتوں پر نصیحت ہے اور اللہ تعالیٰ عزت والا حکمت والا ہے۔“

امام ابو داؤد ابن ابی حاتم اور سیوطی نے شعب میں ۱۰۱۰ روایت زید بن اسلم لافساد یہ سے مروی ہے فرماتی ہیں مجھے عہد رسالت





[illegible]

۱۴۔ ایک شعلہ دار قہر میں کہتا ہے کہ "میری زندگی بے گنت سالوں سے صرف ایک ہی چیز کے لیے تھی۔ اب اسے حاصل کر رہا ہوں۔" وہ اس کی طرف بڑھتا ہے۔

امام عبدالرزاق محدث ابن حمید و کوفی نے حضرت مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ کئی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دیا پھر ان کو ترک (تہور) کر دیا اور کفر کر کے اہل کتاب بنے یا یہ کہ کفر سے رجوع کر لیا۔ بعض نے فرطت کے بعد شخص کو نہ میں طلاق کرنے کے لئے بھیجی تو اس کا خدا کو بار اور جس مرد کی میں سے خود سے رجوع کر لیا۔ اور ان میں سے بعض نے طلاق کے پھر آئے۔ حضرت عمر نے ان سے کہا کہ اگر وہ ان کے بیٹوں میں سے تھے تو آپ کو اس مسئلہ سے یاد ہے۔ پھر فرماتے ہیں یہ افسوس تو ہے کہ تمہارے بعض نے ان کے لئے یہ بیعت کیا کہ یہ مرد اس کا زیور و حق و اور ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں بھی اپنی راسخہ سے یاد ہے۔

ہم شاعری میں لائق جہد میں ہر قسم کی صورت عملی میں ہوں۔ ہر وقت آپ کے فرمانے میں میں ہوں کہ  
فعلی کرنے سے بچے۔ ہر قسم کی صورت عملی میں ہوں۔ ہر وقت آپ کے فرمانے میں میں ہوں کہ

[illegible]

7. ايضا مله 3 صف 56, 57, 58

$$= \frac{1}{2} \rho'(\alpha) = -\frac{1}{2} \frac{\partial}{\partial \alpha} \ln L(\alpha) = -\frac{1}{2} \frac{\partial}{\partial \alpha} \left( \sum_{i=1}^n \ln f(x_i; \alpha) \right)$$



عورت کو بیٹھ نہ آیا اور درجہ پانچویں شخص سے نفع تھا۔ پھر حیان سر لٹیر ہو گیا، میں نے کہا آپ کی بیوی تمہاری وارثت کا مولیٰ کرتی ہے حیان نے اپنے خاندان، اول کو کہا۔ مجھے عثمان کے پاس اٹھا کر لے جاؤ، وہ اٹھا کر لے گئے تو انہوں نے اپنی بیوی کے بارے کو لکیر، حضرت عثمان کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے اور زید بن ثابت بھی موجود تھے، حضرت عثمان نے ان دونوں حضرات سے پوچھا تمہاری میں مسئلہ میں یہ رہے ہے؟ دونوں نے فرمایا: ہاں ہمارا ماننا یہ ہے کہ اگر یہ شخص مر جائے تو عورت وارث ہوگی، عورت مر جائے تو مرد اس کا وارث ہوگا۔ یہ ان دونوں سے کسی سے جو شخص سے ماہیں ہوئی ہیں نہ تین یا نہ کچھ مردوں سے ہے، جو ابھی شخص کی عمر کو کس جتنی ہیں۔ پھر یہ شخص پر بیعت کرنا۔ نے کیا نہ، کہ عرصہ میں پھر یہ ہو یا نہ اور عرصہ میں جو نہ ہو۔ میں نے اپنی بیوی سے اپنی بیٹی نے، جب درجہ پانچواں ہوا تو حضرت ابی جعفر شروع ہوا پھر دوسرا جعفر آیا پھر زید بن ثوبت، تو جب جب کراچی عورت کو تیسرا جعفر نہیں آیا تھا، تو اس عورت نے منوفی اعتبار ازچہ کی عدت گزار دی، اور خاندان کی وارثت سے معز کیا۔

امام ابو داؤد و ترمذی، ابن ماجہ، دارقطنی، ابن کثیر (انہوں نے اس کو صحیح کہ ہے) اور بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وراثت کی حالات، دو طوائف ہیں، اور اس کی عدت دو شخص ہیں (۱)۔ ابن ماجہ اور بیہقی نے ابن عمر سے اس کی شکل و صورت حدیث روایت کیا ہے (۲)۔

امام عبد الرزاق اور بیہقی نے حضرت زید بن ثوبت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں طلاق مردوں کے اعتبار سے ہے، اور عدت مردوں کے اعتبار سے ہے (۳)۔

امام عبد الرزاق اور بیہقی نے حضرت علی، ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں طلاق مردوں کے اعتبار سے ہے، اور عدت مردوں کے اعتبار سے ہوگی (۴)۔

امام، کتب اور بیہقی نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں طلاق مردوں کے لئے ہے اور عدت عورتوں کے لئے ہے (۵)۔

امام مالک نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مستحکم کی عدت ایک سال ہے (۶)۔  
**وَلَا يَجْعَلُ اللَّهُ لَكُمْ فِي مَالِكِكُمْ مَلَائِكَةً فِي مَالِكِكُمْ**

ابن عبد الرزاق، ابن جریر، ابن کثیر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عورت اپنے حمل کو چھپاتی تھی حتیٰ کہ وہ دوسرے خاندان کے لئے رزق بنی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس آیت میں سے منع فرمایا ہے (۷)۔

1۔ چہ بن ترمذی، ترمذی، ابن ماجہ، ابی داؤد، احمد، 296: 282 (۱)۔ مطبوعہ دارکتب العلمیہ، بیروت۔

2۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۲، صفحہ 537 (2073)۔ 3۔ سنن کبریٰ از نسائی، ابی الطریق، ابی مال، واحد، جلد ۲، صفحہ 369۔

4۔ بیضا، جلد ۱، صفحہ 370۔ 5۔ نو طائفا، کتب، ابی جعفر بن عبد الطریق، جلد ۲، صفحہ 562 (70)۔ مطبوعہ دارکتب العلمیہ، بیروت۔

6۔ بیضا، جلد ۲، صفحہ 583 (71)۔ 7۔ تفسیر طبری، در ریاضت، جلد ۲، صفحہ 539۔

۱۔ ابوبکر بن حبیب نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ جو شخص اپنے مومنوں کو بھڑکائی میں اور دوسرے کو نہرونی طرف مصوب کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے انھیں اس بات سے منع فرما دیا۔

۲۔ مومن بن جریر ابن ابی حمزہ وادار ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس آیت میں **خَالِقِ الذِّفَّافِ اَنْرَ حَاطِیْہِمْ** سے مراد جنس اور جنس ہے، عورت اور حامد، تو اس کے لئے جس کو صحیحاً قابل نہیں ہے۔ اگر حاتمہ کو تو جنس کو نہ چاہیے (۱)۔

۳۔ امام محمد بن حنفیہ، ابی سعید بن منصور، ابی داؤد و ترمذی نے حضرت ابیہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ اس آیت میں **خَالِقِ الذِّفَّافِ اَنْرَ حَاطِیْہِمْ** سے مراد جنس اور بچہ بچہ ملت کے لئے یہ کہنا کہ جن جن میں حاتمہ ہوں وہ بچہ کو روٹھنے سے نہ ہو اور نہ یہ کہ جس میں حاتمہ ہوں اور اس بچہ کو وہ ملت نہ ہو اور نہ کہ جس میں حاتمہ نہیں وہ بچہ کو وہ حاتمہ ہو (۲)۔

۴۔ امام بن جریر نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں نہیں یہ خبر سچی ہے کہ **خَالِقِ الذِّفَّافِ اَنْرَ حَاطِیْہِمْ** سے مراد جنس ہے اور یہ خبر بھی سچی ہے کہ اس سے مراد جنس ہے (۳)۔

۵۔ ابی سعید بن منصور، ابی داؤد اور ترمذی نے حضرت ابیہ رحمہ اللہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ اس آیت سے مراد جنس ہے (۴)۔

۶۔ ابی سعید بن منصور اور ترمذی نے عکرمہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں **خَالِقِ الذِّفَّافِ اَنْرَ حَاطِیْہِمْ** سے مراد جنس ہے (۵)۔

**وَلَقَدْ لَقِیْنَا اَحْمَقَ یَوْمَ یُؤْتِیْہِمْ ذِیَ الذِّکْرِ**

۱۔ امام ابن جریر، ابی داؤد اور ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں جب امر اپنی بولی کو ایک طلاق دے یا دو طلاق دے جب کہ وہ حاتمہ ہو تو اس میں تک و دو کا خافہ کو حق دار ہے اور عورت کے لئے اپنے میں کو بچھا، علانی نہیں ہے (۱)۔

۲۔ ابی داؤد نے حضرت عقیق بن حیان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ **وَلَقَدْ لَقِیْنَا اَحْمَقَ یَوْمَ یُؤْتِیْہِمْ ذِیَ الذِّکْرِ** سے مراد عورت کے اندر رجس کرنا ہے۔ یہ ظاہر قبیلہ کے ایک شخص کے تحت ذرا نہ ہوا۔ اس نے اپنی بولی کو طلاق دی جب کہ اسے عورت کے حمل کے متعلق حیرت نہ ہو اس سے۔ جو نہ کر لیا اور اس نے اپنے کو براہ راست لے لیا۔ پھر اس نے بچہ تھوڑا دور مرگیا اور اس کا بچہ بھی مر گیا۔ اس کے تھوڑے دن بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **اِنْکَلَبْ اِلَیْہِمْ فَاَنْکَلَبْ اِلَیْہِمْ فَاَنْکَلَبْ اِلَیْہِمْ فَاَنْکَلَبْ اِلَیْہِمْ**۔ پس اس آیت نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لئے بیان فرمایا کہ انہوں نے عورتوں کو طلاق کیے دینی ہے اور کیے عورتوں نے انکار کرنا ہے۔

۱۔ تفسیر ابن جریر، روایت نمبر ۲۱، جلد ۲، صفحہ ۷۰۱

۲۔ تفسیر ابن جریر، روایت نمبر ۲۱، جلد ۲، صفحہ ۷۰۱

۳۔ تفسیر ابن جریر، روایت نمبر ۲۱، جلد ۲، صفحہ ۷۰۱

۴۔ تفسیر ابن جریر، روایت نمبر ۲۱، جلد ۲، صفحہ ۷۰۱

۵۔ تفسیر ابن جریر، روایت نمبر ۲۱، جلد ۲، صفحہ ۷۰۱

۶۔ تفسیر ابن جریر، روایت نمبر ۲۱، جلد ۲، صفحہ ۷۰۱









کی۔ وہ اسے طلاق دینا جب عدت گزارنے کے قریب ہوئی تو رجوع کر لیا۔ پس اس نے یہ معاملہ کئی دفعہ کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ میں ان کے لئے عین عافیت مقرر فرمائیں ایک اور دو اطلاق تک رجوع کر سکتا ہے۔ تیسری عافیت کے بعد رجوع کا حق نہیں ہے حتیٰ کہ وہ دوسرے نکاح سے خارج کرے۔

۱۱۵۔ ابن الجوزی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ان کے پاس ایسے عورت تھیں اور عطلاق کے مستعمل پر چھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا منکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: **الْفَلَاحِيُّ مَرْثِيٌّ** **فَالْفَهْلُكَ يَمْعُزُ وَبِأَوْشَرِ نِيْطٍ بِأَحْسَنِ**۔

۱۱۶۔ ابن کثیر نے اور نسائی اور ترمذی نے حضرت انس عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ **وَإِنَّهُ طَلَّقْتُ بِكُلِّ لَفْظٍ بِأَنْتَ صَاحِبُ** **لَفْظٍ خَرُوفٍ وَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ يَكُنْتَ مَعَ خَلْقٍ أَفْهَقٍ أَنْ تَكُنْ يَوْمَئِذٍ بِاللَّحَى وَالنَّوْبِ وَالْأَجْوَدِ** **يَكُونُ لَفْظٌ أَكْثَرُ مِنْ مَرْثِيٍّ** (۲۲۸) کی آیت کریمہ نازل ہوئی کہ یہ کسی ایسے مرد یا عورت کو طلاق دینا تھا جو وہی شخص رجوع کا زیادہ حق دار سمجھا جاتا تھا اگرچہ وہ تیس مرتبہ بھی عطلاق دے دے اور وہ جس سے نکاح منسوخ کر دیا تھا یا اگر بالکل کھلائی مَرْثِيٌّ **فَالْفَهْلُكَ يَمْعُزُ وَبِأَوْشَرِ نِيْطٍ بِأَحْسَنِ**۔ (۱)

۱۱۷۔ عبد الرزاق نے حضرت ثوری و مسدد اور نسائی نے حضرت عقیلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ یہ باہمت میں ایک شخص اپنی بیوی کو بیش طلاق یا پھتا رہا تھا اور اس پر کوئی عدت نہیں ہوتی تھی۔ پس وہ دوسرے نکاح سے نکاح کر لیتی تھی اگر وہ چاہتی تھی۔ ایک غیرت مند شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی اور مجھے نہ پڑے کہ وہ کسی اور سے نکاح کر لے گی اور اس کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ کسی اور کا ہو جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **الْفَلَاحِيُّ مَرْثِيٌّ**۔ پس اس آیت کریمہ نے باقی ہر طلاق کو منسوخ کر دیا۔

۱۱۸۔ ابن عبد بن عیسیٰ نے حضرت قتادہ و مسدد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہر طلاق کے لئے ایک شخص ہے۔ پس اس آیت کریمہ سے انہیں عطلاق کی تمام صورتوں کو منسوخ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے طلاق کی مدت چھ مہینے فرمائی۔ اگر مرد نے بیوی کو تین طلاقیں دی ہوں تو جب تک وہ عدت میں ہے مرد کو رجوع کا زیادہ حق ہے۔

۱۱۹۔ ابوداؤد و عبد الرزاق و مسدد بن منصور و احمد و عبد بن مسعود و ابوداؤد (نے اللہ تعالیٰ کی) میں جبریل و ابن مسعود و ابن ابی حاتم و انہما میں مرویہ بتاتی ہے اور ابن کثیر و مسدد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ میں نے آیت کریمہ: **الْفَلَاحِيُّ مَرْثِيٌّ**۔ پھر تیسری طلاق کہاں ذکر ہے۔ فرمایا: **بِأَوْشَرِ نِيْطٍ بِأَحْسَنِ**۔ تیسری طلاق کا ذکر ہے۔ ابن مردودہ اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ پھر فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے توفی کا فرمان سنا ہے **الْفَلَاحِيُّ مَرْثِيٌّ**۔ پھر تیسری طلاق کا ذکر کیا ہے فرمایا:

النفس۔ یہاں حسن۔ تیسری طلاق کا ذکر ہے (۱)۔

امام اہلبیتؑ نے مساکم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نافع بن ازارق نے ان سے پوچھا کہ مجھے اطلاق مرفوضی کے متعلق کچھ بتائیے کیا عرب زمانہ جاہلیت میں تین طلاقیں جانتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، عرب تین طلاقیں قطع تعلق کرنے والی جانتے تھے کیا تو نے اُن کی کو قول مجھ سنا کہ اسے اس کی بیوی کے رشتہ داروں نے بچہ لیا اور کہا ہم تجھ سے رشتہ نہیں اٹھائیں گے حتیٰ کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دے تو نے اسے بہت تعظیم دی ہے۔ اس نے کہا اے میری بیوی تجھے عاق ہے۔ اسی طرح لوگوں کے امور دے دیتے ہیں اور تو مصیبت ہے۔ عورت کے رشتہ داروں نے کہا کہ نہی قسم ہم تجھ سے لاٹھی نہیں اٹھائیں گے جب تک کہ تو اسے تین طلاقیں نہیں دے گا۔ انہی سے کہا تو مجھ سے جدا ہو جا اور اپنی لاٹھی سے بتر ہے، لاٹھی میرے سر پر چلتی رہے گی۔

عورت کے رشتہ داروں نے کہا لاٹھی نہیں اٹھائیں گے جب تک کہ تو اسے تین طلاقیں نہیں دے گا۔ اُنہی نے کہا تو مجھ سے جدا ہو جا اے خوفنا فریق والی، کسی قسم کی قطعہ پڑمت نہیں ہے۔ اسی طرح تو ہم میں ٹھہری رہی اسی طرح تجھے۔ تو کسی تہلیل کے نہ جو اس کا حرا رکھنے میں بھی حری طرح لوگوں کی لڑکیوں کا حرا رکھنے والا ہیں۔

امام نسائی، ابی داؤد، ابن جریر، دارقطنی اور بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عورت کے فیض سے پاک ہونے کے بعد جماع سے پہلے ایک طلاق دے پھر جب اسے فیض آئے، پھر پاک ہو تو دوسری طلاق دے پھر اس کو چھوڑ دے کہ کتنی کدو پھر پاک ہو جائے اس کے بعد اگر چاہے تو طلاق دے (۲)۔

امام عہدین حید نے حضرت جابر حدیث سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مرد اپنی بیوی کو کھڑکی کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق دے، پھر جب اسے فیض آئے پھر پاک ہو تو اس کا ایک قرعہ مکمل ہوا۔ پھر دوسری طلاق دے پھر اسے دوسرا فیض آئے تو یہ طلاقیں نہیں اور دوسرے پھر اللہ تعالیٰ نے تیسری طلاق کا ذکر فرمایا، مَا مَسَّكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسَّرَ بِهِ نِقَابَ أَحْسَانٍ مَّارَءٍ اسے اگر چاہے تو اس خبر میں طلاق دے دے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قرآن میں النسیہ سے مراد طلاق ہے، بتیغی سے عدلی کے طریق سے دوا مالک اور ابو صالح بن ابی عباس اور دین مروان ابی مسعود رضی اللہ عنہم اور دوسرے کتاب کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اطلاق مرفوضی یہ وہ حد ہے جہاں تک انسان رجوع کر سکتا ہے، یعنی جب ایک طلاق دے یا دو طلاقیں دے پھر روک لے اور معروف طریقہ سے اس سے رجوع کرے یا خاصوش رہے حتیٰ کہ اس کی عدت ختم نہ ہو جائے۔ جس ایسی صورت میں مرد رجوع نہ کرے اور حقی دار ہو گا۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب مرد اپنی بیوی کو طلاق دے تو اسے تیسری طلاق رہنے میں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔ پھر اگر مرد اسے معروف طریقہ سے روک لے تو



تھیں؟ اس نے کہا ہاں فرمایا تو اپنی عورت کو جو نہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا یہاں ہو گیا جیسا تو نے کہا تھا۔  
 فرماتے ہیں ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو گزشتہ رات ستاروں کی تعداد کے  
 برابر طلاقیں دے دی ہیں اور پوچھا کرتے ہیں کہ اسے کیا بارگاہی یہ کہا تھا؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا تو اپنی بیوی کو جو نہ چاہتا تھا؟  
 اس نے کہا ہاں۔ فرمایا اسی خرم ہے جیسا تو نے کہا ہے۔ پھر فرمایا کہ عائشہ نے طلاق کا اس پر بیان فرمایا ہے۔ جس جس نے اپنی  
 بیوی کو طلاق دی جیسا کہ اللہ نے قلم فرمایا ہے۔ جس جس نے اپنے نکاح میں کر دیا جیسا ہے اور جس نے اپنے اوپر معاملہ کو خط و سطر  
 کیا تو میں بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کروں گا۔ اللہ کی قسم تم اپنے اوپر معاملہ کو خط و سطر نہیں کرو گے اور ہم اس کو ہی طرح تم پر  
 محمول کریں گے جیسا تم کہو گے (۱)۔

امام بخاری نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس عورت کو دخول سے پہلے جن طلاقیں دی  
 گئی ہیں وہ دخول پر عورت کی طرح ہے (2)۔

امام مالک، شافعی، ابو داؤد اور بخاری نے محمد بن ایاس بن اہلبیر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے اپنی بیوی کو  
 جن طلاقیں دیں جب کہ ابھی تک اس نے دخول نہیں کیا تھا۔ پھر اس نے دوبارہ اس سے نکاح کر لیا وہ مسئلہ پوچھنے کے  
 لئے آیا تو میں اس کے ساتھ گیا تاکہ اس کے لئے مسئلہ پوچھوں۔ اس نے ابو ہریرہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا تو انہوں نے  
 فرمایا ہمارا خیال تو یہ ہے کہ جب تک روکی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے اس وقت تک تو اس سے نکاح نہیں کر سکتا ہے۔  
 اس نے کہا میں نے اسے ایک بارگی طلاق دی تھی۔ ابن عباسؓ نے فرمایا جو کچھ میرے ہاتھ میں تھا وہ تو نے چھوڑ دیا ہے (3)۔

امام مالک، شافعی، ابو داؤد اور بخاری نے حضرت معاذ بن ابی عیاضؓ اور انصار بن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عبداللہ  
 بن زبیرؓ اور عہد بن عمرؓ کے پاس جیسے ہوئے تھے کہ ان کے پاس محمد بن ایاس بن کثیر آیا اور کہا کہ ایک دیہاتی نے اپنی بیوی کو  
 دخول سے پہلے جن طلاقیں دی ہیں، تمہاری اب کیا رائے ہے۔ ابن عمرؓ نے کہا ہمارے اس مسئلہ میں کوئی قول نہیں ہے، تم  
 کہیں مجھ کو اور ابو ہریرہؓ کے پاس جاؤ، میں ان دونوں کو حضرت عائشہؓ کے پاس پھوڑ کر آیا ہوں، ان سے جا کر پوچھو اور مجھے اور  
 مسئلہ و الفت کیا تو ان مجھ سے ابو ہریرہؓ سے کہا اسے ابو ہریرہؓ و فتویٰ دو تمہارے پاس ایک مشکل مسئلہ آیا ہے، ابو ہریرہؓ نے  
 فرمایا ایک طلاق تھہ ہے اسے جدا کر دینی ہے اور تین اسے حرام کر دیتی ہیں حتیٰ کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے، ابن  
 عباسؓ نے بھی اسی طرح فرمایا (4)۔

امام مالک، شافعی اور بخاری نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص مجدداً عہد بن عمرو بن العاصؓ کے پاس  
 اس شخص کا مسئلہ پوچھنے کے لئے آیا جس نے اپنی بیوی کو چھوڑنے سے پہلے جن طلاقیں دی تھیں، میں نے کہا بارگاہی ایک  
 طلاق ہے، عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا تو فیصلہ کرنے والا ہے، ایک اس کو جو اگر دیتی ہے تو حق اسے حرام کر دیتی ہیں حتیٰ کہ وہ

کئی دوسرے خاندان سے نکاح کر لے (1)۔

امام شافعی اور بیہقی نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا ہے۔ فرمایا تم میں کوئی ہے؟ اور حنائی نے کہا میں نے (2)۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاق دے دے تو وہ اس کے لئے حلال نہیں ہے حتیٰ کہ وہ دوسرے خاندان سے نکاح کر لے (3)۔ بیہقی نے تیس ابن ابی حازم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے مغیرہ بن شعبہ سے مسئلہ پوچھا تو میں بھی وہاں موجود تھا، اس نے پوچھا میں نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے۔ مغیرہ نے فرمایا تم میں سے اسے حرام کر دیا اور ستانوں نے اسکا (4)۔

امام طبرانی اور بیہقی نے حضرت سید ابن خلفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جنتا کو خلافت مبارک ہو، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں اور تو خوشی کا اظہار کر رہی ہے۔ جا تجھے تین طلاق ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے اپنے کپڑے لپیٹ لئے اور عدت گزارنے تک بیٹھی رہی۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف بظہر اور اسی ہزار بطور صلہ بھیجے۔ جب مال بچانے والا اس کے پاس پہنچا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جانتی کہ اس نے میرے حبيب کی طرف سے یہ تحفہ مال ہے۔ جب حضرت حسن کو اس کی یہ بات پہنچی تو آپ رونے لگے اور فرمایا اگر میں نے اپنے نانا جان رضی اللہ عنہ سے نہ سنا ہوتا (یا فرمایا) میرے باپ نے مجھے بیان نہ کیا ہوتا کہ جو شخص افراد کے وقت اپنی بیوی کو تین طلاق دے یا فرمایا غیر عدت میں یا کو تین طلاق دے تو وہ اس شخص پر حلال نہیں ہے حتیٰ کہ وہ دوسرے خاندان سے نکاح کرنے تو میں اس حالت سے رجوع کر لیتا (5)۔

امام شافعی، ابو داؤد، حاکم اور بیہقی نے حضرت دکان بن عبد بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہے اس نے اپنی بیوی سے تین طلاق دے دیں پھر اس نے اپنے اس والد کی اطلاع حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش کی اور کہا کہ میں نے ایک خلاق کا ارادہ کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم تو نے خط ایک کا ارادہ کیا تھا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم میں نے صرف ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ دعوت اس کو دہلیں کر دی، پھر اس نے دوسری طلاق حضرت عمر کے زمانہ میں دی تھی اور تیسری عثمان کے زمانہ میں دی تھی (6)۔

ابو داؤد اور ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم انہوں نے اسے صحیح کہا ہے اور بیہقی نے عبد اللہ بن علی بن زید بن کاندلجہ سے ابن ماجہ کے مسئلے سے روایت کیا ہے کہ دکان نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیں، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔

2۔ سنن ترمذی از بیہقی، باب من علل ابطال، جلد 7، صفحہ 397

1۔ منہ اعلام مالک، جلد 2، صفحہ 570 (38)

3۔ بیہقی، جلد 7، صفحہ 335، باب من علل ابطال، ابن ماجہ، جلد 7، صفحہ 336

5۔ ایضا

6۔ تہذیب حاکم، جلد 2، صفحہ 218 (2828) مطبوعہ دار الفکر بیروت



امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رکنا نے ایک مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیر تو اس پر لوگوں کو شدید غم ہوا اس سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تو نے اسے کیسے طلاق دی تھی؟ اس نے کہا میں نے ایک مجلس میں تین طلاقیں دی تھیں۔ فرمایا ہاں یہ تو ایک طلاق ہے، اگر تو چاہے تو رجوع کر لے پس اس نے رجوع کر لیا۔ اس مجلس کا نظریہ یہ تھا کہ ہر طہر میں ایک طلاق ہے، ایسی طریقہ ہے جس پر لوگوں کا عمل ہے اس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ﴿لَا تَحْضُوا حَتَّىٰ يَبْدَأَ تَوَلَّوْا﴾ (الطلاق: 1) (۱)

امام ابو داؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب تو ایک مرتبہ سے (یعنی ایک لفظ سے) تین طلاقیں دے گا تو ایک طلاق ہوگی۔

امام حاکم نے روایت کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے اس روایت کو صحیح بھی کہا ہے کہ ابو الجوز اور صالحہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور پوچھا کیا آپ کو مضموم ہے کہ زیادہ رسالت میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں؟ فرمایا ہاں۔

امام بیہقی نے حضرت صہبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس عورت کے ساتھ دخول نہیں ہوا اس کی طلاق ایک ہے (۲)۔

امام ابن عدی اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شیخ کو بتا دیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پوچھا کہ جب کوئی شخص ایک مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو اسے ایک پر محمول کیا جائے گا، لوگ گروہ گروہ اس کے پاس آکر یہ مسئلہ سننے لگے۔ انہیں کہتے ہیں میں بھی کیا اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک شیخ نکلا، میں نے پوچھا ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے والے کے متعلق تو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا سنا ہے۔ اس نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی نہ سنا ہے کہ مرد اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دے تو اسے ایک طلاق کی طرف پھیر دیا جائے گا۔ میں نے پوچھا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کیسے سنا ہے؟ اس نے کہا میں نے آپ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک مجلس میں دے دے تو وہ اس سے جدا ہو جائے گی اور اس پر محمول نہ ہوگی حتیٰ کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ میں نے کہا انہوں نے یہ تھوڑا بہت میرے قول کے خلاف ہے۔ اس نے کہا صحیح یہی ہے، لیکن مان لو لوگوں نے مجھ سے اس قول کا ارادہ کیا ہے (۳)۔

امام بیہقی نے مسلم بن حضرت جعفر الماسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص جہالت کی وجہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دے تو وہ اسے سنت کی طرف لوٹ کر آئے ایک طلاق بناوے گا، یہ لوگ یہ مسئلہ تمہاری طرف سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاذ اللہ! یہ جہاد قول نہیں ہے جس نے تین طلاقیں دیں وہ جانی ہی نہیں بچتی اس نے کئی چیزیں (۴)۔

۲۔ ابن ماجہ فی طلاق ص ۱۷۷ جلد ۷، صفحہ ۳۳۵

۴۔ ابن ماجہ جلد ۷، صفحہ ۳۴۰

۱۔ سنن کبریٰ از بیہقی باب جعل لکھات واحدہ جلد ۶، صفحہ ۳۳۹

۳۔ مصابیح مصلیٰ لکھات واحدہ جلد ۷، صفحہ ۳۳۹

میں پہنچی۔ حضرت ہمام صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو عورت کو جنات کی دعا دی یا مہمان ہوئے ہوئے تین ظلوں: ۱۔ عورت میں سے بری ہے (۱)۔

اب مومنین ماچے حضرت اچھی سرائے سے روایت فرماتے ہیں میرے نے اہل بدعت نہیں سے کہا کہ مجھے کوئی طلاق کے متعلق بتاؤ۔ اس نے کہا میرے ماننے نے مجھے جن علاقوں میں تھیں جب کہ وہ ہمیں کی طرف کیے ہوئے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو جاننے پر روکا۔

وَلَا يَهْدِيكُمْ إِنْ مَضَيْتُمْ وَاسْتَكْبَرْتُمْ عَنْ تِلْكَ الْحُكْمِ إِلَّا الْإِذْنُ مِنْ رَبِّكُمُ الْأَوَّلُ فَإِنْ نَحْنُمُ إِلَّا نَحْنُ مُعَذِّبُونَ  
فَلَا جُنْدَ لَكُمُ الْيَوْمَ إِلَّا بِنَاؤِكُمْ لَا تَلْقَوْنَ فِيهَا كَبَابًا وَلَنْ نَبْعَثُ عَنْدَهُمْ فِئَةً مِمَّنْ تُهِنُّ الْفِيلُونَ

[illegible]

المسلمین جو یہ دلائل اسناد و روایات پر مبنی مانتے تھے ان کے لئے یہی حکم تھا کہ اگر ان کے لئے کوئی دلیل نہ ملے تو وہ اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔ (3)۔

وامم اکبر جبر نے کیا جرت؟ محمد اللہ سے روایت کیا ہے کہ: میں نے یہ روایت کرنا حضرت عیسیٰ بن مہر اور حبیبہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں سنا نہیں ہوئی۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو بھیج دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر آؤ تو اس کا اس پانچ ماہوں کا بیٹا تھا؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے اسے لے کر آیا اور حاضر کرکے۔ پوچھا میرے لئے یہ بیٹا کون ہے؟ یہ کہتا ہوں کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہے۔ اور ابو اذوہ، ابو اذوہ، زبیری اور عقیلی نے عمرہ بنت عبد المکنن بن سعد بن زہراء کے طریق سے حضرت حبیبہ بنت عبد المکنن رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ بن مہر کے گھر میں تھی، حج کے وقت نبی کریم ﷺ اپنے بھائی آپ ﷺ کے گھر سے گذرے تو وہ ان کے پاس حبیبہ کو پایا، پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا میں حبیبہ بنت عبد المکنن ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کیا کام ہے؟ اس نے کہا میں اور ثابت لکھے ہیں روکتے ہیں ثابت بن قیس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بدعت سب کھلے۔ اس نے کہا ہے جو اللہ نے چاہا ہے۔ حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جو کچھ اس نے مجھے دیا تو وہ میرے پاس بدعت کھلے۔

1- سخن میرزا آقاسی باب جلال اثرات داجه و علمه 7، صفحه 340

2. سنسور: داتا باجی، باب ۱۱، خلق لکچر، جلد ۱، صفحہ ۵۰۷ (۲۰۲۴)

[illegible]



ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس سے ملے دو اس نے سنا اور وہ اپنے گھر واپس چلا گیا (۱)۔

نام عبد مزیق اور ذوالقین قرآن اور کئی غزوہ کے طریقے سے حضرت محمد ﷺ سے روایت کیا ہے کہ میرے پاس ایک حضرت ثابت بن قیس بن ثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، انھوں نے اسے، اور اس کا بوجھ ڈرا پا۔ دو مہینے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اپنے خاوند کی شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ثابت کو بلایا اور فرمایا اس کا بعض مال لے۔ اور اسے بدلا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کس ہوگی؟ فرمایا اب۔ ثابت نے کہا میں اسے دو باغ، بطور ہبہ دیتے ہوں جس کے قبضے میں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ دونوں لے لے اور اس کو جدا کر دے۔ عورت نے ایسے کر دیا۔ پھر حبیبتہ ابی بنی اسب سے نکاح کر لیا۔ اور اس سے نکاح کرنا شروع کیا۔ ان کا وصال ہو گیا (۲)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما، جب ان میں روایا اور پہنچ گئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جلیلہ بنت عبد اللہ بن مسعود، حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا مجھے اس کے خلق اور دین پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں بعض کی وجہ سے اس کے ساتھ رہ نہیں سکتی۔ میں اسلام میں رہ کر تفرقہ پسند نہیں کرتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس کا باغ دیکھ کر کوسٹا؟۔ نہ کہہاں ہاں۔ آپ ﷺ نے ثابت سے فرمایا اس کو لے کر اسے اراستہ طواف دے دے۔ ان کا وجہ کے الفاظ اس طرح ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے اس سے بلایا اور اس لیے لے کر آیا تو اپنے کا صوف بٹایا (۳)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا یا خلق کی اصل ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کرتے تھے کہ ان میں پہلا خلق عبد اللہ بن ابی لہی بن کا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ میرا سراہاں کا سر بھی جگہ نہیں ہو سکتا۔ میں نے پوچھا تو اس نے اسے مردوں کے ایک گروہ میں آتے ہوئے دیکھا۔ اب تمام سے یہ دو سیاہاں اور دو قد قمار اور صورت تھا۔ اس کے خاوند نے کہا یا رسول اللہ میں نے سے اپنے بھتیجی مال دو تھا میں ان باغ (الطور مہر) کو لے آیا تھا مجھے یا پتا یاں اور اس کو دے گی رسول اللہ ﷺ نے عورت سے پوچھا تو کیا کہتی ہے؟ اس نے کہا میں دو باغ بھی دیکھ کر اس کو دے کر چاہے تو پوچھ کر پاؤں بھی دوں گی۔ روایت فرماتے ہیں آپ ﷺ نے اس سے دو مہاں جہاں کر دی (۴)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سلم بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام سے ثابت میں تھیں، میں رسول اللہ ﷺ کی ناک میں تھیں، وہ اسے ناپہنڈ کر لی تھی، وہ وہ پیش پیش تھا۔ وہ ضروری اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے یہ نہیں کیا اس کو کچھ نہیں سمجھتا، آراء کا خوف نہ ہوتا تو میں اس کے چہرے پر چھو کر دیتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو وہ باغ دیکھ کر دے گی جس نے جھوٹے دیا، مگر اس نے کہا ہاں۔ میں نے اس کا باغ دیکھ کر یہ وہاں کے مردمان آپ ﷺ نے جہاں کر دی اور یہ اسام میں پہلا خلق تھا۔





رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس سے اس حدیث کے متعلق پوچھا جس کو اس کے خاندان نے (وہ خالق نہیں) اور اس عورت نے اس مرد سے خلق کرنا کیا سبب اور وہ اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے خلاق کا ذکر آیت کی زبہ اور اس کے آخر میں کیا ہے یا نہیں؟ ان کے جواب میں ہے اور خلق خلاق نہیں ہے اس لئے وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے۔

امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت طاہرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر مجھے یہ معلوم نہ ہوتا کہ میرے لئے چھپا ہوا محل نکاح ہے تو میں یہ بات کسی سے بیان نہ کرتا کہ ابن عباس نے یہ کو طلاق کو شمار نہیں کرتے حتیٰ کہ مرد و علاق دے۔ پھر فرماتے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ طلاق کا ذکر اس سے پہلے کیا گیا ہے کہ اگر کیا اور اسے طلاق کہیں بایں پھر فرمایا قَوْلَانِ طَلَقَهَا اَفَلَا تَعْلَمُ لِمَ مَنَعْنَا عَنِّي مَنَكِّ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ (البقرہ: 230) نہ یہ کو طلاق کہنے کے واسطے، بلکہ علاق کہنے کے واسطے۔

امام شافعی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ شخص شخص نے اپنی بہن کو، وہ عورتیں ہیں جو اس سے منع کرنا تو مرد اگرچہ ہے تو اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلطَّلَاقُ مَرْثُیْنِ قَوْلَانِ طَلَقَتْ بَعْرُوْلَہَا وَ تَصْرِيْحُہَا حَسْبَانِ وَلَا یَجِزُ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِنْہَا اَتَّخِذُوْهُنَّ سُبُوْحًا اِلَّا اَنْ یُنَکِّحَہَا اَوْ یَمُوْلَہَا اَوْ یُعِیْثَہَا حُدُوْدُ اللّٰہِ قَوْلَانِ طَلَقْتُہَا اَفَلَا یُعِیْثُہَا حُدُوْدُ اللّٰہِ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْہَا فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْہَا فَلاَ تَحْسَبُوْہَا فَلَکُمْ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَاَوْفَوْا بِاللّٰہِ فَاِنْ کُنْتُمْ اَنْتُمْ اَلطَّلَاقُ وَ قَوْلَانِ طَلَقْتُہَا اَفَلَا تَعْلَمُ لِمَ مَنَعْنَا عَنِّي مَنَكِّ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ (البقرہ: 230) قَوْلَانِ طَلَقْتُہَا اَفَلَا جُنَاحَ عَلَیْہَا اَنْ یُنَکِّحَہَا۔

امام شافعی اور ابیہریرہ رضی اللہ عنہما سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ کام جس کو مال جائز قرار دے وہ علاق نہیں ہے بلکہ علق نہیں ہے۔

امام عبد بن حمید اور بخاری نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جسے کو مرد و خلق کہنے والی عورت سے اس سے زیادہ اس کو دیکھ لے کر اس نے (یافق)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت حیدر الطاہر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رجا میں سے کسی کو کہ حضرت الحسن رحمہ اللہ خلق میں ہر مرد و عورت والی دیکھ لے کر پابند کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا حضرت قیس بن زبیر رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے اس کے بعد والی آیت پر جو قَوْلَانِ طَلَقْتُہَا اَفَلَا جُنَاحَ عَلَیْہَا فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْہَا فَلاَ تَحْسَبُوْہَا فَلَکُمْ حُدُوْدُ اللّٰہِ (البقرہ: 230)۔

امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں اپنے خاندان کی نافرمانی کی آپ نے سے بغیر کے گھر میں رہنے کا حکم دیا، دین و دنیا میں ہر مرد و عورت کے لئے نکاح کی بات، حضرت عمر نے عورت سے جو چھ کو تو نہ کیا کہوں کیا۔ اس نے کہا میں نے صرف ان دونوں میں رخصت نہیں کی ہے۔ حضرت عمر نے کہا اس سے ظاہر ہے کہ اس کی کلام کی بانی پر ہی کرد (۱)۔

امام عبد بن حمید اور بخاری نے حضرت عبد اللہ بن عباس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خلق کر لے اپنے سر کے بالوں کی چوٹی سے کم کے ہونے میں۔

امام باقر علی نے حضرت عبداللہ بن شہاب نخعیؒ کی خدمت سے روایت کیا ہے کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو زہر دیا اور پھر طلاق دیا۔ پھر ان کا مندر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو فرمایا: تمہارے خود کو نے تجھے طلاق چاہی ہے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس غریب طلاق کو حاکم قرار دیا۔

[illegible]

ابن ماجہ، ترمذی، حاکم، ابن حبان اور بیہقی نے توفیق و رضا سے روایت کیا ہے کہ مصعب بن عمیرؓ کی موت کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عورت نے اپنے خاوند سے تمام ہاتھ پر خلع کیا جو اس کے پاس تھا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اس کا نکاح کیا (۱)۔  
ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے توفیق و رضا سے روایت کیا ہے کہ ربیع بنت معوذہ اور اس کا چچا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ربیع نے تہہ کا اس سے حضرت عثمانؓ کے زنا سے جس سے خاوند سے خلع کیا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بے خبر بیگنی کو توہنوں سے اس کا انکار کیا کہ مصعب بن عمرؓ نے زنا با مصعب کرنے والی کی حد سے معذور والی کی حد سے ہے (۲)۔  
ابن حبان، بیہقی نے عمرو بن زبیر سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں تافہی کی حدالت کے بغیر بیوی کے سے خلع کیا تا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے سزا قرار دیا (۳)۔

ازہم کہ نے تعین المسبب، مکن شہاب: در سلیمان، غنیایہ در احمد اللہ سے روایت کیا ہے کہ فلع کرنے و لغی عورت کہ حدت قبلین آراء ہیں (۱۷)۔

امام عبدالرزاق نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کیا ہے کہ طلع کرنے والی کعدت مطلقہ کی حدت کی مثل ہے۔  
امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رجب کے دن بچہ خاوند سے طلع کیا تو اس کے چچا حضرت  
محمّد بن رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حدت کا مسئلہ پر حجامہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور ایک شخص حدت گزارے۔  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے تمہیں حدت گزارے جنی کہ حضرت عثمان نے بھی یہی کہا تھا اور ابن عمر بھی یہی فتویٰ  
دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہم سے بہتر تھے اور ہم سے زیادہ علم تھے (۱۵) مالک، ابن ابی شیبہ اور  
یہودہ اور نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے کہ طلع کرنے والی کعدت ایک شخص ہے (۱۶)۔

۱۔ سؤال: اس کتاب، جلد 2، صفحہ 555، (32) مطلوب اور (33) کے الفاظ پر روشنی ڈالو۔  
 2۔ حیف، (33)

۳- خنجر گریز، ص ۱۱۱، کتب خشتی، ج ۱، ص ۳۱۵  
۴- مؤلف نامشخص، ج ۲، ص ۵۷۸ (۵۰)

6. ۱۸۴۶: ۱۸۴۶

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ خلع کرنے والی کی حد ایک مجلس ہے (۱)۔  
 امام ابو داؤد و ترمذی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے نبی کریم ﷺ کے عہد میں خلع کیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے ایک مجلس حد تک گزرنے کا حکم دیا (اس حدیث کو ترمذی نے حسن اور حاکم نے صحیح کہا ہے) (۲)۔  
 امام ترمذی نے حضرت ربیع بنت معوذ بن مقرام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنے خاوند سے خلع کیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے ایک مجلس گزارنے کا حکم دیا (۳)۔

امام سنائی اور ابن ماجہ نے حضرت مبارز بن دیلم بن عبد اللہ بن العاصم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ربیع بنت معوذ بن مقرام سے کہا کہ مجھے اپنا خاوند بتاؤ اس نے کہا کہ میں نے اپنے خاوند سے خلع کیا پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آؤں اور پوچھا کہ مجھ پر کتنی حد ہے حضرت عثمان نے فرمایا تھو پر کوئی حد نہیں ہے مگر یہ کہ جس سے خلع کا نہ قریب ہے تو ایک مجلس بھری رہے، انہوں نے کہا میں اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ کے اس فیصلہ کی اتباع کرتا ہوں جو آپ ﷺ نے عمر بن الخطاب کے بارے فرمایا تھا اور دو ثابت بن قیس کی بیوی اور اس نے اس سے خلع کیا تھا (۴)۔

امام سنائی نے حضرت ربیع بنت معوذ بن مقرام رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت ثابت بن قیس میں شام نے وہابی بیوی کو براء اور اس کا باپ کو زوالان کی بیوی حبیبہ بنت عبد اللہ بن ابی قحس۔ اس کا بھائی اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا تو آپ ﷺ نے بت کو بلا بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو تیرا اس پر ہے وہ لے لے اور اس کا راستہ چھوڑ دے، اس سے کہا تم ایک ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایک مجلس حد تک گزارنے کا اور پھر اپنے الہی کے پاس جانے کا حکم دیا (۵)۔  
 امام شافعی اور سیوطی نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ دو روزوں میں حضرات خلع کرنے والی عورت کے متعلق فرماتے ہیں کہ اسے خاوند طلاق دے تو اسے طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس نے ایسی عورت کو طلاق دی ہے جس کا دو مالک نہیں ہے (۶)۔

امام سیوطی نے حضرت حمر بن انصاف سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب عورتیں خلع کا ارادہ کریں تو تم ان کا اللہ نہ کرو۔  
 امام احمد ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ، ابن جریر، حاکم اور سیوطی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی وجہ کے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرے اس پر جنت کی جو حرام ہے، اور فرمایا خلع کرنے والیاں منافقات ہیں (۷)۔

امام ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت اپنے خاوند سے بلا وجہ

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۴ صفحہ ۱۲۰ (۱۸۴۴)؛ لکھنؤ: مکتبۃ القرآن دار البیروت

۲۔ جامع ترمذی مع حدیث: احمدی کتاب الطلاق، جلد ۵ صفحہ ۱۲۷ (۱۸۵)؛ طبعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

۳۔ ایضاً جلد ۵ صفحہ ۱۲۶ (۱۹۹)؛ حسن سنائی، جلد ۵ صفحہ ۱۸؛ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

۴۔ جامع ترمذی مع حدیث: احمدی کتاب الطلاق، جلد ۵ صفحہ ۱۳۰ (۱۸۵)؛ ایضاً

۵۔ سنن ابی نعیم، جلد ۷ صفحہ ۳۱۷؛ مطبوعہ دار الفکر بیروت

طلاق کا اصل نہ کرے ورنہ جنت کی باتیں کہہ دے گی حالانکہ سنت کی فرضیت پر بیس سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے (۱۰)۔  
 نام احمد ربانی اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا طلاق کرنے والیاں اور اپنے خاوندوں سے پھرانے والیاں عی منافقات ہیں (۲۱)۔

امام ابن جریر نے حضرت جعفر بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طلاق کرنے والیوں اور اپنے خاوندوں سے پھرانے والیوں عی منافقات ہیں (۳) کہ  
 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تَلَّكَ حُودُ مَا لَكَ اللَّهُ فَلَاقَتْهُنَّ أَهْلُ

الانسانا نے محوہ بن لہید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاقیں اٹھائی دی ہیں۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے اللہ کفر سے روئے اور فرمایا کیا اللہ کی کتاب سے طلاق کیا جاتا ہے جب کہ میں ابھی تہہ نہ دے رہا تھا سو جو اس شخص کی ایک شخص کفر کا لہذا عرض کی یا رسول اللہ کیا میں اسے قتل نہ کروں (۴)؟  
 امام بیہقی نے رافع بن حبان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ عمران نے فرمایا ان نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور ان پر اس کی بیوی حرام ہو گئی ہے۔ وہ شخص چلا گیا اور از موسیٰ کے سامنے ذکر کیا۔ آپ نہیں دیکھتے کہ عمران بن حصین نے عیساؑ کو دیا ہے وہ شخص حضرت عمران کا محبوب جان کر چاہتا تھا۔ ابو موسیٰ نے کہا اے اکبر ابو نعیمہ کی شکر توئی ہے۔

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَرَ وَجْهَ غَيْرَةٍ فَإِنْ طَلَّقَهَا

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَ

تَلَّكَ حُودُ مَا لَكَ اللَّهُ يَتَرَاقِبُ يُعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾

” (دوبارہ طلاق دینے کے بعد) پھر اگر دوبارہ طلاق دے اپنی بیوی کو تو وہ طلاق نہ ہوگی اس پر اس کے بعد یہاں تک کہ نکاح کرے کسی اور خاوند کے ساتھ۔ پس اگر وہ (دوسرا) طلاق دے تو کوئی حرج نہیں ان دونوں پر کہ رجوع کر لیں بشرطیکہ انہیں ذیل ہو کہ وہ تہہ نہ کر چکیں گے اللہ کی حدود کو اور یہ حدیں ہیں اللہ کی وہ بیان فرماتا ہے تاکہ ان لوگوں کے لئے دھم دیکھتے ہیں۔“

امام ابن جریر ابن ابی حمزہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں خاوند بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے حلال نہیں ہے حتیٰ کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے (۵)۔

2۔ سنن ترمذی، جلد 7، صفحہ 316، مطبوعہ دار الفکر بیروت

4۔ سنن نسائی، جلد 5، صفحہ 142، مطبوعہ دار الفکر بیروت

1۔ مسند ابن ماجہ، کتاب الطلاق، ج 2، صفحہ 23 (2054)

3۔ تفسیر طبری، تہذیب بیت، ج 2، صفحہ 560

5۔ تفسیر طبری، تہذیب بیت، ج 2، صفحہ 589

۱۱۱۔ اس میں جو کچھ حضرت علیؓ کے بارے میں ہے، روایت کیا ہے کہ: **لَوْ كُنْ مَخْلُوقًا لَمْ تَكُنْ شَيْئًا لَّهٗ كَالْعَلَقِ عَلَى الْوَسْطِ** (۱)۔  
 تشریح: پراخسانی کے ساتھ ہے (۱)۔

۱۱۲۔ حدیث میں نے حضرت قتادہؓ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ: **فَرَأَيْتُمْ جِئْنَا مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ فِي تَمِيمٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ** (۲)۔  
 طے کی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ امر مقرر فرمایا کہ وہ عزت میں کے لئے اب علانیہ نہیں آتی اور دوسرے سے غائب ہے۔  
 ۱۱۳۔ اس میں نے حضرت علیؓ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ: **لَوْ كُنْ مَخْلُوقًا لَمْ يَسِرْ عَلَى طَرَفٍ**۔

۱۱۴۔ حدیث میں نے حضرت ام سلمہؓ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ: **كَيْفَ كَانَ لَهَا أَنْ تَكُنْ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ** (۳)۔  
 علامہ قیسؒ نے فرمایا کہ: یہ تو ایسی چیز ہے جو تو آپؐ نے ارشاد فرمادیا اور عورت اس پر حرام ہے مگر یہ بھی ہے یہاں تک کہ  
 وہ دوسرے کو دیکھ کر نکاح کرے۔

۱۱۵۔ شافعی اور حنفی نے حضرت عمرؓ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ: **فَرَأَيْتُمْ جِئْنَا مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ فِي تَمِيمٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ** (۴)۔  
 یہ حدیث دو طریقوں سے روایت کی گئی ہے: **فَرَأَيْتُمْ جِئْنَا مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ فِي تَمِيمٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ** (۵)۔  
 اور **فَرَأَيْتُمْ جِئْنَا مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ فِي تَمِيمٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ** (۶)۔  
 علامہ قیسؒ نے فرمایا کہ: یہ تو ایسی چیز ہے جو تو آپؐ نے ارشاد فرمادیا اور عورت اس پر حرام ہے مگر یہ بھی ہے یہاں تک کہ  
 وہ دوسرے کو دیکھ کر نکاح کرے۔

۱۱۶۔ شافعی اور حنفی نے اس میں روایت کیا ہے کہ: **فَرَأَيْتُمْ جِئْنَا مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ فِي تَمِيمٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ** (۷)۔  
 انبیاء کی کوئی علامہ قیسؒ نے فرمایا کہ: یہ تو ایسی چیز ہے جو تو آپؐ نے ارشاد فرمادیا اور عورت اس پر حرام ہے مگر یہ بھی ہے یہاں تک کہ  
 وہ دوسرے کو دیکھ کر نکاح کرے۔  
 ۱۱۷۔ حدیث میں نے حضرت علیؓ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ: **فَرَأَيْتُمْ جِئْنَا مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ فِي تَمِيمٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ** (۸)۔  
 علامہ قیسؒ نے فرمایا کہ: یہ تو ایسی چیز ہے جو تو آپؐ نے ارشاد فرمادیا اور عورت اس پر حرام ہے مگر یہ بھی ہے یہاں تک کہ  
 وہ دوسرے کو دیکھ کر نکاح کرے۔  
 ۱۱۸۔ حدیث میں نے حضرت علیؓ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ: **فَرَأَيْتُمْ جِئْنَا مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ فِي تَمِيمٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ** (۹)۔  
 علامہ قیسؒ نے فرمایا کہ: یہ تو ایسی چیز ہے جو تو آپؐ نے ارشاد فرمادیا اور عورت اس پر حرام ہے مگر یہ بھی ہے یہاں تک کہ  
 وہ دوسرے کو دیکھ کر نکاح کرے۔  
 ۱۱۹۔ حدیث میں نے حضرت علیؓ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ: **فَرَأَيْتُمْ جِئْنَا مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ فِي تَمِيمٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ** (۱۰)۔  
 علامہ قیسؒ نے فرمایا کہ: یہ تو ایسی چیز ہے جو تو آپؐ نے ارشاد فرمادیا اور عورت اس پر حرام ہے مگر یہ بھی ہے یہاں تک کہ  
 وہ دوسرے کو دیکھ کر نکاح کرے۔

۱۲۰۔ حدیث میں نے حضرت علیؓ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ: **فَرَأَيْتُمْ جِئْنَا مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ فِي تَمِيمٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ** (۱۱)۔  
 علامہ قیسؒ نے فرمایا کہ: یہ تو ایسی چیز ہے جو تو آپؐ نے ارشاد فرمادیا اور عورت اس پر حرام ہے مگر یہ بھی ہے یہاں تک کہ  
 وہ دوسرے کو دیکھ کر نکاح کرے۔

۱- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۲- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۳- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۴- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۵- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۶- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۷- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۸- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۹- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۱۰- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۱۱- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹

۱- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۲- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۳- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۴- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۵- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۶- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۷- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۸- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۹- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۱۰- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹، ۱۱- تفسیر طبرستان، ج ۲، ص ۵۵۹



بن حنبل کے متعلق مازن ہوئی اور اسے پورا ہوا۔ زور بن وہب بن حنبل کے کاح میں تھی۔ اس نے اسے حسن طلاق دے دیا۔ اس نے بعد میں حضرت عبدالرحمن بن زید القرظی رحمہ اللہ سے نکاح کر لیا، پھر اس نے بھی اسے طلاق دے دی، وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ عبدالرحمن نے مجھے بھڑانے سے پہلے طلاق دے دی ہے کیا اب میں اپنے خاوند (خالہ) سے نکاح کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں حتیٰ کہ وہ (تجھ سے) نکاح کر لے۔ وہ غمخیز رہی جتنا اللہ تعالیٰ نے جو باب پھرا، نبی کریم ﷺ کی پانچ پانچ کے پاس آئی اور عرض کی کہ میں نے مجھ سے جو نکاح کر لیا ہے وہ غمخیز ہے فرمایا تو نے اپنے پہلے قول کے ساتھ رجوع نہ کیا۔ پس میں تیرے دوسرے قول کی تعمید قبول کرنا، وہ غمخیز رہی حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کا سوال ہو گیا، وہ حضرت ابوبکر کے پاس آئی اور کہا کہ مجھ سے دوسرے خاوند نے نکاح کر لیا ہے کیا اب میں پہلے خاوند کی طرف لوٹ جاؤں؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا میں اس وقت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں موجود ہوں۔ جب آپ ﷺ نے مجھے کہا تھا کہ تو اس کے پاس جاؤ اور نہ جاؤ، جب ابوبکر رضی اللہ عنہوف نے اس کے تو دوسرے عمر کے پاس آئی تو حضرت عمر نے اسے کہا: اگر وہ دوبارہ میرے پاس آئی تو میں تجھے رجم کروں گا، پس آپ نے بھی اسے منع فرمایا۔ پس اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: یعنی دوسرا خاوند اعلیٰ کرنے کے بعد طلاق دے تو پھر یہ خاوند اعلیٰ کی طرف لوٹ سکتی ہے۔

امام شافعی علیہ الرحمۃ، ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی پانچ آئی اور عرض کی کہ میں نے نکاح کر لیا ہے، اس نے مجھے طلاق دے دی (یعنی حسن طلاق دے دیں) پھر مجھ سے عبدالرحمن بن زید نے نکاح کیا، اس کے پاس کپڑے کے پلوں کی طرح ہے (یعنی وہ زور دے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا یہ جملہ سن کر) مگر اس نے اور پوچھا کیا تو نکاح کے پاس نہ تھا؟ حتیٰ کہ (ابن شیبہ) کہتی کہ تو اس کا زور دے اور وہ (ابن ماجہ) کہنے لگے (۱)۔

ام بخاری، مسلم، نسائی، ابن جریر اور بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو حسن طلاق دیا، پھر اس نے ایک خاوند سے نکاح کر لیا، اس نے جہاز سے پہلے اسے طلاق دے دی۔ اس نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا وہ پہلے کے لئے حلال ہے؟ فرمایا: نہیں حتیٰ کہ وہ اس کا زور دے، پھر اسے جہاز سے پہلے کے لئے حلال تھا (۲)۔

امام عبدالرزاق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت حسن کورقہ القرظی نے طلاق دی تھی اس کا، تم تیسہ بنت وہب بن حبیبہ تھا اور یہ نبی تھی تفسیر سے تھی۔

امام مالک، شافعی، ابن مسعود اور بیہقی نے حضرت زید بن عبدالرحمن بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ فاروق بن مسعود القرظی نے اپنی عورت تیسہ بنت وہب کور رسول اللہ ﷺ کے عہد میں حسن طلاق دیا، پھر اس سے عبدالرحمن بن زید نے نکاح کر لیا، اس نے اس سے منع کرنے کی ہشاش کی نہیں کا موجب نہ ہو سکے تو اس نے اسے جہاز پر پاس کے پہلے

خاندانہ دے منے سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر آیا کیا تو آپ ﷺ نے رد نہ کر  
نکاح کرنے سے منع فرمایا، فرمایا کہ میرے لئے طلاق نہیں ہے حتیٰ کہ وہ (غیر) اس کا حذر چکے (۱)۔

امام ابو داؤد، ترمذی نے زیر میں عبد الرحمن بن ابی نعیر عن ابیہ کے مسئلہ سے روایت کیا ہے کہ قادمہ بن سہال نے  
اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے عبد الرحمن بن سہال کی  
بے نیکی اس پر کیا ہے؟ کیونکہ اس نے اپنے پیارے کی چوکی حریف اشارہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے  
کلام سے اصرار فرماتے رہے۔ پھر فرمایا کہ تو قادمہ کے پاس لوٹنا چاہتی ہے (ایسا ہرگز نہیں ہوگا) حتیٰ کہ وہ اس کا حذر چکے  
اور خاندان کا حذر چکے (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ اور ابن جریر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ زہراء بنت  
رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے متعلق روایت کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی پھر اس عورت نے دوسرے خاندان  
سے نکاح کر لیا تو قادمہ اس کے پاس واپس ہوا لیکن جماع سے پہلے اسے طلاق دے دی، کیا یہ عورت پہلے خاندان کے لئے طلاق  
بجائے فرمایا نہیں تھی کہ دوسرے کا حذر چکے لے اور دوسرا خاندان کا حذر چکے لے (۳)۔

امام ابو داؤد، ابن ابی شیبہ، احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر اور ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے  
فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے متعلق پوچھا کیا جس نے اپنی بیوی کو نہیں طلاق دی تھی پھر اس سے دوسرے  
مرد سے اس سے نکاح کر لیا۔ اس نے رد فرمایا کہ وہاں پر وہ نکاح دیا پھر اس کے ساتھ جماع کرنے سے پہلے اسے طلاق  
دے دی کیا وہ عورت پہلے خاندان کے لئے طلاق دے دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں حتیٰ کہ وہ اس کا؟ انکے چکے لے اور ایک  
روایت میں ہے حتیٰ کہ دوسرا اس سے جماع کیا (۴)۔

امام احمد، ابن جریر اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے متعلق  
پوچھا کیا جس کے عقد نکاح میں ایک عورت تھی، اس نے اسے تین طلاقیں دے دیں، پھر اس عورت نے دوسرے خاندان سے  
نکاح کر لیا، پھر اس خاندان نے جماع سے پہلے اسے طلاق دے دی، کیا یہ عورت پہلے خاندان کے لئے طلاق دے دی؟ رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا نہیں حتیٰ کہ وہ اس کا حذر چکے لے اور دوسرا اس کا حذر چکے لے (۵)۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کے متعلق  
فرمایا جس کے خاندان نے اسے تین طلاقیں دی تھیں پھر اس نے دوسرے خاندان سے نکاح کر لیا تھا پھر اس نے (خون سے پہلے  
اسے طلاق دے دی)۔ یہاں خاندان سے لڑا، چاہتا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں حتیٰ کہ دوسرا خاندان کا حذر چکے لے (۶)۔

۱۔ مؤلف امام مالک، باب ان کان کل احد منہم ۲۰۹، ۵۳۹ (۱)

۲۔ ابن جریر، ترمذی، ابی داؤد، نسائی، ۳۳۳، مشکوٰۃ، المعجم، ۵۷۰

۳۔ ابی داؤد، ۵۷۳، ۵۷۲، ۵۷۱، ۵۷۰، ۵۶۹، ۵۶۸، ۵۶۷، ۵۶۶، ۵۶۵، ۵۶۴، ۵۶۳، ۵۶۲، ۵۶۱، ۵۶۰، ۵۵۹، ۵۵۸، ۵۵۷، ۵۵۶، ۵۵۵، ۵۵۴، ۵۵۳، ۵۵۲، ۵۵۱، ۵۵۰، ۵۴۹، ۵۴۸، ۵۴۷، ۵۴۶، ۵۴۵، ۵۴۴، ۵۴۳، ۵۴۲، ۵۴۱، ۵۴۰، ۵۳۹، ۵۳۸، ۵۳۷، ۵۳۶، ۵۳۵، ۵۳۴، ۵۳۳، ۵۳۲، ۵۳۱، ۵۳۰، ۵۲۹، ۵۲۸، ۵۲۷، ۵۲۶، ۵۲۵، ۵۲۴، ۵۲۳، ۵۲۲، ۵۲۱، ۵۲۰، ۵۱۹، ۵۱۸، ۵۱۷، ۵۱۶، ۵۱۵، ۵۱۴، ۵۱۳، ۵۱۲، ۵۱۱، ۵۱۰، ۵۰۹، ۵۰۸، ۵۰۷، ۵۰۶، ۵۰۵، ۵۰۴، ۵۰۳، ۵۰۲، ۵۰۱، ۵۰۰، ۴۹۹، ۴۹۸، ۴۹۷، ۴۹۶، ۴۹۵، ۴۹۴، ۴۹۳، ۴۹۲، ۴۹۱، ۴۹۰، ۴۸۹، ۴۸۸، ۴۸۷، ۴۸۶، ۴۸۵، ۴۸۴، ۴۸۳، ۴۸۲، ۴۸۱، ۴۸۰، ۴۷۹، ۴۷۸، ۴۷۷، ۴۷۶، ۴۷۵، ۴۷۴، ۴۷۳، ۴۷۲، ۴۷۱، ۴۷۰، ۴۶۹، ۴۶۸، ۴۶۷، ۴۶۶، ۴۶۵، ۴۶۴، ۴۶۳، ۴۶۲، ۴۶۱، ۴۶۰، ۴۵۹، ۴۵۸، ۴۵۷، ۴۵۶، ۴۵۵، ۴۵۴، ۴۵۳، ۴۵۲، ۴۵۱، ۴۵۰، ۴۴۹، ۴۴۸، ۴۴۷، ۴۴۶، ۴۴۵، ۴۴۴، ۴۴۳، ۴۴۲، ۴۴۱، ۴۴۰، ۴۳۹، ۴۳۸، ۴۳۷، ۴۳۶، ۴۳۵، ۴۳۴، ۴۳۳، ۴۳۲، ۴۳۱، ۴۳۰، ۴۲۹، ۴۲۸، ۴۲۷، ۴۲۶، ۴۲۵، ۴۲۴، ۴۲۳، ۴۲۲، ۴۲۱، ۴۲۰، ۴۱۹، ۴۱۸، ۴۱۷، ۴۱۶، ۴۱۵، ۴۱۴، ۴۱۳، ۴۱۲، ۴۱۱، ۴۱۰، ۴۰۹، ۴۰۸، ۴۰۷، ۴۰۶، ۴۰۵، ۴۰۴، ۴۰۳، ۴۰۲، ۴۰۱، ۴۰۰، ۳۹۹، ۳۹۸، ۳۹۷، ۳۹۶، ۳۹۵، ۳۹۴، ۳۹۳، ۳۹۲، ۳۹۱، ۳۹۰، ۳۸۹، ۳۸۸، ۳۸۷، ۳۸۶، ۳۸۵، ۳۸۴، ۳۸۳، ۳۸۲، ۳۸۱، ۳۸۰، ۳۷۹، ۳۷۸، ۳۷۷، ۳۷۶، ۳۷۵، ۳۷۴، ۳۷۳، ۳۷۲، ۳۷۱، ۳۷۰، ۳۶۹، ۳۶۸، ۳۶۷، ۳۶۶، ۳۶۵، ۳۶۴، ۳۶۳، ۳۶۲، ۳۶۱، ۳۶۰، ۳۵۹، ۳۵۸، ۳۵۷، ۳۵۶، ۳۵۵، ۳۵۴، ۳۵۳، ۳۵۲، ۳۵۱، ۳۵۰، ۳۴۹، ۳۴۸، ۳۴۷، ۳۴۶، ۳۴۵، ۳۴۴، ۳۴۳، ۳۴۲، ۳۴۱، ۳۴۰، ۳۳۹، ۳۳۸، ۳۳۷، ۳۳۶، ۳۳۵، ۳۳۴، ۳۳۳، ۳۳۲، ۳۳۱، ۳۳۰، ۳۲۹، ۳۲۸، ۳۲۷، ۳۲۶، ۳۲۵، ۳۲۴، ۳۲۳، ۳۲۲، ۳۲۱، ۳۲۰، ۳۱۹، ۳۱۸، ۳۱۷، ۳۱۶، ۳۱۵، ۳۱۴، ۳۱۳، ۳۱۲، ۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۹، ۳۰۸، ۳۰۷، ۳۰۶، ۳۰۵، ۳۰۴، ۳۰۳، ۳۰۲، ۳۰۱، ۳۰۰، ۲۹۹، ۲۹۸، ۲۹۷، ۲۹۶، ۲۹۵، ۲۹۴، ۲۹۳، ۲۹۲، ۲۹۱، ۲۹۰، ۲۸۹، ۲۸۸، ۲۸۷، ۲۸۶، ۲۸۵، ۲۸۴، ۲۸۳، ۲۸۲، ۲۸۱، ۲۸۰، ۲۷۹، ۲۷۸، ۲۷۷، ۲۷۶، ۲۷۵، ۲۷۴، ۲۷۳، ۲۷۲، ۲۷۱، ۲۷۰، ۲۶۹، ۲۶۸، ۲۶۷، ۲۶۶، ۲۶۵، ۲۶۴، ۲۶۳، ۲۶۲، ۲۶۱، ۲۶۰، ۲۵۹، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۵۳، ۲۵۲، ۲۵۱، ۲۵۰، ۲۴۹، ۲۴۸، ۲۴۷، ۲۴۶، ۲۴۵، ۲۴۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۴۱، ۲۴۰، ۲۳۹، ۲۳۸، ۲۳۷، ۲۳۶، ۲۳۵، ۲۳۴، ۲۳۳، ۲۳۲، ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۲۷، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۲۲۰، ۲۱۹، ۲۱۸، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، ۰



علاقہ گرانے والے پر لعنت کی (۱۰)۔ اسی ماجہ نے عبد اللہ بن عباس سے یہی الفاظ نقل کئے ہیں (۲)۔

امام ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں مستادز کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ شافرا فرمائیے۔ فرمایا وہ حلال کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ حلال کرنے والے اور حلال کرانے والے پر لعنت کرے (3)۔

امام احمد و ابن ابی شیبہ اور باقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمانے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علانہ کرنے والے اور علانہ کرانے والے پر لعنت کرے (۴)۔

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابو یوسف، امام شافعی (۱) اپنی مشن میں کھارونہ کی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کھارونہ کرنے والے اور طلالہ کرنے والے کو لایا جائے گا تم میں انہیں رحم کر لو (۵)۔ بخاری نے حضرت سیمان بن یسار سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسے شخص کا سندھ لایا گیا جس نے ایک عورت سے اس کے لئے نکاح کیا تھا تاکہ اس کے پہلے خاندان کے لئے اسے طلالہ کر دے۔ حضرت عثمان نے ان کے دو بھائی جو ان کی رکنی اور فرمایا عورت پہلے خاندان کے پاس نکاح درخست کے ساتھ لوتی ہے، سکا کی کے نکاح کے ساتھ نہیں لوتی (۸)۔ عبدالرزاق نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے اس سے پوچھا کہ میرے بچانے اپنی بیوی کو جس ملائیس دی ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا تم میرے بچانے اللہ کی مانگ مانی کی ہے۔ پس وہ اس پر بیان کرے گا۔ اس نے شیطان کی اطاعت کی، پس اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اس پر بیانی سے لکھنے کا راستہ نہیں بنایا، اس شخص نے کہا سلامہ کرے۔ دے اسے شخص کے بارے میں ہمارا کیا نظریہ ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا جو اللہ کو جو کر دے کہ کو کوشش کرتا ہے اللہ اسے دھوکا کی سزا دے گا۔ مالک، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے زید بن ثابت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو شخص ٹوٹی ہوئی کو طلاق دیتا ہے پھر اسے خرید لینا ہے تو وہ اس کے لئے طلالہ نہ ہوگی حتیٰ کہ کسی دوسرے خاندان سے نکاح کرے (۶)۔ مالک نے سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار رحمہما اللہ سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں حضرات سے اس شخص کے خلیق پر چھا گیا جو اپنے غلام کا لڑکھائی سے نکاح کر دیتا ہے پھر وہ غلام اسے تین ملائیس دے دیتا پھر اس کا آقا اور لڑکی اس غلام کو کہہ کر دیتا ہے، کیا مالک بخیر (قبضہ) کی وجہ سے وہ ٹوٹی، غلام سے لئے دوبارہ طلالہ ہو جائے گی، حضرت سعید اور سلیمان نے فرمایا انہیں حتیٰ کہ دوسرے خاندان سے نکاح کرے (۸)۔

1. جامع ترندی، بی علامت، لا حولی، بغداد 5-8، مطبوعه 35 (1118) مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت

2- سخن‌انوار، واک‌های واک‌های واک‌های 2 (480) (1934)  
3- اینها، جلد 2، صفحہ 481 (1836)

6- سنوچ کیریڈا، پمپلی، اس کا مکان لکھنؤ، جگہ 7، صفحہ 208، بطور عدل، الطبع و طبع

5. معتمد عبد البرزاق، باب النخل، جلد 5، صفحہ 285 (10777)، مطبوعہ مکتبہ الماسی، بیروت

6۔ منشی کوثری امام علیؑ کا کھنڈل، جلد 7، سطور 208

7. مؤطا المصنفات جلد 2 صفحہ 537 (30) مطبوعہ دارالافتاء اہل بیت (ع) B- ایضاً (31)

(31)  $\frac{1}{2} \sqrt{2}$



وَ إِذَا صَلَّيْتُمْ السَّاعَةَ فَبُئِشْنِ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ  
 سَوْحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تَبْسِكُوهُنَّ فَضَرَامًا لِّتَعْتَدُوا ۚ وَمَنْ  
 يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا ۚ وَ  
 أَذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ  
 لِيَحْظُرَكُمْ بِهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ وَكِيلٌ ﴿٢١﴾

اور جب تم طلاق دے دو اور عورتوں کو اور وہ ہماری کتابیں اپنی عدت میں یا تو روک دو انہیں بھلائی کے ساتھ یا چھوڑ  
 دو انہیں بھلائی کے ساتھ اور نہ روک انہیں تکلیف دینے کی غرض سے نہ کہ زیادتی کرو اور جو کوئی کرے گا اس طرح  
 تو وہ ظلم کرے گا اپنی جان پر اور وہ ظالم اپنے آپ کو بنے گا اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے اور (یاد کرو) جو  
 اس نے تم پر فرمایا تم پر قرآن اور حکمت، وہ صحت فرماتا ہے تمہیں اس سے رو رو رہے ہو اللہ سے ناروغ  
 ہونا لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے والا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کو  
 طلاق دیتا تھا پھر عدت کے مکمل ہونے سے پہلے رجوع کر لیتا پھر طلاق دیتا پھر رجوع کر لیتا تھا۔ وہ اسے شک کرتا تھا اور اسے  
 تکلیف دیتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی (۱)۔

امام مالک، ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ثور بن زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی  
 کو طلاق دیتا تھا پھر رجوع کر لیتا تھا جب کہ اس کی کوئی حاجت نہیں ہوتی تھی اور اسے اپنے پاس رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتا  
 تھا۔ وہ اسے تکلیف دینے کی غرض سے اس کی عدت کو طویل دیتا رہتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ  
 نے اس آیت کے ساتھ نو کون کنہیں فرمائی (۲)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت اسد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ ایک شخص کے  
 متعلق نازل ہوئی جسے عدت میں رہنا کرنا ہوتا تھا اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی کہ جب اس کی عدت کے دو تیس دن باقی  
 تھے تو اس نے رجوع کر لیا پھر اس نے اسے طلاق دے دی، پھر جب کچھ دن باقی تھے تو اس نے رجوع کر لیا پھر طلاق دے  
 دی تھی کہ اس عبادتی نے نو سب سے عدت گزری، اس طرح اس نے اسے تکلیف پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا کہ  
 لَتَبْسِكُوهُنَّ فَضَرَامًا لِّتَعْتَدُوا (۳)۔

امام عبد بن مسعود، ابن جریر اور بخاری نے حضرت عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے ایک شخص اپنی



امام ابن ابی عمر نے اپنی سند میں اور ابن مردیہ نے حضرت ابوالمہدی اور رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے اچھی بڑی کو عطا کیا۔ یہ تھا پھر کہتا میں نے دل بھی لیا ہے۔ غلام آزاد کرنا پھر کہتا میں نے دل بھی لیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد نازل فرمایا: **لَا تَشْتَعْنُ قَالِیْبَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ**۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام نے دے گا یا آزاد کرے گا پھر کہے گا میں نے مزاج کیا تھا تو اس کا یہ قول معتبر نہ ہوگا اس کی طلاق اور آزاد کرنا واجب ہو جائے گا اور اس پر ان کا حکم نافذ ہو جائے گا۔

امام ابن مردیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ حالانکہ وہ دل بھی کر رہا تھا اس کا طلاق دینے کا ارادہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نازل فرمایا: **لَا تَشْتَعْنُ قَالِیْبَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** نازل فرمایا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس پر طلاق لازم کر دی۔

امام ابن ابی شیبہ نے فی المصنف میں: ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دیا تھا اور کہتا تھا میں اس کی بکری کر رہا تھا۔ آزاد کرنا تھا تو کہتا تھا میں دل بھی کر رہا تھا۔ نکاح کرتا تھا اور کہتا میں دل بھی کر رہا تھا۔ واللہ تعالیٰ نے **لَا تَشْتَعْنُ قَالِیْبَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** کا ارشاد نازل فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے طلاق دی یا غلام آزاد کیا نکاح کیا یا کسی کا نکاح کرنا خود بخود وجوب حالت میں ہو یا مزاج کی حالت میں ہو اس پر وہ حکم نافذ ہو جائے گا (۱)۔

امام طبرانی نے الحسن بن علی مدبر دار رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دیا تھا پھر کہتا میں نے مزاج دیا کیا ہے، پھر غلام آزاد کرنا تھا اور کہتا میں نے مزاج دیا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے **لَا تَشْتَعْنُ قَالِیْبَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** کا ارشاد نازل فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے طلاق دی یا جو نکاح کیا یا کسی کو دوسرے کا نکاح کرنا پھر کہے کہ میں مزاج کرنے والا تھا تو اس کو تجید ہی سمجھا جائے گا۔

ابو یوسف اور ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے فرمایا میں نے ایسی ہی جن میں تجید کی بھی تصور ہوتی ہے اور ان میں مزاج بھی تجید کی تصور ہوتی ہے (دو یہ ہیں) نکاح، طلاق اور زوج کرنا (۲)۔

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بیہقی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں چار چیزیں متعلق ہیں نہ رطوبت، جنت اور نکاح (۳)۔

امام مالک، عبد الرزاق اور بیہقی نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں جن میں مزاج کا تصور نہیں۔ نکاح، طلاق، عتاق (۴)۔

امام عبد الرزاق نے حضرت ابوہریرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تین باتیں ایسی ہیں جن میں مزاج کرنے

۱. صحیح طبری، زیادتہ، جلد ۲، صفحہ 578

۲. بیہقی ترمذی تاریخ معاصرہ، صوری، کتاب الطلاق، جلد ۵، صفحہ 125 (1984) مطبوعہ دار الکتب المطبعہ عربیہ

۳. مسند ابی یوسف، باب من رزق اللہ الطلاق، جلد ۲، صفحہ 548 (1984)

۴. مسند ابی یوسف، باب من رزق اللہ الطلاق، جلد ۱، صفحہ 347





”اور جب تم طلاق دو اور توبہ کر لیں، اور پھر وہی کر چکیں اپنی بھرت تو رخصت کر دیناں گے۔ لیکن اگر آپ اپنے خاندانوں سے جب کہ رضامند ہو جائیں، آپ میں سب فرماتے ہیں کہ یہ لڑکی (جسے) نصیحت کی جاتی ہے اس کے ذریعے نہ کوئی تم میں سے یقین رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت پر۔ یہ بہت پاکیزہ ہے تمہارے لئے اور بہت صاف اور اعتدال جانتا ہے اور تم نہیں مانتے۔“

ہام و کجی بخاری و محمد بن حسیہ و ابوہریرہ و انہما کہ انسانی اذان واجب۔ لیکن جبر، اتن اہلہ و زہلہ انی حاتم، ایسی مردودہ و خارجہ اور بدعتی نے حضرت عقیل بن یزید رحمہ اللہ کے طریق سے جان کیا ہے کہ اذان میں سر کی ایک بکس تھی، میرے بچے کا چنانا میرے پاس آیا کہ میں نے اپنی بکس کا گلاب اس سے کر دیا۔ پیسے میری بکس میں ان کے عکس کا تھکا دیا تھی۔ پھر انہوں نے خلاف حق و سنہ صحیح اور حدیث کثرہ نے ایک روز میں نہیں کیا تو میرا چچا زاد بھائی اس کی توبہ بھی کرنا تھا اور میری بکس میں بھی اسے ہی چند کر تی تھی۔ پھر اس نے دوسرے لوگوں کے ساتھ وہ بڑا کلاچ کا بیٹا سمجھا میں نے اپنے چچا زاد بھائی سے کہنا کہ اسے حق میں نے اس کا تھو سے پیسے کلاچ کر کے تجھے عزت بخشی تھی تو نے پھر غرور و حلاوتی تھی تب تو پھر بیٹا عام کلاچ لے کر آیا ہے۔ اللہ کی قسم اب دو تیرے پاس بھی لوگوں نے آئی۔ وہ میرا چچا زاد بھائی بلکہ بے عیب تھا اور میری بکس میں بھی چائی تھی کہ اس کی طرف لوٹ جائے۔ جسی اللہ تعالیٰ نے من کے ارادوں کو جان لیا اور نہ وہ آیت نازل فرمائی کہ اذان میں چار آیت کریمہ میرے مطلق نازل ہوئی میں نے اپنی تمک کہ رو دیا اور اس کا کلاچ اپنے چچا زاد بھائی سے رو دہ کر لیا۔ بعض روایات میں ہے کہ جب عقیل نے چاہت کی تو کہ میں نے اپنے رب کا ارشاد سنا اور اس کی اطاعت کی۔ پھر انہوں نے اپنے چچا زاد بھائی کو بلا دیا اور کہا کہ تجھ سے کلاچ کرنا ہوں اور تجھے عزت دے گا ہوں (۱)۔

امام ابن جریر اور ابن کثیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: آیات اہل بیت علیہم السلام نماز پڑھتی ہوئی کو ایک یا دو اظہار میں دیتے تھے، پھر جب اہل بیت کی دعوت گزر جاتی تو انہیں خیال آتا کہ وہ اس سے رجوع کر کے بخل کرے اور دعوت میں ملے، اس لیے پہلے غلامانہ سے نکاح کا ارادہ رکھتی تھیں تو اس کے اولیا اسے پہلے خاندان سے دوبارہ نکاح سے روکتے تھے، پس اہل بیت علیہم السلام نے اولیا کو یہ کہنے سے منع فرمایا (2)۔

[illegible]



عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَمَدَظْتُمْ أَنْ  
تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا بَيْنَكُمْ  
بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْمَلُوا أَنْ اللَّهَ يَهْتَفِضُونَ بِصِدْقِهِ ۝

اور انہیں دودھ پلا میں اپنی اولاد کو چاہے دوسرا (یہ حد) ان کے لئے ہے جو چورا کرنا چاہتا ہے  
دودھ کی حدت۔ اور جس کا بچہ ہے اس کے لئے ہے کھانا ان ماؤں کا اور ان کا برکت منسوب طریق  
ہے۔ تکلیف نہیں دی جاتی کسی شخص کو اگر اس کی حیثیت کے معافی سے نہ ضرر پہنچانے جائے کسی ماں کو اس  
کے لڑکے کے باعث اور نہ کسی بچہ کو (ضرر پہنچانے جائے) اس کے لڑکے کے باعث اور نہ کسی  
اسی قسم کی دوسری ہے۔ جس امر دوسرا ارادہ کر لیں دودھ چھڑانے کا اپنی مرضی اور مشورہ سے تو کوئی  
گنہگار نہیں ہوگا اگر تم چاہو تو دودھ چھڑاؤ (دایہ سے) اپنی اولاد کو، مگر کوئی گنہگار نہیں کہ تم پر جبکہ تم اور  
کردار ہو نہ پھرنا کہ تم نے مناسب طریق سے دودھ نہ دیا۔ تے نہ دیا۔ (خوب) جان لو کہ یقیناً  
اللہ تعالیٰ جو یہ حکم کر رہا ہے اس سے دیکھنے والا ہے۔

ایام کعبہ و سفینت طبرہ الراتی، اور محمد بن حمید، ابو داؤد (اخراج میں) ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور بخاری نے  
اپنی مسنن میں حضرت کاہدہ سے روایت کیا ہے کہ وَالْوَالِدَاتُ لَكُمْ سَرَادِطٌ تَبِیْنُ اَرْضَ لَکُمْنِ سَرَادِطِیْنِ  
لَا تُشَاقِقْنَ اُولَئِہِ فَاِنْ کُنْتُمْ عَاثِرَہُمْ فَاِنْ کُنْتُمْ عَاثِرَہُمْ فَاِنْ کُنْتُمْ عَاثِرَہُمْ فَاِنْ کُنْتُمْ عَاثِرَہُمْ  
پہلے وَلَا مَوْلَا وَلَا ذَلِہُ لَہُمْ اِلَّا بَابِ اِیَّہِ بَعْلُہُ کُنْ رَجُلٌ تَبِیْنُ اَرْضَ لَکُمْنِ سَرَادِطِیْنِ  
دہکتے کہ اس پر چلتا رہے غلّ الوالیات ہیں التواہیث سے مراد وہی ہے لہذا۔ تہ میں معروف طریق پر نفقہ کفالت اور  
رضاعت اس پر بھی ضروری ہے اگر بچے کا اہتال نہ ہو اور اس کو تکلیف بھی نہ ہو تو ان اُمّات فاصلاً قنن توالیہیں وَتَشَاوُرٍ  
تَشَاوُرٍ لہر مانتے ہیں اُمّیاں چوکی بچے کا دودھ چھڑانے کا اہم رضا مندی اور مشورہ سے ارادہ کریں جب کہ اپنی ذالوں اور  
بچے کا نقصان نہ ہو فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِا تَرَانِ بِرَکْوٰی حَرَجِیْنِ ہے وَإِنْ أَمَدَظْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَاِنْ کُنْتُمْ عَاثِرَہُمْ  
دودھ پلاؤ دایہ سے اپنی اولاد کو جب تمہیں بچے کے خلیع کا اندیشہ ہو تو پھر کوئی گنہگار نہیں کہ تم اور کردار جو دودھ چھڑانے  
کا معاوضہ کرتے پھر اپنا مناسب طریق سے (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ: اِیَّ اَبَیۡہِ کَا یَہِ طَہِیۡمُ یَاۡنِ لَہِ اَیَّ اَبَیۡہِ کَا یَہِ طَہِیۡمُ  
طلاق دیتا ہے جب کہ اس سے اس کا ایک بیٹا ہے تو دوسری عورت کی بیعت دودھ چھڑانے کی زیادتی دیتا ہے۔ یہ عورت اپنی  
اولاد کو دودھ پلائی، یہ حکم اس کے لئے ہے جو حدت رضا مت کو تحمل کرنا چاہتا ہے۔ وَ عَلَی التَّوَلَّوۡلَہِ اِس سے مراد یہ ہے



امام کوئی مجدد الزماقی اور ابن ابی حاتم نے قاید بن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان کے پاس ایک عورت لائی تھی جس نے چھ ماہیں بچہ جناتہ حضرت عثمان نے اسے رحم کا حکم فرمایا ابن عباس نے فرمایا اگر یہ کتاب اللہ کے ساتھ جھگڑا کرے تو جھگڑا کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **وَالْوَالِدَتُیْہِ یُؤْخَفُ عَلَیْہِ اَوْ لَا ذَکَ فَوَیْضُ حَوٰلَہِیْنِ**۔ اور دوسری آیت میں فرمایا **وَحَلٰلٌ فَوَیْضُہٗ فَمَنْ لَّیْسَ بِہِیْہِیْمَہٗ فَاُولٰٓئِکَ یُحٰلِلُہُمْ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ**۔ اس نے چھ ماہ بیت میں اٹھائے کہ بھر یہ اسے دو سال دو چارے گئے حضرت عثمان نے اس عورت کو بلا پایا اور باکرہ یا مائیں جریر نے زہری کے طریق سے ایک اور سند سے اسی کی شکل روایت کیا ہے۔

امام عبدالمزانی، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دو سال کے بعد دو چارے چلنے کے قصص پر مجب کیا تو انہوں نے **وَالْوَالِدَتُیْہِ یُؤْخَفُ عَلَیْہِ اَوْ لَا ذَکَ فَوَیْضُ حَوٰلَہِیْنِ** کا بیان کیا۔ عورت کی اور فرمایا ہم دو سال کے بعد کسی رضاعت کے متعلق کسی چیز کی حرمت کا حکم یہ نہیں رکھتے۔ (یعنی دو سال بعد چھ ماہ دو چارے چلنے سے رضاعت ثابت نہ ہوگی) (1)

امام ابن جریر نے ابو یوسف کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے سنا کہ (اس آیت کے موجب) ان دو سال میں عی رضاعت ثابت ہوتی ہے (2)۔

امام ترمذی نے حضرت امام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رضاع سے حرمت ثابت نہیں ہوتی مگر اس صورت میں جب وہ آٹھ ماہ تک پیرے اور دو چارے سے پہلے ہو (3)۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رضاع سے حرمت کا ثبوت نہیں ہوتا مگر جو دو سال کے اندر ہو (4)۔

امام ابی یوسف اور یحییٰ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو چارے کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور بالغ ہونے کے بعد قیمی کا کوئی تصور نہیں۔

امام عبدالمزانی نے المصنف میں اور ابن عدی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، طوخت کے بعد قیمی نہیں ہے اور دو چارے کے بعد رضاعت نہیں ہے اور ان سے بے کر رات تک خاموشی نہیں ہے اور روز سے میں صوم وصال نہیں ہے اور معصیت میں نذر نہیں ہے اور معصیت میں نقد نہیں ہے اور رشتہ داری قطع کرنے میں قسم نہیں ہے۔ ہجرت کے بعد دارالکفر میں جائز نہیں ہے (یا یہ سنی کہ حکم کی تعمیل شروع کرنے کے بعد اس کا چھوڑنا جائز نہیں ہے) قسم کے بعد ہجرت نہیں ہے۔ عورت کے لئے خاوند کی اجازت کے بغیر قسم اٹھانا ہے۔ بچہ کی قسم باپ کی اجازت کے بغیر درست نہیں ہے، ظلم کی قسم آقا کی اجازت کے بغیر درست نہیں ہے، نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے اور ملکیت سے پہلے آزاد کرنا نہیں ہے۔









ہے کہ وہ حنفی منہ زو جاتی تھی جس صورت کا خاندان فوت ہو چکا ہو اس کے لئے خوشبو اور زینت پہنڈ نہ رہا تھے فرماتے ہیں کہ  
 غالی نے فرمایا: یَا مَعْزُونُ جَنَّتُمْ وَهَذَا مَعُونُ اَوْ لَا جَانٌّ لَكُمْ فَنَسْنِ بِهَا لَعْنَةً اَوْ شَهْرًا عَشْرًا۔ اس آیت میں  
 یٰ مَعْزُونُ یعنی تم پر لعنت ہو یا تم پر شہرہ عشتور ہو۔

امام مالک، عبد الرزاق، ابن سعد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابی داؤد، احمد، ابن ماجہ، ابن سنان سے روایت کیا ہے۔ یہ دو سعید و فہر کی ہیں۔ دو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور پوچھا کہ میں نے خدا کی طرف سے اپنے اہل میں لوٹ جاؤں، کیونکہ ان کا خاندان اپنے غلاموں کی تلاش میں نفل کیا تھا جو بھاگ گئے تھے حتیٰ کہ اس نے قدم بھی نہیں پایا تو غلاموں نے اسے قتل کر دیا۔ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنے غلامان میں واپس چلی جاؤں، میرے خاندان نے مجھے ایسے گھر میں نہیں چھوڑا ہے جس کا وہ، ملک ہو اور زینت و جوہر ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لوٹ جا) میں چلی گئی تھی کہ جب میں گھر آیا سجدہ میں بھی گئی کہ آپ ﷺ نے مجھے بلانے کا کسی کو حکم دیا، پھر فرمایا: قرآن کیسے کہا ہے؟ میں نے یہ واقعہ پورا عرض کیا تو فرمایا تو اپنے گھر میں غصہ بھی کہ حدت کھل ہو جائے۔ فرماتی ہیں میں نے اسی گھر میں چار مہینے، اس دن حدت نہ رکھی۔ فرماتی ہیں جب حضرت عثمانؓ اور علفات قحطہ آپ نے مجھے دیکھا، میرا انہوں نے مجھ سے مسئلہ پوچھا تو میں نے پورا واقعہ بتایا، آپ نے پھر اسی کے مطابق فیصلہ فرمایا (۲)۔

امام مالک، عبد الرزاق، ابن سعد، ابن ماجہ، ابن سنان سے روایت کیا ہے کہ ان دنوں کو تو اس کو مقام البید اسے واپس کر دیتے تھے جس کے خاندان فوت ہو چکے ہوتے تھے اور ان کی حدت میں ہوتی تھیں، آپ انہیں حج سے روکتے تھے (3)۔

ابو داؤد، عبد الرزاق، ابن سعد، ابن ماجہ، ابن سنان سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس صورت کا خاندان فوت ہو چکا ہو اور جس کو خدائی انسداد مٹتی ہو وہ اپنے گھر میں ہی رہا کرے (4)۔

امام مالک، عبد الرزاق، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے حضرت سعید بن مسروقؓ سے روایت کی کہ حضرت انسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جب ان کا آپؐ سفیان بن حرب فوت ہو گیا تھا تو اس نے زور تک کی خوشبو منگوائی، پھر جوڑی لے کر اس خوشبو میں غسل کیا پھر حضرت مہدیہ رضی اللہ عنہا نے بیت پر اس کو ملا، پھر کہا اللہ کی قسم مجھے اس خوشبو کے گانے کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دیا، یہ فرماتے ہیں کہ کسی ایسی صورت کے لئے حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، لیکن خاندان کے وصال پر چار مہینے اس دن سوگ منائے۔ حضرت زینبؓ فرماتی ہیں میں نے زینب بنت جحش کے پاس گئی، جب اس کا بھائی عبد اللہ فوت ہو گیا تو انہوں نے بھی خوشبو لگائی پھر فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو لگانے کی ضرورت نہ تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دیا، یہ فرماتے ہیں کہ کسی ایسی صورت پر حلال

نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ کسی میت پر نیک دن سے زیادہ سوگ منائے مگر خاندان پر چار ماہوں تک سوگ منائے۔ حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے اپنی والدہ ام سلمہ کو یہ فرماتے سنا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری بیٹی کا نہ نہ فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھ میں تکلیف ہے کیا ہم اس کو سر مبارک لیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں اور سیدہ فرمایا میں نے فرمایا نہیں نہیں پھر فرمایا یہ چار ماہوں تک ہے جب کہ زمانہ جاہلیت میں کوئی عورت سال مکمل ہونے پر بیٹھی بیٹھتی تھی (۱۰)۔ عید فرماتے ہیں میں نے زینب کو چھ سال کی لکھنے سے پہلے بیٹھی کیوں بیٹھتی تھی نہ زینب نے کہا عورت کا جب نہ فوت ہو جاتا تھا تو وہ چھوٹی سی کٹھنری میں داخل ہو جاتی تھی اور ناقص ترین کپڑے پہنتی تھی نہ کوئی خوشبو استعمال کرتی تھی اور نہ کوئی اور چیز تھی کہ اس پر سال گزر رہا تھا۔ پھر ایک چوپایا گھسایا کرتی یا رندہ لایا جاتا پھر وہ اس کے کمرے کے اندر داخل کیا جاتا جب بھی کوئی چیز داخل کی جاتی تو وہ مر جاتی تھی پھر وہ بچتی تھی اس کو بیٹھی رکھ جاتی تھی پھر وہ اس بیٹھی کو بیٹھتی تھی اس کے بعد جو خوشبو وغیرہ لگا جاتی تھی تو اس کی طرف رجوع کرتی تھی۔

امام مالک اور مسلم نے سفید ہتھ الی عبید کے طریق سے حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ذوالحجہ طہرات سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی ایسی عورت کے لئے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ میت پر نیک دن سے زیادہ سوگ منے لیکن خاندان پر چار ماہوں تک سوگ منائے (2)۔ نسائی اور ابن ماجہ نے سفید منہ سے اور حضرت عائشہ کی حدیث مردہ کے طریق سے روایت کی ہے۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد و نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی ایسی عورت کے لئے حلال لیکن جھانکھ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ نیک دن سے زیادہ سوگ منائے لیکن خاندان پر چار ماہوں تک سوگ منائے وہ نہ سر نہ لگائے نہ لگا ہوا کپڑا پہنے لیکن جو بٹنے سے پہلے رنگا ہوا اور نہ خوشبو لگائے مگر جب غسل سے پاک ہو تو قسطاً یا خفراً خوشبو کا ٹھوڑا استعمال کر سکتی ہے (3)۔

امام ابوداؤد و نسائی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا میں کا خاندان فوت ہو جائے وہ رگے کپڑے نہ پہنے اور نہ گہرے رنگا ہوا کپڑے پہنے اور نہ زینر استعمال کرے اور نہ خضاب لگائے اور نہ سر لگائے (4)۔

امام ابوداؤد و نسائی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس تشریف لائے جب کہ میں نے اپنی آنکھوں پر صبر لگا رکھا تھا۔ فرمایا اے ام سلمہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ یہ میرے ہاں میں خوشبو نہیں ہے۔ فرمایا یہ چہرے کو گوارا کرتا ہے تو یہ رات کے وقت نکال کر اور خوشبو کے ساتھ نکھلی نہ کیا کرو ورنہ مہندی استعمال کر کیونکہ یہ خضاب ہے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ میں کس چیز کے ساتھ نکھلی کروں؟

۱۔ جامع ترمذی ج ۲، حدیث الاغوی ج ۵، صفحہ ۱۳۸ (۹۷-۹۶-۹۵) ۲۔ بحیث مسلم ج ۱۰، صفحہ ۹۸ (۶۳)

۳۔ ابن ماجہ ج ۱۳، صفحہ ۲۰۲

۴۔ مسند نسائی، جلد ۳، صفحہ ۲۰۲، مطبوعہ دارالریاض الفکر، بغداد

فرمایا یہی کہ جن کے ساتھ وہیں کے ساتھ تو اپنے سرگودھا کے گلی ۱۱۔

امام مالک نے حضرت عید بن المسیب اور سلمان بن یہودی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابوہریرہؓ کی حدیث جس کا وہ نہ فوت ہو چکا ہو اور وہاں پہنچے وہاں ہے (2) کہ

امام مالکؒ نے انہیں فرمے روایت کیا ہے کہ میں نے ام الولید کا جب آقا فوت ہو جائے تو اس کی حدیث ایک شخص ہے (3)۔

امام مالک نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ام الولید کی حدیث جب اس کا آقا فوت ہو جائے تو وہ شخص ہیں (4)۔

امام مالک نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یزید بن عبد اللہ نے کہا کہ امیات الاولاد نے آقا فوت ہو چکا تو ایک شخص ہزار مہینوں کے بعد ان کے نکاح کرو دیا دوسری عورتوں کے خاندانوں کو جو جائیدادیں ان دنوں حدیث کو گزریں، قاسم بن محمد نے کہا سبحان اللہ اللہ تعالیٰ بجا اور شاد ہے وَلَيْسَ يَشْتَرُونَ بِكَ وَبِكَ تَرُونَ أَزْوَاجًا وَرَأْسَ الْوَلَدِ آتَاكِ بِيَوْمٍ نَحْسٍ يَوْمَئِذٍ (5)۔

ابوہریرہؓ اور ابوہریرہؓ ابن ماجہ، قاسم نے حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ام الولید سے ہمارے بھائی کی حدیث کو ہم پر شخص نے کروا دیا جب ام ولد کا آقا فوت ہو جائے تو اس کی حدیث ہمارا دوسرا دن ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةٍ لِّلنِّسَاءِ أَوْ أَكْتُمْتُمْ فِي  
أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمُ بُرْءَهُنَّ وَلَكِنْ لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ  
سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَلَا تَقْرَبُوا عَهْدَ الْإِكْرَامِ حَتَّى  
يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ  
فَاحْذَرُوا ذَٰلِكَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَظِيمٌ حَلِيمٌ

”اور کوئی گناہ نہیں تم پر اس بات میں کہ اشارہ سے بیچہ تم نکاح اور ان عورتوں کو یا جو چاہئے اور تم اپنے دلوں میں۔  
جانتا ہے اللہ تعالیٰ کہ تم ضرور ان کا ذکر کر کے الہت نہ دے اور لیسان سے غیر بطور پر بھی کرے کہ کہو (ان سے)  
شریعت کے مطابق کوئی بات اور نہ کہی نہ نکاح کی گرو یہاں تک کہ پہنچے جسے حدیث اپنی ابتدا کو درجہ ان کو  
یقیناً اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے سو اس سے ڈرتے رہو اور جانو کہ چنگ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا مہم  
والا ہے۔“

۱۔ اَللّٰہُ عَلَیْکُمْ بِعَدُوِّکُمُ الْفَارِغِ، اسید انہا منصور وہیں اپنی شیعہ عبدان عیدہ اخبار این جبرہ این لسنہ ، و این ابی حاتم اور  
تکلفی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ : میں تم پر یہ ہے کہ کوئی شخص کہے کہ میں ایمان کرتا ہوں یا  
جو میں ایمان رکھتا ہوں ، مجھے عورتوں کی غرض ہے میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے نیک عورت  
بمیر فرمائے لیکن اسے ساتھ نکال کر چاہتا ہوں ۔ (۱)۔

[illegible]

اسم ان ابی شیبہ، ابن اُمیہ، اور ابی ابی حاتم نے حضرت ابو مسہد رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان طرف سے  
میں تھوہ سے رنیت نکلتا ہوں میں نے خواہش کی تھی کہ میں تھوہ سے علاج کریں تاکہ وہاں سے آگاہ ہو سکے کہ وہاں سے علاج  
کرنا جو چاہتا ہے لیکن مجھے عہدوں سے اور عقدوں سے (3)۔

امام مالک، شافعی، ابن ابی شیبہ اور قتیبی نے اہل الرضیٰ عنہم کے لئے اقامتِ علی کے جملہ روایت یہ ہے کہ ہر دعوت کو دعوت کے دوران اس طرح کہے تو میرے لئے ایک معزز ہے، جسے تجھ سے رغبت رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ تجھ سے فیروز فرمائے گا یا بدلتا ہو۔ (نظر فرمائے اسی جگہ کلام کر کے) (۱۰۰)

علاء الدین ابوالشیراز نے اپنا کلام مرسلہ سے روایت کیا ہے مگر اس کی تصریح میں جدیداً پہلے میں کوئی تاریخ نہیں ہے۔  
 امام عبید بن جریج نے حضرت الحسن مرسلہ سے روایت کیا ہے کہ **الکشف علی اسرارہم** (جو حق پر شہد و کرم ہے  
 یوں ہے) عبد اللہ بن زکریا نے التعمارک سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت اسدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے: **اَوْ اَلَيْسَ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ حِكْمٌ** کہے کہ تم کو قرآن میں نہ حکمت ہے۔

امام مکتبی، ابن ابی شیبہ، محمد بن حمید، ابو نعیم، ابو جریر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے عبد اللہ بن مسعودؓ کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیوا سے کفر میں نکلنا کا حکم دیا ہے ہرگز کرتے ہو: (۸)۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اہل میں تم ان کو یاد کرتے ہو (۱۵۰)۔

۱- سخن عربی: منصور، مجلد 3، صفحہ 381 (381)  
۲- نگین قرطبی: تاریخ بغداد، جلد 2، صفحہ 96

۱۔ شیخ سعید بن مسعود، جلد 3، صفحہ (351/352)

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، اب داؤد، الح، ج 3، صفحہ 33 (1554) طبعہ مکتبۃ المدینہ، لاہور۔

4. سرعام، تک: آب طاهر، قطره: 2، صبر: 524 (3). 5. قشر عرق، زردی: 1، جود: 2، صبر: 524. 6. آب: 1، جود: 2، صبر: 524.

7. ابتدا جلسه 603  
8. ابتدا جلسه 674  
9. ابتدا

ہوئے فرماتے ہیں اس طرح نہ کہے میں حیر و عاشق ہوں تو مجھ سے عہد کر کہ تو میرے علاوہ کسی سے نکاح نہیں کرے گی۔ اَلَا اَنْ تَقُولُوْا لَا مَعْرُوْةَ فَا۔ اگر تیرا خیال ہو تو تو مجھ سے اپنے ٹکس کے ساتھ سہقت نہ لے جائے (۱)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اَلَا تُكُوْنُوْنَ اَعْدُوْهُ خَطِيْئَةً مَّسْرُوًّا مَّسْلَبٌ يَدَّ بِهٖ كَمَا كُوْنِيْ تَنْفَسُ رَدَّءَ كَلِّ لَہٗ كَے پاس جانے والا کہہ داس سے عرض نکاح پیش کر چکا (۲)۔  
امام عبد الرزاق نے الحسن اور مجتوبہ اور انھیں رحمہم اللہ سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

امام طوسی نے اپنے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت تابع بن الازرق رحمہ اللہ نے ان سے اَلَا تُكُوْنُوْنَ اَعْدُوْهُ مَسْرُوًّا مَّسْلَبٌ پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا البسر سے مراد شراب ہے، مانع رحمہ اللہ نے پوچھا کیا عرب اس کا یہ سنی جانتے ہیں؟ ان کا جواب ہے کہ انہوں نے فرمایا ہاں کہاتے امری القیس کا یہ شعر نہیں سنا  
اَلَا وَغَدَتْ تَبْنِيَّةُ الْقَوْمِ اِنْسِيْ كُوْنَتْ وَاَنْ لَا اَخِيْسِيْنَ الْغِيْرَ اَمْتَلِيْ

نبرد آؤں، سب سے (بد بخت) کہتی ہے کہ میں بڑھاؤں گی ہوں اور میرے جیسے لوگ بھارے گا وہ نہیں ہوتے  
امام سیوطی نے حضرت قتادہ بن حیاء رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں اَلَا تُكُوْنُوْنَ اَعْدُوْهُ مَسْرُوًّا مَّسْلَبٌ معنی پھنچا ہے کہ خوش ہوئی، معنی مرد اس کو اپنی طرف سے بھارے گا اشارہ نہ کرے (3)۔

امام عبد الرزاق نے حضرت عہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص عورت سے عہد لیتا ہے کہ وہ اپنے ٹکس کو روکے اور کسی دوسرے سے نکاح نہ کرے، اب کرنے سے اس اور شد میں روکا گیا ہے۔ سعید بن جبیر سے اسی طرح مروی ہے۔

امام سفیان اور ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اَلَا تُكُوْنُوْنَ اَعْدُوْهُ مَسْرُوًّا کے تحت یہ روایت کیا ہے کہ عہد کے اندر اسے نکاح کا بیجا نہ دے اَلَا اَنْ تَقُولُوْا لَا مَعْرُوْةَ فَا فرماتے ہیں اس طرح کہے کہ تو بڑی خواہشورت ہے، خوش شکل ہے مجھ سے رفعت کی جاتی ہے۔

امام عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے اَلَا اَنْ تَقُولُوْا لَا مَعْرُوْةَ فَا کے تحت فرمایا ہے کہ وہ اسے کہے کہ تو حسین و امیر ہے تو سراپا خیر ہے یا عورتیں میری ضرورت و حاجت ہیں۔

امام ابن جریر، ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وَ لَا تَقْرَءُوْا عَقْدًا اِلَّا بِحَقِّہٖ فرماتے ہیں تم نکاح نہ کرو یہاں تک کہ ان کی عدت مگزو جائے (4)۔

امام عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۔ ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے حضرت ابو مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عدت کے اندر عورت کو







امام باقری نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اسی عورت کو کعبہ کے اندر پہنچا دیا گیا۔

امام شافعی نے اس مجلس سے روایت کیا ہے کہ مائع اس اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ مجھے اِن یَقُولُوْنَ اَنْزَلْنَاهُ لَیْلًا یَسْرِہُ عَلَی سَاقِی الْاَنْجَارِ کے متعلق بتاؤ اس مجلس نے فرمایا کہ عورت اپنے نصف سر چھوڑ دے یا غلام اس کو نصف باقی چھوڑ دے اور کہے کہ یہ میری ملکیت میں تھی اور میں نے اس کا رخ کر کے اس کے روکے رکھا (اس لئے باقی نصف میری ہی سے دے دے) مائع نے پوچھا تو عرب یہ معنی جانتے ہیں اس مجلس نے فرمایا اس کو نے زہیر بن ابی سلمیٰ کا یہ شعر نہیں سنا۔  
حَرَمًا وَّیَا اَبْلَہَ وَشَمَہَ تَقْطَعُوْا عَلٰی حَقْلِی السُّبٰی وَالتَّقْبِی  
حقلاً اور اپنے معبود کے لئے منگی کرنے والا اور منگی خصلت والا برے اخلاق والے کو کبھی معاف نہ کرتا ہے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم و طبرانی (الاصول میں) اور یحییٰ نے حسن حدیث کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لَنْ يَبْدُوَ عَقْلًا إِلَّا بِكَافٍ سَعَةٍ مِنْ مَرْوَةَ خَدَّيْهِ (جو کبھی عقل نہ دکھائے گا جب تک کہ اس کی دو رخساروں کے درمیان کافی وسعت نہ ہو۔) ابن ابی شیبہ، محمد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ترمذی اور بیہقی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ:

لَنْ يَبْدُوَ عَقْلًا إِلَّا بِكَافٍ سَعَةٍ مِنْ مَرْوَةَ خَدَّيْهِ

امام ابن ماجہ اور بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اُن سے سزاؤں کا پاپ، جس کا بھائی یا کوئی ایسا شخص ہے جس کی اجازت کے بغیر اس عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا ہے (۱۰۴)۔ ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن کثیر اور سیوطی نے کئی طرق سے زانیع ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس سے مراد نہ زانیہ ہے (۱۰۵)۔

امام شافعی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جب وہ اپنے خاندان کی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دینا چاہتا تو آپ حاضر ہوتی تھیں اور جب نکاح کی مقررہ قی ہو جاتی تو آپ عورت کے کسی رشتہ دار مرد کو بھیج کر اس کا حجاجہ کر دیا کیونکہ عورت خود نکاح کرنے کی اہل نہیں ہوتی۔

امام ابن الہیثم نے معین بن حمیر، یحییٰ بن عقیل، شریک، ابن الحسب، شخص، نافع اور محمد بن کعب رحمہم اللہ سے روایت کیا ہے کہ آقاؐ سے مراد خداوند ہے (۵)۔

امام اہل بیت علیہ السلام نے ابوشر سے ہدایت کیا ہے فرماتے ہیں: ملائکہ اس کو اور جوہر، نذر کیا، اس سے مراد وہ ہے سعید بن جبیر نے فرمایا: خداوند ہے، ملائکہ اس کو اور جوہر حضرت سعید بن جبیر سے اس مسئلہ میں گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ دونوں نے سعیدؑ کا اقرار کیا (۱۶)۔

1- نوري تيريل دىكى ئىشلىتىلغان 255 مىليون دانە ئىشلىتىش 2- ئىشلىتىش ئىشلىتىش ئىشلىتىش 3- ئىشلىتىش

6- سنن کبریٰ و صغریٰ، جلد 17، صفحہ 232، طبع دار الفکر بیروت  
7- تفسیر طبری، جلد 2، صفحہ 654

امام ابن ابی شیبہ نے صلوٰۃ الحسن بن علیؑ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ اس سے مراد اولیٰ ہے (۱)۔

امام محمد بن ابراہیمؒ نے ابن ابی شیبہؒ، محمد بن حنفیہؒ، ابن جریرؒ، ابن المہدیؒ، مالک بن ابی حاتمؒ اور یحییٰ بن حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہے۔ بخیر ہے اور اس کا حکم فرمایا۔ پس اگر محبت معاف کرنے تو جیسے چاہے معاف کرے، اگر نہیں کرے تو اس کا وہ معاف کرے۔ تو بھی جانتے ہیں کہ حضرت علیؑ کا حق (۲)۔

ابن جریرؒ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: **إِنَّا كُنَّا نَسْتَفْتِيكَ عَنْ مَرَادِ بْنِ عِيسَىٰ وَأَنَّكَ تَقُولُ: الْوَلِيُّ بَيْنَهُمَا عَقْدٌ فَاتَّقِ اللَّهَ مِنْ مَرَادٍ** (۳)۔

امام محمد بن ابراہیمؒ نے حضرت ابن صنف رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: **فَرَفَعُوا فِيهِ خِلَافَةَ وَدَعَا لَهَا مَعَاذَ اللَّهِ** (۴)۔

امام محمد بن ابراہیمؒ نے محمد بن حنفیہؒ، ابن جریرؒ، ابن المہدیؒ، مالک بن ابی حاتمؒ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: **وَإِنْ تَقُولُوا أَفْكَرُ مِنْهُ قَوْلِي وَتَقُولُ: بَدَلِي عَنْهُ** (۵)۔

امام ابن ابی حاتمؒ نے حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: **وَإِنْ تَقُولُوا لِي عَنْ مَرَادٍ** (۶)۔

امام علیؑ رضی اللہ عنہ نے حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: **وَإِنْ تَقُولُوا لِي عَنْ مَرَادٍ** (۷)۔

امام علیؑ رضی اللہ عنہ نے حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: **وَإِنْ تَقُولُوا لِي عَنْ مَرَادٍ** (۸)۔

امام علیؑ رضی اللہ عنہ نے حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: **وَإِنْ تَقُولُوا لِي عَنْ مَرَادٍ** (۹)۔

امام علیؑ رضی اللہ عنہ نے حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: **وَإِنْ تَقُولُوا لِي عَنْ مَرَادٍ** (۱۰)۔

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہؒ جلد ۲ صفحہ ۵۸۵ (۱۵۹۹۷) ۲۔ تفسیر ابن جریرؒ جلد ۲ صفحہ ۶۵۵ ۳۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۵۵۵

۴۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۵۵۵ ۵۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۶۵۵ ۶۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۵۵۵

۷۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۵۵۵ ۸۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۵۵۵ ۹۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۵۵۵

۱۰۔ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۵۵۵

نامہ مسیح بن یسوع، احمد، ابو داؤد اور ابن ابی حاتمہ و ترمذی و کبکی (مسند ابی یوسف) اور بیہقی نے سنن میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قریب ہے لوگوں پر ایسا سخت زمانہ آجائے کہ کہ خوشی کوئی ایسے حال پر کھینچیں جو جائے اور سختی کو گمراہی اور فتنہ کہ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے جس سے منع فرمایا۔ ارشاد فرمایا انہیں میں: حسان کو موت بھولو۔ ابن جریر و ابن کثیر نے دیگر نسخہ میں سے روایت ملنے سے روایت صرف مانتا نہیں ہے۔

امام شافعی، عبد بن ربیع، عبد بن سعید، ابن جریر، ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی نے محمد بن حنفیہ سے، علی بن ابی حمزہ کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر ابھی تک دخول نہیں کیا تھا کہ اسے طلاق ارے دی۔ پھر اس مرد نے عورت کو پورا واپس بھیج دیا۔ اس کی وجہ تو یہ تھی تو اس نے کہا میں صاحبہ افضل لوگوں میں سے ہوں (۱۶)۔

امام الکبیر، ثنائیں، ابن ابی شیبہ اور سیف بنی نے حضرت باقر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی انجلی اور اس کی والدہ زینب بنت خطاب کی بیٹی سیف بنی اور عبداللہ بن عمرو کی بیٹی عبداللہ بن عمر کے بیٹے کے نکاح میں تھی، دو صاحبزادیاں اور اس نے بھی جنم لیا جن کو کیا تھا نہ مقرر کیا تھا پس اس کی ماں نے اپنی بیٹی کا سر طسپہ کیا تو ابن عمر نے کہا اس کے لئے مہر نہیں ہے، تو اس کے لئے مہر ہرچیز تو مجھ سمجھ نہ دے کہ اور اس بیٹی کا سر طسپہ کر کے، لیکن اس لڑکی کی ماں نے عبداللہ بن عمر کی بات نہ مانی، فیصلہ زینب بنت خطاب کے ہاں جمنا تو انہوں نے فرمایا اس کے لئے مہر نہیں اور اس کے لئے میراث ہے (2)۔

امام عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے حضرت ملقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ کچھ لوگ عبداللہ بن مسعود کے پاس آئے اور کہا کہ ہم میں سے ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لئے صبر مقرر نہیں کیا اور نہ اس سے جناح کا حق کیا۔ کدو مر گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: یہی کریم اللہ علیہ السلام کی جدائی سے لے کر اس مسئلہ۔ یہ مشکل مسئلہ تھو۔ یہ نہیں پڑ چکا تھا۔ ہم کسی اور کے پاس جاؤ، وہ لوگ ایک مہینہ تک آپ کے پاس آتے جاتے رہے۔ پھر آخر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ ہم جب آپ سے نہ پانچ مہینے تو کس سے پوچھیں؟ آپ اس شہر میں آخری صحابی ہیں، ہم آپ کے علاوہ کوئی اور سرا نہیں دیکھتے عبداللہ بن مسعود نے کہا میں یہ مسئلہ نہیں اچھا براے اور اختتام دے جاتا ہوں اگر یہ درست ہے تو اللہ وعدہ کا شریک کی طرف سے ہے، اگر غلط ہے تو میری طرف سے غلط ہے، اللہ اور اس کا رسول اس سے بڑی ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس کو صبر ملے گا جیسے دوسری عورتوں کا صبر ہو چکا ہے، اس میں کمی بیشی نہ ہو گی اور اس کو صبر ثبات بھی ملے گا، اس پر ہم صبر سے دس دن صبر ہو گئے۔ یہ اشع ثقیل کے لوگوں سے کہ کر فیصلہ فرمایا تھا۔ پس دو اٹھ کھڑے ہوئے ان میں مصلح بن مبارک بھی تھے۔ انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں جو آپ نے فیصلہ کیا ہے بالکل جی طرح یہودی ایک عورت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا جس کا نام میمون بنت واثق تھا۔ راوی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خوش ہوئے کہ پہلے بھی اتنے خوش نہیں ہوتے تھے سوائے اسلام لانے کے دن کے۔ پھر عبداللہ بن مسعود نے فرمایا ہے اللہ اگر یہ فیصلہ درست ہے تو میری توفیق سے ہے۔

مہم دیدہ منصور ابن ابی شیبہ اور بخاری نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مائے میں میں عورت کا نہ دھو جانے اور اس کے لئے ہر قسم کی کیا نہ ہو تو اس کو نہ اٹھائے۔ اگر اس پر حد لگی ہوگی اور اس کو ہر قسم کی گور فرمایا نہ کرے۔ نہ کہ مائے میں آٹھ قبیلہ کے اطراف کی کقول قول لکھا ہے (1)۔

امام شافعی اور بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس نے چھپا لیا کہ جب عورت کا نہ دھو جائے جب کہ اس کا سر نہ تھریا کیا تو (اس کا کیا حکم ہے؟) فرمایا اس نے لئے تم اور میرات ہے (2)۔

امام مالک رحمہ اللہ ابن ابی شیبہ اور بخاری نے حضرت ابن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب پردے اٹھ دینے ہاتھ ہیں (یعنی وہ سر میں بیوی صحت میں ہوتے ہیں) تو سر وادب ہو جاتا ہے۔ یہ فیصلہ آپ نے اس عورت کے حق میں فرمایا جس نے قید مائے سے نکال کر تھرا (3)۔

امام ابن ابی شیبہ اور بخاری نے حضرت ابو اسحق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب پردہ اٹھال دیا جائے اور نہ دھو کر نہ دیا جائے تو عورت کو چرامر طے کا اور اس پر حد لگی ہوگی (4)۔

امام سعید ابن منصور، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے حضرت ارارہ ابن اوفی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ظلمائے راشدین کا فیصلہ یہ تھا کہ جو پردہ اڑھ کر نہ دے یا پردہ لگا دے تعدات اور سر وادب ہو جاتا ہے (5)۔

امام مالک اور بخاری نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب مرد اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے پھر پردہ لگا دینے ہاتھ ہیں تو سر وادب ہو جاتا ہے (6)۔

امام باقری نے حضرت محمد بن ثوبان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عورت کا پردہ کھولا اس کی خرم کا گوارہ لیجئے اور سر وادب ہو گیا (7)۔

### حَفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴿٢٠﴾

”پابندی کرو سب نمازوں کی اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی اور کھڑے رہا کرو اللہ کے لئے عاجزی کرتے ہوئے“۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں الصَّلَوَاتِ سے مراد فرض نمازیں ہیں۔

امام ابن ابی داؤد نے المعاصی میں الاحکام سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عبد اللہ بن مسعود کی قراءت اسی طرح تھی حَفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے حضرت اسحاق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا حافظت سے مراد ان کی انتہا پر

1۔ ابن کثیر رحمہ اللہ جلد 7 صفحہ 747، المعجم ص 2۔ ابن کثیر رحمہ اللہ جلد 2 صفحہ 121۔

4۔ ابن کثیر رحمہ اللہ جلد 7 صفحہ 747، المعجم ص 255۔ 5۔ ابن کثیر رحمہ اللہ جلد 2 صفحہ 121۔

7۔ سنن ابی داؤد جلد 1 صفحہ 121، ابن کثیر رحمہ اللہ جلد 7 صفحہ 258، المعجم ص 258۔

مخالفت ہے اور نہ اسے سچ سے ہر زمانہ کی وقت سے سچ ہے (۱)۔

امام مالک، شافعی، بخاری، ابو داؤد، ترمذی اور مسلم نے حضرت علی بن نبیہ رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں انہی نجد سے آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی آواز کی شکایت سنائی دیتی تھی لیکن ہم اس کی بات نہیں سمجھتے تھے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو گیا پھر اس نے اسلام کے حلقے پر چھاؤ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ پھر اس نے پوچھا اس کے علاوہ بھی کوئی نماز تھی یا نہ؟ فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نقلی تہذیب سے اور رمضان کے مہینہ کے روزے، اس نے پوچھا اس کے علاوہ بھی کچھ پکوانی روزہ فرض ہے؟ فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نقلی روزے رکھے (پھر) رسول اللہ ﷺ نے زکاة کو ذکر فرمایا۔ اس نے پوچھا اس کے علاوہ بھی کچھ صدقہ لازم ہے؟ فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نقلی صدقات دے۔ وہ شخص واپس ہوا اور یہ کہہ رہا تھا اس کی قسم میں اس پر نہ زکاة کروں گا اور نہ کی کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کامیاب ہو گیا اگر اس نے سچ کر لیا (۲)۔

امام بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ میں اچھا لگتا تھا کہ کوئی متصل سبب یہاں شخص آئے ہو آپ ﷺ سے بیگم ہو چکا ہو کہ میں۔ پس ایک دیر یہاں آیا اور اس نے عرض کی: محمد ﷺ آپ کا ایک مبلغ دہارے پاس بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ آپ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے۔ پھر اس دیر نے پوچھا: ان لوگوں نے پیدا کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے۔ پھر وہ نے پوچھا میں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے پھر پوچھا ان پر انہوں کو کس نے نصب کیا اور انہوں کو کس نے نصب کیا؟ آپ کو نبوت فرمایا ہے؟ فرمایا نہیں پھر پوچھا نکاح آسان دین کے خالق اور پیداؤں کے مسبب کرنے والے کی قسم کیا اللہ نے آپ کو نبوت فرمایا ہے؟ فرمایا نہیں پھر پوچھا کہ تمہارا مبلغ کہتا ہے ہم پر ان رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں؟ فرمایا اس نے سچ کہا، دیر یہاں نے کہا قسم ہے اس رات کی جس نے آپ کو نبوت کیا ہے کیا اللہ نے تمہیں ان نمازوں کا حکم دیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ پھر دیر یہاں نے کہا تمہارا مبلغ کہتا ہے کہ ہم پر ہمارے اسل میں زکاة لازم ہے؟ فرمایا اس نے سچ سچ کہا ہے۔ پھر دیر یہاں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ دیر یہاں نے پوچھا تمہارا مبلغ کہتا ہے کہ ہم پر سال میں ایک مہینہ کے روزے فرض ہیں؟ فرمایا اس نے سچ کہا ہے۔ دیر یہاں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ اس نے کہا آپ کا مبلغ کہتا ہے ہم پر حج لازم ہے جس کو راستہ کی طاقت ہو؟ فرمایا اس نے سچ کہا ہے۔ دیر یہاں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبوت فرمایا ہے میں ان فراموش پر نہ زیادتی کروں گا اور نہ کسی کروں گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر اس نے سچ کر لیا تو یقیناً جنت میں جائے گا (۳)۔





امام احمد، ابن ماجہ، ابن حبیب اور بیہقی نے الشعب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دو آدمی تھے، دونوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسامہ کو لیا کہا اس میں سے ایک شہید ہو گیا اور ایک مال علیہ زکوٰۃ باطلہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ دونوں میں جو خوف و غرور تھا اسے شہید سے پہلے جنت میں داخل کیا گیا۔ مجھے بہت تعجب ہوا کہ کوئی بھی نے اپنا خواب نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بھائی کے فوت ہونے کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے تھے۔ ہزار روکت نہ رہیں چڑھی تھی۔ سال کی اتنی اتنی رحمت کیسے چڑھی تھیں (1)۔

امام عبد اللہ بن احمد نے زوائد المسند میں، ابوزہرہ اور ابویہی نے حضرت حذیفہ بن عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے یہ جان لیا کہ نماز حق اور واجب ہے تو وہ جنت میں داخل ہوا (2)۔

امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ہزار اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں (3)۔

امام ابویہی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر ان کے ایمان میں سے جو چیز سب سے پہلے فرض کی وہ نماز ہے، آخر تک جو باقی رہے وہ نماز ہے، سب سے پیسے کی سبھی نماز کا دیا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کی نماز کو مکمل کر دو مکمل ہوگی تو مکمل ٹھہری جائے گی، اگر ناقص ہوگی تو رٹا ہوگا کیا اس کے کوئی نوافل ہیں؟ انہیں اگر نوافل ہوں گے تو ان کے ذریعے قرائن پورے کئے جائیں گے۔ پھر رٹا ہوگا کیا اس کی زکا مکمل ہے، اگر وہ مکمل ہوگی تو مکمل ٹھہری جائے گی، اگر اس میں کمی ہوگی تو رٹا ہوگا اس کا نقلی صدقہ دیکھو، اس کا نقلی صدقہ ہوگا تو صدقہ سے اس کی زکا مکمل کی جائے گی (4)۔

امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے الشعب میں حضرت حذیفہ بن عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے نمازوں کے رکوع، الحمد اور ان کے اوقات کی حفاظت کی اور اس نے جان بایا کہ یہ اللہ کی طرف سے حق ہیں وہ جنت میں جائے گا (5)۔

امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز سب سے پہلے بندے کے جس عین کا سہ ہوگا وہ نماز ہے۔ اگر نماز درست ہوگی تو اس کے لئے تمام اعمال درست ہوں گے اگر نماز درست نہ ہوگی تو تمام اعمال فاسد ہوں گے (6)۔

1۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 333، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت۔ 2۔ صحیح ابی داؤد، جلد 3، صفحہ 40، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

3۔ مجمع الزوائد، جلد 1، باب فی فرض الصلا، جلد 2، صفحہ 15 (1585)، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

4۔ مسند ابی یوسف، جلد 3، صفحہ 403 (4110)، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

5۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 96 (2824)، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔

6۔ مجمع الزوائد، جلد 1، باب فی فرض الصلا، جلد 2، صفحہ 20 (1608)، مطبوعہ دار الفکر، بیروت۔





چھ پران کی پانچ بیویاں تھیں۔ پھر اس نماز کو نہ سنتے والے کے پیرے پر مارا جاتا ہے (۱)۔

امام محمد بخاری اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد اپنے پاس شریف لائے جب کہ ہم قہر کی نماز کی انتظار کر رہے تھے۔ فرمایا تمہیں معلوم ہے تمہارے پروردگار کا کیا ارشاد ہے؟ ہم نے کہا نہیں فرمایا تمہارا رب فرمادے ہے جس نے نمازوں کو اپنے اوقات پر چھوڑا اور ان کی تکلیف کی اور ان کے حق کو قبیح جاننے والے کو قبیح نہ کیا تو اس شخص کے لئے مجھ پر جہد ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں اور جہاد نمازوں کو قبیح پر نہ چھوڑوں اور ان کی مخالفت نہ کرے اور ان کے حق کو قہر سمجھنے والے کو قہر نہ کرے تو اس کے لئے مجھ پر کوئی حق نہیں ہے مگر میں چاہوں گا تو اسے خدایا دیکھ دوں گا مگر چاہوں گا تو اس کو کھنسل دوں گا (۲)۔

امام طبرانی اور بیہقی نے الاسناد الصالحات میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن اپنے صحابہ کرام کے پاس شریف لائے اور انہیں فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے انہیں یہ سوال فرمایا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عزت و جلال کی حق کوئی بندہ نماز کو اپنے وقت پر نہیں چھوڑتا مگر میں اسے جنت میں داخل کرتا ہوں اور جو نماز کو وقت پر نہ پڑھا نہیں کرتا مگر میں چاہوں گا تو اس پر جہد فرماؤں گا اور تمہارا رب چاہوں گا تو اسے خدایا دیکھ دوں گا (۳)۔

امام ابن ماجہ اور طبرانی نے حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کے رکوع بخود اور قرائت کو مکمل کرتا ہے تو نماز کو کبھی بجا لے گا تیری مخالفت کرے جس طرح تو نے میری مخالفت کی پھر اس کو آسمان کی طرف چڑھایا جاتا ہے اس نماز کے لئے نور اور روشنی ہوتی ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا اور رکوع و سجود اور قرائت کو مکمل نہیں کرتا تو نور کو کبھی ہے اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا پھر اسے آسمان کی طرف بلے کیا جاتا ہے اور اس پر جہد فرماتا ہے آسمان کے دروازے بند ہوتے ہیں پھر اسے لیٹا دیتا ہے جیسے پراگا کپڑا لیٹا جاتا ہے پھر اسے اس نماز کی عزت پر مارا جاتا ہے (۴)۔

امام احمد اور ابن حبان نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور افضل عمل پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز پھر اس نے یہی سوال کیا تو فرمایا نماز اس نے یہی سوال کیا تو فرمایا نماز جس مرتبہ فرمایا۔ پھر اس نے پوچھا تو فرمایا جہاد فی سبیل اللہ۔ اس شخص نے کہا میرے والدین ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اپنے والدین کے ساتھ نکلی کرے گا تمہم دینا ہوں (۵)۔

۱۔ مجمع الزوائد، باب الفقہ علی الصلوۃ، جلد ۲، صفحہ ۱۶۶۶ (۲)۔ مجمع الزوائد، جلد ۱۹، صفحہ ۱۹۲، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

۳۔ مجمع الزوائد، باب من یمن علی صلوۃ، جلد ۲، صفحہ ۲۷۳۱ (۳)۔

۴۔ بیہقی، جلد ۱۰، صفحہ ۲۸۱

۵۔ ابن ماجہ، جلد ۱، صفحہ ۱۷۲۲ (۵)۔ مطبوعہ دار السنۃ للتراث، بیروت۔

امام طبرانی نے حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے سفیان کے پاس رات گزاری کہ وہ ان کی خوشبو سے متاثر ہو کر کہے۔ وہ رات کے آخری حصے میں اٹھے تو انہوں نے وہ تھکے جو وہ ان کے حلق میں تصور کرتے تھے۔ سفیان کے سامنے یہ جڑاؤ کر کے کیا تو مسلمان نے کہہ ان پانچ نمازوں کی خدمت کرو۔ یہ ان دھنوں کا کھانا ہے جو میدان جہاد میں جیتا گیا ہے۔ جب تک عشاء کی نماز پڑھتے ہیں تو دو تین کنفیوٹن میں ہوتے ہیں ایک وہ جسم پر گناہوں کا بوجھ ہوتا ہے اور اس کے لئے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ بعض وہ ہوتے ہیں جن کے لئے اجر ہوتا ہے اور کوئی گناہ نہیں ہوتا بعض وہ ہوتے ہیں جن کے لئے سزا ہوتا ہے نہ ان پر گناہ ہوتا ہے۔ انہیں جو رات کیا ماری اور انہوں کی غفلت کو تہمت سمجھتا ہے۔ پھر وہ گناہوں میں اپنے گھڑے پر سوار ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جس کے گناہ پر وہ ہوتا ہے اور ان کے لئے اجر نہیں ہوتا۔ وہ شخص جس کے لئے اجر ہوتا ہے اور اس کے لئے گناہ نہیں ہوتا۔ وہ شخص ہے جو رات کی نماز کی اور انہوں کی غفلت کو تہمت سمجھتا ہے پھر رات کو اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس کے لئے اجر ہے اور اس پر کوئی بوجھ نہیں ہے اور وہ جن کے لئے سزا ہوتا ہے اور نہ گناہ ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جو نماز پڑھ کر سوتا ہے اس شخص کے لئے سزا ہے اور نہ اس پر گناہ کا بوجھ ہے۔ فرمایا میں محبوبت سے بچو جس کے بعد انسان خستہ ہو جائے اور تم پر ممانعت دینی لازمی ہے۔ اسی پر وہ سہم کر رہا ہے۔

امام طبرانی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ احکام ایسے ہیں جو ایمان کے ساتھ ان کو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو پانچ نمازوں پر کاہفت کرے گا یعنی ان کے حضور رکوع کا دو رکعت کرے گا، نصفان کے دو رکوع کرے گا، اگر استسکاء کی حاجت رکھتا ہے حج کرے گا، اگر وہ خوش دلی کے ساتھ ادا کرے گا اور امانت ادا کرے گا۔ عرض کی گئی اے اللہ کے نبی! امانت کی کیا ہے؟ فرمایا جنت سے فصل۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ اپنے رحیم میں کسی شے پر امن آدم کو یمن نہیں فرمایا (2)۔

امام احمد نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں ہیں جو تمہارا ہونا چاہئے کہ ان سے تمہارا جہنم کا اسلام میں حصہ ہو گا اور اسلام میں حصہ نہیں ہو گا اور اسلام کے حصے میں تین ہیں نماز اور روزہ اور زکوٰۃ۔

امام دارقطنی نے حضرت ابی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت کی چابی نماز ہے۔ امام ابی بنی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز اور حج کا ستون ہے (3)۔

امام بیہقی نے شعب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز اور حج کا ستون ہے۔ امام بیہقی نے اس کو پورا کیا اس نے پورا اجر پایا (4)۔

امام بیہقی نے شعب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ

1۔ مجلہ بر صمدہ 217 (6015) 2۔ مجموعہ معنی 772 مطبوعہ دار احیاء التراث اسلامی مصر

3۔ منہ نام الدار جلد 6 صفحہ 145 مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت 4۔ منہ نفردوس جلد 2 صفحہ 404 (3795) مطبوعہ دار الکتب المصریہ بیروت

5۔ شعب الامان جلد 3 صفحہ 147 (3151) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

میں نے اسلام میں اللہ کے نزدیک کوئی چیز محبوب ہے؟ فرمایا رات پر نماز اور اگر نماز اور جس نے نماز ترک کی اس کا دین نہیں ہے اور نماز دین کا ستون ہے (۱)۔

امام ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم، بیہقی نے سنن میں حضرت نوہ بن وحی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں یا شقاقم اختیار کرو اور تم پر نماز ہے کہ سکو گے (تم سے کچھ کی ہو جائے گی) اور جان لو کہ تمہارا معہ اعمال میں سے بہتر عمل نماز ہے۔ وضو پر صرف سون فی صافقت کرے گا (۲)۔

امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنہوں نے ان فرضی نمازوں پر محافظت کی اسے غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جس نے ایک رات میں سو آیات تلاوت کیں وہ قیام کرنے والوں میں سے لکھا ہو گے گا (۳)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مسدد بن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس نے ان نمازوں پر محافظت کی وہ غافلوں میں سے نہیں ہے بے شک ان میں کوئی عی علیٰ دلالت ہے۔

امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو یہ چاہتا ہے کہ قیامت کے روز اللہ سے مسلمان ہو کر ملاقات کرے اسے ان نمازوں پر محافظت اختیار کرنی چاہیے جب بھی ان کے لئے اذان دینی جائے، ابوداؤد کے الفاظ میں طرہ میں جہاں بھی اذان دی جائے پنجویں نمازوں پر محافظت کرو کیوں کہ یہ سنن دہی میں سے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے سنن بدلتی شروع فرمائی ہیں، نمازوں سے پیچھے نہیں رہے گا مگر منافق جس کا خلاق ظاہر ہو گا کہ روتے دیکھ کر ایک شخص کو وہ آدمیوں کے درمیان اٹھا کر لایا گیا حتیٰ کہ صف میں کھڑا کیا گیا اور تم میں سے کوئی ایسا نہ ہو کہ اس کے لئے مسجد ہونی چاہیے اور اگر تم اپنے گھر میں نماز پڑھو گے اور اپنی مسجد کو چھوڑ دو گے تو تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے اور تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو تم گھر کرو گے (۴)۔

امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے روز بندے کا سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہو گا وہ اس کی نماز ہے، اگر وہ درست ہو گی تو وہ کامیاب ہو گا، اگر نماز درست نہ لگی تو وہ غائب و غائر ہو گا، اگر اس کے فرائض میں کمی ہو گی تو غفلت تعالیٰ فرمائے گا و گھمکھا پھر سے بندے کے کوئی نفل ہیں۔ پس فرائض کی کمی کو غفلت سے پورا کیا جائے گا پھر اس کے تمام اعمال کے لئے یہی امر ہو گا (۵)۔

امام ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت حمید الدارمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا

۱۔ شعب الایمان جلد ۳، صفحہ ۳۹ (2807) 2۔ تہذیب حاکم جلد ۱، صفحہ 221 (448) مطبوعہ دارکتب العلمیہ بیروت

۳۔ بیہقی جلد ۱، صفحہ 452 (1160) 4۔ سنن نسائی، جلد 2، صفحہ 108 مطبوعہ دارالحدیث بیروت

5۔ سنن ابی داؤد جلد 2، صفحہ 197 (1425) مطبوعہ دارکتب العلمیہ بیروت



میں سے ایک شخص مجھے ملاد مجھے بتایا کہ فلاں شخص نے کہا ہے کہ میں اللہ کی رضا کے لئے اس شخص سے غصہ رکھتا ہوں۔ یا رسول اللہ! میں نے اپنے اور اس سے پوچھے۔ تو مجھ سے کہیں غصہ رکھتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا یا اور اس کی بات سے متعلق پوچھا۔ اس نے اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اس سے کیوں غصہ رکھتا ہے۔ اس نے کہا میں اس کا پڑوسی ہوں اور اس کو تار بناتا ہوں، اللہ کی قسم میں نے اسے سوائے فرضیہ نمازوں کے کبھی کوئی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، جب کہ فرضیہ نماز میں تو بریک و بد کرتا ہے۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سے پوچھتے کیا اس نے مجھے کبھی دیکھا ہے کہ میں نے کبھی تو کبھی لیٹ پڑھا ہو یا میں نے خون میں کوئی کوئی کی ہو یا رگوں کو خون ٹھیک نہ کیا ہو، آپ ﷺ نے پوچھا تو اس نے کہا نہیں ایسے تو کبھی نہیں دیکھ بھر اس نے کہا میں نے کبھی اس کو روزہ رکھتے نہیں دیکھا سوائے اس صوم کے جس کے روزے بریک و بد کرتا ہے۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سے پوچھتے کبھی اس نے مجھے دیکھا ہے کہ کبھی میں نے روزے میں کوئی کوئی کی ہو یا اس کے حق میں کسی کی ہو، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا نہیں بھر اس نے کہا اللہ کی قسم میں نے کبھی کسی سانک کو کچھ ایسے ہونے نہیں دیکھا اور میں نے اسے نہیں دیکھا کہ اس نے اپنے دل میں سے بکھ اللہ کے راستے میں خرچ کیا جو سوائے اس صومہ کے جو بریک و بد کرتا ہے۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سے پوچھتے کیا کبھی میں نے زکوٰۃ سے کچھ مصلیا ہے، میں نے زکوٰۃ وصول کرنے والے سے کچھ کی کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کھرا ہوئیں مصلیٰ یہ یہ کچھ سے بہتر ہو (۱)۔

امام ابوہریرہؓ بطبرانی نے مالک الشیخین میں اس حدیث کے سلسلے سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو رسول اللہ ﷺ اسے پہلے اسے نماز کی تعلیم دیتے تھے (۲)۔

امام ابن ابی شیبہؒ بطبرانی نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی ان کے پاس آیا اور کہا ہم مسلمان لوگ ہیں اور وہاں دیکھا جو لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم کسی شے پر نہیں ہیں۔ ابن عباسؓ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، ریت اللہ کا حج کیا، رمضان کے روزے رکھے، مہمان کی مہمان نوازی کی، وہ جنت میں داخل ہوگا (۳)۔

امام طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ اسلام کے درجات میں سے کون سا درجہ افضل ہے؟ فرمایا نماز۔ پوچھا گیا پھر کیا ہے؟ فرمایا زکوٰۃ (۴)۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے اوصاف میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا اول کے درجات میں سے کون سا درجہ بہتر ہے؟ فرمایا نماز اور جس نے نماز نہیں پڑھی اس کا دین نہیں (۵)۔

امام ابن ابی شیبہؒ رحمہ اللہ راوی داؤد و ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

۱۔ ترمذی، کنز الدقائق، باب فرض مصلیٰ، ج ۱، صفحہ ۱۸ (۱۸۰۱) 2۔ ترمذی، کنز الدقائق، ج ۱، صفحہ ۱۸ (۱۸۰۱) 3۔ ترمذی، کنز الدقائق، ج ۱، صفحہ ۱۸ (۱۸۰۱) 4۔ ترمذی، کنز الدقائق، ج ۱، صفحہ ۱۸ (۱۸۰۱) 5۔ ترمذی، کنز الدقائق، ج ۱، صفحہ ۱۸ (۱۸۰۱) 6۔ ترمذی، کنز الدقائق، ج ۱، صفحہ ۱۸ (۱۸۰۱)

3۔ ترمذی، کنز الدقائق، ج ۱، صفحہ ۱۸ (۱۸۰۱) 4۔ ترمذی، کنز الدقائق، ج ۱، صفحہ ۱۸ (۱۸۰۱) 5۔ ترمذی، کنز الدقائق، ج ۱، صفحہ ۱۸ (۱۸۰۱) 6۔ ترمذی، کنز الدقائق، ج ۱، صفحہ ۱۸ (۱۸۰۱)

بے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ ہے اور آخر کے درمیان نماز کو ترک ہے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے حضرت برید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے دو عہد ہو گا۔ اے دوران کے درمیان ہے وہ نماز ہے۔ جس نے نماز کو ترک کیا اس نے کفر کیا۔ (۲)۔

امام محمد بن عمر انور زنی نے کتاب المغلوۃ میں اور طبرانی نے معشر مجاہد بن الصامت سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میرے فضل رسول اللہ ﷺ نے نہ سات چیزوں کی وصیت فرمائی فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اگرچہ تمہیں کاٹ دیا جائے یا جلادیا جائے یا سو دہن کا دیا جائے اور بیان کرنا نماز ترک نہ کرو جو جان بوجھ کر نماز ترک کرے کا دولت سے قانون ہو جائے گا اور مگنا نہ کرے۔ ایسا اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتے ہیں شراب نوشی۔ کیونکہ یہ تمام خطاؤں کی اصل ہے (۳)۔

امام ترمذی، حاکم نے حضرت عبداللہ بن فضال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں محمد بن عبد اللہ کے اصحاب نماز کے مواکیف میں ترک کا کفر نہیں مانتے تھے (۴)۔

امام طبرانی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے بندہ اور کفر و ایمان کے درمیان (فرق) نماز ہے۔ اگر نماز کو چھوڑ دے تو ترک کیا۔

اس سلسلہ ارادہ میرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ان کی آنکھ کو تکلیف تھی انہیں کہا گیا ایم تمہارا دین بچ کرتے ہیں۔ ایم تم کو کچھ دین نماز چھوڑ دے۔ فرمایا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نماز ترک کرے گا وہ اللہ سے ملاقات کرے گا جب کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا (۵)۔

امام ابن ماجہ، محمد بن عمر انور زنی اور طبرانی نے اس خطا میں حضرت انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا بندہ اگر شرک کے درمیان نہیں ہے مگر نماز نہ پڑھی۔ جس شخص نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کیا تو اس نے ترک کیا (۶)۔ امام ابو یوسف نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ اسلام کے کٹنے کے دوران میں تو اہل حق میں ان پر اسلام کی پیروی کی گئی ہے۔ اس نے ان میں کسی ایک کو ترک کیا وہ کافر ہے (اور) اس کا خون بہانا حلال ہے (۷)۔

امام احمد اور طبرانی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کلمات کی وصیت فرمائی۔ فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اگرچہ تمہیں کئی عذاب دیا جائے۔ اپنے والدین کی

1۔ ترمذی ابن ماجہ، طحاوی، 13/139 (13/139) مسطور، درانتہ، احمد، بیروت 2۔ ایضاً جلد 2، صفحہ 4 (1079)۔

3۔ مجمع الزوائد، جلد 4، صفحہ 393 (8114)۔

4۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 1، صفحہ 48 (12/48) مسطور، انساب اہل بیت، بیروت 5۔ ابن ماجہ، ابی داؤد، ابن حبان، جلد 2، صفحہ 28 (1632)۔

6۔ ترمذی ابن ماجہ، طحاوی، جلد 2، صفحہ 15 (1000)۔

7۔ سنن ابی یوسف، جلد 2، صفحہ 37 (2344) مسطور، مالک، مدینہ، بیروت۔











نیز ایسا کہ فرماتے ہیں کہ جس نے صبح کی گھڑیاں پڑھی وہ اللہ کے فضل میں ہے۔ پس اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ اپنے بند میں سے کون کون سے طلب کرتا ہے؟ (۱۰)۔

ماہر برائی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کے دوسرے سوتلے ہو جانے کے مترادف ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ اسے روزانہ میں انوکھ مٹوائے گا (۱۱)۔

امام ہیرانی نے ابوامامہ الانصاریؓ کے سلسلے سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کے ساتھ ہے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ اپنے (۱۲)۔

امام مالک، ابن ابی شیبہ، ابی حنیفہ، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور بیہقی نے اپنی متن میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے تو اس کی گویا سیالیاں دھو کر دیا جائے گی (۱۳)۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، نسائی، ابن ماجہ، ابی حنیفہ نے حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز ترک کی اس کا مثل شائع ہو گیا (۱۴)۔ احمد نے ابو داؤد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز چھوڑ دی تو اس کا ترک کی اس کا مثل شائع ہو گیا (۱۵)۔

امام مسلم، نسائی اور بیہقی نے حضرت ابو نعیم الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ صبح کی نماز جو شخص میں پڑھائی پھر نہ پڑھے تو اس کا نام ہے پہلے کوکبہ کوئی مٹائی جائے گی۔ انہوں نے اسے شائع کر دیا۔ جس نے صبح کی نماز کی حفاظت کی اس کے لئے اس کا (۱۶) اور اس کے بعد نماز نہیں ہے حتیٰ کہ سارے طواف ہو جائیں (۱۷)۔

امام ہیرانی نے حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ نماز (صبح) ہم سے پہلے کوکبہ پر بھی فرض کی گئی تھی۔ انہوں نے اس کو شائع کر دیا۔ پس جس نے اس کی حفاظت کی اسے اوپر اجزاء پانچ گنا کا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں ہے حتیٰ کہ سارے نکلنے لگیں (۱۸)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز بغیر عذر کے نہ پڑھی تو اس کی ساری دنیا غروب ہو گئی تو گویا اس کا مثل دھوا کر دیا جائے گا۔ ابن ابی شیبہ نے نو شخص میں عداوت

۱۔ مسند امام علیؓ جلد ۳ صفحہ ۳۰۹ (۴۹۹۳) مطبوعہ دار کتب مطبوعہ بیروت ۲۔ مجمع زاد جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ (۱۸۴۸) مطبوعہ دار الفکر بیروت

۳۔ ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۸ (۱۸۴۸) ۴۔ مجمع زاد جلد ۱ صفحہ ۲۵۲ (۵۵۲) مطبوعہ دار الفکر بیروت

۵۔ کتابہ مطبوعہ نسائی باب دات اصحاب جلد ۱ صفحہ ۷۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۶۔ مجمع زاد جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ (۵۵۲)

۷۔ مجمع زاد جلد ۱ صفحہ ۲۲۷ (۱۶۳۹) ۸۔ مسند نسائی جلد ۱ صفحہ ۲۵۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت

۹۔ مجمع زاد جلد ۱ صفحہ ۱۳۵ (۴۹۸۴) مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۰۔ مسند امام علیؓ جلد ۱ صفحہ ۳۰۹ (۴۹۹۳) مطبوعہ دار الفکر بیروت

۱۱۔ مسند امام علیؓ جلد ۱ صفحہ ۳۰۹ (۴۹۹۳) مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۲۔ مسند امام علیؓ جلد ۱ صفحہ ۳۰۹ (۴۹۹۳) مطبوعہ دار الفکر بیروت

سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ نمازوں میں سے ایک نماز ہے جس کی روایت ہو جائے اس کا کمر باندھ دو گیا۔ اس فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے نہ ہے کہ یہ عصر کی نماز ہے۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس کی عصر کی نماز بغیر عذر کے فوت ہو گئی اس کا مکمل ضائع ہو گیا۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ اور حنفی نے اپنی سنن میں حضرت العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت فقہرت (مسلم) میرے نبی جب تک کہ مسلمانوں کے خوب روشن ہونے تک۔ مغرب کی نماز کو ترک نہیں کریں گے (1)۔

امام احمد طبرانی اور بخاری نے سنن میں حضرت سائب بن زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت فقہرت پر ہے نبی جب تک مسلمانوں کے طغوان ہونے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھتے رہیں گے (2)۔ امام عاکم نے حضرت ابوالعباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنے کہ میری امت فقہرت کا قہر ہے نبی (یا فرید) فقہرت پر ہے نبی جب تک کہ مسلمانوں کے خوب روشن ہونے تک کہ مغرب کی نماز کو ترک نہیں کریں گے (3)۔

امام طبرانی نے الامودہ میں حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نمازوں میں سے افضل نماز مغرب ہے جس سے نماز مغرب کے بعد دو تہمتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا (4)۔ امام ابن ماجہ بخاری، مسلم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک رات نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو فرمایا مبارک ہاتھ پر اللہ کی نعمت ہے کہ تمہارے ملاوہ لوگوں میں سے کوئی بھی اس نماز کو پڑھنے والا نہیں ہے یا فرمایا اس وقت تمہارے ملاوہ کوئی اس نماز کو نہیں پڑھ رہا ہے (5)۔

امام طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک رات عشاء کی نماز کے لئے آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا یہ دن روزہ ہے جسے پہلی استوا میں سے کسی نے اس کو نہیں پڑھا ہے (6)۔ امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز کے لئے تشریف لائے تو صحابہ کرام سے فرمایا یہ تمہاری نماز بھی تم سے پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی (7)۔

امام ابن ابی شیبہ ابو داؤد ابن ماجہ نے سنن میں حضرت حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم ایک رات

1۔ احمد سنن جلد 1 صفحہ 304 (688) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ ج 1

2۔ سنن ترمذی جلد 7 صفحہ 54 (1671)

3۔ سنن ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 300 (688)

4۔ سنن ابی داؤد ج 1 صفحہ 171 (1718)

5۔ سنن ابی داؤد ج 1 صفحہ 171 (1718)

6۔ سنن ابی داؤد ج 1 صفحہ 171 (1718)

7۔ سنن ابی داؤد ج 1 صفحہ 171 (1718)

8۔ سنن ابی داؤد ج 1 صفحہ 171 (1718)

عشہ کی فراز کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باخیر کی حتیٰ کہ کمان کھینچنے والے سے کہاں کیا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہیں یا اب تشریف لائے؟ انہیں نہیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نماز عشا، فجر کی تک جس کی وجہ سے تمہیں تمام اتھوں پر نصیحت دی گئی ہے اور تم سے پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی ہے (۱۶)۔

امام محمد نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے اس بات پر کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ہوا خیاں ہے نہیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ غلام سے اس کی فراز کے بارے کا سہہ ہو گا وہ اس میں اگر کی ہوگی تو اسے کہہ جائے گا تو نے نماز میں کی کیا ہے؟ اور کہے گا بار ب تو نے مجھ پر ایک انگ مسنا کیا تھا جس نے مجھے نماز سے غافل رکھا۔ مجھ اور غلام ہو گا میں نے تجھے دیکھا تو انگ کے گل سے اپنے لئے عبوری آرتا تھا۔ جس تو نے اپنے محل سے اچھے لئے کیوں نہ پھرتی؟ (۱۷) کہ اللہ کے لئے جس پر حجت تو تم ہو جسے کی (۱۸)۔

امام ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی اور عاصم نے عبد الملک بن ربیع بن عمر بن ابیہ من جاہلہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب کہ ان کی عمر سات سال ہو جسے اور انہیں نماز کی پابندی پر وارد جب کہ وہ پندرہ سال کے ہو جائیں اور ان کے درمیان بستر میں جدائی کر (۱۹)۔

امام ابو داؤد نے ایک صحابی سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چھایا کہ بچہ کب نماز پڑھے اور کیا واجب اور جائز کیا ہے تو اسے فرمایا: کا حکم دو (۲۰)۔

امام طبرانی نے ابو داؤد میں حضرت عبد اللہ بن حبیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب سات سال کی عمر کو پہنچ جائیں اور انہیں نماز نہ پڑھنے پر وارد جب وہ دس سال کے ہو جائیں اور ان کے بستر علیحدہ علیحدہ کر (۲۱)۔

امام الحاکم بن ابی اسامہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ انہیں پانچ کو پہنچائے تو اسے نماز کا حکم دو (۲۲)۔ ابو داؤد نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات سال کی عمر میں بچہ نماز کا حکم دو اور دس سال کے ہو چکے ہیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر وارد (۲۳)۔

- |  |  |
|--|--|
| ۱۔ سنن ابی داؤد، مطبوعہ ۱۳۹۹ھ، ۴۰۵:۳۹۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت        | ۲۔ مسند امام محمد، ۲ جلد، مطبوعہ ۱۳۲۸ھ، مطبوعہ دار الفکر بیروت |
| ۳۔ سنن ابی داؤد، ۲ جلد، مطبوعہ ۱۴۱۳ھ، ۴۷۶:۴۷۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت | ۴۔ بیضا، جلد ۲، مطبوعہ ۱۴۱۳ھ، ۴۷۷ (۴۷۷)                        |
| ۵۔ بیضا، جلد ۲، مطبوعہ ۱۴۱۷ھ، ۴۷۹ (۴۷۹)                              | ۶۔ ابی اسامہ، ۱ جلد، مطبوعہ ۱۳۹۹ھ، ۲۷۴ (۱۶۲۶)                  |
| ۷۔ بیضا، جلد ۲، مطبوعہ ۱۴۲۹ھ، ۲۵ (۱۶۲۹)                              | ۸۔ بیضا، ۱۶۲۵ (۱۶۲۵)   |

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نماز کے متعلق اپنے پیغمبر کی کافیت کہ اور انہیں خبر کا حامی بناؤ۔ کہیں کہ انہیں عادت ہے (۱)۔

امام احمد اور صہبائی نے حضرت ابو جعفر احمد بن محمد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت یحییٰ بن علی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ نے نبی کریم ﷺ کے پیادوں کو کیا ہے فرمایا پانچ گزاریں (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت محمد بن حیر بن دھانک سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت ابو جعفر احمد بن محمد رضی اللہ عنہما گویا کہ یہ کھنڈے تھے کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کہی کو شریک نہ ٹھہراؤ ورنہ خدا فرما دے اللہ تعالیٰ نے اپنے اپنے تخت پر فرشتے کی جے تاکہ اس کی کوتاہی میں جاگت ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت محمد بن یحییٰ بن عمار سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم نے ایک طرف عرب میں جہاد کو بیرون لے لیا اللہ تعالیٰ نے حضرت اور اسلام کا قہر میں دیکھا ایمان باللہ نماز قائم کرنا زکوٰۃ ادا کرنا زکوٰۃ کا اپنے وقت پر پڑھا اور اس کی مخالفت نہ کر۔

### الفصل فی التوسل

امام ابن جریر نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اے اصفیٰ التوسل کے بارے میں اس طرح اختلاف تھا۔ انہوں نے ایک ہاتھ کی ٹھیکوں کو دھرت، چھوٹی ٹھیکوں میں داخل کر کے اشارہ فرمایا (۳)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت محمد بن ابی اللہ عیسیٰ سے روایت کیا ہے کہ ان سے اصفیٰ التوسل کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اذان ان مذہب میں یہی ہے جس قوم کی مخالفت کرنا (۴) امام ابن کثیر نے فرماتے ہیں مجھے حضرت علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھ چڑھی ہے فرماتے ہیں اصفیٰ التوسل صحیح ہے نماز پابندی سے اس روایت کو سنیں میں یقین کیا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ کے خرقے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے امر کی وجہ مسجد میں گھنٹ کی نماز پڑھی اور کوٹھ سے پہلے دعا کے قوت پڑھی اور فرمایا اصفیٰ التوسل صحیح ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے اصفیٰ التوسل صحیح ہے اصفیٰ التوسل صحیح ہے اصفیٰ التوسل صحیح ہے (۵)۔

امام عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے حضرت محمد بن ابی اللہ عیسیٰ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت یحییٰ بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ نماز پڑھی (۶) انہوں نے اس میں قوت پڑھی اور ہاتھ کو اٹھا پھر فرمایا اصفیٰ التوسل صحیح ہے جس کا میں نے حکم دیا کیا ہے کہ ہم اس میں قوت پڑھتے ہوئے گھڑے ہو۔

۱. ترمذی جلد ۹ صفحہ ۲۳۵ (۳۰۵۵) ۲. ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۶ (۲۷۰۲)

۳. ترمذی جلد ۹ صفحہ ۲۷۶ (۲۷۰۲) ۴. ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۶ (۲۷۰۲)

۵. ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۶۷۶ ۶. ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۶ (۲۷۰۲) ۷. ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۶ (۲۷۰۲)

امام سعید بن منصور اور عبد بن حمید نے غزوہ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الصَّلَاةُ وَالْوُضُوءُ سے مراد جمع کی نماز ہے جو رات کی تاریکی میں پڑھی جاتی ہے (۱)۔

امام ابن عبد البر نے تصبیہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الصَّلَاةُ وَالْوُضُوءُ سے مراد نماز جمعہ کی تاریکی اور رات کی شبیہ کی شہ پڑھی جاتی ہے، یہ پڑھ لوگوں سے فوت ہو جاتی ہے (۲)۔ عبد بن حمید اور ابن جریر ابن ابی شیبہ نے ابو العالیہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت عبد اللہ بن قیس کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی، میں نے اپنے پیلو میں بیٹھے صفائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا الصَّلَاةُ وَالْوُضُوءُ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا یہی نماز ہے (۳)۔

امام عبد البر و ابن جریر نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے ان کو کہا الصَّلَاةُ وَالْوُضُوءُ کوئی ہے؟ صحابہ نے کہا جو بھی آپ نے پڑھی ہے (۴)۔

امام ابن جریر نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الصَّلَاةُ وَالْوُضُوءُ سے مراد صبح کی نماز ہے۔ امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، اتھی بن راویہ، عبد بن حمید، ابن اسحاق و ابو یوسف نے اپنی سنن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الصَّلَاةُ وَالْوُضُوءُ سے مراد صبح کی نماز ہے (۵)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے الصَّلَاةُ وَالْوُضُوءُ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا صبح کی نماز ہے، ابن ابی شیبہ نے اس کو المصنف میں من لفظاً میں روایت کیا ہے مگر اس کو نہیں شمار کرنا مگر صبح امام ابن جریر اور ابی حاتم نے حضرت جابر بن ابی کے عمری سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الصَّلَاةُ وَالْوُضُوءُ سے مراد فجر کی نماز ہے (۶)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت حیان الاراذلی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ابن عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا جب کہ ان سے الصَّلَاةُ وَالْوُضُوءُ کے متعلق پوچھا گیا تھا۔ ان سے کہا گیا تھا کہ اب ہریرہ کہتے ہیں الصَّلَاةُ وَالْوُضُوءُ سے مراد عصر کی نماز ہے تو ابن عمر نے فرمایا اب ہریرہ روایت کرتے ہیں ابن عمر فرماتے ہیں کہ یہ صبح کی نماز ہے (۷)۔

امام بخاری ابن ابی شیبہ نے طاؤس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الصَّلَاةُ وَالْوُضُوءُ سے مراد فجر کی نماز ہے (۸)۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد اور جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ صبح کی نماز ہے (۹)۔

3- تفسیر طبری ج ۱، ص ۲۰۲، ج ۲، ص ۶۷۶

1- سنن سعید بن منصور، ج ۳، صفحہ ۹۱۶، موطا امام مالک، ج ۲، ص ۲۰۲۔

5- سنن سعید بن منصور، ج ۳، صفحہ ۹۱۰

4- مصنف عبد الرزاق، ج ۱، صفحہ ۱۵۷۹، ۱۲۲۰۳، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ بیروت

7- مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲، صفحہ ۲۴۵

5- تفسیر طبری ج ۱، ص ۲۰۲، ج ۲، ص ۶۷۶

9- مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۲، صفحہ ۲۴۵

8- سنن سعید بن منصور، ج ۳، صفحہ ۹۱۲، ۹۱۹ (۳۹۹)











کہ انہوں نے انی ماں کو اس طرف پر دھتے ہوئے نہ خفیظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ تلوٰۃ علی و صلاۃ الغصیر (۱)۔

امام عہد بن حمید، مسند، ابیہ الزنادیج میں (انی جبریل اور ربیع نے حضرت امیراء بنی عارب رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں پہلے یہ نازل ہوا (خفیظوا علی الصلوٰۃ الغصیر) ہم نے کریم شریفؐ کے عہد میں بتا منہ سے کیا پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کر دیا اور یہ نازل فرمایا خفیظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ تلوٰۃ علی ان سے کہا تم کیا کر رہے ہو انہوں نے فرمایا میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ یہ نازل ہوئی اور ایسے اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کیا یا اللہ العزیز (۲)۔

امام بیہقی نے حضرت امیراء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے صلحہ محمد بن ابی اس طرف پر دھتے رہے خفیظوا علی الصلوٰۃ الغصیر۔ پھر ہم نے اس طرح پڑھا خفیظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ تلوٰۃ علی۔ مجھے معلوم نہیں یہ ہے وہ نہیں (۳)۔

امام عہد الزنادیج، ابیہ ابی شیبہ، احمد، عہد بن حمید، بخاری، مسلم، ابی داؤد، ترمذی، نسائی، ابی داؤد، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابی نعیم نے حضرت زور رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے سیدہ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الصلوٰۃ تلوٰۃ علی کے متعلق یہ چھو انہیں نے پوچھا تو حضرت علی نے فرمایا ہم فجر نماز کو الصلوٰۃ تلوٰۃ علی سمجھتے تھے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کو جنگ احزاب کے دن یہ فرماتے سنا انہوں (کذا) نے ہمیں الصلوٰۃ تلوٰۃ علی (یعنی صلوٰۃ عصر سے غافل کر دیا) اللہ تعالیٰ ان کی قیور اور ان سے چوٹ کو آگ سے بھر دے (۴)۔

امام ابن جریر نے ایک دوسرے طریق سے حضرت زور رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں اور عہد اسلامی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پاس گئے میں نے عہد کو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الصلوٰۃ تلوٰۃ علی کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے پوچھا تو حضرت علی نے فرمایا ہم پہلے الصلوٰۃ تلوٰۃ علی کی نماز خیال کرتے تھے۔ پھر جب اس خیر سے شک کر رہے تھے تو انہوں نے ہمیں نماز کے وقت دیکھا اور یہ سورن کے قروب اونے سے پہلے کا وقت تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے اللہ ان قوم کے دنوں اور عیال کو آگ سے بھر دے جنہوں نے ہمیں الصلوٰۃ تلوٰۃ علی سے مشغول رکھا پس اس دن میں معلوم ہوا کہ الصلوٰۃ تلوٰۃ علی سے مراد نماز عصر ہے (۵)۔

امام عہد الزنادیج، ابیہ ابی شیبہ، عہد بن حمید، مسند، نسائی اور بیہقی نے حضرت حمیر بن عکرم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الصلوٰۃ تلوٰۃ علی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم پہلے الصلوٰۃ تلوٰۃ علی صحیح کی نماز کو سمجھتے تھے حتی کہ میں نے جنگ احزاب میں کریم شریفؐ کو یہ فرماتے سنا اللہ تعالیٰ ان سے کہہ دیا اور قیور کو آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں الصلوٰۃ تلوٰۃ علی سے مشغول رکھا حتی کہ سورن غائب ہو گیا (۶) اس دن آپ

۱۔ تفسیر بخاری، ابیہ ابی شیبہ، جلد ۲، صفحہ ۶۶۵ ۲۔ بیہقی، جلد ۲، صفحہ ۵۷۰ ۳۔ ابن جریر، جلد ۱، صفحہ ۴۵۹

۴۔ مسند، عہد الزنادیج، جلد ۱، صفحہ ۵۷۶ (۲۱۹۲) ۵۔ تفسیر طبری، مذاہب، جلد ۲، صفحہ ۵۶۹

۶۔ مسند، عہد الزنادیج، جلد ۱، صفحہ ۵۷۶ (۲۱۹۴)

ترجمہ کے لئے عرب کے خوب سے خوب نما اور معنی کے نزدیک پانچ تھی۔

امام سید ابراہیم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ الصلوٰۃ والوُسلٰی سے مراد صوم و نماز ہے (۱)۔

امام ابو یوسف نے کتاب الصلوٰۃ والوُسلٰی میں سنن بصری کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا الصلوٰۃ والوُسلٰی نماز و صوم ہے۔

امام احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ، ابی یوسف رحمہ اللہ، جریر رحمہ اللہ اور شافعی نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صلوٰۃ و نماز و صوم و راکہ و ایچی کہ سورن سراجہ و نیا فریہ یا زورہو کہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انہوں نے ہمیں الصلوٰۃ والوُسلٰی صوم و عصر سے مشغول رکھا اللہ تعالیٰ نے ان سے بیخواب اور نواک سے مجرد (2)۔

ماہرین ابی حنیفہ رحمہ اللہ اور ابن حبان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الصلوٰۃ والوُسلٰی صلوٰۃ و عصر ہے (3)۔

ابو یوسف رحمہ اللہ اور جریر رحمہ اللہ نے امام احمد حضرت حمید بن عیسیٰ بن عیسیٰ بن جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ اندق کے موقع پر فرمایا انہوں نے ہمیں الصلوٰۃ والوُسلٰی سے مشغول رکھا ہے حتیٰ کہ سورن خواب ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نورا اور احوال (بیخواب) کو آگ سے مجرد (4)۔

ابو عبد بن حماد اور ابن جریر نے عمرہ کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم ایک جنگ میں تشریف لے گئے تو قمریوں نے نماز صوم پڑھنے سے آپ کو روک دیا حتیٰ کہ تمام ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تعالیٰ ان کے گھریاں اور بیٹوں کو آگ سے مجرد (5)۔

ماہرین ابی حنیفہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ اندق میں خواب اور عصر کی نورا بھول گئے تو مغرب کے بعد پڑھا تو فرمایا اے اللہ جنہوں نے ہمیں الصلوٰۃ والوُسلٰی کی ادائیگی سے روکا ہے ان کے گھریاں کو آگ سے مجرد رکھا۔

ابو یوسف رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کے گھریاں اور نورا کو آگ سے مجرد (6)۔ انہوں نے ہمیں الصلوٰۃ والوُسلٰی سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورن خواب ہو گیا۔

ابو یوسف رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت حدیث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جنگ اندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انہوں نے ہمیں الصلوٰۃ والوُسلٰی کی ادائیگی سے روکا اللہ ان کے گھریاں اور نورا کو آگ سے مجرد (7)۔

ابو یوسف رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انہوں نے ہمیں الصلوٰۃ والوُسلٰی صوم

۱۔ ترمذی لمعی زوائد جلد 2 صفحہ 669

۲۔ مسند ابی یوسف جلد 1 صفحہ 2195

۳۔ جامع ترمذی جلد 1 صفحہ 72، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852، 853، 854، 855، 856، 857، 858، 859، 860، 861، 862، 863، 864، 865، 866، 867، 868، 869، 870، 871، 872، 873، 874، 875، 876، 877، 878، 879، 880، 881، 882، 883، 884، 885، 886، 887، 888، 889، 890، 891، 892، 893، 894، 895، 896، 897، 898، 899، 900، 901، 902، 903، 904، 905، 906، 907، 908، 909، 910، 911، 912، 913، 914، 915، 916، 917، 918، 919، 920، 921، 922، 923، 924، 925، 926، 927، 928، 929، 930، 931، 932، 933، 934، 935، 936، 937، 938، 939، 940، 941، 942، 943، 944، 945، 946، 947، 948، 949، 950، 951، 952، 953، 954، 955، 956، 957، 958، 959، 960، 961، 962، 963، 964، 965، 966، 967، 968، 969، 970، 971، 972، 973، 974، 975، 976، 977، 978، 979، 980، 981، 982، 983، 984، 985، 986، 987، 988، 989، 990، 991، 992، 993، 994، 995، 996، 997، 998، 999، 1000

۴۔ جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 1719

صبر سے متعلق روایات کے بیان اور دونوں کا آپس سے الجھوٹ (12)۔

اس میں مندرجہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے اہل اور اہل بائیں دونوں میں سے مراد وہ شخص ہے جس کی جماعت کے ساتھ الصلوٰۃ والصلوٰۃ کو تسبیح پڑھائی اور یہ صبر ہے۔

اور احمد ابی حریزہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص الصلوٰۃ والصلوٰۃ کو تسبیح پڑھے اور یہ صبر ہے۔

اس میں ابی حریزہ، احمد، عبد بن عبد اللہ بن ابی حریزہ (ابن ابی حریزہ) اور ابی حریزہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص الصلوٰۃ والصلوٰۃ کو تسبیح پڑھے اور یہ صبر ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص الصلوٰۃ والصلوٰۃ کو تسبیح پڑھے اور یہ صبر ہے۔

امام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص الصلوٰۃ والصلوٰۃ کو تسبیح پڑھے اور یہ صبر ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص الصلوٰۃ والصلوٰۃ کو تسبیح پڑھے اور یہ صبر ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص الصلوٰۃ والصلوٰۃ کو تسبیح پڑھے اور یہ صبر ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص الصلوٰۃ والصلوٰۃ کو تسبیح پڑھے اور یہ صبر ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص الصلوٰۃ والصلوٰۃ کو تسبیح پڑھے اور یہ صبر ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص الصلوٰۃ والصلوٰۃ کو تسبیح پڑھے اور یہ صبر ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص الصلوٰۃ والصلوٰۃ کو تسبیح پڑھے اور یہ صبر ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص الصلوٰۃ والصلوٰۃ کو تسبیح پڑھے اور یہ صبر ہے۔

1. صحیح بخاری، ج 2، ص 248 (7010)۔ ترمذی، ج 2، ص 248 (7010)۔ ابن ماجہ، ج 2، ص 248 (7010)۔

2. صحیح بخاری، ج 2، ص 248 (7010)۔ ترمذی، ج 2، ص 248 (7010)۔ ابن ماجہ، ج 2، ص 248 (7010)۔

3. صحیح بخاری، ج 2، ص 248 (7010)۔ ترمذی، ج 2، ص 248 (7010)۔ ابن ماجہ، ج 2، ص 248 (7010)۔

4. صحیح بخاری، ج 2، ص 248 (7010)۔ ترمذی، ج 2، ص 248 (7010)۔ ابن ماجہ، ج 2، ص 248 (7010)۔

اللہ شہیدانہ کے لئے ہمہ دہا ہے۔ ہمارے درمیان ایک شخص، جہاد کے بارے میں حدیث میں محدث تھے انہوں نے کہا میں تمہارے لئے یہ مسئلہ پر پور کر رہا ہوں، وہ آپ (علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر واپس آکر بتاؤ کہ وہ محدثی نماز ہے (۱)۔  
 امام ابن جریر نے ابو اسحاق بن زیاد الدمشقی سے روایت کیا ہے فرمایا میں حضرت عبداللہ بن مروان رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا، اس نے ایک شخص کو کہا کہ فلاں شخص سے پوچھو کہ کدہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے الصلوٰۃ کاؤ سٹیل کیا ہے۔ اس شخص نے انہیں کہہ دیا مجھے اب خبر اور خبر ہے مجھ سے۔ میں اس وقت بچوں تھا کہ میں نے صلوٰۃ کاؤ سٹیل کیا ہے۔ وہ نے پوچھا جس انہوں نے میری بھولی تھی بکری اور فرمایا یہ خبر ہے، پھر ساتھ والی انگلی دکھائی اور فرمایا یہ خبر ہے، پھر انگوٹھا دکھائی اور فرمایا یہ خبر ہے، پھر اس کے ساتھ والی انگلی دکھائی اور فرمایا یہ عشاء ہے، پھر پوچھا اب تیری کون سی انگلی باقی ہے میں نے کہا دھنسی، پھر فرمایا کون سی نماز باقی ہے میں نے کہا عصر تو فرمایا یہ عصر ہے (۲)۔

امام ابو اسحاق سے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الصلوٰۃ کاؤ سٹیل سے ارادہ نہ کرے۔

امام ابن جریر اور طبرانی نے حضرت ابو ذکاء اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ شہیدانہ نے فرمایا الصلوٰۃ کاؤ سٹیل صلوٰۃ مصر ہے (۳)۔

امام ابن ابی شیبہ نے الحسن (رحمہ اللہ) سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ شہیدانہ نے فرمایا الصلوٰۃ کاؤ سٹیل صلوٰۃ مصر ہے (۴)۔  
 امام ابن جریر نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مصحف میں تھا خُفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ الصَّلَوَاتِ تَوَسَّلُوا اور الصَّلَوَاتِ تَوَسَّلُوا نماز مصر ہے (۵)۔

ابو ذکاء نے حضرت زیدہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مصحف میں میں نے پڑھا خُفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ الصَّلَوَاتِ تَوَسَّلُوا اور یہ نماز مصر ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابو ذکاء سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مصحف میں تھا خُفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ الصَّلَوَاتِ تَوَسَّلُوا اور الصَّلَوَاتِ تَوَسَّلُوا صِلَاةُ الْغَضَبِ۔

ابو سعید بن منصور اور ابو حنیفہ نے ابو ذکاء بن علی سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لئے مصحف لکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جب تم خُفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ کی آیت پہنچتے تو اسے نکالنا تھی کہ مجھے آگاہ کر دو جب انہوں نے بتایا تو فرمایا ان ضربوا صُلُوًّا تَوَسَّلُوا وَجْهِي صِلَاةُ الْغَضَبِ (۶)۔

امام ابن جریر طبرانی اور ابی نعیم نے عمرو بن ماریہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مصحف میں

3۔ ابن

2۔ ابن ماجہ 2 صفحہ 671

1۔ تفسیر ابن جریر 2 جلد 2 صفحہ 670

نسخہ ابن ابی شیبہ 2 جلد 2 صفحہ 244 (859E) 5۔ تفسیر ابن جریر 2 جلد 2 صفحہ 668

6۔ ابن جریر 2 جلد 2 صفحہ 313 طبرانی 1 جلد 2 صفحہ 313





امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۱)۔  
 امام ابن ابی شیبہؒ نے اس میں جو یہ فرمایا کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ سے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۲)۔  
 امام ابو نعیم نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۳)۔

امام محمد بن حنفیہؒ نے اس میں جو یہ فرمایا کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ سے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۴)۔  
 انہوں نے اپنے مصنف علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ سے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۵)۔  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ سے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۶)۔  
 حَفِظُوا أَعْيُنَ السُّلُوقِ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۷)۔

امام محمد بن حنفیہؒ نے اس میں جو یہ فرمایا کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ سے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۸)۔  
 انہوں نے اس میں جو یہ فرمایا کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ سے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۹)۔  
 امام ابو نعیم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۱۰)۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۱۱)۔  
 امام محمد بن حنفیہؒ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۱۲)۔  
 امام ابو نعیم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۱۳)۔  
 امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۱۴)۔  
 امام ابو نعیم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۱۵)۔  
 امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۱۶)۔  
 امام ابو نعیم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۱۷)۔  
 امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۱۸)۔  
 امام ابو نعیم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۱۹)۔  
 امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۲۰)۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۲۱)۔

امام ابن ابی شیبہؒ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۲۲)۔

امام ابو نعیم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ السُّلُوقُ قُلُوبُ سُلَاطِمٍ مَعْرُومَةٍ (۲۳)۔

1. مسند ابن ابی شیبہؒ، جلد 2، صفحہ 244	2. ایضاً	3. تفسیر طبرانی، جلد 2، صفحہ 574
4. ایضاً جلد 2، صفحہ 244	5. مسند ابن ابی شیبہؒ، جلد 2، صفحہ 244	6. ایضاً جلد 2، صفحہ 244 (8675)
7. تفسیر طبرانی، جلد 1، صفحہ 24	8. مسند ابن ابی شیبہؒ، جلد 2، صفحہ 245	9. ایضاً



ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں: ”میں نے اسے اور اس کے بعد اسے“ سے روایت کیا ہے۔  
 کہتے ہیں: ”لو کہ میں یہ نہیں کرتے تھے، لو کہ میں اپنے بھائی کو کسی کام کا حکم دیتا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی  
 ﴿لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ سِرَّهُمْ﴾۔ جس آیت میں یہ لفظ ”سیر“ کوئی نہ دیکھتا ہو۔“ (1)

ابو عبد بن عمر اور ابن عباسؓ سے حضرت سعیدؓ نے اس حدیث سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ”لو کہ میں اپنی حاجات کا خبر  
 دیتے تھے تو یہ آیت نازل ہوتی ﴿لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ سِرَّهُمْ﴾۔ میں لوگوں کے گھر میں چھڑ دو۔“ (2)

امام ابن جریر نے سعد بن طارقؓ سے حضرت عمرؓ سے روایت کی اور اس میں مسود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت کیا ہے فرماتے  
 ہیں: ”میں نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو باتیں کرتے تھے کوئی شخص اپنے ساتھی سے سرگشتی کرتا تھا اور جب کوئی سلام کرتا تو لوگ  
 اس کا جواب دیتے تھے کہ: (ایک دن) اہل بیت تو میں نے سلام کیا مگر لوگوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا یہ بات مجھ پر  
 بہت گراں گزری۔ جب نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی تو فرمایا مجھے تم پر سلام دلوانے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر یہ کہ اب  
 ہمیں نماز میں خاموشی کھڑے ہونے یعنی نماز میں باتیں نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہذا یہ اسباب سکوت ہے۔“ (3)

امام ابن جریر نے حضرت زبیر بن ابی مسعود رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ”میں نماز میں باتیں  
 کرتے تھے۔ میں میں نے نبی کریم ﷺ پر سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ  
 نے نماز میں باتیں نہ کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی ہے ﴿لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ سِرَّهُمْ﴾۔“ (4)

امام ابن جریر نے حضرت ظہور بن اصفیٰؓ سے روایت کی اور اس میں مسود رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن  
 مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”نبی کریم ﷺ نے ان کی عادت مبارک تھی کہ آپ نماز میں میرے سلام کا جواب دیتے تھے، میں ایک  
 دن آپ سلام پیش کیا تو آپ بیٹھ گئے جواب نہ فرمایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے یا تم کو فرمادے یا تم سے  
 کہ نماز میں اللہ کے ذکر کا کام کوئی بات نہ کر۔“ اور ابن جریر نے اس حدیث میں صرف تسبیح اور تہجد ہونی چاہیے۔ ﴿لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ سِرَّهُمْ﴾۔“ (5)

ابو عبد بن حمادؓ اور ابی حنیفہؓ نے حضرت اسید بن ابی مسعود رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ”میں  
 نماز میں ایک دوسرے پر سلام کرتے تھے پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نماز آتا تو آپ ﷺ پر سلام پیش کیا لیکن  
 آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ میرے دل میں کچھ پریشان ہوئی کہ میرے ساتھی کوئی اور شے دہرا لیا ہو چکا ہے۔ جب آپ  
 ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ عَالِمُ السِّرِّ﴾۔ یا اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے یا تم کو فرمادے  
 ہے جب تم نماز میں ہو اگر وہ خاموشی یا کراہ میں نہ کر۔“

ابن ابی حاتم نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ”میں القلتہؓ سے جاتے ہوئے اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے۔“

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قتیبتینؓ کا معنی عصیان ہے (نماز پڑھنے والے)



دیکھ کہ وہ کچھ خاموش ہوئے گا اٹھا کر ہے میں تو میں خاموش نہ گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے اس باب آپ پر قربان ہوں میں کا وہ معلق نہ بھی پہلے دیکھ نہ دیکھ میں اس کے جسم آپ ﷺ نے دیکھے کھڑک کا دھارہ نہ بھلا کیا لڑایا یہ نماز ہے اس میں لوگوں کی خاموشی کوئی بات جائز نہیں ہے نماز تو صرف تسبیح تکبیر اور قرآن کی قرات کا نام ہے (1)۔

امام بخاری، مسلم، نسائی اور ابن ماجہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ ﷺ نے ہم سے دیکھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ میں وہاں آیا تو آپ صوری پڑھنا پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا تو جواب نہ دیا نہ ہٹ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کھڑک اور جواب دینے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر میں نماز پڑھ رہا تھا (2)۔

امام ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزر رہا تھا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام عرض کیا تو کچھ اشارہ سے جواب دیا (3)۔

امام احمد نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ پر سلام کیا جب کہ آپ نماز میں تھے نبی کریم ﷺ نے اسے اشارہ سے جواب دیا۔ جب آپ ﷺ نے نماز کا سلام پھیرا تو رسول اللہ فرمایا ہم اپنے نمازوں میں سلام کا جواب دیتے تھے مگر میں اس سے منع کیا گیا۔

امام طبرانی نے حضرت حماد بن ابی مرثدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ مجھ سے سلام کیا تو آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا (4)۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد و ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی نے اپنی نسخ میں حضرت محمد بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک سے پوچھا گیا کیا نبی کریم ﷺ نماز میں دعاے قنوت پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں۔ پوچھا گیا کیا ان کو اس سے پہلے پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں ان کے تھڑا اچھ پڑھتے تھے۔ راوی فرماتے ہیں تھڑا کا تعلق قیام کے ساتھ ہے یا قنوت کے ساتھ یہ کچھ معلوم نہیں (5)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ وہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور نہ قرآن پڑھتے تھے۔ جب ان سے قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا ہم قنوت کا معنی نہیں جانتے مگر یہ کہ قیام کا کہہ کر اور قرآن کی قرات کر (6)۔ امام بخاری اور نسائی نے حضرت ابو داؤد بن انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دعاے قنوت فجر اور مغرب میں پڑھی جاتی تھی (7)۔

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد و ترمذی، نسائی، دارقطنی اور نسائی نے حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

(1) مسند احمد 5: 16 (53) طبرانی، معجم ص 107

(2) مسند احمد 4: 10 (901)

(3) مسند احمد 5: 25 (381)

(4) مسند احمد 5: 25 (381)

(5) مسند احمد 5: 25 (381)

(6) مسند احمد 5: 25 (381)

(7) مسند احمد 5: 25 (381)









امام ابن ابی شیبہ نے حضرت یحییٰ بن اسماعیل کے طریق سے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو خوف کا طریق ہے کہ امام ایک طاقتور ایک رُست پڑھنے اور دوسرا طاقتور کے اور ان کے درمیان ہو پھر وہ جنہوں نے اپنے امیر کے ساتھ ایک رُست پڑھ لی تو وہ ان کی جگہ سے جائیں جنہوں نے انہی نماز نہیں پڑھی۔ لیکن آپ یہ آگے بڑھ کر اپنا امیر کے ساتھ ایک رُست پڑھیں۔ ہر طاقتور ایک رُست سمجھ رہا ہے۔ اگر خوف زیادہ ہو تو پچھتے ہوئے یا سوار ہو کر نماز پڑھیں (۱۶)۔

امام ابوہریرہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرمائی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ کی نماز ایک رُست ہے جس میں بھی کوئی شخص پڑھ لے گا اس کے لئے کوئی موت نہ ہوگا اگر ایسا کرے گا تو وہ بارہویں پڑھے گا۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ سوار ساری برادر پیدل قدموں پر نماز ہے۔ قُلُوا لَهُمْ تَقِيْمُوا لَكُمْ وَاللّٰهُ كَذٰلِكَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ۔ یعنی جس طرح اس نے سکھایا ہے کہ سوار اپنی سوار کی برادر پیدل اپنے قدموں پر نماز پڑھے۔

امام ابن ابی شیبہ نے ابن ابی حاتم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جنگ کی صورت میں جس طرف منہ ہو کر ساتھ اشارہ کرتے ہوئے نماز پڑھے۔ اس ارشاد کو ہم جلالاً اور عزتاً لکھا جیسا مطلب ہے۔

امام عیسیٰ بن حمید نے ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے کہ جب جلالاً کا معنی مشافہ ہے یعنی چلتے ہوئے (اَوْ بِرُكْلَيْكَ) فرماتے ہیں جنگ میں گھوڑوں پر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب خوف (یعنی جو تو ارشاد ہوا کہ ہرجس کی طرف نہایت نماز پڑھ لے خواہ گھوڑا یا سوار ہو) سب کے ساتھ اشارہ کرنے پر قادر ہو یا اپنی زبان کے ساتھ کام کرنے پر قادر ہو (۱۷)۔

امام عیسیٰ بن حمید نے قزویری سے روایت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ہمارے لئے کیا ہے جب تمہیں خوف ہو کہ تم سوار ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا چاہتے ہوئے اشارہ کے ساتھ نماز پڑھ لو خواہ قبل کی طرف رخ ہو یا نہ ہو۔ امام عیسیٰ بن حمید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لَنْ يَخْفَقُمْ فَرَجًا لَا تُؤْمِنُ كَيْفَ تَفَرِّتُ فِيْهِ بِرُكْلَيْكَ عَمْرٍو کی سوار کی کی صورت میں ہے سوار اور پیدل چلنے والا اشارے کے ساتھ نماز پڑھ لیں جو ہر بھی ان کے رخ ہوں اور ایک رُست بھی تیرے لئے کافی ہوگی۔

امام ابن ابی شیبہ اور عیسیٰ بن حمید نے حضرت عابد بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دو گھنٹیں پڑھے اگر دو کی طاقت نہ رکھتے ہو تو ایک رُست پڑھ لے اگر کسی کی بھی طاقت نہ ہو تو تکبیر کہہ دے جو ہر بھی کر سکتا ہو۔

امام عیسیٰ بن حمید نے ابن عباس سے روایت فرماتے ہیں ایک ایک رُست پڑھ لیں۔

امام ابو داؤد نے عبد اللہ بن انیس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن سفیان ابیہلی کی طرف بھیجا کہ جو مقامات و محلہ کی طرف تھا ہر ایسا جگہ اور اس کو نکل کر دو۔ فرماتے ہیں میں نے اسے دیکھ کر نماز عصر کا وقت تھا میں نے سوچا کہ اگر اللہ سے میرے اور اس کے درمیان جو معاملہ ہے کہیں نماز ایسا نہ ہو جائے۔ میں نے چلتے ہوئے



پڑھا کہ **وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِثْلَهُمْ وَهُمْ لَا يَخْلَعُونَ** ایشا کو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے، بجز تم میں کو کیوں لکھتے ہو؟  
یا آپ اس کا چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟ حضرت عثمان نے فرمایا اے میرے بھتیجے! میں کسی چیز کو اس کی جگہ سے نہیں بدلتا (1)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء بن ابی مہاسن رضی اللہ عنہما کے حریف سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ میں عورت کا خاوند نہ جانتے اس کا تعلق ایسا ہے کہ ایک سال تک اس کے لئے ہے۔ پس میراث کی آیت نے اس کو منسوخ کر دیا اور اس کے لئے میراث میں بھی چوتھا اور آٹھواں حصہ مقرر فرمایا۔

امام ابن جریر نے حضرت عطاء و محمد بن سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عورت کا خاوند کے مرنے کے بعد یہ میراث بھی ملتی کہ اگر وہ چاہے تو خاوند کے فوت کے دن سے ایک سال تک اس کے گھر میں رہے۔ فرمایا **فَإِنْ خَلَّوْهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ**۔ بجز اللہ تعالیٰ نے میراث فرض فرمایا اگر اس قسم کو منسوخ کر دیا (2)۔

امام ابو داؤد و نسائی اور بیہقی نے مکرر سے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس آیت کو اللہ تعالیٰ نے آیت میراث کے ساتھ منسوخ کر دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے چوتھا اور آٹھواں حصہ فرض فرمایا اور وہ اس کی حد کو بڑھ دیا وہ اس کے ساتھ منسوخ کر دیا (3)۔

امام معمر بن مسلمہ و ابن جریر، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت ابن سیرین بن ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نو قول کو مخطوبہ یا تو سہرہ یا بقرہ کی طلاق فرمائی اور ان کے لئے اس کی تفسیر بیان فرمائی۔ حسب اس آیت پر پہنچے **إِنْ شَرَكَ حَبِيبٌ مِّنْ أَوْلِيَاءِ الَّذِينَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِثْلَهُمْ وَهُمْ لَا يَخْلَعُونَ** (انقرہ: 180) تو فرمایا یہ آیت منسوخ ہے بجز قرأت کی۔ جب اس آیت پر پہنچے **وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِثْلَهُمْ وَهُمْ لَا يَخْلَعُونَ** (انقرہ: 180) تو فرمایا یہ آیت منسوخ ہے بجز قرأت کی۔ تو لہذا یہ بھی منسوخ ہے (4)۔

امام شافعی اور عبد الرزاق نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس عورت کا خاوند مر جائے اس کے لئے قصہ نہیں ہے، اس کے لئے میراث کافی ہے۔

امام ابو داؤد و النسائی و ابن ابی شیبہ نے حضرت مکرر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریں سورہ بقرہ کی آیت نمبر 234 کے ساتھ منسوخ ہے جس میں اس عورت کی حد چار بار دہن دن ذکر ہے جس کا خاوند فوت ہو چکا ہو۔

امام ابن ابی عیسیٰ نے الحافظ میں حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ مر عورت کے لئے ایک سال کے غصب کی حدیت کرتا تھا جب تک کہ وہ اس گھر سے نکلے اور نہ شادی کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس قسم کو منسوخ فرمایا کہ فوت شدہ خاوند یا بیوی پر چار دہن دن حد رکھی اور اس کے لئے چوتھا اور آٹھواں حصہ میراث مقرر فرمایا۔

امام ابن ابی عیسیٰ نے الحافظ میں حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس

1۔ صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 681 مطبوعہ دار الفکر بیروت۔ 2۔ تفسیر طبرانی معجم ص 694

3۔ تفسیر معمر بن مسلمہ جلد 3 صفحہ 933 مطبوعہ دار الفکر بیروت۔

4۔ سنن بیہقی جلد 7 صفحہ 435

حضرت عائشہؓ کے ساتھ ہونے والے یہ واقعے ہیں جو ان کے عروج و زوال کے لیے ایک عظیم درس ہیں۔ ان کے لیے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ عورت کے لیے جس طرح کے حالات پیش آ سکتے ہیں، ان کے لیے بھی ایسے ہی حالات پیش آ سکتے ہیں۔ عورت کے لیے جو امور ہیں جن سے وہ بچ سکتی ہے، ان کے لیے بھی ایسے ہی امور ہیں جن سے وہ بچ سکتی ہے۔ ان کے لیے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ عورت کے لیے جس طرح کے حالات پیش آ سکتے ہیں، ان کے لیے بھی ایسے ہی حالات پیش آ سکتے ہیں۔ ان کے لیے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ عورت کے لیے جس طرح کے حالات پیش آ سکتے ہیں، ان کے لیے بھی ایسے ہی حالات پیش آ سکتے ہیں۔

لوہا میں راجہ کیسے اپنی فکریہ میں حضرت احناف میں انہوں نے مدد طلب روایت کیا کہ ایک شخص اسی شخص سے  
 مدد طلب کیا، اس شخص نے اس شخص کی اس میں نہیں اور بچے بھی سے اس کے لئے انہوں کے مدد میں اور ان کی بھی سے اور شخص  
 میں مدد میں گرفت ہو گیا، اس شخص کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بھی گیا اور آپ مدد کرنے والے  
 اور کچھ اور مدد میں بھی گئے، اس سے دور گرفت ہو گئی، اس شخص اور اس شخص کو وہی صورت پر یہ حال تک نہ گئے  
 ترکہ سے نکلے تو اس سے یہ کہتے ہیں کہ وہی کوئی نہ ہو، کوئی نہ ہو، کوئی نہ ہو، کوئی نہ ہو، کوئی نہ ہو۔

امام شہید دومید اور انکی اہلیہ حضرت محترمہ امیرہ خدیجہ سے روایت کیا کہ: **قَدْ جَاءَنَا خُفْيَاءُ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ قُصَيْبٍ** (خفیہ بنی قصیبہ کی عورت حلال بنا کر آئی ہے)۔

وَالْبَطْلَانِ مَشَارٍ بِأَمْرٍ وَفِ حَقٍّ عَلَى الشَّقِيَيْنِ ۝ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ  
اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

”اور انی مرتبہ انجمن اخلاقیہ بنی گئی۔ ان کو رفاغیہ بنایا۔ یہ سب طرح کے طریقہ و اسباب سے پرہیز نگاروں پر۔ ان طرح مٹھوں کو بیلوں پر تار سے خاتونوں پر رکھ کے بنے احاطہ کا کوئی تمسکھ دیا۔“

[illegible]

حضرت نقیب بن حنیف مرغانی نے فرمایا کہ **لَا تُسَلِّطُ مَسَافِقَ کَاثِمٍ فَرِیَضَی** سے پہلے قرآن اور مالک، عبد البر، الشافعی، محمد بن مہدی، احمد بن (حجج میں) ابی حنیفہ اور ربیع بن خثیم نہ پڑھو۔ یہ روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ طلاق، مانی عورت کا کتہہ (تھمن پتھر) ہے، یہ سب کچھ عورت کو نکالنے سے پہلے طلاق دینی کی

اور اس کا سر پہچنے میں کیا تھیں؟ وہ تو یہ تھا کہ جو شخص مر و فی ہے۔

اور ان کے لئے کہنے لگا: اے علی بن ابی طالب! رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے وہ لوگوں کو اس کے  
ملاقات دینی کی بات کی کہ اے اللہ تعالیٰ! یہ لوگوں کو بتاؤ کہ وہ "عَلَىٰ عَلَى الْمُسْلِمِينَ" کے واسطے ہیں۔

اور میں نے حضرت زہراؓ سے یہ واقعہ بھی سنا ہے کہ اس کا بیان کیا جاتا ہے کہ میں جب حضرت ابی طالبؓ کے لئے چلی تو  
میں نے ان کو دیکھا کہ ان کو قادیان کے دروازے پر پہنچا دیا گیا تھا۔ آپؐ نے ان کے لئے دعا کی کہ وہ وہاں سے اٹھ جائیں۔  
میں نے کہا کہ میرے پاس ایک حدیث ہے کہ ان کو قادیان سے اٹھانے کے لئے دعا کی ہے کہ وہ وہاں سے اٹھ جائیں۔

اور میں نے ان سے کہا کہ ان کو قادیان سے روایت کیا ہے کہ ان کو قادیان کے لئے دعا ہے۔

اور میں نے ان سے کہا کہ ان کو قادیان سے روایت کیا ہے کہ ان کو قادیان کے لئے دعا ہے۔  
اور میں نے ان سے کہا کہ ان کو قادیان سے روایت کیا ہے کہ ان کو قادیان کے لئے دعا ہے۔

اور میں نے ان سے کہا کہ ان کو قادیان سے روایت کیا ہے کہ ان کو قادیان کے لئے دعا ہے۔  
اور میں نے ان سے کہا کہ ان کو قادیان سے روایت کیا ہے کہ ان کو قادیان کے لئے دعا ہے۔  
اور میں نے ان سے کہا کہ ان کو قادیان سے روایت کیا ہے کہ ان کو قادیان کے لئے دعا ہے۔

اور میں نے ان سے کہا کہ ان کو قادیان سے روایت کیا ہے کہ ان کو قادیان کے لئے دعا ہے۔  
اور میں نے ان سے کہا کہ ان کو قادیان سے روایت کیا ہے کہ ان کو قادیان کے لئے دعا ہے۔  
اور میں نے ان سے کہا کہ ان کو قادیان سے روایت کیا ہے کہ ان کو قادیان کے لئے دعا ہے۔

اور میں نے ان سے کہا کہ ان کو قادیان سے روایت کیا ہے کہ ان کو قادیان کے لئے دعا ہے۔  
اور میں نے ان سے کہا کہ ان کو قادیان سے روایت کیا ہے کہ ان کو قادیان کے لئے دعا ہے۔  
اور میں نے ان سے کہا کہ ان کو قادیان سے روایت کیا ہے کہ ان کو قادیان کے لئے دعا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْجَاهِلِيَّةِ  
فَقَالَ رَبُّهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَحْنُ الْغَائِبُونَ عَلَى النَّاسِ وَ  
لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۚ وَ قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ اعْلَمُوا أَنَّ  
اللَّهَ سَبِيلُهُ عَظِيمٌ ۝

"یا جانوں! تم نے ان لوگوں کی طرف سے جو غلط تھے اپنے گھروں سے اور وہ ہزاروں تھے موت کے لئے  
فرمایا انہیں اللہ تعالیٰ نے کہ تم میرا پیغام لے جاؤ، انہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قادیان کے لئے دعا کی ہے کہ وہ وہاں سے اٹھ جائیں۔  
اور میں نے ان سے کہا کہ ان کو قادیان سے روایت کیا ہے کہ ان کو قادیان کے لئے دعا ہے۔











کہ چلو کچھ کوئی مہاجر جیسے رہ کر رہتا ہے اس کو کچھ دے اور دوسرے دے۔ وہ دیکھا اور اس نے اسے بتایا، میں وہاں امداد نے کہہ میں ہے، مال میں سے دواؤں، ایسے رب و قرض نہیں، مگر میں تو اپنے رب کو کہتا ہوں قرض، میں گناہ گوار ہوں، قرض کا کوئی انکار نہیں۔ میں اس کا شکر کرتا ہوں کہ یہ دے دے اور اگر میں امداد کے لئے دیتا ہوں کچھ دے، ایسے روایت ہوں گے جن کا بھی آسانی سے دے دیا جاسکتا ہے۔

ابو ہریرہؓ نے حضرت شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شخص سے کچھ دینا قرض کے طور پر طلب نہیں تو اس شخص نے کہا تو یہ نبی ہوتا تو قرض طلب نہ کرتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مال مدینہ کی طرف پیغام بھیجا اور اس سے قرض طلب کیا، ابو الدرداءؓ سے کہہ آپ میرے اور میرے مال اور میری اولاد کے میری ذات سے مجھے زیادہ حق دار ہیں۔ یہ آپ کا مال ہے، اس میں سے نہ تو پیریں لے، میں اس پر چاہوں تو اسے لے چھوڑ دیں۔ جب ابو الدرداءؓ کا انتقال ہوا اور مال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پورے کارواں امداد کے لئے دیتا ہوں کچھ دے، ایسے روایت ہوں گے جن کا بھی آسانی سے دے دیا جاسکتا ہے۔

ابو اسحاقؓ اور ابن ابی شیبہؓ نے حضرت ابنی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ آیت کریمہ حضرت ثابت بن الدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں نزول ہوئی جب اس نے اپنے مال صدقہ لیا تھا۔

ابو عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جن کا مال بنی یثرب میں لفظ قُرْضًا تھا (ابن ابی حاتم: 245) کا اور خدا کا دے دیا اس میں شریعت کرنے کے معنی آتا ہے۔

ابو عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں نے جب یہ آیت نازل ہوئی تو کہا میں اللہ کو قرض دے گا اور میں نے اپنا پورا مال اللہ کے روبرو میں شریعت کر دیا۔ ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے کہ وہ لفظ قُرْضًا لفظاً استعفاً استعفاً (ابن ابی حاتم: 246) میں جو اس سے دے دئی شخص نہیں جانتا ہے کہ کتنا مال زیادہ کیا جائے گا (247)۔

ابو عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ایک شخص کے بدلے ایک لاکھ تین سو لاکھ لے لے گا۔ پھر میں نے اسی سرائے میں کچھ دے دیا، ہر رات کا رونا تھا کہ یہ کہ میں حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے ملا کہ تم کہنے کا حدیث کے بارے میں پوچھوں گا۔ میں حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے اس سے پوچھا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے یہ نہیں کہہ دیا جس نے آپ کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ میں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ایک شخص کے بدلے دو لاکھ تین سو لاکھ لے لے گا۔ پھر میں نے فرمایا کہ میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس سے جو کہنے والا اس شخص کی مانند ہے جو میدان جنگ سے ہجرت کر کے دلا میدان جنگ میں صبر کرنے والے کی طرح ہے (248)۔



پہلے کوئی نہ سمجھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے بے شمار کتب و احادیث

[illegible][illegible]

اللہ تعالیٰ ہمارے لئے حضرت زید بن اسلم سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں **قَدْ خُصَّ احْسَنُ**۔ ہر ایک اپنے خواہ مخواہ فرج کر رہا ہے۔  
 مامران کی تہذیب اور ابن ابی حاتم نے یوحنا بن زین ابی حیان میں یہ سن کر غصہ کے عالم میں وہاں سے لپکا ہے کہ سب دو  
 زوال ہو چکے ہیں **وَالَّذِي يَخْرُجُ مِنْهُ قَدْ خُصَّ احْسَنُ** کہتے ہیں **سُبْحَانَ نَبِيِّهِ وَالْحَمْدُ لِمَنْ وَلَّى إِلَهُهُ**  
**الْحَمْدُ وَالْبُكَ الْخَيْرُ**۔ قرعہ خیر ہے۔

اوسم میں اپنی خدمت حضرت کعبہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میں نے ایک مجلس کو پہنچے ہوں  
 کہ جو سرور کفّی عنواناً اُحد ایک مروجہ ریت کا منہ تھوکی بن گئے لئے ہات میں مٹیوں اور ریاحات سے کوزہ سرے تیار  
 فرمائے گا کہ میں اس کی حمد پڑھ لوں۔ حضرت کعب نے فرمایا کیا میں تو اس سے اُچھ کر رہا ہوں۔ اور انہیں کوزہ اور بے  
 تدارکیاں نکلے عطا فرماتا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھو **فَلْيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ عَذَابًا كَلِمَةً بَّيِّنًا** اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے حساب سے۔  
 اوسم پہ اسٹیج نے انھوں میں اور کئی نے عجب ارمان میں حضرت باہر پر و مٹی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ کوئی کہے  
 مبالغہ کرنے کے لئے اس آسمان کے ہزاروں سے میں سے ایک روز کو ہر ایک فائز ہے جو آج اللہ تعالیٰ سے اس کا اس دھل  
 دریا ہے کا دوسرے روز سے یہ ایک فرشتہ پہنچتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتہ کرنے والے کو بخر بدل دے فرمایا اور فرشتہ کرنے  
 والے کا دل کعب فرمایا۔ ایک اور فرشتہ ایک اور دروازے سے ملتا تھا کہ اب لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ تھوڑا جو کلمات  
 کرتے اور اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور نفعی کر دے۔ ایک اور دروازے سے ایک فرشتہ جہت سے پہنچتا تھا کہ اب تم میرے



أَلَمْ تَرَ إِلَى السَّلَاحِ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِلَّهِ  
لَقَدْ بَعَثَ لَنَا مَلَكًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ  
عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا قَالُوا وَمَا نَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَقَدْ أَخْرَجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَاءِنَا فَلَمْ يَكُتِبْ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ  
تَوَكَّلُوا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۖ وَ اللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝ وَ تَأَن لَّهُمْ يَتِيمُهُمْ  
إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلَكًا قَالُوا أَنَّى يَكُونُ لَهُ السُّلْطَانُ  
عَلَيْنَا وَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّلْطَانِ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ سَعَةٌ مِنَ الْمَالِ ۖ قَالَ  
إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَ زَادَهُ بِسُطَّةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ  
يُؤْتِي مَلَكُوهَ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

”کیا تم نے دیکھا تم نے اس کو کہ وہ کوئی اسرائیلی سے (جو) موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد ہوا جب کہا انہوں نے  
اپنے نبی سے کہ تم کو رو دھارے لئے آیا ہے کہ لڑائی نہ کریں ہم اللہ کی راہ میں۔ تم نے کہا تمہیں ایسا ہو کہ  
فرض کر دو جائے تم پر جہاد تو تم جہاد نہ کرو۔ وہ کہنے لگے (کوئی وجہ انہیں اندر سے تھے کہ ہم جہاد نہ کریں اللہ کی  
راہ میں نہ لڑیں ہم لڑنے کے لئے ہم اپنے گھراں سے اور اپنے عزیزوں سے۔ مگر جب فرض کر دیا ان پر جہاد تو وہ  
پھیر لیا انہوں نے بجز چند کے ان میں سے۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے ظالموں کو۔ اور کہا انہیں ان کے  
نبی نے یہے ملک اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے تمہارے لئے طاقت کو امیر۔ یہ کہ تم ہو سکتے ہے اس نے حکمت  
کا حق امر پر جاننا کہ ہم زیادہ حق دار ہیں حکمت کے اس سے اور انہیں دی گئی اسے فراوانی مال و دولت میں۔ نبی  
نے فرمایا یہ ملک اللہ تعالیٰ نے تمہیں لیا ہے اسے تمہارے مقابلہ میں اور زیادہ دی ہے کشادگی غم میں اور جسم میں  
اور اللہ تعالیٰ مقرر کرتا ہے طاقت جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ رحمت والا ہے کچھ جاننے والا ہے۔“

امام ابن جریر نے حضرت رفیع بن انس رحمہ اللہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ کہتے ہیں میں نے یہ کہہ کر  
کہ جب موسیٰ علیہ السلام پر وقت وصال آیا تو انہوں نے یوشع بن نون کو نبی اسرائیل پر طیفہ بنایا۔ حضرت یوشع علیہ السلام ان  
میں کتاب اللہ اور اپنے نبی کی سنت کو پڑھتے رہے پھر یوشع بن نون کا وصال ہوا تو انہوں نے ایک اور شخص کو طیفہ بنایا۔ وہ بھی  
اللہ کی کتاب اور اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کی سنت کو قائم کئے رہے۔ پھر انہوں نے ایک اور کو طیفہ بنایا۔ جس کو بھی اپنے

ماتیموں کی سیرت پر چلنے رہے۔ پھر ایک اور شخص نے غلط بنا دیکھی انہوں نے جہاد اور انکار کیا۔ پھر انہوں نے تمام امور کا انکار کیا۔ پھر انہیں اور شخص غلط بنا تو انہوں نے تمام معاملات شریعت کا انکار کیا۔ پھر نبی و سرانگل اپنے آپ کی جہاد کے پاس آئے جب انہیں ان کے دشمنوں اور اہل حق میں تکیف پہنچائی گئی تو انہوں نے عرض کی کہ اپنے رب سے سوال کرو کہ وہ ہم سے جنگ تو از سر نو کرے، اس نبی نے ان کو کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَتَبْتَ غَلٰتِکُمُ الْاَشْاٰلَ اَلَا تَفْقَاحِلُوْا۔ (الآیہ) پس اللہ تعالیٰ نے جانوت و پادشہ دینا کر بھیجا۔ نبی و سرانگل میں دو قبیلے تھے ایک میں نبوت تھی اور ایک میں سیاست و ریاست اور طاقت و نبوت کے قبیلے تھے اور یہ حکومتی قبیلہ سے تھے، جب اللہ نے انہیں بادشاہ بنا کر بھیجا تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا، انہوں نے کہا اِنِّیْ یٰۤاٰیُّکُمْ لَیْسَ لَکُمْ عَلَیْکُمْ شَیْءٌ تَاۡتُوْا فَرَمٰیۤا اِنَّ اللّٰہَ مَخْلُفٌ عَلَیْکُمْ (الآیہ) (۱۰)

اسلام میں قرآن اور دین و مہذبہ نے ان تہذیب کے خالق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جس وقت قرأت افغانی گئی اور اہل ایمان نکالے گئے اور جہاد نہ ملے، اہل ایمان اور ان کے بیٹوں کو ان کے شہروں سے نکال دیا تو ان پر قاتل کو قرض کیا گیا اور یہ اس وقت تھا جب ان کے پاس تابوت آیا، نبی و سرانگل کے دو قبیلے تھے ایک میں نبوت تھی اور دوسرے میں خلافت تھی، خلافت صرف اہل خلافت میں ہوتی تھی اور نبوت، نبوت والے قبیلے کے ساتھ دھم تھی، پھر جب ان کے نبی نے انہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے طاقت کو بادشاہ بنا کر بھیجا ہے تو انہوں نے کہا حالات کو ہم پر حکومت کرنے کا کیسے تھی ہے جب کہ ہم اس سے بادشاہی و حکومت کے زیادہ حق دار ہیں، یہ ہمارے دونوں قبیلوں سے تعلق نہیں رکھتے۔ تو نبی نے کہا اللہ نے اسے تم سے چاہا ہے۔ پس انہوں نے اس کی ریاست کو تسلیم کرنے سے انکار کیا حتیٰ کہ انہیں فرمایا طاقت کی بادشاہت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوت آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف تسلیت ہے۔ سو نبی علیہ السلام نے جب تمہیں جھگڑا تھا تو وہ موت گئی پھر انہیں اٹھا دیا اور نبی کو بھیج کر انہیں تابوت میں رکھا، علیہ السلام نے وہ تابوت قبضہ میں لے لیا اور علیہ السلام کو مارا گیا کہ گروا تھا جو ارجح میں رہتا تھا۔ پھر فرماتے وہ تابوت و مہذبہ اور زمین کے درمیان اٹھا کر لے آئے جب کہ وہ دیکھ رہے تھے حتیٰ کہ طاقت کے پاس اسے رکھ دیا۔ جب انہوں نے اسے دیکھا تو کہا ٹھیک ہے۔ پس انہوں نے اس کو تسلیم کر لیا اور اس کو اپنا بادشاہ بنا لیا اور انہوں نے کہا ہم جب جنگ میں جاتے تو اس تابوت کو سامنے رکھتے اور کہتے ہیں کہ آمین علیہ السلام اس تابوت، حجر اسود و عصا موسیٰ کے ساتھ جنت سے اترے تھے اور مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تابوت اور عصا موسیٰ حجر و مہذبہ میں ہے، قیامت سے پہلے دونوں نکالے جائیں گے (۲)۔

اسلام میں اہل حق اور اہل جبر نے وہاب بن عبد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سو نبی علیہ السلام کے بعد نبی و سرانگل میں حضرت یوشع بن نون خلیفہ بنے تھے و انہوں نے ان میں تواریت اور اللہ کے احکام کو تم کئے حتیٰ کہ اللہ نے ان کی روح قبض کر لی۔ پھر کلاب بن ہاشم خلیفہ بنے۔ وہ ان میں تواریت اور احکام الہی نافذ کرتے رہے حتیٰ کہ ان کا وصال ہو گیا۔ پھر خزیم بن ہاشم بن جراح بن الحواری بنے وہ خلیفہ بنے، پھر وہ نے خزیم کی بھی روح قبض کر لی، نبی و سرانگل میں جو سے طاقت واقع ہونے





انہی کی کیا خبر ہے اپنے نبی سے مانتے ہیں کہ ملک کا نظامی نظام پیل اللہ۔ اگر نبی نے فرمایا تو ہر سے لڑا، انا چند بھائی  
 نے نہ میں کہی چچی نے اور نہیں جانتے۔ اہل بیت سے کہہ ہم جس سے کہتے ہیں اور جہاں سے ہم کہتے ہیں  
 رکھے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے شہروں سے روکا گیا اور اسے دشمن ہم پر غالب ہیں وہ کہیں روہ ہے میں۔ جب بعد یہ ہوئی  
 ہے تو ہم پر جو کوئی ماضی ہوئی ہے ہم اپنے دشمن۔ یہ جو کر کے میں اپنے رب کی ہمت کریں۔ کہ وہ اپنے مخالف جو ہوں  
 اور ہوں کی طاقت کو لے لے۔

جب لوگوں نے یہ کہا تو حضرت شمول علیہ السلام نے اتفاقاً سے وہ کی زبان میں بارشاد بھیجی: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس  
 سینک دو عمر جس میں تمہارے اور تمہارے شریک ہیں جب تمہارے پاس کوئی شخص آئے اور یہ تمہاری اس سینک میں جو  
 ملنے کے تو اس شخص سے اس سے کہو کہ وہ اس سینک سے اپنے سر پر قتل لگائے گا اور وہ ان پر حکومت کرے  
 گا۔ حضرت شمول نے اس شخص کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ حالات و پزیر کی وہ سخت کام کرتے تھے اور وہ دنیا میں  
 لائق کی وادہ تھا وہ غلامان کا قہیلہ اپنا تھا کہ ان میں نہ نبوت تھا اور نہ وراثت تھی حکومت اپنے گوشہ و نور کی تلاش  
 میں لگا رہا جب کہ اس کے ساتھ اس کا ملازم بھی تھا اور ان کی علیہ السلام کے گھر کے قریب سے گزرے انہوں نے حکومت  
 سے کہا کہ آپ اس نبی سے پاس جو میں اور اس سے ہم اپنے جو نور لے رہے ہیں پوچھیں اور ہم اپنی اصل کریں اور وہ  
 ہمارے لئے خبر کی پہنچ کریں (تو ہر سو کا) حکومت نے کہ نبوت نے کہا ہے اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ دونوں ساری  
 نے پاس تھے۔ جب وہ اپنے جانور کے بارے میں تھے اور ان سے دعا کی التجا کر رہے تھے تو سینک کا نشان اٹھنے لگا نبی  
 علیہ السلام اس کی طرف اٹھے اور اسے پھر حالات سے کہہ اپنا مرتبہ کہہ کر اس نے قریب کی تو اس سینک سے قس  
 اگلی پر نیا لیا تو نبی ساری کا بارش ہے جس کا کہنے نے مجھے محمدؐ پر ہے کہ میں تھے ان کا بارشاد دونوں۔ حکومت کا وہ سر پائی  
 زبان میں دل تھا اس کا شکر و نسب میں طرح تھا اس میں قس میں اٹھل میں ضرار میں خوب میں اس میں دشمن میں یہ میں میں  
 محبوب میں حق میں اور انہیں میں وہ اس نے پاس دیکھ لیا اور اس نبی نے حکومت کو لوگوں کا پادشاہ بنادیا۔

نبی اور ان کے معتبر افراد اپنے نبی کے پاس آئے اور حکومت کی شان میں ہے تم ہم پر اسے دوش دھاتے ہوں تو اس  
 کا قتل بیت نبوت سے ہے اور نہ بیت ملک سے ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ نبوت آئی اور نبی آئی اور وہ اس سے۔  
 اس نے انہیں فرمایا کہ اللہ نے اسے قرآن میں لیا ہے اور ظہور میں ہے اس نے اسے لایا تو نبی سے کہہ۔

امام اس جبر اور نبی کی حاکم نے ایک بار سے طریق سے وہ نبی سے وہاں سے کہا ہے کہ نبی ہیں اور انہیں  
 نے قبول کیا کہ ہمارے لئے کوئی بادشاہ مقرر کر جس کی قیادت میں ہم رہا کریں۔ نبیوں نے کہا کہ نبی ہر لئے جنگ سے  
 اللہ نے کدیت فرمائی ہے اپنی امر میں نے کہا ہم اپنے اور کدے کو گویا سے دے دیں۔ میں ہر ایک بادشاہ و ہر چاہے  
 جس نے بارگاہ میں ہم بنا لیں۔ اللہ تعالیٰ نے قبول کیا کوئی فرمائی کہ حکومت کون کا بادشاہ بنا اور وہ اس کو اللہ سے تسلیم کے



[illegible][illegible][illegible]

اور مہمانی پر فخر کرنے والی ہے۔ عقیقہ سے ہفت میں ال، لہجہ میں، مہمانوں میں، عقیقہ کے مہمانوں سے، اور یہ کہ یہ ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت خالد بن الولیدؓ کی فضیلت کے طور پر فرماتے ہیں کہ: "وہ ایک ایسا شخص ہے جو اگر اپنے آپ کو اپنے لیے رکھ لے تو اس کی موت اس کی موت ہے، لیکن اگر اسے اپنے لیے نہ رکھ لے تو اس کی موت اس کی موت ہے۔"

اسلام آباد کے ایب جی ایم سے روایت کیا ہے۔ (اگرچہ ایب جی ایم سے ناگہمائی کی وجہ سے بعض قسم کی

۱۔  $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$  کی نسبت سے

امام عبید بن حمید اور ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے **وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ يُلْكَئْ مِنْ يَنْفِئْ** اس ارشاد میں حلف سے مراد بادشاہی ہے ۱۱۔ ابن المنذر نے وزب سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کیا طاوت بنی تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں ان کے پاس وہی نہیں آتی تھی۔

امام علی بن شمر نے ابوہریرہؓ اور ابن عمرؓ نے جوہر و عقال میں الضحاک بن امیہؓ میں اور کہیں میں ابن صراحؓ میں اس میں اس دفعی اللہ تھا کہ طریق سے روایت کیا ہے کہ **أَلَمْ تَرَ إِلَى الْفِتْنَةِ كَمَا مَطْلَبٌ** ہے کہ تم نے کیا؟ محمد بن یحییٰ بن عقیل نے اس مرد کے متعلق خبر لیں ہے **إِذَا قَالَ الْبَيْتُ لَهْمٌ** میں بنی سے مراد اشرار ہیں۔ **فَدَاخِلُوا جَنَابَهُ** دیکھا کہ ان کا آجنا پنا یعنی عاتق نے ہمیں نکالا اور اس وقت عاتق کا مردار جاوٹ تھا۔ بنی اسرائیل کے کیا نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ ان کے لئے بادشاہی بھیجے۔

امام عبید بن حمید نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے **فَنَحْنُ أَكْبَرُ بِالْأَسْلُوبِ وَهَذَا كَيْدُكَ** وہ تو سب نبوت سے تھا اور نہ سب حکومت سے تھا۔ اس لئے بنی اسرائیل کے مرد و زنانے کہا ہم اس سے امارت کے بعد زیادہ حق دار ہیں۔

امام عبید بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے طاوت کو بادشاہ بنایا اور دوا سے قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا جس میں نبوت تھی اور یہ ملک تھی اور بنی اسرائیل میں دو قبیلے تھے۔ ایک میں نبوت تھی اور دوسرے میں مسکت تھی۔ نبوت والا خاندان بنو کی اولاد تھا اور ملک والا خاندان بنو یزید کی اولاد تھا۔ جب کہ طاوت کا تعلق بنو یزیدوں سے نہیں تھا انہوں نے اس کا انکار کیا اور قہر کیا انہوں نے کہا ہم پر اسے ملکیت کیسے حاصل ہوئی جب کہ بنو کا تعلق نہ سب نبوت سے ہے اور نہ چھ مسکت سے ہے۔

امام عبید بن حمید نے حضرت ابو عبیدہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کی اولاد بنو یزیدوں میں ایک کی اولاد تھی اور دوسری کی اولاد نہیں تھی۔ جس کی اولاد نہیں تھی اس پر یہ بات بڑی گراں گئی۔ بنو یزیدوں کا ہوا کہ بنو یزیدوں کی اولاد نہیں تھی اور مسجد کی طرف چلی گئی تاکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ اس میں اسے بنی اسرائیل کا تقسیم لانا ان کے حکماء ان کے مفسر کی تدبیر کرتے تھے۔ حکیم نے پوچھا تو کہوں بدی ہے؟ اس نے کہا مجھے ہر سے وہب سے ایک وجہ عرض کرنی ہے حکیم نے دعا کی اے اللہ اس کی حاجت پوری فرما، میں نے قبول کو خیر دیا اور اے اللہ کے ذمہ پر آکر دیا۔ بنی اسرائیل اس طرح کرتے تھے کہ یا پھر جب بالغ ہوا چاہتا تو وہی مسجد کی طرف بھیجے وہاں کی خدمت کرتا۔ ایک رات قبول کو نہادوں گئی۔ بنو داود حکیم کے پاس آیا اور پوچھا کہ تو نے مجھے بلایا ہے؟ اس نے کہا نہیں جب دوسری رات ہوئی تو پھر قبول کو پکارا گیا۔ پھر وہ حکیم کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا مجھے بلایا ہے؟ حکیم نے کہا حکم بانہ تھا کہ نبوت کیسے ملتی ہے۔ اس نے کہا تجھے پہلی رات نہادوں کی تھی؟ حکیم نے کہا ہاں اچھے اس رات بھی نوا کی گئی تھی؟ اس نے کہا ہاں۔ حکیم نے کہا اگر آج رات تجھے بلایا جائے تو یہ کہنا لینا **وَسَعْدُ بَنُو وَالتَّخَضُّرُ يَدُ الْبَيْتِ وَالْقَصْدُ فِي مَنَ بَدَعَتْ أَتَا عَذْلَتَ بَيْنَ يَدَيْكَ مَوْنِي** بد جنت۔

پس حضرت شمر بنی کی طرف اچھی کی تھی۔ وہ حکیم اس کے پاس آیا اور پوچھا کیا مجھے اس رات بلانے کا ہے حضرت قبول

نے کہا باہن میری طرف دینی کی گئی ہے اس نے پوچھا کیا تم نے لے کچھ ذکر کیا کیا ہے؟ حضرت شویل نے کہا تم مجھ سے یہ نہ پوچھو۔ مجھ سے کہا ضرور تجھے میرے معاملہ کے متعلق کچھ بتایا ہے، یہی اس نے اتفاقاً اور کیا کر اس نے تاروا کر گئے یہ کہا تھا ہے کہ میری جدت آج ہی ہے اور میرے لیڈر جس حق سے بیٹے نے رحمت دی ہے، یہی وہ جود میرے گروا غلہ ۱۳ تے ہوئے اور وہ کوئی لفظ بروہن نہیں کرے گا کہ اسے شکست ہوگی حتیٰ کہ اس نے ایک لشکر بھیجا اور اس کے ساتھ تو رات بھی بھیجی، انہوں نے تو رات کے واسطے سے فتح طلب کی لیکن انہیں شکست ہوئی، پس تو رات لے لی گئی اور پھر پڑھا صاحب کہ وہ فہرست آگے آگیا تھا وہ گرواوش کی ناگہ تو نے گئی یا اس کی رات تھی اور پھر مر یہ اس وقت لوگوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہند سے لے ایک ایمہ جتاؤ اور وہی حضرت شویل بن حذو افرستے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُسْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُم إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٠٠﴾

”اگر کہاں کے نبی سے کہ اس کی بادشاہی کی نشان دہی یہ ہے کہ آئے گا تمہارے پاس ایک صندوق اس میں تسلی کا سامان ہوگا تمہارے رب کی طرف سے اور (اس میں) اپنی ہر کی چیزیں ہیں گی جنہیں چھوڑ گئی ہے، اور موسیٰ اور ہارون، انھما میں سے کسی صندوق کو فرشتے، بے شک اس میں دینی نشانی ہے تمہارے لیے اگر تم سچے اور صادق“

اس میں اس المذہب نے زہری میں عباد بن زید بن جریر میں ابن ابی شیبہ کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لکھ دیا کہ میں ان کے لئے مصحف لکھوں، مگر فرمایا میں تمہاری سعاد کے لئے ایک نسخہ بنالین نفس معلین کرنا ہوں، اس قسم جس پر بیچ اور پانوں کو کچھ اور جس تیت میں تمہارا اکتاف آد جاوے اس کا فیصلہ میرے پاس لے آنا، زید نے کہا کہ میں نے کیا یہ نسخہ ہے۔ حضرت ابان بن سعید و حراف نے کہا التابوت ہے کہ وہ دونوں معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے التابوت کی تصدیق کی تو میں نے یہ نسخہ لکھ دیا۔ امام سعید بن منصور اور عبد بن مہد نے حضرت عمرو بن دینار و حراف سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عمر جریر و انصار کے جو افراد کو لکھ دیا کہ وہ مصاحف (قرآن) لکھیں اور فرمایا جس اللہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے اسے قریش کی الفت کے مطابق تصحیح مہاجرین نے کیا یہ لفظ شتابوت ہے اور انصار نے کہا یہ العوبو ہے، حضرت عثمان نے فرمایا مہاجرین کی الفت کے مطابق تصحیح التابوت۔ (۱۰۰)

امام ابن سعد بخاری و ترمذی و نسائی، ابن ابی شیبہ و ابن ماجہ و ابن ابی حاتم و ابن جریر و ابن کثیر



امام متقیان جن میں سے ایک اور انی نے حضرت احمد بن حنبلؒ کی مٹی پر بھی اللہ عز و جل کے طریق سے درایت کیا ہے کہ یہ کون ہے اس کے جس کی ایک صورت ہے اور اس کا نشان کے چہرے کی طرح چہرہ ہے اور اس

امام ابن ابی حاتم اور ابن مبارک نے حضرت سعید بن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مجلس میں تھے۔ آپ نے آسمان کی طرف تسمیہ اٹھائی پھر جھکا اور پھر اٹھائی۔ اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: وہ لوگ ہیں جو خدا کا ذکر کرتے ہیں (یعنی اہل مجلس جو آپ کے سامنے تھے)۔ پس اس پر تسمیہ نازل ہوئی جس کو فرشتے قبضہ کرنے اٹھائے، دے دیے تھے۔ جب وہ قریب آئی تو کسی شخص نے کلمہ بات فرمائی، اس کو وہاں سے اٹھائی گئی۔

انام علیان: اے نبیؐ! یہ ہے ابن مسعودؓ کا بیان: جب رسول اللہؐ نے وکیل میں حضرت عباؓ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے: قرآن مجید اس کی طرف سے نہ ان کی طرف سے اس کا ایک پیڑ ہے جو بولی کے بیج سے کی طرف ہے، اس کے دو پر ہیں اور بولی کے دو کی طرف ہیں۔ (2)۔

[illegible]

ابامویہ انی جاننے والے حضرت اُن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فیصلہ نہ کیجئے کہ ان میں سے کون صحیح ہے جس سے اہل  
سُنن حاصل کرتے ہیں یعنی خود مؤثر بنائیں، کیجئے جہاں سے ممکن حاصل کرتے ہیں  
الماہر عبد الغزالی نے تصریح کر دیا کہ حضرت اُن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سیکھو سے مراد وہ ہے: 5: 1۔

امام بنی جریر اور ان بنی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دعا کرتے کیا ہے: **يُحْيِيهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ اَلْمُحْيِي**۔  
 ہے مراد صوفی علیہ السلام کا مصداق، فقہاء کے لئے ہے۔ (15)۔

[illegible][illegible]

730-2-2

3. اصل، جلد 2، صفحہ 73

4. تطهير مرطبات: (في عطلة: 300:310)

5. اجناس: 1. منسلو 258 (208) : 6. تقييد عربی، ازبکی، تاجیکی، قزاقی، روسی، منسلو 735

از این نشانی می‌توان به آدرس زیر رسید: (422)947



امام احنق بن بثر نے اہل ہند میں اور ان میں سے کئی کے طریق سے حضرت ابو صالح بن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ و مائتہؓ انہی پہلی سے مراد پنجویں کے گھرے ہوئے علیہ السلام کا عصا حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا اور حضرت ہارون کی دو تھا۔ جس میں قبائل کی علامتیں تھیں اور اس میں ایک سوئے کا ٹھکانا تھا جس میں جنسہ کے میں سے ایک صاف تھا اس سے یعقوب علیہ السلام اظہار کرتے تھے اور یکینہ ہنر زبردست فی کے ہر کی مثل تھی۔

امام عبد الرحمن بن عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے **نَحْنُ الْعَبْدُ الْكَفَرَاتِ** فرماتے ہیں فرماتے اسے اٹھا کر لے آئے تھے کہ اس تاہم کو فرشتوں نے حضرت طاہوت کے گھر میں رکھ دیا مچ کے وقت وہ ان کے گھر میں تھے (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ **وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ** ہے۔

**فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِطَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلتَمُوا اللَّهَ كَذِبٌ مِّنْ قَوْمٍ وَلَيْلَةٌ عَلَيْكُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِطَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلتَمُوا اللَّهَ كَذِبٌ مِّنْ قَوْمٍ وَلَيْلَةٌ عَلَيْكُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِطَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلتَمُوا اللَّهَ كَذِبٌ مِّنْ قَوْمٍ وَلَيْلَةٌ عَلَيْكُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِطَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلتَمُوا اللَّهَ كَذِبٌ مِّنْ قَوْمٍ وَلَيْلَةٌ عَلَيْكُمْ**

”بمگر جب وہ اندر ہو طاہوت اپنی فوج کے ساتھ اس نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ آزمائے والا ہے جس میں ایک نہر ہے جو جس نے پانی پی لیا اس سے وہ نہیں میرے ساتھیوں سے اور جس نے نہ پیا وہ یقیناً میرے ساتھیوں میں سے ہے مگر جس نے نہر لیا ایک چلو اپنے ہاتھ سے اسے سب نے پیا اس سے مگر چند آدمیوں نے ان سے (نہیں پیا) بمگر جب وہ رکھا اسے طاہوت نے اور ان لوگوں نے جو ایمان لائے تھے اس کے ساتھ کہنے لگے کچھ طاہوت نہیں ہم میں آج جو موت اور اس کے لشکر کا مقابلہ کرنے کی (حکمر) کہاں لوگوں نے جو ضعیف رکھے تھے کہ وہ ضرور طاہوت کرے والے ہیں اللہ سے کہ بارہا چھوٹی جماعتیں غالب آتی ہیں بڑی جماعت پر اللہ کے اذن سے اور اللہ تعالیٰ ہر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ لوگ طاہوت کے ساتھ نکلے تو وہ اسی ہزار تھے اور طاہوت ابھی اپنی جنگجو تھا۔ پس جب وہ چلا تو اس کے سامنے ایک لشکر چلا تھا۔ جس اس کے ساتھیوں کے پاس جمع ہوئے تو مخالفہ قوت کہا نہ تھا۔ پس جب وہ نکلے فرما طاہوت نے اپنے ساتھیوں سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں ایک نہر

کے ذریعے آڑا نہ دلا ہے۔ پس جو اس سے پہلے گا وہ مجھ سے نہیں ہوگا اور جو اس سے نہیں ہے گا وہ مجھ سے ہوگا۔ پس حالات کے ڈر کی وجہ سے بعض نے اس نہر سے پل بنایا، پس چار ہزار نے نہر کو عبور کیا اور چھتر ہزار وہاں کوٹ گئے، مگر جس نے اس نہر سے پیادہ پیادہ مارا اور جس نے نہر پر ایک چھوٹا وہیر ہو گیا، جب حالات اور ایمان والوں نے نہر کو عبور کیا تو انہوں نے جاوت کو دیکھا اور وہ بھی لوٹ آئے اور کہا میں آج حالات اور اس کے فکرت متلا کر کے کی حالت نہیں ہے، میں تین ہزار چھ سو اس سے کچھ زیادہ لوٹ گئے اور اس بد رکی تعداد کے برابر میں سودی سے کچھ زیادہ میں حالات میں (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے **إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَخْلُقْ بَشَرًا إِلَّا وَهُوَ عَلَى حَالٍ مِنْ حَالِ الْوَحْيِ** کہ اس اور خدا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جنہیں پیاس کے ساتھ آڑا نہ دلا ہے، اس کو جب وہ نہر پر پہنچے (یہ نہر اذن تھی) اکثر لوگوں نے جانوروں کی طرح منہ لگا کر اس سے پیا، پس اس پانی کے پینے کے، وجود پیاس میں اضافہ ہوا اور جنہوں نے چلو بھر کر پیا تھا وہ میر ہو گئے تھے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے **لَمَّا تَلَقَّوْا ثَلَاثَ لَيَالٍ فَحَالَتْ حَالُ الْوَحْيِ** جب حالات جہاد کرنے کے لئے جاوت کی طرف چلے تو حالات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اللہ تعالیٰ جنہیں ظلیطین اور زندان کے درمیان ایک نہر سے آڑا نہ دلا ہے، اس نہر کا پانی میٹھا اور پاکیزہ تھا۔ پس ہر شخص نے اپنی خواہش کے مطابق پیا۔ پس جس نے چھو بھر پیا اور اسیر کی طاقت کی وہ طاقت کی اجابت میر ہو گیا اور جس نے زیادہ پیادہ اور نافرمانی کی تو وہ سیر ہو گیا۔ میر جب نہر عبور کر کے تو بے نی پینے والوں نے کہا میں آج حالات اور اس کے فکرت سے لڑنے کی طاقت نہیں۔ **قَالَ يَا لَيْلَى لَيْلَى يَهْلِكُونَ** سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے چھو بھر پیا تھا (۲)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نہر سے مراد ظلیطین کی نہر ہے (۳)۔ امام عبد الرزاق نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ لڑا جیتے ہیں اور میر نہیں ہوتے اور مسلمان چلو بھر جیتے ہیں اور وہ ان کے کافی ہوتے (۴)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت الحسن رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس چلو میں اتنی برکت ہوئی کہ انہوں نے خود بھی پیا اور چوروں کو بھی پلایا۔

امام سعید بن منصور نے حضرت عثمان بن عفان سے روایت کیا ہے انہوں نے **عُذُفُ الْوَحْيِ** کے فقر کے ساتھ چڑھا ہے (۵)۔ امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے **فَقِيلَ لَا وَفْقَهُمْ** سے مراد میں سودی سے کچھ زیادہ میں بد کی تعداد کے مطابق تھے۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، بخاری، ابن جریر، ابن سعد، ابن ابی حاتم اور یحییٰ نے دلائل میں حضرت ہزار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ یہ کہتے تھے کہ صحابہ جہاد، حالات کے ساتھ پیاس کی تعداد کے برابر تھے

جنہوں نے غیر کربلائیوں کے ساتھ کھار کیا تھا اور یقین حرمی سے کچھ زیادہ خوشنیں نے اسے غیور کہا تھا (۱)۔

امام بن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کے پاس سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ہو، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کے پاس سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ہو، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کے پاس سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ہو، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

عالم ابن ابی شیرین نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حالات کے سانچوں کی تعداد چاروںات کے مقابلے کے دن تین سووں سے کم نہ ہوگی۔

امام ابن علیؑ نے حضرت عبید بن جراحؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: ان لوگوں کی تعداد جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کی تعداد اسی وقت کے ساتھ نہر کو ٹھہر کرنے والوں کے برابر تھی۔ ان کی تعداد آٹھ سو تیرہ تھی۔

انام الخلیفین بن بھرنے والے ہندو کہیں اور ان عسا کر نے حضرت جوہر رحمہ اللہ کا حق ادا نہیں کیا اور ان کے سلسلے سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ وہ تمہیں لاکھ تک خزانہ تین سو تیرہ سو دہراؤ تھے۔ جس قسم نے سنا ہے پانی یا لکھن تین سو تیرا نے نہ پایا۔ یہ تعداد ر کے زان بھی کر کے معجزہ ہے جسے معجزہ کی عدا کے برابر تھی۔ لیکن حالات نے ان کو لوہا دیا اور تین سو تیرا کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ شمول نے حالات کی طرف ایک زور بھیجی اور کہا جس شخص کو یہ زور پوری آئے گی وہ اللہ کے لڑکا سے جاوٹ کوٹیں کرے گا۔ حالات کے عداوی نے خدادادی کہ جو حالات کو توڑ کرے گا جس اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کروں گا اور میری نصف باز شادی اور نصف مال اس کا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کام حضرت داؤد بن بیت کے ہاتھوں تکمیل تک پہنچایا۔ وہ خیر و ان تین فارغی بن یہ روزن متوجہ کی اولاد سے تھا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے: **أَلَيْسَ يُؤْتَى مَنْ يَتَّقُونَ أَتَمَّ صَلَواتِ اللّٰهِ** فرماتے ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں کو اللہ کے لئے فروخت کیا تھا، ہر سوت پر اسے اتنے صلوات دیئے گئے کہ ان کو کراہ تھا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ثور رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے، بعض مومنین دوسروں سے جنگ کی کوشش میں افضل ہونے میں علائکہ تمام مومنین اور تھے۔

وَلَمَّا رَزَّ الْجَانُوتَ وَجُمُودَهُ قَالُوا إِنَّا أَفْرَعٌ عَلَيْنَا صَدْرُ أَوْ قَتْلُ  
أَقْدَامُنَا وَانْصَرْنَا عَلَى النُّفُورِ الْكُفْرِيْنَ ۖ فَهَرَمُوهُمْ بِأَدْنَى اللَّهِ ۖ  
قَتْلُ دَاوُدَ جَانُوتَ وَاسْمُهُ اللَّهُ اسْمُكَ وَالْحِكْمَةُ وَعَلَمُهُ مِنَّا يَسَاءُ  
وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنْ

وَأَنَّكَ لَمِنَ السَّادِقِينَ ﴿٥٠﴾

عام اس خبر اور اس بات پر قرآن نے صریحاً رد کیا ہے روایت کیا ہے فرماتے ہیں طحاوی کے ساتھ داؤد کے والد نے بھی خبر کو مہجور کیا تھا اور اس کے ساتھ حج ہونے کے لئے اور اس سے جھوٹا ہے۔ وہ ایک دن آئے تو کہا اے ابا جان! میں پہاڑوں کے درمیان گیا تو میں نے ایک شیر بیٹھا دیکھا، پس میں اس پر سوار ہو گیا اور اس کے کانوں سے پکڑ لیا اس نے مجھے پکڑ لیا۔ نہ کہا پاپ نے کہا بیٹا! نہیں مہربان ہو یہ خبر ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے مگر وہ ایک دن آیا تو کہا اے والد مگر میں پہاڑوں کے درمیان چلا ہوں اور تیغ کرتا ہوں تو تمام پہاڑ میرے ساتھ تھوڑے کرتے ہیں، باپ نے کہا بیٹا! سارے یہ یہ خبر ہے جو اللہ نے تجھے عطا فرمائی ہے۔ حضرت داؤد نے وہاں سے اٹھ کر اپنے باپ اور ان کا باپ اس کے پاس اور اس کے بھائیوں کے پاس کھانا لے آئے۔ پس اس وقت کے نبی و ایک مہینہ دیا گیا جس میں جس تھا اور لوہے کا ایک لباس بھی دیا گیا وہ سینک اور زرہ خالوت کے پاس بھیجی اور کہا کہ تم پر اور اس کی جہالت کو قتل کرے گا اس کے سر پر یہ سینک رکھا جائے، پس وہ اس سے تسلی گئے گا تو قتل اپنے گئے گا اور وہ اس کے حیرے پر نہیں بچے گا وہ اس کے سر پر تیغ کی طرح ہو گا وہ اس زرہ میں داخل ہو گا تو وہ اسے پوری دے گی۔ طحاوی نے نبی اسرائیل کو بلا کر پتھر پر کیا۔ وہ کسی کو بھی زرہ پوری نہ آئی اور کسی کے سر پر سینک کا تیل نہ ملا۔ جب وہ اس میں سے نذرانہ لے کر آیا تو طحاوی نے داؤد کے باپ سے کہا۔ کیا تمہارا کوئی بیٹا باقی ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا ہے؟ داؤد کے والد نے اس پر ہنسا اور فرمایا ہے۔ وہ وہاں سے کہا تھا انا ہے۔ جب داؤد حالات کے پاس آ رہا تھا اس نے دست پر نہیں پتھر پائے جنہوں نے داؤد سے کہا کہ اے داؤد! تمہیں اللہ نے تمہارے ساتھ جو دولت کو قتل کرے گا، داؤد نے وہ پتھر اٹھا کر اپنے حیرے میں ڈال دیئے۔ طحاوی نے کہ جو حالات کو قتل کرے گا میں اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کروں گا اور اپنی کسیت میں اس کا ختم نافذ کروں گا جب داؤد آیا تو لوگوں نے اس کے سر پر وہ سینک رکھا۔ پس اس کا تیل ملنے لگا حتیٰ کہ اس نے اس سے تیل نکالیا اور زرہ پہنی تو وہ بھی انہیں پوری آئی۔ وہ ایک مرتبہ شخص حاضر بھیجی اس زرہ کو پہننا وہ اس میں حرکت کرتا یعنی وہ اس پر کھلی ہوئی تھی۔ جب داؤد نے وہ پہنی تو وہاں پر شک ہو کر آئی حتیٰ کہ وہ اس کی طرف چلے۔

حالات ایک گرافیل اور سخت فصیح تھا۔ جب اس نے داؤد کو دیکھا تو اس کے دل پر دعب طاری ہو گیا اس نے کہا اے جو ان لوٹ جا چکے تھے پر دم آ رہا ہے کس سے تجھے قتل کروں؟ داؤد نے کہا نہیں بلکہ میں تجھے قتل کروں گا۔

حضرت داؤد نے پتھر نکالا اور گھنٹن میں رکھا۔ جب پتھر اٹھا تو اس کا دم رکھا اور کہا یہ میرے باپ ابراہیم کے نام کے ساتھ دوسرا اٹھا تو کہا میرے باپ اسحق کے نام کے ساتھ اور تیسرا اٹھا تو کہا یہ میرے باپ حضرت اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) کے نام کے ساتھ۔ پھر اس کا گھنٹن کو کھڑا ہوا وہ تین پتھر ایک بن گئے۔ پھر پھر کھڑا ہوا، حالات کی آنکھوں میں لگا اس نے حالات کے سر کا مورچہ کر دیا اور اسے قتل کر دیا وہ پتھر برائے انسان کو قتل کر دیتا تھا جس کو بھی لگتا تھا، پتھر نہ رہتا مگر حتیٰ کہ کوئی بھی اس کے سامنے نہ رہا، یہی طحاوی کے ساتھ ہیں نے حالات اور اس کے مرادوں کو گھست دی۔ داؤد نے جو دولت کو قتل کر دیا پھر حالات کے پاس وہ اس آیا تو اس نے داؤد کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور اسے اپنی ملکیت میں بھی شریک کر دیا۔ لوگ داؤد کی طرف میلان کرنے لگے اور اس سے محبت کرنے لگے۔

جب حالات نے یہ منظرہ دیکھ کر قہر میں آؤ تو اسے حد کرنے لگا اور اسے قتل کرنا چاہا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اس بات کا علم ہو گیا، حضرت داؤد نے اپنی آرام گاہ پر شراب کا مظاہرہ کر رکھا۔ وہ خود چلے گئے۔ حالات آپ کی آغا مکار پر آئے تو حضرت داؤد علیہ السلام جا بچے تھے۔ اس نے منگیلوں کو زور سے مارا تو اسے بھاڑ دی۔ اس سے شراب بہہ پڑی کہنے لگا اللہ داؤد پر رحم کرے۔ وہ تھکی زیادہ شراب پی چکا تھا اور داؤد علیہ السلام اگلی رات طاعون کے گھر آئے تو وہ سو یا ہوا تھا۔ آپ نے دوسرے دن کے سر جانے پر پاؤں کی جانب کے دائرہ دو تیرہویں کے دائرے یا کمرے رکھے جب حالات غارتو تیرہویں کو دیکھ کر پھیلانے لگا، کہنے لگا اللہ داؤد پر رحم کرے وہ مجھ سے بھڑے ہے، میں اس پر غالب آنا تو اسے قتل کر رہا ہوں، وہ مجھ پر غالب آیا تو اس نے مجھے قتل نہیں کیا۔ پھر وہ ایک دن سوار ہوا تو اس نے اسے ٹھٹھکی میں پھیل چلے ہوئے پانی جب کہ طاعون کھڑے پر سوار تھا۔ حالات نے کہا میں آج داؤد کو قتل کروں گا اور داؤد جب بھاگتا تھا تو اس کو پانی نہیں بہ سکتا تھا۔ طاعون نے اس کے پیچھے کھوڑا دوڑایا، داؤد گھبرا کر دوسرے دروازے پر پھرتا دوڑا اور غار میں داخل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے کھڑکی کو ٹکرا دیا تو اس نے غار کے مندر پر چلا بیٹھا۔ جب طاعون غار کے کنارے پہنچا تو کھڑکی کا جالہ کچکے کہتے لگا امراء اس غار میں داخل ہوتا تو کھڑکی کا جالہ پھٹ چکا ہوتا۔ اس نے داؤد کو چھپ کر چھوڑ دیا۔ پھر طاعون کے قتل ہونے کے بعد داؤد کو بادشاہی ملی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے سر پر تاج نبوت بھی پہنایا۔ اے شاہ فرماؤ: **وَ اِذْ هَمُّنَا فَاَنْقَضْنَاهُ وَاللَّيْلُ وَالنَّجْمُ كُنْتَ**۔ حکمت سے مراد نبوت ہے، حضرت داؤد علیہ السلام کو مضمون ان نبوت اور طاعون کی ہوشی ملی (۱۶)۔

ادام ابوہریرہؓ نے نقل سے روایت کیا کہ حضرت محمدؐ رحمت اللعالمین سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل کتاب کا خیال ہے کہ جب طاعون نے دیکھ کر نبی اکرمؐ کی طرف بھاگا؟ کر رہے ہیں تو وہ حضرت داؤد علیہ السلام سے حد کرنے لگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس سے یہ حدیں بیان کر دیں اور طاعون کو اپنی خطا معلوم ہو گئی اور وہ اس کی توبہ اور معافی کا شوق کرنے لگا۔ وہ ایک بڑی بڑی عورت کے پاس آیا جو اس آدم کو چھپاتی تھی جس کے ساتھ وہ مانگی جاتی تھی، طاعون نے بڑھی سے کہا میں نے غلطی کی ہے جس کا کنارہ حضرت السبع کے غار، مجھے کوئی نہیں بچا سکتا، کیا تو میرے ساتھ ان کی قبر پر رہنے کی اجازت دے دے؟ تاکہ کہ وہ ان میں ان سے اپنی غلطی کا کنارہ ہو، بڑھی نے کہ ٹھیک ہے میں تیرے ساتھ چلوں گی۔ طاعون اس بڑھی کے ساتھ حضرت السبع کی قبر پر پہنچا تو بڑھی نے درگت نہ توڑ دی اور وہ مانگی، حضرت السبع علیہ السلام قبر سے اُڑے طاعون نے کنارہ چھوڑ دیا، حضرت السبع علیہ السلام نے فرمایا تیری خطا کا کنارہ یہ ہے کہ تو اپنے غم اور اہل بیت کے ساتھ جہاد کر جس کی تم میں سے کوئی بھی نہیں نہ رہے۔ پھر حضرت مسیحؑ اپنی قبر میں تشریف لے گئے۔ طاعون نے حضرت السبع کے گھر پر حمل کیا تو حتیٰ کہ وہ بھی اور اس کے سب اہل بیت ہلاک ہو گئے۔ پھر اس کا کل حضرت داؤد پر جمع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد پر وہی نازل فرمائی اور اسے وہی صنعت سکھائی اور وہی کرانے کے لئے نرم کر دیا، نیز اللہ تعالیٰ نے چھاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا کہ جب داؤد مسیحؑ پر چھوڑ دے اور بھی ان کے ساتھ مسیحؑ پر چھوڑ دے اور حضرت داؤد کو ایسی خبر نصرت آواز کی تھی کہ ایسی کسی کو

مطلب کے لیے بھی۔ مگر جب آپ زہر کی تلوار دے کر توفیقِ رب کے قریب آجائے تو کئی کماں کی گزروں سے بچ کر آجائے۔ خداوندی ہے آپ کی آواز کاں لگا کر سننے سے اور دشمنین نے مزاحیہ و براہِ راست دونوں کے سوا آپ کی توفیق کی اصطاف پر جانے۔

وَنُؤَدِّعُ الشَّوْكَاتِ بِخُصْمَيْهِ يَنْعِيهِ الْكُتُبُ بِالْأَمْسَارِ وَلَكِنْ إِيَّاهُ دُوْنُ فَضْلِ عَنِ الْهَاطِلِينَ تَكُنْ الْيَتَامَى  
تَشْلُو مَا عَمِلْتَ بِإِصْحَى كَوْنَتْ لِمَنْ التَّوَسُّوْنَ

امام تین حجروں کی بھڑی نے طعیفہ سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ایک مسافر مسلمان کی وجہ سے اس کے سو چار کھیلوں سے مصیبت زدہ فرماتا ہے مگر تمہارا یہ آیت و نوراؤں و اللہ تعالیٰ کا ناس (۱۱۰) خلاصت فرمائی (۱)۔

امام اہل حرم نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک مسلمان شخص کی نیکی کی وجہ سے اس کی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد اور اس کے گھر کے لوگوں اور اس کے گھر کے آدمی کو مرد بنے گا اور ان کی فتح اور اطلاع فرماتا ہے: جب تک وہ ایک صالح شخصیت میں رہتا ہے یہ تمام لوگ اللہ کی نعمت میں رہتے ہیں (۱۲)۔

امام ابن ابی عمیر اور علی نے شعبہ الامان میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: **كُنُوا قُلُوبَكُمْ**  
**اِثْبَاتًا يَنْقُضُهُمْ وَيَهْجُوهُنَّ** یعنی اللہ تعالیٰ غازیوں کو جد سے جدا فرماتا ہے اور منافقین کو جمع کرنے والوں کی وجہ سے  
 جمع نہ کرنے والوں سے جدا کر دیتا ہے اور کفر کو دے دے اور ایمان کو روک دے۔

امام محمد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے وَ تَوَفَّاهُ اللَّهُ طَائِسًا . اَمْرًا لِّلَّهِ تَعَالٰی یَّکُو  
فَارِیَہِمْ کِی دَج سے کاجروں کا دفاع نہ فرماتا اور خوش اخلاق لوگوں کی وجہ سے دوسروں کا دفاع نہ کرتے تو زمین اپنے آپس کی  
ملاقات کرتی وجہ سے ماسدہ ہوا ملحق (13)۔

نام محمد بن حنفیہ نے حضرت آقا و زمرہ اللہ سے روایت کیا ہے وَ لَوْلَا ذَٰلِكَ لَكُنَّا تُفَاسٍ۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں کو  
کافری کی وجہ سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور مومن کی وجہ سے کافر کو بھی محاف کرتا ہے۔

امام ابن جریر نے منبع سے روایت کیا ہے گفتہ کہ لا تہطل یعنی جو زمین پر نہنے والے ہیں وہ ہلاک ہو جائیں گے (۴)۔  
امام ابن جریر نے ابو مسلم سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ اگر  
مسلمانوں کے ٹیک لوگ تمہیں نہ ہوتے تو تم ہلاک ہو جاتے (۵)۔

امام احمد، مجاہد قزحی و ابن سہرک نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہنا سنا ہے کہ میں ابراہیم میں اور وہ جالیس مرد ہیں، جب کوئی ایک فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پُر کر دے اور کبھی اس کی وجہ سے بارش برکتی ہے اور ان کی وجہ سے دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے، اہل شام سے ان

کی۔ حدیث مذہب دور کیا جاتا ہے۔ ابن عباسؓ کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ اہل زمین سے بل اور غرق و بچھا اجاتا ہے (۱)۔  
 اگلائی نے کرامات اسماء میں حضرت خنی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں  
 روایات سے مسائب کو ان سات مومنین آدمیان کی وجہ سے دور فرماتا ہے جن میں۔ جتنے ہیں۔

۱۔ مہجرائی نے اوسط بحر حسن ہند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے  
 نے فرمایا میں نے تمہیں کی شکل جو ہمیشہ آدمیوں سے زمین خالی نہیں ہوتی۔ ان کی وجہ سے تمہیں بارش دی جاتی ہے اور ان کی  
 وجہ سے تمہاری دلدی جاتی ہے۔ ان میں کوئی مرد ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا مقرر فرماتا ہے (2)۔

۲۔ اوسط اپنی نے الکعبہ میں حضرت عباد بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے  
 فرمایا میری امت میں ابدال نہیں ہیں۔ ان کی وجہ سے زمین کاظم ہے۔ ان کی وجہ سے تمہیں بارش کی نعمت ملتی ہے اور ان کی  
 وجہ سے تمہاری دلدی جاتی ہے (3)۔

امام احمد نے ابودین اور اخطال نے کرامات اولیاء میں معجم سند کے ساتھ ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں  
 حضرت نوح علیہ السلام کے بعد بھی زمین سات فرار سے خالی نہیں رہی زمین کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اہل زمین کا دفاع کرتا ہے۔  
 امام اخطال نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے  
 فرمایا ہمیشہ چالیس آدمی ہوتے ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ زمین کی حفاظت فرماتا ہے۔ جب ان میں سے کوئی ایک فوت ہو  
 جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دوسرا مقرر فرماتا ہے۔ وہ چالیس افراد ساری زمین میں ہوتے ہیں۔

امام مہجرائی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے  
 چالیس افراد ہمیشہ ایسے رہیں گے جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کی شکل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اہل  
 زمین کا دفاع فرماتا ہے۔ ان کو ابدال کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اس مقام کو نماز درود اور صدقہ کے ذریعے نہیں پایا اور انہوں نے  
 پوچھا رسول اللہ انہوں نے یہ مقام کیسا پایا؟ فرمایا عداوت اور مسلمانوں کے ساتھ اختلاف کا مظہر ہر کرنے کے ساتھ (4)۔

امام ابونعیم نے احمید بن ابی اور ابن عمرؓ کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ  
 ﷺ نے فرمایا مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین سوا افراد ایسے ہیں جن کے دل آدم علیہ السلام کے دل کی شکل ہیں اور مخلوق میں  
 اللہ کے چالیس بندے ایسے ہیں جن کے دل نبی علیہ السلام کے دل کی شکل ہیں اور مخلوق میں اللہ کے سات افراد ایسے ہیں  
 جن کے دل ابراہیم علیہ السلام کے دل کی شکل ہیں اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے چالیس افراد ایسے ہیں جن کے دل جبریل علیہ  
 السلام کے دل کی شکل ہیں اور مخلوق میں اللہ کے تین بندے ایسے ہیں جن کے دل میکائیل کے دل کی شکل ہیں اور مخلوق میں  
 اللہ کا ایک بندہ ایسا ہے جس کا دل اسرائیل کے دل کی شکل ہے۔ جب ایک فوت ہو جاتا ہے تو تین میں سے آپس کر اس کی جگہ

۱۔ تاریخ بغداد، ج ۱، صفحہ 289، مطبوعہ دار الفکر، رت 2۔ مجمع الزوائد، ج ۱۰، صفحہ 48 (18674) مطبوعہ دار الفکر بیروت

4۔ معجم کبیر، ج ۱۰، صفحہ 181 (10390) مطبوعہ دار احیاء التراث اسلامی، بیروت

3۔ ایضاً، ج ۱۰، صفحہ 345 (15873)



مقرر فرماتا ہے، ادب جس عمر سے کوئی فوت ہو جائے تو پانچ میں سے ایک دواں کی جگہ متعین فرماتا ہے، جب پانچ میں سے کوئی فوت ہو جائے تو سات میں سے ایک کو اس کی جگہ متعین فرماتا ہے، جب سات میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو تین میں سے ایک کو اس کی جگہ متعین فرماتا ہے، اور جب تین میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے تو عام لوگوں میں سے ایک کو اس کی جگہ متعین فرماتا ہے۔ ان کی وجہ سے حیات اور موت وقت قسمتی ہے، ان کی وجہ سے بارش ہوتی ہے، فصلیں اگتی ہیں اور مصائب اور آفات آتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا گیا ان کی وجہ سے کیسے حیات اور موت ہوتی ہے؟ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا یہ ولی اللہ تعالیٰ سے استعاضہ ہے، وہ ہر نئے سوال کرتے ہیں تو وہ زیادہ کر دیے جاتے ہیں، اور کٹاؤں کے لئے بدو جارتے ہیں تو ان کی گزریں توڑ دی جاتی ہیں، اور بارش طلب کرتے ہیں تو بارش ہوتی ہے، وہ سوال کرتے ہیں تو زمین ہلکا گئی ہے، وہ دعا کرتے ہیں تو ان کی دعا سے مصائب دور ہوتے ہیں (۱)۔

امام طبرانی اور ابن عساکر نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان شام کو یہ اجنادین کبڑہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ان میں ابدال ہیں جن کی وجہ سے تمہاری خدا کی بات حق ہے اور ان کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جائے (2)۔

امام انسہا جنہوں نے اپنی تاریخ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے زمین اپنے تئیں افر سے نکلی نہ کہ خدا کی جو ابرہیم علیہ السلام کی مثل ہیں۔ ان کی وجہ سے تہہ رلی بدلتی جاتی ہے۔ ان کی وجہ سے تمہیں لذت و جانا ہے۔ وہ ان کی وجہ سے تم پر بارش برساتی جاتی ہے۔

۱۔ ہم ابن مسافر کے لئے دو سے زائد کیسے فرماتے ہیں زمین چارپایں افراد سے کبھی خانہ کسے ہوتی جن کی وجہ سے لوگوں کی مدد کی جاتی ہے۔ اور سعادت و نعمت ہوتی ہے اور ان کی وجہ سے لوگوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ جب ان میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ایک اور متعین فرماتا ہے مالک کی قسم جس امید کرنا ہو اس کو ان میں سے ہیں (۳)۔

امام عبدالرزاق نے تصحیح میں اور ابن کثیر نے لغت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سلمہ بن برید شہر ثیاباں سے نافع مسلمنا وہ ہے یس و اگر موت ہوئے تو زمین اور اس کے ربیعے والے ہمارے ہو جاتے ۔  
 امام ابن جریر نے شہر بنی حوشب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمین پر ہمیشہ چرواہا فرمایا جتے ہیں جن کی وجہ سے  
 اللہ تعالیٰ ان زمین کو دفاع کرتا ہے ورنہ کسی وجہ سے زمین کی برکات خالی ہے اس واسطے حضرت ابراہیم کے زمانہ کے کیونکہ  
 وہ اکیلے تھے ۔

امام احمد بن حنبل نے اگرچہ اہل الکفرانے کرامات اولیاء کو حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے، مگر انہیں  
نہیں علیہ السلام کے بعد ایسے سات افراد سے کبھی خاف نہیں ہوتی جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس زمین کا دوسرا فرما رہا ہے۔

امام احمد نے الزہری میں حضرت کعب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نوح علیہ السلام کے بعد زمین پر ہمیشہ چودہ افراد رہے ہیں جن کی وجہ سے غفلت کی عذاب کو دور کرتا ہے۔

امام حاکم نے کرامت ابراہیم زاذل سے روایت کیا ہے کہ نوح علیہ السلام کے بعد بارہ ایسے سے زائد افراد وہ زمین کبھی خالی نہیں ہوتی جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ زمین کا دفاع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایسا کمبل میں بچا ہے کہ روایت کیا ہے فرماتے ہیں زمین پر نہایت ایسے سے زائد مسلمان رہے ہیں مگر ایسا نہ ہوتا تو زمین وہاں کے رہنے والے ہلاک ہو جاتے۔

امام ازہری نے تاریخ مکہ میں حضرت زبیر بن عوف رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مگر زمین پر سات افراد ایسے سے زائد ہمیشہ ہوتے ہیں مگر ایسا نہ ہوتا تو زمین اور اس پر رہنے والے ہلاک ہو جاتے۔

ماہر لسانی صبر کرنے والا الزہری سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل بیت میں ہر دہائی میں جو شہم میں ہیں ان کی وجہ سے قمیص بنیاد کی ہوتی ہے اور ان کی وجہ سے قمیص رزق و بارگاہ ہے۔ حسب ان میں سے کوئی شخص مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا منتخب فرماتا ہے۔

امام بخاری نے کرامت ہادیہ میں حضرت ابراہیم کھلی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کوئی ایسا دیوتا اور شجر نہیں ہے جس میں ایسا شخص نہ ہو جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت اور شہر والوں کا دفاع کرتا ہے۔

امام بیہقی نے فی المناقب میں کتاب اولیاء میں حضرت ابوالفضل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب سلسلہ نبوت ختم ہوا جب کہ انبیاء و زمین کے اولاد تو حق تعالیٰ تعالیٰ نے ان کی جگہ امت محمدیہ علیہ السلام سے چاہی آؤں عظیم بنائے جس کو اللہ تعالیٰ نے جہاں جہاں میں سے کوئی شخص وصال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ایک اور شخص فرماتا ہے جو اس کی جگہ بناتا ہے۔ وہ زمین کے اولاد میں ان میں سے خیر کے دلی ابراہیم علیہ السلام کے یقین کی شکل میں، جس کی یہ نسبت نماز اور روزے کی کثرت کی وجہ سے نہیں ملتی بلکہ تقویٰ کی بچائی، حسن نیت، اسلامی تعویذ اور تمام مسلمانوں کے ساتھ اخلاص کی وجہ سے ملتی ہے۔

امام بخاری نے مسند اور ابن ماجہ نے حضرت معاذ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ نظام الہی پر قائم رہے گا۔ انہیں رسوا کرنے والا اور محظوظ کرنے والا کچھ نقصان نہیں پہنچے گا حتیٰ کہ امر الہی (قیامت) آجائے گا وہ لوگوں پر ظہم ہوں گے (۱)۔

امام مسلم، ترمذی اور ابی داؤد نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا۔ انہیں رسوا کرنے والا کوئی نقصان نہیں دے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور وہ اللہ کے بندہ سے اس حد تک ملے ہوں گے (۲)۔

امام بخاری اور مسلم نے سفیر بن شعبہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ

میری امت میں سے ایک قوم ہمیشہ قوموں پر غالب رہے گی حتیٰ کہ قیامت تو تم ہو جائے گی جب کہ وہ غالب ہوں گے (۱)۔  
امام ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک  
عائدہ امر انہی پر قائم ہے کہ انکالفت کرنے والا سے کچھ نقصان نہ پہنچائے گا (۲)۔

امام حاکم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت  
کو ایک طائفہ قیامت تک حق پر قائم رہے گا (۳)۔

امام مسلم اور حاکم نے حضرت جابر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ  
دین ہمیشہ قائم رہے گا میں پر قیامت تک مسلمان جہاد کرتے رہیں گے (عالم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے) (۴)۔  
امام ابو داؤد اور حاکم نے عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک فرد  
ہمیشہ حق پر رہے گا اور اپنے مخالفین پر غالب رہے گا حتیٰ کہ ان کا آخری (دست) مسج و جہل۔ لے لے گا (حاکم نے اس  
حدیث کو صحیح کہا ہے) (۵)۔

امام ترمذی اور ابن ماجہ نے معاویہ بن قریظ ابن ابی کے ساتھ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
میری امت کا ایک فرد ہمیشہ غالب رہے گا مگر اس کو سزا کرنے والا کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی  
اس حدیث کو ترمذی نے صحیح کہا ہے (۶)۔

امام ابن جریر اور حکیم ترمذی نے نوادر لیسوی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ  
ﷺ نے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس دین میں ہمیشہ اپنے پیروں کا بار بڑھے گا جس سے اپنی تابعداری کے کام لے گا (۷)۔  
امام مسلم نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرماتے تھے  
میری امت کا ایک فرد ہمیشہ انہی کی خاطر جہاد کرتا رہے گا جو دشمن پر غالب رہے گا انہی انکالفت کرنے والا کچھ نقصان  
نہ پہنچائے گا حتیٰ کہ قیامت آجائے گی اور وہ لوگ اسی حالت میں ہوں گے (۸)۔

امام مسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں  
مغرب ہمیشہ حق پر غالب (قائم) رہوں گا حتیٰ کہ قیامت تو تم جو بھانے گی (۹)۔

امام ابو داؤد اور حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر سال کے آغاز پر اس  
امت کیلئے ایسے شخص پیدا کرے گا جس کی امت سچے انسان کے ہیں کہ تجھ پر نہ رہے (عالم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے) (۱۰)۔

۱۔ مجمع مسلم، جلد ۱۳، صفحہ ۵۲ (۱۰۲۱)۔ ۲۔ سنن ابن ماجہ، جلد ۱، صفحہ ۲۸ (۱)۔

۳۔ مستدرک، ج ۱، صفحہ ۴۸۵ (۸۳۹۹)۔ ۴۔ المستدرک، ج ۱، صفحہ ۴۹۶ (۸۳۸۸)۔

۵۔ مستدرک، ج ۱، صفحہ ۲۸۱ (۲۸۸۷)۔ ۶۔ جامع ترمذی، ج ۱، صفحہ ۱۰۹ (۲۱۹۲)۔

۷۔ جامع مسلم، ج ۱۳، صفحہ ۵۹ (۱۹۲۰)۔ ۸۔ مستدرک، ج ۱، صفحہ ۵۸ (۲۵۹۲)۔

۹۔ جامع مسلم، ج ۱۳، صفحہ ۵۸ (۲۵۹۲)۔ ۱۰۔ مستدرک، ج ۱، صفحہ ۴۸۵ (۸۳۹۹)۔

امام حاکم نے مناقب شافعی رحمہ اللہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب رسول کا آغاز تھا تو اللہ تعالیٰ نے عمر بن عبد العاصؓ کے ذریعے اس امت پر احسان فرمایا۔

امام بخاری نے السنن میں اور الطیب نے ابوبکر لمودکی رحمہ اللہ کے مرقی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل نے فرمایا جب اللہ سے کوئی مسئلہ پر چڑھا جاتا ہے جسے میں نہیں جانتا تو میں امام شافعی کے قول پر ہٹا ہوں کیونکہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے آغاز پر ایک ایسا شخص مقرر فرماتا ہے جو لوگوں کو سن سکھاتا ہے اور نبی کریم ﷺ سے جھوٹ کو دور کرتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں سو سال کے آغاز پر عمر بن عبد العاصؓ آئے اور دو سو سال کے آغاز پر امام شافعی آئے۔

امام بخاری نے حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دھائی کے بعد ہر سو سال میں ایک عالم پیدا ہوتا ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے دین کو تقویت دیتا ہے اور میرے نزدیک بخاری بن آدم ان میں سے ہے۔

امام حاکم نے مناقب شافعی میں حضرت ابو النوفیل حسان بن محمد القفیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اہل علم میں سے ایک بزرگ کو ابو العباس بن سرج سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اسے شافعی مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے مومنین پر عمر بن عبد العاصؓ کے ذریعے سو سال کے آغاز پر احسان فرمایا انہوں نے ہر سنت کو غالب کیا اور ہر بدعت کو مٹایا اور اللہ تعالیٰ نے دو سو سال کے آغاز پر امام شافعی کے ذریعے احسان فرمایا حتیٰ کہ سنت کو ظاہر فرمایا اور بدعت کو مٹایا اور انہیں سو سال کے آغاز پر تیر سہ ذریعے مومنین پر رحم فرمایا حتیٰ کہ تو نے ہر سنت کو حاکم دی اور بدعت کو کٹ کر رکھا۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ۚ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحٍ الْقُدُسِ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَكِنْ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ

”یہ سب رسول اہم نے فضیلت دی ہے (ان میں سے) بعض کو بعض پر ان میں سے کسی سے کلام فرمایا اللہ نے اور بلند کیے ان میں سے بعض کے درجے اور میں ہم نے عیسیٰؑ پر زبور مریمؑ کو کھلی کتابیں اور مدد فرمائی ہم نے ان کی پاکیزہ روح سے اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو نہ لڑتے (بھگتتے) وہ لوگ جو ان (رسولوں) کے پیچھے آئے بعد اس کے کہ آئیں ان کے پاس کھلی کتابیں لیکن انہوں نے اختلاف کیا ان میں سے کوئی ایمان پر ثابت رہا اور ان میں سے کوئی کافر ہو گیا اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ تو نہ لڑتے (بھگتتے) لیکن اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔“

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو مکمل عبادہ نبوی میرا سلام سے کام فرمائی، جسکی علیہ السلام کو آدم علیہ السلام کی مثل بنایا، جنہیں اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا فرمایا پھر فرمایا وہ جاتو دو ہو گئی۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ہندے، اور کاکہ اور اس کی روح ہیں۔ اور علیہ السلام کو زہر صحائف ملی، حضرت سلیمان کو لکھی بارشاہی، یحییٰ علیہ السلام کے بعد کسی کے لئے ایسی بارشاہی مناسب نہیں اور محمد مصطفیٰ کو سرفراز و درخشاں عرف اہل نبوی کی کاثر و حلیہ۔

امام قتادہ بن ابی حاتم، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور نسائی نے کلامہ و المعانی میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے، وَهُوَ قَوْلُ كَلَّمَ اللَّهُ نُوْحًا وَنُوْحًا بَعْضُهُمْ دَرَجَاتٍ خَيْرٌ مِّنَ الْآخَرِينَ سَوَىٰ عِبَادِ اللَّهِ تَعَالَىٰ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ نَسَبٌ مِّمَّنْ سِوَاكُمْ (سورہ ابراہیم: 24)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عامر الدمشقی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رُوِّعَ بَعْضُهُمْ دَرَجَاتٍ خَيْرٌ مِّنَ الْآخَرِينَ سے مراد محمد مصطفیٰ ہیں۔ ان لوگوں نے سچ بنی اللہ دین و دنیا میں خیر کے سلسلہ سے روایت کیا ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ سے کوئی بھی افضل نہیں ہے، اور ابراہیم علیہ السلام پر بھی کوئی افضل نہیں ہے۔

امام ابن حمید، اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کیا تم تعجب کرتے ہو؟ حضرت محمد و ابراہیم کے لئے ہے۔ کلام نبوی علیہ السلام کے لئے ہے اور درجہ انبیاء کے لئے ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے اس آیت میں میں سے بعضیوں سے مراد من بعد موسیٰ و عیسیٰ ہے (25)۔

امام ابن مساکر نے دیکھ بھاننا کی ضرورت سے ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے پاس تھا اور ان کے پاس ابو بکر، عمر، عثمان اور معاذ بھی تھے، اچانک حضرت میں میں اللہ عز و جل فرمایا، نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ سے فرمایا کیا تو حضرت علی سے محبت کرتا ہے؟ حضرت معاذ نے کہا ہاں۔ فرمایا تمہارے ارسلان تمہارا عرصہ بارشش (بر) رہا۔ حضرت معاذ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا اللہ عز و جل ضرور اس کی رضا، حضرت معاذ نے کہا ہم اللہ عز و جل پر راضی ہیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی وَكَوْنُوا لَٰلِہٖ مَا فَتَنَّا لُؤْلُؤًا وَلَٰكِنْ لَّاتُ يَفْعَلُ غُلَامٌ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمْ يَوْمٌ لَا

بَيِّعَ فِيهِ وَلَا حُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ۚ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۹﴾

”اے ایمان والو! خرچ کرو اس (مال) سے جو تم نے دیا ہے تم کو اس سے پہلے کہ آجائے دو دن جس میں نہ تو

فریاد کرتے ہوئے اور (انکار کے لئے) زبانی ہوئی اور ان کے لئے اصطلاحات ہوئی اور ان کا حق پرستی کا نام ہے۔

اور میں جبر اور اپنی امانت اور انصاف سے اس کو فریاد کرتا ہوں کہ اس آیت کے ضمن میں روایت کیا ہے کہ اس آیت میں رافضیہ اپنے اہل نقل و حدیث کو کٹا کر کاٹ دیا۔

میں نے اس کے لئے اصرار کیا ہے کہ اس آیت میں روایت کیا ہے کہ اس آیت کے ضمن میں رافضیہ اپنے اہل نقل و حدیث کو کٹا کر کاٹ دیا۔

یہاں میں حیدر علی لکھتے ہیں کہ اس آیت میں روایت کیا ہے کہ اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ اس آیت میں رافضیہ اپنے اہل نقل و حدیث کو کٹا کر کاٹ دیا۔

اور میں جبر اور اپنی امانت اور انصاف سے اس کو فریاد کرتا ہوں کہ اس آیت کے ضمن میں روایت کیا ہے کہ اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ اس آیت میں رافضیہ اپنے اہل نقل و حدیث کو کٹا کر کاٹ دیا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۚ الْفَرِيقُ الْاٰخِرُ ۚ لَا تَأْخُذُ سَاعَةً وَلَا نَوْمًا ۚ لَّهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔودُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

”اے (وہ) ایک (کوئی) عبادت کے اور نہیں بجز اس کے (خدا) وہ ہے سب کو زندہ رکھنے والا ہے، اس کو کچھ ذاتی ہے اور نہ نیند نہ مای کا ہے جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو سفارش کر سکے اس کے پاس بغیر اس کی اجازت کے۔ جانتا ہے جو ان سے پہلے (پڑھتا ہے) اور جو ان کے بعد (پڑھتا ہے) اور وہ نہیں گھبراہٹ سے کچھ اس کے علم سے گھبراہٹ نہ چاہے۔ جانتا ہے اس کی خبری کے آسمانوں اور زمین کو اور نہیں تو کمالی اسے زمین و آسمان کی حفاظت اور وہی ہے سب سے مہر نصرت والا“

اور میں جبر اور اپنی امانت اور انصاف سے اس کو فریاد کرتا ہوں کہ اس آیت کے ضمن میں روایت کیا ہے کہ اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ اس آیت میں رافضیہ اپنے اہل نقل و حدیث کو کٹا کر کاٹ دیا۔



اگر کسی شخص سے "عرض کی دو تہ" فرمایا جائے تو اس نے فرمایا (۱)۔

امام بخاری نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: "میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہزار ہزار کے بعد آپ کی عرض کی دو تہ دوسری نماز تک محفوظ رہے گا اور اس پر کاغذت نبی یا صدیق یا شہید کا نام ہے (۲)۔"

امام الکلبی بعد ازیں نے اپنی حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: "میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم جو تھے پھر ان کی کون سی (آیت) عظیم تر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: "اور میں کا رسول ہی پھر جانتے ہیں!" فرمایا: "اِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ" اَلْحَقُّ الْقَيُّومُ "فَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ؟ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ" لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ وَمَا يَتَذَكَّرُونَ "مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَ رَبِّهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ" يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ "وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ" وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَهُوَ يُجِلُّهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ"۔ (3)

امام طبرانی نے حسن سند سے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: "میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہزار ہزار کے بعد آپ کی عرض کی دو تہ رکعت تک اللہ کے ذمہ میں ہے (۴)۔"

امام ابی یوسف محمد بن احمد بن شمعون الواعظ نے اپنی کتاب میں اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے فرمایا: "میں نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور خطابت کی کہ میرے گھر میں برکت نہیں ہے فرمایا تو آپ انہی سے غافل ہے کہ آیت انہی جس کے لئے اور سالکان پر پیش آتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے اور مسلمانوں میں برکت پیدا فرماتا ہے۔"

امام دہلوی نے حضرت اشع بن عبد اللہ الاکافى رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: "میں ایک شخص نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ" اَلْحَقُّ الْقَيُّومُ "فَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ؟ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ" لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ وَمَا يَتَذَكَّرُونَ "مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَ رَبِّهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ" يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ "وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ" وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَهُوَ يُجِلُّهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ" پھر پوچھا کہ اللہ کی کتاب میں کون سی آیت آپ پسند کرتے ہیں کہ آپ کی امت اسے پالے؟ فرمایا: سورہ بقرہ کی آخری آیت "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کے عرش کے نیچے کے خزانہ رحمت سے ہے اور: "یا اعرس کی ہر بھائی پر مستحسن ہے۔"

امام ابن ماجہ نے درج بعد ازیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: "میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ہزار ہزار کے بعد آپ کی عرض کی دو تہ کرے گا وہ اللہ تعالیٰ اسے شکر کرنے والوں کا دل، صدقہ حق کے اعمال، نبیوں کا جواب عطا فرمائے گا اور اس پر رحمت کے ساتھ اپنا دین بھیج دے گا اور اسے جنت سے کوئی چیز مانگ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ وصال کرتے کا تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔"

امام بخاری نے شعب الایمان میں محمد بن احمد بن الحسن بن ابی یوسف رحمہ اللہ کے واسطے سے روایت کیا ہے

1. مستدرک ج ۳ صفحہ 221 مطبوعہ دار الفکر بیروت 2. شعب الایمان ج 2 صفحہ 59 مطبوعہ دار الفکر بیروت

4. تخریج جلد 3 صفحہ 2733 (2733)

3. تخریج جلد 1 صفحہ 34





[illegible]

اسی مروجہ روایت حضرت ابی عروسی رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے جب عہدِ نبوت کی آخری آیت پائی تو انہی پر ہنسنے کو حکم دیا ہے اور فرماتے ہیں یہ دونوں آیات رحمتی کے عرش پر پہنچنے کے لئے اس سے ہیں اور جب میں نے **يُحْيِي الْمَوْتُومَيَمُوتُ** پڑھا (نور: 123) ہے تو ان **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ** چوکھٹے ہوئے اور مجھ جاتے۔

امام ابن العربیؒ نے محمدؐ اور ہر ایک نے نعمت کی میں ہیں جس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں، زمین، میدان اور پہاڑ میں سے کوئی بھی درود لکھ کر صلیبیہ لکھ کر پڑھا تو اس کو اللہ تعالیٰ نے آیت تبارک و تعالیٰ میں عظیم اجر کی آیت تبارک و تعالیٰ ہے۔

امام ابن ابی شیبہؒ، یحییٰ بن یحییٰؒ، ابن ابی عمیرؒ نے اس صلیبیہ لکھ کر پڑھا تو اس کو اللہ تعالیٰ نے آیت تبارک و تعالیٰ میں عظیم اجر کی آیت تبارک و تعالیٰ ہے۔

امام ابن عربیؒ نے فرمایا کہ جو شخص اس صلیبیہ لکھ کر پڑھا تو اس کو اللہ تعالیٰ نے آیت تبارک و تعالیٰ میں عظیم اجر کی آیت تبارک و تعالیٰ ہے۔

[illegible]

امام یحییٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو مرد غرضی نماز کے بعد اپنے کمر بپڑے گا اسے دخول جنس سے موت کے سوا کوئی چیز مانا نہ ہوگی۔ اور جو اپنے سسر پر سوتہ وقت پڑے گا، مطلقاً ہی سنی۔ اس سے اس کے کمر اٹھانے کے پڑوسی کے کمر اٹھانے کے اور اگر وہ گمراہ کی حفاظت فرماے گا۔

ماہ ابو حبیہ وہابی نے تیسرا دورہ دینی تحریک کے اہل حق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اسے  
 میں میں کسی اپنے فضل کو نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسلام میں پیدا ہوا ہو یا اسلام میں باخ ہوا ہو اور اسے حتیٰ کہ اس سے کہ  
 ہے سے اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اگر یہ ترجیح سے کہ یہ حق پرست وہاں سے ہے۔ یہ تہجد۔ غمی کو عرش کے  
 نیچے والے زمانے سے وہ تہجد ہے یعنی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے کسی کو مطلقاً نہیں نی گئی اور میں نے بھی کوئی

رات نہیں گزرتی تھی کہ میں آیہ انکری میں سر پہ پڑتا ہوں اور عشاء کی نماز کے بعد کی دو رکعتوں میں اور تروی میں اور ستر پر سونے کے وقت پڑھتا ہوں۔

ابو ہریرہؓ سے عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب کو فرمایا ہے ابو ابراہیم و قرآن میں کون سی آیت عظیم ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بھتر جانتے ہیں۔ فرمایا اے ابو ابراہیم رکون ہی آیت کتاب اللہ میں عظیم ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بھتر جانتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے ابراہیم رکون ہی آیت اللہ کی کتاب میں عظیم ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بھتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ a

امام ابن ابی ادریاس نے مایہ صلیطین میں، محمد بن یحییٰ، جبرائی، حاکم، ابویہم اور یحییٰ نے دلائل میں حضرت ساذ بن جمل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کی کجھوہیں میرے پروردگار میں نے انہیں ایک کمرے میں رکھنا میں ان میں ہر روز میں کچھ کی دیکھتا تھا، میں نے اس کی حکایت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ شیطان کا مل ہے قرآن کی تاذ کرو۔ میں رات کو اس کی تاذ کرنے لگا۔ جب رات کا کچھ وقت گزر گیا تو شیطان اچھی کی شکل میں آیا۔ جب دروازہ پر پہنچا تو دروازے کی دروازے سے کسی دوسری شکل میں داخل ہوا، کجھروں کے قریب جا کر انہیں کہاتے لگا۔ میں نے اپنے کپڑے اور کس لئے اور یہ پڑھا اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (اور پھر کیا) اے اللہ کے دشمن تو صدقہ کی کجھروں پر لپکا ہے، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا دوسرے لوگ تم سے زیادہ اس کے ستفی ہیں۔ میں تجھے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے جاؤں گا اور آپ تجھے رسوا کریں گے۔ میں شیطان نے حضرت ساذ سے پھر تاذ کرنے کا وعدہ کیا فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں صبح گیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا میرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا اس نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ میں واپس نہیں آؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ پھر آئے گا تم اس کی تاذ کرو۔ میں دوسری رات اس کی تاذ میں بیٹھ گیا۔ اس نے پہلے کی طرح کیا اور میں نے بھی اس سے ساتھ پیچے کی طرح کیا۔ پھر میں نے وعدہ کیا کہ میں وہ نہیں نہیں آؤں گا میں نے اس کو پھر چھوڑ دیا۔ پھر جب میں صبح رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے رات کا سارا ماجرہ عرض کیا، آپ ﷺ نے فرمایا وہ پھر آئے گا اس کی تاذ کرو۔ میں تیسری رات اس کی تاذ میں بیٹھ گیا، وہ اپنے معمول کے مطابق آیا تو میں نے بھی اسے پہلے کی طرح گزندہ کرنا میں نے کہا اے اللہ کے دشمن تو نے پہلے دو مرتبہ واپس نہ آنے کا وعدہ کیا اور اب یہ تیری تیسری بار ہے، شیطان نے کہا میں عیالدار ہوں میں تیرے پاس نصیب سے آیا ہوں، مگر اس کے سوا کچھ میرا آقا تو میں تیرے پاس نہ آتا اور ہم تیرا سے اس شہر میں









جائزہ دیا۔ آپ ﷺ نے جو چہ ترے قیدی نے کیا؟ میں نے رات و پیر اور قیام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دو پھر  
وہ لوگ آئے۔ میرے ساتھ تیس مہاجرین تھے۔ یہ حاملہ اور مریض میں سے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں تجھے نہیں چھوڑاؤں گا  
حتیٰ کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی لپٹوں میں رکھ کر جانے دوں گا۔ میں نے مجھے واسطے دینے شروع کر دیے اور انتہائی بڑی کڑی کرنے  
لگی اور کہا میں تجھے ایک انکس پڑاؤں کی جگہ پر اتار دوں گا تو کوئی شخص اور کوئی چور تمہارے قریب نہیں آئے گا تو  
آپ انہی چار مہاجرین سے اس کو چھوڑا، پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قیدی کے لیے  
کیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ؟ میں نے مجھے واسطہ دیا اور قسم دی اور انتہائی عاجزی کا اظہار کیا حتیٰ کہ میں نے اسے  
چھوڑ دیا۔ اس نے مجھے ایک چٹائی دکھائی ہے کہ میں اسے کیوں گا تو کوئی شخص اور چور میرے قریب نہیں آئے گا۔ آپ  
ﷺ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے اگرچہ بے بہت محمود ۱۱۱۔

امام بزرگ دین ابن ابی شیبہ، ابن مروان اور ابو نعیم نے دلائل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے  
فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن کی حفاظت پر مقرر فرمایا، میں ایک آنے والا آیا اور اس سے ملنے چلا۔  
اس نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سے ہٹاؤں گا، اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیجئے میں تمہاری  
ہوں اور میرا نام اس (میں) ابوبکر بنی ہاشم ہے، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے چھوڑ دیا، مگر رسول اللہ ﷺ نے  
میں نے مجھے فرمایا: اب یہاں پر اترنا، رات میرے قیدی کے لیے کیا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ؟ اس نے شدید عداوت اور  
میلہ دی اور فرمایا: تو مجھے اس پر رحم نہ کر، میں نے اسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے تمہارے واسطے اور وہ پھر  
آئے گا، مجھے یقین ہو گیا کہ وہ آئے گا، میں اس کی تلاشی میں بیٹھ کر رہا اور کہنے سے چھوٹنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا  
اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سے ہٹاؤں گا، اس نے پھر کہا کہ میں محتاج ہوں اور عیال دار ہوں، پھر کبھی نہیں  
آؤں گا، ان مجھے چھوڑ دیں۔ مجھے رحم نہ کیا تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ مگر کوئی تو پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھنا  
کے قیدی کے لیے کیا کیا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ؟ اس نے عداوت کی دھت کی اور عیال دار کی کا ذکر کیا تو میں نے اس پر  
دھمکرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے تمہارے واسطے کیا؟ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے  
اس سے لگا دیتا ہوں، وہ سب چھوٹنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے نہ ہر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے  
جاؤں گا۔ دوسری مرتبہ یہ تو جتنا ہے میں پھر نہیں آؤں گا اور میرا بھائی پاتا ہے اس نے کہا کہ مجھے چھوڑاؤ، میں تجھے  
یہی حکمت بتاؤں، میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا، میں نے کہا کہ میں تو تمہارے پاس تو رہتا  
مگر یہ ہے کہ لا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ فَلَا تَاْخُذُ بِسَبْئِهِمْ وَلَا تُوَلِّوْهُمْ كُفْرًا عَالِي السُّلُوْبِ وَغَالِي الْاَزْرَارِ اَعَنْتَ الْاِيْمَنَ  
يُحْكَمُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَرْوَاهُمْ يَنْتَلِمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَوْ لَا يَحْصِلُوْنَ مِنْ حَيْثُ اَلَا يَشَاءُ اَوْ يَسِيْءُ  
لِلْاِيْمَنِ وَلَا تَرْحَمُ اَوْ لَا يَرْوَاهُ جَلْكُمَا وَهُوَ الْعَيْنُ الْعَظِيْمَةُ اَللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ حُرِّفَ عَنْكَ يَرْوَاهُ اَوْ يَسِيْءُ



تیرے قریب نہیں آسے گا حتیٰ کہ کبھی نہ آئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ اس نے یہ بات سنی کہی ہے کہ میں نے جو نبی (۱) میں (۲) تھا، میں اس کو چھپا کر رکھتا تھا کہ ایک جیسے دیکھی میں اس پر چھپا کر رکھتا تھا اور اسے کھڑا رکھتا تھا۔ میں نے کہا میں تجھے نہیں چھپاؤں گا حتیٰ کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے جاؤں گا۔ میں نے کہا میں ایک صورت ہوں جس کے بہت سے بچے ہیں۔ آج مجھے چھپاؤ دے گا مگر کبھی نہیں آؤں گی۔ اور دوسری اور تیسری مروجہ تھی اور کہتے تھے آج مجھے چھپاؤ دے۔ میں تجھے ایک چیز سکھائوں گی جب تو وہ پڑھے گا تو حیرت سامان کے قریب ہر شخص سے کوئی بھی نہیں آ سکے گا۔ جب تو ہمسرا ہونے کے لئے جاے تو اپنے واپس اپنے مال پر آئے گا مگر یہ پڑا۔ میں نے اس کو کہہ کر اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا یہ بات اس نے سنی کہی ہے لیکن ہے بہت بھولی بات۔

امام مسجد بن منصور رحمہ اللہ نے اللعاب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور ہرگز میں ایسا کرتا ہوں کہ قرآنی بات کو سردا رہے۔ وہ جس گھر میں پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان نکل جاتا ہے۔ اور وہ آیت آیہ انکری ہے (۳)۔

امام دارقطنی اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے من (۴) محمد (ص) اللہ انصرو تک پڑھی اور آیہ انکری پڑھی وہ شام تک ان آیتوں کو محفوظ رکھے گا اور جو شام کے وقت یہ آیت پڑھے گا وہ صبح تک محفوظ رہے گا (۵)۔

امام بخاری نے تاریخ میں اور ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے آیہ انکری عرش کے نیچے سے ملتی تھی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے تاریخ میں اور بخاری نے بخاری میں حضرت حسن سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو سے پاس جہر لے آیا اور کیا کیا کہیں بن آپ سے روڑی کرے گا۔ پس آپ جب مستحکم جائیں تو آیہ انکری پڑھ لیں۔ ام ابن ابی شیبہ نے کہا کہ وہ حدیث میں ابو اسحاق نے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ سننا بہت قیمتی بات ہے ہاں کی طرف مجھے تو اس میں آپ نے آواز سنی، آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ ایک شخص نے کہا: اس کی قسم سال کا سراسر ہے۔ پھر میں نے اس کو کیا کہ اس لوگوں کے چلوں۔ یہ تو ہمارے لئے یہ حال اور حضرت زید نے کہا: تم لوگ ہے۔ پھر زید نے بہت سے پوچھا کیا تم میں نہ کہے کہ کوئی چیز ہمیں تم سے چھانکتی ہے؟ اس نے کہا آیہ انکری۔

۱۔ صحیح بخاری، کتاب الوصیۃ، ج ۱، ص ۱۰۰، حدیث ۱۰۰۰۔

۲۔ تاریخ بخاری، ج ۱، ص ۱۱۰، حدیث ۱۱۰۰۔

۳۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۲۵۵، حدیث ۲۵۵۔

۴۔ صحیح بخاری، ج ۱، ص ۱۰۰، حدیث ۱۰۰۰۔



ان انور بنی کے قلب پر لقمہ دارا بعد میں نور لعلی نے اپنے سر پر بھی انی عباس سے روایت کیا ہے کہ باغ بنی انور بنی نے ان سے یہ چم لے لکھے کہ مَا تَأْتِيكَ مِنْهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ کے متعلق کہ ہے، اہل عباس نے فرمایا اللہ عزوجل نے ان سے جو سونے والا ہر ایک کی ٹمکس سوئے ہوئے مانا، نے کہ عرب اس کا یہ معنی جانتے ہیں؟ انی عباس نے فرمایا ہاں کیا تو نے زید بن ابی سلمہ کا یہ شعر شکر خدا طویل زمانہ میں اسے کوئی نہیں آئی اور وہ نہ سوتا اور نہ اسی کا امر ختم ہوتا ہے۔

ان محمد بن سید، ابن جریر اور ابوالفتح نے حضرت انس کا یہ حدیث سے اس حدیث کے متعلق روایت کیا ہے کہ اللہ صمد اول کو بت اور وہ م سے مراد ستم گاہ (مکرمی زند) ہے (۱)۔

ابو عبد بن سید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن ابی شیبہ نے حضرت احمد بن محمد بن حنبلہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں انیسوا اس کو آؤ کہتے ہیں جو حیرت پر پڑتی ہے تو اس کو ان گھٹنگ جانتا ہے (2)۔

ابو عبد بن ابی حاتم نے حضرت عبد الرحمن سے روایت کیا ہے کہ لَا تَأْتِيكَ مِنْهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد بن سید، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت احمد بن محمد بن حنبلہ سے روایت کیا ہے کہ اسی کی عبارت کے اخیر کون ان کی ہدایت میں بہت آگے ہے۔

ابو عبد بن جریر نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ مَا تَأْتِيكَ مِنْهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد بن سید، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت احمد بن محمد بن حنبلہ سے روایت کیا ہے کہ اسی کی عبارت کے اخیر کون ان کی ہدایت میں بہت آگے ہے۔

ابو عبد بن ابی حاتم نے حضرت احمد بن محمد بن حنبلہ سے روایت کیا ہے کہ اسی کی عبارت کے اخیر کون ان کی ہدایت میں بہت آگے ہے۔

ابو عبد بن جریر نے حضرت احمد بن محمد بن حنبلہ سے روایت کیا ہے کہ اسی کی عبارت کے اخیر کون ان کی ہدایت میں بہت آگے ہے۔

ابو عبد بن سید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن ابی شیبہ نے حضرت احمد بن محمد بن حنبلہ سے روایت کیا ہے کہ اسی کی عبارت کے اخیر کون ان کی ہدایت میں بہت آگے ہے۔

ابو عبد بن سید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن ابی شیبہ نے حضرت احمد بن محمد بن حنبلہ سے روایت کیا ہے کہ اسی کی عبارت کے اخیر کون ان کی ہدایت میں بہت آگے ہے۔

ابو عبد بن سید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن ابی شیبہ نے حضرت احمد بن محمد بن حنبلہ سے روایت کیا ہے کہ اسی کی عبارت کے اخیر کون ان کی ہدایت میں بہت آگے ہے۔

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ کسی سے مراد قدسوں کی جگہ ہے اور عرش کا اندازہ کوئی نہیں کا سکتا۔

امام ابن جریر، ابن المذہب، ابو یوسف، یحییٰ نے الاسماء العظیقات میں حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے مراد قدسوں کی جگہ ہے اور اس کی اس طرح جو چاہت ہے جیسے کہاؤے کی جو چاہت ہوئی ہے میں نے نہایت علیٰ کمال الاستعداد ہے اللہ تعالیٰ تفسیر سے پاک ہے اور جو روایت ابن جریر نے اسی کے لئے کی ہے وہ اس کی وضاحت کرتی ہے فرمایا کہ میرے مراد وہ ہے جو عرش کے نیچے رکھی ہوئی ہے یہ دو چیز ہیں جس پر ہر مباح اپنے فہم رکھتے ہیں (۱)۔

امام ابن المذہب، ابو یوسف، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اگر سات آسمان اور سات زمینیں اگر یکجا جائیں اور ایک دوسرے سے جدا جائیں تو پھر بھی کرسی کی وحدت کو نہیں پا سکتیں بلکہ یہ (کرسی کے مقابلہ میں) صحرا میں (انگوٹھی کے) حلقہ کی طرح ہے۔

امام ابن جریر، ابو یوسف، ابن المذہب اور یحییٰ نے الاسماء العظیقات میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرسی کے حلقے پر چھاتو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابودذر! ماحول آسمان و سطور زمین کرسی کے مقابلہ میں ایسے ہیں جیسے صحرا میں سارا ہوا ایک حلقہ اور انگری پر ان عرش کو ایسی غصیت ہے جیسے (انگوٹھی کے) حلقہ پر سحرانہ (طاوت) کے اعتبار سے غصیت ہے (۲)۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم نے امام ابن المذہب، ابو یوسف، یحییٰ، ابن جریر، ابو یوسف، یحییٰ، ابن جریر، ابو یوسف، یحییٰ نے امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ دو مجھے جنت میں داخل کرے، اللہ تعالیٰ کی شان جان فرمائی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی کرسی، آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور اس میں اس طرح جو چاہت ہے جیسے سنے کہاؤے کی جو چاہت ہوئی ہے جب اس پر سوار ہوا جائے اور وہ بوجھتی اوج سے چڑھتا ہے اس سے چار انگلیوں کے برابر جگہ خالی نکس ہے (۳)۔

امام ابو یوسف نے انھوں میں اور ابو یوسف نے انھیں میں ایک کزور سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کرسی موتی ہے اور قطر موتی ہے اور کرم کا قطر سات سو سال ہے اور کرسی کا قطر سات سو سال ہے کہ سنے والے بھی نہیں جانتے۔ امام محمد بن حمید، ابن ابی حاتم اور ابو یوسف نے ابو مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ کرسی عرش کے نیچے ہے۔ امام ابو یوسف نے حضرت وہب بن عبد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ کرسی عرش کے ساتھ فی جوف ہے اور کرم پانی کرسی کے جوف میں ہے۔

امام ابو یوسف نے حضرت محمد بن عبد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سورج کرسی کے نور کا سترہاں جزاء ہے اور کرسی عرش کے نور کا سترہاں جزاء ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور ابو یوسف نے حضرت محمد بن عبد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جس آسمان اور زمین

کری میں اس طرف ہے جیسے حرلی زمین میں (انگوٹھی کا) عقدہ اور عرش میں کری کا مقام اس طرح ہے جیسے محراب میں عقدہ (۱)۔  
 قاسم ابن جریہ اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں آسمان اور زمینیں کری کے  
 جوف میں ہیں اور کری عرش کے سامنے ہے (۲)۔

امام ابن اثیر و ابو الشیخ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے عرش کی یاد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے؟ فرمایا یہ وہاں ہے جس میں اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے لائق) کری پر نازل فرمائے گا اور کری سے اس طرح  
 چرچہ اس کی آواز آئے گی جیسے نئے کھوسے سے ننگی کھجور سے آواز آتی ہے اور وہ کری آسمان اور زمین جتنی وسیع ہے۔

امام ابن جریر نے الضحاک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت انس فرماتے تھے دیکھ کر عرش ہے (۳)۔  
 امام بیہقی نے طبرانی و الصفحات میں سعدی کے طریق سے ابو مالک سے اور حضرت ابو صالح عن ابن عباس میں عمرہ  
 اُحمد ابن عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ الْقُدُّوسُ مراد قائم کرنے والا ہے  
 اور النَّدْوٰی مراد نیندنی ہوا ہے جو چرے پر چڑتی ہے اور انسان کو گھسنے لگ جاتا ہے۔ مَا تَخْنُ أَنْ يُولِيَهُمْ سے مراد اُن پر  
 نور و ماضی قائم کرنے والا ہے۔ وَلَا يَخْفَى عَنْهُ قَوْلُ الَّذِينَ يَفْتَنُ اِدْوٰی کے معنی ہے کہ کس نے جانے کر وہ جو اس نے  
 نہیں خود سکھایا و سب کے مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں سارے آسمان اور زمین کری کے پیر میں ہیں اور کری عرش کے سامنے  
 ہے اور کری قدموں کی جگہ ہے وَلَا يَبْصُرُ مَا هِيَ اس پر بوجھل نہیں ہے۔

امام عیسیٰ بن عبد اور ابو الشیخ نے اظہار میں اور بیہقی نے حضرت ابو مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے وَفِيهَا مَلَكُوتُ  
 السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرماتے ہیں وہ چنانچہ جو ساتوں زمین کے نیچے ہے اور معجائے خلق اس کے کناروں پر ہے اور اس پر  
 چار درختے مقرر ہیں ان میں سے ہر ایک کے چار چرے ہیں ایک انسان کا چہرہ، ایک شیر کا چہرہ، ایک بیل کا چہرہ اور ایک  
 گدھا کا چہرہ و سب اس چنانچہ پر کھڑے ہیں اور زمینوں اور آسمانوں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور ان فرشتوں کے سر کری کے  
 نیچے ہیں اور کری عرش کے نیچے ہے اور اللہ تعالیٰ عرش پر اپنی کری رکھے ہوئے ہے، امام بیہقی فرماتے ہیں یہ دو کرسیوں کی  
 طرف اشارہ ہے، ایک عرش کے نیچے ہے اور دوسری عرش پر رکھی ہوئی ہے۔

امام ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وَلَا يَبْصُرُ مَا هِيَ  
 یعنی اس کی مخالفت اس پر بوجھل نہیں ہے (۴)۔

امام الحسین نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت تابع بن الاذرعی رحمہ اللہ نے  
 ان سے وَلَا يَبْصُرُ مَا هِيَ کے متعلق پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کا صحیح ہے وَلَا يَبْصُرُ (یعنی اس پر  
 بوجھل نہیں ہے) حضرت تابع رحمہ اللہ نے پوچھا کہ یہ معنی جانتے ہیں فرمایا ہاں کیا تو نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا۔

۱۔ منہج ابن مسعود، جلد ۳، صفحہ ۸۵۲، طبع دار الفکر، بیروت۔  
 ۲۔ تفسیر طبری، زیر آیت ۲، جلد ۳، صفحہ ۱۵۔

۳۔ تفسیر طبری، زیر آیت ۲، جلد ۳، صفحہ ۱۷۔

۴۔ اِذَا

مَحْصُ الْخَدَّابِ مَجْدُ الْإِبْرَاقِ

[illegible]

یہاں ان لوگوں کو ملے جن کی طبیعت تھیں بہت زیادہ۔ ان کی طبیعت تھی کہ وہ بہت زیادہ تھے۔

اس میں زور ہے اس غرض سے دایت جاتے ہیں انھیں وہ اسات جو غلط محسوس کیا اور بھیڑیوں (۱۰)۔

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۚ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ

بِالْمَأْغُورِ وَيُؤْمِنُ بِإِلهِهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا

الْقَصَامَ بِهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾

اپنے دین سے انھیں سمجھتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی نعت صاف فرمائی ہے، ہم ان کو اسلام کے قبول کرنے پر مجبور کر دیں گے اور لا اکر اذانی القرآن کا ارشاد نازل ہوا۔ جس جب نبی نصیر کی صدا وطن کا فیصلہ ہوا تو انھوں نے اسلام قبول نہ کیا وہ یہ کہ سہ قحط چلے گئے اور انھوں نے اسلام قبول کر لیا وہ پانی رہے (۱)۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابوہریرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انصار کے کچھ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں دودھ پیا تھا اور وہ ان کے دین پر قائم تھے۔ مگر جب اسلام آیا تو ان کے گھروالوں نے انھیں اسلام قبول کرنے پر مجبور کر کے کارواں کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (2)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن المنذر نے ایک دوسرے طریق سے حضرت جابرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نصیر نے اوس کے کئی مردوں کو دودھ پلایا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیر کی جلا وطنی کا حکم فرمایا تو اوس میں سے جو ان کے رضائی بیٹے تھے انھیں نے کہا ہم بھی ان کے ساتھ جائیں گے اور ان کا دین اختیار کریں گے۔ ان کے گھروالوں نے انھیں منع کیا اور اسلام پر انھیں مجبور کیا، ان کے حلقوں پر یہ آیت نازل ہوئی (3)۔

امام ابن جریر نے اوس سے روایت کیا ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے نبی نصیر میں دودھ پیا تھا۔ جب نبی نصیر کو جلا وطنی کا حکم ملا تو انھار نے اپنے ان لوگوں کو اپنے دین (دین اسلام) کے قبول کرنے کا ارادہ کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (4)۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ نبی سالم بن عوف کے ایک شخص کے متعلق نازل ہوئی جس کو انھیں کہا جاتا تھا اس کے دو بیٹے نصرانی تھے اور وہ خود مسلمان تھے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میں اپنے ان دونوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہ کروں؟ انھوں نے نصرانیت کے سوا کسی دین کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (5)۔

امام عبد بن حمید نے عبد اللہ بن حمید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک نبی سالم بن عوف کا شخص تھا جس کے دو بیٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے نصرانی تھے۔ جب وہ نصرانیوں کے ساتھ یہاں پہنچے ہیں طعام لے کر آئے تو ان کے باپ نے انھیں دیکھ کر مایا اور ان کو نصرانیوں سے بھیج دیا۔ باپ نے کہا میں ان کو نہیں چھوڑوں گا حتیٰ کہ یہ اسلام قبول کر لیں۔ بیٹوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا وہ بھڑکے۔ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے۔ اس انصاری شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میرا بعض دوزخ میں جو ہے اور میں دیکھ رہا ہوں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس نے بیٹوں کا راست چھوڑ دیا۔

امام ابو داؤد نے تاریخ میں ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے اس آیت کے تحت نقل کیا ہے کہ یہ آیت ایک ابو الحسین نامی شخص کے متعلق نازل ہوئی جس کے دو بیٹے تھے۔ شام کے ۲۰ ہجری میں یہ نصیر بن کنانہ تھے۔ ان کے لے آئے اور تین فروخت کرنے کے بعد واپس جانے لگے تو ان کے پاس ابو الحسین کے بیٹے آئے تو انھوں نے انھیں

1. تفسیر طبری ۱: ۲۰۴ ج ۱، ص ۲۲ 2. سنن سعید بن منصور، ج ۱، ص ۹۸۰

3. تفسیر طبری ۱: ۲۰۴ ج ۱، ص ۲۱ 4. ابن ماجہ ۳، ص ۲۲ 5. ابن ماجہ ۳، ص ۲۰

نصرانیوں کی تسبیح کی۔ اور نصرانی ہو گئے وہ دونوں ان کے ساتھ شرم چلے گئے۔ ان کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے دو بچے نصرانی ہو گئے ہیں اور کبھی چلے گئے ہیں۔ کیا میں ان کو جوڑوں کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا تَزِدْنَا فِي الْقَبِيحِ شَيْئًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فرمایا اللہ تعالیٰ جن دونوں کو اپنی بدت سے دور کرے۔ یہ دونوں ایسے شخص تھے جنہوں نے مسرت پہلے سزا کھا کر ابو الجحین کو بہت پریشانی ہوئی جب انہیں نبی کریم ﷺ نے اپنے پیار کی محاش کی جو ذات مدنی اس پر آیت: اَنْزَلَ مِنْ سَمَاءٍ لَّآ تُؤْمِنُ اَنْ تَكُنْ سَافِلًا عَلٰی سَافِلِيْنَ عَلٰی سَافِلِيْنَ فرمائی تو انہوں نے اس (اے مصطفیٰ) تیرے رب کی قسم یہ لوگ سوکھیں گئے۔ یہاں تک کہ حکام نے آپ کو ہراس جھکوئے میں جو چھوٹ پڑا ان کے درمیان "مِجْرَلَا الْكَرْمَاةَ فِي الْقَبِيحِ" حکم جہد میں منسوخ ہو گیا اور اہل کتاب سے سورۃ ہرات میں جنگ کرنے کا حکم دیا گیا (۱)۔

[illegible]

امام عبید بن جریج نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ عربوں نے کوئی زمین نہیں چھو۔ جس  
 اشکس گھوار کے ذریعے زمین پر بخور کیا جائے۔ ایسا بہت نقصان دہ اور کھوکھلے کج بھرتوں کا گروہ ہے وہ غریب اور گریں (33)۔

امام سعیدؒ نے حضورؐ نے حضرت محمدؐ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے لاکمراۃ فی الدین کہ اہل کتاب کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہ کیا جائے (4)۔

امام سعید بن مسعود، ابن ابی شیبہ، ابن الحرمہ و ابو ابن ابی حاتم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم، دو مجھے قرآن مجید کے اسلام قبول کرو اور تم کو اسلام قبول کرے گا تو میں مسلمانوں کی امانتوں پر تجھ سے مدد حاصل کروں گا، میں مسلمانوں کی امانتوں پر ہیں شخص سے مدد حاصل نہیں کرتا جو مسلمانوں میں سے نہ ہو۔ میں نے: سلام قبول کرنے سے انکار کیا تو حضرت عمر نے مجھے فرمایا: لا اکر انی فی الذین۔ (۵)

ہمارا انھیں نے حضرت اسلمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک روز بھی یہ کہتے ہوئے سنا کہ اسلام قبول کر کے سلامت رہے گی۔ اور عورت نے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے اللہ کو گواہ بنا۔ پھر یہیت صداقت فرمائی لا اَکْثَرَ کَلِمًا فِی الدِّیْنِ۔

امام ابن حجر اور ابن ابی عمیر نے حضرت سلیمان بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کتبہ (کتاب) فی التہذیب و  
جامعہ الکتاب و التہذیب (جلد: 73) سے منسوخ کردیہ۔

امام سعید بن منصور وراثت السنہ نے حضرت حماد اخرج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ وہ قدس سرہ نے فرمایا ہے



اور فرماتے ہیں کہ قرأت کو جو حد کی قرأت ہے (۱)۔

امام انوری، علی، سعید بن منصور، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ الطحاوی سے مراد شیطان ہے (۲)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے طحاوی کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ کان میں جس پر شیطان نازل ہوتے ہیں (۳)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت تکریم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الطحاوی سے مراد کان ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابی العالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الطحاوی سے مراد اس (چوہر) ہے (۴)۔

امام ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں (الطحاوی) انسان کی صورت میں شیطان ہے۔ کوکب اس کے پاس بیٹھنے لے کر آتے ہیں اور وہ ان کے معامات کا ناگ ہوتا ہے (۵)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت داؤد بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں الطحاوی سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کی اللہ کے سامنے ہدایت کی جائے۔

امام ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فَقَدْ اسْتَشْكَت بِالْعُرْوَةِ وَالْوُشْقِ کہ عُرْوۃ وُلِقِی سے مراد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے (۶)۔

امام ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے کہ عُرْوۃ دُجِی سے مراد قرآن ہے (۷)۔

امام مسلمان، محمد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے الْعُرْوۃ الْوُشْقِ سے مراد ایمان ہے اور صفیان کے الفاظ میں لکھتے ایمان ہے۔

امام بخاری اور مسلم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر میں ایک خواب دیکھا میں نے دیکھا کہ میں ایک سرسبز و شاداب باغ میں ہوں اور اس کے درمیان میں ایک لوبہ کا ستون ہے جس کا کچھ حصہ زمین میں ہے اور اوپر لا حصہ آسمان میں ہے اور اس کے سر پر عروہ (زنجیر) ہے۔ مجھے کہا گیا اس پر چڑھو، میں نے چڑھا تو اس کے سر پر عروہ کو مضبوطی سے میں نے پکڑا، پھر میں پھرا ہوا اور وہ عروہ میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو آپ صریحاً فرمایا باغ سے مراد اسلام کا باغ ہے اور عروہ (ستون) سے مراد ستون اسلام ہے اور عروہ سے مراد عروہ اُخْرٰی ہے تو مرنے تک اس پر چڑھ کر رہو (۸)۔

۱۔ طحاوی، سعید بن منصور، ج ۳ صفحہ ۹۶۵ تفسیر معینی، ج ۱ صفحہ ۲۸۳ ج ۳ صفحہ ۲۸۳

۲۔ ابن ابی حاتم، ج ۳ صفحہ ۲۸۳

۳۔ مسند ابن ابی شیبہ، ج ۶ صفحہ ۱۲۰ (۳۰۰/۱۷) طحاوی، ج ۱ صفحہ ۲۸۳

۴۔ صحیح مسلم، ج ۱ صفحہ ۱۸ (۳۵-۳۶) (۲۴۸۴) طحاوی، ج ۱ صفحہ ۲۸۳

امام ابن عباسؓ نے حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کی تقدیر لکھ دی گئی ہے۔ بعد ازاں میں (یعنی ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ) اور ان لوگوں نے اللہ کی لکھی رہی میں جنہوں نے ان دونوں کو کچل دیا، انہوں نے مراد وہی تو کچل دیا، جس کے لئے وہ لکھا تھا ہے (۱)۔

امام ابن عباسؓ نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تقدیر (تقدیر) توحید کا نظام ہے جس نے تقدیر کا لگا دیا، جس کا تقدیر کا لگا دیا توحید میں نقص ہے، جب اللہ کو ایک حلیم یا اور تعزیر پر ایمان لاؤ تو یہ مراد لکھی ہے۔ امام ابن عباسؓ اور ابن ابی حاتم نے حضرت سہاد بن علیؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے (توحید) لکھا کے متعلق یہ چھایا تو انہوں نے فرمایا: اذول دلت کے حواس کے لئے اظہار نہیں ہے۔

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِلَىٰ ظُلُمَاتٍ  
كَفَرُوا ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۚ يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۚ  
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۱۰﴾

”فہم مدد“ ہے ایمان والوں کا نکالنے سے باطنی انہیں دھندلوں سے نور کی طرف اور جنہوں نے کفر کیا ان کے سرخی شیطان میں غالی لے جاتے ہیں انہیں نور سے دھندلوں کی طرف۔ یہی لوگ وہی ہیں، وہی ہیں، وہی ہیں۔

امام ابن عباسؓ اور طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت میں لکھا ہے اُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ ہر دو لوگ جن جنہوں نے میں غیظہ اسلام کا لگا دیا کہ اب اور محمد ﷺ پر ایمان لائے تھے اور اُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ میں جو کس غیظہ اسلام پر ایمان لائے تھے۔ پھر سب محمد ﷺ کو معیوث کیا یا تو انہوں نے آپ ﷺ سے کلام کر دیا۔

امام ابن جریرؓ اور ابن کثیرؓ نے ابن ابی حاتمؓ اور معمر بن راشدؓ سے روایت کیا ہے (۲)۔

امام ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ نے حضرت قتادہ بن مرثدہؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت میں اُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ میں جو کس غیظہ اسلام پر ایمان لائے تھے۔

امام ابن جریرؓ اور طبرانی نے حضرت قتادہ بن مرثدہؓ سے روایت کیا ہے کہ اُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ میں جو کس غیظہ اسلام پر ایمان لائے تھے۔

امام ابوہریرہؓ نے معمر بن راشدؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت میں اُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ میں جو کس غیظہ اسلام پر ایمان لائے تھے۔

امام ابن ابی حاتمؓ نے معمر بن راشدؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت میں اُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ میں جو کس غیظہ اسلام پر ایمان لائے تھے۔

امام ابن جریرؓ نے معمر بن راشدؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت میں اُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ میں جو کس غیظہ اسلام پر ایمان لائے تھے۔

۱۔ مجمع ترمذی، باب التلا، ج ۱، صفحہ ۱۴۰ (۱۴۳۵۸) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

۲۔ تحفہ بلخی، ج ۱، صفحہ ۲۸

یادت رکھنا کہ روایت کر۔

اَمْ كَرِهَ الْكَافِرُ مَا جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمْ اَنْ اَشْعِدَهُمُ اللّٰهُ الْوَيْلَ اِذْ قَالَ  
اِبْرَاهِيْمُ رَبِّیْ اَلَّذِیْ یُبْخِیْ وَیُبَیِّنُ قَالَ اَنَا اَخِیْ وَ اُمِّیْتُ قَالَ  
اِبْرَاهِيْمُ فَوْنِ اللّٰهِ یَا قِیُّ بِالْشَّیْءِ مِنَ الْمَشْرِقِ قَاتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ  
فَبَیِّنْتَ اَلَّذِیْ نِیَّ لَكَمُ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰﴾

”کیونکہ کافر نے نہ یہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ اسے جس نے جھٹلایا اور ایمان سے ان کے دل سے دور کیا۔ اور وہ نہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل سے روٹی۔ جب کہ کہا ابراہیم (علیہ السلام) نے (ت) کہ میرا آپ میرے جو جاتا ہے اور رہتا ہے اس کے پاس میں بھی رہا کرتا ہوں۔ اور وہ کہتا ہوں۔ یہ میرا (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے جو کہ مشرق سے تو تو کھیل ادا مغرب سے (یعنی کر) مشرق اٹھنے اس کا کر کے اور اللہ تعالیٰ ہم سے نہیں دے گا یہ سب کو۔“

امام علیؑ کی اور ان ایسی کہنے حضرت علیؑ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے متعلق جھڑپ کیا تھا، اور وہ دینی کھانا تو۔

امام ابن جریر نے یہ قول نقل کیا، ”خبر اور صدقہ کہ ابراہیم سے یہ خبر روایت کی ہے (۱۰)۔“

نام نہاد و زانیہ ان جبریلان و لکھنویوں کی یہ تھا، ابو اسحاق نے لکھنؤ میں حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ، میں نے سب سے پہلے یہ خبر سنی۔ وہ کہ اس سے کہا ابراہیم علیہ السلام بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے نظر آئے، اور کہا، کہ پاس سے گزرتے تو اس نے یہ پوچھا تمہارا آپ کون ہے؟ وہ گھوڑے پر تھا تو نہ جواب دیا، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام گزرے تو اس نے پوچھا تمہارا آپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ نہ دیکھتا ہے اور نہ دیکھتا ہے۔ پھر وہ بھی دیکھ کر کہتا ہوں اور وہ کہتا ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ مشرق سے سورج کو ظہور کرتا ہے تو ان مغرب سے ظہور کرتا ہے؟ کافر یہ کہتا ہے، اور کہا، تمہارے ابراہیم کو کھانے کے بغیر کیا؟ یہ حضرت ابراہیمؑ کو دلائل کی طرف سے تھے تو آپ ایک بہت بڑے منجھ سے گزرے، آپ نے دل میں سوچا میں اس سے کچھ کہی جیسا کہ اسے دینا تاکہ اسے گھر لوگوں کے پاس چوں وہاں فاضل خوش اور ہے (کہ ابراہیمؑ کہنا دے) آپ نے اپنی زنجیل میں بھرنی اور وہاں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے سامان دکھا کر سو گئے۔ آپ کی بوی نے سامان کھانا تو اس میں بہت کم دکھا تھا، اور کہا، کھانہ کھائی تمہاری دیکھی نہیں تھی۔ اس نے اس کھانے۔ یہ کچھ چور کر کے حضرت ابراہیمؑ کو پیش کیا۔ حضرت ابراہیمؑ وہ صوفی گھر والوں کے پاس کھانا نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا یہ کھانا کہاں آتا آیا ہے؟ بوی نے کہا یہ دیکھا:

ہے آپ اسے جیسا کہ آپ نے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، آپ نے اللہ کی طرف سے

بجائے اللہ تعالیٰ نے اس بار بار شادی کی طرف ایک نرسٹو بھیجا کہ تو مجھ پر ایمان لے آ، میں تجھے میری شادی دے دے گا۔  
 گانا بجا رہا تھا، کوئی آپ سے۔ اس بار نے انکار کیا، دوسری مرتبہ فرشتہ بھی پیغام لایا تو آپ نے بجا دیا اور کیا۔ پھر تیسری  
 مرتبہ آیا تو اس نے پھر بھی انکار کیا۔ تیس فرشتے نے اسے کہا کہ تو تین دن تک اپنے لشکر جمع کر کے تو ان  
 تعالیٰ نے فرشتے کو حکم دیا کہ ان پر پھر دس کارروائیاں بھیجے۔ سو دن طوفان ہوا لیکن پھر دس سال کی کشتی کی وجہ سے دوسری  
 کو بند کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پھر دس سال کی کشتی پر مسلح کر دیا وہ اس کے لشکر میں کھڑے ہوئے، اور تو ان چوں کیا، وہ فوج  
 بانی رہے۔ نہیں۔ نہیں بادشاہ کو کچھ نہ ہو، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک پھر کو مسلح کیا جو اس کی ناک میں داخل ہو گیا۔ جس کو دیا جو  
 سانی دوسرے کے نام سے تھا۔ (سکس کے لئے) اس چارے کے سر کو تھوڑے سے باراجات جلد ہوگے اس کے لشکر کو اس سے  
 فوجی کرنے۔ پھر وہ اپنے ہاتھ اپنے سر پر ڈالا، وہ چار سو سال تک جبر کرنا بار بار اللہ تعالیٰ نے اتنی مدت یعنی چار سو سال  
 عذاب میں مبتلا کر رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی۔ یہ وہی شخص تھا جس نے آسمان کی طرف ایک نعل بٹایا تھا، اللہ تعالیٰ نے  
 اسے جاکھینچ لیا تھا۔ (1)

اسام ابن عمرو نے حضرت ابن جریج عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے کہ میں نے از امام علیہ  
 السلام سے سنا کہ یہ تھا کہ وہ دن تھا کہ انھوں نے کہتے ہیں کہ یہ پہلا شخص تھا جو زمین میں بادشاہ بنا تھا، اس کے پس و پیش  
 اسے مجھے ایک کوس سے فتن کر دیا، دوسرے کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا میں بھی زندہ کرنا ہوں اور مارت ہوں۔ کہ میں اس طریق  
 زندہ کرنا ہوں کہ میں جسے چاہوں چھوڑ دوں مول اور مارتا ہوں، جسے چاہتا ہوں قتل کرتا ہوں۔

امام عبد بن حمزہ اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے کہا میں نے از امام علیہ السلام سے  
 سنا کہ وہ دن تھا کہ وہ دن تھا کہ انھوں نے کہتے ہیں کہ یہ پہلا بادشاہ تھا جس نے زمین میں ظلم، جبر کرنا اور اس نے بطل میں کھلایا  
 تھا۔ نہیں اس نے کہا میں نے وہ دیکھا کہ اس نے وہاں ایک کو قتل کر دیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا جسے چاہتا ہوں میں  
 زندہ کرنا ہوں اور جسے چاہتا ہوں قتل کرتا ہوں۔ (2)

امام عبد بن حمزہ اور ابن جریر نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے کہا میں بھی زندہ کرنا ہوں اور مارتا ہوں۔  
 جسے چاہتا ہوں میں قتل کر دیتا ہوں اور جسے چاہتا ہوں چھوڑ دیتا ہوں اسے قتل نہیں کرتا۔ فرمایا زمین کے  
 مشرقی و مغرب کے چار فرسواد شہر ہے ہیں۔ اوسمون تھے، وروکاف تھے، سومکن حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام اور  
 ذوالقرنین۔ کافر بادشاہ وہ تھے، تخت لغزو کر دیا ابن سعد۔ ان کے علاوہ کوئی چوٹی زمین کا، کہ نہیں ہے۔ (3)

امام ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے جب حضرت از امام علیہ

اسلام آگ سے باہر تشریف لے کر نوٹ آپ کو بدشہ کے پاس لے گئے، آپ بھی ان کے پاس نہیں گئے تھے، اس نے آپ سے مشکوٰۃ اور چھ تائیدِ ارب کون ہے؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ غرور نے کہا میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ میں چار افراد کو ایک کمرے میں داخل کرتا ہوں وہ زندہ کھاتے ہیں پتہ جہنمی کہ جب بھڑک سے ہلاک ہونے کے قریب آتے ہیں تو میں دو کو کھاتا ہوں پلانا ہوں دو زندہ رہتے ہیں اور دوسرے دو کو ای طرح بھکا رکھتا ہوں تو وہ دونوں مر جاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم جان گئے کہ یہ کیا کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا میرا رب وہ ہے جو مشرق سے سورج کو طلوع کرتا ہے تو اسے مغرب سے طلوع کرے۔ کافر مہجوت ہو یا ملور کہنے کا یہ شخص مجنون ہے۔ اسے اور بارشابی سے باہر لے جاؤ۔ کیا تم اس کو دیکھتے نہیں کہ اس کی جنون کی وجہ سے اس نے تمہارے خداؤں کو توڑنے کی جرأت کی اور آگ نے بھی اسے نہیں کھایا۔ بادشاہ کو خوف لاحق ہوا کہ قوم کے سامنے کھلا (ابراہیم علیہ السلام) اسے رسوا کر دیں (۱۶)۔

ابراہیمؑ نے حضرت سدری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے قَالَ لَا تَقْبَلُ مِنَ الظَّالِمِينَ لِمَا تَعْمَلُونَ خَالِقًا قَائِلًا يُرَدُّ لَكَ مَرْفُوعًا لَا يَكُنْ لَكَ حَرْفٌ مِمَّا يَشْكُرُونَ سَيَكُنْ جَزَاءُكَ بِهِمْ ذِكْرُ يَوْمٍ هُمْ فِيهَا مُخَدَّرُونَ۔

أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ أَلِي يَحْيٰ  
هٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ  
لَبِثْتُ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتُ مِائَةَ عَامٍ  
فَانْظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ إِلَى جَمَاسِكَ  
وَلِتَجْعَلَ لِبَنِيكَ لَبَنًا وَزَبْذَبًا وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهُهَا  
لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

” (کیا نہ دیکھا) اس شخص کو جو گزر رہا ایک بستی پر دریاں حال کردہ مگر پی پی تھی اپنی بچوں کے مل۔ کہنے لگے  
کیونکر زندہ کرے گا اسے۔ غصہ لی اس کے کہ ہر ایک کے بعد سرزد کر دے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے سوال تک بھر  
زندہ کیا اسے۔ فرمایا سخت تو یہاں غبردار ہا؟ اس نے عرض کی میں غبرداروں کا ایک دن یا دن کا ایک حصہ اللہ  
نے فرمایا نہیں بلکہ غبردار ہے تو سوال اب (فرما) کہ کچھ اپنے کھانے اور اپنے پینے (کے سامان) کی طرف یہ  
بھی نہیں ہر روز کچھ اپنے گدھے کو اور یہ سب اس لئے کہ ہم بنائیں۔ حقے نشان لوگوں کے لئے اور کچھ ہڈیوں  
کو کہ ہم کیسے جوڑتے ہیں انہیں بھر (کیسے) ہم پہناتے ہیں انہیں گشت۔ مگر جب حقیقت روشن ہوئی اس کے  
لئے (تو) اس نے کہا میں جان گیا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“

امام ہدیدی حید، ابن اسود، ابن ابی حاتم، حاتم، درہمی نے اشعب میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: **أَوْ كَالَّذِي مَلَكَ عَلَى قَتْلِهِ نَزَلَ** حضرت عزیر علیہ السلام اپنے شیر سے نکلے جب کہ آپ جوان تھے۔ آپ ایک دیوان شہر کے پاس سے گزرے جس کی چھتیں گریز کی تھیں، کہنے لگے اللہ تعالیٰ اس کے ہلا ہونے کے بعد انھیں کہے زندہ کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو سو سال تک مار دیا۔ پھر انھیں دو بار زندہ کیا۔ سب سے پہلے آپ کی آنکھیں پانی نکلیں۔ آپ اپنی ہڈیوں کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ ایک دوسرے سے جڑے نکلیں۔ پھر انھیں گشت پر لایا گیا۔ پھر آپ کے غم و رنج چھوٹی گئی۔ پھر آپ سے پوچھا گیا آپ کتنا عمر طہرے رہے؟ عرض کی ایک دن یا دن کا بعض حصہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں بلکہ تم سو سال طہرے رہے۔ آپ پھر اپنے شہر میں آئے، آپ کا ایک سوچی چڑی تھا جس وقت وہاں تھا۔ آپ پہلے تو بہت بوڑھا سوچا تھا۔

امام ابی نعیم، الکلبی اور ابن عباس نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے سو سال تک موت دی پھر دوبارہ بخاری۔

امام ابن جریر اور ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عزیر بن سرائہ وہ شخص ہیں جن کو ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا: **يَا ذُو الْقَلْبَيْنِ مَنَّا عَلَى قَتْلِكَ (الأنبياء: ۸۱)**

امام ابن جریر نے مکرر قتادہ و طبرانی بن عبد الوہاب، النعمان، درہمیدی و محمد اللہ سے، ہی طریق روایت کیا ہے (2)۔

امام ابی نعیم بشر اور ابن عباس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے بعض کی روایت بعض سے زیادہ ہے۔ حضرت عزیر علیہ السلام صالح و حکیم آدمی تھے۔ ایک دن اپنی زمین کی طرف نکلے جس کی دو دیکھ بھال کرتے تھے۔ جب آپ وہیں گزرے تھے تو ایک دیوان تہہ پہلے ظہر کے وقت آپ کو گری محسوس ہوئی۔ آپ اس دیوان میں داخل ہو گئے۔ آپ گدھے پر سوار تھے۔ آپ اپنے گدھے سے اترے۔ آپ کے پاس ایک نوکری تھی جس میں انھیں تھا اور ایک نوکری میں انھوں تھے۔ آپ وہی کھڑک کے سایہ میں اترے اور آپ نے اپنے پاس موجود ایک چالاکالا، اس میں آپ نے گھونچوڑا۔ پھر کھنک، دلی نکالی اور اس چالاک میں انھوں کے دس دلی ڈال دی تاکہ تر ہو جائے اور آپ کھا سکیں۔ اس کے بعد آپ گدھی کے غل سے اتر دیوار کے ساتھ ٹک کالی اور وہی گھریوں کی چھت پر کھینچے لگے۔ آپ نے جو کچھ ان کے اندر تھا اسے دیکھا اور مگر اپنی چھتوں پر کرے پڑے تھے اور ان کے افسانہ ہونچے تھے۔ آپ نے پرانی ہڈیاں دیکھیں اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے مرنے کے بعد انھیں کیسے زندہ کرے گا؟ آپ نے یہ جملہ اللہ تعالیٰ کے زندہ کرنے کے متعلق لکھ کی بنا پر نہیں کہا تھا بلکہ آپ نے توبہ کے طور پر کہا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بھیجا اور اس کی روح بغیر کر لی۔ انھیں سو سال تک موت میں رکھا۔ پھر جب سو سال گزر گئے، اس دوران میں اسے اس کی طرف سے کام پیدا ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے عزیر علیہ السلام کی طرف ایک فرشتہ بھیجا اس نے آپ کے دلی کو پیدا کیا تاکہ آپ معاملہ سمجھ سکیں اور انھوں کو پیدا کیا تاکہ آپ دیکھ سکیں کہ اللہ تعالیٰ



بڑے تھے۔ یہ سب محسوس کیے جاتے تھے۔ اس عورت نے کہا یہ عزیر تھا، اسے پاس آجایا۔ انہوں نے اس کی ہانت کو جھلایا۔ اس نے کہا میں تمہاری لڑکیوں کی بیوی ہوں، عزیر نے رب سے میرے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے میری نظر بڑھادی اور میری ہاتھیں بھی درست کر دیں۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے سو سال موت میں رکھا ہے مگر زندہ کیا ہے۔

وہ اچھے آپ کی طرف گئے، آپ کو دیکھ کر آپ کے بیٹے نے کہا میرے باپ کے کندھوں کے درمیان ایک سیاہ علامت تھی۔ کندھے سے کپڑا اٹھا یا تو وہ عزیر ہی تھے۔ دوسرا نکلنے کے باوجود ہم میں عزیر کے علاوہ کوئی تورات کا حافظ نہیں تھا اور بخت نصر نے تورات کو جلا دیا تھا اور اس میں سے کوئی چیز باقی نہ تھی سوائے اس کے جو سردوں کو یاد تھی، آپ ہمارے لئے تورات لکھ دیں۔

آپ کے باپ سرعامانے تورات کو بخت نصر کے دور میں ایسی جگہ دفن کر دیا تھا کہ عزیر کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا عزیر علیٰ سلامہ لوگوں کو ساتھ لے کر اس جگہ گئے، وہیں کو کھودا اور تورات باہر نکالی، وہی بوسیدہ ہو چکے تھے اور کھائی مٹ چکی تھی، آپ ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور دوسرا نکل آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے، آپ نے لوگوں کے لئے تورات سننے سے انہیں روک دیا۔ آسمان سے اودھارے آتے تھے کہ آپ کے اندر داخل ہو گئے آپ کو تورات یاد ہو گئی، پس بنی اسرائیل کے لئے آپ نے تورات سننے سے انہیں روک دیا، اسی وجہ سے یہود نے کہا عزیر اللہ کے بیٹے ہیں (لغویہ الفاظ مذکور)۔ اسی قول کی وجہ سے متادوں کا اثر تورات کی تجدید یعنی اسرائیل کے لئے آپ کا قیام تھا، آپ نے فرما لیا کہ میری عمر میں عراق کی زمین میں ان کے لئے تورات لکھی گئی اور وہ رہا، جس میں آپ کا وصال ہوا تھا اسے سارے آباد کیا جاتا ہے۔ ان میں سے فرمایا **وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَا يُلَاقِيْنَ كَامُطَلَبٍ** یہی ہے کہ بنی اسرائیل کے لئے آپ کو نکالی جایا کیونکہ آپ چالیس سال کی عمر میں وصال فرما گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو ان ہی انتخاب جیسا کہ آپ موت کے دن تھے۔

امام ابن ابی عمیر بن عبدہ ابن جریر، ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عبید بن عمر رحمہ اللہ سے اذکار **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کے متعلق روایت کیا ہے کہ یہ گزرنے والے تھے جن کا نام یاد رکھا تھا (1)۔

امام عبدالرزاق، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابو اسحاق نے حضرت وہب بن عبدہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب بیت المقدس کو کھنڈر بنا دیا گیا اور کتب عبادی گھسٹا تو آپ ایک بھاڑ کے کنارے پر کھڑے ہوئے اور کہی **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** پھر فرمایا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** اے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سو سال موت میں رکھا۔ پھر زندہ کیا اور پہلی حالت پر آدیا۔ آپ دیکھ رہے تھے کہ پتھروں ایک دوسرے کے ساتھ کیسے جڑتی ہیں۔ پھر آپ نے پتھروں کی طرف دیکھا کہ ان کو پٹنے اور گوشت کیسے پہنا یا جاتا ہے۔ پھر فرمایا اپنے کھانے، پینے کی اشیاء کو دیکھا اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، آپ کا کھانا ایک ٹوکری میں، انجیر تو اور گڑے میں پائی تھا (2)۔

امام ابن جریر نے حضرت مکرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں قویہ سے مراد بیت المقدس ہے، وہیں کے



پاس سے عین جہ السلام گزرے تھے جب کہ اس کو بخت نصر نے دیران کر دیا تھا (۱)۔

امام قزلباشی اور راجح رحمہ اللہ سے اس کی کئی مشردی ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت محمد بن سلیمان ہمدانی رحمہ اللہ کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے ایک شیعہ بنی آدمی کو یہ کہتے سنا کہ وہ جس کو ائمہ علیی نے سو مال موت دی اور پھر زندہ کیا اس کا نام عزرا بن یوزاع تھا۔

امام بخاری بن بشر اور ابن مساکر نے اہل حق رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عزرا بن یوزاع کا معاملہ دفترہ میں تھا۔ امام بخاری اور ابن مساکر نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عزیر کا معاملہ حضرت یحییٰ بن عقیبہ السلام وہ حضرت محمد بن یزید کے درمیان پیش آیا۔

امام بخاری بن بشر اور ابن مساکر نے حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں عزرا بن یوزاع کا معاملہ حضرت یحییٰ بن عقیبہ السلام کے درمیان پیش آیا۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن جریج بن عیسیٰ کے طریق سے روایت کیا ہے کہ عاصیہ کا معنی خراب ہے (۲)۔ امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ عاصیہ کا مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی بھی نہیں تھا، ایسا کہ سے مروی ہے کہ عاصیہ سے مراد ان کی جھٹکیاں ہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت سعدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے عاصیہ کا معنی عاصیہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی جھٹکیوں پر گرنی پڑی تھیں (۳)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے عاصیہ کا معنی عاصیہ فرماتے ہیں ان کے خراب ہونے کے بعد انہیں کیسے آباد کرے گا۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید اور یحییٰ نے النبیث میں حضرت انس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ ان کا دراصل چاشت کے وقت ہوا اور زندہ ہی وقت ہوئے جب سورج غروب ہونے کے قریب تھا اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھیں پھاڑیں، اور ان کے ساتھ بڑے بڑے کچھڑے تھے کہ وہ جانی جگہ پر کیسے بڑتی ہیں (۴)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں پہلے انہوں نے کہا میں ایک دن ظہر ابراہیم توجہ کی اور سورج کا کچھ حصہ باقی دیکھا تو فرمایا ان کا کچھ حصہ رہا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ان کے ساتھ کھانا ایک نوکر کی انجیر کی تھی اور چنے کے لئے ایک مشکیزہ میں آگور کا شیر تھا۔

حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کھانا انجیر کی نوکر کی تھا اور چنے کے لئے ایک مشکیزہ میں آگور کا شیر تھا۔ امام ابو یوسف، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ائمہ شیعہ کا



طرف اہم کسی بن سے اذہا حق تبار کرتے ہیں۔

امام حاکم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے **لَنْ تُشْرَکَ هَکَکُزَاہُ** کے ساتھ پڑھا تھا۔ حاکم نے اس حدیث کو گنج کیا ہے (۱)۔

امام خضر بن ابی سعید بن منصور و مسدد و عبد بن حمید اور ابن المنذر نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ **لَنْ تُشْرَکَ هَکَکُزَاہُ** کے ساتھ پڑھتے تھے اور زید نے اپنے مصنف میں اس پر نقطہ والا تھا (2)۔

ام مسدد نے حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے **لَنْ تُشْرَکَ هَکَکُزَاہُ** کے ساتھ لکھا ہے۔

ام الخضر بن ابی سعید بن منصور اور عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کئی طریق کے ذریعے روایت کیا ہے کہ وہ **لَنْ تُشْرَکَ هَکَکُزَاہُ** کے ساتھ پڑھتے تھے (3)۔

ام ابی بن ائمہ نے حضرت عطاء بن ابی ارباب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اس کو ام کے ساتھ پڑھا ہے۔ عبد بن حمید نے الحسن سے اس طرح روایت کیا ہے۔

ام ابی بن جریر نے عبد بن حمید رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ **لَنْ تُشْرَکَ هَکَکُزَاہُ** ہے نہ جو یہ یعنی نام انہیں حرکت دیتے ہیں (4)۔ حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اس کو سنی ہے ہم کہے، نہیں زندہ کرتے ہیں۔

ام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے **لَنْ تُشْرَکَ لَہُ قَالَ اَعْلَمُ بِمَا فَاَرَمَ اَنْہُمْ** یہ کہا تھا (5)۔

ام سعید بن منصور اور ابن ائمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ **قَالَ اَعْلَمُ** پڑھتے تھے اور فرماتے تھے ابراہیم سے افضل تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا **اَعْلَمُ اَنْہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَدَّیْرُ** (6)۔

ابن جریر نے ابن ابی ائمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ابن مسعود کی قرأت میں **قَالَ اَعْلَمُ** بنی اللہ تعالیٰ امر کا میثاق تھا (7)۔ امام ابن ابی ائمہ نے اللہ عزوجل سے روایت کیا ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے **اَعْلَمُ** تھا۔

**وَاِذْ قَالَ اِبْرٰہِیْمُ رَبِّ اٰمِنٌ کَیْفَ تُعٰجِی السُّوْبُ قَالَ اَوْ لَمْ تُؤْمِنْ  
قَالَ بَلٰی وَنَکُنْ لَّیْطَلِبُوْنَ قُلُوبِیْ - قَالَ فَوَحَّیْ اَمْ رَیْبُکَ مِنَ الظَّکِیْرِ  
قَصْرُکَ اِلَیْکَ ثُمَّ اَجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْہُمْ جُوزًا ثُمَّ اَدْعُنْہُمْ**

1۔ مسند حاکم جلد 2 صفحہ 255 (29\*8) مطبوعہ مکتبہ المصنوعات 2۔ سنن عبد بن منصور جلد 3 صفحہ 967

3۔ ایضاً جلد 3 صفحہ 971 4۔ تفسیر طبری ذراعت جلد 3 صفحہ 54

5۔ ایضاً جلد 3 صفحہ 56 6۔ سنن عبد بن منصور جلد 3 صفحہ 967

7۔ تفسیر طبری ذراعت جلد 3 صفحہ 56

## يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

”اور بلا کر جب فرض کی ابراہیم نے سے میرے پروردگار کا حکم لے کر آئے تھے زندہ فرماتے ہیں مردوں کو فرمایا (سے اور میرا کیا تم اس پر یقین نہیں رکھتے۔ فرض کی ابراہیم نے سے لیکن (یہ سوال اس لئے ہے) تاکہ مطمئن ہو جاوے میرا اور اطمینان کرے چار پہلو سے چربائیں کر لے انہیں اپنے ساتھ بھر کر لے جاوے ہر پہلو پر ان کا ایک ایک کھانچا۔ اور انہیں چھ آئیں گئے تھے سے پاس دوتے دوتے اور جان لے یقیناً اللہ تعالیٰ سب پر غائب ہوا ہے۔“

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک مرد فطیخ کے پاس سے گزرے تھے جن کو سالہا ستند پر ایک مٹھی سر پر تھا۔ آپ نے دیکھ کر سے مسند کے جانور کو بچ رہے ہیں اور نہ سے اسے کھا رہے ہیں۔ اس وقت حضرت ابراہیم نے کہا سے میرے پروردگار یہ ستند کے جانور یہ دونوں پرندے اسے کھانے لگا۔ یہ غمان دکھا۔ یہ ہیں اور میرا بھی مر جائے گا۔ اور چھوڑ دو جائیں گے میری تو انہیں زندہ کرے گا۔ میری تو کھائے گا تو انہیں سے زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سے اور ابھی کیا تجھے یقین نہیں ہے کہ میں مردوں کو زندہ کر سکوں؟ حضرت ابراہیم نے عرض کی کہ سب مجھے یقین ہے مگر میں یہ کہنے لگتا ہوں کہ میرا مال مطمئن ہو جائے اور میں تیری شانِ نبیاء و آلہا اور جو حق نہ کہ میری عرض کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا چار پہلو۔ پھر ان کے ساتھ دو کھانچے اور کیا چاہا۔ پرندے ہر آپ سے کھڑے تھے دو پہر تھے سور، شیر، خرگوش اور مرغابی۔ آپ نے ان کے دو مختلف حصے کئے پھر چار پرندوں کے پاس آئے اور ہر پہلو پر مختلف حصہ دے کر دیئے۔ پھر آپ اہل اس سے پیچھے ہٹے اور ان پانچوں کے سر آپ کے قدموں کے نیچے تھے۔ آپ نے اس پر اطمینان کر لیا کہ ہر نصف اپنے دوسرے نصف کے پیچھے چلے گی اور ہر پر اپنے بھائی کی طرف چلے گا پھر بظہر مردوں کے اڑتے ہوئے آپ کے قدموں کے پاس آئے۔ وہ اپنی رگوں سے ساتھ چنے مر جاتے تھے۔ آپ نے پاؤں اٹھا کر ہر پہلو سے سے لیتی گئی اور ان اپنے سر پر رکھی اور چیلے کی طرح ٹھیک ہو گئے۔

وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَ الْقُرْآنَ (یہ حکایت) اپنے اسرار کو ظاہر کرنے والا ہے۔

یہ عظیم شہادت اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

اس سے دوسرے حضرت ابن جریر کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے منسلک روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے روایات ملتی ہیں کہ حضرت ابراہیم ایک راستہ پر چلے رہے تھے جس پر ایک مردانہ عمارت تھی۔ اس پر پرندے اور نہ سے بیٹھے تھے۔ وہ اس کا گوشت فروغ پختے تھے اور ان کی ہڈیاں ہڈی تھیں۔ آپ کھڑے ہو گئے اور تعجب کرتے گئے۔ پھر کہا اسے میرے پروردگار! مجھے معلوم ہے کہ تو ان کو نہ دے گا اور نہ وہ پرندوں کے منہ سے کھڑے ہوئے کہ اسے میرے پروردگار! مجھے معلوم ہے کہ تو ان کو نہ دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے یقین نہیں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ میں یقین ہے

لیکن غرور دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کی کہ مجھے دکھا کر تو کیسے مردوں کو زندہ کرتا ہے؟ تو اس وقت کا واقعہ ہے جب آپ اہل قبیۃ کی انجمنوں سے دو چار تھے۔ آپ نے عرض کی اسے میرے پروردگار مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو اپنا خلیل بنا تو ملک الموت نے اجازت طلب کی کہ وہ ابراہیم کو اس بات کی بشارت دیں، ملک الموت کو اجازت دی گئی۔ وہ ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کے لئے آئے تو ابراہیم علیہ السلام گھر میں نہیں تھے۔ حضرت ملک الموت ان کے گھر میں داخل ہو گئے۔ حضرت ابراہیم انہی کی غیرت مند شخص تھے۔ چونکہ آپ گئے تھے تو گھر کا دروازہ بند کر کے گئے تھے۔ جب وہیں آ کر گھر میں ایک شخص کو پایہ قیامت سے بچنے کے لئے اس پر حملہ کر دیا اور پوچھا تھے میرے گھر میں داخل ہونے کی اجازت کس نے دی تھی۔ ملک الموت نے کہا میں گھر کے مالک نے مجھے اجازت دی تھی، ابراہیم علیہ السلام نے کہا تو نے حق کہا ہے۔ آپ پہچان گئے کہ یہ ملک الموت ہے۔ حضرت ابراہیم نے پوچھا تو کون ہے ملک الموت نے کہا میں ملک الموت ہوں، آپ کو بشارت دینے کے لئے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا خلیل بنا دیا ہے۔ حضرت ابراہیم نے اللہ کی حمد بیان کی اور کہا کہ ملک الموت تو مجھے دکھا کر تو گناہ کی رو میں کیسے قیامت کرتا ہے؟ ملک الموت نے کہا اے ابراہیم تو جیسا سطر دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت ابراہیم نے کہا یوں نہیں۔ حضرت ملک الموت نے کہا اھر چہرہ دیکھو، آپ نے چہرہ دوسری طرف کیا تو غصہ و ابرو بعد پھر دیکھا تو ایک ہوا شخص ہے جس کا سر آسمان میں پہنچا ہے اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں، اس کے جسم کے بالوں میں سے ہر بال ایک انسان کی شکل میں ہے اور اس کے منہ اور کانوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں، حضرت ابراہیم کو یہ منظر دیکھ کر وحشی حاشی ہو گئی پھر اتفاقاً ہوا تو ملک الموت اپنی کبلی حالت میں آ پکے تھے۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ ملک الموت اگر کافر کو موت کے وقت کوئی معصیت اور غم لاحق نہ بھی ہو تو یہی ہے موت اس کے لئے کافی ہے، اب مجھے دکھ کر تو سوئمن کی اور اس کیسے قیامت کرتا ہے؟ ملک الموت نے کہا چہرہ اھر کر دو، آپ نے چہرہ دوسری طرف کیا تو غصہ و ابرو بعد پھر دیکھا تو ایک اٹھائی حسین، جمیل جوان کی طرح نظر سے ہیں، سفید لباس اور انجانی پاکیزہ خوشبو سکھ رہی ہے۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ ملک الموت مسکن مارگرت کے وقت اور کوئی راست اور آنکھوں کی ٹھنڈک نہ پائے تو اس کے لئے آپ کی اس حسین صورت کا دیدار کافی ہے۔ ملک الموت چلے گئے۔ حضرت ابراہیم اپنے رب سے عرض کرنے کے لئے میرے پروردگار تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے؟ مجھے یہ حالت دکھا دے تاکہ میں جان لوں کہ میں آپ کا خلیل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تجھے یقین نہیں ہے؟ اور تم نے عرض کی کیوں نہیں لیکن یہ اس سے عرض کیا ہے تاکہ تیرے ظلیل ہو جائے پر ال مطہین ہو جائے (۲)۔

امام سعید بن منصور، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن ابی حاتم اور ترمذی نے الاسماء و الصفات میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ



[illegible]

امام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اجماع کے تحت یہ بھی تحریر کیا کہ حضرت امیہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قصہ خلیفہ بھی یہاں تک پہنچا، پھر ان سے انکار ہوا۔

[illegible]

۱۸۰۰ھ میں حضرت مولانا ابی طالب علیہ الرحمہ نے مولانا ابی طالب علیہ الرحمہ کے طریق سے روایت کیا کہ قصہ طوق کا  
 قیاس ہے اور مولانا ابی طالب علیہ الرحمہ نے (۱۸۰۰ھ) میں

۱۔ محمد بن قیس : ان کے لئے حضرت ارباب رحمہ اللہ سے روایت کی گئی ہے کہ میں قرآن میں ہر صفت کے الفاظ پڑھ کر ایسا محسوس کرتا تھا کہ وہ اس حالت میں ہیں جیسے حضور خدا جل جلالہ ہی ان کو لکھ رہے ہیں اور یہ

[illegible]

امام جعفر بن محمد اور ان کے تلامذہ نے قرآن و حدیث سے روایت کر کے، اپنے اپنے تلامذہ کے لئے مکتوبات لکھے۔ ان کے تلامذہ نے ان کے مکتوبات کو اپنے تلامذہ کے لئے لکھا۔ ان کے تلامذہ نے ان کے مکتوبات کو اپنے تلامذہ کے لئے لکھا۔ ان کے تلامذہ نے ان کے مکتوبات کو اپنے تلامذہ کے لئے لکھا۔

[illegible][illegible]







ابن مسعودؓ نے شعب ابی بن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی ہر گاہ میں اولیٰ سات ہیں دشمن واجب کرنے والے ہیں اور نیک کا ثواب ان کی مثل ہے۔ ایک نیک کا ثواب اس شخص سے اور ایک نیک کا ثواب سات سو ہے اور ایک نیک کا ثواب سات سو ہے جس کے عامل کا ثواب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ واجب کرنے والے مثل یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے جب کہ اللہ کی خالص عبادت کرتا ہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرے بیوقوف اس کے لئے جنت واجب ہے اور جو اللہ سے ملے جب کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہرے اور جو اس کے لئے دوزخ واجب ہے اور جو برائی کرتا ہے اس کی مثل ملے گی اور جو نیکی کا ارادہ کرتا ہے اس کی مثل ملے گی۔ جو نیکی کرتا ہے اس کو اس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ جو اپنا نام اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے اس کے ایک درہم کو سات سو درہم اور ایک درہم کو سات سو درہم اور دس ہزار درہم ملتا ہے اور وہ اللہ کے لئے ہے۔ اس کے عامل کا ثواب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا (۱)۔

امام مہرانی نے حضرت معاویہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مبارک ہو اسے جو ہم دینی نیکوں کو اللہ کی ہر گاہ میں اولیٰ سات ہے کیونکہ اس کے ہر نیک کے بارے میں ہزاروں نیکیاں ہیں اور ان میں سے ہر نیکی اس کو سات سو درہم اللہ کی ہر گاہ میں ملے گی۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں؟ فرمایا اپنی قدرت کے مطابق۔ حضرت عبد الرحمن نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ اسے پورا اللہ سونہ ہوتا ہے؟ معاذ نے کہا جی ہاں کہ ہے۔ یہ تو ان کے حلقہ میں خرچ کرتے ہیں اور خود گمراہ میں رہتے ہیں، بذات خود جہاد میں شریک نہیں ہوتے اور جب خود جہاد میں شریک ہوں اور غریب بھی نرمی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے رحمت کے ایسے خزانے چھپا رکھے ہیں جن تک ہم انسان کی رسائی نہیں ہے۔ یہ اللہ کا گمراہ جہاد اللہ کا کردار غالب ہے اور اگر

۱۔ امام عاتق نے حضرت عبد بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کون سا صدق افضل ہے؟ فرمایا اللہ کے راستہ میں غامضی نہ رحمت یہ خیر کا سایہ اللہ کے راستہ میں باغ اور سودی مہیا کرنا ہے (حائِم نے اس حدیث کو بھیج دیا ہے)۔

۲۔ ترمذی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل صدق اللہ کے راستہ میں خیر کا سایہ اللہ کے راستہ میں غامضی یا اللہ کے راستہ میں سودی مہیا کرنا ہے (۴)۔

۳۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجاہد کے لئے سارا دنیا ترک کر دی اس نے جہاد میں حصہ لیا اور جس نے مجاہد کے گمراہوں سے

۱۔ شعب ابی بن، جلد ۱، صفحہ ۲۹۸ (۲۵۸۹) طبع دارکتب العلمیہ بیروت

۲۔ بحوالہ جلد ۲۰، صفحہ ۷۸ (۲۷۳) مجموعہ روایات جلد ۳، الاسرار، بیروت

۳۔ مستدرک حاکم، جلد ۲، صفحہ ۱۰۰ (۲۴۵۲) مسند، دارکتب العلمیہ بیروت

۴۔ جامع ترمذی، جلد ۱، صفحہ ۷۲ (۱۰۲۷) مسند، دارکتب العلمیہ بیروت

ایمان آج کیا اس نے بھی جہاد میں حصہ لیا (۱)۔

امام ابن ماجہ اور بخاری نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے جہاد کے لئے سامان جہاد کیا حتیٰ کہ وہ نعل ہو تو اس کے لئے جہاد کی مثل اجر ہے حتیٰ کہ جو چشمہ ہو جائے یا وٹ آئے (۲)۔

امام طبرانی نے ابوسعید محمد بن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کا سامان توڑ لیا اس کے لئے جہاد کی مثل اجر ہے اور جس نے جہاد کے پیچھے اس کے گھروالوں سے حسن سلوک کیا اور اس کے گھروالوں پر خرچ کیا تو اس کو جہاد کی خرچہ اجر ملے گا (۳)۔

امام مسلم اور ابوداؤد نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نبی محمدی کی طرف پیغام بھیجا کہ جو مردوں میں سے ایک جہاد میں شریک ہو۔ پھر آپ نے گھر میں رہنے والوں کو فرمایا جو جہاد میں شریک ہونے والے کے پیچھے اس کے گھر کی دیکھ بھال کرے گا اس کو جہاد کی مثل اجر ملے گا۔

امام احمد و حاکم اور بخاری نے حضرت سہیل بن حفص رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی معاونت کیا یا کسی مقررہ فی کی جنگ کی میں معاونت کی، کسی مکاتب غلام کے ذریعہ اس کی معاونت کی اللہ تعالیٰ اسے اپنے (عرش کے) سایہ میں رکھے گا جس دن اللہ تعالیٰ کے (عرش کے) سایہ کے سوا کوئی سایہ ہوگا (۴)۔

امام ابن ماجہ، حاکم (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) اور بخاری نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی جہاد کے سر پر سایہ کی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس پر سایہ فرمائے گا اور جس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کے لئے سامان توڑ لیا اس کے لئے جہاد کی مثل اجر ہے اور جس نے اللہ کی رضا کے لئے سبھ بانی جس میں اللہ کا ذکر کیا ہوئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں نکل جائے گا (۵)۔

امام احمد، نسائی، حاکم اور بخاری نے حضرت سعید بن مسعود رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے حدیث بیان کیجئے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان نے اللہ کے راستہ میں جہاد (دو) خرچ کیا جنت کے گہران میں اس کا استہزائے کریں گے اور اسے اپنے پاس کی خستوں کی طرف بلائیں گے۔ میں نے پوچھا یہ کیسے۔ ہر؟ فرمایا اگر سواریاں ہوں تو وہ سواریاں، اونٹ ہوں تو اونٹ، اگر نعل ہوں تو وہ نعل (خرچ کرے) (۶)۔

۱۔ صحیح مسلم جلد ۱۳، صفحہ ۳۵ (۱۳۵) مطبوعہ مکتبہ المدینہ بیروت

۲۔ سنن ابن ماجہ جلد ۳، صفحہ ۳۴۴ (۲۷۵۸) مطبوعہ مکتبہ المدینہ بیروت

۳۔ صحیح ابوداؤد جلد ۵، صفحہ ۵۱۵ (۹۴۸۰) مطبوعہ دار الفکر بیروت

۴۔ مستدرک حاکم جلد ۲، صفحہ ۹۹ (۲۴۴۸)

۵۔ شعبہ لایپز جلد ۴، صفحہ ۳۳ (۴۲۷۲)

۶۔ ایضاً جلد ۲، صفحہ ۹۸ (۲۴۴۷)



امام ابن ابی شیبہ اور ابن امیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تم اپنے اہل پانچ سو روپے اور بغیر غل کے شیعہ کر گئے وہ اللہ کی راہ میں ہے (۱)۔

امام طبرانی نے کعب بن عفر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کی جلدی اور شفا کسی تو عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ نے کاش یہ اللہ کے راستہ میں ہوتا (یعنی عہد ہوتا)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ اپنے بھوتے بچوں کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو وہ اللہ کے راستہ میں ہے، اگر وہ نکلا ہے کہ ہڑ سے والدین کے لئے محنت مزدوری کرے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے، اگر وہ نکلا ہے کہ اپنے لاپرواہ فرج کرے (تاکہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے) ہے اپنے آپ کو بچائے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے، اگر وہ نکلا ہے تاکہ دیکھائی اور خاثرات کے اظہار کے لئے چلے دو شیطان کے راستہ میں ہے (۲)۔ عہد امراؤں نے اہل تصوف میں دیوب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص ایک نیلے کے اوپر سے نیلی کریم پیش کر کے سامنے آیا تو صحابہ کرام نے کہا کتنے عہد جسم والا انسان ہے! کاش اس کا جسم اللہ کی راہ میں ہوتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا (تم یہ سمجھتے ہو) کہ متحمل ہی صرف اللہ کی راہ میں ہوتا ہے؟ فرمایا جو رزق حلال کی تلاش میں نکلے تاکہ اپنے اہل (و عیال) کا پیٹ بھرے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے اور جو رزق حلال کی تلاش میں نکلے تاکہ اپنی ضروریات پوری کرے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے اور جو عہد رکاؤ (تکبر و ثرائی) کی تلاش کے لئے نکلے وہ شیطان کے راستہ میں ہے (۳)۔

امام ترمذی نے اصحاب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے والدین کی خدمت کے لئے محنت کی وہ اللہ کے راستہ میں ہے جس نے عیال کی خوراک کے لئے محنت کی وہ اللہ کے راستہ میں ہے جس نے اپنے شخص کو پانے کے لئے محنت کی وہ اللہ کی راہ میں ہے اور جس نے تکبر و ثرائی کے لئے محنت کی وہ شیطان کی راہ میں ہے (۴)۔

امام احمد اور ترمذی نے سنن میں حضرت ابو حنیفہ بن جراح سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ فرماتے سن ہے کہ جو فاضل رحمہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا اس کو سات سو ملے گا اور جو اپنے بھونے اور اپنے اہل کے اوپر خرچ کرے گا یا بریعی کی عبادت کرے گا یا بدعت سے تکلیف دہ چیز بنائے گا اس کو ایک ٹکڑی کی دس ٹیکیاں ملے گی جاؤ گی اور روزہ وصال ہے جب تک اسے جہاز نہ جائے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کیا اس کے لئے بھی جہاد ہے (۵)۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ، مسلم ترمذی اور نسائی نے حضرت ابو مسعود البدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو اپنے اہل پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے گا وہ اس کے لئے صدقہ ہوگا (۶)۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 5 صفحہ 331 (26506) مطبوعہ مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 2۔ بحکم کبیر جلد 19 صفحہ 129 (282)

3۔ مصنف معارف رزاق جلد 5 صفحہ 271 (9578) 4۔ مشعب الہادیان جلد 7 صفحہ 299 (10377)

5۔ صحیح مسلم جلد 7 صفحہ 162 (9847) 6۔ صحیح مسلم جلد 7 صفحہ 324 مطبوعہ مکتبۃ ابن کعب خانہ کربئی

امام بخاری اور مسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مکی اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرے گا اس پر تجھے ہزار دیا جائے گا مگر جو اپنی بیوی کے منہ میں (الغیر) کے گا اس کا بھی تجھے اجر ملے گا۔

امام احمد بن محمد بن اسحاق بن سعد کرب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تو نے خود کھایا وہ تیرے لئے صدقہ ہے، جو تو نے اپنی بیوی کو کھلایا وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو تو نے اپنے خادم کو کھلایا وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔

امام طبرانی نے حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے کو پر خرچ کیا تا کہ مال کرنے سے تنگوار ہے تو یہ صدقہ ہے اور جو اپنی بیوی اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں پر خرچ کیا وہ صدقہ ہے (۱)۔

امام طبرانی نے ابی داؤد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے کو پر اپنے اہل پر اپنی اولاد پر اپنے رشتے داروں پر اور اپنے قریب داروں پر خرچ کرے گا وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

امام احمد اور ابو یوسف نے حضرت عمرو بن اسیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ انسان جو اپنے گھر والوں کو دیتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ ہے (۲)۔

امام احمد اور طبرانی نے حضرت عمر ابن مارہم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب انسان اپنی بیوی کو مالی دیتا ہے تو اس کا اسے اجر ملتا ہے (۳)۔

امام احمد اور طبرانی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو اپنی دو بیویوں یا بیویوں پر اپنی قریبہ اور درویشوں پر خرچ کرے گا اور ان پر خرچ سے مقصود انہیں کا حصول ہو، حتیٰ کہ وہ دونوں کو کھنی کر دے یا دونوں کو سواہل سے دوگن دے تو وہ دونوں اس کے لئے آگ سے پردہ ہوں گی (۴)۔

امام طبرانی اور بیہقی نے انصیب میں حضرت عوف بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کی تین بیویاں ہوں وہ ان پر خرچ کرتا رہے حتیٰ کہ وہ اس سے جدا ہو جائیں یا فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لئے آگ سے قباب ہوں گی۔ ایک عورت نے عرض کی خواہ دو بیویاں ہوں؟ فرمایا تو وہ دو بیویاں ہوں (۵)۔

امام بخاری، مسلم، ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں میرے پاس ایک عورت آئی جس کی دو بیویاں تھیں اور وہ سوال کر رہی تھی اس نے میرے پاس سارے ایک گھوڑے کھنکھنے پایا، میں نے اسے دو گھوڑے کا دانت دے دیا، اس نے اسے دو بیویوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود کو کھلایا پھر وہ کمزری ہوئی اور چلی گئی، نبی کریم ﷺ نے تعریف لائے تو میں نے آپ کو یہ واقعہ عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا جس کو بیویاں عطا کی گئیں اور پھر اس نے ان سے اچھا سلوک کیا

۱۔ بیہقی، جلد ۸، صفحہ ۲۳۹ (۷۹۳۲) طبع دار احیاء التراث العربی، مصر

۲۔ مستدرک، جلد ۱، صفحہ ۵۹ (۵۹۴۱) طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت

۳۔ بیہقی، جلد ۱، صفحہ ۴۷۲ (۸۵۸) طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت

۴۔ بیہقی، جلد ۲، صفحہ ۳۸۳ (۸۳۸) طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت

۵۔ بیہقی، جلد ۱۸، صفحہ ۵۸ (۱۰۲)

$$2.1. \int_{\mathbb{R}^n} \phi(x) dx = 1$$

اس قسم کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں ایک مسنیہ عورت دو چوہوں کاٹنے سے بہت پرہیز کرتی تھی۔ ان کے چوہے بڑے بڑے تھے۔ ان کے چوہے ایک کچھ بڑے ایک کچھ چھوٹے تھے۔ ان کے چوہے کاٹنے کے لئے ان کی طرف اٹھایا تو وہ بھی انہیں نے مٹھالی اس نے اس کچھ بڑے کاٹنے سے روک دیا۔ چوہے کاٹنے کی یہ بات بہت عجیب تھی۔ میں نے اس کا یہ عمل موسیٰ اللہ شہزادہ سے سنا۔ ان کو کیا تو آپ شہزادہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اس کے لئے میں جنت واجب کر دی ہے یا (فرمایا) اس کو کچھ روکے دے آگ سے آزاد کر دے (2)۔

[illegible]

امام اثنی عشریؑ نے فرمایا جس مسلمان کی وہ بیویوں سے ہو اور جب تک وہ اس کے ساتھ رہیں یا وہ ان کے ساتھ ہو جو ان کو کہہ رہے تھے وہ وہاں اسے جنت میں داخل کر دیں گے۔

[illegible]

اوس وقت ابی شیبہ، ابوروا، قرظہ بنی اور بنی حنابل نے حضرت ابن افرہ کی رضا اللہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو تم نے بیویاں دیں یا تمہیں نکاح ہوں یا وہ بیویاں ہوں یا وہ نکاحی ہوں اہان کے، یا وہ حسن مسوک کرے اور ان کے در سے اللہ کے در سے، (ایک روایت میں ہے کہ انہی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کے ساتھ چھ برتاؤ کرے

[illegible]

۱. (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵

في لندن، تاريخ النشر 21/12/2018، الطبعة الأولى، الطبعة الأولى

اور ان کا کاش کے قوس کے سے ہوا ہے اور

عمر بن ابی حمزہ رحمہ اللہ نے اس حدیث میں المیزان (المیزان فی تہذیب السنن) اور مستدرک نے اصحاب میں حدیث میں ہر حدیث سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوا کہ وہ اپنے اس پروردگار کے ان کی نواہت کرکے صبر و صبر کے قوس کے سے ہوا ہے اور جب ہے عرض کی گئی کہ اس حدیث میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوا کہ وہ اپنے اس پروردگار کے قریب کیا ہے اور یہاں ہوں۔ اس کے لئے میں نے بعض دوسروں سے اس حدیث کی ایک کڑی کر کے آپ الیہ (ارے)۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ اور دیگر محدثین نے اس حدیث میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوا کہ وہ اپنے اس پروردگار کے قریب کیا ہے اور یہاں ہوں۔ اس کے لئے میں نے بعض دوسروں سے اس حدیث کی ایک کڑی کر کے آپ الیہ (ارے)۔

امام بخاری نے اس حدیث میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوا کہ وہ اپنے اس پروردگار کے قریب کیا ہے اور یہاں ہوں۔ اس کے لئے میں نے بعض دوسروں سے اس حدیث کی ایک کڑی کر کے آپ الیہ (ارے)۔

قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى - وَاللَّهُ عَزِيزٌ

حَلِيمٌ

”خوبی بات کرنا اور (خاصی) مدد کر دینا بہتر ہے اس صدقہ سے جس کے پیچھے اذیت پیچھے جائے اور اللہ تعالیٰ ہے کیا بات ہے علم اور ہے۔“

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عمر بن ابی حمزہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوا کہ وہ اپنے اس پروردگار کے قریب کیا ہے اور یہاں ہوں۔ اس کے لئے میں نے بعض دوسروں سے اس حدیث کی ایک کڑی کر کے آپ الیہ (ارے)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عمر بن ابی حمزہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوا کہ وہ اپنے اس پروردگار کے قریب کیا ہے اور یہاں ہوں۔ اس کے لئے میں نے بعض دوسروں سے اس حدیث کی ایک کڑی کر کے آپ الیہ (ارے)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عمر بن ابی حمزہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوا کہ وہ اپنے اس پروردگار کے قریب کیا ہے اور یہاں ہوں۔ اس کے لئے میں نے بعض دوسروں سے اس حدیث کی ایک کڑی کر کے آپ الیہ (ارے)۔



میں نے فرمایا میں نے اس پر بھائی کو رکھتے۔ گذر۔ اس شخص پر نہیں دیا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اسے زیادہ دے دے۔  
 دے دے وقت ملاکت سے بچا کر ہے۔ (1)

امام میرانی نے حضرت سرہوش احباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا لوگ اس طرح کی  
 شکل صدقہ نہیں کر سکتے جو ہم پہلے ہے۔ (2)

امام میرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: میں بہتر طریق کا کہہ رہے ہوں کہ اسے دے دے کہ جو  
 اپنے سلطان عالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہے۔ روایت نکھاتا ہے۔ (3)

امام ابن الجوزی نے حضرت الشہاک رحمہ اللہ سے روایت کی ہے (قرن معروف) اسے مراد بہتر انکار کے ساتھ دونا ہے  
 مطابق کے ساتھ تھوڑا چھڑا۔ اللہ تعالیٰ جو حق و باطل نے دو مسائل کو جوڑنا نہیں اور خیر کا ہی نہیں کرتا۔

اسی ترجمہ سے علی بن ابی طالب کے طریق سے روایت کیا ہے کہ: میں جو جو میں عمل ہے اور خیر جو طریقوں کو (4)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي  
 يُنْفِقُ مَالَهُ رِثَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِإِلَهِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَنَسُوهُ  
 كَسْفًا ۚ صَفَوَانِ عَلَيْهِ ثَوَابٌ فَاَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَّهُ صَلْدًا ۚ لَا  
 يَغْنِيهِمْ رُؤُوسُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَقَالَ اللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

اے ایمان والو! صدقات خالص کر دے صدقوں کو احسان دے اور اگر دیکھو پشیمان کر اس آدمی کو طرح برف سے کرتے ہے  
 اپنی لگائی ہوئی لگائی کے لئے اور پشیمان نہیں رکھتا اللہ پر ایمان تو مست ہے۔ اور کہ پشیمان ہو کر ہے جیسے کہی پشیمان  
 چوں اور جس پر پشیمان ہو کر ہے برت اور نہ کی بارش اور پشیمان جانے اسے پشیمان مانا پشیمان۔ (یا کار)  
 حاصل نہ کر سکتے تھے کچھ بھی اس سے جو خیر نے لایا اور اللہ تعالیٰ بہت شکریہ دیا کہ پشیمان کرنے والوں کو۔

امام ابن الجوزی نے حضرت الشہاک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: میں جس نے کوئی مال خرچ کیا پھر اس کا احسان  
 جلا دیا اس کو اور اسے دے جس کو اس کو جو خیر مانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شخص کی مثال ایک چٹان سے دی ہے  
 جس پر خیر ہے اس پر بارش ہے۔ اور اس پر خیر کا ذرا بھی باقی نہ رہے اس پر حرج اللہ تعالیٰ اس شخص کے اجر کو مٹا دے جو  
 صدقہ دے جس کا احسان جلا دے جس طرح بارش اس کو مٹا دیتی ہے۔

امام ابن الجوزی نے حضرت اسدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین سے ارشاد فرمایا کہ  
 اپنے صدقات کو احسان دے اور انہیں دے کہ ساتھ باطل نہ کرے اور نہ کہ صدقات باطل ہو جو کسی کے جیسے رہا،

1۔ شعب (بہار جلد 2 صفحہ 280) (754) 2۔ حکم ہر جلد 7 صفحہ 231 (6364) 3۔ بیضا جلد 2: صفحہ 1242 (1242)

4۔ شعب (بہار جلد 2 صفحہ 280) (754) 2۔ حکم ہر جلد 7 صفحہ 231 (6364) 3۔ بیضا جلد 2: صفحہ 1242 (1242)



امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت عمرؓ رحمہ اللہ سے الواصل کا معنی بارش روایت کیا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہؓ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ الواصل سے مراد وہ بارش ہے جو مثل ہے جو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے روز کفار کے اعمال کے لئے بیان فرمائی ہے۔ فرمایا لَا يَتَّقُوا اللَّهَ عَلَىٰ حَقِّهِمْ هَاتَا الْكُتُبَا۔ یعنی انسان یہ کفار اعمال سے صاف ہوں گے جیسے اس بارش نے پھر کو صاف کر دیا جس پر کچھ بھی باقی نہیں رہا (۱)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّكَ تُجِيبُ عَنْهُ دُعَاءَ جَسَدٍ لَا يَمُوتُ۔ جس پر کچھ مانا نہیں ہے۔

امام البغوی نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت نافع بن الازرقؓ رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا کہ صفوان کا کیا مطلب ہے ابن عباس نے فرمایا صاف پختا پھر۔ نافع نے کہا کیا عرب یہ معنی جانتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں تو نے اس میں غرک قول نہیں دیا۔

عَلَىٰ ظُلْمٍ صُفْوَانًا ثَلَاثُ مَثَرَاتٍ غُلْفٌ مَدْمُونٌ يُولِقُ السَّيْلَ  
میں مراد وہ تھوڑا اور سرد اور کھینا ہوا جس کے پانی کے لئے پھر کی طرح مہیوہ بھی بزرگی ہے۔

حضرت نافعؓ رحمہ اللہ نے کہا مجھے صلفا کے بارے میں ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کا مطلب ہے۔ پختا پھر ہے۔ نافع نے کہا کیا عرب یہ معنی جانتے ہیں ابن عباس نے فرمایا ہاں تو نے ابو طالب کا قول نہیں سنا۔

وَلَقَدْ لَقِیْنَا الْقُرْمَ وَأَفْنِیْنَا قُرْمَ لَعْنَتِهِمْ  
لَا يَأْمُرُ جُلُوعُهُمْ مَعْقِلَ صُلْدٍ  
وَمَثَلُ الَّذِينَ يَنْفَقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَشْفِئَاتٍ مِنْ  
أَنْفُسِهِمْ كَشَلِّ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَثَارَتِ الْأَكْثَابُ وَصَفَعْنَ فِيهِ  
ثَمَّ يَصِفُهَا وَابِلٌ فُطِلَ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝۴۱

”اور مثل ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی خوشنودیاں حاصل کرنے کے لئے کہ کہہ جاتے ہو جائیں ان کے دل ان کی مثال اس بارغ جیسی ہے جو ایک بلغم زمین پر ہو رہا ہو اس پر زود کا جوتہ تو لا یا ہو بارغ دو گنا پھل اور گندہ سے اس پر بارش نہ پڑے جیسی کالی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ جو تم کر رہے ہو سب دیکھ رہا ہے۔“

نام ابن ابی حاتم نے حضرت ربیع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جو مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے سونے کے ٹکڑے کے لئے بیان فرمائی ہے ستارے سے مراد ہے کہ ابھارتا مَرْضَاتِ اللہ کا معنی یہ ہے کہ وہ خطاب کی غرض سے عمل کرے۔

حضرت الحسن رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ شہرت اور بڑا کاری کار اور نہیں کرتے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے البغوی سے روایت کیا ہے کہ تَشْفِئَاتٍ لِّأَنْفُسِهِمْ مَعْنَى تَصَدِّقَاتٍ اور بَقَاتِلَ (۲)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ اس کا معنی ہے یقیناً یقیناً من عند انفسہم (۱)۔  
امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت مجاہدؓ سے روایت کیا ہے کہ تفسیر فرماتے ہیں وہ یقیناً رکھتے ہیں جہاں  
نہیں اموں کو فروغ کرتے ہیں (۲)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن کثیر نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں جبہ آدمی صدف کا  
ارواغ بنا ہے اور وہ اللہ کی رضا کے لئے جو کہ قائم رکھتا ہے اس میں رزق کا واسطہ ہوتا ہے کہ بتا ہے (۳)۔  
امام ابن کثیر نے حضرت قتادہؓ سے روایت کیا ہے کہ تفسیر من انفسہم سے مراد یہ ہے۔  
ماہر الحاکم نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ پیر توتو کی کورہ کے کرد کے ساتھ پڑھتے تھے۔  
ابو جہزؓ نے کہا کہ یہ جگہ کہتے ہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت مجاہدؓ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں ابو جہزؓ سے مراد انور بلندی میں ہے (۴)۔  
امام ابن جریر اور ابن کثیر نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابو جہزؓ اس بلندی پر کھجور کھیتے ہیں جس  
میں کھجور کا شجر چھٹیوں میں (۵)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہؓ سے روایت کیا ہے کہ اصل قول یہی فرماتے ہیں اس بارش پر بارش برتی ہے۔  
حضرت عطاء الخراسانیؓ سے روایت ہے کہ الوابل سے مراد دو سو بارش ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن کثیر نے مجاہدؓ سے روایت کیا ہے کہ ثابثؓ اکلھا ضعیف یعنی اس کا پھل روگنا ہوتا ہے۔  
امام ابن جریر نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ ثابثؓ اکلھا ضعیف فرماتے ہیں جس طرح اس بارش کا  
پھل روگنا ہوتا ہے اسی طرح اس بارش کے پھل روگنا ہوتے ہیں (۶)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ (طلح) سے مراد شمس ہے (۷)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہؓ سے روایت کیا ہے کہ اس کا حقیقی مطلق (مجرور) ہے (۸)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے انسؓ کے لئے اس کا کہ چھوٹے قطرے ہیں (۹)۔  
امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہؓ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ نے مومن کے عمل کی  
شرائین فرمائی ہے فرماتے ہیں وہ مومن کی قربت سے غرور نہیں ہوتا ہے یہ بات نہ ہر حالت میں پھل دیتا ہے نہ بارش کے  
تب بھی پھل دیتا ہے اگر شجر گئے تب بھی پھل دیتا ہے (۱۰)۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت زید بن اسلمؓ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں اس سے مراد مصر کی  
زمین ہے اگر اسے شمس گئے تو وہ مر جائے گا۔ اگر بارش گئے تو وہ مر جائے گا۔

1۔ تفسیر صریح زوائد جلد 3 صفحہ 47	2۔ ابن کثیر جلد 3 صفحہ 47	3۔ ابن کثیر جلد 3 صفحہ 47	4۔ ابن کثیر جلد 3 صفحہ 48	5۔ ابن کثیر جلد 3 صفحہ 48
6۔ ابن کثیر جلد 3 صفحہ 49	7۔ ابن کثیر جلد 3 صفحہ 49	8۔ ابن کثیر جلد 3 صفحہ 49	9۔ ابن کثیر جلد 3 صفحہ 49	10۔ ابن کثیر جلد 3 صفحہ 49

أَيُّوَذَا أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ نَّجِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا  
الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّتُهُ  
ضَعْفَاءٌ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ  
اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٥٥﴾

”کیا پسند کرتا ہے کہ ہر اس کا ایک باغ کھجوروں اور انگوروں کا بنی ہوں اس کے نیچے نہریاں  
(کھجوروں اور انگوروں کے علاوہ) اس کے لئے اس میں ہر قسم کے اور کھل بھی ہوں اور لیا سارے بڑھاپے نے اور اس  
کی اور داہگی کمزور ہو (تو کیا وہ پسند کرتا ہے کہ) پچھلے اس کے باغ کو گولہ جس میں آگ ہو بھڑوہش مل گئی  
جائے اسے کی گولہ سر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے (ایم) آیتیں تاکہ تم غور فرماؤ۔“

امام ابن العربی رحمہ اللہ نے بخاری و ابن جریر و ابن ابی حاتم اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
کیا ہے کہ اسے جبرائیل علیہ السلام نے صحابہ کرام سے پوچھا یہ آیت کس کے متعلق نازل ہوئی آئیوَذَا أَحَدُكُمْ  
انہو صحابہ کرام نے کہا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ ہم جانتے ہیں یا نہیں۔  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ انہو لوگوں میں میرے دل میں ایک نہاں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے بھیجے  
جہاں کرنا اور اسے آپ کو حقیر نہ سمجھو۔ ابن عباس نے فرمایا یہ تمہاری مثال بیان کی گئی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ان سے مل کر  
ملا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا گئی کی شمشیر ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا یہ ایک غنی زنی کی مثال ہے جو اللہ کی ملامت کا تحمل کرتا  
ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے شیطان کو بھیجتا ہے۔ پس وہ گناہوں کے فتنے میں گر پڑتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے اکل و خرچ کر دیتا ہے (۱)۔

امام عہدین حمید نور الدین السمرقانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا ”جہاں رات میں نے ایک آیت سنا کی ہے جس نے مجھے ساری رات بیدار رکھا ہے آئیوَذَا أَحَدُكُمْ انہو فرمایا اس  
جہاں کہ مرد ہے بعض لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں اور اللہ جانتا ہے  
(یہ سچی کلام ہے) میں نے پوچھا ہے کہ تمہارا پس آیت کے تعلق کوئی علم ہے یا کوئی روایت مبنی ہے؟ وہ خاموش رہے۔  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا میں کچھ استہزاء بول رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے بھیجے ایسا اور اپنے  
سپ کو حقیر نہ سمجھو۔ میں نے کہا اس آیت سے مراد اکل ہے۔ فرمایا میں سے توں ساگلی مراد ہے میں نے کہا میرے دل میں جو  
اعتقاد ہے کیا تمہارا میں نے بیان کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے چھوڑ دیا اور خود حقیر بیان کرنے لگے فرمایا اسے بھیجے تو  
نے کچھ کہا ہے اس سے مراد اکل ہے۔ ابن آدم ہاں کا زیادہ محتاج ہوتا ہے جب اس کی مراد ہوتی ہے اور نیکل زیادہ ہوتے  
ہیں اور اس آیت قیامت کے روز اپنے اکل کو زیادہ محتاج ہو گا اسے بھیجے انہو نے کچھ کہا۔

امام ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایک انجلی مثال بیان فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ کی قیامت میں انجلی میں فرماتے ہیں، بڑھاپے میں باغ لگانے پھر اس کو بڑھاپا لینی ہو اور ابن ابی حاتم کی آخری عمر میں چھوٹی ہو، باغ پر ایک ٹھوٹا آئے جس میں آگ ہو اور اس کے باغ کو جلا دیا اسے پھر اس قسم کا باغ لگانے کی قیامت نہ ہو اور اس کی تسلی میں کوئی ایسے فرار ہوں جن پر اس نے احقر کیا ہو اور وہ اس کے ساتھ مل کر اس کی نگرانی کریں۔ اسی طرح قیامت کے روز کا فرود باب اللہ تعالیٰ کی طرف اسے لوٹا جائے گا تو اس کے لئے کوئی ٹیک نہیں نہ ہوگا تاکہ اس کے غلے ہوتے پر اسے توجہ نہ ملے یا وہ اس کے لئے جس طرح اس کے لئے کوئی قیامت نہیں ہے تاکہ پہلے جیسا باغ لگانے اور اس نے کوئی ٹیک لگا کر جیسا جس کا جلا اس کی طرف لوٹنے جس طرح اس کو اپنی اولاد سے ناکندہ نہ ہو اور ضرورت کے وقت اگر سے عزم رہے گا جس طرح اپنے باغ سے بڑھاپے اور لاد کی کمزوری کے وقت عزم رہا ہے (۱)۔

امام ابن جریر نے حضرت سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ دنیا کادی کے طور پر خرچ کرنے کی دوسری مثال ہے وہ لوگوں کو دھانے کے لئے دل خرچ کرتا ہے۔ پس اس کا مال ضائع ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے ابرو عطا نہیں فرماتا۔ بلکہ جب قیامت کا دن ہوگا وہ اپنے خرچ کا محاسب ہوگا تو وہ دیکھے گا کہ دنیا کاری نے اسے جلا دیا ہے اور وہ ختم ہو گیا ہے جس طرح اس شخص نے اپنے باغ پر خرچ کیا حتیٰ کہ جب وہ بڑھاپا ہو گیا اور اس کی اولاد زیادہ ہو گئی اور اسے اپنے باغ کی ضرورت ہوئی تو بوسہ سوسنی اور اس کے باغ کو جلا دیا پس اس نے اس سے کچھ بھی نہ پایا (۲)۔

امام محمد بن حنفیہ اور ابن ابی حاتم نے یہ حدیث اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ یہ اطماعت الہی میں کوتاہی کرنے والے شخص کی مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کی طاعت سے غافل رہتا ہے حتیٰ کہ مردہ ہے اس کی مرنے کے بعد مثال اس شخص کا، تندرست جس کا بڑھاپے کی حالت میں چل چکا ہو اور اس سے اسے کوئی فائدہ نہ پہنچا ہو جب کہ اس کی اولاد بھی چھوٹی ہو وہ بھی اسے کچھ مفید نہ دے اسی طرح اطماعت الہی میں کوتاہی کرنے کے بعد ہر بات پر حسرت کا اظہار کرے گا (۳)۔

امام ابن جریر نے ابن ابی حاتم سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا یہ اس شخص کی مثال ہے جو نیک عمل کرتا ہے حتیٰ کہ جب اسے آخری عمر میں نیک عمل کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے وہ اس وقت بڑے اعمال میں مشغول ہو جاتا ہے (۴)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ ایک ایسے انسان کے غلے کی مثال ہے جو نیک عمل کرتا ہے پس وہ اس کے لئے جنت کی مثال ہے پھر وہ آخری عمر میں سرنگھی پر آتا ہے حتیٰ کہ سرنگھی اور برائی میں مر جاتا ہے پس وہ ٹھوٹا جس میں آگ ہو اس کے باغ کو جلا دیتی ہے اور وہ آگ اس کی برائی کی وجہ سے ہوتی ہے جس پر رہتے ہو وہ مر جاتا ہے (۵)۔



تم نہ لو اسے بجز اس کے کہ چشم پوشی کر لو اس میں اور (خواب) جان لو کہ اللہ تعالیٰ مٹنی ہے ہر حریف کے لگتی ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فاطمہ کنبہ سے مراد سونا اور چاندی ہے۔ اور **وَمَا أَطْرُقُكُمْ إِلَّا فِي نَوْمِكُمْ لَا تَرَوُهَا عَيْنٌ وَأَسْمَعُ بَصِيرَتِي** سے مراد: مجھ کو اور مردہ چیز ہے جس پر ذکوہ سوتی ہے۔ ۱۹، سعید بن منصور، مسند، حمید دانی، جبرائیل ابن امیر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے سخن میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ **فَاكْنَبْتُهٖ** سے مراد تجارت ہے اور **وَمَا أَطْرُقُكُمْ إِلَّا** سے مراد: مجھ میں (2)۔

امام مالک، شافعی، ابن ابی شیبہ، دیلمی، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارقطنی نے حضرت یوسف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں چاندی سے کم میں صدقہ (ذکوہ) نہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں ہے (3) اور مسلم کے الفاظ میں ہے: (اوتوں اور) مجھ کو اس میں صدقہ نہیں ہے حتیٰ کہ دو اونٹوں کو بھی جائیں۔**

امام مسلم، ابن ماجہ اور دارقطنی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **چاندی کے پانچ اونٹ (34، 612، ۶۱۶) سے کم میں صدقہ (ذکوہ) نہیں ہے۔ پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں ہے اور مجھ کو پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ نہیں ہے (4)۔**

امام بیہقی، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارقطنی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **جو شخص نے فرمایا جو فصل بارش اور چشمن کے پانی سے سیراب ہو یا دربارش و جوڑ کے پانی سے سیراب ہو اس میں دو سو حصہ ذکوہ ہے اور جو اوت کے ذریعے سیراب ہو اس میں نصف مائیں سو حصہ ہے (5)۔**

امام مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابو داؤد، دارقطنی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: **ماتے سنا ہے کہ جو کھیت شہروں اور چشمنوں سے سیراب ہو اس کی پیداوار میں ذکوہ دو سو حصہ ہے اور جو کوچر سے پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے اس میں ذکوہ تیس سو حصہ ہے (6)۔**

امام ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **جو کھیت بارش اور چشمن کے ذریعے سیراب ہو اس میں ذکوہ دو سو حصہ ہے اور جو اوت کے ذریعے کوئی سے پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے اس میں ذکوہ تیس سو حصہ ہے (7)۔**

امام ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارقطنی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے

2- سنن سعید بن منصور، جلد 3، صفحہ 975 (445) مطبوعہ داراللمعہ الدمشقیہ

3- مجمع مسلم جلد 1 صفحہ 315 مطبوعہ مکتبہ خانہ کربلا

4- مجمع مسلم جلد 1 صفحہ 315

1- تفسیر طبری، ج 1، ص 54

3- مجمع البحار، جلد 1، صفحہ 201 مطبوعہ دارالحدیث، دارالاسلام آباد

5- مجمع بحار، ج 1، صفحہ 271

7- مجمع ترمذی، جلد 1، صفحہ 81 مطبوعہ دارالحدیث، دارالاسلام آباد



ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہارا دل اور غلاموں کی زکوٰۃ تمہیں معاف کی ہے۔ پس تم چاندنی کی زکوٰۃ دلاؤ ہر چالیس درہمنوں میں ایک درہم ہے اور ایک سو نوے درہم میں کچھ نہیں ہے۔ جب دو سو درہم پورے ہو جائیں تو ان میں زکوٰۃ پانچ درہم ہیں (۱)۔

امام دارقطنی اور حاکم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان دونوں میں زکوٰۃ ہے گائے میں زکوٰۃ ہے، بکریوں میں زکوٰۃ ہے اور بچرے میں زکوٰۃ ہے (۲)۔

امام ابو داؤد نے حبیب بن مسلم بن عمرو بن ابی نجران سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس چیز سے زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے جسے چھ چھوٹے تھوکے کے لئے بول چمی (۳)۔

امام ابن ماجہ اور دارقطنی نے ابی عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر چیز پر چار درہم نصف درہم زکوٰۃ دیتے تھے اور پانچ درہم یا ایک درہم زکوٰۃ دیتے تھے (۴)۔

امام ابن ابی شیبہ اور دارقطنی نے عمر بن خطاب بن ابی بن جدو کے سلسلے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں پانچ اونٹوں سے کچھ کم ہر (زکوٰۃ) انہیں ہے اور چالیس بکریوں سے کم میں کچھ نہیں ہے تیس گائے سے کم میں کچھ نہیں ہے تین شقائق مونس سے کم میں کچھ نہیں ہے اور سو درہم سے کم میں کچھ (زکوٰۃ) انہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں کچھ نہیں ہے۔ کھجور، کشمش، انگور اور جویں دسواں حصہ ہے جو بیٹے والے ہاں سے میراب ہوا اس میں دسواں حصہ ہے اور جردوں کے زریعے میراب ہوا اس میں نصف عشر (چھواں حصہ) ہے (۵)۔

امام ابن ماجہ اور دارقطنی نے عمرو بن شعیب بن ابیہ کے سلسلے سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت محمد اللہ بنی مر رضی اللہ عنہما سے جو اہر متوسن، تینوں اور زمین کی سبز بیل کھیرے بکریوں کی زکوٰۃ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا چھ میں زکوٰۃ نہیں ہے مزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ ان پانچ چیزوں میں عن فرمائی ہے گندم، جو، کھجور، کشمش اور جرد (۶)۔

امام دارقطنی نے حضرت حمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوٰۃ کا ذکر فرمایا گندم، جو، کشمش اور کھجور (۷)۔

امام ترمذی اور دارقطنی نے حضرت حاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ بکریوں کی زکوٰۃ کے متعلق پوچھو تو آپ ﷺ نے فرمایا ان میں کچھ نہیں ہے (۸)۔

امام دارقطنی اور حاکم نے حضرت سعاد بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو زمین

1۔ یو سع ترمذی جلد ۱ صفحہ ۲۵

2۔ سنن ابی داؤد جلد ۶ صفحہ ۲۱۸ (۶۸۲) مطبوعہ مکتبۃ الرشد دار فہم

3۔ سنن ابی داؤد جلد ۶ صفحہ ۳۸۲ (۱۷۹۱) مطبوعہ مکتبۃ الرشد دار فہم

4۔ سنن ابی داؤد جلد ۲ صفحہ ۳۸۲ (۱۷۹۱) مطبوعہ مکتبۃ الرشد دار فہم

5۔ صحیح ابی ابی شیبہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۶ (۳۵۶) مطبوعہ مکتبۃ الرشد دار فہم

6۔ سنن ترمذی جلد ۱ صفحہ ۲۵

7۔ سنن ترمذی جلد ۱ صفحہ ۲۵

8۔ جامع ترمذی جلد ۱ صفحہ ۲۵





جائے گا اور صدقہ وصول کرنے والا میں رو بہ پاؤں نہ رہیں اسے دے گا اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ اس پر بطور زکوٰۃ بنت نون واجب ہو اور اس کے پاس بنت خاض ہو تو اس سے وہ قبول کی جائے گی اور ساتھ ہی رو کریاں دہیں اور بعد وصول کئے جائیں گے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ اس پر بنت خاض واجب ہو اور اس کے پاس صرف ذکر ان لوگوں ہو تو اس سے وہ قبول کیا جائے گا اور جس کے ساتھ کچھ نہیں لیا جائے گا اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے لیکن ان کا مالک چاہے تو صدقہ کر سکتا ہے اور کریاں سب چاہا ہوں میں چمٹے والی ہوں اور وہ جو پیش تک پہنچے جو یک تو ایک سوئیں تک ان میں ایک بکری کی، جب ہوگی، جب ایک سوئیں سے زائد ہوں گی تو دوسرے دو بکریاں ہوں گی، جب دوسرے زائد ہوں گی تو تین سو تک تین بکریاں ہوں گی، جب تین سو سے زائد ہوں گی تو چار سو تک ایک بکری واجب ہو گی بطور زکوٰۃ و حق بوز می بکری کی جو سنے کی اور نہ سب دار نہ نہ لیا جائے گا مگر یہ صدقہ دینے والا خود رو یا پسند کرے اور متفرق (بکریوں) کو جمع نہیں کیا جائے گا اور دوسرے لوگوں کی کٹھنی بکریوں کو جدا جدا نہیں کیا جائے گا نہ صدقہ سے بچ جائیں اور دوسرے لوگوں سے لیا جائے گا اور اپنے اپنے حصہ کے مطابق جو رع کریں گے۔ اگر چہ نے بکریاں دلی بکریاں جو پیش تک نہ پہنچیں تو ان میں کچھ واجب نہ ہوگا مگر یہ کہ ان کا مالک چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے، اگر کسی کے پاس ایک سو نوے رو بہ پاں ہو تو اس پر کچھ واجب نہیں ہے۔ مگر یہ کہ مالک خود اپنی طرف سے خود رو یا چاہے (تو دے سکتا ہے) (۱)

امام ابن ابی شیبہ ابوداؤد و ترمذی اور حاکم نے زہری عن سالم عن ابی کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے زکوٰۃ کا نصب اور اس کا فرض فرمایا لیکن اس کو مال کی طرف روانہ نہ فرمایا حتیٰ کہ آپ کو وصال ہو گیا پس آپ نے دعا فرمائی کہ وارے کے ساتھ (نظام میں) لایا، حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق عمل کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس پر عمل کیا۔ اس میں یہ لکھا تھا پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پچیس سے بیست تک ایک بنت خاض ہے، جب اس سے زائد ہوں تو بیست تک بنت نون ہے، جب اس سے زائد ہوں تو ستر تک ایک حق ہے، جب اس سے زائد ہوں تو گھڑ تک جذبہ ہے، جب اس سے زائد ہوں تو نوے تک دو بنت لوان ہیں، جب اس سے زائد ہوں تو ایک سوئیں تک دو حقے ہیں، اگر دوسرے اونٹ زائد ہوں تو ہر یک اس میں ایک حق ہے اور ہر چالیس میں بنت لوان ہے۔ اور چالیس بکریوں میں ایک سوئیں تک ایک بکری ہے، جب اس سے زائد ہو جائے تو دوسرے دو بکریاں ہیں، جب اس سے زائد ہوں تو تین سو تک تین بکریاں ہیں، اگر کریاں اس سے زائد ہوں تو چار سو تک ایک بکری ہے اور اس کے بعد سو سے کم میں کچھ واجب نہیں ہے اور دوسرے لوگوں کی کٹھنی بکریوں کو صدقہ کے خوف سے جدا جدا نہیں کیا جائے گا اور جدا جدا کو اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور جو دوسرے لوگوں پر واجب ہوگا وہ اپنے اپنے حصہ کے مطابق ایک دوسرے سے جدا کر دیں گے اور صدقہ میں بوز می اور عیب دار چیز نہیں لی جائے گی۔ زہری فرماتے ہیں جب صدقہ وصول کرنے والا آئے گا تو بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا ایک ٹکٹ ٹھنی، ایک ٹکٹ بھڑ اور ایک ٹکٹ متوسط، ابی صدقہ لینے والا متوسط سے لے گا (۲)۔







حضرت ابو حفص ابن تراجم رحمہ اللہ نے فضائل میں حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں  
 رمضان کے روزے آٹھ ماہ اور زمین کے درمیان معلق رہے ہیں اور لمبے نہیں ہوئے۔ آخر صلاۃ نظر ادا کرنے کے ساتھ ابن  
 شاکر نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔

امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔

امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔

امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔

امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔

امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔

امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔  
 امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حیدر الاستاذ ہے۔

2. ترمذی، معجم، جلد 2، صفحہ 128

4. مسند امام مالک، جلد 1، صفحہ 272 (35)

6. مسند ابو حنیفہ، جلد 2، صفحہ 126

1. مسند امام مالک، جلد 1، صفحہ 255 (25)

3. مسند امام مالک، جلد 1، صفحہ 255 (1457)

5. مسند ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 373 (10047)

7. مسند امام مالک، جلد 2، صفحہ 127









امام عبد بن حمید نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے اس حدیث کے تحت روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے عہدہ روزی مقرر  
ارٹھائے ہوئے دھنہ ہیں۔ فرمایا: تمہارا کوئی پر حق ہو اور تمہیں کھوئے ہو اور مرے تو تم ہو۔ دھنہ تو کیا تم اپنے حق سے کئی  
کرنے داسے نہیں ہو گئے۔

امام وکیع نے حضرت ابن رحمہ اللہ سے روایت کی۔ چہ فرماتے ہیں اگر تم دیکھو کہ دونی چیز کو باز دہیں عجاہا رہا ہے تو تم وہ  
نہیں ہو گئے حتیٰ کہ اس کی قیمت تم ہی جائے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت النعمان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اگر تمہارا کسی پر حق ہو تو تم اپنے حق سے تم لینے پر راضی  
نہ ہو گے، پھر تم اللہ تعالیٰ کے لئے روزی مال کے ساتھ کیسے دہنی ہو گے ہو جس کے ذریعے تم اللہ کی بارگاہ کاقرب چاہتے ہو۔  
امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ تم اس روزی مال کو اچھے۔ لیکن کی قیمت لئے ساتھ لینے کے  
سے تیار نہیں ہو گئے مگر یہ کہ اس کی قیمت تم ہی جائے۔

امام ابو داؤد اور طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن معاذ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ  
نے ارشاد فرمایا جس نے میں تین امور نہ کیا وہ میرا ہی ہے ایمان کا زائد نہ ہو گا (1) اللہ صمد کی عبادت کی (2) اور مومن کی (3)  
کہ اس کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں (2) اپنے مال کی زکوٰۃ پر سن خوش دلی سے ادا کی جو اس پر شہادت کی وجہ سے واجب ہے  
(3) نہ بوز حاکمانہ اور دیا ہو نہ ہر نفس جانور دیا ہو اور نہ بنیاد اور خراب مان دو ہو لیکن اپنے دوسلے مال سے دو کیونکہ اللہ تعالیٰ  
لے نہ تو تم سے بہتر مال کا سوال کیا ہے اور نہ تمہیں اسے مال دینے کا حکم دیا ہے (4)۔

امام شافعی نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے سفیان بن عبد اللہ کو طائف پر عمل  
مقرر کیا اور فرمایا لوگوں کو کہو کہ میں تم سے دو چیزوں کو اس کا جزو رکھ کے لئے تمہیں پائی گئی ہو اور نہ کا بھن چہ خوراک نہ گاہ  
و نہ دوا و نہ دہنی کر کے نہ لکھانے کے لئے رکھی گئی ہو لیکن اور نہ کبریاں کا نزلوں کا گان سے نکری کا چہ اجڑا اور چہ لاوار پیر دلی  
اور بہتر مال کے درمیان ہے۔

ماہ شافعی نے سحر بنی عدی کے بھائی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میرے پاس دو آدمی آئے تو انہوں نے کہا ہمیں  
رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے کہ ہم لوگوں کے مال سے صدقہ وصول کریں۔ انہوں نے کہا میں نے ہن کو ایک کا بھن بکری  
پیش کی جو میں نے سب سے بہتر سمجھی، انہوں نے مجھے وہ واپس کر دی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کا بھن بکری لینے  
سے منع کیا ہے فرماتے ہیں پھر میں نے انہیں دوسری بکری لائی تو وہ انہوں نے لئے لی۔

امام احمد، ابو داؤد، اور کئی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے نبی کریم ﷺ نے  
صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا، میں ایک غنم کے پاس سے گزرا تو اس نے صدمہ لے لیا، میں نے اس کے مال  
میں بطور زکوٰۃ جنت کا مال لازم پائی، میں نے سے کہا تم پر بہت کاظمی و جلا لازم ہے۔ اس نے کہا اس کا نہ رکھو ہے اور نہ وہ

ماری کے قائل ہے لیکن یہ عرض نہیں کہ وہاں ایک عظیم مولیٰ کو بھی ہے قر یہ لے لو۔ میں نے اسے کہا میں وہ نہیں ہوں جس کے لئے کا مجھے علم نہیں دیا گیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ تھا کہ قریب موجود ہیں، اگر تو پسند کرے تو آپ کے پاس یہ پیش کر دے کہ میں نے کہا میں ایسا کرتا ہوں وہ میرے ساتھ اپنی لے کر نکلا، حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو خوشی سے پیش کر دے تو اللہ تعالیٰ تجھے اس کا اجر عطا فرمائے گا اور ہم بھی اسے قبول کر لیتے ہیں آپ ﷺ نے وہ اپنی لے کر علم فرمایا اور اس شخص کو برکت کی دعا فرمائی (۱)۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک حلال درہم (دوسرے) لاکھ سے بہتر ہے جو خریدتے ہو جن کی اَلْفُفْرُاقِیْنِ قَبْلَہِ مَا کَسَبْتُمْ۔

۱۔ امام عبد بن حمید نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قَبْلَہِ سے مراد حلال ہے۔

۲۔ امام عبد بن حمید نے حضرت ابن مفلح رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ قَبْلَہِ سے مراد حلال مال ہے۔

۳۔ امام ابن جریر نے حضرت ابن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اَلْخَبِیْث سے مراد حرام مال ہے (۲)۔

۴۔ ابن قیم نے الکعب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بحدہ جو حرام مال کھاتا ہے پھر اگر اس پر خرچ کرتا ہے تو اس میں اس کے لئے برکت نہیں ادا جاتی اور وہ صدقہ کرتا ہے تو قبول نہیں کیا جاتا اور وہ جیسے چھوڑ کر جاتا ہے تو وہ اس کے لئے آگ کا زارہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ برائی کی برائی کے ساتھ نہیں ملتا (۳) (بلکہ) برائی کو نیکی کے ساتھ ملاتا ہے اور خبیث کو خبیث کے ساتھ نہیں ملاتا (۴)۔

امام ابو داؤد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ اسے مرفوع روایت کرتے ہیں کہ خبیث خبیث کو نہیں ملتا لیکن پاکیزہ خبیث کو ملتا ہے۔

امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جو مزدور حلال مال کھاتا ہے اور خرچ پاکیزہ ہوتا ہے خبیث کو خبیث نہیں ملتا (۵)۔

امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حلال طریقہ سے مال کھانا کم ہے کسی جو حرام طریقہ سے مال کھاتا ہے وہ اسے غلط طریقہ پر خرچ کرتا ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ وہ جیم کا مال نہ چھینے اور جو اس کو لیا اس پہنائے اور جو حرام طریقہ پر مال کھاتا ہے پھر غلط جگہ پر خرچ کرتا ہے یہ لاعلاج عرض ہے اور جو حلال طریقہ سے مال کھاتا ہے اور چار جگہ پر خرچ کرتا ہے تو یہ عمل اس کے لئے گناہوں کو اس پر خرچ و صحت ہے جیسے باقی دیکھنا سے غنی کو صاف کر دیتا ہے (۶)۔

۱۔ امام ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

۲۔ تحفہ طبری ص ۲۱۰ ج ۲ صفحہ ۵۸

۱۔ مصدک حاکم جلد ۱ صفحہ ۳۹۵ (۱۴۵۲) حیدر ابراہیم

۳۔ شعبہ باطن، جلد ۴ صفحہ ۳۹۵ (۵۵۲۴) مطبوعہ دار الکتب المصریہ ص ۱۴۰ کتاب الادب صفحہ ۲۴۰ مطبوعہ دار الکتب المصریہ ص ۱۴۰

۵۔ حینا، جلد ۱ صفحہ ۱۷۱



امام عبد بن حمید نے حضرت محمد بن اسلمہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے کریمہ میں پھر کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرا مال ہے اور حمال نہیں ہیں اور میرے باپ کا مال ہے اور اس کے عیال بھی ہے اور میری بیوی بھر مال لے رہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

امام عبد بن حمید نے ابودرمان سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انسان شرمگاہ کے سوا اپنے بیٹے کے مال سے لے سکتا ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انسان کے لئے اپنے بیٹے کے مال سے لینا حلال ہے۔

امام عبد بن حمید نے انس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اپ اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے اور والدہ کو بھی یہی عمر ہے لیکن بیٹے کے لئے اپنے باپ کے مال سے لینا جائز نہیں ہے عروسی کچھ نہ تو باپ خوشی سے عطا کر دے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مرد کے لئے اپنے بیٹے کے مال سے لینا جائز نہیں ہے لیکن اتنی مقدار جتنا اسے ضرورت ہو خود کھانا یا شراب ہو یا لباس ہو۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت ابوہریرہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انسان اپنی اولاد کے مال سے نہیں لے سکتا مگر سے ضرورت ہو تو وہ معروف طریقہ سے اپنے اوپر خرچ کر سکتا ہے مثلاً اپنے باپ کی کفالت کرے جس طرح باپ اپنے بیٹے کی کفالت کرتا ہے پھر اگر وہ خوشحال ہو تو اسے اپنے بیٹے کے مال سے لینا جائز نہیں تاکہ اپنے مال کو بچائے یا اسے حرام مجسمہ پر خرچ کرے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت قتادہ بن انصاری رحمہ اللہ کے طریق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انسان اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے۔ اگر بیٹے کی کوئی چیز ہو تو اس سے ہم ہنری کر سکتا ہے اگر چاہے۔ لقادہ فرماتے ہیں کوئی کے متعلق جو فرمایا دیکھو اچھا نہیں لگا۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب شہر کی ماں محتاج ہو تو اپنے اوپر اس کے مال سے خرچ کر سکتی ہے۔ پوچھا گیا وہ خوشحال ہو تو؟ فرمایا اس کے لئے کچھ نہیں ہے۔ (احمد عالم)۔

الشَّيْطَانُ يَبْعِدُكُمْ أَنْ تَقْرَؤُوا يَوْمَ كُمْ بِالْفَحْشَاءِ ۚ وَاللَّهُ يَعْبُدُكُمْ مَغْفِرًا  
وَمَنْ قَضَا ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

"شیطان ڈرانا ہے تمہیں تک وقت سے اور حکم کرتا ہے تم کو بے حیائی کا اور اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے تم سے اپنی پھٹیل کا اور فصل (وکریم) کا اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت و ماسب کچھ جاننے والا ہے۔"

امام ترمذی نے سنائی، ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم، ابن جریر اور ترمذی نے القعب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں آدم کے دل میں ایک شیطان کی طرف سے خیال آتا ہے اور اپنے دشمن کی طرف سے خیال آتا ہے شیطان کا خیال یہ ہے کہ وہ اسے برائی اور فحش کو چھلانے کا خیال آتا ہے اور قریش کی طرف

سے خیال نہ ہے کہ وہ اسے پہنچے کرے اور حق کی قسم میں خیال آتا ہے جس جہاں کیفیت پائے دو جان لے کر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اسے اللہ کی حاکم کرنی چاہیے اور جو دوسری کیفیت پائے اسے اللہ کی رکاؤ میں شیطان سے پناہ لگنی چاہیے پھر یہ آیت پر بھی اَللّٰهُ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ لَمْ يَخْلُقْ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ لَمْ يَخْلُقْ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ لَمْ يَخْلُقْ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ (1)۔

اہم ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں دو چیزیں اللہ کی طرف سے ہیں اور دو شیطان کی طرف سے ہیں۔ شیطان تمہاری دشمنی دیتا ہے اور برائی کا حکم کرتا ہے کہجہ جہاں مال کو خرچ نہ کرے اسے اپنے پاس رکھ کر تو محتاج ہے وَاللّٰهُ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ لَمْ يَخْلُقْ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ لَمْ يَخْلُقْ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ لَمْ يَخْلُقْ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ (2)۔

اہم محمد بن حماد اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے وَاللّٰهُ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ لَمْ يَخْلُقْ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ لَمْ يَخْلُقْ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ لَمْ يَخْلُقْ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ (3)۔

اہم ابن المنذر نے حضرت خالد البرہانی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھ کو تین آیات بہت اچھی لگی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا ہے اِذْ تَقُولُ اٰلِهَيْتُمْ لَكُمْ (نور: 60) تم مجھ سے مانگو میں تمہاری اِجَابہ قبول کروں گا میں دونوں کے درمیان حرف نہیں ہے اور یہ ارشاد نبوی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے فرمایا۔ دوسری آیت اس پر تحریر ہوا اور جودی نہ کر فَرَا اِلٰهًا لِّكَوْنِيْ اَوْ لَمْ يَكُنْ لَمْ (بقبرہ: 152) جب اس کا یقین میرے دل میں قرار پڑا پھر جائے گا تو میرے ہوتے ذکر الہی سے کچھ شک نہ ہوں گے۔ تیسری آیت یہ ہے اَللّٰهُ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ لَمْ يَخْلُقْ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ لَمْ يَخْلُقْ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ لَمْ يَخْلُقْ يَهْدِيْكَ لِمَنْ يَّشَاءُ (4)۔

اہم احمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انسان کی مثال اس شے کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ اور شیطان کے سامنے پڑی ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر کرم فرماتا ہے تو وہ شیطان سے لے بیٹا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر کرم نہ فرماتا ہے تو وہ شیطان کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا

كَثِيرًا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ ﴿١٠٩﴾

”مطل فرماتا ہے: ذاتی شے سے چاہتا ہے اور جسے اللہ کی کئی ذاتی توفیق ہے وہ کسی کئی بہت بھلائی اور بھلائی نصبت قبول کرتے مگر عقل مند“۔

اہم ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور انس نے ابی حاتم میں حضرت ابن عباس سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ حکمت سے مراد قرآن کے کلمات، صنوغ، حکم، احتساب، مقدم و مؤخر، عدل و حرام اور اس کی مثال کی معرفت ہے (4)۔



اہل اہل مراد ہے نے حضرت جواد علیہ السلام کی اہل ہاں رضی اللہ عنہ سے طریق سے مراد ہے وہ بت یا ہے کہ حکمت سے مراد قرآن ہے یعنی قرآن کی تفسیر ہے۔ ان کہاں فرماتے ہیں ان کی وجہ ہے کہ ان کو نیکو کار اور ناجر برحق ہے۔  
 اہل اہل انصاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اَلْحَکْمَةُ سے مراد قرآن ہے۔  
 امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اَلْحَکْمَةُ سے مراد قرآن ہے۔  
 امام محمد بن حنفیہ نے حضرت جواد علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ اَلْحَکْمَةُ سے مراد قرآن ہے۔  
 امام ابن جریر اور ابن کثیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اَلْحَکْمَةُ سے مراد قرآن کی تفسیر ہے۔  
 امام ابن ابی شیبہ نے حضرت جواد علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ اَلْحَکْمَةُ سے مراد قرآن کی تلاوت اور اہل میں خود فکر کرنا ہے۔  
 امام ابن جریر نے ابو العباس محمد بن عوف سے روایت کیا ہے کہ اَلْحَکْمَةُ سے مراد کتاب (قرآن) اور سنائی سمجھ ہے۔  
 امام محمد بن حنفیہ اور ابن کثیر نے حضرت جواد علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ اَلْحَکْمَةُ سے مراد کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ بیش پایہ سے اس کی صحیح سمجھو اور فرماتا ہے: (17)

امام ابن جریر نے حضرت ابو جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ اَلْحَکْمَةُ سے مراد قرآن ہے (18)۔  
 امام محمد بن حنفیہ نے حضرت جواد علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ حضرت سے مراد ہے کہ اصابت اور صحیح سمت ہے۔  
 امام محمد بن سید نے حضرت قناد اور محمد بن ابی بکر سے روایت کیا ہے کہ اَلْحَکْمَةُ سے مراد قرآن کی سمجھ ہے۔  
 امام محمد بن حنفیہ نے حضرت اصفہاک دمرقہ سے روایت کیا ہے کہ اَلْحَکْمَةُ سے مراد قرآن ہے۔  
 امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو العباس محمد بن عوف سے روایت کیا ہے کہ اَلْحَکْمَةُ سے مراد شہادت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی خشیت اور خوف پر حکمت کی دلیل ہے بحریہ روایت کی اَلْحَکْمَةُ مِنْ جِهَاتٍ اَللّٰهُ لَعَلَّوْا (ماظر: 28)  
 امام احمد نے ابو جعفر محمد بن خالد بن ثابت رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام کی زبان پر سے یہ الفاظ سنا ہے۔ حکمت کا اصل رب تعالیٰ کی خشیت ہے۔  
 امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو جعفر محمد بن عوف سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام کی خشیت سے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت معویہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت معویہ سے جو اللہ تعالیٰ سے اس سے افضل حکمت کو پایا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت مالک بن انس سے کہا حکمت عقل ہے اور یہ ہے کہ اس سے مراد ہے کہ حکمت دینی میں تکتہ (کچھ) ہے اور یہ ایک ایسا امر ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے دین میں داخل فرماتا ہے اور یہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ تو یہ فعل کو دیکھتے ہے کہ وہ تو کئے معاملات میں ضعیف

ہے اور اسود دین کو عالم ہے۔ اسے شخص کو لکھنا ہی ہے بصیرت حقا کی ہوتی ہے اور دین کے امور کے غافل کو اس سے محروم کیا رکھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے رسول کی کتب ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عکرم بن مرثد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں قرآن نبوت کا بحرِ حوا ہے اور یہی حکمت ہے جس کا نام کسی آیت میں ہے۔

امام ابن المذہب نے حضرت عروان بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی حکمت کی اصل ہے۔

امام بیہقی نے شعب الامان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن کا تیسرا حصہ پڑھا اسے (فیضانِ نبوت کا ٹکٹ عطا کیا گیا اور جس نے قرآن کا نصف پڑھا اسے (فیضانِ نبوت کا تیسرا حصہ عطا کیا گیا اور جس نے قرآن کے دو ٹکٹ تلاوت کیے اسے فیضانِ نبوت کے دو ٹکٹ عطا کیے گئے اور جس نے پورا قرآن پڑھا اسے پورا فیضانِ نبوت عطا کیا گیا۔ کیا صحت کے روز اسے کہا جائے گا پڑھا اور ہر ایک آیت کے بدلے میں ایک درجہ بند ہوگی کہ جتنا قرآن تیرے پاس ہے تمہیں وہی بے اس کو کہہ جائے گا پڑھو جس دو ٹکٹ لے گا اور شام کو کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ پس اس کے دائیں ہاتھ میں جنت ہوگی اور بائیں ہاتھ میں دوسری عقیقتیں اور یہی (۱)۔

امام طبرانی، حاکم اور بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اس نے اپنے پہلوؤں کے درمیان فیضانِ نبوت جمع کر لیا لیکن اس کی طرف دینی نہیں کی جاتی اور جس نے قرآن پڑھا پھر اس نے کسی دوسرے سے متعلق یہ خیال کیا کہ اس کو اس سے انٹھل غصہ ملی ہے تو اس نے اس سے بیزاری اور جس کو اللہ تعالیٰ نے پڑھایا اس کو چھوڑا سمجھا صاحب قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ غصہ کرے اس سے جو اس کے ساتھ غصہ کرے اور جہالت کا مظاہرہ نہ کرے اس سے جو اس سے جہالت کا مظاہرہ نہ کرے جب کہ اس دل میں کلام اللہ ہے (۲)۔

امام ابن قیم نے حیدر اللہ بن ابی نسیب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے کنانی کرنے والے! پڑھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے لَمْ يَطْعَنْ يَطْعُوْنِي بِمَنْ لَمْ يَطْعَنْ يَطْعُوْنِي۔ سفیان فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ دہم میں سے نہیں جو قرآن کے ساتھ مستغنی نہ ہو (۳)۔

امام ابوہریرہ الطرانی اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ جو میں سے نہیں جو قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ نہ پڑھے یا یہ سنی کہ جو قرآن کے ساتھ مستغنی نہ ہو۔

امام ہزار نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ جو میں سے نہیں جس نے قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ نہیں پڑھا۔

امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور

مرض کی سیر خاندان مسکین ہے وہ کسی چیز پر کار نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے خاندان سے کہا کیا تو کچھ قرآن پڑھتا ہے؟ فرمایا ہاں سورت پڑھ۔ اگر نے تلاوت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاہ بائی تیرا خاندان تو کئی ہے۔ میں وہ جو موت اپنے خاندان کے ساتھ رہی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو عرض کی اے کے نبی! اللہ تعالیٰ نے تم پر رزق کثرت فرمادیا ہے۔ امام طبرانی اور بیہقی نے الشعب میں حضرت ابو امامہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے نبی صلا کا حصہ خریدا ہے اور مجھے اس پر اتنا خانا منع ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا میں تجھے اس سے زیادہ منع پانے والے کی خبر نہ دوں؟ انہوں نے کہا کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس سے زیادہ منع پانے والا ہو؟ فرمایا ایک شخص جو کسی آیات کو سمجھے وہ شخص چلا گیا اور وہ آیات سمجھ لیں۔ مگر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس کے حلق تھایا۔ امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں وہ ایک شخص کو ایک آیت سمجھتا ہے پھر فرماتا ہے اس آیت کو سمجھ لے کیونکہ یہ میرا اس تمام سے بہتر ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے حتیٰ کہ آپ تمام قرآن کے حلق کی فرماتے۔

امام طبرانی نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں تم میں سے کسی کو کتنا پائے گا اگر تم صبح کھانا شہر کو جاؤ گے تو تمہارے لئے چار اونٹنیاں ہوں گی۔ فرماتے تھے وہ کچھ ہے میں کیسے کتا سور ہے جا سکتا ہوں اگر تم میں سے کوئی کچھ پائے اور اللہ تعالیٰ اس کتاب کی کوئی آیت سمجھے تو پاس کے لئے کئی چار اونٹنوں سے بہتر ہے حتیٰ کہ آپ نے بہت سی قند و سدا کی۔ امام بیہقی نے الشعب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے تمہارے گرد و کیا قریم سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ جب وہ ہمارے لوٹ کر آئے تو وہی آیات تلاوت کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر آیت کے بدلے ایک بکلی لکھتا ہے (۱۱)۔

امام ابو ار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور مگر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے اس میں خیر زیادہ ہوتا ہے اور وہ مگر جس میں قرآن لکھ پڑھا جاتا اس میں خیر کم ہوتی ہے۔ امام بیہقی نے فضل المعلم اور ریاست المصلحین میں اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قرآن خیر ہے اس کے بعد کچھ نہیں ہے اور قرآن کے بغیر غن نہیں ہے۔

امام بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی نے رجاہ النور سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی حفاظت نصرت و مافرا کی اور اس نے کسی اور کے حلق یہ سن کیا کر اسے اس سے افضل چیز عطا کی گئی ہے تو اس نے اللہ کی تعظیم و محبت کی یا شکر کی۔

امام بیہقی نے حضرت سرور بن جبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر تعلیم و تربیت کرنے والے کی تعلیم و تدریس کریم کریم کا حق پڑا جب ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تعظیم بخشی ہے جس کو نہ چھوڑا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم کو آیت نازل نہیں فرمائی مگر تم کو ان پر پابندی ہے کہ حد تک اس کے تحت داخل کاظمہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کا جو تصور و مراد ہے وہ یاد رکھیں۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین سے سب سے پہلے علم اٹھایا جائے گا، سب سے پہلے علم کی یاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اٹھایا جائے گا، فرمایا میں نے۔ بلکہ جس کی تعلیم دیتے ہیں، اسے دہوت ہے چنانچہ اسے مانر یا جو اس کی تائید کو جانتے ہیں، دہوت ہو جائے گی اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جو اپنی غرور و تکبر کے مطابق اس کا مطلب جان کر رہ گئے۔

امام ابن جریر اور بخاری نے الشعب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: جب عمر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کی اس آیت سمجھ لینے تو ہم اس کے بعد والی دس آیات نہیں سمجھتے تھے حتیٰ کہ پہلی دس آیات کو جان لینے تھے۔ شریک سے پوچھا گیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم ان پر عمل کرنا جان لیتے تھے۔ فرمایا: ہاں۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابن جریر، ابن المنذر، ابوالمرثبی نے فضل العظم میں حضرت ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: میں اس صحابی نے بتایا جو ہمیں قرآن پڑھا: تھا کہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس آیات سمجھتے تھے۔ پھر دس والی آیات نہیں سمجھتے تھے حتیٰ کہ پہلی دس آیات کا ہم اور عمل جان لیتے تھے فرمایا ہم نے علم اور عمل دونوں سمجھے (۱)۔

امام طبرانی نے الاسناد میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: میں نے زندگی کا کچھ عرصہ گزارا ہے، ہم میں سے کوئی قرآن سے پہلے ایمان لاتا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی سورت نازل ہوتی تو ہم اس کے حلال و حرام کو جانتے تھے اور ہمارے لئے مناسب نہیں تھا کہ ہم اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سورت سمجھنے جس میں حرام قرآن کو سمجھنے ہو پھر میں نے کئی افراد دیکھے وہ ایمان سے پہلے قرآن پڑھتے تھے۔ ہاں اس وقت فافو ہے آخر تک قرآن پڑھتے ہیں لیکن نہیں یہ معلوم نہ ہوتا کہ قرآن سے کیا حکم یا بے کار کی چیز سے منع فرمایا گیا ہے یا نہ مناسب نہیں ہے اور وہی کجگوئی طرح قرآن کو تکبیر نامناسب نہیں۔

امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حکمت آئینہ) کہ مومن کی مشدہ (بہداشت) ہے جہاں سے اس کو لے لے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

امام احمد نے ابو ہریرہ میں حضرت کھول سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چالیس دن اللہ کے لئے انعام کیا، ستارہ کی اس سے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے قطرے پھوٹتے ہیں۔

امام ابونعیم نے ابوالخیر میں حضرت کھول من ابی ابوبکر انصاری رضی اللہ عنہ کے طریق سے فرمایا روایت کی ہے۔

امام طبرانی نے ابوالامارہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: بڑا علم اس کی مجلس کو، ہم کچھ دیکھا، کا کام بن اللہ تعالیٰ کی مرادوں کو حکمت کے لئے اس طرح زندہ کرتا ہے جس طرح مردہ زمین کو بارش کے قطرے سے زندہ کرتا ہے۔

امام بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت امین مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے گھر میں ایک دو جس کو اللہ تعالیٰ نے ہاں عطا فرمایا پھر اس کو قحط پر خرچ کرنے کی قہقہی بھی عطا فرمائی، دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی پھر وہ اس کے ساتھ فیصد کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے (۱)۔

امام بخاری نے اشعہ میں یزید بن لاغیر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقابلہ نہیں ہے مگر وہ آدمیوں سے ایکہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت عطا کی ہو پھر وہ اس کی دن اور رات کو تلاوت کرتا ہو اور اس میں غور و فکر کرتا ہو تو قحط نہیں آتا ہے، اللہ تعالیٰ نے جو عطا کر دیا وہ اس سے خرچ کرنا ہے اور موقوف کرنا ہے، ہنسی کوئی شخص کہتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسی ہی دولت عطا فرماتا جس میں اس کو عطا کی گئی ہے تو میں بھی اس سے مدد کرتا۔ ایک شخص نے کہا ایک شخص میں جو بہت دولت ہوئی ہے (اس کی کیا تعذبات ہے؟) فرمایا ابن زیدوں مفتوں کے برابر نہیں جتنا اپنے مالکوں کے پیچھے چلتا ہے۔

امام بخاری، مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی کچھ بوجھ عطا فرما دے (۲)۔

امام ابو یوسف نے حضرت معاویہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جس سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی کچھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور جس کو دین کی کچھ عطا نہیں ہوئی اس سے دین سے کچھ حاصل نہیں کیا۔

امام احمد، داؤد، طبرانی نے حضرت امین مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی کچھ عطا فرماتا ہے اور حیات کا اسے اہتمام فرماتا ہے۔

ماہم طبرانی نے حضرت امین عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضل عبادت اللہ ہے اور فساد دین بقیہ کی ہے۔

امام احمد، داؤد، طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے حضرت فضل العظمیٰ میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کی انہیات عبادت کی فضیلت سے افضل ہے اور تمہارا بھروسہ دین بقیہ کی ہے۔

امام طبرانی نے ابو داؤد میں حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا علم، کثیر عبادت سے بہتر ہے اور انسان کے لئے یہ نیکو کار کاٹی ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور انسان کے لئے یہ جہالت کاٹی ہے جب وہ اپنی مائے پر غور نہ کرے۔

ماہم طبرانی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو نئے مالے نے علم کی انہیات کی مثال کوئی چیز نہیں کہ کسی جو انسان کو عبادت کی طرف لے جائے یا اس کو گمراہی سے روکتا ہے اور اس کو دین اس وقت تک مستقیم نہیں ہوتا جتنی کہ اس کی عقل مستقیم ہو جائے۔

امام بن ماجہ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ: "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور انہوں نے فرمایا: "جو شخص نماز میں ایک آیت پڑھ لے، جس سے سو رکعت نماز پڑھنے سے بھرتے ہو، تو اسے پڑھ جائے اور ظہر کا ایک باب پڑھے وہ اس پر ملے گا سو سال کی عمر، یہ سزا رکعت نماز پڑھنے سے بھرتے ہو۔"

امام احمد بن حنبل نے فطری طور پر فیضانِ ازل سے واسطیٰ زور بخشی نے اعصاب میں مغز کے اہم جز پر مبنی ایک حدیث روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جس شخص کو نہ سنے اللہ کی وحی عبادت نہیں ہے اور ایک فقید تیسویں پر ہزار عابدوں سے زیادہ اہم دینی ہے اور نہ ایک ستون ہے اور نہ دین کا انھوں فقید ہے۔ ابو یوسف نے فرمایا میں ایک لوحی جنوں کو دیکھا کہ وہ فرمایا کہ میں نے اللہ کی وحی کو نہ سنا ہے۔ (۱۰۱)

۱۰۔ توحید اور امریکہ نے حضرت ابراہیم و ایشیہ علیہ السلام سے اور نبیوں کے فرامات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامات اور نصیحتیں ایسی ہیں جو مانع مگر جمع نہیں ہو سکتیں، چھوٹا دل نہیں اور دل کی سمجھ (۱۰)۔

موجودہ اپنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ علی کی نصیحت، غایت ہے انھیں سے دین کا دار و مدار تقویٰ کا ہے (۱)۔

امام علیؑ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ رضی اللہ عنہ سے یہ کیا بنا فرماتے ہیں: اے اللہ کے رسولؐ کے فرمایا تمہارا  
 صحابہ، دو علامات سے آگاہ رہو: تمہارے غلام میں سے جو عمل دوسے بے گناہوں سے زیادہ

۱۸۔ ہم بدھتی کے لشع میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں دس لاکھ غنیمتوں کو فروزا یہی  
میں سمجھتا ہوں جو خدا تعالیٰ نے میرے لئے کھلی کتاب افضل نمبر ۱۵۱۔

انامتہ نبیؐ نے قصہ بن احمد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں کا فیصلہ کرے گا تو قیامت کے روز اپنی کرسی پر بیٹھ کر حضورؐ سے فرمائے گا کہ میں نے اپنے ہمراہ مومن تیرے نہیں دکھا تھا مگر اس لئے میں تمہاری لغزشوں کو مخالف آدمیوں اور مجھے کوئی مردمان نہیں (میں سے تیار ہوں) (76)

ہمارے طریقے سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس کے دروازے پر نہ آؤ اور وہاں سے کچھ نہ ملے اور نہ ہی کچھ ملے گا۔ اے علماء و علماء کرام! اے علماء کے مراد! میں نے تمہارے اندر، تمہارے لئے نہیں رکھا تھا کہ میں تمہیں عذاب دوں۔ جاؤ میرے تمہیں معاف کر رہا ہے۔

وَمَا أَلْفَعْتُمْ مِنْ ثَقَفٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذِيرٍ إِنْ اللَّهَ يَعْزِلُ وَمَا

2. شعب الإيمان بطريقه 2، حتى 1204 (1204م)

1- حسن بن محمد طبرستانى (1143/1149) «تفسير القرآن» مكتب العلماء ج 1

4. مکتوبہ: جنم 19، ستمبر 1938 (10369) / علم و فن: علوم، انگریزی

2. (1972) علم 5، ص 49 (2684) مجموعہ کتب مجلس اہل سنت

ع. شعبہ اریزون، جلد 2، صفحہ 1711:25

٥- نظاميہ (135) (286)

7-تاریخ: 2-مهر 1391 (1501)

## الْمُطْلِقِينَ مِنَ الْأَصَابِ ۝

”اور جو تم غیغ کرے سو راست ہے، جو تو یقیناً اللہ تعالیٰ سے جانتا ہے اور تمہیں ہے حالہوں کے لئے کوئی حد کا۔“

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، داود ابن ابی نعیم نے حضرت زہیر و مرثانہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں یہ علمہ کا معنی یہ ہے کہ اللہ اس کو شر کرتا ہے (۱)۔

امام عبد الرزاق اور سفار نے اسے اسے جناب ابن عوف، ابن الحرث بن عصفیٰ کے طریق سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ عبد اللہ بن زہیر رضی اللہ عنہ نے بھی یا صید کے حلق فرمایا جو انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عطا کیا تھا، اللہ کی قسم جانکر رک جائے ورنہ میں اس کو روک دوں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا یہ عبد اللہ بن زہیر رضی اللہ عنہ کے کہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں، حضرت عائشہ نے کہا اللہ کے لئے خدا رب کو میں عبد اللہ بن زہیر سے بھی بات نہیں کروں گی، حضرت عبد اللہ بن زہیر نے مہاجرین کی سفارش طلب کی جب جدائی کا وقت زیادہ لگسا ہو گیا تھا، حضرت عائشہ نے کہا اللہ کی قسم میں ان کے متعلق کسی کی سفارش قبول نہیں کروں گی اور جو میں نے نہ فرمائی ہے اس کو بھی نہیں کروں گی۔ جب وقت زیادہ گزر گیا تو ابن زہیر نے مسعود بن عمرو بن عبد الرحمن بن اسود بن عبد الوہب رضی اللہ عنہم سے بات کی یہ دونوں حضرت زہیر سے تعلق رکھتے تھے، عبد اللہ بن زہیر نے کہا اللہ کا کہہ کیا تم دونوں مجھے حضرت عائشہ کے پاس نہیں لے جاؤ گے کیونکہ اس کے لئے میرے ساتھ قطع تعلقی کی ضرورت ماننا حلال نہیں ہے، مسعود اور عبد الرحمن اپنے ہو پر چادریں لپیٹے ہوئے آئے، حضرت عائشہ سے اجازت طلب کی، عرض کی السلام علی النبی ورحمۃ اللہ و بركاتہ، ابو کالہ کیا تمہارا اندر کے نی اجازت ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا، داخل ہو جاؤ انہوں نے کہا تم لوگ سے ابوالموئین! حضرت عائشہ نے کہا ہاں غلام داخل ہو جاؤ۔ حضرت عائشہ کو معلوم نہیں تھا کہ ان کے ساتھ ابن زہیر بھی ہے۔ جب داخل ہوئے تو ابن زہیر بھی ان کے ساتھ جناب میں داخل ہوئے اور حضرت عائشہ سے ملے اور دودھ کر انہیں دلائے دینے لگے، مسعود اور عبد الرحمن نے بھی حضرت عائشہ سے واسطے دے کر سفارش کی، دونوں زہیر سے بات کریں اور ان کی عرض کو قبول فرمایا، ان دونوں نے کہا کیا تجھے معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قطع تعلقی سے منع فرمایا ہے اور کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع تعلقی رکھے۔ جب انہوں نے بہت زیادہ اصرار کیا اور نصیحت کی تو حضرت عائشہ انہیں نصیحت کرنے لگیں اور آپ رو بھی اسی شخص اور غلام یا اس نے نہ فرمائی ہے اور نہ لاؤ تاؤ تاؤ حاجت ہے وہ لوگ اپنی بات پڑانے رہے حتیٰ کہ حضرت عائشہ نے عبد اللہ بن زہیر سے بات کی۔ پھر آپ نے اس خدا رب کو وجہ سے چالیس غلام آزاد کئے تھے، چالیس غلام آزاد کرنے کے بعد بھی جب آپ کو اپنی ضرورت کا زیادہ تھا تو آپ انہیں کتاب کا رو پڑے آنسوؤں سے فرہو ہوا (۲)۔

امام ابن ابی حاتم نے عبد اللہ بن حمیرہ والی کتب سے روایت کیا ہے کہ آپ شخص ان کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے نہ فرمائی





امام بخاری، مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ انسان کو وہ چیز نہیں پہنچتی جس میں اس کی تقدیر میں نہیں لکھی بلکہ نہ کبھی اس تقدیر سے موافقت کر جاتی ہے جو میں نے اس کے لئے لکھی ہوئی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ بخش سے اس کے ذریعے مال کالتا ہے۔ میں وہ مال خرچ کرتا ہے جو اس سے پہلے خرچ کرنے کے لئے تیار تھا (۱)۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بڑے شخص کو دیکھا جو اپنے بیٹوں کا سہارا لے کر بیٹھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اس نے کہہ دیا میں چل کر جانے کی ذمہ داری ہے آپ ﷺ نے فرمایا یا انسان جو اپنے آپ کو خدا اب سے دے دے اللہ تعالیٰ اس سے غنی ہے (بخاری نے اسے سوار روئے کا فہم دیا (2)۔

امام مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بڑے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اس کو کیا ہوا اس کے بیٹوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے ذمہ داری سنبھالی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے کچھ سوار ہو جا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہاری میری سے غنی ہے (3)۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میری بہن نے بیت اللہ کی طرف نکلے پاؤں میں کر جانے کی ذمہ داری بھرا میں نے لکھ لیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کے متعلق مسئلہ پوچھوں۔ میں نے مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے چلنا چاہیے اور سوار ہو جانا چاہیے (4)۔

امام ابوداؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے ذمہ داری کو دو پیدل حج کر کے لے لی اور وہ اس کی حالت میں کھینچتی تھی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری بہن کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے وہ اسے چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے اور ایک اونٹ بٹنی دے (5)۔

امام ابوداؤد اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری بہن نے پیدل حج کرنے کی ذمہ داری ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری بہن کی تکلیف کا کچھ نہیں کرے گا اسے سوار ہو کر حج کرنا چاہیے اور اپنی قسم کا کفارہ دینا چاہیے (6)۔

امام ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اہلی بہن کے متعلق نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے نکلے پاؤں طبرہ پہننے کے حج کرنے کی ذمہ داری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے حکم دو کہ وہ دو پہنے اور چلے اور سوار ہو جائے اور تین دن کھدوڑے رکھے (7)۔

امام بخاری، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے خطبہ روزِ ثارِ قدر پڑھے جسے کو آیتِ فطیخ صبح میں کھڑا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے مطلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ بوا امرائیل ہے اس نے کھڑے ہوئے اور نہ بیٹھے اور سایہ نہ لینے اور کلام نہ کرنے اور روزہ رکھنے کی خبر دینی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے تلازمہ کرنی چاہیے، اسے ساتے میں بیٹھنا چاہیے اور اسے روزہ مکمل کرنا چاہیے (۱)۔

امام ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے نذر مانی جس کا نام نہ تھا تو اس کا کفارہ، قسم والا کفارہ ہے۔ اور جس نے گناہ کی نذر مانی اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جس نے ایسی نذر مانی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جس نے ایسی نذر مانی جس کو وہ پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہے اس کو نذر پوری کرنی چاہیے (۲)۔

امام نسائی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نذر کی دو قسمیں ہیں جو نذرِ اللہ کی اطاعت کے بارے میں ہو وہ اللہ کے لئے ہے اور اس کو پورا کرنا لازمی ہے اور جو نذر اللہ کی نافرمانی کے مطلق ہو وہ شیطان کے لئے ہے اور اس کا پورا کرنا نہیں ہے اور وہ محض وہ کفارہ ہے جو قسم کا دیا جاتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، نسائی اور حاکم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نذر مانی اور قسم میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ، کفارہ یکمیت ہے (۳)۔

امام حاکم نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہر عہد میں حدیث کا حکم دیا اور مسئلہ کرنے سے منع فرمایا۔ فرمایا یہ ہے کہ ناک کاٹ دیا جائے اور پیدل حج کرنے کی نذر سے منع فرمایا جس کو پیدل حج کرنے کی نذر نہ ملے وہ پیدل حج کرے اور سوار ہو جائے (۴)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں نے شام تک قیعتون پہاڑ پر پردہ کھڑے ہونے کی نذر مانی ہے۔ ابن عباس نے فرمایا شیطان نے وہ کہہ کیا ہے کہ میری شرم کا گوہر جو نہ کروے اور تمھو پر لوگوں کو ہنسائے اپنے گھر سے کہیں لے اور مہرا سو کے پاس دو رکعت چھ (۵)۔

امام جہاد نزاری اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نذر کی چار قسمیں ہیں جس نے مطلق نذر مانی نام نہ تھا تو اس کا کفارہ، کفارہ قسم ہے اور جو مصیبت کی نذر مانی اس کا کفارہ بھی کفارہ قسم ہے اور جس نے ایسی نذر مانی جس کے پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ بھی کفارہ قسم ہے اور جو ایسی نذر مانی جو پوری کر سکتا ہے تو اسے وہ نذر پوری کرنی چاہیے (۶)۔

۱۔ سنن ابوداؤد جلد ۲، صفحہ 563 (2128) مطبوعہ مکتبہ العلمیہ بیروت

۲۔ سنن ابوداؤد جلد ۲، صفحہ 11۰

۳۔ بیہنا جلد ۴، صفحہ 340 (7843)

۴۔ مستدرک ما قبلہ جلد ۴، صفحہ 339 (7840)

۵۔ بیہنا جلد 3، صفحہ 89 (12+85)

۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 3، صفحہ 67 (12153)



امام جہانم نے حضرت امین محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مظلوم کی ہمدعا تیرے لیے کیونکہ وہ آسمان کی طرف اس طرح بلند ہوتی ہے گویا کہ شعلہ ہے (۱)۔

امام طبرانی نے تہذیب میں یہ روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں آدمیوں کی دعا قبول ہوتی ہے واللہ، مگر فراموش ہو۔

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے مگر چھ روز تک ہونگی یعنی اس کے لیے جو رکاوٹیں اس کی اپنی ہوتی ہیں۔

امام طبرانی نے حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو دعائیں ایسی ہیں جن کے درمیان اور انسان کوئی کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا مظلوم کی دعا اور دو شخص جو اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے (۲)۔

امام طبرانی نے حضرت خزیمہ بن ضبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مظلوم کی دعا سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں ہے اور پھر اٹھائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عزت اور جلال کی قسم میں تیرے وارثوں کا اگر یہ کچھ عرصہ بعد نہ کر دوں گا (۳)۔

امام احمد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مظلوم کی ہمدعا تیرے لیے کیونکہ اس کے سامنے حجاب نہیں ہے۔

امام طبرانی نے ناوہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے سخت غصہ آتا ہے اس پر جو ایسے شخص کا حکم کرتا ہے جس کا میرے سوا کوئی مددگار نہیں ہے۔

امام ابو یوسف الخلیفہ بن جعفر نے کتاب نوحۃ میں حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ جو کہ بتوئی فرماتا ہے میری عزت و جلال کی قسم میں تو اسے جلدی اور بڑے ہر صورت میں انتقام لوں گا اور میں اس شخص سے بھی انتقام لوں گا جو مظلوم کی دعا کرنے پر تیار نہ ہو پھر بدہ نہ کرے۔

امام اصحابی نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب حقوق کو یہود فرمایا تو وہ اپنے سر اٹھائے اپنے قدموں پر نہ اتر کر نہ ہوئے اور عرض کی یا رب تو کس کے ساتھ ہے فرمایا میں مظلوم کے ساتھ ہوں حتیٰ کہ اس کا حق اس کو ادا کیا جائے۔

امام مردادیہ الامام ابی نے اتریب میں حضرت امین عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپ کر پھرنے لگا حتیٰ کہ وہ ایک ایسے شخص کے پاس گیا جس کی ایک گائے تھی وہ گائے شام کے وقت وہیں

1۔ ابی حاتم، بیہود، ۱: ۳۸۳ (۱۹) 2۔ بخاری، ص ۱۱۹ (۱۱۲/۱۲) ۳۔ مظلوم، ص ۱۱۹ (۱۱۲/۱۲)

3۔ بخاری، ج ۱، ص ۱۱۹ (۱۱۲/۱۲)

آئی اور اس کا دودھ دوبا گیا تو دودھ میں گائیکوں کے دودھ کے برابر تھا بادشاہ کے دل میں خیال آیا کہ وہ یہ گائے لے لے گا۔ جب دوسرے دن گائے چر گا، میں چرنے کے لئے گئی اور شام کو واپس آئی تو اس کا دودھ دوبا گیا آج اس کا دودھ ہندو گائیکوں کے دودھ کے برابر تھا۔ بادشاہ نے گھر کے مالک کو بلا دیا اور کہا کہ مجھے اپنی گائے کے متعلق تھاؤ کیا یہ بچہ کسی دوسری چرگا، میں چرنے کے لئے گئی تھی اور اس نے آج کئی دوسرے گھات سے پانی پیا ہے۔ اس نے کہا انکی کوئی بات نہیں ہے چرگا، میں وہی وہی تھی اور گھات بھی وہی تھا۔ بادشاہ نے کہا بھراؤ آج اس کا دودھ دیکھو کم ہو گیا ہے۔ گائے کے مالک نے کہا میرا خیال ہے کہ بادشاہ نے اس کو لینے کا ارادہ کیا ہے اس وجہ سے اس کا دودھ کم ہو گیا ہے۔ جب بادشاہ ظلم کرتا ہے یا ظلم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو برکت اٹھ جاتی ہے۔ بادشاہ نے پوچھا بادشاہ اچھے نیچے جان لے گا اس نے کہا بات اس طرح ہے جو میں نے کہی ہے۔ بادشاہ نے اپنے سب سے دل میں پوچھا کہ کیا کرے گا اور نہ یہ گائے لے گا اور نہ اس کا مالک بچے گا اور نہ ہی اس کی ملک میں نہ ہوگی پھر جب اگلے روز گائے چرنے کے لئے گئی اور شام کو واپس آئی تو اس کا دودھ دوبا گیا تو میں گائیکوں کے برابر اس کا دودھ تھا بادشاہ نے اپنے دل میں کہا اور صبر حاصل کی کہ بادشاہ جب ظلم کرتا ہے یا ظلم کا ارادہ کرتا ہے تو برکت اٹھ جاتی ہے اس لئے میں ہمیشہ عدل کروں گا اور بہتر عدل کرنے والا ہوں گا۔

امام الاصہبانی نے سید بن عبد الصخر سے روایت کیا ہے کہ جو نیکی کرے اسے ثواب کی امید کرنی چاہیے اور جو برائی کرے اسے جزا کا اندازہ نہیں کرنا چاہیے اور جو غیر حق کے عزت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اس کے ساتھ اسے ذلت دے گا اور جو ظلم کے ساتھ مل جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بغیر ظلم کے اسے فخر کا وارث بنائے گا۔

امام احمد نے ابو یوسف، ابوبکر بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو فقراء کے اموال سے غنی بنے گا میں اسے فقیر بنا دوں گا اور ہر ایسا گھر جو کمزوروں کی قوت کے ساتھ بنے گا میں اس کا انجام خراب کر دوں گا۔

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ قَبِيلَتَيْهِ ۖ وَإِنْ تَخْفَوْهَا وَتُوْتُوهَا الْفَقْرَآءَ فَهُوَ

عَزِيزٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

”اگر ظاہر کرو (اپنی) خیرات تو بہت اچھی بات ہے اور اگر پوشیدہ رکھو صدقوں کو اور دو انہیں بغیر اس کو تو یہ بہت بہتر ہے تمہارے لئے اور (صدقہ کی برکت سے) امتداد سے قائم سے تمہارے بعض غنا اور اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا رہے جو خیر دار ہے۔“

امام ابن جریر، ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ظنی صدقہ خیر طریقہ سے دینے کا اعلان صدقہ پر ستر گن فضیلت دی ہے اور فرضی صدقہ عاقلانہ دینے کو خیر طریقہ پر دینے سے بیکس دو گن فضیلت دی ہے، اسی طرح تمام اشیاء میں فرائض و فرائض کا حکم ہے (۱)۔









تجميع صوفات سے انکس ہے اور صوفات پر روزے کا انکس ہے اور روزہ؟ کہ ہے: محال ہے۔

اگر ہم انی دین کے سب سے بڑے حوالہ یعنی تفسیر قرآن سے روایت کیا ہے تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کا ایک دینار یا ایک درہم کو اللہ کے راستے میں خرچ کرے گا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ سات سو نوادہ لکھ دے گا۔ (مسند احمد، ج ۱، ص ۱۰۰)۔

میرا یہ بھی ہے کہ حضرت محمدؐ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں نے اپنے لیے ایک کھجور کا ٹکڑا لیا ہے اور اسے اپنے گھر کے لیے رکھ دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ کھجور کا ٹکڑا تو میرا ہے، میں نے اسے اپنے گھر کے لیے رکھ دیا ہے۔

اگر ہم ان نبیوں کے احکامات کو عین کلمہ بلفظ منقول کرنا چاہیں تو اس سے روایت کی یہ فرمائش کی جائے گی کہ انہیں منقول کیا گیا ہے۔ اگر ہم ان نبیوں کے احکامات کو عین کلمہ بلفظ منقول کرنا چاہیں تو اس سے روایت کی یہ فرمائش کی جائے گی کہ انہیں منقول کیا گیا ہے۔ اگر ہم ان نبیوں کے احکامات کو عین کلمہ بلفظ منقول کرنا چاہیں تو اس سے روایت کی یہ فرمائش کی جائے گی کہ انہیں منقول کیا گیا ہے۔

ابن حجر، ابن خرداد بہ اور بخاری نے اشباح میں حضرت علقمہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں نے اپنے ہمراہیوں کو لوگوں کے درمیان فیصلہ دیا۔ (۱۳۵)

اور ابن خزیمہ اور دیگر محدثین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یاد ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہمراہیوں کو لوگوں کے درمیان فیصلہ دیا۔ (۱۳۶)

۱۔ امام احمد بن حنبلہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے منہ سے فرمایا کہ: "مَنْ رَأَى نَبِيًّا فَقَدْ رَأَى رَبَّهُ" (جو نبی کو دیکھے وہ اپنے رب کو دیکھ گیا)۔ (5)۔

۲۔ ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "مَنْ رَأَى نَبِيًّا فَقَدْ رَأَى رَبَّهُ" (جو نبی کو دیکھے وہ اپنے رب کو دیکھ گیا)۔ (6)۔

۱. مستند الجلی مجلد ۲، صفحہ ۲۶۶ (۱۹۹۵) (المجلد ۲، کتاب ۲، ص ۲۶۶) =

[illegible]

4. مستند: 1. ص 576 (1518)  
و. ا. جلد 1 ص 577 (1521)

6. تعجب: اینجانب بهر حال 47/21 کلا

1000



انہی اہل ثقیل، جباری اور مسلطہ نے حضرت عذرا بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ طریقہ سنا ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا وہی کلام خدا ہے اور کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ میں دوسرا نیز صرف دیکھے گا تو وہ دیکھے گا جو میں نے تک اہل اہل کے اور بائیں طرف دیکھے گا تو وہی دیکھے گا جو میں نے برائے اول کے ہوں گے اور اسے سنائے گا کہ نہ دیکھے گا۔ پس آگ سے بچو مگر یہ تمہارے اہل کفر کے ساتھ (۱)۔

۱۰۔ اہم احمد نے حضرت جن صاحبِ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کو اپنا بیچ، آؤں، سے، بچا جائے اگرچہ کھجور کے ایک گڑے کا تھ ۲۔

امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے عائشہ اپنے نفس کو آئینہ سے خرید لے گا کہ چہ مجھ کو کے آئینہ کمرے سے جو۔ یہ کہ حدیث مجھ کے کی بھوک اس طرح غصہ کرتا ہے جس طرح میرا غصہ اس کی بھوک ختم کرتا ہے۔

ماسٹر اور اربابِ عقل نے حضرت ابوبکر الصديق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مائے بین میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر پر فرما دیا ہے۔ "تو بچہ اگرچہ مجبور ہے ایک کزلے کے ساتھ ہو۔ کیونکہ صمدیہ چیز کو یہ حاکم دیتا ہے، بری موت کو دودھ کرتا ہے اور بھوک کی بھوک اس طرح مٹاتا ہے جس طرح سیر شخص مٹاتا ہے (۱)۔"

امام ابن جریر نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مائتہ چار رسول اللہ ﷺ نے قرآن پڑھا اور اس کی تلاوت میں ایک شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اور اس نے ساتھ ساتھ اپنے عبادت خانہ میں عبادت کی زمین پر بارش ہوئی اور وہ بہتر ہو گئی، وہاں نے اپنے عبادت خانہ سے جھانک کر دیکھا تو کہا اگر میں عبادت خانہ سے بیچے ان لوگوں اور ان کے کارکنوں کو اور زیادہ خرچہ نسل کروں گا۔ وہ بیچے ان لوگوں کے پاس دو روئیاں تھیں، ان میں سے ایک روئیاں نے عبادت خانہ سے ایک عورت ملی وہ اس سے بچہ کرنے لگا اور وہ اس سے بچہ کرنے لگی تھی کہ وہ اس سے بدگامی میں ملوث ہو گیا، پھر اس پر غشی طاری ہو گئی۔ پھر وہ ایک سال میں جس فصل کے لئے ان لوگوں کو ایک سال آیا اس نے دو روئیاں لے لئے تاکہ اسے اشد بھوک ہو، پھر وہاں پر ایک سال کی ساتھ ساتھ اس کی عبادت کا وزن اس عبادت کے کیا گیا تو یہ ممکنہ اس کی بیٹیوں سے بڑھ گیا پھر ایک دو روئیاں جو اس نے صدقہ کی تھیں انہیں اس کی بیٹیوں کے ساتھ لایا گیا تو اس کی بیٹیاں بھاری ہو گئیں اور اس کی بیٹیوں کو بھی لگی۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ اور جعفی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک راہب اپنے گرجے میں سرفروشیوں کا کام کرتا رہا۔ پھر ایک محرمت آئی اور اس کے قریب رہنے لگی اس نے چھ دن تک اس کے ساتھ بیکار رہی کی بھڑا پریشان ہو اور پھر سے بھاگ نکلا وہ ایک مسجد میں آیا اور وہاں جس دن بچہ ولی کو فی چیز کھانا پیش تھا اس سے پاس ایک دینی آدمی گئی۔ اس نے اس کو روک کر کھانے کا آدھی دانہ اس طرف دے کر دیکھ کر اس کو دے دی اور آدھی دانہ اس طرف دے کر اس کو دے دی۔ ابن ابی شیبہ نے

1. صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 327، مطبوعہ دارالکتب خانہ کراچی  
2. فتاویٰ اسلامیہ، جلد 1، صفحہ 58 (BC) مطبوعہ دارالکتب خانہ کراچی

3. انسانیت پر ایمان، جلد 2، صفحہ 137 (378) مطبوعہ مکتبہ المدینہ، لاہور

اس کی زبان تھیں کرتے تے تے سب موت کو سمجھا جس اس نے اس کی روح قبض کر لی۔ جس اس کی ساتھ رسول کی عہدت ایک چارے میں رکھی گئی اور چھوڑ دیا کہ چنانچہ ایک چارے میں رکھا گیا۔ چھ راتوں کا نماز و عبادت مویا پھر رات کو لوگوں کے چارے میں رکھا گیا تو وہ عبادت کر رہے تھے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

ابو موسیٰ نے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جس کو نصف میں نصف کہا جاتا تھا راتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کیا تم جانتے ہو یا تو قرآن کو؟ ہم نے کہا ہوا قاشی کو پھاڑ دے اور یا نبی یا تو قرآن ہے جو طہر کے وقت اپنے آپ پر پڑا تو پالے۔ پھر یہ چھا کیا تم جانتے ہو یا قرآن کو؟ ہم نے عرض کی جس کی اولاد نہ ہو۔ فرمایا تو؟ وہ غصے سے کہتا ہے جس کی اولاد نہ ہو ان میں سے جو آگے نہ بھیجے ہو۔ پھر یہ چھا کر تم پر ہے جو اہل ملک (فقیر) کو ان سے آگے نہ بھیجے ہو (یعنی صدقہ وغیرہ نہ دے)۔

امام طبرانی اور ابی طریقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سے چھ آدمی کے لیے ایک کھڑک کے ساتھ ہو۔

امام ابی داؤد اور ابی یحییٰ نے شعب ابی یحییٰ میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ سے خرید لے اگرچہ کھجور کے ایک کلو سے کے ساتھ میں تجھے اللہ کی بکارت کچھ کا کما نہیں پہنچاؤں گا۔ اے عائشہ جس سے دو دانے سے کوئی رائی داہنی نہ جائے کرچہ اسے جلا کر ان کی کا کھر ہی۔ اے ابو ہریرہ (2)۔

امام مسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میں ہر ایک کے ہر عضو پر صدقہ کرنا ہوتا ہے جس پر تصدق صدقہ ہے، ہر حق (وَالْحَقُّ لِلَّهِ) صدقہ ہے ہر قبیل (وَالْقَبِيلَةُ لِلْقَبِيلَةِ) صدقہ ہے ہر کھجور (وَالْخَمْرُ لِلْخَمْرِ) صدقہ ہے۔ لیکن کا کھر یا صدقہ ہے۔ برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور چاشت کی (اور کفین) ان تمام کے کا کھر ہے (3)۔

امام ابی داؤد اور ابی یحییٰ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر جڑ پر ہر روز صدقہ کرنا واجب ہے کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بہت سخت امر ہے، اس کی کوئی طاقت رہتے؟ فرمایا لیکن کا حکم دینا۔ رات سے صبح کرنا صدقہ ہے اور اس سے تکلیف وہ چیز کا جانا صدقہ ہے، کھڑو آگ کا اٹھنا صدقہ ہے اور نہ زنی طرف تم میں کوئی جوق نہ اٹھاتا ہے وہ صدقہ ہے (4)۔

ابو طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے تین سو

1. مختلف ابن ابی شیبہ جلد 2 صفحہ 351/352 طبرانی مشیخۃ الاسلام جلد 2 صفحہ 340/341

2. مسند سلیمان جلد 2 صفحہ 351/352 طبرانی مشیخۃ الاسلام جلد 2 صفحہ 340/341

3. مسند سلیمان جلد 2 صفحہ 351/352 طبرانی مشیخۃ الاسلام جلد 2 صفحہ 340/341

4. مسند سلیمان جلد 2 صفحہ 351/352 طبرانی مشیخۃ الاسلام جلد 2 صفحہ 340/341

ماخذ جوڑیں، ان میں سے ہر ایک کی طرف سے دو صدقہ کرنا ہے لیکن انسان جو ہوتا ہے صدقہ ہے انسان کا اپنے بھائی کی کسی عباد میں معاونت کرنا صدقہ ہے، اپنی کامنات پانا صدقہ ہے، راست سے راستہ تاک چیز کا پانا صدقہ ہے (۱۰۱)۔  
امام ابوہریرہؓ نے روایت کیا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اپنے بھائی کے سامنے سکرانہ کو حیرے، نہ اسی میں صدقہ لکھا جاوے گا ہے اور اپنے بھائی کے ذول میں ذولین لکھا جاوے گا ہے اور ست سے تکلیف دو چیز کا پانا حیرے کے لئے صدقہ لکھا جاوے گا ہے اور کسی بھٹکے ہوئے کی راہ نمائی کرنا حیرے کے لئے صدقہ لکھا جاوے گا ہے۔

امام ابوہریرہؓ نے حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس قس قبیلہ کے کچھ لوگ میثاق کی کھنڈ چنے ہوئے (اور) تلواریں لٹکے ہوئے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کی حالت کو پسند کیا، آپ ﷺ نے غزائے بدری اور اپنے مکر فریفتہ سے گئے۔ پھر فریفتہ لائے غزائے بدری اور نعت کا وہ بندھ گئے، آپ ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کا حکم دیا اور صدقہ پر برا بھلا نہ کیا۔ کسی نے دینا صدقہ کیا تو کسی نے دینا صدقہ کیا کسی نے منہم کا صاع صدقہ کیا کسی نے کھجور کا صاع صدقہ کیا۔ یہ انصاف تو سنے کی عقلی لے کر آیا اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں پیش کی پھر لوگ متواتر اپنے صدقات اپنے ربِ حق کو آپ ﷺ نے کپڑوں اور کھانوں کے دو ڈھیر رکھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کو دیکھا وہ اس مرتبہ تک، اچھا چمے نہ ہوا۔

امام ابوہریرہؓ نے حضرت کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوفؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ پر برا بھلا نہ کیا تو یہ نبیؐ نے نہ کھڑا ہوا اور عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے میری عزت کے علاوہ کچھ نہیں۔ میں آپ کی گواہی ہوں یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی عزت صدقہ کرتا ہوں ان لوگوں پر جو مجھ پر ظلم کریں مگر، دینے والا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اپنی عزت کو صدقہ کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے تجھ سے یہ صدقہ قبول کیا ہے۔

امام ابوہریرہؓ نے حضرت سعید بن زید سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صدقہ پر برا بھلا نہ کیا تو سعید اٹھے اور عرض کیا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ پر برا بھلا نہ کیا ہے اور میرے پاس میری عزت کے سوا کچھ نہیں۔ میں نے اپنی عزت کو صدقہ کیا ان لوگوں کے جنہوں نے مجھ پر ظلم کیا، آپ ﷺ نے مجھ سے عرض فرمایا جب دوسروں کو تو پھر چھاپے بن نہ کہنا، یہ پھر اپنی عزت صدقہ کرنے والا کہاں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف سے یہ صدقہ قبول فرمایا ہے۔

امام ابوہریرہؓ نے عثم بن اوسؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ تمہارا صدقہ کریں، عثم نے پاس مال تو میں نہیں، آخر میں بھی صدقہ کے جواب میں سے ہے: اللہ اعلم۔  
سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، استغفر اللہ تم لیکن کا حکم دیا ہوا ہے، لوگوں کے راستے کا نشانہ دینا، جتنی اور پتھر دو کرو، اندھ کی رہنمائی کرو، اگلے پیرے کو نشانہ دینی کرو، کچھ کے اعانت طلب کرنے والے کی رہنمائی کرو،

جب کو تو ان کے ہاتھ کی جگہ نہ پناہ۔ مگر وہی اپنے طاقتور بازوں کے ساتھ مدد کر دیا یہ تمام تیری طرف سے صدقہ ہیں۔ تیرا اپنا بیوی سے ہم بہتر ہوں۔ اگر ہے۔ اور دوسرے کہا میرے بے اپنے تھناے شہوت میں کیسے اجر ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سارا کیا خیال ہے اگر تیرا بچہ پیدا ہو پھر وہ دانا ہو پھر تو اس کے اجر کی امید رکھتا ہو پھر وہ فاجر ہو جائے تو کیا تو اس کے ثواب کی امید کرے گا؟ عرض کی جی ہاں۔ فرمایا کیا تو نے اسے پیدا کیا تھا؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا تھا۔ فرمایا کیا تو نے اس کو ہدایت دی تھی؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دی تھی۔ فرمایا کیا تو نے اسے رزق دیا تھا؟ فرمایا ای طرح تو اس کو طمان میں رکھ اور حرام سے بچتا رہ کر، اگر اللہ چاہے گا تو اسے زندہ رکھے گا۔ چاہے گا تو اسے موت دے گا جب کہ تجھے اجر ملے گا۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، مسلم، دارقطنی نے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ کو یہ کہہ کر دینا کہ یہ اللہ سے ہے اور کوئی اسے نہیں نہ پائے جواسے قبول کرے (۱)۔ امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ مال سے بھی کی نہیں کرتے پھر تم صدقہ کرو۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں: میں ایک بھوتی ہوئی بکری صدقہ کی گئی۔ میں نے اس کے بازوؤں کے سوا سب صدقہ کر دیے۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بکری کا صدقہ کرنے کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا: سوائے اس بازو کے (جو تم نے اپنے لئے رکھا ہے) باقی سب تمہارے لئے ہے (۲)۔ امام ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، وصیفانی نے (ترغیب میں) اور ابن مساکر نے حضرت الشعمی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ: تمہیں یہ آیت کریمہ (ان تملکوا الصنادیق فبها فیہا) یاد کرو اور محمد رضی اللہ عنہما رحمہما علیہما متعلق نازل ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے نصف مال لوگوں کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا اور سید عالم بکری خریدی۔ تمام مال لے کر آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کا وعدہ۔ حضرت عمر نے حضرت ابو بکر سے کہا میں نے جب بھی تنگی میں آپ سے سبقت لے جانے کی کوشش کی تو آپ مجھ سے سبقت لے گئے۔

امام ابو داؤد، ترمذی اور حاکم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اس دن میرے پاس مال تھا، میں نے سوچا کہ آج میں ابو بکر سے سبقت لے دوں گا۔ بس میں اپنے نصف مال دیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال کے لئے کو چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا اس کی مثل (یعنی نصف مال)۔ ابو بکر اپنے گھر کا سارا سامان اٹھا لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ ابو بکر نے عرض کیا: جن کے لئے میں اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑا ہوں۔ میں نے کہا میں تجھ سے کبھی سبقت نہیں لے جا سکتا۔ (۳)۔



ہوئی۔ یہ لوگوں نے مشرکین پر صدقہ کیا (21)۔

۱۰۔ ان جریمہ میں سے ان میں سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں انصار کی قرطہ اور غنیمت کے ساتھ روایت کی اور قرأت تھی وہ ان پر صدقہ کرنے سے بچنے کے لئے ان کا حضور پر تھا کہ وہ اس پر قبول کر لیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (22)۔

۱۱۔ عبد بن عبد الرحمن بن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہیں فرمایا گیا ہے کہ چند صحابہ نے یہ آیت صاف پڑھ کر سن لی تھی کہ وہ روایت کر لیں۔ ان پر مذکورہ آیت نازل ہوئی (23)۔

۱۲۔ ابن جریر نے اس طرح سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب مسلمانوں میں سے کسی شخص کا کسی مشرک آدمی کے ساتھ دشمنی ہو تو وہ مشرک غریب ہو گا۔ مسلمان اس پر صدقہ نہیں کرتا تھا اور کہتے تھے کہ یہ میرے دین دار بھائیوں میں سے نہیں ہے ان پر یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی (24)۔

۱۳۔ ابن ابی نعیم نے اس جریمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے ان سے سوال کیا جو ان کے دین پر نہیں تھا۔ ان نے انہوں نے: یہ بے کار آدمی کیا پھر کیا کہ یہ میرے دین پر نہیں ہے۔ پس یہ آیت کریمہ نازل ہوئی لَيْسَ عَلَيْكَ عَلَيْهِمْ۔ امام شافعی اور ابن ابی نعیم نے حضرت خرواہ لہذا رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا یہ ہماری کتاب کے فقرہ پر صدقہ کریں وہی پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی پھر مسلمانوں کی اس امر پر اجازت کی تھی جو میرا اور ان شخص کا تھا۔ ابو القاسم آغا علی بن اُحضر (273)۔ (البقرہ: 273)

۱۴۔ ابن ابی نعیم نے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مسلمان پہلے دیوبند کے خرواہ پر صدقات کرتے تھے۔ جب مسلمانوں کے فقر اذیاد ہو گئے تو انہوں نے کہا ہم صرف مسلمان خرواہ پر صدقہ نہیں کریں گے۔ ان پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۵۔ ابن جریر، ابن ابی نعیم اور ابن ابی حاتم نے حضرت اسدی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں لَيْسَ عَلَيْكَ خُذْ خَيْرَ مَا مَشَرَكْتُمْ ہے۔ پھر فقہ کے ائمہ کو بیان فرما: اِلَّا بِمَنْفَعَةٍ آغَا لِي (273) (البقرہ: 273) (5)۔

۱۶۔ ابن ابی حاتم نے عطاء خراسانی سے روایت کیا ہے وَهَذَا يُشْفِقُنِي اِلَّا اِهْبِطًا وَجْهَ اللّٰهِ فرماتے ہیں جب تم رضائے الہی سے غرض کرے تو تم پر کوئی حرج نہیں کہ مائل کاغز کیا ہے۔

۱۷۔ ابن ابی حاتم نے حضرت انس رحمہ اللہ سے اس آیت کے تحت روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں کاغز (صدقہ) پہنے لے ہے۔ ممکن ہے کہ یہ بھی غرضی کرتا ہے رضائے الہی کے لئے کرتا ہے۔

۱۸۔ ابن جریر نے حضرت ابن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اَلَيْسَ بِكُمْ اَنْتُمْ لَا تَطْلُقُونَ فرماتے ہیں جب اس صدقہ اور خرچ کا ترجمہ دینی طرف لوقتا ہے تو پھر تم اس کی وجہ سے کیوں کہی کو آیت دے دو اور اس کا احسان بجاتے ہو تو اپنی ذات کے لئے خدا اور اللہ کی رضا کے لئے نسیں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ تجھے اس کی جزا دے گا (28)۔







ابو حمزہ ابراہیمؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور انسؓ نے تم کے لئے حد نبویہ لکھی۔ روایت کے لئے غفرلہم یہ سنی حد ہے۔  
 کہتے ہیں: اب ان کی حد جڑی اور خشک سے نہیں بچیں پتے تھے ۱۱۔

نور جرم اور ان حد کے خلاف روایت آیا ہے۔ اسے ہیں اس حد کا معنی یہ ہے کہ آپ ان کے پیران پر جس کے  
 ہر شے کرنے کے لئے اور بچیں نہ لیتے ہیں اور

نور میں ان کے اس حد سے روایت ہوتے ہیں حد سے مراد اس کے پیران کی وسیع کنی۔ چنانچہ

ابوہریرہؓ، ابوہریرہؓ نے کہا تم نے فرمایا حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 انہوں نے کہا: حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 کہ پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 ہوا کیا ہے حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 اپنے پیران اور پیران کو حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد

ابوہریرہؓ، ابوہریرہؓ نے کہا تم نے فرمایا حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 کہتے ہیں: حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 میں سکھیں وہ حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 انھیں نے حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 جس کو حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد

ابوہریرہؓ، ابوہریرہؓ نے کہا تم نے فرمایا حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 کہتے ہیں: حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 کہتے ہیں: حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 کہتے ہیں: حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 کہتے ہیں: حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد

ابوہریرہؓ، ابوہریرہؓ نے کہا تم نے فرمایا حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 کہتے ہیں: حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 کہتے ہیں: حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 کہتے ہیں: حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 کہتے ہیں: حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد

ابوہریرہؓ، ابوہریرہؓ نے کہا تم نے فرمایا حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 کہتے ہیں: حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 کہتے ہیں: حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 کہتے ہیں: حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد  
 کہتے ہیں: حد کا معنی اس کے پیران کی وسیع کنی ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد ہے جس میں حد سے مراد حد میں حد





ساتھ مشکوٰی (یعنی کے لوگ اصطلاح کو اصطلاح نہ دیتے تھے) (۱۶)

امام بیہقی نے حضرت مسعود بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص کو لایا گیا کہ آپ اس کی ناز جنازہ دے چاہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اس نے کتنا مال چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا دو دینار یا تین دینار دے فرمایا دو یا تین دینار چھوڑے ہیں۔ میں عبداللہ بن العاصم سولی اہل مکہ سے ملا تو میں نے ان کے سامنے یہ واقعہ ذکر کیا۔ انہوں نے تجاہد فی سبیل اللہ کے لئے سولہ کرا تھا۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ، طبرانی، بیہقی نے حضرت عیسیٰ بن جابر و رسالہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو غیر ضرورت کے سوال کرتا ہے وہ ان شخص کی طرح ہے جہاں کھڑے ہوتا ہے، لیکن اہل شیعہ کے الفاظ یہ ہیں جو لوگوں سے اس لئے سولہ کرتا ہے تاکہ زیادہ مال جمع کر لے تو یہ اس کے چہرے میں خراش کا باعث ہوگا اور قیامت کے روز جہنم میں گرم چھروں کو کھانے کا۔ یہ آپ ﷺ نے جہاد و ارع کے موقع پر فرمایا (۲)۔

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ہارثی، ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مال کی زیادتی کی خاطر لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ کانگروں کا سوال کرتا ہے یہی چاہے کم جمع کرے یا زیادہ جمع کرے (۳)۔

امام عبد اللہ بن احمد نے ذوالکند اللہ میں ابو طبرانی نے علاوہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خدا کے بلا جو سوال کرتا ہے وہ جہنم کے گرم چھروں زیادہ کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا خدا سے کیا مراد ہے؟ جہاد یا امانت کا کھانا۔

امام احمد، ابو داؤد، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے حضرت یحییٰ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سوال کیا وہ کس کے پاس اتنا موجود تھا جو اس کی کمایات کر سکتا تھا وہ جہنم کے کانگروں سے زیادہ کرتا ہے، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کتنا مال کفایت کر سکتا ہے؟ فرمایا صبح و شام کا کھانا (۴)۔

امام ابن حبان نے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں سے مال زیادہ کرنے کے لئے سوال کرتا ہے وہ آگ کا پتھر ہے، احوال کا پتھر کاٹا ہے، یہی جو چاہے کہ سوال کرے جو چاہے زیادہ کرے۔ امام ابن ابی شیبہ نے لیکن ابی حلی سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ایک مساکین آیا اس نے ابو ذر سے سوال کیا تو انہوں نے اسے کچھ عطا فرمایا۔ تم نے اسے دیا ہے حالانکہ یہ شخص خوشحال ہے؟ ابو ذر نے فرمایا یہ مساکین تھا اور مساکین کا حق ہے۔ قیامت کے روز یہ خواہش کرے گا، یہ اس کے ہاتھ میں گرم چھر ہے۔

امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت عوف بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم نو یا آٹھ یا سات تھے مگر بلایا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کی ہم آپ کی کس باپ پر بیعت کریں؟ فرمایا اللہ

۱۔ مشکوٰۃ، ج ۴، صفحہ 363 (3630) مطبوعہ دار الفکر۔ 2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 425 (10674)

۳۔ سنن ابی داؤد، جلد ۱، صفحہ 365 (1749) مطبوعہ مکتبۃ الرشید، راپڑی

3۔ معجم (10673)



کہ انہیں عید ایسی خود اس سے کہ کچھ بھی قبول کرنے سے انکار دیتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) انہیں بدایا کہ انہیں کچھ پیش کریں تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، یہی کہ حضرت علیؓ کے بعد عید نے کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں مانگی تھی کہ وہ عید فرمائے (۱)۔

امام احمد نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تمہیں بیڑوں پر قسم لکھا تا ہوں، سو عدت میں انہیں نہیں جوتا جس قسم صدقہ کر داور جو آدمی اپنے اوپر کئے گئے ظلم کو سزا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے سزا کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے اور جو آدمی سال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

امام احمد اور ابو یوسف نے حضرت ابو سعید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے فلاں فلاں شخص کو کتابہ وہ تو بیف کر رہے تھے اور آؤ کر رہے تھے کہ آپ نے انہیں ۱۰۰ درہم عطا فرمائے ہیں، یہی کریم پیغمبر نے فرمایا انہیں فلاں ایسا نہیں کرتا جب کہ اسے میں نے دس سے سو تک عطا فرمائے ہیں، پھر وہ تو یہ نہیں سمجھا کہ اللہ تمہیں جس سے کوئی بھیجے سوال کر کے نکلتا ہے، وہ اٹھل میں آگ لے کر نکلتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ! پیغمبر آپ انہیں کیوں عطا فرماتے ہیں؟ فرمایا میں کیا کروں، مجھ سے ملے بغیر رخصت نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ میرے لئے نکل کا اٹھ کر کتابہ (یعنی یہ نکل نہیں ہوتا)۔

امام زہبی، ابی شریہ، مسلم، ابو داؤد، نسائی نے فیض بن الحارث سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرات کا جو وجہ عطا کیا میں نبی کریم ﷺ سے پاس آیا اور اس حدیث کی تصحیح کے متعلق حوالہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضور! حق کہ ہمارے پاس صدقہ کامل آجائے، ہم آپ کا (یعنی کا حکم کریں گے۔ پھر فرمایا یہ فیض ہوا کہ انہیں افراد میں سے کسی ایک کے لئے جائز ہوتا ہے، ایک وہ شخص جو حضرات کا جو عطا ہے اس کے لئے حوالہ کرنا جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ حضرات اور کرم سے بھر دہ سوال سے رک جائے۔ اور وہ شخص جس پر کوئی آفت آجائے اور اس کا مال ضائع ہو جائے تو اس کے لئے سوال کرنا جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کی معیشت درست ہو جائے۔ تیسرا وہ شخص جس کو کوئی لائق ہو تو اس کے لئے سوال جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کی قوم کے نیک صاحب عقل لوگ یہ کہیں گے وہ فلاں کو کوئی لائق ہو چکا ہے۔ پس اس کے لئے سوال کرنا جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کی معیشت درست ہو جائے ان چنداں کے کما اور سوال کرنا جائز نہیں، اسے فیض ہوا کہ حلال کرنے والا حرام کر سکتا ہے۔

امام ترمذی، ابی یوسف اور ابی شریہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں سے مستغنی ہو جاؤ مگر چہ سواک دگر تا ہو۔

امام طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علیٰ علیہم والی سے بھیجے گا لوگوں کو کتابہ، وہ قرض گوئی کر کے دے گا جو امر اس سے سوال کرنے والے سے فیض رکھتا ہے۔



امام بیہق نے حضرت ابوہریرہؓ بن کوفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے کہ جب قرطیب بن قیس بن ابی اسودؓ کو دہانہ دہرا لینے کے لئے مقرر ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ وہ اتنی آواز کر رہے تھے کہ انہوں نے اسے بھی فرما دیا ہے۔ جو قوت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے قناعت عطا فرماتا ہے۔ میں نے اپنے ولی میں فیصلہ کیا کہ میں آپؐ بشیر بن ابی بکرؓ سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا۔

امام بیہق، بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپؐ شہر پر تشریف فرما تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدق اور سوال کرنے سے پہلے پکار کر فرمایا (فرمایا) ابوہریرہؓ ہاتھ پٹے والے ہاتھ سے بکتر ہے اور آپؐ ہاتھ ٹھنکی نہ لے والے ہوتے ہیں ہاتھ سوا کر لے (۱) ہے (۲)۔

حضرت ابن سعد نے عوف ابی اسودؓ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے دیکھا کہ لوگو! جان لو ہاتھ تمہاری قسم کے ہیں اللہ کا ہاتھ علیا ہے۔ عطا کرنے والا۔ جو درمیانی ہے اور جس کا ہاتھ علیا جاتے وہ نیچے ہوتا ہے۔ جس کا ہاتھ علیا نہ ہو اور اگرچہ لوگوں کے منہ سے نکلتا ہے۔

امام بیہق نے الامام، العسکری، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تمہیں چیرا۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے عطا کرنے والا ہاتھ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے قریب ہے اور مائل کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ کی فعل قناعت تک ہے جس کی حقیقی المعنی اور سوال کرنے سے بچ (۲)۔

امام طبرانی نے الامام میں حضرت علی بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جبریل امینؑ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم چاہو تو مجھے بسر کر لو بالآخر آپؐ نے موت کا اذن دیا چکنا ہے جو چاہو عمل کر لو کچھ اس کی بڑا ملے گی جس سے چاہو موت کرو آپؐ بالآخر اس سے جدا ہوں گے اور جان لو اس کا شرف رات کے چوم میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے اس قدر ہے کہ میں نے۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو تمہاری سنان کی کھڑے کا نام نہیں لکھ تو تمہاری دل کی تو تمہاری ہے (۳)۔

امام ابن حبان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری کھڑے کو تانتھور کرتے ہو؟ میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا تمہاری کھڑے کو تانتھور خیال کرتے ہو؟ میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری کھڑے کا غائب اور حقیقی تھور کی کھڑے (۴)۔

۱۔ صحیح مسلم جلد ۱، صفحہ ۳۳۲، مطبوعہ مکتبۃ دار الفکر

۲۔ سنن ابی یوسف جلد ۴، صفحہ ۱۹۸، مطبوعہ دار الفکر بیروت

۳۔ صحیح مسلم جلد ۳، صفحہ ۱۱۵، (۲۳۴۳)، مطبوعہ دار الفکر بیروت

۴۔ الامامان قرطبہ ج ۱، صفحہ ۲، صفحہ ۴۶۱، مطبوعہ دار الفکر بیروت



اس کو روک دینا چاہیے۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کا کوئی ریاض لینا بھرائی چلنے پر نکلنا کہ گھٹھا اٹھ کر لانا پھر اس کو فروخت کرنا اور اس کے ذریعے سال سے اپنے آپ کو چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سناں کرے اور اسے دین و دنیا میں نہ دے (۱)۔

امام مالک، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کا کوئی چیلہ پر نکلیاں اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی سے سوال کرے پھر وہ اسے دے یا نہ دے (۲)۔

امام طبرانی اور بیہقی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیشمار دوسری چیزیں دیتا ہے۔  
امام احمد، طبرانی، ابوداؤد اور نسائی نے ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو لوگوں سے استفادہ اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے نیک کر دے گا اور جو سوال کرنے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بچا لیتا ہے، جو کفایت چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی کفایت فرماتا ہے اور جس نے سوال کیا تب کہ اس کے پاس ایک چاقو چاندی ہو اس نے اس پر کیا (جو ممنوع ہے)۔

امام احمد، مسلم اور نسائی نے حضرت سعید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوال کرنے میں اس پر کہ اللہ کی قسم جو مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے پھر اس کا سوال مجھ سے کوئی چیز نکالے کہ جب کہ میں اس کو پسند کر رہا ہوں پھر اس میں رکت ڈالی جائے جو میں نے حلال کیا ہے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

امام ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص میرے پاس آئے مجھ سے سوال کرتا ہے پھر میں اسے عطا کرتا ہوں پھر وہ چلا جاتا ہے وہ اپنی گود میں آگ اٹھائے ہوئے ہوتا ہے۔

امام ابویعلیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوال کرنے میں اسرار نہ کرو مگر اس کے ساتھ جو چیز تم سے بھلی لی جائے گی اس کے لئے اس میں رکت نہیں ہوگی۔

امام ابن حبان نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سوتا تھا میرا رہے تھے ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی عطا فرمائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے عطا فرمایا پھر اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے میں مرتبہ عطا فرمایا پھر جب وہ واپس چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص میرے پاس آئے مجھ سے سوال کرتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں پھر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں پھر وہ چیلہ پیر کر چلا جاتا ہے وہ اپنے کپڑے میں آگ لے کر جاتا ہے جب اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتا ہے۔

امام احمد، ابوداؤد ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ مال بیئر اور شیریں ہے جس کو تم اس میں سے کچھ عطا کریں جب کہ ہمارا شخص خوش ہو اور اس کی طرف سے عہد طلب ہوں بی بی ہمار

۱۔ صحیح بخاری، باب ۱۷۸۵، صفحہ ۱۶۱، ۱۹۹، مطبوعہ وزارت خلیفہ اسلام آباد

۲۔ صحیح مسلم، جلد ۲، صفحہ ۳۳۳، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ

مذہب وہیں مال میں اس کے لئے برکت لائی جائے گی اور جس کو ہم اس دنیا سے کچھ عطا کریں جب کہ ہم اس سے اس پر خوش نہ  
ہوں اور اس کی طرف سے طلب انجمن نہ ہو اور اس کا نفس لالچ کر رہا ہو تو اس میں اس کے لئے برکت نہیں ملے گی۔

امام بخاری، مسلم اور نسائی نے ان عمر سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے عطیہ دیا تو میں  
نے عرض کی حضور میں کو عطا فرمائیں جو مجھ سے زیادہ اس کا محتاج ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو جہل تمہارے پاس  
اس مال سے کچھ آئے جب کہ تم اس کا لالچ نہیں کر رہے تھے اور نہ اس کے موہنی تھے تو وہ نے لیا کہ وہ مال دار ہو جایا کرو اگر تم  
چاہو تو اس کو کھاؤ اور اگر چاہو تو اس کو دے دو اور اگر ایسی حالت نہ ہو تو اس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ لگاؤ یا کرو۔ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا اے ابو جہل سے حضرت عبداللہؓ کے سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے اور جو چیز انہیں ملتا کہ جانی و مولیٰ دے دیتے نہیں تھے (1)۔

امام مالک نے حضرت عطاء بن ابی یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو خطبہ رضی  
اللہ عنہ کو ایک عطیہ بھیج تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واپس کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تم نے عبد واپس کیوں کر دیا  
ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے یہ کچھ مانگا آپ نے ارشاد نہیں فرمایا کہ ہم میں سے کسی سے کچھ نہ لے کر  
چیز نہ لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ قسم سوال کرنے کے متعلق ہے (یعنی کسی سے کوئی چیز نہ مانگو) لیکن جو بغیر سوال کے  
ملے وہ رزق ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری  
جان ہے میں کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور جو چیز بغیر سوال کے میرے پاس آئے گی وہ میں نے نہیں مانگی۔

اسم بخاری نے ابن اسلم عن ابیہ کے طریقہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو  
فرماتے ہوئے سنا آگے ذکر وہ حدیث جان کی۔

امام احمد اور بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ  
جو تجھے کوئی چیز بغیر سوال کے عطا کرے وہ قبول کرے۔ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا کیا ہے۔

امام ابو یوسف نے حضرت واصل بن اخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ  
ﷺ! آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے لئے بہتر ہے کہ لوگوں میں سے کسی سے کوئی چیز نہ مانگ (اس صورت میں لینا  
صحیح ہے) جب کہ تم سوال کرو اور جو تمہارے پاس بغیر سوال کے آئے وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا فرمایا ہے (2)۔

امام احمد، ابو یوسف، ابی جہان، طبرانی اور کاسم نے حضرت خالد بن عدیؓ انجمن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں  
میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کو اپنے بیانی کی طرف سے کوئی چیز پہنچے جب کہ اس نے سوال نہ کیا ہو وہ نہ  
اس کو دلائی نہ کرے اور اس کو قبول نہ کرے چاہیے اسے وہ اس نے نہ لے وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف بھیجا ہے (3)۔

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ اس مارا سے کچھ عطا

1۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 199، مطبوعہ وزارت تعلیم، اسلام آباد۔ 2۔ مسند ابی یزید، جلد 1، صفحہ 94 (522) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

3۔ مسند ابی یزید، جلد 1، صفحہ 337 (921)۔

فرماتے ہیں کہ اس نے کسی سے سوال نہ کیا ہو تو اسے وہ قول کرنا چاہیے اور رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف بھیجا ہے۔  
 امام ابو طہرانی اور بخاری نے حضرت عائشہ بنی مروم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کو اس  
 رزق میں سے کوئی چیز بغیر سوال اور بغیر مانگ کے پیش کی جائے اس کے ارپے اپنے رزق میں وسعت نہ ملے گی۔ اگر  
 خودی ہو تو جو زیادہ نکلتی ہے اس کی طرف بھیج دینی چاہیے (۱)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مہاجر بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
 لوہوں سے مستحکم ہو جاؤ اگر چہ سوک کا ٹھکانی ہو۔

امام ابن ابی شیبہ نے بھی نبی جندہ بن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا  
 ہے جب کہ ایک عمار بن ابی ہرآب سے سوال کیا سوال کہ: حالانکہ میں نے گمراہی سے فخر کی وجہ سے جو اسلحہ کوئی سے لگا رہا  
 اسے قرعہ میں ڈال دے جو خولہ کے ساتھ بچھا ہوا (۲)۔

امام ابن جریر نے حضرت ثناء اور حذافہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا  
 کرتے تھے کہ اللہ تم سے تین چیزیں مانگتا ہے۔ تمہارا مال (بیت و گھر۔ جھنڈا) مال کا ضائع کرنا اور کثرت سے سوال  
 کرنا۔ پھر جب تو کسی کو یہ باتیں سیکھ کر صرف دیکھے اور وہ بات کو ٹوٹا ہے حتیٰ کہ اپنے سر پر زور رکھے ہوئے ہوتا ہے  
 اللہ تعالیٰ اس کے لئے دن اور رات میں کچھ حصہ نہیں دے گا اور جو تو کسی کو صاحب مال دیکھے (اور) وہ اپنی ثبوت و لذت اور  
 کھیل اور گھر مال کو صرف کر رہا ہے اور اللہ کے حق سے اعراض کئے ہوئے ہے تو مال کا ضائع کرتا ہے۔ جب تو کسی کو ہاتھ  
 پھیلائے ہوئے لوگوں سے سوال کرتے ہوئے دیکھے پس چلا دے وہ کرے تو ان کی مدد میں مبادرت کرے اور جو عطیات کریں  
 ان کی خدمت میں مبالغہ کرے (۳)۔

امام طہرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمت کی وجہ سے  
 عطا کرنے والا لینے والے سے اٹھل نہیں ہے۔ آپ کو لینے والا تنگ ہو۔

امام ابن عباس نے ابیہ بن کعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم  
 ﷺ نے فرمایا جو وسعت کی وجہ سے عطا کرتا ہے وہ اجر میں زیادہ رکھیں ہوتا اس سے جو قبول کرتا ہے جب کہ وہ محتاج ہوتا ہے۔  
 امام ابن حاتم نے حضرت قتادہ بن سلمہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو تم  
 خرچ کرتے ہو اللہ کی بارگاہ میں محفوظ ہے، وہ وہی کو جاننے والا ہے اور اس کی قدر دانی فرماتے والا ہے کوئی بھی اللہ تعالیٰ  
 سے زیادہ قدر دانی نہیں ہے اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ نکل کی جزا نہ دے والا نہیں ہے۔

الَّذِينَ يُفْقِرُونَ أَمْوَالَهُمْ بَائِلِينَ وَالتَّهَامِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ



اھل ایمان کی توجہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے انھوں نے انھیں اس کی اسیبت لکھوائی ہے کہ انھیں یہ جان کر کہ انھیں انھیں  
 طمان و شہد ہیں وہی اپنے انھوں کی طرف سے لے کر انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں انھیں  
 جو انھیں  
 انھیں  
 انھیں  
 انھیں

انھیں  
 انھیں  
 انھیں  
 انھیں  
 انھیں

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقْوَمُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ  
 الشَّيْطَانُ مِنَ النَّارِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا  
 وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَكَ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ  
 فَاتَّقِ اللَّهَ مَا سَلَفَ وَأَخْرِجْ الرِّبَا مِنْ أَمْوَالِكَ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ  
 النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

انھیں  
 انھیں  
 انھیں  
 انھیں  
 انھیں

انھیں  
 انھیں  
 انھیں  
 انھیں  
 انھیں

جہود اور۔ ان میں فرماتے ہیں یہ آیت میں عروسی خوف میں خفیف اور نئی غیر ممکن فی غروب کے وقت میں نازل ہوئی، جو غیر خفیف کو سوہو رہے تھے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مسلمان بنانے کو کہہ کر یہ مطلب ملاحظہ فرمایا تو اس میں تمام سوہو ختم کر دیا، ثناء جب کہ طے وقت وہوں نے اس شرط پر صلح کی کہ ان کے لئے سوہو ہو گا اور جو ان کے اوپر سوہو ہے وہ ختم ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے کے آخر میں کھڑا ان کے لئے دو تمام حقوق ہوں گے جو مسلمانوں کے لئے ہیں اور ان پر وہ تمام واجبات ہوں گے جو مسلمانوں پر ہیں۔ نہ وہ سوہو کھائیں گے نہ کھلائیں گے۔ وہ عروسی غیر عروسی غیرہ کے ساتھ عقاب میں اسید کے پاس آئے وہ کھانا کھراں کھا۔ ان غیرہ نے کہا میں رسولی وجہ سے تمام لوگوں سے زیادہ بہت عار کیا گیا ہے، باقی تمام لوگوں سے سوہو سادہ کر دیا گیا ہے، جو عروسی غیرہ نے کہا ہم سے اس بات پر صلح کی گئی ہے کہ ہمارے لئے سوہو ہو گا۔ عقاب میں اسید نے یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی طرف لکھ کر بھیجا تو یہ آیت نازل ہوئی **لَا تَنْتَفِعُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَرْغَبُوا عَنْ دِينِهِمْ** (البقرہ: 279)

نام صحابی نے اپنی ترمیم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز سوہو کھانے والا مظلوم اور گروئے گا راجعی اطراف کو بھیج دیا ہو گا۔ ابن جریر ابن المنذر اور ابن ابی ماجر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سوہو قیامت کے روز مجنوں کی عزت ہو کر جائے گا (۱)۔ امام محمد بن حنفیہ ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک دوسرے واسطے سے روایت کیا ہے کہ یہ اس کی حالت اس وقت ہوگی جب دو قبر سے اٹھے گا (2)۔

امام ابن ابی اللہ اور شیخ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے خضر دیا اور پاکیزہ کر کیا اور اس کی قربات جان فرمائی فرمایا ایک شخص جو ایک درہم سوہو کا حاصل کر رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جیسے مرتد انسان کے زمانے بھی جڑا گیا ہے اور سب سے بدھ کر سوہو کو مسلمان کی عزت بگاڑ رہا ہے۔

امام عبد اللہ رزاق، ابن ابی اللہ اور شیخ نے شعبہ الامان میں حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ بات بہتر گناہ کے برابر ہے اور سب سے چھوٹا گناہ ہے جیسے کوئی شخص اسلام میں اپنی ماں سے بدکاری کرے۔ سوہو کا ایک درہم نہیں ہے زائد مرتد بدکاری کرنے سے بھی زیادہ شر ہے۔ لہذا قیامت کے روز تمام لوگوں کو کفر سے ہونے کی اجازت ہوگی خواہ ٹیکہ کار ہو یا غار میں لیکن سوہو کھانے والے کو یہ اجازت نہ ہوگی وہ اس شخص کی مانند کفر سے ہوں گے جس کو شیطان نے چھو کر تجڑا لیا تھا اس کو زیادہ

امام بیہقی نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ بات مسلمانوں کے برابر ہے، ان میں سے چھوٹا گناہ اپنی ماں سے بدکاری جہاں سب سے بڑا سوہو ہے مسلمان بھائی کی ناحق عزت خراب کرتا ہے۔

امام عبد الرزاق، احمد اور بیہقی نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جیسے مرتد بدکاری کرتا ہے سوہو کا ایک درہم کھانے سے زیادہ اچھا ہے جس کے شخص اللہ تعالیٰ چاہے کہ وہ درہم میں سے بطور سوہو کھائے۔







ہے۔ شریعت کے بعد ہمارے لئے چھوڑنے کے بعد، دوسرے قولی کے پروردگار ہے، مگر وہ ہے تو اس سے بچنے اور چاہے تو نہ  
ہوئے اور نہ اس کے تابع بننے کے لئے بعد اس کے، نہ سماعت کے لوگوں کے قول کی وجہ سے حال ایسے کا وہ بہت دور، ناہیں  
ہیں نہ وہ ایمان نہ پختہ طاعت طاعت ہوئی۔

یہ احمد اور اس کے واقعہ میں ساتھ سے روایت کیا ہے، نہ کہ جس میں اس کی محی یا رسول اللہ ﷺ کی کوئی کلامی یا کلامی  
ہے، مگر ایمان کا ہے، تاہم سے کام نہ کرنا اور بڑی بڑ (شرٹ) مقبول ہے۔

امام مسلم اور ترمذی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گھر میں داخل  
تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پرچہ پڑھنا سکھایا، میں نے وہ نصیحتیں سنیں۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ، میں نے  
اپنی گھر میں کے دو سارا اس گھر کے قید خانہ کے بدلے بیچ کر رسول اللہ ﷺ کو بیچنے کے لئے فرمایا ہے، یہ سچ ہے، یہ سچ ہے، یہ سچ ہے  
اپنی گھر میں اور پھر جو روایت ہے اس گھر سے خریدو اور

میں عبد الرزاق اور ابن ابی حاتم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے اس سے کہہ کر کہ  
نے زید بن اسلم کو ایک غلام احمد حوزہ نام میں اس کا بیچا ہے، پھر زید بن اسلم کو اس غلام کی قیمت کی ضرورت پڑی میں نے  
احادیث سے مکمل کرنے سے پہلے جو میں خرید لیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تو نے بہت برسر اوڑھ لیا ہے اور  
زید کو بیچنا وہ کہہ کہ میں نے اگر تو نے اس کو اس نے رسول اللہ ﷺ کی قیمت میں جو چاہا کیا ہے اس کو وہ بیچ کر دے  
میں۔ میں نے پوچھا اس میں دو سو چھ سو دو اور صرف یہ سو لے لوں تو پھر؟ فرمایا ہاں پھر ٹھیک ہے۔

امام ابو نعیم نے اعلیٰ میں حضرت زید بن اسلم سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے سو روپے کا حرام کیا ہے؟  
فرمایا کہ تو کب تک اس سے بدلہ نہیں لے گا۔

يَسْحَقُ اللَّهُ الزَّيْلَوَا وَيُزِيلُ الصَّدَائِقَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ  
تُحِيمٍ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا  
الزَّكَاةَ ثُمَّ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ  
يَحْزَنُونَ ۝

”مناجات ہے اللہ تعالیٰ سو روپے کا حرام ہے، نہ کہ اس کو اور اللہ تعالیٰ اس سے نہیں لکھتا، برا عکس ہے، چاہے ایک جو  
لوگ ایمان لائے اور کرتے رہے ان کے عمل اور کچھ کچھ کرتے رہے، نہ کہ وہ روپے رہے، نہ کہ وہ ان کے لئے  
نہ کہ جو ہے ان کے رب کے پاس، نہ کہ کوئی خوف ہے انہیں اور نہ کہ انہیں ہوں گے نہ کہ

اس میں جبر و تدبیر کے فرق ہے۔ جبر کا معنی یہ کہ ہمیں اپنے نفس اور حساکے سامنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا  
نفسِ امارت کا یہ تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سوا کچھ کرے اور خدا کا یہ کہ جس کا ہے (۱)۔

اوم احمد دین مایہ الہ جہان کو کہہ سکتی تھیں کہ وہاں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کو بھی عورتوں کا کلمہ کہہ دے وہ کلمہ اللہ عزوجل نے اسے عورتوں سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ جس نے اس کلمہ کو دوسری بار کہا اسے عورتوں سے روایت کیا ہے۔

[illegible]

وہم شفی، احمد ابن ابی نسیہ وغیرہ جید و قدس، ان کے بارے میں خزائن ابن ابی عمیر و ابن ابی حاتم و دارقطنی نے  
العلل میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مسرت کیوں  
فرماتا ہے اور؟ ہم نے کہا: کیسے جو اس سے ملے گا: ہے پھر اس کی یہ وارث فرماتا ہے میں تم سے کوئی بے تکبریت کی پناہ کرتا  
ہے (صحیح مسلم) امام احمد (پہلا) کی شکل جو ۲۱ ہے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ہے اَللّٰہُ یَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ لَعَلَّ  
شَدَّ اللّٰہُ یَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ (ابوہریرہ) 104 اَللّٰہُ یَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ (۹۱):

[illegible]

ہام میں لہجہ کے معجزات انھوں نے درحقیقہ سے روایت لیا ہے کہ مائے رحیمہ کو ہمیں درمیان میں دیا اور یہ کہ اپنے  
تعالیٰ اسے آخرت میں عبادت کے اور سوکھ کے لئے اس کے لئے اس میں سے کچھ گن بنی ہوئے۔ **وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّبَعَتْ مِنْ ذِي الْقُعُوذِ**  
معاذ اللہ کہ صدمہ کرنے والے سے چڑ ہے اس کے لئے اس کے ہاتھ میں سے چھپے کسی کو صدمہ کیا جا رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ  
بیوقوف کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ صدمہ کرنے والے اپنے رب سے حق سے بھروسہ سے صدمہ سمجھو۔ یا اے  
وہ بڑے بڑے تعالیٰ ان کو جو حاضر و غائب کے ہر چیز سے بے نیاز ہوئے۔

٥٩٤٠٣

[illegible]

2. مبلغ 2235,00 ریال - مبلغ 2235,00 ریال





کے موقع پر، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خروا زانہ جالیہ کا پرہیز، ختم ہے تمہیں اپنا راس اسٹائل نے گم کر دیا، سو لوگ اور نہ تیار رہے، راس الہال میں کمی کی بات کی۔ پینا سو روپے مالک ہے (دو ہاس کا سود ہے)۔  
اس آیت منہ و نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں یہ آیت رسید ابن عمر اور اس کے ساتھیوں کے سعلق مال مال ہوئی، وَإِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ مِنْهُ مِثْلُ خُمْسٍ آجھا لکم۔

اسم مسلم اور یحییٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے بکھانے والے سود کے سود و سود کے کتاب (تھکے والا) پر لعنت کی ہے اور فرمایا یہ سب برا (کے کرم) ہیں (۱)۔  
امام عبد الرزاق اور شیخو نے عتبہ الامانی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دس اونٹوں پر لعنت فرمائی۔ (۲) سود کھانے والا (۲) سود کھانے والا (3) سود کا سود خنے والا (4) سود تھکے والا (5) سود نے والی پر (6) گدوائے والی پر (۷) سے مراد یہ ہے کہ جسم میں سوئی ت جمید کا کراس میں ہزار یا تین ہزار (7) صدقہ نہ دینے والے پر (8) حلال کرنے والے پر (9) جس کے لئے حلال کیا گیا تھا (10)۔

امام یحییٰ نے حضرت ام روڑہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمایا میں حضرت موسیٰ بن عمر بن علیہ السلام نے عرش کی پاب قیامت کے روز ظہیر و عتس میں کوئی ظہیر سے گا اور کوئی حرے عرش کے سایہ میں ہوگا جس دن تیرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے وہی یہ وہ لوگ ہیں جن کی آنکھوں نے برائی میں جنم دیکھا جو اپنے اپنے اہل میں سوئی ہو چاہے، جو اپنے حکم پر رشوت نہیں لیتے، مبارک ہو ان کو اور اچھا نکالے (3)۔

امام مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان اور یحییٰ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے سود کھانے والے سود کھانے والے سود کے دونوں گولہوں اور سود تھکے والے پر لعنت فرمائی (۵)۔  
امام بخاری اور ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان نے حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے گدوائے والی و گدوائے والی و سود خور و سود کھانے والے پر لعنت فرمائی ہے اور کہتے ہیں کہ آیت، و کذبوا علی ربہم سے منع فرمایا ہے اور تصویریں بنانے والوں پر لعنت کی ہے (6)۔

امام احمد و ابو یحییٰ و ابن خزیمہ و ابن حبان نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں سود کھانے والا سود کھانے والا سود کا گدو، سود کا کتاب، جب کہ نہیں معلوم ہو حسن و خلیعہ صحت کے لئے گدوائے والی اور گدوائے والی، صدقہ میں مال مثالی کرنے والا ہجرت کے بعد اعراف کا حکم دے جو یا یہ سب قیامت کے روز رحمہم فرمائی زبان پر مومن ہیں (۷)۔

1. ح. اب حبان، جلد 4، صفحہ 392 (5506) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

2. ح. اب حبان، جلد 4، صفحہ 392 (5512)

3. ح. اب حبان، جلد 3، صفحہ 392 (51206) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

4. ح. اب حبان، جلد 4، صفحہ 392 (51206) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

5. ح. اب حبان، جلد 4، صفحہ 392 (51206) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

6. ح. اب حبان، جلد 4، صفحہ 392 (51206) مطبوعہ دار الفکر، بیروت

7. ح. اب حبان، جلد 4، صفحہ 392 (51206) مطبوعہ دار الفکر، بیروت











دوسرے ج جی ہو مجرہ اس کو نو فرماوے تو اسے بروز صدقہ کا اجر ملے گا۔ احمد و ابن ابی الدنیہ نے کتاب مطہرات المعروف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو اور اس کی تکلیف دور ہو تو اس کو کسی جگہ سست کی تکب اتنی دور کر لی جائے۔

امام طبرانی نے معجمت ابن کثیر سے روایت کیا ہے کہ مائے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی جگہ سست کو خوشی کی تکب سست و چاہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو توبہ تک عذابوں کی سست دے (یعنی اس کے گناہوں کا فوراً غفران دے)۔

امام احمد، ابن ماجہ، ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت برید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی جگہ سست کو بہت اسے گالوں کو ہران کے بدلے اس کی شکل صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ بحر فرماتے ہیں میں نے یہ بھی معمر بن الدین کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو تکب سست کو بہت دے گا اس کو ہران اس کی دو شکل صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (۱) میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپ کو یہ فرمایا کہ ہران اس کی ایک شکل صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور آج آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اسے دو شکل صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تک قرض کی ادائیگی کا وقت نہیں پہنچتا ہوگا تو اسے ایک شکل صدقہ کا ثواب ملے گا اور اگر قرض کی ادائیگی کا وقت آچکا ہوگا تو اسے ہر روز اس کی دو شکل صدقہ کا ثواب ملے گا۔

امام ابوداؤد نے اشواب میں، بیہقی نے اعلیٰ میں، بیہقی نے شعب میں، طبرانی نے المعجم میں، ابن ابی الدنیہ نے مکامم الاخلاقی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو پسند کرتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو تو اسے ہر روز آخرت میں اس کی تکلیف دور فرمائے تو اسے کسی جگہ سست کو بہت دینی چاہیے یا اس کو چھوڑ دینا چاہیے (یعنی اس کا قرض معاف کر دینا چاہیے) اور جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے جہنم کی تیش سے بچا کر سایہ عظمیٰ فرمائے اور اپنے عرش کے سایہ میں جگہ سے توبہ مانگیں پر قائم کرے اور سونچیں پر حرم فرمائے والا ہو جائے۔

امام مسلم نے ابوقحاد سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا کہ جو جس کو پسند ہے کہ اس کی دعا قبول ہو تو اسے قیامت کی سختیوں سے بچائے تو اسے تکب سست کو مکمل دینا چاہیے یا اس سے قرعہ ساقط کرے (۲)۔

امام احمد، دارقطنی اور بیہقی نے شعب میں حضرت ابوقحاد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں جو اپنے معروض کو مکمل دے گا یا اس کا قرض منادے گا وہ تو قیامت کے روز عرش کے سایہ میں ہوگا (۳)۔

امام ترمذی اور بیہقی نے معجمت ابن کثیر سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تکب سست کو بہت دے گا یا اس سے قرعہ ساقط کرنے کا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا جس میں اس کے سایہ سے توبہ مانگیں پر قائم ہوگا (۴)۔

1۔ مستدرک، ج ۲، ص ۱۳۴ (۲۲۲۵) مطبوعہ: بیروت  
2۔ ترمذی، ج ۱، ص ۱۹۱ (۳۲) مطبوعہ: الکتاب، بیروت  
3۔ شعب الایمان، ج ۷، ص ۵۳۷ (۱۱۲۵۹)  
4۔ جامع ترمذی، ج ۱، ص ۱۹۱ (۳۲) مطبوعہ: الکتاب، بیروت

امام عبد اللہ بن احمد نے زوائد المسند میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بندے کو اپنے سایہ میں جگہ عطا فرمائے جو جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا سوائے اس کے سایہ کے۔ یہ وہ ہے جو تک دست کو بہت دے گا یا شرف عیش کا قرض چھوڑ دے گا۔

امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت محمد بن ابی اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا کہ ہے کہ جو تک دست کو بہت دے گا یا قرض اس پر صدف کر دے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے عیش کے سایہ میں اسے جگہ عطا فرمائے گا۔

امام طبرانی نے الاوسط میں ابو قتادہ سے اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی نعمتوں سے نجات عطا فرمائے اور اپنے عیش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے تو اسے تک دست کو بہت دینی چاہیے۔

امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو تک دست کو بہت دے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اپنے عیش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔

امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو تک دست کو بہت دے گا یا اس پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس دن اپنے عیش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

امام طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کو تک دست کو بہت دے گا یا اس کا قرض ساقط کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اپنے عیش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔

امام طبرانی نے اسعد بن زرارہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے عیش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا تو اسے چاہیے کہ وہ تک دست پر آسانی کرے یا اس کا قرض ساقط کر دے۔

امام طبرانی نے ابوالنیر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز جب سے پہلے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے عیش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا وہ ایسا شخص ہوگا جس نے کسی تک دست کو فروغ عطا نہیں کیا۔ مہلت دی ہوگی یا اس پر اپنے قرض صدف کر دیا ہوگا۔ کہ جو کام میں نے اہل مال رخصت کی کسی کی خاطر جو پر صدف کر دیا ہے اور اس کا رجز چھوڑ دیا ہوگا۔

امام احمد اور ابن ابی الدنیا نے کتاب اصنعنا مع المعروف میں ابن عباس سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو تک دست کو بہت دے گا یا اس سے قرض ساقط کر دے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی پینٹ سے نکالے گا۔

امام عبد الرزاق، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے





کہے اس سے ذرا بڑھ جائے۔ بعض جس پر غم ہے ہے خوف ہو یا گمراہی اس کی طاقت نہ رکھتا، کہ خود کو کھاتے۔ تو نصیحت اس کا دلی (سرپرست) کاغذ ہے، اور جالیا کر دے، تو وہ اپنے عروں سے اور اگر نہ ہوں دو موٹو ایک مہار، دو عورتیں ان لوگوں میں سے جس کو پسند کرتے ہو تم (اپنے سنے) گواہا کہ اگر بھول جائے ایک عورت تو یاد کرے (اور ایک دھرم کی وار نہ اکر کر گریں جو واجب رہا ہے) ہائیں اور ان اکل یا کروا ست لکھے سے خواہ (قرن غرض) تھوڑی ہو یا زیادہ اس کی میعاد تک یہ قرین بدل قادر کرنے کے لئے بہت حلیہ کے اللہ کے نزدیک اور بہت محفوظ رکھے وہی ہے گواہی و وار (سان طریقہ ہے جس میں شک سے بچانے کا کر یہ کہ سوا ست بدھتی ہو جس کا تم لین، دین آپس میں کر۔ (اس صورت میں انہیں تم پر کچھ حرج اگر نہ لگی لکھو) سے اور گواہ ضرور بنالیا کر واجب خرید و فروخت کرو اور ضرورت پہنچا جائے لکھنے والے کو اور نہ گواہ کو اور اگر تم اپنا کر دے تو یہ، فرمائی ہوئی تمہاری اور ذرا کرو اللہ سے اور سکنا ہے جس میں اللہ تعالیٰ (آداب معاشرت) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانے والا ہے۔

وام ابن جریر نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ قرآن میں جس آیت کا تعلق قریش سے قریب ترین ہے وہ ان میں ذیل آیت ہے۔

انام ابو عبیدہ نے نصائک میں ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ لڑاتے ہیں قرآن کی آخری آیت جس کا قریش سے قریب ترین تعلق ہے وہ آیت ہے: ہا، اور آیت دین ہے (۱)۔

امام الحلیس (العلی، ابن سعد، احمد، ابن ابی حاتم، طبرانی، ابوالشیخ (العلی) میں) اور بیہقی نے سخن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: جب دین (قریش) دلیل آیت بازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ پہنچنے لگے فرمایا: جس نے سب سے پہلے اللہ کو یاد کیا، وہ عابد یا عابد ہے (وہاں طرح) کے (کند جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا) ان کی چیز پر کھڑا فرمایا تو ان سے وہ تمام انسان نکالے جو قیامت تک پیدا ہونے والے تھے، آدم علیہ السلام کے سامنے ان کی اولاد قریش کی مٹی تو انہیں نے ان میں ایک شخص دیکھا جس کا چہرہ انہ کی روش تھا۔ قریش کی اسے سب یہ کہتا ہے: "فرمایا یہ تیرا چچا دادا ہے۔ یہ چچا اس کی عمر کئی ہے" فرمایا سالہ سال، قریش کی اسے سب کہہ رہے ہیں اس کی عمر میں اضافہ فرمایا یہ تیرا چچا دادا ہے۔ آپ کی عمر سے میں اس کی عمر میں اضافہ نہ کروں گا۔ حضرت آدم کی عمر چار سو سال تھی۔ پھر حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر میں چالیس سال کا اضافہ کر دینے میں آدم علیہ السلام کی عمر کم کر کے لکھی تھی اور فرشتوں کو اس پر گواہ بنا دیا گیا۔ جب آدم علیہ السلام پر موت کا وقت قریب آیا اور فرشتے اس کو قہقہے کرنے کے لئے آئے تو آدم علیہ السلام نے کہا: ابھی میری عمر کے چالیس سال باقی ہیں، انہیں کتنا کیا آپ نے یہ باتیں سناں آپ نے جو کہ وہ علیہ السلام کو یہ کہہ دیئے تھے۔ آدم علیہ السلام نے کہا میں نے فرمایا نہیں کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے وہ خبر میراں کے خلاف تمام فرمائی اور فرشتوں نے بھی ان کے خلاف گواہی دی۔ میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جزا میں مکمل فرمائے: "وہ علیہ السلام کے بھی سو سال مکمل فرمائے" (۲)۔







امام ابن ابی شیبہ نے مولیٰ میں اس بات کے خلاف روایت کیا ہے کہ اس آیت میں (وَلَا يَجْعَلُ الْوَقْفُ قَرْضًا غَيْرًا) سے مراد قرض خود ہے اور نہ عہد میں عہدہ، اس بات کا لئے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد عہد کا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد عہد یا عہد کا ہے اور نہ عہد۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ ان کے خلاف روایت سے واضح ہے کہ قرض سے مراد عہد یا عہد کا ہے اور نہ عہد۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ ان کے خلاف روایت سے واضح ہے کہ قرض سے مراد عہد یا عہد کا ہے اور نہ عہد۔

امام ابن ابی شیبہ نے مولیٰ میں اس بات کے خلاف روایت کیا ہے کہ اس آیت میں (وَلَا يَجْعَلُ الْوَقْفُ قَرْضًا غَيْرًا) سے مراد قرض خود ہے اور نہ عہد میں عہدہ، اس بات کا لئے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد عہد کا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد عہد یا عہد کا ہے اور نہ عہد۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ ان کے خلاف روایت سے واضح ہے کہ قرض سے مراد عہد یا عہد کا ہے اور نہ عہد۔

امام ابن ابی شیبہ نے مولیٰ میں اس بات کے خلاف روایت کیا ہے کہ اس آیت میں (وَلَا يَجْعَلُ الْوَقْفُ قَرْضًا غَيْرًا) سے مراد قرض خود ہے اور نہ عہد میں عہدہ، اس بات کا لئے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد عہد کا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد عہد یا عہد کا ہے اور نہ عہد۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ ان کے خلاف روایت سے واضح ہے کہ قرض سے مراد عہد یا عہد کا ہے اور نہ عہد۔

امام ابن ابی شیبہ نے مولیٰ میں اس بات کے خلاف روایت کیا ہے کہ اس آیت میں (وَلَا يَجْعَلُ الْوَقْفُ قَرْضًا غَيْرًا) سے مراد قرض خود ہے اور نہ عہد میں عہدہ، اس بات کا لئے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد عہد کا ہے۔







نقصان نہیں قحی و لا شہیدین اور وہ بھی کہ ان سے ان کا ہے کہ نہیں ملایا کیا (1)۔

اسلام میں جو باتوں کا ہے اس سے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے و لا یضاً آخر گلابی شیخ و دہلی جو زیادہ لکھا گیا کوئی یہ منور سے و لا شہیدین و انہی نے پہنچا اس حق کے ساتھ کوئی (2)۔

اسلام میں جو باتوں کے ساتھ سے روایت کیا ہے اس سے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے و لا یضاً آخر گلابی شیخ و دہلی جو زیادہ لکھا گیا کوئی یہ منور سے و لا شہیدین و انہی نے پہنچا اس حق کے ساتھ کوئی (2)۔

اسلام میں جو باتوں کے ساتھ سے روایت کیا ہے اس سے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے و لا یضاً آخر گلابی شیخ و دہلی جو زیادہ لکھا گیا کوئی یہ منور سے و لا شہیدین و انہی نے پہنچا اس حق کے ساتھ کوئی (2)۔

اسلام میں جو باتوں کے ساتھ سے روایت کیا ہے اس سے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے و لا یضاً آخر گلابی شیخ و دہلی جو زیادہ لکھا گیا کوئی یہ منور سے و لا شہیدین و انہی نے پہنچا اس حق کے ساتھ کوئی (2)۔

اسلام میں جو باتوں کے ساتھ سے روایت کیا ہے اس سے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے و لا یضاً آخر گلابی شیخ و دہلی جو زیادہ لکھا گیا کوئی یہ منور سے و لا شہیدین و انہی نے پہنچا اس حق کے ساتھ کوئی (2)۔

اسلام میں جو باتوں کے ساتھ سے روایت کیا ہے اس سے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے و لا یضاً آخر گلابی شیخ و دہلی جو زیادہ لکھا گیا کوئی یہ منور سے و لا شہیدین و انہی نے پہنچا اس حق کے ساتھ کوئی (2)۔

اسلام میں جو باتوں کے ساتھ سے روایت کیا ہے اس سے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے و لا یضاً آخر گلابی شیخ و دہلی جو زیادہ لکھا گیا کوئی یہ منور سے و لا شہیدین و انہی نے پہنچا اس حق کے ساتھ کوئی (2)۔

اسلام میں جو باتوں کے ساتھ سے روایت کیا ہے اس سے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے و لا یضاً آخر گلابی شیخ و دہلی جو زیادہ لکھا گیا کوئی یہ منور سے و لا شہیدین و انہی نے پہنچا اس حق کے ساتھ کوئی (2)۔

اسلام میں جو باتوں کے ساتھ سے روایت کیا ہے اس سے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے و لا یضاً آخر گلابی شیخ و دہلی جو زیادہ لکھا گیا کوئی یہ منور سے و لا شہیدین و انہی نے پہنچا اس حق کے ساتھ کوئی (2)۔

اسلام میں جو باتوں کے ساتھ سے روایت کیا ہے اس سے اس کے ساتھ سے روایت کیا ہے و لا یضاً آخر گلابی شیخ و دہلی جو زیادہ لکھا گیا کوئی یہ منور سے و لا شہیدین و انہی نے پہنچا اس حق کے ساتھ کوئی (2)۔

1۔ تفسیر مہرستان، ج 1، صفحہ 159، 2۔ سنن ابی داؤد، ج 1، صفحہ 160، تفسیر مہرستان، ج 1، صفحہ 160

3۔ تفسیر مہرستان، ج 1، صفحہ 161، 4۔ تفسیر مہرستان، ج 1، صفحہ 162

5۔ تفسیر مہرستان، ج 1، صفحہ 163، 6۔ تفسیر مہرستان، ج 1، صفحہ 164







میں تو غلام اور مظلوم ہیں۔ میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (تو بھی میں مومنوں پر قابض ہے تو غلام اور اس پر  
 مظلوم اور اس نے تعقل میں کسی کی وجہ سے اس پر کئے "فَتَقَبَّلُوْا إِلَيْهِ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ"  
 میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)  
 پر مجبور کر دیا تو وہ مومنوں کی طرف سے اس کے لئے "وَمَنْ يَنْتَهِ" (مَنْ يَنْتَهِ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)  
 اس کے لئے "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)

اس مضمون پر مولانا صاحب نے لکھا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)  
 جس کے لئے "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)

مولانا صاحب نے لکھا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)  
 جس کے لئے "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)  
 جس کے لئے "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)

مولانا صاحب نے لکھا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)  
 جس کے لئے "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)

مولانا صاحب نے لکھا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)  
 جس کے لئے "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)

مولانا صاحب نے لکھا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا فِيْ الْاَمْرِ الْاَوَّلَ ۚ وَلَئِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ يَكُنْ لَكُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ  
 اَوَّلُ ۙ وَلَئِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ يَكُنْ لَكُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ  
 وَلَئِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ يَكُنْ لَكُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ

اے ایمان والو! پہلے حکم کی پیروی نہ کرو۔ اگر تم اس کی پیروی کرو گے تو تم کو سزا دی جائے گی۔  
 اے ایمان والو! پہلے حکم کی پیروی نہ کرو۔ اگر تم اس کی پیروی کرو گے تو تم کو سزا دی جائے گی۔  
 اے ایمان والو! پہلے حکم کی پیروی نہ کرو۔ اگر تم اس کی پیروی کرو گے تو تم کو سزا دی جائے گی۔

مولانا صاحب نے لکھا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)  
 جس کے لئے "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ) میں نے کہا: "وَأَنْتَ مَوْلَى بَعْضِكُمْ بَعْضٌ" (وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللَّهَ)











تَوَاجِدُنَا إِنَّمَا نَسِينَا أَوْ أخطأْنَا سَرَبًا وَلَا تَحْمِلْ عَنِينَا إِضْرَا كَم  
حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا سَرَبًا وَلَا تَحْمِلْنَا مَآلًا طَائِفَةً لَّكَ بِهِ  
وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا إِنَّكَ هُوَ الشَّكُورُ الْعَلِيمُ  
الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

ایمان یا یہ رسالہ (کرم) اس (کتاب) پر جو ادنیٰ گئی اس کی طرف اس کے رب کی طرف سے اور (ایمان  
نہ) ممکن یہ سب دل سے ماننے میں اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو  
(یہ نتیجہ میں) ہمارے نہیں کرتے کسی میں اس کے دلوں سے اور انہوں سے کہ ہم نے خدا کو ہم نے وقاحت  
کی تمہارا ہے جوئی بخشش کے اے ہمارے رب اور تجنی طرف ہی ہمیں لوٹ ہے۔ وہ مذمونی ہمیں ذالک اللہ  
تولی کسی شخص پر مگر بعض طاقت ہو اس کی، اس کو اجر سے گنج (لیکے جس) اس نے کیا اور اس پر وہاں ہوگا جو (ہر  
جس) اس نے کہا ہے اے ہمارے رب نہ بکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا خط کر جنہیں اے ہمارے رب نہ ذالک ہم پر  
یہ دینی ہو جو جوئے ذالک افسانہ پر جو ہم سے پہلے گزے ہیں۔ اے ہمارے رب دور کار نہ ذالک ہم پر دو جو جس  
سے ملنے کی ہم میں قوت نہیں دور گز فرما ہم سے اور بخش دے ہم کو دور فرما ہم پر تو ہی یہ وارادت (۱) اور  
وہ جو آج ہے تو۔ فرما یہ دینی قوم ہمارے۔

امام حسین بن منصور اور عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب ذِی الْحِجَّةِ عَاشُورَ  
فَقَبِلَهُ اللَّهُ كَارِثَةً نَّالَ بِرَأْوِ حَمَلَةٍ كَرَّمَ لَهَا لِيُالْحَقَّ بَوَلَّى أَنبِيَا سَلَّمَ فِي مَرِّسٍ كِي يَارَسُولَ اللَّهِ حَمَلٌ فِي كِبَحْ خِيَالِ مَرَّتِ  
فِي مَنِّ بَ حَقَّقِي فِي كَمِي كَا كَا هُوَا مَسِينُ بِنْدَ نَسِينُ هُوَا هَارَ لِنَ بَحْرَا مِيَا مِيَا بُو كَا قَرَا مِيَا قَرَا مِيَا كِي كِي مِيَا سَ رُو جَار  
ہوئے ہوا یہ صریح ایمان ہے اللہ تعالیٰ نے اہل الرُّسُولِ پہنچا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْیَ الْاِیْمَانِ قَبْلَ اَنْ یُّکُوْنُ (۱)۔

امام حاکم اور ترمذی نے اصحاب میں یحییٰ بن ابی کثیر کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے  
ہیں جب پآیت ریحہ اہل الرُّسُولِ الاصحیاء کرمہ علیہم السلام پر نازل ہوئی تو میں کہ ہم سب پیچھے نہ نے فرمایا ہی سے لئے حق ہے کہ وہ  
الاعان لائے (۲)۔

امام طحاوی بھی کہتے ہیں یحییٰ اور انس کے درمیان انقطاع ہے۔

امام عبد بن حمید و ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں میں بیان کیا گیا  
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر جب مذکور آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لئے حق ہے کہ دو ان میں سے مانے میں

۱۔ منہی عبد بن منصور، جلد ۳ صفحہ ۱۰۶۵ (۴۷۶) صلیبہ و درالشمسی جلد ۲۔ لا۔ مسند رک ماہم جلد ۲ ص ۳۱۵ (۳۹۶) صلیبہ و درالشمسی

۳۔ تفسیر طحاوی، زاد آیت ذیل جلد ۳ صفحہ ۷۹







اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھتا ہے۔

اسی طرح حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھتا ہے۔

اسی طرح حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھتا ہے۔

اسی طرح حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھتا ہے۔

اسی طرح حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھتا ہے۔

اسی طرح حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھتا ہے۔

اسی طرح حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھتا ہے۔

اسی طرح حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھتا ہے۔

اسی طرح حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھتا ہے۔

لَقَدْ كُنَّا مِنْكُمْ جُمُوحًا وَاجِدُكُمْ مُنْجِيَةً

اور میں نے تم میں سے ایک جماعت کو پیدا کیا ہے اور تم کو نجات دہندہ بنا دیا ہے۔

اسی طرح حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھتا ہے۔

اسی طرح حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھتا ہے۔







اس واقعہ کی اطلاع ملنے پر حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں نے یہ سنا ہے کہ ایک شخص نے کہا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہؐ کی جگہ پر لے گیا ہے۔" حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں نے یہ سنا ہے کہ ایک شخص نے کہا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہؐ کی جگہ پر لے گیا ہے۔" حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں نے یہ سنا ہے کہ ایک شخص نے کہا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہؐ کی جگہ پر لے گیا ہے۔"

[illegible]

مہم داری کے کریں، نظریاتی اور عملی طور پر، جس کے مندرجہ ذیل ہیں: (۱) روایت کیا ہے کہ میں اسی شخص کا مفلس بن گیا تھا جو روزِ قبلہ کی آخری کتبِ آیت پرست سے پہلے دو چار کتب لکھ کر یہ عرض کر کے نکلے گا کہ وہ لوگ ہیں۔

آخری آیت میں کہنے کے لئے فراموش نہ ہوئی کہ جس آیت اور

امام علیؑ نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا کہ اللہ عز و جل کے واسطے دعا کرتا ہوں کہ تم کو جو عذاب پہنچائے گا وہ میری طرف سے نہ ہو۔

امام اظہیر نے تصانیف لکھا، یہ بھی حضرت بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے نہایت میں عمر نے اس کی تائید کی  
 اُنہی میں آیات پر مبنی احادیث کے ذریعہ اور اپنی کتب پر

انہی باتوں کی غلط فہمی اور سمجھنا کہ انصاف کا رشتہ اللہ عز و جل سے ہے اور اسے کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہی باتوں سے دو کیفیت پیدا کی ہے کہ ان باتوں سے تامل فرمائیں۔ ان کو فرض نے اپنے اس قدرت سے تمہیں اور تمہیں کی تعلیم سے روز بروز مال پہلے لکھتے ہیں ان کو عطا کی تمنا ہے۔ بد حکمت کہہ گاؤں سے۔ تم کے قوم کے تمام تمام ہو سکتی۔

اور اس امر میں نے غلطی نہیں کی۔ سچو اور سچے رشتے کو روایت کیا ہے۔ کہتے ہیں جس نے رات کے وقت سورج کو دکھایا تو اس پر عذاب ہے۔ اس کے قیام کے تمام کام مکمل ہو چکے ہیں۔ سورج کو آج بھی آسمان کے نیچے کے کھنڈ سے جھانک رہی ہیں۔

[illegible]

۱۱۱۔ ازبیرت حضرت کتب رضی اللہ عنہ خدمت روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیہ السلام کو





کتاب رشد و ہدایت کی ہمہ گیر آفاقی تعلیمات کو نہ مکرانے کے لئے  
 نور و صبر اور جذبہ حب رسول ﷺ پر مبنی آیات احکام کی مفصل وضاحت  
 اردو زبان میں پہلی مرتبہ

# تفسیر احکام القرآن

مفسر قرآن، علامہ مفتی محمد جناب الدین قادری

آیات احکام کا مفصل لغوی و تفسیری حل، مہات کتب تفسیر کی روشنی میں

مفسرین کی تحریرات کے مطابق پیش کی گیا۔

اس لئے یہ کتاب طلباء، علماء، و کلاء، و محققین

اور عوام و خواص کے لئے قیمتی سرمایہ

آج کل طلب فرمائیں

**ضیاء القرآن پبلی کیشنز**

(لاہور - کراچی) - پاکستان